سال نو

مبارک ہو

اشاعت کا ۳۲ واں سال

ماہنامہ اردو/انگلش

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۱ | ۱۰ جنوری ۹۱ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری/مبارک کاپڑی





ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے ـ تاحیات: چھ سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۰۳ ہے نوانگر ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں، بمبئی ۴۰۰۰۰ فون: ۰۴/۷۱۰۶۵۰۴

مقام طباعت: گیزل انٹرپرائزز بھائیکلہ، بمبئی ۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم جنوری ۹۱ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم، فیض احمد


اس ماہ کے

## نقوش

# واپسی الجھن کا سبب ہے

مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب ناگپور

مشرکین منکرین اور اللہ رب العزّت کے نافرمان بندوں کو جب دعوت قرآن کے ذریعے آخرت کی بات بتائی گئی اور موت کے بعد والی زندگی اور حشر و حساب جنت و جہنم کی تفصیلات بتائی گئیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ سب ڈرانا دھمکانا بہت پہلے سے جاری ہے مگر کوئی مرا مردہ اب تک زندہ ہوا نہیں ۔ ہمیں دنیا کے مزے لوٹنے سے روکنے کے لئے یہ بات بہت پہلے سے چلائی جا رہی ہے ۔ نافرمانوں کے اس بیان کو کتاب اللہ کی زبان میں پڑھیں ۔

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۔ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ (۲۳ ۔ المؤمنون آیت ۸۲-۸۳)

کہتے ہیں کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور سڑی ہڈی کا ڈھیر بن کر مٹی میں مل چکے ہوں گے گیا تب ہمیں پھر زندہ کیا جائے گا ۔ یہ دھمکی جو ہم کو دی جا رہی ہے تو اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں کو ایسا ہی ڈرا دیا گیا تھا ایسی باتیں بہت پہلے سے چلائی جا رہی ہیں ۔

## بے فائدہ آرزو

اپنے غلط اور باطل خیالات اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر یقین نہ کرنے کے سبب نافرمان انسان مرتے دم تک دنیا میں وہی کچھ کرتے رہے کہ حق رد ہو جائے اور ان کی باطل پرستی چل پڑے اور کسی طرح بھی لوگ ایمان کو حید آخرت اور رسالت کو خالص اعتقاد کے ساتھ قبول نہ کر سکیں لیکن جیسے ہی موت کے شکنجے میں کس لئے گئے خوب بلبلانے لگے کہ ہم تو بہت غلط کام کرتے تھے اب ہم کو دنیا میں واپس بھیج دیئے ۔ ارشاد باری ہے ۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ (۹۹) لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۱۰۰)

۲۳ ۔ المومنون آیت ۹۹-۱۰۰

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجاتی ہے تب یہ لوگ اپنی تمام حرکتوں کو بند کر چکے ہونگے اور خوب بلبلا کر چیختے ہوئے کہیں گے اے رب اب مجھے دنیا میں واپس لوٹا دے ۔ تاکہ جو عمل کر کے آیا ہوں اسے چھوڑ کر نیک عمل ساتھ لے آؤں یہ اس کے منہ کا بول ہوگا جو کہے جا رہا ہوگا جواب ملے گا نہیں نہیں ہرگز نہیں اب تم کو دنیا میں جانے کا موقع نہیں دیا جائیگا اور ان کے پیچھے ایک عالم برزخ کی آڑ ہوگی اس دن تک جبکہ مردوں کو زندہ کیا جائے گا ۔

آخرت اور اس کی تفصیلات پر ایمان و یقین نہ رکھنے والوں کی اس طرح کی صرف بجواس ہوگی جو یہ لوگ کئے جا رہے ہوں گے ۔ انجام ان کا یہ ہوگا کہ برزخ میں قیدی بن کر قیامت تک پڑے رہیں گے جب تک کہ تمام مردوں کو زندہ کر کے اٹھانے کا دن نہ آجائے تب تک ایسے لوگ بڑی تکلیف ، غم ، مایوسی ، ورخوف میں اپنا وقت گذارنے کیلئے مجبور ہوں گے ۔ موت کے بعد انسان کی روح آخرت کا دن آنے تک ایک خاص مقام میں رہتی ہے جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے ، عالم قبر بھی عالم برزخ ہی کا ایک حصّہ ہے ۔

## حوالات میں عارضی قیام

معلوم ہوا، یہاں ایک بار موت کا شکار ہونے کے بعد آدمی عالم برزخ میں پہنچ جاتا ہے یوم الحساب تک اسے وہیں حوالات CUSTODY میں رہنا ہے پھر قیامت کے روز دوبارہ زندہ ہو کر انسانوں روحوں کو جسم میں داخل ہو کر حساب دینے کو اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ اس سے پہلے یہاں ہر کسی نے پھر دوبارہ پیدا نہیں ہونا ہے، جو لوگ نیک اور بدی کا بدلہ چاہنے کے لئے ہر انسان کو دوسری اور تیسری بار یہاں پھر جنم لینے کی بات کہتے ہیں وہ بے دلیل اور غیر معقول ہے۔ خالق کائنات نے اپنی کتاب مبین میں بڑی قوت اور زور سے اس عقیدہ کا رد فرمایا ہے۔

وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (۹۵)

۲۱ ۔ الانبیاء آیت ۹۵ ۔

اور جس کسی بھی بستی کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ ان کو پھر یہاں واپس آنے پر ہم نے پابندی لگا دی ہے۔

## الجھن بھرا ریکارڈ

سرانجام ہی سالہا ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو جاننا چاہیے کہ آدمی کا عمل بہت دیر تک نتائج کا سبب بنا رہتا ہے آدمی کے مرنے سے اس کے بعد سے کاموں کے نتائج سامنے آتے ہیں اور ان کا سلسلہ مدتوں جاری رہتا ہے پھر اس آدمی دوسری بار جنم لے کر اسی دنیا میں آجائے جہاں اس کے پہلے جنم کے اعمال کا نتیجہ سلسلہ وار جاری ہے۔ تو ایسی واپسی بے معنی ہی نہیں بلکہ الجھن پیدا کرے گی کہ ابھی پہلی بار کی پیدائش کے کاموں کا نبٹنا را ہوا نہیں اور یہی آدمی پھر اس دنیا میں آگیا اور اس کا نامہ عمل شروع ہوا عقیدہ اور عمل سے پھر دوسری فہرست بننی شروع

نفیس کوکن

ہو گئی جاننا چاہیے کہ کسی آدمی نے سرائے، مسجد کنواں، مدرسہ بنا دیا اولاد نیک چھوڑی کسی بیوہ یتیم کی مسلسل روزی کا انتظام کر دیا۔ اچھی کتابیں لکھیں عوام کی خدمت اللہ کے نام پر کی اس کے مرنے کے بعد ان کاموں کا اور ان کا ثواب اس کے لیے جاری ہے اسی طرح کسی بدکار آدمی کے زنا، چوری، ظلم اور قتل ناحق کے کاموں کے، الغرض اس کی فحاشی اور بدی سے لوگوں کو اس کے مرنے کے بعد بھی دنیا و آخرت کا نقصان صدیوں جاری رہتا ہے۔ اور پھر آدمی پھر آجاوے تو بات بنتی نہیں اللہ جن کو اپنا ریکارڈ بننے کا ... لئے فرمایا جو گیا وہاں سے سو گیا وہی قیامت کے دن ہو گی وہ بھی حساب دینے کے لئے۔

## رب کے حضور پیشی

آدمی دھڑ ہے اور ... کے اندر روح اس کی جان ہے موت کے وقت اللہ کے حکم سے ملک الموت کی کاروائی پر روح اور جسم کی جدائی ہو جاتی ہے۔ روح کی پیشی اللہ کے دربار میں ہونے کے بعد گنہگار آدمی کی روح سجین میں رکھی جاتی ہے اور نیک آدمی کی روح کو علیین میں رکھا جاتا ہے۔ حشر و حساب کے دن جسم اور روح کا جوڑ ملایا جائے گا تو آدمی جیسا دنیا میں تھا ویسا ہی بنا کر قیامت میں کھڑا کر دیا جائے گا

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (۱۱) وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ (۱۲)

۳۲ ۔ السجدہ آیت ۱۱ ۔ ۱۲

آپ کہہ دو اللہ کی طرف سے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے وہ تمہاری جان کو قبضہ میں جیسے ہی لے گا فوراً تم اپنے پالن ہار کے حضور پیشی میں لائے جاؤ گے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ مجرم اپنے رب کے حضور ...

شرم سے اپنی منڈیاں نیچی کئے ہوئے ہوں گے ان کا یہ اقرار ہوگا کہ اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن بھی لیا اب ہمکو یقین ہو چکا ایکبار پھر ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ نیک عمل کرے آسکیں۔

مگر زندہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی دوبارہ اسی دنیا میں پھر جنم لے گا بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان زندہ ہوگا پھر دربار الٰہی میں اس کی پیشی ہوگی۔ رہا اس دنیا میں پھر واپس آنا تو جو لوگ بدکار ہوں گے وہ یہ مطالبہ کریں گے کہ ہم نے اب حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لی اور سب کچھ سن لیا ہمیں پھر ایکبار دنیا میں بھیج دیجئے تاکہ برے اعمال چھوڑ کر نیک عمل کرے آویں مگر ان کی یہ تمنا کبھی پوری نہ ہوگی دوبارہ پیدائش یا نیا جنم اس دنیا میں ہرگز نہیں۔

جگہ عطیہ

مرحوم ام اے برکار حرمین صاحب کے ایصال ثواب کیلئے

# شبِ معراج

عادتِ طبعی کے خلاف کسی کے تصرف سے کوئی کام ہو، جس کے کرنے سے دوسرے لوگ عاجز ہوں اس کو خرقِ عادت کہتے ہیں۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ایسی صورت کسی نبی سے ظاہر ہو تو اس کو معجزہ کہیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ کسی ولی سے ظاہر ہو اس کو کرامت کہیں گے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کسی غیر مسلم سے ظاہر ہو تو اس کو استدراج کہیں گے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کے لئے اور انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات کے لئے آیت یا برہان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

جو لوگ معجزہ یا کرامت کا انکار کرتے ہیں وہ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ اس خرقِ عادت کو نبی یا ولی کا فعل سمجھتے ہیں لیکن اگر حقیقت پر نظر ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ اللہ رب العزت کا ہی فعل ہے جو نبی یا ولی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے تو ان کا کبھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے نزدیک تو کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہے، تمام انسان اور حیوان اندھیرے میں دیکھ نہیں سکتے لیکن بلی اندھیرے میں خوب دیکھ لیتی ہے۔ چیونٹی کی سونگھنے کی قوت اتنی تیز ہوتی ہے کہ بہت دور سے چیزوں کی بو سونگھ لیتی ہے چیل اور کبوتر بہت اوپر سے زمین پر ایک چھوٹا سا دانا دیکھ لیتے ہیں، گھوڑے دور سے آواز سن لیتے ہیں بعض لوگوں کا حافظہ اس قدر تیز ہوتا ہے کہ بڑی بڑی تقریریں ایک مرتبہ سن کر یاد کر لیتے ہیں امام بخاری کو چھ لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ یہ سب خصوصیات عام عادتوں کے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہیں۔ اسی طرح نبی کا معجزہ اور ولی کی کرامت بھی اللہ رب العزت ہی کا فعل ہے۔

جس طرح ہمارا جسم، روح اور نفس کے تابع ہے کہ جو ان کا حکم ہوتا ہے وہی جسم کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہ السلام کا جسم، روح اور نفس اللہ تعالیٰ ہی کے مشیّت کے تابع ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ رب العزت کی مشیت کے تحت وہ چشم زدن میں زمین سے آسمان پر بھی جا سکتے ہیں۔ لکڑی کی ایک ضرب سے سمندر کو روک بھی سکتے ہیں۔ انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے بھی کر سکتے ہیں۔ آفتاب کی حرکت کو بھی ٹھہرا سکتے ہیں۔ ایک روٹی سے کثیر جماعت کو شکم سیر کر سکتے ہیں اپنی انگلیوں سے پانی کی نہریں جاری کر سکتے ہیں۔ بیمار کو تندرست کر سکتے ہیں۔ مردے ان کی آواز سے جی اٹھتے ہیں۔ مٹھی بھر خاک سے پوری فوج کو زندہ کر سکتے ہیں۔ پہاڑ ہو یا جنگل۔ دریا ہو یا خشکی جاندار ہو یا بے جان سب اللہ رب العزت کی مشیت کے تحت ان کے تابع ہو جاتے ہیں۔

معجزات دیکھنے والوں کے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات ہوتی ہے۔ ان کی عادات و اخلاق ہوتے سننے والوں کے لئے ان کی آواز ان کی باتیں ہوتی ہیں سمجھنے والوں کے لئے ان کا پیام اور ان کی دعوت ہوتی ہے مگر جن کا آئینہ دل برائیوں کی تاریکی سے، دنیا کے جاہ و مال کی محبت سے سیاہ ہو گیا ہے۔ ان کا نورِ بصیرت ضائع ہو گیا ہے۔ وہ ظاہری اور مادی نشانات کے طلبگار ہوتے ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معجزات طلب نہیں کئے، اسی طرح ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت

عمر فاروق حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معجزات طلب نہیں کئے۔ ان کے لئے تو آپؐ کا وجود گرامی اور آپ کے اخلاق حسنہ آپؐ کی دعوت اور آپؐ کا پیغام، ہی معجزات تھے۔ نمرود و فرعون اور ابوجہل و ابولہب، اگرچہ ہزاروں معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے کہ ان کا آئینۂ دل بالکل تاریک ہو چکا تھا۔ لیکن درمیانی طبقے کے افراد، جن کے آئینۂ دل بالکل سیاہ نہیں ہوئے تھے اور ان میں چمک باقی تھی، وہ معجزات دیکھ کر ایمان لائے۔ جیسے ساحرانِ فرعون عصائے موسیٰ کو سانپ بنتے دیکھ کر کانپ گئے اور بے اختیار ایمان لے آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلبۂ روم کی پیشین گوئی پوری ہوئی تو قریش کے نیک لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ ایمان لے آئے۔

کسی سفر میں ایک بدوی نے آپ سے عرض کیا۔

"آپ کی نبوّت کی گواہی کون دیتا ہے؟"

آپ نے ارشاد فرمایا..."سامنے کا یہ درخت"۔ اور آپؐ نے اس درخت کو بلایا۔ وہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر آپ کے پاس آ کھڑا ہو گیا اور تین بار اس سے کلمۂ توحید کی آواز آئی اور وہ بدوی مسلمان ہو گیا۔

یہود و نصاریٰ کو معجزات کی ضرورت نہیں تھی ان کی کتابوں تورات اور انجیل میں نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کی پیشین گوئیاں موجود تھیں جن کو وہ چھپاتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ان کو وہ یاد دلا کر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور خوبیاں بتلا کر سمجھایا ہے۔ "اسراء" کے معنی رات کو لے جانے کے ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزانہ سفر رات کو ہوا تھا، اس لئے خداوند کریم نے قرآن مجید میں لفظ "اسراء" سے اس کو بیان کیا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا —

(پاک ہے وہ ذات جو رات کو اپنے بندہ کو لے گیا) "معراج" عروج سے مشتق ہے جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ چونکہ حدیث شریف میں عُرُجَ بِیْ (مجھے اوپر چڑھایا گیا) کا لفظ آیا ہے اس لئے اس واقعہ کا نام "معراج" مشہور ہو گیا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کو نبوت کے کسی بھی وقت میں یہ درجہ عطا کیا گیا ہے۔ اس وقت سننے، دیکھنے سمجھنے اور وقت و جگہ کی تمام جسمانی قیدیں ان سے ہٹا دی جاتی ہیں اس وقت آسمان اور زمین کے تمام مخفی مناظر ان کے سامنے بے حجاب آجاتے ہیں، اس وقت (آسمان اور زمین سے) کا ایک خاص قرب حاصل ہوتا ہے، اور وہاں سے وہ ایک خاص عزت و مرتبہ لے کر اس عالم آب و گل میں واپس آتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمان و زمین کی بادشاہی کا مشاہدہ کرایا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اور اس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمان اور زمین کی بادشاہی دکھلائی ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جلوۂ حق کا پرتو نظر آیا دیگر انبیاء بنی اسرائیل کو بھی عالم روحانی کی سیر کرائی گئی تھی جس کی تفصیل تورات میں موجود ہے۔ یہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی معراج تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ سید اولادِ آدم علیہ السلام سید المرسلین، اور محبوب رب العالمین ہیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لامکان میں وہاں تک رسائی ہوئی جہاں تک کسی بھی مخلوق کی رسائی نہیں ہو سکتی اور آپ کو وہ کچھ دکھلایا گیا جو تمام مقربین بارگاہ ایزدی کی حد نظر سے باہر تھا۔ جو قربِ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج" میں حاصل ہوا اور جو تحفہ آپؐ کو اور آپ کی امت کو دیا گیا کسی کو نہیں دیا گیا۔ یہ

نقش کوکن

اور آپؐ کی امت کو دیا گیا کسی کو نہیں دیا گیا ۔ یہ واقعہ رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں سنہ ۱۰ نبوت میں پیش آیا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ سوتے اور کچھ جاگتے تھے کہ چھت کھلی اور حضرت جبریلؑ امین نازل ہوئے۔ ان کے ساتھ کچھ اور فرشتے بھی تھے ۔ پہلے وہ آپ کو چاہ زمزم کے پاس لے گئے وہاں آپ کے سینۂ مبارک کو چاک کیا، اور قلب اطہر کو نکال کر آب زمزم سے دھویا ۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت ایمان و حکمت سے بھرا ہوا لایا گیا۔ جبرئیل امین نے اس طشت سے ایمان و حکمت کے خزانہ کو لے کر آپؐ کے سینے میں رکھ کر اس کو برابر کر دیا ۔

اس کے بعد براق برق رفتار آپ کے سامنے لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، سفید رنگ کا ایک جانور تھا۔ تیز رفتاری میں اس کا یہ یہ حال تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی ہے ۔ آپؐ براق پر سوار ہوئے اور بیت المقدس تشریف لے گئے ۔ وہاں براق کو اس قلابہ میں باندھ دیا گیا جس میں انبیاء سابقین اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے پھر آپ مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے، اور آپ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت میں دو رکعت نماز ادا کی ۔ یہاں سے باہر تشریف لائے تو جبرئیلؑ نے شراب اور دودھ کے دو پیالے آپ کے سامنے پیش کئے ۔ آپ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ جبریل امین نے عرض کیا "آپ نے فطرت کو پسند کیا ۔ اگر شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی "۔

اس کے بعد حضرت جبریلؑ آپؐ کو لے کر آسمان پر چڑھے ۔ پہلا آسمان آیا تو حضرت جبریل امین نے دربان کو آواز دی۔ اس نے کہا "کون ہے؟" حضرت جبریل نے اپنا نام بتایا تو پوچھا "تمہارے ساتھ کون ہے؟" جواب دیا "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" پھر دریافت کیا "کیا وہ بلائے گئے ہیں؟" کہا "ہاں"! یہ سن کر فرشتے نے دروازہ کھول دیا اور مرحبا کہا۔ اور آپؐ پہلے آسمان میں داخل ہوئے تو ایک شخص نظر آیا جس کے دائیں اور بائیں بہت سی پرچھائیاں تھیں، جب وہ داہنی طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب وہ بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ وہ آپ کو دیکھ کر بولا ،۔

آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا "یہ کون ہیں؟" حضرت جبریل علیہ السلام نے بتلایا "یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں، ان کے دائیں اور بائیں جانب جو پرچھائیاں ہیں وہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ داہنی طرف والے اہل جنت ہیں اور بائیں طرف والے اہل نار ہیں ۔ اس لئے جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں ۔

اسی آسمان پر آپؐ کو دو نہریں نظر آئیں۔ حضرت جبریل امین سے آپؐ نے ان کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا ،۔

"یہ نیل اور فرات کے سرچشمے ہیں"۔

پھر آپؐ کو ایک اور نہر نظر آئی جس پر موتی اور زبرجد کا ایک پل تھا ۔ اس کی زمین مشک کی تھی ۔ جبریل امین نے عرض کیا "یہ نہر کوثر ہے جس کو پروردگار عالم نے آپؐ کے لئے مخصوص کر دیا ہے"۔ اسی طرح آپؐ ہر آسمان پر تشریف لے گئے۔ ہر آسمان کے درمیان سے اسی قسم کی باتیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہوتی گئیں اور پھر ہر آسمان پر ایک پیغمبر سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی کہ یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں .....

تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے

ملاقات ہوئی جن کو دنیا بھر کا آدھا حسن دیا گیا ہے۔
چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السّلام سے اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ سب نے پیغمبر صالح اور نیک بھائی کہہ کر آپ کا استقبال کیا۔ جب آپؐ آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام رو پڑے۔ ندا آئی "موسیٰ! اس گریہ زاری کا کیا سبب ہے؟" حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا "خداوندا! تو نے میرے بعد تو اس نوجوان کو دنیا میں بھیجا لیکن اس کی امّت کے لوگ میری امّت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے"۔

ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے "مرحبا نیک پیغمبر اور نیک بیٹے" فرما کر استقبال کیا۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے بتلایا "یہ آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہیں"۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے جس میں روزانہ ستّر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔

پھر آپ کو جنت کی سیر کرائی گئی جس میں موتیوں کے گنبد تھے۔ اور مشک کی زمین تھی۔ پھر آپ اس مقام تک پہونچے جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آگے بڑھ کر آپؐ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے اس درخت پر شانِ ربانی کا پرتو تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے چیزیں زمین پر اترتی ہیں اور زمین سے چڑھ کر اوپر وہیں تک جاتی ہیں۔ یہاں پہونچ کر حضرت جبریل اپنی اصلی صورت میں آپ کے سامنے حاضر ہوئے اور آپ سے رخصت ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ "جبریل! کیا تم اب ہمارا ساتھ چھوڑ دوگے۔ حضرت جبریل نے عرض کیا" میں اس سے آگے نہیں جا سکتا" پھر آپؐ آگے بڑھے اور قربِ خداوندی سے سرفراز ہوئے،

وہاں خدا سے کیا باتیں ہوئیں اس کا علم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ہے۔

فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ پر وحی کی جو وحی کرنی تھی۔ اس وقت بارگاہِ الٰہی سے آپ کو تین چیزیں عطا ہوئیں سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں جن میں اسلام کے عقائد ایمان کی تکمیل اور مصیبتوں کے ختم ہونے کی خوش خبری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے "امت محمدیہ میں سے جو شرک نہ کرے گا وہ ضرور بخشا جائے گا"۔
امّت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔

جب آپؐ واپس آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے پوچھا۔
آپؐ کے امّت کے لئے وہاں سے کیا ملا؟"
آپ نے فرمایا "پچاس وقت کی نمازیں مقرر ہوئی ہیں"
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا "میں نے بنی اسرائیل کا خوب تجربہ کیا ہے۔ آپ کی امّت سے یہ بار نہ اٹھ سکے گا۔ آپؐ واپس جائیے اور تخفیف کے لئے عرض کیجئے"۔

آپؐ پھر تشریف لے گئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔ "میری امّت نہایت کمزور ہے، اس سے یہ بار نہ اٹھایا جا سکے گا" تو دس وقت کی نمازیں ہوگئیں۔

آپؐ وہاں سے لوٹے تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے پھر کہا "اور کم کرائیے"۔ آپؐ پھر تشریف لے گئے۔ اسی طرح آپؐ کے بار بار جانے سے پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے پھر تخفیف کے لئے کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے"۔

اس کے بعد خداوند کریم نے فرمایا "مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ" ہم اپنی بات بدلتے نہیں

ہیں اور ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے) اگرچہ نمازیں صورت میں پانچ وقت کی ہیں مگر اس کا بدلہ دس گنا ملے گا۔ اس لئے ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہوگا۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے اتر زمین پر تشریف لائے بیت المقدس میں داخل ہوگئے۔ یہاں انبیاء کرام علیہم السلام جمع تھے۔ آپ کی سب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے نماز پڑھائی۔ اور تمام انبیاء نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔

ان تمام منازل کے طے ہونے کے بعد آپ صبح کو مسجد حرام میں تشریف لائے۔ خانہ کعبہ کے پاس رؤساء قریش جمع تھے آپ بھی مقام حجر میں بیٹھ گئے اور آپ نے ان سے یہ واقعہ معراج بیان فرمایا۔ ان کو نہایت تعجب ہوا۔ جو زیادہ کور باطن تھے انہوں نے آپ کی تکذیب کی۔

ان میں شام کے تاجر بھی تھے۔ انہوں نے بیت المقدس سے متعلق کچھ سوالات کئے۔ انہوں نے بیت المقدس کو بار بار دیکھا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے کبھی وہاں تشریف نہیں لے گئے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ....

"یکایک بیت المقدس کی پوری عمارت میرے سامنے آگئی اور وہ جو سوالات کرتے جاتے تھے میں ان کا جواب دیتا تھا مگر پھر بھی انہوں نے تصدیق نہ کی"

(مفہوم)

لیکن مسلمانوں نے تصدیق کی، سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ معراج کی تصدیق کی اور صدیق کہلائے!

بشکریہ مہمانِ حرم ۹۲ء

حج
35 دن
57,000
1 مئی کو روانگی
۱۹۹۴ سنہء
عمرہ
32 دن
38,000
رمضان میں
۹۴-۱۹۹۳ سنہء
اسلم مثال جدّہ میں ٹیلیفون و فیکس نمبر ۶۶۰۶۲۹۴
پانچ سال کامیاب ٹور کے بعد اس سال پھر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ گھریلو ماحول کے ساتھ فریضہ حج اور عمرہ کے شاندار روحانی سفر میں شامل ہو کر تجربہ کار رہنما (جو ذاتی طور پر جدّہ مکہ اور مدینہ رہ چکے ہیں) کی خدمات کے ساتھ حج اور عمرہ کیجیے۔
اگر اس سال آپ کا ارادہ ہے تو ہم سے فوراً ملئیے تاکہ آپ کی سیٹ بک ہو سکے آپ کی ذمہ داری صرف پاسپورٹ اور چار فوٹو لا کر دے دیجئے اور بے فکر ہو جائیے انشاءاللہ بعد میں تمام کاروائیوں کے ہم ذمہ دار ہونگے (جن احباب کے پاسپورٹ نہیں ہے وہ بھی ہم سے خدمات حاصل کریں تاکہ پاسپورٹ جلد بن جائے اور آخری وقت کی بھاگ دوڑ اور مایوسی سے بچئیے آج کل پاسپورٹ بنانے میں ۳ یا چار مہینے لگتے ہیں۔ کبھی کبھی زیادہ وقت بھی لگتا ہے۔ ایئر کرایہ بڑھنے پر حاجی صاحبان کو ادا کرنا ہوگا
نوٹ پچھلے سال سے کچھ لوگ ہمارے نام سے ٹور کا کام کر رہے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہوشیار رہئیے
ہمارے ٹور کی اسپیشل خدمات
۱ آپ کے سفر کی تمام ذمہ داریاں ہمارے ذمہ صرف عبادات آپکے ذمہ
۲ ایئر کنڈیشن بلڈنگ حرم سے قریب ۳ تجربہ کار رہنما، اردو، انگریزی، عربی، گجراتی، اور کوکنی جاننے والے ہر وقت آپ کے ساتھ ہونگے
۴ اس سال سے تمام سفر ایئر کنڈیشن بسوں میں ہوگا ۵ حاجی صاحبان ایک ساتھ سفر کریں گے۔ ۶ ٹور کے لذیذ کھانے۔
ناشتہ ظہر اور عشاء بعد کھانا۔ دو وقت کی چائے (یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ اور F.T.S. کے تحت ہوگا۔)
انشاءاللہ رمضان کے عمرہ ٹور میں بیت اللہ میں اعتکاف کرنیوالوں کیلئے خصوصی بندوبست کیا جائے گا۔
بکنگ شروع ہے فوراً ملئے محدود جگہ ہے ۳۲ دن کا سفر ۳۸۰۰۰ روپئے میں
تفصیلی معلومات کے لیے ایک بار ہم سے ضرور ملئے
(۱) آصف مثال (۲) ضمیر قادری (۳) سعید ملا (۴) شکیل فرید III نظام پورہ بھیونڈی
کوکن ٹور اینڈ ٹراویلس
آفس: ۲۶۳، شیخ میمن اسٹریٹ، جامع مسجد کے سامنے راجہ صافی ہوٹل کے بازو میں، بمبئی نمبر ۲۔ فون: ۳۴۲۲۹۴۱
آفس: ۷۹، کامبیکر اسٹریٹ، بمبئی نمبر ۳۔ فون ۳۷۶۵۹۶۹، ۳۷۱۹۲۲۱۔ فیکس: ۳۷۸۲۶۱۹
گھر کا پتہ زولین اپارٹمنٹ، پاپڑی، وسئی مغربی ریلوے وایا بمبئی۔ فون ۷۱۲۲۰۳۰

# غزل

منور رتناگیروی

میری دُنیا عذاب کی دنیا
ساری خوشیاں سراب کی دنیا

اُف میرے اضطراب کی دنیا
ہے مسلسل عتاب کی دنیا

موسموں کی طرح بدلتی ہے
آج کل انقلاب کی دنیا

کتنے آنچل سروں سے چھینے گی
بے حجابی حجاب کی دنیا

کم نظر تجھ کو کیا نظر آئے
ہے عبث انتخاب کی دنیا

خون تھوکے گی خاک چاٹے گی
مجھ سے ناکامیاب کی دنیا

خون کی ہولی کھیلتی کیوں ہے
آج کل اجتناب کی دنیا

کھو گئی ہے میرے سوالوں میں
اے منور جواب کی دنیا

# کوکنی غزل

## جیو گُدمارت ہے

شرف کلاڈ

داد ہے شادی زہلیا پاسُون بائیل اچی بھانڈت ہے
کھوٹاں ناطاں امچیاں بدّل آئی باپالا سانگت ہے

کومبڑو کاں بوکر کاپُوں یا پیٹ ٹُمنا وازت ہے
پلورگو زہیلو چاندا سرکھو غیبی شہ چی کرامت ہے

امچو اک باوا ہے نٹ کھٹ بے بی امچی ہے گُن وان
باواچا انگلش میڈیم ہے بے بی مراٹھی شالت ہے

ردِّ بدعت بات کھری پن 'کھانا' اپچی مجبوری ہے
باوا کھوتا چا چہلم ہے، بریانی چی دعوت ہے

ایکا چیا کُرتیا ساکھٹی بن گاڑی ہے دلڑ یوٹا، بچی
ایک بچارو پوٹا ساکھٹی کرتیا سرکھو دھا نوّت ہے

بھائی اتاں ہے جھگڑے کشالا کاتیت ہے دھرتی ماتا
امچا بن گھر ہالت ہے ی تیچا بن گھر ہالت ہے

سنت ولیاں چی دھرتی امچی جنّت اپچی امرائی
کوکن چی ماٹی سونا ہے پانی میٹھا امرت ہے

امچی مسجد، تیچی مسجد نشں کارن کاں باپانُوں ضِدا!
اِنّ اللہَ ساکھٹی جھگڑو ہے مذہب ہے کی سیاست ہے

ایک خدا ہے ایک نبیؐ بانت، ایک ہے قرآں ایک ہے دین!
فرقہ بندی شرفؔ ناجائز جیو اپلو گُدمارت ہے!!

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۱۴۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ———
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
: ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں: -

# شبِ معراج

عبدالرزاق محمد علی گوٹے (وظیفہ خوار مدرس
گولکوٹ - چپلون)

رجب کا مہینہ اپنی گوناگوں خصوصیت کی وجہ سے
سال کے بارہ مہینوں میں بہت متبرک سمجھا جاتا ہے۔
اسلام سے قبل مشرک قومیں بھی اس ماہ کا بے حد احترام
کرتی تھیں۔ اس مہینے میں کسی پر ظلم وستم کرنے کو گناہ
سمجھتی تھیں۔ اپنے تمام لڑائی جھگڑے بند کر دیتی تھیں
وہ قوم جس کو قتل وغارت زندگی کے ہر کام سے زیادہ
عزیز تھا اس مبارک ماہ میں ہتھیار کھول کر رکھ دیتی
تھی۔ اس کو امن و سلامتی کا مہینہ سمجھتی تھی۔
مذہب اسلام میں بھی اس مہینے کو چند ایسی خصوصیتیں
حاصل ہیں جن کی وجہ سے دوسرے مہینوں پر اس کو
فضیلت حاصل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب
اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ ایک دوسری حدیث میں حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ماہ رجب
کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن مجید
کی تلاوت دوسرے تمام اذکار پر۔ اس لئے اس ماہ کو
شہر الحرام یعنی حرمت کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ حضورِ انور
نے فرمایا کہ بہشت کی ایک نہر کا نام بھی رجب ہے۔
جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ جو شخص
اس مہینے میں ایک روزہ بھی رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ
اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔

اس مہینے کی سب سے بڑی فضیلت جس کا قرآن
مجید میں اعلان فرمایا گیا ہے۔ وہ حضور سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعۂ معراج ہے۔ اس واقعہ نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سابقہ پر ممتاز کر دیا۔
معراج کا لفظی معنی تو اوپر چڑھنے کا آلہ یا سیڑھی ہیں۔
مگر شریعت اور قرآن کی اصطلاح میں اس کو عروج
کہتے ہیں جو خدا کی عنایت سے انبیاء علیہم السلام کو ہونا
مقرر ہے۔ یہ وہ عروج ہے جس میں انھیں تقربِ الٰہی
یا ہم کلامی کا شرف دیا جاتا ہے۔ یا دیدارِ باری تعالیٰ
اور عالم ملکوت کی کیفیات کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔
معراج مختلف انبیاء کو ان کے حسب مراتب عطا کی گئی
ہے۔ خدا کی طرف سے ان انبیاء کی امتوں کے لئے
کچھ انعامات بھی دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر دیدارِ الٰہی حاصل ہوا۔
اور انھیں خدا سے ہم کلامی کا شرف عطا کیا گیا۔ اسی
واقعہ کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ
ہوا۔ مگر ہمارے آقا خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو معراج ہوئی اس کی شان کچھ اور ہی ہے۔ چونکہ
دوسرے تمام انبیاء پر فضیلت دینا تھا۔ اسی لئے
پروردگارِ عالم نے آپؐ کو خاص اپنے پاس بلایا۔ اور
قربِ حضوری کے اس مرتبے پر پہونچا دیا۔ جہاں
تک کسی اور پیغمبر کی رسائی نہ ہوئی آپ اس مقام
ارفع واعلیٰ پر لے جائے گئے۔ جہاں مقرب فرشتہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام کی کبھی رسائی نہ ہوئی تھی
ماہِ رجب میں معراج مبارک کی فضیلتوں کے
علاوہ بہت سی دوسری فضیلتیں حضور صلعم نے
بیان فرمائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جو کوئی مومن بندہ
اس ماہ کی پہلی، پندرہویں اور آخری تاریخوں
میں حصولِ برکت کی نیت سے غسل کرے گا وہ گناہوں
سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا آج ہی ماں کے پیٹ
سے پیدا ہوا ہے۔ یوں تو رجب کا سارا ہی مہینہ افضل
ہے۔ لیکن اس میں پانچ راتیں بڑی فضیلت والی

ہیں پہلی رات جب چاند دیکھتے ہیں اور پہلی جمعرات اور جمعہ کی درمیان جس کو لیلتہ الرغائب کہتے ہیں پندرہویں رات جس کو شب استفتاح نام ہے ستائیسویں رات جو لیلۃ المعراج ہے اور اس مہینے کی آخری رات۔ ان پانچ راتوں کی فضیلتوں کی بہت تفصیل ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں ہو سکتی۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ کی روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مومن مرد یا عورت اس مبارک ماہ کی کسی رات میں تیس رکعت نفل نماز پڑھے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ اور وہ قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائیگا اس کے علاوہ اس کا نام عابدوں میں لکھا جائے گا۔ اور ایک سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا۔ اور اس پر دوزخ کی آگ حرام فرمادیگا ساتھ ہی حضورؐ نے فرمایا اس نماز کے اتنے کثیر ثواب کی خبر حضرت جبرئیلؑ نے مجھے دی ہے۔ اللہ اکبر کتنا عظیم ثواب ہے۔ اس ماہ کی تیس رکعت نفل کا تیس رکعت نماز صرف دو ڈھائی گھنٹے کی عبادت ہے۔ اور ثواب اتنا کثیر کہ اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

مجھے اعتراف ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں قرآن مجید کا بے حد احترام ہے۔ ہر مسلمان خواہ وہ کتنا ہی بے عمل کیوں نہ ہو۔ قرآن پاک اپنے گھر میں رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ اور جو اسے پڑھ سکتا ہے وہ کسی نہ کسی وقت پڑھتا بھی ضرور ہے۔ مگر سمجھنے کے لئے نہیں۔ صرف حصولِ ثواب کے خاطر۔ یہ قرآن کا غلط احترام ہے۔ قرآن احکام الٰہی کی کتاب ہے۔ اس میں تعمیر و تکمیل انسانیت کے لئے خدا کی طرف سے احکام ہیں۔ احکام کو صرف پڑھنا اور ان کو سمجھ کر عمل کی کوشش نہ کرنا ہمارے دماغی فتور کی طرف دلالت کرتا ہے۔ اور پھر قرآن مجید میں جو احکام ہیں وہ اتنے معجزانہ اور اتنے مختصر ہیں کہ ان کا سمجھ لینا بھی آسان نہیں ہیں۔ ان کے سمجھنے کے لئے حدیثوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ حدیث کیا ہے۔ درحقیقت قرآن پاک کی تشریح و توضیح ہے۔ تشریح کے بغیر کلام الٰہی سے ہمیں ہدایت ملنی مشکل ہے۔ ہم نے اتنی اہم اور ضروری چیز کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ شب معراج جیسی مقدس راتوں کی برکتوں سے فیض حاصل ہو تو کس طرح؟ اس لئے میرے بھائیو! الوز کرو۔ اور جہاں تک ممکن ہو حدیثوں کی کتابیں جمع کرو۔ انھیں پڑھو۔ سمجھو۔ اور دین و دنیا کی برکتیں حاصل کر لو۔ خدا حافظ

# چارٹرڈ اکاؤنٹینسی (C.A)

## اہمیت اور تیاری کا طریقہ

طارق سجاد
(الیکٹرونکس انجینئر) رانچی

### تعارف

ملک کے تیزی سے بدلتے ہوئے معاشی نظام میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کی اہمیت آج بہت بڑھ چکی ہے۔ اس نج کاری (Privatisation) اور آزاد (liberalisation) معاشی نظام نے بہت سے ملکی و غیر ملکی کمپنیوں کو اپنے یہاں کاروبار کے لئے مدعو کرنا شروع کر دیا ہے۔ کثیر الاقوامی (ملٹی نیشنل) کمپنیوں کی ایک بھیڑ سی لگ گئی ہے۔
ان تمام کمپنیوں کے حساب و کتاب کو درست رکھنے کیلئے آج ہر کمپنی ایک بہترین چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ اور ایک لائق کمپنی سکریٹری کی ضرورت محسوس کر رہی ہے لہٰذا مستقبل کے ہندستان کے لئے ان ماہر پیشوروں ( . ) کا کیریئر بے حد درخشاں اور تابناک ہو چکا ہے۔
آیئے ہم ذرا تفصیل سے اس کورس کا جائزہ لیں۔

### سی۔اے کورس کیا ہے

چارٹرڈ اکاؤنٹینسی (سی۔اے) کورس دراصل انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ آف انڈیا (ICAI) کے زیر اہتمام چلائے جانے والا وہ کورس ہے جس میں مندرجہ ذیل اجزاء شامل ہیں۔
فاؤنڈیشن بنیادی کورس انٹرمیڈیٹ درمیانی کورس
گروپ (۱) گروپ (۲)
۳۔ فائنل کورس
(۱) پارٹ ۱ (ب) پارٹ ۲

اوپر کے تینوں کورسوں کو مکمل کرنے کے بعد ایک انٹرمیڈیٹ کا طالب علم چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ بن جاتا ہے۔

### امیدواری کے شرائط

جو طلبہ انٹرمیڈیٹ کے بعد ہی سی۔اے کورس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں ان کو ایک سال کا بنیادی کورس مکمل کرنا پڑتا ہے۔ اس کورس میں چار پرچے ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔
۱۔ اکاؤنٹنگ کی بنیادی باتیں۔
۲۔ قانون تجارت (۳) ریاضی و شماریات
۴۔ معاشیات
ان چاروں پرچوں کی پڑھائی بذریعہ پوسٹل ٹیوشن اسکیم کے تحت ہوتی ہے جس کے لئے رجسٹریشن کروانا پڑتا ہے۔ ہر سال جون اور دسمبر کے مہینے میں اس بنیادی کورس کے امتحانات ہوتے ہیں۔ اس امتحان میں کامیاب ہو جانے کے بعد انٹرمیڈیٹ کا ایک طالب علم براہ راست سی اے کورس میں داخلہ لینے کا اہل ہو جاتا ہے۔
جو طالب علم بی۔ کام فائنل پاس کئے ہوتے ہیں۔ اور جن کو ۵۰٪ سے زائد نمبر حاصل ہوتے ہیں وہ براہ راست سی۔اے کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ ان کو بنیادی کورس کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جن طالب علموں کا کامرس (COMMERCE) گریجویشن میں رہتا ہے اور اگر ان کا ایک سبجیکٹ ریاضی کا رہتا ہے تو ایسے لڑکوں کو ۶۰ فیصد نمبر کی ضرورت ہوتی ہے باقی طالب علم ۵۵ فیصد نمبر میں بھی اس کورس میں

داخلہ لے سکتے ہیں

## فارم ملنے کے پتے

سی اے کورس کے تمام فارم پورے ہندستان میں پانچ مقامات مل سکتے ہیں۔ یہ مقامات ہیں۔ دہلی بمبئی، مدراس، کلکتہ اور کانپور۔ یہ پانچوں ریجنل سنٹر ہندوستان کی مختلف ریاستوں کی ضروریات بھی پوری کرتے ہیں۔

## آرٹیکل شپ

سی۔ اے کے انٹرمیڈیٹ کورس کے رجسٹریشن کرانے کے ساتھ ساتھ طالب علم کو یہ لازمی ہوتا ہے کہ وہ چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کے نگرانی تین سال کا آرٹیکل شپ مکمل کرے۔ ان تین سالوں کے دوران اسے تمام طرح کے انکم ٹیکس، اکاؤنٹنس کے عملی کام کرنے پڑتے ہیں۔ اس طالب علم کو کسی کمپنی کی آڈیٹنگ کے لئے آڈٹ کلرک کی حیثیت سے بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کام کے لئے اس کا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اسے کچھ معاوضہ بھی دیتا ہے جو کہ آئی۔ سی۔ اے۔ آئی (ICAI) کے ذریعہ طے شدہ رہتا ہے۔ ویسے شہروں کے لئے جن کی آبادی ۲ لاکھ سے زائد اور ۲۰ لاکھ سے کم ہو وہاں ایک آرٹیکل کلرک کو پہلے سال ۱۵۰ روپئے ماہانہ دوسرے سال ۲۳۰ روپئے ماہانہ ملتے ہیں۔ یہ رقم بظاہر اس کے کام کی مناسبت سے بے حد کم ہے لیکن ان تین سالوں میں ایک طالب علم کو جو عملی تجربہ ملتا ہے وہ اس کے بعد کے کیریئر کے لئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

## انٹرمیڈیٹ امتحان کی تیاری

آرٹیکل شپ میں داخلہ کے ۹ مہینہ بعد سے ایک طالب علم سی۔ اے کے امتحان میں بیٹھنے کا اہل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس امتحان میں بیٹھنے سے پہلے طالب علم کو پوسٹل ٹیسٹ

لفتوں کو کہ

اسکیم (P.O.T.S) کے تحت ۱۶ پرچوں میں پاس ہونا پڑتا ہے۔ یہ تمام پرچے طالب علم کے پاس بذریعہ ڈاک پہنچتے ہیں جن کو حل کر کے اسے ریجنل سینٹر میں بھیجنا پڑتا ہے۔ انٹرمیڈیٹ کا امتحان دو گروپ پر مشتمل ہوتا ہے جن میں مندرجہ ذیل پرچے ہوتے ہیں

### گروپ (۱)

پرچے کا نام

۱۔ انڈوانس اکاؤنٹنگ

کل نمبر ۱۰۰ پاس نمبر ۴۰

۲۔ آڈیٹنگ

کل نمبر ۱۰۰ پاس نمبر ۴۰

۳۔ کارپوریٹ اور دوسرے قوانین۔

کل نمبر ۱۰۰ پاس نمبر ۴۰

### گروپ (۲)

پرچے کا نام

۱۔ کاسٹ اکاؤنٹنگ۔

کل نمبر ۱۰۰ پاس نمبر ۴۰

۲۔ انکم ٹیکس اور سینٹرل سیلس ٹیکس (C.S.T & L-T)

کل نمبر ۲۵ + ۷۵ پاس نمبر ۴۰

۳۔ آرگنائزیشن مینجمنٹ اور بنیادی الیکٹرونکس (ای/ڈی/پی)

کل نمبر ۵۰ + ۵۰ پاس نمبر ۴۰

واضح رہے کہ ہر پیپرس میں پاس ہونے کے لئے انفرادی طور پر ۴۰ فیصد نمبر و مجموعی طور پر ۵۰ فیصد نمبر لانا ضروری ہے۔ اگر کسی ایک پرچے میں بھی کسی طالب علم کو اگر ۹۹ فیصد نمبر آتا ہے اور دوسرے میں ۸۰٪ بھی آئے تو اسے فیل سمجھا جاتا ہے اور پھر

سے دوبارہ اسے پورے گروپ کا امتحان دینا پڑتا ہے البتہ یہ چھوٹ ضرور ہے کہ کسی طالب علم نے ۶۰ فیصد سے زائد کسی پیپر میں نمبر لائے ہیں اور باقی میں ۴۰ فیصد ہیں تو پھر اسے ۳ لگاتار امتحانوں کے لئے اس ۶۰ فیصد والے پیپر کا چھٹکارا (EXEMPTION) مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گروپ (EXEMPTION) بھی اس میں ہوتا ہے۔ انٹرمیڈیٹ کا امتحان ہر سال مئی اور نومبر کے مہینے میں ہوتا ہے اور اس کا رزلٹ ملک کے قومی اخباروں میں شائع ہوتا ہے۔

## رجسٹریشن فیس

سی۔اے کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے لئے سب سے پہلے فارم نمبر ۱۰۲ اور ۱۰۳ کو پُر کر کے رجسٹریشن کروانا پڑتا ہے۔ یہ فارم اوپر کے دیئے گئے پتے پر مل سکتا ہے۔ فارم کی قیمت ۱۳ روپے ہے جو کہ پوسٹل آڈر یا ڈرافت کے ذریعہ منگایا جا سکتا ہے۔ نکامرس کے طالب علم کیلئے رجسٹریشن فیس ۱۶۶۵ روپے ہے جب کہ دوسروں کیلئے ۱۷۱۵ روپے ہے۔ یہ کورس فیس گروپ (۱) اور گروپ (۲) یعنی ۶ پرچوں کے لئے ہے۔

## روزگار کے مواقع

سی۔اے کے انٹرمیڈیٹ گروپ پاس کر جانے کے بعد ہی سے طالب علموں کو بہترین روزگار کے مواقع فراہم ہونے لگ جاتے ہیں۔ کسی بھی کمپنی کے فائننس اور اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ میں ان کے لئے اکاؤنٹینٹ اور فائننس آفیسر کی جگہ مل جاتی ہے بہت سے طالب علم سی۔اے مکمل کر لینے کے بعد آزادانہ طور پر اپنی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی آفس کھول لیتے ہیں ایک ایک فرم کی سالانہ آڈیٹنگ (AUDITING) میں ان کو ہزاروں، لاکھوں تک کی آمدنی ہوتی ہے ہندستان میں سی۔اے مکمل کر لینے والے طلبہ کے لئے بیٹھے رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور مستقبل میں تو اور بھی اچھے امکانات نظر آ رہے ہیں

## چند ہدایات

سی۔اے کا کورس اپنی نوعیت کا بے حد منفرد کورس ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ آپ اس کے رزلٹ سے لگا سکتے ہیں۔ مئی ۱۹۹۱ء میں انٹرمیڈیٹ گروپ (۱) کا امتحان ۱۴۵۲۶ طلبہ نے دیا جس میں صرف ۲۳۴۷ لڑکے ہی کامیاب ہو سکے۔ یعنی ۱۶٫۳۱ فیصد کامیابی ملی۔ اسی طرح گروپ (۲) میں ۱۰٫۴۳ فیصد لڑکے ہی کامیاب ہو سکے۔ انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ کبھی بھی ۲۰ فیصد سے زائد نہیں ہو پاتا ہے۔ اس کورس کے اتنے کم فیصد کامیابی کی وجہ مندرجہ ذیل اہم نکات غور طلب ہیں۔

- جو طالب علم بھی اس کورس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے بے حد صبر و سکون کے ساتھ پوری محنت و ایمانداری سے اس کی تیاری میں لگ جانا چاہیئے۔
- طلبہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ پی، ای، ایس کے تمام سوالات خود سے حل کریں۔
- انٹرمیڈیٹ کے تمام کورس کو اچھی طرح سے مطالعہ کرنا چاہیئے اور اس سے متعلق دوسری کتابوں سے مدد فراہم کرنی چاہیئے۔
- آرٹیکل شپ کرنے کے دوران بھی ۴-۵ گھنٹہ روزانہ مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ امتحان کی تیاری کے سلسلے میں اگر کوئی طالب علم چاہے تو ڈمی (DAMMY) بھی لے سکتا ہے۔ ڈمی سے مراد یہ کہ آرٹیکل شپ میں کام کے دوران اسے تیاری کے لئے فرصت مل جائے جو کم ہی ملا کرتی ہے۔
- گذشتہ دو تین سالوں کے سوالات پر اس کی گہری نظر ہونی چاہیئے۔
- اپنے سینئر۔ پارٹنر سے تیاری کے سلسلے میں ہر

قدم پر صلاح و مشورہ کرتے رہنا چاہیئے۔
• شروع میں ایک یا دو بار کی ناکامیوں سے حوصلہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔
• اپنے فائننس اور اکاؤنٹ کی معلومات کو تازہ رکھنے کے لئے طلبہ کو چاہیئے کہ وہ ان سے متعلق رسائل جرائد کا برابر بغور مطالعہ کرتے رہیں۔ اس سلسلے میں انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ آف انڈیا (ICAI) سے نکلنے والا رسالہ دی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ "THE CHARTERED ACCOUNTANT" کا مطالعہ طلبا کیلئے بے حد مفید اور معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اوپر کی تمام باتوں پر اگر کوئی طالب علم سنجیدگی سے عمل کرتا ہے تو پھر اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ سی۔ اے کا امتحان اطمینان سے شروع ہی میں پاس کر لے۔ مسلم طلبہ کو چاہیئے کہ اس طرح کے پیشہ وارانہ کورس میں زیادہ سے زیادہ داخلہ لے کر اپنا مستقبل بہتر سے بہتر بنائیں

# ہندوستانی عورت جدوجہد کے آئینے میں

ڈاکٹر مسز زہرہ موڑک ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ ان اردو۔ برہانی کالج بمبئی

عورت ادب کا ایک اہم موضوع رہی ہے اساطیری کہانیاں ہوں یا داستانیں، افسانے ہوں یا ناولیں، غزلیں ہوں یا مثنویات عورت کے ذکر کے بغیر لطافت سے محروم ہیں۔ اکبری ہو یا اصغری، امراؤ جان ادا ہو یا نرملا، حسن آرا ہو یا نجم النساء اردو ادب کے سارے رنگ کے دم سے ہیں۔ مگر وہ عورت جو نزاکت لطافت اور محبت کا سرچشمہ ہے زندگی کی کڑی آزمائشوں سے گزرتی رہی۔ ہندوستانی تاریخ کے ہر موڑ پر اگرچہ سماجی شعور کی یہ مانگ رہی کہ عورت کی حیثیت کے بارے میں فراخ دلانہ رویہ ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ بات نقار خانے میں طوطی کی آواز ثابت ہوئی۔ اس کے حقوق ہمیشہ سلب کیئے جاتے رہے۔

ہندوستانی عورت کی حیثیت کو قدامت پرستانہ مذہبی روایات نے بڑا نقصان پہنچایا دور اپنشد میں عورت کو ناپاک سمجھا گیا اور تحصیل علم کے دروازے اس پر بند کر دیئے گئے۔ اس کی آزادی پر پابندیاں لگا دی گئیں۔ ہندو مذہب نے اگرچہ ماں اور بیوی کی حیثیت سے اس کی اہمیت کو تسلیم کیا لیکن اس کی شخصی آزادی پر پہرے بٹھا دیئے۔ شوہر اور خاندان کے تئیں وفاداری لازمی قرار پائی۔ اس سے ایثار اور قربانی کی توقع کی گئی مگر گھریلو معاملات میں اس کے عمل دخل [illegible] انکار کیا گیا۔ بیوہ عورت منحوس قرار دی گئی۔ اگرچہ ۱۹۵۶ء میں قانونی طور پر بیواؤں کو شادی کی اجازت دی گئی مگر مردوں کے سماج نے اسے ناپسندیدہ مانا۔ عورت کی سماجی حیثیت مرد سے کمتر تصور کر لی گئی۔ عورت کے مرتبے میں بلندی بدھ مذہب اور جین مذہب کی وجہ سے آئی ان مذاہب نے عورت پر نہ صرف علوم کے دروازے کھول دیئے بلکہ مذہبی تعلیمات حاصل کرنے کے سلسلے میں بھی نرم رویہ اپنایا۔ جین اور بدھ مذہب کی ایسی مشہور راہباؤں کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے جنہوں نے مذاہب کی تبلیغ کے لئے دور دراز ممالک کا سفر کیا۔ لیکن سماجی طور پر مرد کی برتری کا تصور یہ مذاہب بھی ختم نہ کر سکے۔ ہندوستانی مسلمان [illegible] اس لحاظ سے خوش قسمت رہی کیونکہ مذہب [illegible]لام میں عورت اور مرد کو برابر کا درجہ دیا گیا لیکن مذہبی رہنمائی، امامت، فقہی امور اور منصب عدل کے سلسلے میں عورت کی رائے سے انکار نے مرد کی برتری کو بہرحال برقرار رکھا۔ اگرچہ عام عورتوں کی تعلیم کے لئے مدرسوں کا انتظام نہیں تھا [illegible] خصوصی سہولتیں حاصل ہونے کی وجہ سے شہزادیوں اور امیرزادیوں کو ادب اور سیاست دونوں میں حصہ لینے کے مواقع ملتے رہے۔ مغل دور کے آغاز میں چند خواتین کے نام ادب اور تاریخ کے صفحات پر

نمایاں نظر آتے ہیں۔ مغل بادشاہ ہمایوں کی بہن
اور "ہمایوں نامہ" کی مصنفہ گل بدن بیگم۔ شاہجہاں
بادشاہ کی صاحبزادیاں جہاں آرا، زیب النساء کے
نام ادبی اوراق کی زینت بنے نظر آتے ہیں۔ بہادری
اور سپہ گری میں دکن کی چاند بی بی نے شہرت
دوام پائی۔ کشمیر کی قوم پرست انقلابی شاعرہ
حبہ خاتون کی انقلابی گونج بھی سنائی دیتی ہے
مگر مجموعی طور پر مسلمان عورت گھر کی چاردیواری
میں گوشہ نشینی کی زندگی گذار رہی ہے۔ عیسائی
مذہب کے کلیسائی دور میں عورت لعنت قرار
دی گئی۔ کلیسائی تنظیم میں پادری کے منصب سے
اسے محروم رکھا گیا تاہم میاں بیوی کے تعلقات
کی اہمیت کے تصور نے عیسائی مذہب میں اس
سماجی حیثیت دوسرے مذاہب کے مقابلے
میں بہتر تھی۔ انیسویں اور بیسویں صدی
میں اصلاحی تحریکوں نے عورت کے جائز
مقام کی خاطر جنگ شروع کی۔ برہمو سماج
آریہ سماج، دشنو سماج وغیرہ نے عورت
کی تعلیم اور حقوق کی خاطر آواز اٹھائی لیکن
ان تحریکوں کا دائرہ عمل محدود ہی رہا۔ اس
کی ایک وجہ تو تھی کہ بجائے ایک متحد تحریک
کے ہر مذہب میں الگ الگ تحریکیں چلیں دوسری
وجہ یہ تھی کہ ان تحریکوں کا مقصد صرف گھر کی
حد تک عورت کی حیثیت میں تبدیلی کی خواہش
تھی۔ قدامت پسند مذہب پرستوں نے ان
تحریکوں کی شدید مخالفت کی مگر ان کوششوں
کا اثر سماج پر ضرور پڑا۔

ان تمام پابندیوں کے باوجود ہندوستان
کی تاریخ عورت کے ذکر سے خالی نہیں۔ اس
کارزار حیات میں زمانے کی ضرورتوں، حالات کے
تقاضوں اور رکاوٹوں سے نبرد آزما ہوتے ہوئے
عورت نے بھرپور حصہ لیا۔ ہر عہد اور ماحول کے
تقاضے مختلف ہوتے ہیں اسی لئے عورت نے موقع
کی مناسبت سے اس کارزار جہاں میں ہر محل
کارنامے انجام دیئے۔ کبھی تلوار سے کام لیا اور
کبھی قلم سے۔ انیسویں صدی میں ہندوستان
میں عورت کی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے اس
کی تعلیم پر زور دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں
کہ عورت کو تعلیم یافتہ بنا کر اس کے ماں اور بیوی
کے روایتی کردار کو بہتر بنانا تھا۔ سماجی، اقتصادی
یا سیاسی ترقی کے عمل میں اس کو اہل اور سرگرم بنانے
کی کوشش قطعی نہیں تھی۔ لیکن مقصد چاہے جو بھی
رہا ہو جوں ہی عورت کو استحصال شکنجوں
سے رہائی ملی اس نے قلم ہاتھ میں لیا اور اپنے
حقوق اور احترام کے لئے ادبی معرکے شروع کئے
اس صدی کے ابتدائی برسوں میں جو تخلیق کار خواتین
ابھریں وہ سب ادب کی خدمت کا بے انتہا شوق
اور لکھنے کی کافی صلاحیت رکھتی تھیں۔ وہ کسی
اسکول یا کالج کی ڈگری یافتہ نہیں تھیں محدود
گھریلو اور خاندانی ماحول ان کا ادبی کینوس تھا
گھروں پر ہی عربی فارسی اور اردو کی تعلیم پائی
تھی اور نفسیاتی و سیاسی شعور نہیں تھا
بند مٹی کے کچے مکانوں میں چارپائی پر بیٹھ کر
پان کھانے اور ڈلی کترنے والی عورتوں نے اپنی ذہانت
دماغی صلاحیت اور تخلیقی خوبی کو اجاگر کیا سہیلیوں
سے چھیڑ چھاڑ۔ ہم جولیوں سے بولی ٹھولی، شاعری
دستکاری، بیت بازی، محاورے اور مثالیں بنانا
ان کے پسندیدہ مشاغل تھے۔ ایک طرف ان
کے ہاتھ میں زبان کی ڈور تھی۔ دوسری طرف
تمدن کی باگ۔ وہ گھروں کے اندر قید تھیں مگر

دماغ زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہا۔ آج ہمارے ہندوستانی سماج میں معاشرتی ترقی اور تہذیبی لطافت کا جو توازن قائم ہے اس کا بنیادی حصہ خواتین کی ہی دین ہے۔ ہندوستان کی تاریخ کے اوراق پر اہلیہ بائی، لکشمی بائی، بلکہ ملکہ اماں کے نام سنہرے حروف میں لکھے جائیں گے۔ ادب میں پدم وتی دیوی کے نغمے رس گھولتے ہیں۔ آسام میں میلوتا اور رجندرا پربھا کے نام قابل ذکر ہیں لطف النساء امتیاز اردو زبان کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ کے روپ میں منظر عام پر آئیں۔ بنگالی ادب کی ترویج و اشاعت میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ ہیں۔ رابندرناتھ ٹیگور کی بہن سورن کماری دیو نے بنگال کی پہلی ناول نگار خاتون کی حیثیت سے اپنی اہمیت ادب میں تسلیم کروائی۔ آشالتا، آشا پورن دیوی اور لیلا موجومدار کے نام بھی بنگالی ادب میں اہم ہیں۔ ہندی زبان کی شاعرات ہوم وتی دیوی اور مہادیوی کی تخلیقات سے زبان کا خزانہ مالا مال ہے۔

عوامی ادب کے ارتقا میں بھی عورتوں کا حصہ رہا ہے شادی بیاہ کے موقعوں پر ڈھولک پر تھاپ پڑتی تو گاؤں کی الھڑ حسیناؤں کے مدھر گیتوں سے فضائیں گونج اٹھتیں۔ ساون کی رم جھم میں باغوں میں جھولوں پر جھولتی گوریاں کے میٹھے ترانے سرگم بن جاتے۔ ممتا کے رس سے ٹپکتی لوریاں ماحول میں رس گھول دیتیں یہ گیت، کہاوتیں، مراثیں دیہاتی زبان میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ گایا کرتیں۔ ان گیتوں میں ساس نندوں جٹھانیوں، دیورانیوں، بھاوجوں اور سمدھنوں سے نوک جھونک اور ہنسی مذاق ہوتا میکے کی سہانی یاد اور پی کی بتیاں مزے لے لے کر بیان کی جاتیں۔

کسی بھی زبان کی شیرینی، سادگی، سلاست و روانی میں عورتوں کا بنیادی حصہ ہوتا ہے۔ روزمرہ، محاورے، کہاوتیں اور مقامی بولی کے گھلاوٹ میں ان کا پورا پورا ہاتھ ہوتا ہے۔ اردو زبان میں جو رس مٹھاس سادگی و پرکاری ہے اس کا سہرہ بھی عورتوں کے سر ہے۔ اردو میں عورت خود بھی شعر و ادب کا موضوع بنی۔ اس کے حسن و جمال، زلف، و رخسار کی تعریف میں دفتر کے دفتر سیاہ کر دیئے گئے۔ شاعروں کے تخیل، ناول نگاروں کے موضوعات اور عالمی ادب کی بحثوں کا موضوع عورت رہی مگر تخلیق کار کی حیثیت سے بیسویں صدی سے قبل وہ اپنا کوئی مقام نہ بنا سکی۔

انیسویں صدی کی اصلاحی تحریکوں اور اس کے زیر اثر پیدا ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے تعلیم نسواں کا بول بالا ہوا۔ عورتوں نے انقلابی تحریکوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں عورتوں کی تنظیمیں بنیں اور سیاسی حقوق کے لئے مطالبہ شروع ہو گیا ۱۹۱۷ء میں محترمہ سروجنی نائیڈو کی قیادت میں ہندوستانی عوام کے ایک وفد نے عورتوں کے حق رائے دہندگی کا مطالبہ برطانوی پارلیمنٹ میں پیش۔ ۱۹۱۹ء کے قانون اصلاحات نے صرف تعلیم یافتہ، شادی شدہ اور صاحب جائداد عورتوں کو حق رائے دہندگی عطا کیا۔ گاندھی جی انگریز حکومت کے اس رویے سے بالکل متفق نہ تھے۔ اسی لئے ان کی ایماء پر ۱۹۳۱ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس میں عورتوں کے یکساں سیاسی

# آئینۂ ماضی (۷)

ایک شعری نشست جو فجندار ہوسٹل کے بالاخانہ (ٹیرس) پر منعقد ہوئی تھی (مارچ ۱۹۶۴ء) عالیجناب مصطفیٰ فقیہ صاحب حاضرین سے مخاطب ہیں۔ ان کی داہنی طرف کالی شیروانی اور عینک لگائے ہوئے جناب ادیب مالیگانوی، جناب قاضی اطہر مبارکپوری، جناب ... ... لائی۔ جناب حسین خان دلوائی اور دادا سیٹھ تاسے تشریف فرما ہیں۔

آئینہ ماضی اس عنوان کے ساتھ ہر ماہ ایک ایسی تصویر شائع کی جاتی ہے جو ہمیں ایامِ ماضی کی یاد دلاتی ہے۔ اس تصویر کے ساتھ جڑے ہوئے واقعات اور شخصیتوں کو ہم تا دیر یاد کرتے ہیں۔

## غزلیں

لگتا ہے دل جلوں کے قفس میں دھواں مجھے
محسوس ہو رہی ہے گھٹن سی یہاں سے مجھے

ہر سو سنائی دیتی ہے آہ و فغاں مجھے
لے چل وہاں جہاں ملے ان سے اماں مجھے

بے چین جب بھی کرتا ہے دردِ نہاں مجھے
تب کھولنا ہی پڑتی ہے اپنی زباں مجھے

یونہی نہیں کٹی ہے یہاں اپنی زندگی
دینے پڑے ہیں کتنے کڑے امتحاں مجھے

ملنے کو یوں تو مل گئے اپنے پرائے سب
درد آشنا ملا کہاں اب تک یہاں مجھے

یوں تو نصیب ہیں مجھے دنیا کی راحتیں
لیکن سکونِ قلب ملا ہے کہاں مجھے

مجھ کو کھٹک رہا ہے ازل ہی سے یہ حجاب
کس نے تجھے نہاں کیا ہے اور عیاں مجھے

میں اپنی گفتگو سے عیاں ہوتا ہوں خطیب
اکثر بیاں کرتی ہے میری زباں مجھے

### ڈاکٹر محبوب راہی

آگ اور خون کی برسات نہ ہونے دیں گے
عہد کر لیں کہ فسادات نہ ہونے دیں گے

نام پہ دھرم کے ذاتوں کے زبانوں کے کبھی
مشتعل قوم کے جذبات نہ ہونے دیں گے

تفرقے جس سے بڑھیں جس سے بغاوت پھیلے
ملک میں ایسی کوئی بات نہ ہونے دیں گے

ہم گرفت اپنی شب و روز رکھیں گے ان پر
تلخ تر اور بھی حالات نہ ہونے دیں گے

مجرموں کو نہ کبھی دیں گے رعایت کوئی
مجرم کو داخلِ حسنات نہ ہونے دیں گے

جان جاتی ہے چلی جائے بلا سے لیکن
ہم اصولوں کی کبھی مات نہ ہونے دیں گے

سب ہے لاحاصل و بے سود کہ راہی صاحب
آپ جو چاہیں گے حالات نہ ہونے دیں گے

### ساقی توڑیلوی

روایت سے درایت تک پہنچتا ہے سخن میرا
کوئی اہلِ زباں کہہ دے کہ ہے طرزِ کہن میرا

تھپیڑے بادِ طوفاں کے سہے ہیں کچھ پتا بھی ہے
بظاہر تو بہت شاداب و رنگیں ہے چمن میرا

میرا ذوقِ سخن پاکیزگی سے عبارت ہے
زباں کوثر نے دھوئی اور گنگا نے دہن میرا

زباں بندی لگانا آج کا دستور ہے لیکن
کبھی منظور ہی کرتا نہیں اس کو ذہن میرا

خرد کو دیتا ہے ہم آہنگ جذبہ بھی مجھے ساقی
انہیں دونوں کی سرحد سے بنے شوریٰ وطن میرا

### مغل اقبال اختر

ذہنوں میں ہے فتور، دلوں میں غبار ہے
افسوس! قومیت میں عجب انتشار ہے

اب اصل پوجا پاٹ سیاست شعار ہے
مندر سے ہے لگاؤ نہ مسجد سے پیار ہے

کل دشمنوں کی صف میں نہ آئے کہیں نظر
اب تک وہ میرا دوست بڑا غمگسار ہے

آئے نہ ہاتھ پھول تو، خوشبو ہی لے چلو
خوشبو کا اپنے سامنے روشن دیار ہے

مٹی کا اک گھروندا ہے، یا ریت کی اساس!
اختر! حیات اپنی کہاں پائدار ہے

# غزلیں ہی غزلیں

## تسنیم انصاری گوریگاؤں

ثقافتوں کے تقدس پہ جان دیتا ہے
وہ ناسمجھ ہے مگر امتحان دیتا ہے

اسے خبر ہے کہ لفظوں پہ فیصلہ ہوگا
وہ سوچ سوچ کے اپنا بیان دیتا ہے

قیاس و وہم کی گمراہیاں ترا حصہ
میرا یقین مجھے آسمان دیتا ہے

تیری صدا لبِ گنگ و جمن سے آتی ہے
بلندیوں سے ہمالہ اذان دیتا ہے

نہ پورے ہوں گے کبھی خوابِ دشمنانِ وطن
غیور قوم کا بیٹا زبان دیتا ہے

ادب کی ساری بلاؤں کو ٹال دے یارب
مشاعرے کا مؤذن اذان دیتا ہے

○

## تعیم الدین شیخ جنجیرہ مروڈ

شربتِ دیدار پر بھی تشنگی باقی رہی
وصل کی شب بھی مری آوارگی باقی رہی

آبیاری کے لئے دے کر لہو مرہم گئے
تب کہیں جا کر تیری تابندگی باقی رہی

بے نیازی کا گلہ بلبل چمن میں کیوں کرے
باغباں کے دم سے گل کی زندگی باقی رہی

جان دے کر جانِ جاناں ہم نے جانا سرخرو ہوئے
پر رقیبوں کے سبب شرمندگی باقی رہی

کج کلاہوں کا سبق دہرا چکے ہیں رہنما
لاکھ سر پٹکے مگر پایندگی باقی رہی

ہوگئی تجھ سے منور تیرگی دنیا تیری
نطق روشن ہی رہے گر تیرگی باقی رہی

نفش کوکن

## نور جہاں سعید دلوی ناز بی اے۔ بی ایڈ

زندگی کے ساتھ کیا کیا لائے ہم
گردشِ حالات سے تنگ آئے ہم

واقعی احساس ہوتا ہے ہمیں
ماسوائے غم بھلا کیا پائے ہم

مری خودداری میرا ایمان ہے
عادتیں ایسی ہی لے کر آئے ہم

حق پرستی ہے شعار زندگی
خار کا اک بیج بو کر آئے ہم

اُف تیری دنیا خدا را کیا کریں
ہر قدم پر ٹھوکریں ہی کھائے ہم

آس جب بھی ٹوٹتی ہے ناز کی
اک دریا اشک کا چھلکائے ہم

○

## عبدالرحیم نشتر

منافقت سے رچے شہر میں کہا جاؤں
ہیں صورتوں پہ نئی صورتیں جہاں جاؤں

ادھر زمین ادھر آسمان روشن ہے
میں ایسی تیز چکاچوند میں کہاں جاؤں

دکھاؤں جوہر تلوار کسی مقابل کو
کھڑے ہوں سامنے دشمن تو درمیاں جاؤں

میں چاہتا ہوں کوئی گیت بن کے بکھر جاؤں میں
وہ چاہتے ہیں فقط صورتِ فغاں جاؤں

سمجھ لیا تھا کہ آفاق گم ہوئے مجھ میں
میں اپنے آپ سے نکلوں تو بیکراں جاؤں

# کوکن کے گیت

شرف کمالی

شادی ہو لیکن گیت نہ ہوں۔ نئی تحریک ہے۔ "گیت بند" بھی ڈر لگتا ہے۔ ایک دن اس قسم کی تحریکیں "دنیا بند" کا اعلان نہ کر ڈالیں لیکن یہ بند تو پروردگار کے قبضۂ اختیار میں ہے جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خیریت ہے، اس پر ان تخریب کارانِ عصر کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

گھر میں بیٹی کی شادی کی تیاری ہو رہی ہیں بڑی چہل پہل تھی کسی کو غزل کی محفل کا ارمان، کسی کو قوالی کی بزم آراستہ دیکھنے کا شوق، دلہن کی سکھیوں کو گیت گانے کے ارمان "بند" کی وبا کا علم شاید سبھی کو تھا، اور خصوصاً میرے متعلق یہ بدگمانی ہر دل میں تھی کہ میں یقیناً اس متعدی مرض کا شکار ہوں ڈرتے ڈرتے بیٹی کی ایک سہیلی نے گیت گانے کی اجازت چاہی میں نے کہا تہذیب کے دائرے میں رہ کر خوشی کا اظہار گناہ نہیں۔ برکھا کی پہلی پھوار پر جب بادل گھر آتے ہیں۔ موسم خنک ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے، بھینی بھینی سوندھی سوندھی خوشبو کی مہک سے فضا جھوم اٹھتی ہے تو مور ناچنے لگتا ہے۔ کوئل کوکنے لگتی ہے۔ اور پپیا بھی "پی کہاں" کا راگ الاپتا ہے۔ اسی طرح شادی میں گیت اس تقریب کا جزو لاینفک ہیں آپ، بسم اللہ کیجئے۔

لازم ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن، کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

اجازت ملنے کی دیر تھی "گیت" کوکن کے گیت شروع ہوئے۔ میرے اپنے ماحول کے مدھر گیت بر وقت بھیرویں راگ، سبحان اللہ!

چلتے چلتے پاواں دکھے رستہ ہے بارہ کوس
نکو روں اتا پیاری میں ہوں تیرے سات

کسی کے آگے یہ گیت بھینس کے آگے بین بجانے کے مصداق ہوں تو ہوں لیکن مذکورہ گیت سن کر میں اس کی معنی آفرینی پر جھوم اٹھا۔ دکنی زبان، کوکنی لہجہ، دل پذیر اندازِ بیان، فارسی کے اصول پر پاؤں کی جمع پاواں، جیسے درخت سے درختاں، بزرگ سے بزرگاں، گمراہ سے گمراہاں، دکن کے لوگ، لوگ کی جگہ لوگاں، اور پاؤں کی جمع پاواں، اسی خلوص سے کرتے ہیں۔ کس قدر خلوص مضمر ہے۔ اک اک بات میں! پھر ہندی کا لفظ دکھے رونا کے لئے مراٹھی مصدر ہے۔ "رڑنے"، مضارع ہے رڑوں، جس کا کوکنی تلفظ ہوا "رروں"، نکو، کتنی حسین بندش! ہندی، فارسی، مراٹھی اور کوکنی کی آمیزش دل موہ لیتی ہے۔ مطلب یہ کہ محبوب کا دیار دور ہے! رستہ بارہ کوس ہے) اس کے دیار تک چلتے چلتے جانے والی دلہن کے پاؤں نازک ہیں، درد ہونے لگتے ہیں سہیلی اسے سمجھا رہی ہے۔ دلاسہ دے رہی ہے کہ اے میری گل بدن سہیلی! میں تیری گلبدنی سے واقف ہوں۔ چلتے چلتے تیرے پاؤں درد ہونے لگے ہیں اس کا مجھے احساس ہے۔ بارہ کوس کی سنگلاخ مسافت تجھے طے کرنی ہے۔ لیکن تو ہمت نہ ہار حوصلے بلند رکھ آج تو کل ہماری باری ہے۔

میں تیرے ساتھ ہوں۔ مجھے بے ساختہ خمار بارہ بنکوی کا مشہور شعر یاد آیا۔

یہ وفا کی سخت راہیں   یہ تمہارے پائے نازک
نہ لو انتقام مجھ سے   میرے ساتھ ساتھ چل کے

کوکنی زبان کی بھی متعدد قسمیں ہیں۔ بھیمڑی، سلیمان والوں کی کوکنی، بمبئی کوکنی، مالونی کوکنی راجپوری کوکنی، رائے گڑھی کوکنی، گواکوکنی، بانکوٹی کوکنی، رتناگری کوکنی، آیئے رتناگری کوکنی کا ایک گیت جو اپنی جگہ واقعی فنی شہ پارہ ہے۔ دیکھتے چلیں۔ شادی کی تقریبات کے اختتام پر دلہن کے گھر دولہا لایا جاتا ہے۔ اور یہاں وہ پانچ دن گذارتا ہے۔ پھر پانچویں دن دولہے کی طرف سے لوگ دولہا دلہن دونوں کو لے جانے آتے ہیں۔ یہ لوگ "مانگاری" کہلاتے ہیں۔ پانچ دن دولہے کی سسرال ضیافت کو "پانچواں مانگ" کہتے ہیں۔ اسی دوران یہ گیت صبح کے وقت دلہن کے یہاں گایا جاتا ہے۔

گُنا بائی شیزارنی چو کومبر لو
کومبر لیالی آواز کیلو
داماد صاحباچی نیز مورلی
کومبر لیالی آواز کیلو

| |
|---|
| گنا بائی = کون بیچاری کومبر لو = مرغا شیزارن = پڑوسن شیزارنی چو = پڑوسن کا آواز کیلو = بانگ دی ہے۔ نیز = نیند نیز مورلی = نیند ٹوٹ گئی ہے |

مطلب ہے کہ کس ظالم پڑوسن نے یہ مرغا پال رکھا ہے۔ ہم نے ہمارے مرغوں کو اس لئے گھر میں نہیں رکھا کہ ان کی بانگ سے دولہے کی نیند میں خلل پڑے گا لیکن پڑوسن کے مرغے نے بانگ دی تو ہمارے داماد کی نیند ٹوٹ گئی۔ مجھے اردو کا مشہور شعر یاد آیا کہ۔

دی موذن نے اذاں وصل کی شب پچھلے پہر
ہائے، کم بخت کو کس وقت خدا یاد آیا!

ایک اور گیت گایا جاتا ہے۔

جمنا ندی بھری ہے بھرپور   اکیلی میں کیسی جاؤں
میرے بھیّا نے دیئے مجھے دور   اکیلی میں کیسی جاؤں
میری بھابی کو بھیجو میرے ساتھ   اکیلی میں کیسی جاؤں

گنگا اور جمنا ہندوستانی تہذیب کا اٹوٹ حصّہ ہیں۔ ہمارے دریا کوئنا، واشِشٹی ساوتری، جگ بڑی ہیں۔ ان کے نام لئے جا سکتے ہیں مگر ہندستانی تہذیب کی نمائندگی کا حق صدیوں سے گنگا اور جمنا ندیوں کو حاصل ہے۔ پرانی فلم کا نغمہ یاد آتا ہے۔
"کیسے جاؤں جمنا کے تیر، پاؤں پڑی زنجیر کیسے جاؤں ..... الخ"

علاقہ کوکن میں گائے جانے والے گیت میں بھی جمنا ہی کا تذکرہ ہے۔ ندی کی باڑھ اپنے پورے شباب پر ہے۔ اس سیلابی کیفیت سے سجنی کانپتی ہے لرز رہی ہے اور کہہ رہی ہے "وہ اکیلی میں کیسے جاؤں" پھر اسے خیال آتا ہے کہ اتنی دور اس کی شادی کا بندوبست اس کے بھیّا نے کیا تھا۔ انہوں نے رشتہ قبول کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ بہن اتنی دور اکیلی کیونکر جائے گی اس لئے بھیّا سے انتقام لینے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہتی ہے "میری بھابی کو بھیجو میرے ساتھ" مراد یہ کہ بھابی صرف پہنچانے کے لئے اتنی دور جائے گی تو بھابی کو سفر کی تکلیف کا احساس ہوگا۔

رخصتی کا ایک اور گیت ہے۔ لے غم آگیں ہے گانے کا انداز ایسا کہ روح لرز اٹھتی ہے۔ گیت سنتے وقت روح سنتی ہے اور روح سناتی ہے۔
برسوں کی نازوں پلی لختِ جگر جدا ہونے کی اجازت چاہتی ہے۔ جس کی ڈولی آج باپ کے گھر سے باہر نکل رہی ہے۔ کہاں نہیں جا رہا ہے مگر رک رک کر کہہ رہی ہے۔

بابا دیا جی رضا مجھے جانا ضرور
ساجن کا بنگلا ہے دور مجھے جانا ضرور

گانے والیوں کی آواز بھرائی ہوئی رہتی ہے ۔ میں نے جب بھی یہ گیت سنا سننے والوں کو روتے دیکھا اور اپنے جگر پاروں کی رخصتی پر اس کا درد محسوس کیا ہے ۔ اس ضمن میں اردو کا ایک شعر بھی سنئے ۔

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت میں ملیں گے
کیا خوب ! قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

کتنے دن سے کتنے حسین جذبات معنی آفرین کے ساتھ ان گیتوں میں پروئے گئے ہیں ۔ ان گیتوں کو کیوں بند کیا جائے ۔ یہی گیت ہے، یہی لوریاں ہیں جو زبان مادر نے ایام طفلی میں ہمیں سونے کے لیے سنائی تھیں ۔ گیت بہر کیف ہماری تہذیب کے پیغامبر ہیں ۔ ان کے بغیر زندگی بے آب و گیا صحرا کے مانند ہوگی ۔ زندگی کا لطف ان گیتوں میں ہے ۔ زندگی تو بوقلمونی کا دوسرا نام ہے ۔

چمن میں اختلاف رنگ و بو سے بات بنتی ہے
گلستاں صرف پھولوں سے گلستاں بن نہیں سکتا

گیت گانا عورتوں کا حصہ ہیں، اس شعبے پر ان کی حکمرانی ہے ۔ علاقہ کوکن کی عالم خواتین میں ڈاکٹر میمونہ دلوی نے گیتوں کی طرف ضرور توجہ فرمائی ہے ۔ کافی گیت جمع کئے ہیں اگر کسی کی طرح علم و ادب سے شغف رکھنے والی کچھ خواتین ان گیتوں پر تحقیق کریں تو یقیناً بڑا کام ہوگا ۔ میں اس موضوع پر کچھ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ نئی پود، اہل زبان، کہلوانے والے خود ساختہ علمائے اردو کے جھانسے میں نہ آئیں ہندوستانی محقق انگریزی میں انگریز سے بھی زیادہ مہارت حاصل کر سکتا ہے تو اردو میں لب کشائی کے لئے شمال یا جنوب کی قید معنی دارد ! یہ گیت اس بات پر گواہ ہیں کہ صدیاں گذر گئیں ہیں ہمیں اردو کو گلے سے لگائے ہوئے !! اردو سے محبت عاشقی ہے اور بقول حالیؔ ۔

قیس ہو کوہ کن ہو یا حالی
عاشقی کچھ کسی کی ذات نہیں

ہمارے علاقے کے لوک گیت اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ ایک عرصے سے اردو اور اس خطے کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے ۔ کوکن میں ہنڈولے کو ہُنڈلہ کہتے ہیں ۔ قدیم وقتوں میں شادیوں میں "ہنڈلہ" جھولا لازمی تھا ۔ شادی سے آٹھ روز پہلے اس رسم کی افتتاح ہوا کرتی تھی کسی سعد گھڑی میں افتتاح ہوا کرتا تھا ۔ اس افتتاحی تقریب کا ایک گیت ہے ۔

نرمال باندھوں ہنڈولہ　کروں میں سوا سیر ملیدہ
بھر دوں گی سونے روپے کی چنگیرا　اور پراڑاؤں گی ریشمی رومال
لے جاؤں در پہ صاحب ہاتھوں　لے جائیں گے مخدوم صاحب کی درگاہ

سوا سیر سے بڑھ کر بات منوں اور ٹنوں تک پہنچی ۔ پیر صاحب کو منانے کا عمدہ طریقہ تھا ۔ اب دولہا دلہن کو خوشبو کے ابٹن لگا کر نہلاتے ہے ۔ اس کے کئی گیت ہیں ۔ میں پرانے گیتوں کے حوالے دے رہا ہوں ۔

آنگو لگائی خوشبو　تو کیا خوب آتی باس

ایک گیت ہے ۔

کیا بولوں بیٹی تیری تقدیر کھلی
اماں مجھے رہنے دو آج کی گھڑی
لمبے لمبے کانوں میں ایرنگا سا ہے
کیا بولوں بیٹی تیری تقدیر کھلی

مجھے یہاں لمبے لمبے کانوں پر ذرا اعتراض ہے ۔ لمبے کان گدھے کے ہوتے ہیں یہاں پھول جیسے کانوں میں دیا' تیرے حسین کانوں میں کہا جائے تو عیب نکل جائے اس گیت میں وداع ہونے والی بیٹی کو مغموم ماں سمجھا رہی ہے کہ بیٹی تیری تقدیر جاگ اٹھی ہے ۔ بیٹی کہتی ہے امی ! وداعی آج کی گھڑی رہنے دو ۔ ماں سمجھاتی ہے

تمہرے لئے زیورات بنوائے ہیں تیرے حسین کانوں کیلئے ایرنگ ( EAR - RING ) ماں کے جذبات کی ترجمانی کے لئے اپنا شعر نذر کروں ۔

جانے والے وہ نظر آتے ہیں آثارِ سحر
لیکن اس گھر کے تیرے ساتھ اُجالے بھی گئے

ایک گیت پرانے وقتوں کا ہے ۔ سینہ بہ سینہ چلی آئی ہوئی اس دولت کو نئی پود فراموش کر چکی ہے ۔ اسی لئے کہ اس کے جاننے والے خال خال ملیں گے ۔

| | |
|---|---|
| اللہ اللہ وہ تو صاحب مولیٰ | دین و دنیا کا پالن والا |
| مائی چیا پوٹی جنما ایلو رے | دنیات ایئون گناہ کیلون |
| باپا سون ماتھیا ور گیلی | گناہ بھی موپ منزور گھرلی |
| کالی یس ساگون تھالا یا گوشٹی | |
| اللہ نبی ایک جاگہ بیٹھیل! | اک جاگے بیٹھون مصلی کرتیلی |
| اُمتی چا نیوار کرتیلی | کالی ہیں ساگون تھالا یا گوشٹی |

یہ گیت خواتین نے میلاد خوانوں سے اخذ کیا ہے معلوم نہیں ان کا شاعر کون ہے ۔ لیکن مولوی محمد اسماعیل کوکنی کی مرتبہ مولود نامہ میں یہ درج ہے ۔ اس لئے اندازہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں کچھ ادب نواز خواتین ضرور تھیں ۔

اب افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ گیتوں میں ہماری ترقی کو ترقیٔ معکوس کہنا زیادہ مناسب ہے ۔ کہیں کہیں تو بے جھجک ، بے دھڑک فلمی گیت گائے جا رہے ہیں ۔ مگن میں ناچوں گی ۔ راجا کی آئے گی برات ، ، یا پھر تیرے انگنے میں ہمارا کیا کام ہے ۔ ! ، ،

نقشِ کوکن ✱

آپ کے حلقہ کی کوئی خبر ، رپورٹ ، کامیابی ، رحلت یا اپنی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے ۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں بلکہ آپ ہی خبر لکھ کر سپرد ڈاک کریں یا ہم تک پہنچا دیں ۔

مدیر

" ہندوستانی عورت " کا بقیہ
صفحہ ۲۳ سے آگے

حقوق کے مطالبے کو تسلیم کیا گیا ۔ اسی وعدے کو آزادی کے بعد کانگریس نے پورا کیا ۔ آزادی کے بعد عورتوں نے نہ صرف ووٹ دینے کا حق حاصل کیا بلکہ کئی خواتین امیدوار کی حیثیت سے سیاسی معرکوں کو کود پڑیں آزادی کے فوراً بعد والے دور کی لیڈر خواتین وہ تجربہ کار سیاسی شعور کی اہل خواتین تھیں جنہوں نے عملی طور پر جنگِ آزادی کی جدوجہد میں حصّہ لیا تھا ۔ ان میں سے کئی خواتین پارلیمنٹ کی اراکین بن گئیں ۔ شریمتی اندرا گاندھی کا نام سرِ فہرست ہے ۔ عورتیں آزادی کے بعد مرکزی وزیروں کے عہدے پر کل بھی فائز تھیں ۔ اور آج بھی ہیں ۔ پڑھی لکھی خواتین اسٹینڈنگ اور ایڈ ہاک کمیٹیوں کی اراکین ہیں ۔ آج عورتیں ریاستوں کی گورنر ، وزیر اعلیٰ ، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر بھی ہیں ۔

غیر سیاسی تنظیموں میں " کل ہند خواتین کانفرنس " ، " نیشنل کونسل آف ویمن ان انڈیا " " بھارتیہ گرامین مہیلا سنگھ " ، اور نیشنل فیڈریشن آف انڈین ویمن بڑے پیمانے پر ملک میں عورتوں کی تعلیمی ، سماجی اور سیاسی بہبود کے لئے کوشاں ہیں ۔ آج تعلیم یافتہ خواتین مختلف پیشوں میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں بیسویں صدی نے ہندوستانی خواتین کے ہاتھوں میں قلم کے علاوہ پستول ، آلات سرجری ، ہوائی جہاز اور عنانِ حکومت بھی دے دیئے ہیں ۔ آج کوئی میدان ایسا نہیں جہاں عورتوں کے نقش قدم نہ ملیں ۔ سماج ، رواج اور روایات کے شکنجوں سے آزاد ہندوستانی عورت آج اپنی شخصیت میں ایک کائنات بن گئی ہے ۔ ...

# "ضمیر ملامت کرتا ہے"

عزیز احمد بخاری، کراچی پاکستان

یہ سنہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے! مشتاق اور اشتیاق دو بھائی تھے۔ مشتاق لااُبالی سا نوجوان فیشن کا دلدادہ تھا۔ اور اپنے حلقے میں پرنس کے نام سے مشہور تھا۔ اشتیاق نمازی پرہیزگار انسان تھے۔ جو اپنے والد کے نقشِ قدم پر چل رہے تھے۔ ان کے والد اشفاق صاحب کا یو پی کے علاوہ دوبئی میں بھی ہوٹلز کا بہت بڑا کاروبار تھا۔ دولت کی فراوانی تھی۔ اشتیاق کی شادی پہلے ہو چکی تھی۔ مگر مشتاق شادی کے بندھنوں سے بھاگتا رہا۔ آخر اشفاق صاحب نے اپنے جائیداد کے بٹوارے کے اعلان کے ساتھ ہی مشتاق کے لئے یہ شرط رکھی کہ یہ جائیداد تمہیں اس وقت مل سکتی ہے جب تم شادی کر دو گے! آخر مشتاق کو دولت کے سامنے جھکنا پڑا۔ کیونکہ دولت ہی اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ مشتاق نے جس خاتون سے شادی کی وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ فیشن کی دلدادہ بھی تھی۔ حسنہ بیگم جو مشتاق کی شریکِ حیات تھی بڑی ہوشیار خاتون تھی۔ آتے ہی اس نے مشتاق کی جائیداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر مشتاق بھی ماڈرن سوسائٹی کی عورتوں سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے اپنی جائیداد کا صرف کچھ حصہ حسنہ بیگم کے حوالے کر دیا بعض اوقات والدین اپنے بگڑے ہوئے بچوں کی شادی کرتے وقت یہ سوچتے ہیں کہ شاید شادی کے بعد بچوں میں سدھار آ جائے۔ مگر اس فیشن کے دلدادہ لوگوں کو تو کوئی معجزہ ہی ان کی زندگی تبدیل کروا سکتا تھا۔ جب حسنہ بیگم کے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو مشتاق کی خوشی کی انتہا نہ رہی اس نے شہر کے بڑے ہوٹل میں اپنے دوستوں کو مئے نوشی کی دعوت دی۔ یہ محفل رات گئے تک جاری رہی صبح کی کرنیں پھوٹنے سے پہلے مشتاق تھکن سے چور اپنی کار کو فراٹے مارتے ہوئے گھر کی طرف روانہ ہو رہا تھا کہ اچانک شاہراہ پر ایک اخبار فروش بچہ جس کی عمر ۱۰ سال تھی اپنی سائیکل پر سوار سڑک پار کر رہا تھا کہ مشتاق کی کار اس کو روندتی ہوئی گزر گئی۔ اس بچے کی چیخ نے مشتاق کا نشہ توڑ دیا تھا۔ مگر مشتاق نے اپنی کار نہیں روکی۔ اسی گھبراہٹ میں وہ اپنے گھر پہنچا۔ اور اس واقعے کا کسی سے ذکر نہیں کیا۔ دوسرے دن اس کی نظر اخبار میں اس حادثے کی تفصیل پر پڑی۔ وہ بچہ جس کا نام یونس تھا اپنی دونوں ٹانگیں ضائع کر چکا تھا۔

اس دن سے مشتاق اُداس رہنے لگا اور اس نے عہد کیا کہ آئندہ شراب کو ہاتھ نہیں لگائے گا اُس کا ضمیر اسے ہمیشہ ملامت کرتا تھا۔ دن گزرتے گئے۔ شاید یونس اخبار فروش کی آہ مشتاق کو لگی تھی اس کے کاروبار میں تنزلی شروع ہو گئی۔ اور وہ کوٹھی سے جھونپڑی میں آ گئے۔ مشتاق میرا بچپن کا دوست تھا اور کالج کے زمانے میں وہ میری مالی اعانت بھی کرتا تھا۔ میں نے اس کے جھونپڑی کے سفر میں بھی اس کا ساتھ دیا اُس سے کئی بار اداس رہنے کی وجہ پوچھی مگر وہ ٹالتا رہا۔ قدرت کا بھی انتقام بڑا عجب ہے! ٹھیک سترہ سال بعد مشتاق کا لڑکا عامر گرمیوں کے موسم میں پتنگ بازی کے

جنونی شوق میں پتنگ اڑا رہا تھا اپنے مکان
کی چھت سے وہ فرش پر گرا اس کی دونوں ٹانگیں
ضائع ہو گئیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی میں
بھی ہسپتال پہنچا تو مشتاق مجھ سے لپٹ کر رونے
لگا اور کہنے لگا کہ میں قاتل ہوں میں قاتل
ہوں۔ میں نے مشتاق کو دلاسہ دیا اس نے
مجھے پوری کہانی سنائی مجھ سے کہنے لگا میرا
ضمیر ملامت کرتا تھا مگر میں جیل کی آہنی
سلاخوں کے پیچھے نہیں جانا چاہتا تھا۔
میں نے مشتاق سے کہا کاش تم یونس کے
والدین سے معافی مانگتے اور یونس کا علاج
اور اس کی مالی امداد کرتے اس وقت تم صاحب
حیثیت بھی تھے۔ تو آج یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا
اگر انسان کا ضمیر کسی بھی بات پر ملامت کرے
تو انسان کو چاہیے کہ فوراً ضمیر کی آواز پر لبیک
کرے۔
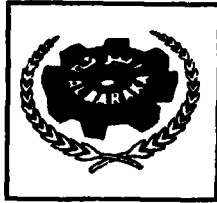
# سہ ماہی مجلہ "ترسیل" بمبئی

## تبصرہ نگار:......... ساقی نوڑیلوی

سہ ماہی "ترسیل" بمبئی کا دوسرا شمارہ بڑی آب و تاب سے نکلا ہے۔اس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر یونس اگاسکر ہیں جبکہ معاونین میں جناب شرف کمالی اور جناب انجم عباسی شامل ہیں۔ ساحر صاحب نے کوکن کے ادباء اور شعرا کی تخلیقات کو کتابی شکل دے کر جو لائق تحسین خدمت انجام دی ہے وہ کوکن کی تاریخ کا ایک روشن اور خوبصورت باب ہے۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے پرچم تلے شائع ہونے والی تقریباً تیس کتابیں بلاشبہ ساحر صاحب کا ایک کارنامہ ہے۔ جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ "ترسیل" علاقائی حد بندی سے پرے کی چیز ہے اور اردو کی مخلوص خدمت کا ایک نمونہ ہے۔ ترسیل کے دو شمارے اب تک منظرِ عام پر آ گئے ہیں۔ دونوں شماروں میں ادب کی نمائندہ شخصیتوں کا بھرپور تعارف پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ شمارے کے فنکار ہیں سلام بن رزاق۔ سلام کے تعلق سے قابل ذکر مواد رسالے کی زینت ہے۔ افسانہ آندھی میں چراغ سلام کی فکر بلیغ کا مظہر ہے۔ سلام کے افسانے ننجوکا، اور ایک خیالی کہانی، نیز جناب وارث علوی اور ڈاکٹر یونس اگاسکر کے تجزیے خوب ہیں۔ ننگی دوپہر کا سپاہی اور معبر" کے مختلف افسانوں کے تعلق سے ادب کی قد آور شخصیتوں کی آراء نے رسالے کو وقار بخشا ہے۔ اپنے فن کے بارے میں سلام کی تحریر بھی خاصے کی چیز ہے کہیں کسرِ نفسی جھلکتی ہے تو کہیں تعلّی سر ابھارتی ہے۔ نثری حصے کے دوسرے مضامین ڈولی اور پینتیس (یوسف ناظم) دیواروں کے بیچ، ناول یا سوانح حیات (مشتاق مومن) کوکن کے گیت (شرف کمالی) نئی الف لیلہٰ (مومن محی الدین) ڈھلتی شام (انجم عباسی) بھی پسند آئے۔ شعری حصہ بھی کافی وزنی ہے خصوصاً عارف صاحب، ساحر صاحب، جناب قاضی فراز احمد جناب شبیر احمد قرار، جناب سیفی سرونجی کی غزلیں اور جناب عبداللہ کمال کی نظم دکا بوس شب سے مبارزت بھرپور تاثر کی حامل ہیں۔ جناب علی میاں مقدم صاحب کے تعلق سے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بڑا عبرت انگیز ہے اور حقیقت پر مبنی ہے۔ ساحر صاحب، ڈاکٹر یونس اگاسکر اور ان کے معاونین مبارکباد کے مستحق ہیں مجلّہ اس مجوزہ راہ پر گامزن رہا تو اس کے عروج و استقامت کے گہرے امکانات ہیں۔

---

**سہ ماہی "ترسیل" مجلہ بمبئی**

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر یونس اگاسکر

معاون مدیران:۔ شرف کمالی اور انجم عباسی

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

بی ۲۱ ر بندوق والا بلڈنگ جیل روڈ ڈونگری بمبئی ۹

ناشر و ناظم: ساحر شیوی (کینیا)

---

## پنویل کے صدر بلدیہ

پنویل میونسپل کونسل کے صدر جناب محمد سعید مُلّا کے استعفیٰ کے بعد جو چناؤ عمل میں آیا اس میں کانگریس کے شری دوارکا ناتھ بھگت منتخب ہوئے ان کے حریف امیدوار کرشنا بائی مہاترے (شیوسینا) ہار گئیں۔ مہاترے کو ۱۰ ووٹ ملے جبکہ بھگت کے حصہ میں ۲۳ ووٹ آئے۔

## آل انڈیا مسلم مراٹھی ساہتیہ سمّیلن ۵ اور ۶ فروری کو

رتناگری میں ۲۵ اور ۲۶ دسمبر ۹۳ء کو آل انڈیا مسلم مراٹھی تیسرا ساہتیہ سمیلن منعقد ہونا طے پایا تھا۔ اب یہ سمیلن ۵ اور ۶ فروری کو ہوگا۔ عثمان آباد اور لاتور ضلع میں آئے ہوئے زلزلے کی وجہ سے یہ تبدیلی کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ان دنوں میں کوکن مرکنٹائیل بنک کے الیکشن بھی ہیں جس کی وجہ سے ساہتیہ سمیلن کے کامیاب ہونے میں دشواری ہو گئی۔ اس سمیلن کی کامیابی کے لئے رتناگری برانچ کے صدر شرف مقدم، پروفیسر جی آئی آوٹے، آکاش گنگا کے مدیر الناصر قاضی، تاج الدین ہوڑیکر، جعفر گوٹھےکر بڑی محنت کر رہے ہیں۔

مہاراشٹر کے مختلف اضلاع سے مراٹھی ادب کے تقریباً ۱۰۰ مسلم شاعر اور ادیب اس میں شرکت کریں گے جن میں پروفیسر عبدالعزیز نداف (شولاپور) پروفیسر فخرالدین بنور (شولاپور) پروفیسر یونس اگاسکر (بمبئی) ڈاکٹر یو ایم پٹھان (اورنگ آباد) انیس چشتی (پونہ) محمد اللہ بخش شیخ، یونس تامبولی، محمد شفیع انصاری (دھولیہ) شیخ عبدالواحد (میرج)، ڈاکٹر نسیمہ پٹھان، سلیم شیخ (بیلگام) بشیر احمد باغبان (ستارہ)، جناب خالد آگاسکر (بمبئی) شبیر قاضی (کولہاپور) پروفیسر تسنیم پٹیل (ناندیڑ) سلمان ماہمی (تھانہ) سراج مجاور (کولہاپور) ایچ۔ بی۔ تامبولی (سنگمنیر) امن تامبولی (ستارہ)، اقبال مقادم (داپولی)، کوثر مبارک شیخ (شولاپور)، ڈاکٹر اقبال متے (پنویل) اور غیر مسلم ادیبوں میں شاعر نارائن سروے، سمیتا راجواڑے، مدھو منگیش کرنک، پروفیسر شالنی مینن، پروفیسر پرمود کوکاٹے وغیرہ شرکت کریں گے۔

## سید بہادر علی یاسین علی کو اعزاز

رئیس ہائی اسکول، بھیونڈی کے ہر دلعزیز ٹیچر سید بہادر علی یٰسین علی عرف بی والے سید (مقیم کلیان) کو مہاراشٹر سرکار کی جانب سے کلیان تعلقہ پنچایت سمیتی روزگار حامی یوجنا کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی مہاراشٹر پردیش قومی تنظیم کے رکن کی حیثیت سے بھی آپ نامزدگی عمل میں آئی ہے موصوف مشرقی تھانہ ضلع ثانوی مدرسین کی تنظیم کے صدر رہ چکے ہیں۔

## جناب ناصر مُلّا کو مبارکباد

پڈگھا پور لی کے مخیر و معزز ہستی جناب ناصر عبدالغنی ملا کو رئیس ہائی اسکول، پڈگھا کی اسکول کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا ہے امید ہے آپ کی فعال شخصیت اور پر خلوص رہنمائی میں اسکول دوبارہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ ہم موصوف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (ساغر ملک)

نقش کوکن خرید کر پڑھئے

## اُرن میں نئے شپینگ کنٹرنیرس کامپلیکس کی تعمیر

نئی بمبئی میں جواہر لال نہرو پورٹ کے قریب شپنگ کنٹرنیرس کو اسٹور کرنے کے لئے ایک نیا ویر ہاؤسنگ کامپلیکس تعمیر کیا جارہا ہے۔ یہ پروجیکٹ اُرن میں بنایا جارہا ہے۔ ۲۰۔۲ لاکھ مربع میٹر رقبہ زمین پر تعمیر کئے جانے والے اس پروجیکٹ پر ۳۵ر۱۳ کروڑ روپئے صرف ہوں گے۔

اس پروجیکٹ کو قائم کرنے کا ٹھیکہ گرین لینڈ ویر ہاؤسنگ لیمیٹڈ نے لیا ہے۔ بمبئی کی اس ممتاز فرم کے سربراہ دلیپ سنگھ ہیں جو کہ راشٹریہ کیمیلز اینڈ فرٹیلائزرس کے منیجنگ ڈائرکٹر اور چیرمین ہیں۔

## داؐبھول پاور پلانٹ کو حکومت کی منظوری

۷ر دسمبر کو ریاستی کابینہ نے پاور پلانٹ کی منظوری دے دی ہے جو کہ رتنا گری ضلع میں انجنول گاؤں میں داؐبھول پاور کمپنی کے نام سے تیار ہوگا۔ اس کا اعلان وزیر اعلیٰ شرد پوار نے پریس کانفرنس میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ امریکی کمپنی پاور پلانٹ کا کام جون، جولائی ۱۹۹۴ء سے شروع کرے گی۔ اور اپریل ۱۹۹۷ء میں پلانٹ کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا جائے گا۔ ریاستی بجلی بورڈ کو اس کمپنی سے بجلی کی خریداری کے لئے معاہدہ کرنے کو کہا گیا ہے۔

پلانٹ مکمل ہونے پر ۲،۱۵ میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جس پر ۹.۵۳ کروڑ روپئے کی لاگت کا اندازہ ہے۔ ریاستی بجلی بورڈ ۲ر روپئے ۴۰ پیسے فی یونٹ کے حساب سے بجلی خریدے گی اس پلانٹ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ چھوٹی بندرگاہ، ہوائی پٹی اور سڑک تعمیر کی جائے گی۔ مرکزی حکومت نے بھی اس پاور پلانٹ کو منظوری دی ہے۔

## ڈاکٹر ایم اے عزیز بمبئی یونیورسٹی سینٹ کے رکن منتخب

آل انڈیا خلافت کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور کالج آف ایجوکیشن خلافت ہاؤس کے جناب ایم اے عزیز کو بمبئی یونیورسٹی کے سینٹ کا رکن منتخب کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عزیز اسی عہدہ پر تین سال تک کام کریں گے انہیں شعبۂ طب (فیکلٹی آف میڈیسن) کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

## ڈاکٹر فیض کھوت کی کامیابی

ڈاکٹر ایم بی کھوت (پرکپی خیروی) کے فرزند فیض متوطن خیرہ خورد تعلقہ روہا ضلع رائے گڈھ پونہ میڈیکل کالج سے امسال B.U.M.S. بی یو ایم ایس میں کامیابی حاصل کی اور راجپوری تعلقہ جنجیرہ میں مروڈ میں اپنا کلنک بھی شروع کیا ہے۔

(نامہ نگار محمد کامل سیقولے: بحرین)

## پھل اور سبزیوں سے علاج

**پپیتہ**۔ پپیتہ ایک میٹھا پھل ہی نہیں بلکہ علاج میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے کھانے سے ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے اس سے گردہ کی اور ذیابطیس کی بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ بواسیر کی شکایت والے بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں

**کیلا**۔ کیلے کی سبزی کیرالا کے لوگوں میں مقبول ہے۔ کچا کیلا کھانے سے دست آنا بند ہو جاتے ہیں۔ کیلے میں وٹامن اے بی سی زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ کیلا وزن کو بھی بڑھاتا ہے۔

**کریلا**۔ ذائقہ میں کڑوا ضرور ہے اس کا رس پینے سے ذیابطیس کے انجکشن سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

**ٹماٹر**۔ ٹماٹر میں پانی، کاربو ہائیڈریٹ پروٹین، چربی اور لوہا شامل ہوتا ہے۔ ٹماٹر کو کچا کھانے سے خون بڑھتا ہے۔ چہرے پر رونق آتی ہے۔ اسے کسی بھی سبزی میں ملا کر کھایا جاسکتا ہے۔

**مولی**۔ مولی کچی کھائیں یا پکا کر دونوں صورتوں میں مفید ہے۔ اس سے پیٹ کا درد دور ہوتا ہے۔ خون بڑھانے میں مفید ہے۔ پیلیا بیماری میں بھی مفید ہے

## جماعت المسلمین مینارہ مسجد محلہ گوول کوٹ تعلقہ چپلون کے حالیہ انتخاب کے بعد جو مجلس انتظامیہ عمل میں آئی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

جناب عبدالرزاق محمد علی گوٹھے۔ صدر جماعت
" اسماعیل عمر میٹر نائب صدر
" عمر فقیر محمد مقدم سکریٹری

جناب اجمل فضل الدین پٹیل — نائب سکریٹری
" شبیر حسن خطیب — خزانچی
" محمد شریف زین الدین سُروے — ممبران
" داؤد ضیاء الدین ناخدا "
" محمد شمس الدین خطیب "
" عباس عثمان مہالدار "
" عبداللہ یونس کھتالے "
" عبدالغنی قمرالدین سُروے "

ہم ان حضرات کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مدیر

## راجے واڑی میں بال واڑی کا قیام

تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ کے اس دیہات میں ۳ تا ۵ سال کے بچوں کی تعلیمی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس گاؤں کے سماجی ورکر جناب ایم اے بھونبل صاحب کی کوششوں سے ضلع پریشد کی جانب سے بال واڑی شروع ہوئی ہے۔ اس اسکول میں اسی گاؤں کی ایک معذور لڑکی جس کی تعلیم دسویں تک ہو چکی ہے اس کے تقرر کے لئے ضلع پریشد نے منظوری دی ہے۔

(قیوم اے شیکاسن)

## ضلع رائے گڑھ کے آدرش شکشک

امسال ضلع پریشد رائے گڑھ نے جن اساتذہ کو (مثالی مدرسین) آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا ہے ان میں اردو کے دو اساتذہ ہیں۔

(۱) سیف اللہ فرفرے
اردو اسکول بورلی تعلقہ مروڈ
(۲) جناب اسماعیل خان دیشمکھ
اردو اسکول لونر تورڈیل تعلقہ مہاڈ

## لاٹون میں جلسہ تقسیم انعامات

۱۷ اکتوبر ۹۳ء کو طلبہ کے سرپرست اور نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے اساتذہ کا مشترکہ جلسہ زیر صدارت جناب عثمان فقیر محمد کھلطے (نائب صدر اسکول کمیٹی) انعقاد پذیر ہوا جس میں صدر مدرس جناب قریشی قمر اعظم صاحب نے سرپرست حضرات کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور اسکول کی کارگردگی پر روشنی ڈالی اس کے بعد ایس ایس سی میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو انعامات دئے گئے۔

تعلیمی سال ۹۴-۱۹۹۳ء میں صدر مدرس اور دیگر اساتذہ کی تعلیمی خدمات پر سرپرستوں نے اظہار اطمینان کیا۔ جماعت پنجم تا دہم کے طلباء کے لئے پندرہ سے زائد انعامات کا اعلان کیا گیا اور تحریری، تقریری اور ذہنی آزمائش کے لئے مقابلوں کے انعقاد کی تلقین کی گئی۔

پہلی بار نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مقابلوں میں شمولیت کے لئے سرپرستوں نے مسرت کا اظہار فرمایا آخر میں صدر مدرس نے اسکول کمیٹی اور اپنے ساتھی اساتذہ کی جانب سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

## فاروق ہائی اسکول کی سلور جوبلی

دی بمبئی مینمنز ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام ہماری فاروق ہائی اسکول برائے طلبہ وطالبات نے امسال اپنی کارگزاری کے ۲۵ پچیس سال مکمل کرتے ہیں چنانچہ اسکول مینجمنٹ کے زیر اہتمام اس کی سلور جوبلی منانے کی تیاریاں زوروں پر جاری ہیں۔

## کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کا تاسیسی جلسہ

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کا تاسیسی جلسہ ۲۹ نومبر بروز پیر مور بے کے ایس ایس ہائی اسکول گراؤنڈ پر منعقد ہوا، کوکن کے تعلیمی مسائل کو دور کرنے نیز تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے عظیم مقاصد کے پیش نظر قائم اس تنظیم میں مشہور سماجی کارکن علی ایم شمسی صاحب کی قیادت میں کوکن بالخصوص ضلع رائے گڑھ کے اساتذہ و فعال نوجوان شامل ہیں۔ جلسے کا آغاز محمد آصف اسماعیل خان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جبکہ جامعہ اشرفیہ کے طلباء نے حمد، نعت پاک و استقبالیہ نغمے سے جلسہ گاہ کو معطر کر دیا۔ مہمان کا استقبال سعید جلگاؤنکر نے کیا اور تعارف شکیل گڑھونے پیش کیا یونٹ کے سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنسے نے یونٹ کے اغراض و مقاصد بیان کئے خاص طور پر اردو اسکول اور کالج کے تعلیمی مسائل، کوکن اسپلائنٹ ایکسچینج، اساتذہ و سرپرستوں کے درمیان رابطہ نیز ایجوکیشنل گائیڈنس سنٹر کے قیام کی وضاحت کی۔ یونٹ کا افتتاح شعبہ اردو ممبئی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر یونس اگاسکر نے کیا نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سرگرم رکن جناب مبارک کاپڑی نے اراکین یونٹ سے

ہم حوصلے کو سراہتے ہوئے کہا کہ نقش کوکن آپ کی سرپرستی کے لئے اور ٹیلنٹ فورم آپ کی رہنمائی کے لئے ہمہ وقت حاضر ہے شرط یہ ہے کہ آپ ہمت نہ ہاریں۔" بزرگ رہنما جناب ایچ بی مقدم نے کوکن کی تعلیمی حالت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "علم کی روشنی گاؤں گاؤں پھیلی ہے گو کہ تعلیمی معیار پست ہے لیکن یہ اندھیرا بھی دور ہو جائے گا اگر یونٹ کے باہمت نوجوان کوشش کریں۔"
مہمان خصوصی مدیر اعلیٰ نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اپنے اتقاء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا کہ افریقہ میں رہنے والے مسلمانوں کے معاشی استحکام نے موربہ کو خوب سے خوب تر بنا دیا ہے یہاں سے شروع ہونے والا یہ کام یقیناً پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ یونٹ کے اراکین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صرف تعلیم ہی نہیں موجودہ زمانے کو تربیت اسلامی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ اس پرآشوب دور میں قرآن ہی ہماری سچی رہنمائی کر سکتا ہے"
صدر جلسہ علی ایم شمسی چیرمین کوکن مرکنٹائیل بینک جو اس یونٹ کے بھی صدر ہیں، نے اپنے صدارتی خطبے میں مادر وطن موربہ کو سلام کرتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ گواہ ہے کہ ہر زمانے میں موربہ کو علمی و سماجی اعتبار سے مرکزیت حاصل رہی ہے۔ آج اس سرزمین سے یونٹ اپنے نیک کاموں کا آغاز کر رہا ہے یہی اس کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے

## موربہ میں دینی درسگاہ

۲۹ر نومبر ۱۹۹۳ء بروز پیر کی صبح ساڑھے نو بجے موضع موربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں بچوں کے لئے ایک دینی درسگاہ کی عمارت کا سنگ بنیاد بدست الحاج حسین ابن المرحوم محمد اسحاق دھنشے کے ہاتھوں رکھا گیا۔ مدرسہ کا نام مدرسہ حلیمہ للبنات رکھا گیا ہے۔ اس مدرسہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پرائمری نیز سکنڈری تعلیم بھی ہوگی۔ نیز لڑکیوں کے مناسب ٹیکنیکل شعبہ بھی انشاء اللہ قائم کیا جائے گا اہل خیر حضرات سے مدرسہ کی تعمیر کی طرف توجہ کی درخواست ہے۔
سنگ بنیاد رکھنے کے لئے موربہ بستی کے لوگ نیز موربہ کے اطراف واکناف کی بستیوں سے بھی لوگ کثیر تعداد میں آئے تھے

از:
**محمد علی یونس ہرنیکر**
صدر کمیٹی مدرسہ حلیمہ للبنات موربہ

## پروفیسر گوریکر کو امتیاز میر ایوارڈ

سینٹ زیویرس کالج بمبئی کے اردو فارسی و اسلامیات کے استاد اور معاون ڈائرکٹر ہراس انسٹی ٹیوٹ آف انڈین ہسٹری اینڈ کلچر نیز اعزازی ڈائرکٹر اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (بمبئی)، ڈاکٹر نظام الدین گوریکر کو آل انڈیا میر اکادمی لکھنؤ نے اپنی سلور جوبلی کے موقعہ پر امتیاز میر کی توصیفی سند دے کر ان کی اردو خدمات کا اعتراف کیا ہے پروفیسر گوریکر صاحب کی درس و تدریس کا یہ پچاسواں سال ہے اور آج بھی گوریکر صاحب اعزازی طور پر اپنی خدمات کالج اور انسٹی ٹیوٹ میں بحیثیت پروفیسر اور ڈائرکٹر انجام دے رہے ہیں۔
پروفیسر گوریکر صاحب کو صدر جمہوریہ ہند نے ۱۹۸۵ء میں توصیفی سند مع سالانہ وظیفہ، مستقلی و شواودیا پیٹھ نے ۱۹۸۴ء میں مہاماہو پادھیا کل ہند اساتذہ فارسی جامعات ہند کی انجمن نے ۱۹۸۴ء میں اسناد ممتاز اور کلیان بلدیہ نے اپنی ۱۲۵ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ۱۹۷۹ء میں کلیان بھوشن جیسے اعزاز سے ان کو اردو فارسی اسلامیات اور دیگر مشرقی علوم کے تعلق سے نوازا ہے۔
گوریکر صاحب نے کئی کتابیں تالیف کی ہیں جن میں اردو مراٹھی شبدکوش کمپینیر آف اردو لٹریچر اینڈ وایران ریلیشنز طوطیانِ ہند، مہاراشٹر میں اردو کا مقام قابل قدر ہیں آپ اردو انسٹی ٹیوٹ کے ترجمان نوائے ادب کے مدیر ہیں اور وقتاً فوقتاً سیمیناروں میں نہ صرف شرکت کرتے ہیں کئی شعبوں کی صدارت بھی فرمائی ہے۔
ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور تعلیمی و سماجی اداروں سے وابستہ ہیں

اور پاکستان سے منسلق اردو ہائی اسکول اور ایجوکیشنل اپلفٹ کمیٹی کے بانی ہیں۔

## کیا رضاکارانہ اسپتالوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

قاہرہ (فانا) مصر کے مفتی اعظم ڈاکٹر سید طنطاوی نے کہا کہ زکوٰۃ کی رقم ایسے اسپتالوں کو دی جاسکتی ہے جہاں مفت علاج کی سہولت حاصل ہے۔ ڈاکٹر طنطاوی قاہرہ میں نئے تعمیر کردہ کینسر اسپتال کی افتتاحی تقریب کے موقع پر بول رہے تھے۔ دوران تقریر اسپتال کے بورڈ آف ڈائریکٹرس کے چیئرمین ڈاکٹر محمد نبیل البلغنی نے عطیات کے ضمن میں یہ سوال پوچھا تھا۔

## آسٹریلیا میں ۶۰ مساجد اور تین لاکھ مسلمان

آسٹریلیا میں اسلامی تنظیموں کی مشترکہ کونسل کی طرف سے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق اس وسیع وعریض جزیرے (آسٹریلیا) میں ۶۰ مساجد ہیں اور مسلمانوں کی آبادی تین لاکھ سے اوپر ہے رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا میں آباد مسلمانوں کا تعلق ۶۳ مختلف قومیتوں سے ہے اور زیادہ تر مسلمان میلبورن، سڈنی اور نیو ساؤتھ ویلز میں رہتے ہیں۔ اسی طرح ملک کے مختلف حصوں میں ۷۰ اسلامی کونسلیں مسلم فرقے کے امور ومسائل کی دیکھ بھال اور اسلام کی تبلیغ کے لئے کام کر رہی ہیں۔ (فانا)

## علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخ پر دستاویزی فلم

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک سابق طالب علم اشتیاق محمد خان نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخ اور کارناموں پر ایک دستاویزی فلم بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اے ایم یو دی انٹرنیشنل کے عنوان سے بننے والی یہ فلم چھ گھنٹے کی ہوگی نیز اس میں ۱۲ قسطیں ہوں گی اور یہ ۱۹۹۵ میں نمائش کے لئے پیش کردی جائے گی۔ انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک الیکٹرانک میڈیا سنٹر قائم کرنے اور ویڈیو میگزین شروع کرنے کا منصوبہ بھی بنایا ہے مسٹر خان متعدد فیچر فلموں اور ٹی وی سیریلوں میں کریکٹر رول ادا کرچکے ہیں۔ (فانا)

## ہندوستانی حجاج کو اپنے رشتہ داروں کے یہاں قیام کی سہولت

جدہ (فانا) یہاں واقع ہندوستانی قونصل خانہ کے ایک اطلاع نامہ کے بموجب آئندہ موسم حج کے دوران ہندوستانی حجاج کرام کو مکہ، مدینہ اور جدہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے یہاں قیام کرنے کی سہولت دی جائے گی۔

قونصل خانہ کے نوٹیفکشن کے مطابق اب ہندوستانی زائرین مذکورہ تین شہروں میں اپنے قریب ترین رشتہ دار یعنی شوہر بیوی، باپ، ماں، بھائی، بہن یا بیٹا یا بیٹی کے یہاں قیام کرسکتے ہیں۔ اب خواہشمند حاجی من حج کو ریزرو ڈور پالیسی اسکیم سے مستثنیٰ کردیا جائے گا بشرطیکہ ان کے رشتہ دار انہیں اپنے یہاں قیام کی سہولت دینے کی غرض سے جدہ کے قونصل خانہ میں درخواست دیں۔ توقع ہے کہ پالیسی کی اس سہولت سے بیسیوں ہندوستانی حجاج کرام کو اپنا قیمتی زرمبادلہ بچانے میں مدد ملے گی۔

## ذہین نادار طلبہ کی ہمت افزائی

جدہ میں نوجوان کی ایک تنظیم ہے جو یہ چاہتی ہے کہ ہمارے مدارس میں جو ذہین بچے ہیں لیکن غربت کی وجہ تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ ان کی مدد کی جائے تاکہ وہ اپنی اعلیٰ تعلیم سے سرفراز ہوں کوکن میں اردو ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین سے درخواست ہے کہ دسویں جماعت میں جو ذہین مگر نادار طلبہ ہوں ان کے نام، رزلٹ درخواست کے ساتھ جناب محمد علی مقدم سے رجوع کریں۔ صدر مدرس ہی بچوں کا انتخاب فرمائیں۔

پتہ ذیل میں درج ہے

محمد علی مقدم کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی
پوسٹ بکس نمبر ۳۷۱۱
جدہ نمبر ۲۱۴۸۱
سعودی عربیہ

بمبئی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کے چیرمین جناب غلام غوث، حکومت ہند کے وزیر جناب بلرام سنگھ یادو کا بینک میں تشریف آوری کے موقع پر استقبال کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ جناب شمیم کاظمی بینک کے منیجنگ ڈائرکٹر، جناب آئی ایس شرما اور جناب سراج مہندی بھی تصویر میں دکھائی دے رہے ہیں۔

## نوشاد کو سنگیت شرومنی ایوارڈ دیا گیا

سینئر موسیقار نوشاد علی کو سنگیت شرومنی ایوارڈ دیا گیا یہ ایوارڈ گذشتہ مہینہ ۱۶ ویں "آشیرواد فلم ایوارڈ نائٹ" میں دئے گئے۔

آشیرواد ایک ادبی، ثقافتی تنظیم ہے اس کے سرپرست اعلیٰ اور مہاراشٹر کے وزیر برائے مالیات اور ثقافتی امور ولاس راؤ دیشمکھ نے ایوارڈ دیا۔

## مسٹر شنکر ناڈکرنی بمبئی کے نئے شیرف

ایک سرکردہ بینک کار اور ہندوستان کی صنعتی ترقیاتی بینک کے سابق چیرمین مسٹر شنکر ناڈکرنی کو بمبئی کے نئے شیرف کی تقرری پر راج بھون میں منعقدہ تقریب میں گورنر پی سی الیکزینڈر نے عہدے کا حلف دلایا۔ مسٹر ناڈکرنی نیشنل اسٹاک ایکسچینج کے صدر ہیں۔

حلف دلائے جانے کی تقریب [illegible] اعلیٰ شرد پوار اور بہت سے دوسر[illegible] اشخاص۔ سابق شیرف حضرات، سینئر [illegible] افسران اور ممتاز شہریوں نے شرکت کی۔

سبکدوش ہو رہے شیرف ایف ڈی خوراکی والا نے جو سرکردہ تاجر ہیں مسٹر ناڈکرنی کو چارج دیا۔ شیرف کے اعزازی عہدے کی مدت ایک سال ہوتی ہے۔

## مدرسہ تعلیم القرآن محلہ مجگاؤں بمبئی

مدرسہ ہٰذا کی مجلس عام کا اکتالیسواں سالانہ جلسۂ عام ۱۱ر دسمبر ۹۳ء کو رے روڈ مجگاؤں مسجد میں انعقاد پذیر ہوا جس میں [illegible] وطالبات [illegible] سے پیش [illegible] پروگرام، گذشتہ سال بابت اپریل ۹۲ء تا مارچ ۹۳ء کی رپورٹ و حسابات کی پیشی و منظوری عمل میں آئی اس کے بعد سال برائے ۹۳ تا ۹۴ء کے لئے عہدیداران و اراکین مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

(تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں)

## انجمن تعلیم کھیڈ کا تعاون

ڈاکٹر علی دلوی کی کفالت اور
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام

# کھیڈ میں تعلیمی مقابلے

ضلعی سطح پر سال رواں کے تعلیمی مقابلوں کی پہلی کڑی یعنی ضلع رتناگری کے تعلیمی مقابلے ۱۱ر دسمبر ۹۳ء کو کھیڈ میں منعقد ہوئے جس کی صدارت صاحب دیوان شاعر کوکن جناب شرف کمالی نے فرمائی۔ حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کے صحن میں آراستہ کشادہ و خوبصورت پنڈال میں ضلع رتناگری کے ۱۲ ہائی اسکولوں کے طلبہ و طالبات نے مقابلوں میں حصہ لیا۔ تقریری مقابلوں سے پروگرام کا آغاز ہوا جج کے فرائض انجام دینے کے لئے اسماعیل یوسف کالج بمبئی (جوگیشوری) میں عربی کے استاد پروفیسر محمد علیم نحتارے، انجندار جونیئر کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحدا ور بچوں کے محبوب ادیب و استاد جناب غنی غازی بمبئی سے تشریف لائے تھے۔ تقریری مقابلوں کے بعد جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور میتھمیٹکس کے مقابلے جنہیں فورم کے جوان عمر رکن جناب مبارک کاپڑی نے ترتیب دیا تھا۔ پروگرام کی جان تھے۔ حاجی رحمان خان مہاڈیک صاحبان (عدن والے اور کیپ والے) اور پرنسپل وناٹیک ویدیئے بحرین، خلیج العرب میں نقش کوکن کے نمائندہ جناب عبدالرزاق سردار اور جدہ سعودی عربیہ سے بطور خاص اس پروگرام کے لئے تشریف لائے ہوئے نقش کوکن کے خیر خواہ جناب محمد علی مقدم ڈائس پر تشریف فرما تھے دیگر عمائدین شہر اور ضلع بھر سے آئے ہوئے اساتذہ نے پروگرام کو بھرپور داد دی اور بچوں نے بھی اپنے ٹیلنٹ کا مظاہرہ کیا۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا پروگرام جس کی کفالت کوکن بنک کے ڈائرکٹر ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی متوطن دابھیل نے کی تھی انجمن تعلیم کھیڈ کے تعاون اور حسن انتظام نے اس میں چار چاند لگائے اور اسکولی طلبہ، اساتذہ اور فورم کے اراکین کو اپنا گرویدہ بنادیا۔ جناب محمد عمر پرکار کی استقبالیہ تقریر کے بعد صبح دس بجے شروع ہونے والے اس پروگرام میں شام چھ بجے تک (یعنی آٹھ گھنٹے) لوگ مسحور ہو کر بیٹھے تھے صاحب صدر شرف کمالی صاحب نے بار بار اپنی منظوم کاوشات بالخصوص کوکن شاعری سے حاضرین کے دل جیت لئے۔ مقابلوں میں کامیاب ہونے والے بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔

## تقاریر

اول انعام: شاذیہ محمد اسحاق پاؤسکر، بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری

دوم انعام: عنایت عباس کھڑس۔ نیشنل ہائی اسکول۔ سونس

تیسرا انعام: ندیم سید محی الدین ملا۔ مستری ہائی اسکول رتناگری۔

## جنرل نالج

اول انعام، عبدالقادر اقبال تابے اور امام جعفر پاشا نمواسے آدرش ہائی اسکول کرجی

دوم انعام مہ جبیں یوسف پرکار اور تبسم نظیر مقادم حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

تیسرا انعام: آفتاب خلیل خان اور عمران اشرف پٹھان مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون

## ریاضی میتھمیٹکس

اول انعام، صغیر درویش انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول داجبول۔

دوم انعام: مبین غلام محی الدین پرکار حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

تیسرا انعام کلیم احمد انوازے۔ واگھیورے اردو ہائی اسکول واگھیورے

## انگریزی زباندانی

اول انعام۔ شہباز محی الدین سروے نیشنل ہائی اسکول سونس

دوم انعام، عرفان عبدالحمید حمدوے آدرش ہائی اسکول کرجی

تیسرا انعام: مہ جبیں یوسف پرکار حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

**تقاریر، جنرل نالج، انگلش اور میتھمیٹکس ان چاروں مقابلوں میں اول اور دوم پانے والے طلباء و طالبات ۱۶ر جنوری ۹۴ء کو برہانی کالج مجگاؤں بمبئی ۱۰ میں فائنل مقابلہ میں شریک ہوں گے۔**

# پین ضلع رائے گڑھ N.K.T.F کے
# تعلیمی مقابلوں کا دلکش پروگرام

رائے گڑھ ضلع میں شہر پین کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مسلمانوں کی بھی خاصی آبادی ہے مگر اردو تعلیم کے لئے فضا ناموافق ہے جس کی وجہ سے نگر پریشد اردو اسکول سے ساتویں جماعت کامیاب کرنے والے بچوں کے سامنے سوالیہ نشان ابھرتا ہے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے چند علم دوست حضرات کی کوششوں سے امسال ضلعی سطح پر N.K.T.F. ضلع رائے گڑھ کے اردو ہائی اسکولوں کا تعلیمی مقابلہ پین میں ۱۲ دسمبر ۹۳ء کو منعقد ہوا جس کی کفالت ناگوٹھنہ انجینیرنگ ورکس کے مالک جناب اسماعیل دفعدار نے اپنی ذمہ لی تھی اور انتظام وانصرام میں پرنسپل ارشاد کنکے ان کے ساتھ تھے۔ صدارت کوکن کی ہردلعزیز شخصیت اور کوکن بنک کے چیرمین جناب علی ایم شمسی نے فرمائی۔ ان کے آنے میں ہونے والی تاخیر تک انڈو کیبٹ اوورسیز تلک جو اسی شہر کے باشندہ ہیں قائم مقام صدر کی حیثیت سے بار سنبھالے ہوئے تھے۔ جامع مسجد کے پیش امام جناب عبداللہ مولوی نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور نگر پریشد اردو اسکول پین کے بچوں نے استقبالیہ گیت گایا۔ اس طرح پین میں پہلی بار اردو کا یہ شاندار پروگرام انعقاد پذیر ہوا۔

نقش کوکن

ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب عبدالصمد ادھیکاری روہا ایجوکیشن سوسائٹی کے رکن جناب عبدالحمید ملاّ، روہا کے بلاک ایجوکیشن افسر شری کوتوال جماعت المسلمین پین کے چیف ٹرسٹی جناب سعد اللہ سونڈے معزز مہمانوں میں شامل تھے۔ رتناگری سے جناب فضل ماسٹر اور محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ بھی پروگرام کی افادیت اور جاذبیت سے کھینچے چلے آئے تھے۔

ضلع رائے گڑھ کے بارہ ہائی اسکولوں کے بچوں نے مقابلوں میں حصہ لیا اور اپنی ذہانت کے جوہر چمکائے۔ عمائدین شہر کے علاوہ ضلع کی اور بھی کئی ممتاز ہستیاں پروگرام میں موجود تھیں۔

، جدہ سعودی عربیہ سے آکر پروگرام میں شرکت کرنے والے جواں عمر علم دوست جناب محمد علی مقدم (متوطن تول تعلقہ مہاڈ) نے جدہ میں قائم کردہ اپنی انجمن کی جانب سے اعلان کیا کہ جو ذہین بچے اقتصادی بدحالی کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے ان کے صدر مدرسین ہم سے رجوع فرمائیں تاکہ ہم ان کا کچھ انتظام کر سکیں۔ انہوں نے اپنا پتہ بھی نوٹ کروایا جس کا حاضرین نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔

صبح دس بجے سے شام چھ بجے تک مسلسل آٹھ گھنٹے پروگرام چلتا رہا جس کی علم دوست حضرات۔ بچوں کے والدین و اساتذہ جناب مبارک کاپڑی کی ہدایتکاری پر محو حیرت بنے بیٹھے تھے۔ مہمان خصوصی حاجی باپو میاں دفعدار کے ہاتھوں کامیاب بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ تقاریر سے خوش ہو کر مقامی میونسپل کونسلر محترمہ صفیہ عبدالسلام پوٹریکر (جو مہیلا منڈل اور بال وکاس کی چیرمین بھی ہیں)، نے طالب العلم انصاری کو سو روپے اور داکھوے کو پچاس روپیہ انعام میں دئے۔ جناب اسلم سعید نائیک نے تقریری مقابلہ میں حصہ لینے والے سبھی بارہ امیدواروں کو فی کس پچاس روپے انعام دیا۔ اسی طرح جناب صمد ادھیکاری اور دفعدار صاحبان نے روپے انعام دیا۔ اسی طرح جناب صمد ادھیکاری اور دفعدار صاحبان نے بھی چاروں شعبوں میں اول و دوم آنے والے بچوں کو انعامات سے نوازا۔

## تقاریر

اول انعام : منیر عثمان داکھوے ایس ایس ہائی اسکول موربہ

دوم انعام : شاہین اسماعیل بندر کر انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں

تیسرا انعام : اظہر تسلیم انصاری ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی

## جنرل نالج

اول انعام : ہاشم عبداللہ شینخاگ اور نظیر نوشاد اعظمی ای ایس انگلش ہائی اسکول نوڑیل

دوم انعام : زاہد سجاد فقیہ اور حسن میاں تبریزہ انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچر ہائی اسکول مروڈ۔

تیسرا انعام: اظہر نسیم انصاری اور ریاض ابوبکر کو بچالی ایس پی ایم ہائی اسکول راجے واڑی۔

## انگریزی زبان دانی

اول انعام: عشرت محمد علی کرجگیکر ایس ایس ہائی اسکول موربہ

دوم انعام: حسام الدین محمود کو بچالی ایس پی ایم ہائی اسکول راجے واڑی۔

تیسرا انعام: عمران یاقوت خانزادہ انجمن اسلام جنجیرہ ڈیگرہ بیگھر ہائی اسکول مروڈ

## ریاضی میتھمیٹکس

اول انعام: نصرت ریاض احمد شیخ سینئر ہائی اسکول اورن

دوم انعام: ہاشم عبداللہ شیخاگ ای ایس انگلش ہائی اسکول توڑیل

تیسرا انعام: شبانہ فاروق سرمے یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل۔

تقاریر۔ جنرل نالج۔ انگلش اور میتھمیٹکس چاروں مقابلوں میں اول اور دوم نمبر پانے والے طلباء و طالبات ۱۶ رجنوری ۹۴ء کو بہ ہائی کالج مجگاؤں ممبئی ۱۰ میں فائنل مقابلہ میں شریک ہوں گے۔

یہاں بات قابل ذکر ہے کہ میتھمیٹکس جیسے مشکل مضمون سمجھ کر طلباء اس سے خوف کھاتے تھے پچھلے دو سالوں سے N.K.T.E. نے جب میتھمیٹکس کے مقابلے شروع کئے ہیں نہ صرف یہ کہ بچوں کے دلوں سے اس کا خوف

نقش کوکن

کم ہوگیا ہے بلکہ یہ ایک دلچسپ مضمون بن گیا ہے اور اس علمی مظاہرہ میں سینئر پرائے گڈھ ضلع کے طلبہ کے مقابلہ میں نظر آیا یہاں اورن کی طالبہ نصرت ریاض احمد شیخ اور ہاشم عبداللہ شیخاگ (توڑیل) کے حاصل کردہ نمبر مساوی تھے لہذا ان کے درمیان Tie توڑنے کے لئے دس راؤنڈ اکسٹرا چلانے پڑے تھے۔ میتھمیٹکس میں طلبہ کی اس قدر عمدہ کارکردگی کو دیکھ کر ایک معزز مہمان جو پین میں موجود تھے جناب محمد علی مقدم متوطن نول تعلقہ مہاڈ نے ان دونوں مقابلہ کنندگان کے اساتذہ کو تو سو روپے نقد انعام کا ارادہ ظاہر کیا ہے انشاء اللہ وہ رقم عنقریب حقداروں تک پہنچائی جائے گی۔

## اے قیس کو اعزاز

### انڈین کلچرل کونسل ریلیشنز

آف ساؤتھ افریقہ نے جناب عبدالشکور ہرزک متوطن ہرکول ضلع رائے گڈھ جو عرف عام میں قیس کے لقب سے موسوم ہیں کو ان کی سماجی خدمات کے صلہ میں ۱۸ دسمبر ۹۳ء کو دربن میں منعقدہ ایک تقریب میں کلچرل سروس کا اعزاز عطا فرمایا

جناب قیس نقش کوکن کے دیرینہ مربی اور انگریزی ضمیمہ کے مشاورتی مدیر ہیں۔ آپ کی رشحات قلم نے عالمی سطح پر مقبولیت حاصل کی ہے۔ انسانی بھائی چارہ کی حیثیت سے افریقہ میں ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود کے لئے آپ جو خدمت انجام دے رہے ہیں مذکورہ اعزاز انہیں خدمت جلیلہ کی قدر افزائی ہے

## مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے بورڈ کی تشکیل

حکومت مہاراشٹر نے اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے نئے بورڈ کی تشکیل کی ہے جس کے صدر شری ولاس راؤ دیشمکھ وزیر سوشل ویلفیر اور نائب صدر شری ارون دوبگے سماجی فلاح و بہبود کے ریاستی درجہ کے وزیر ہیں۔ کارگذار صدر شری یارون رشید علیگ ایڈیٹر اردو بلٹز کو بنایا گیا ہے کیونکہ علی سردار جعفری صاحب نے اپنی علالت کی وجہ سے اس عہدہ کو لینے سے معذرت فرمائی بقیہ دیگر اکیس ممبروں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۵) شری گوبند سروپ سکریٹری سوشل ویلفیر ڈپارٹمنٹ (۶) شری یو ایم پٹھان اورنگ آباد (۷) شری ندا فاضلی ممبئی (۸) شریمتی فاطمہ انیس شولاپور (۹) مولانا حسن عباس فطرت پونا (۱۰) پروفیسر ابراہیم فیصل میرج (۱۱) پرنسپل سید نصرت علی کلیان (۱۲) ڈاکٹر ارتکاز افضل اورنگ آباد (۱۳) ڈاکٹر مدحت الاختر ناگپور (۱۴) شری رام پنڈت ممبئی (۱۵) شری حبیب رضا خان ممبئی (۱۶) شری نعیم احمد صدیقی ناندیڑ (۱۷) شری عبدالاحد ساز ممبئی (۱۸) شری خالد آرائی رتناگری (۱۹) ڈاکٹر سمیع اللہ خان امراؤتی (۲۰) شری ابوبکر صدیقی لاتور (۲۱) شری جی ایم صدیقی ممبئی (۲۲) شری قاسم امام ممبئی (۲۳) شری معین الدین عثمانی جلگاؤں (۲۴) شری اقبال خان حیات خان مالیگاؤں (۲۵) شری جی ایم شیخ انڈر سکریٹری سوشل ویلفیر ڈپارٹمنٹ۔

# تھانہ ضلع کے تعلیمی مقابلے

N.K.T.F کے زیر اہتمام سنیچر ۱۸ر دسمبر ۹۳ء کو تھانہ ضلع کے اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ و طالبات کے درمیان ضلعی سطح کے تعلیمی مقابلے پٹیل ہائی اسکول ممبرا میں منعقد ہوئے کوسہ کے نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ اور جناب عبداللہ حسام الدین دلوی کی مشترکہ کفالت میں ترتیب پانے والے ان مقابلوں میں تھانہ ضلع کے ۲۸ ہائی اسکولوں میں سے صرف ۹ ہائی اسکول شریک مقابلہ ہوئے کوسہ ممبرا اور تھانہ حلقوں کی

میں یکساں طور پر مقبول و معروف علم دوست شخصیت جناب الحاج عبدالسلام راول (جو ادارہ نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست ہیں) صدر نشین تھے۔ محترمہ عظمیٰ ناہید، جناب انجم عباسی، اور جناب محمد علی مقدم بطور معزز مہمانان شریک محفل تھے اور انہوں نے تقریری مقابلوں میں جج کے فرائض بھی انجام دئے۔ کفالت فرمانے والے ٹرسٹ کی جانب سے کوئی بھی نمائندہ شریک محفل نہ تھا لہٰذا جناب دلوی صاحب (چیف گیسٹ) کے ہاتھوں کامیاب طلبہ کو انعامات دئے گئے اسی پروگرام کے انعقاد کے سلسلہ میں ہمارے نوجوان ساتھی جناب داؤد عبدالکریم چوگلے جوان دنوں کوسہ ممبرا میں قیام پذیر ہیں کافی معاون ثابت ہوئے۔

ابھی تقریری مقابلہ شروع ہی ہوا تھا کہ حلقہ میں بجلی کی رو رک گئی چراغ گل ہوگئے۔ مائیک خاموش ہوگیا اور یہ شعر بری طرح یاد آیا کہ "وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا۔" پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔ بہر کیف مقررین (طلباء) کا جوش اور فن خطابت کا انداز اس قدر پر جوش تھا کہ سامعین اور جج حضرات نے بھی بغیر مائیک کے تقاریر سماعت فرمائیں تقاریر کے بعد جنرل نالج کا مقابلہ ہوا پھر انگریزی زباندانی اور آخر میں میتھمیٹکس اس طرح چار دن تین شعبوں میں طلباء نے بڑی ہمت اور جوانمردی کے ساتھ حصہ لیا جن بچوں نے فن خطابت اور ذہانت میں کامیابی حاصل کی ان کے نام ذیل میں درج ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول مہاگیری تھانہ کی طالبہ صبا عباس پرکار اپنی تقریر بھول جانے سے خائف ہوکر دیگر مقابلوں سے اپنا نام واپس لینا چاہتی تھی نگراں استانی نے دستبرداری کے لئے درخواست بھی کی مگر پروگرام کے روح رواں جناب مبارک کاپڑی اور کیپٹن فقیر محمد مستری کے اصرار پر بچی نے اگلے مقابلوں میں حصہ لیا اور کامیاب رہی۔

حسب مراتب یکم دوم اور سوم کا انعام ایک سو بخشیں (۱۲۰) روپئے، سو (۱۰۰) روپئے اور بہتر روپئے (علی الترتیب) کامیاب طلبہ کو عطا کیا تو صاحب صدر جناب الحاج عبدالسلام راول صاحب نے بھی اپنی جانب سے سبھی کامیاب طلباء (۱۲) کو فی کس پچاس روپئے ادا کئے۔ بچوں کی ہمت بڑھائی۔ نقش کوکن کی عزت بڑھائی اس کے لئے ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔

## تقاریر

اول انعام: محسنہ محمد یوسف شیخ۔ انجمن اردو ہائی اسکول بدلاپور

دوم انعام: شمیمہ محمد سعود خان۔ عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کوسہ

تیسرا انعام: صفیہ حبیب الرحمٰن انصاری۔ عوامی اردو ہائی اسکول وسئی

## جنرل نالج

اول انعام: عالیہ محمد علی ملاک اور شہزادہ سلیم شیخ عوامی اردو ہائی اسکول۔ وسئی۔

دوم انعام: صبا عباسی پرکار انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول مہاگیری۔ تھانہ

تیسرا انعام: محمود عالم انصاری اور کوثر جہاں خان پٹیل اردو ہائی اسکول۔ ممبرا

## انگلش (انگریزی زباندانی)

اول انعام: ظہیر حسن میاں سید۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان (بوائز)

دوم انعام: روبینہ سلیمان قریشی۔ عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

تیسرا انعام: عالیہ محمد علی ملاک عوامی اردو ہائی اسکول۔ وسئی

## میتھمیٹکس (ریاضی)

اول انعام: آمنہ خاتون احمد نور نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان (گرلز)

دوم انعام: ناہید فاطمہ سردار خان عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

تیسرا انعام: ظہیر حسن میاں سید نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان بوائز

کوکن ہائر ایجوکیشن سوسائٹی کے تاسیسی جلسہ میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے جناب مبارک کاپڑی صاحب حاضرین سے مخاطب ہیں ڈائس پر تشریف فرما دائیں سے بائیں ڈاکٹر یونس اگاسکر، جناب علی ایم شمسی، جناب مشتاق اوکے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب، جناب فقیر محمد مستری اور جناب شبیر شلوتری نظر آرہے ہیں

## انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول محصلہ کی سلور جوبلی کی تقریبات

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول محصلہ (ضلع رائے گڈھ) کی جشن سیمین کی تقریبات ۲۲ اور ۲۳ دسمبر ۹۳ء کو منائی جا رہی ہے۔ اس تقریب پر مختلف نوعیت کا دو روزہ شاندار پروگرام کا جس میں انجمن اسلام جنجیرہ کے پرچم کا جلوس بھی شامل ہے۔ اہتمام کیا گیا ہے۔ انجمن کے دیرینہ خادم اور اعزازی سرپرست عالی جناب سید محمد صدیق قادری (مہر بہلائی) افتتاحی جلسہ کی صدارت فرمائیں گے۔ جناب عبدالعزیز محمد علی ادکے (کمبرلی۔ ساؤتھ افریقہ) اس تقریب کے مہمان خصوصی ہوں گے۔ جماعت المسلمین محصلہ کے صدر جناب محمد شریف تسوارے اور انجمن کے محصلہ حلقہ کے صدر اور محصلہ پنچایت سمیتی کے نائب صدر جناب سید نذیر احمد قادری معزز مہمان ہوں گے اور پرچم کے جلوس کی رہنمائی کریں گے۔ اس تقریب کی کامیابی کے لئے انجمن اسلام جنجیرہ کے جنرل سکریٹری جناب عبدالرحمٰن دفعدار اور ان کے رفقاء کار انتھک کوشش کر رہے ہیں۔

## مبارکباد

پنچایت سمیتی وسنی ضلع تھانہ نے زلیخا بیگم انگلش ہائی اسکول سوپارہ کے پرنسپل جناب بشیر دھاکوے کو اور ضلع پریشد اردو اسکول سوپارہ کے معاون مدرس جناب محمد سلیم عمرانی بہترین ٹیچر کا ایوارڈ عطا کیا۔ اس اعزاز پر ہم دونوں صاحبان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ادارہ

پروفیسر قاسم امام

جواں سال شاعر قاسم امام لکچرار برہانی کالج بمبئی کو مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ اس سے قبل انہیں

کل ہند تعلیمی کمیٹی حیدر آباد کی مجلس عاملہ کا رکن بنایا گیا نیز سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری پونا بورڈ نے گیارہویں کی نصابی کتاب کی مجلس ادارت میں بھی انہیں شامل کیا گیا ہم اس تقرری پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ادارہ

## مولوی محمد رفیق پُرکر

مہاڑ بلدیہ، ضلع رائے گڈھ، کے ہر دلعزیز نگر سیوک و انجمن حمایت اسلام مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے جنرل سکریٹری عالی جناب۔ محمد شفی عبدالرحمٰن پُرکر کے صاحبزادے ہیں۔

اپنی ابتدائی تعلیم فجندار بائی اسکول و ہور میں حاصل کرنے کے بعد، مدرسہ حسینیہ عربیہ "شری وردھن میں داخل ہوئے اور حافظِ قرآن کی سند حاصل کی۔ مگر ان کی تعلیمی پیاس نہ بجھ سکی اور آپ "جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل۔" گجرات میں داخل ہوئے اور سات سال کی تعلیمی ریاضت کے بعد آپ نے عالمِ دین کی سند بھی اول نمبر سے حاصل کی۔

اسی تعلیمی سال کے آخری ایام میں "مدینہ یونیورسٹی سعودی عربیہ" کا ایک وفد مدرسہ میں خیرسگالی دورے پر آیا ہوا تھا۔ جس نے مدرسہ کے چند طلباء اعلیٰ دینی تعلیم "مفتی دین" کی تعلیم دینے کے لئے منتخب کیا۔ اس تعلیمی دور کے سارے اخراجات اس وفد نے حکومت سعودی عربیہ کے ذمہ لے لئے اور یہاں تک ان طلباء کو ہندوستان سے سعودی عربیہ تک جانے کے لئے ویزا اور ٹکٹ کی سہولیات فراہم کیں۔ اور انہیں طلباء میں علاقہ کوکن سے آپ کا انتخاب ہوا۔ اور بالآخر آپ بتاریخ ۲ر نومبر ۱۹۹۳ء کو سرزمین عرب پر پہنچ گئے۔

اللہ انہیں کامیاب وکامران فرمائے۔

نامہ نگار ابراہیم عثمان قاضی (راجے واڑی)

## تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کا دسواں یوم تاسیس

تھانے (نامہ نگار) تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کے دسویں یوم تاسیس کے موقعہ پر ایک جلسہ ۱۵ر جنوری ۹۴ء، صبح ۹ بجے پڈگھا بوریولی میں منعقد ہوگا جس میں وزیرِ تعلیم سلیم زکریا۔ علی ایم شمسی اور مہاراشٹر مائناریٹی کمیشن کے چیئرمین حسین دلوائی شرکت کرنے والے ہیں اس موقعہ پر یادگاری مجلہ دسوئنیر بھی شائع ہو رہا ہے جس میں دس سالہ کارکردگی کی تفصیل پیش کی جائے گی

## کونڈیولی اردو اسکول میں تعلیمی اجتماع

ضلع پریشد کونڈیولی اردو اسکول تعلقہ کھیڈ میں ۱۵ر دسمبر ۹۳ء کو ایک تعلیمی اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریباً ۱۵۰ اساتذہ شامل تھے اس اجتماع کی ساری کارروائی کرجی بیٹ کے تعلیمی افسر جناب کامبلے صاحب کے زیرِ صدارت تکمیل پائی۔ کامبلے صاحب نے تعلیم بالغان اور دورِ جدید کے نئے تعلیمی منصوبوں سے متعلق تمام حاضرین اساتذہ کی رہنمائی کی۔

## کوکن کرشی ودیا پیٹھ کے چانسلر کو ہدایت

بمبئی کوکن کرشی ودیا پیٹھ (کوکن زراعتی یونیورسٹی) کے وائس چانسلر مسٹر ایس. بی کدریکر کو ہائیکورٹ نے ہدایت دی ہے کہ مزید سماعت سے قبل وہ اس ماہ کے آخر تک ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپئے کی ضمانت فراہم کریں۔

حکومت مہاراشٹر نے مسٹر کدریکر کو ایک لاکھ ۲۹ ہزار روپئے ادا کرنے کا حکم دیا کیوں کہ انہوں نے حکومت کی منظوری کے بغیر اجرت اور پنشن کے طور پر اس رقم کا دعویٰ کیا مسٹر کدریکر نے سرکاری حکم کو چیلنج کیا۔

مسٹر کدریکر جن کی مدت ملازمت میں توسیع کی گئی سرکاری قواعد وضوابط کے مطابق اجرت اور پنشن دونوں کے بہ یک وقت مستحق نہیں ہیں۔ اور اسی کے مطابق وزارت زراعت نے اس سال ۲۶ر اپریل کو یونیورسٹی کنٹرولر کو ہدایت دی کہ فاضل رقم کا حساب لگاکر یہ رقم ان سے واپس لی جائے۔

متعلقہ افسران نے دو ماہ کے انتظار کے بعد مسٹر کدریکر کو سرکاری ہدایت سے آگاہ کیا۔

# انجمن تعلیم کھیڈ

رتناگری ضلع کے اردو ہائی اسکول کے طلبہ وطالبات کے تعلیمی مقابلوں کا سینٹر امسال حاجی ایس ایم مقادم ہائی اسکول کھیڈ تھا اور پروگرام کی کفالت فرمائی تھی ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی (ڈائریکٹر کوکن بنک) متوطن دابھیل تعلقہ داپولی نے۔ کفیل مقامی ہو تو انتظام وانصرام آسان ہو جاتا ہے۔ باہر کے کفیل کے ساتھ دشواریاں ہی دشواریاں ہوتی ہیں جب تک انہیں مقامی تعاون نہ ملے۔ لہٰذا انجمن تعلیم کھیڈ کے عہدیداران واراکین کا جذبۂ خیرسگالی اور مہمان نوازی قابل قدر ہے کہ N.K.T.F. کی ٹیم کھیڈ پہنچنے سے رخصت ہونے تک کے لئے ہر ممکن آرام وآرائش کا سامان فراہم کیا۔ ادارہ انجمن تعلیم کے تعاون کیلئے نہایت شکر گذار ہے۔

انجمن تعلیم کھیڈ ۱۹۶۵ء سے سرگرم عمل ہے۔ اسکے زیر اہتمام نہایت آراستہ علامہ اقبال لائبریری اردو کے جی سے شروع پرائمری اسکول جو ضلع کا اولین ادارہ ہے جسے نہ صرف یہ کہ حکومت کی منظوری حاصل ہے بلکہ گرانٹ بھی ملتی ہے (س) اردو ذریعۂ تعلیم کا ہائی اسکول اور سلائی کا تربیتی مرکز جو مناسب استاد نہ ملنے کی وجہ سے سردست بند ہے مگر اسکے دوبارہ جاری ہونے کے امکانات روشن ہیں۔ اس کے علاوہ پانچویں سے دسویں تک کے طلباء کے لئے کمپیوٹر پروگرام کی تعارفی تعلیم کا انتظام بھی اگلے تعلیمی سال سے شروع کرنے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔

نقش کوکن

حاجی رحمٰن خان محمد خان بہاڈک اس کے صدر ہیں تو نائب صدر بزرگ شخصیت جناب عبداللہ شہاب الدین (بالا بھائی) پٹیل ہیں سکریٹری کی ذمہ داری ایک نوجوان نبھائے ہوئے ہیں۔ جناب یٰسین احمد خطیب اور انکے معاون جوائنٹ سکریٹری ہیں جناب خسیل میاں جوانے۔ خازن ہیں جناب حنیف علی صاحب گھنار اور گورننگ کونسل کے چیرمن ہیں جناب احمد عبدالکریم پرکار، وائس چیئرمن ہیں جناب عبدالقادر حاجی ایم آئی پوتریک اور چیف ایگزیکٹو افسر C.E.O. ہیں جناب حسن میاں جمال الدین موسیٰ جو عرف عام میں لالو سیٹھ کے نام سے موسوم ہیں۔ گورننگ کونسل کو جن جوان کارکنان کا ساتھ حاصل ہے وہ ہیں جناب شریف منیار جناب منصور ملاجی جناب شمس الدین جوٹیکر اور جناب رؤف دلسپائی ۔

دستوری اعتبار سے مندرجہ بالا حضرات انجمن کی انتظامیہ میں ہیں مگر جناب محمد عمر پرکار کا اشتراک وتعاون ناقابل فراموش ہے۔

اللہ کرے یہ ادارہ جس نے خزاں وبہار والی پر مشتمل زندگی کی تقریباً تیس منزلیں طے کی ہیں تعریف وتنقید سے بے نیاز، مفید تر مقاصد کے حصول کے لئے ایک کارواں بنکر آگے بڑھے۔

## جدہ سعودی عربیہ میں بابری مسجد پر سیمینار

حلقہ ارباب ذوق جدہ نے بیاد سانحۂ بابری مسجد سہ روزہ پروگرام مرتب کیا تھا ۶ر دسمبر بروز پیر کو بزم اتحاد کمپیوٹر سینٹر ہال میں ایک سیمینار رہا۔ جناب مہتاب قدر نے تعارفی خطبہ دیا اور اس دن کی اہمیت اور ضرورت بتلائی۔ اس کے بعد جناب محمد علی مقدم صاحب نے اپنا مقالہ "سانحۂ بابری مسجد اور مسلمانوں کے لئے راہ عمل" سنایا۔ اس کے بعد جناب میر ایوب علی حالات حاضرہ اور ابواب سیاسی ومعاشی ترقی، الیکشن اور مسلمانوں کا موقف اس پر مقالہ پڑھا۔ جناب ڈاکٹر سید علی محمود نے سلائیڈ شو پیش کیا جس میں سیاسی پارٹیوں کی کارکردگی اور بابری مسجد منہدم کرنے کے طریقے اور کس ڈھنگ سے ٹریننگ دی گئی اس کی سلائیڈ پیش کی گئی جو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس شو کے بعد صدر جلسہ جناب سید سعدی صاحب نے "گنبدوں کی گونج" (شعری مجموعہ) کا رسم اجرا کیا۔ یہ مجموعہ تمام کا تمام بابری مسجد پر ہے۔

سید برہان الدین صاحب نے مسلمانوں میں بیداری کس طریقے پر ہونی چاہئے اس پر مقالہ پیش کیا۔ جناب عبدالرؤف خلش صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

۷ر دسمبر ۱۹۹۳ء بروز منگل اسی ہال میں ایک صحافتی نمائش ہوئی جس میں ملک وبیرون ملک میں بابری مسجد پر شائع شدہ مضامین اداریے وتبصرے رکھی گئی تھیں۔ کثیر مجمع نے زیارت کی۔

۹ر دسمبر بروز جمعرات صحا العزیزیہ میں موضوعاتی مشاعرہ بعنوان بابری مسجد منعقد کیا گیا۔

(نامہ نگار محمد علی مقدم)

## سلیم طاہر سنگے کی کامیابی

کوکن مرکنٹائیل بینک کی ایڈوائزری کمیٹی چپلون کے ممبر، چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے وائس چیرمین اور چپلون نگر پریشد کے سابق کونسلر جناب طاہر قاسم سنگے کے فرزند ارجمند جناب سلیم طاہر سنگے نے بمقام کیپ ٹاون ساؤتھ افریقہ B.Pharm کا امتحان امتیازی نمبر سے کامیاب کیا جناب سلیم سنگے چپلون واکناف میں بی۔ فارم کا امتحان کامیاب کرنے والے پہلے نوجوان ہیں جس کے باعث چپلون اور مضافات کے سربرآوردہ لوگوں نے بالمشافہ اور بذریعہ خط وکتابت نیز ٹیلی فون طاہر سنگے صاحب کو مبارکباد پیش کی نیز ان کے صاحبزادے کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ قبل ازیں ان کی صاحبزادی بدرالنساء کو عالمہ ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔

## سائنسی نمائش میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کی شاندار کامیابی

۸ اور ۹ دسمبر سنہ ۱۹۹۳ء کو پرانے موتی والے ہائی اسکول چپلون میں تعلقہ سطح پر سائنسی نمائش ہوئی جس میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون نے شاندار کامیابی حاصل کی اسکول کا "زلزلہ سے محفوظ گھر" اس ماڈل نے اول نمبر حاصل کیا۔ یہ ماڈل الطاف خان اور عاشق انعامدار ان طلباء نے تیار کیا۔ ہے۔ اس موقع پر لئے گئے تقریری مقابلے میں دوم گروپ میں الطاف خان نے دوسرا نمبر حاصل کیا اور اول گروپ میں قیوم پٹیل کو ہمت افزائی کا انعام ملا۔ اسی طرح تحریری مقابلے میں آفتاب خان کو ہمت افزائی کا انعام ملا۔ اس طرح شاندار کامیابی پر تمام کامیاب طلباء اور ان کی رہبری کرنے والے اساتذہ کو صدر مدرس جناب اقبال مغل سوسائٹی کے جنرل سکریٹری جناب عبدالغنی کھڑس، وائس چیرمین جناب طاہر سنگے اور اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب شیخ احمد وانگڑے نے مبارکباد پیش کی۔

نامہ نگار (جمال یوسفی)

# شادی کی تقریبات

### محمد سعید کنکے — رضیہ تانبے

وہور تعلقہ مہاڈ میں نقش کوکن کے نمائندہ جناب محمد سعید کنکے (ملا صاحب عبدالستار کنکے کے فرزند) کی شادی کھیڈ ضلع رتناگری کے محمد اسحاق تانبے کی دختر رضیہ کے ساتھ ۷ر نومبر سنہ ۹۳ء کو وہور ضلع رائے گڈھ میں انجام پائی۔

### ارشاد کنکے — ثریا تلوے

ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول کے پرنسپل جناب ارشاد کنکے متوطن وہور کی شادی روہا ضلع رائے گڈھ کے جناب عبدالرحمٰن تلوے کی دختر ثریا کے ساتھ ۷ر نومبر سنہ ۹۳ء کو وہور ضلع رائے گڈھ میں انجام پائی۔

### الفرید مستری — نگار قاضی

واشی میں نقش کوکن کے نمائندہ جناب محمود حسن قاضی کے بھانجے الفرید ابن داؤد مستری کا عقد مسعود جناب عبداللہ قاضی کی دختر نگار کے ساتھ ۱۴ر نومبر سنہ ۹۳ء کو نور مسجد ڈونگری بمبئی میں انجام پایا۔

### محمد شریف چوگلے — رخسانہ چاند میاں
### محمد عرفان چوگلے — عائشہ قاضی

جناب محمود حسن قاضی متوطن مجگاؤں رتناگری (نقش کوکن کے نمائندہ) کے ماموں زاد بھائی محمد شریف چوگلے کی شادی ۲۱ر نومبر سنہ ۹۳ء کو رخسانہ بنت چاند میاں کے ساتھ اور محمد عرفان چوگلے کی شادی ۲۲ر نومبر سنہ ۹۳ء کو عائشہ بی بنت ابوبکر حسن قاضی کے ساتھ جنوبی کرناٹک میں انجام پائی۔

### شگفتہ — اسلم مغل

شیرگاؤں کے صدر جماعت المسلمین محمد علی قاضی اور رندا انجینئرنگ ورکس کے مالک ارشاد علی قاضی کی بھتیجی شگفتہ کی شادی وزیر مغل کے فرزند اسلم مغل کے ساتھ مستری ہائی اسکول میں ۲۷ر نومبر کو شاندار طریقے سے ہوئی اس تقریب میں شری راجہ بھاؤ لمبے۔ ایم ڈی۔ نایک صاحب۔ ڈاکٹر ممتاز پرکار۔ اے وائی۔ قاضی صاحب۔ جناب فضل ماسٹر، جناب بابو ٹیروِیکر وغیرہ قابل الذکر ہستیاں موجود تھیں۔

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریداروں کی فہرست کہ جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں

## درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب عبدالرزاق عبدالقادر قاضی | دھوبی تلاؤ بمبئی |
| ڈاکٹر دلاور حسین دلوی | اندھیری |
| جناب عبدالکریم پڑدیکر | وکھرولی |
| پروفیسر قاسم امام | کرلا۔ بمبئی |
| جناب محمد اسلم نائیک | پین |
| جناب عبدالحمید محمد ملا | روہا |
| جناب یسین تانڈیل | ریوونڈا |
| جناب شکیل احمد کڈو | تیسگرا۔ مروڈ |
| | کھوپولی |
| | شریوردھن |
| | داپور |
| | گوریگاؤں |
| مسز فردوس عبدالوہاب دھنسے | شریوردھن |
| جناب شبیر خطیب | شریوردھن |
| جناب عزت اے تیسیکر | کھیڈ |
| جناب نجم اے بھاجی | پین |
| جناب سلام جی پوتریک | پین |
| جناب عبدالوہاب حسین خان ادھیکاری | ناگوٹھنہ |
| جناب سعداللہ سونڈے | پین |
| جناب شرف الدین سرنگ | وکھرولی |
| امیر میاں احمد گاڈنگھر کر | وڈالا |
| جناب عارف خان انصار خان | جوگیشوری |
| ڈاکٹر شیخ عبداللہ | کرلا۔ بمبئی |
| غلام محی الدین پوملوکر | حاجی علی |
| مریم بی عبداللہ راؤت | مورہ |

## بیرون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب محمد حسین اسماعیل ملا | بحرین |
| جناب کمال الدین حسن | یوکے |
| جناب حسین چاپیکر | انگلینڈ |
| جناب چیل کوچی | انگلینڈ |
| جناب تنویر گنگر یکر | انگلینڈ |
| جناب شفیق احمد تھواڑے | انگلینڈ |
| جناب عبدالعزیز ابراہیم بوبے | یوکے |
| جناب حاجی اے کے مہاتے | یوکے |
| حسن خان محمد خان | ابوظہبی |
| حاجی عبدالرحمٰن یونس برے | کیپ ٹاؤن |

نقش کوکن کی خریداری کے معنی اس کے مقاصد کی سرپرستی ہے

## سید احتشام ــــ شیریں دلیانی

حاجی سید حسن قادری کے فرزند سید احتشام قادری کی شادی شیریں بنت عبدالقادر دلیانی کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء کو اوکستاڈ چپلون میں انجام پائی۔

(نامہ نگار حاجی محمد یوسف بمبئی والا۔ کراچی)

## شکیل ــــ قدسیہ

جناب محمد قاسم تاج الدین ناخوا کے بھتیجے شکیل ابن داؤد ناخوا کی شادی قدسیہ بنت شفیع مقدم کے ساتھ ۲۶ دسمبر ۹۳ء کو ان کے وطن کوتھر ا تعلقہ داپولی میں انجام پائی۔

## عاطف ــــ عالیہ

۴ نومبر کو کیتھ لک جمخانہ بمبئی میں عارف رئیس کے فرزند عاطف کی شادی سعداللہ مبارک کی دختر عالیہ سے قرار پائی۔ تھانہ بمبئی ضلع رائے گڑھ و رتناگری کے لوگوں کی کافی تعداد موجود تھی جن میں مس عابدہ علی کرجیکر، احمد زکریا۔ ریاض پرکار۔ اے۔ اے قاضی مسز عائشہ اشفاق سرکھوت ہارون سولکر، ڈاکٹر ندیم رئیس۔ محمود مستری ایڈوکیٹ اصغر عیسانے حمید مستری و ڈاکٹر پرکار کے نام قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر عبداللہ سرنیکر

## نکہت ــــ جمیل

کوکن کے بزرگ شاعر جناب عارف سیمابی بانکوٹی کی پوتی اور جناب شبیر حسین پرکار تحصیلدار کی دختر نکہت کا عقد مسعود جناب ایم اے خان ڈسٹرکٹ ڈولپمنٹ آفیسر کے فرزند جمیل کے ساتھ ۲۸ نومبر ۹۳ء کو بانکوٹ میں انجام پایا۔

(مرسلہ نہال احمد ناڈکر)

## بمبئی کے اردو اسکولوں کا تعلیمی مقابلہ

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے تعلیمی مقابلوں کا جو سلسلہ شروع کیا اس نے بچوں میں فروغ تعلیم کی ایسی لہر دوڑائی ہے کہ ہر طرف سے یہ مطالبہ ہونے لگا کہ یہ مقابلے ان کے احاطے میں بھی کئے جائیں پچھلے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں صدر جلسہ عالیجناب ڈاکٹر رفیق زکریا نے یہ درخواست کی کہ بمبئی شہر اور مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے دوستوں کا بھی اصرار تھا لہٰذا امسال بمبئی اور مضافات کے ہائی اسکولوں کے سرکیولرز بھیجے گئے۔ دوبارہ یاد دہانی کرائی گئی، یہ یقین ہونے لگا کہ بمبئی میں کوکن سے بھی زیادہ ریسپونس ملے گا اور اسی کے مطابق ہم نے انتظام بھی رکھا مگر جب ۱۲ر دسمبر ۹۳ء کو بمبئی شہر کے ہائی اسکولوں کو انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا میں حاضر ہونا تھا تو صرف ۲ ہائی اسکول تقریری مقابلے کے لئے اور تین ہائی اسکولز جنرل نالج انگریزی زباندانی اور میتھمیٹکس کے مقابلے کے شریک ہوئے جبکہ بمبئی شہر میں اردو کے ۳۲ ہائی اسکولز ہیں۔ ڈاکٹر شیخ عبداللہ صدر نشین تھے اور محترمہ عظمیٰ ناہید، پروفیسر قاسم امام اور مرزا حفاظت بیگ صاحبان نے ججوں کے فرائض انجام دیئے۔

ہائی اسکول کے پرنسپل جناب خلیق الرحمٰن صاحب مہمان خصوصی تھے۔

دیہی ہائی اسکولوں کے بہ نسبت شہری بالخصوص شہر بمبئی کے ہائی اسکولوں کا معیار تعلیم ذہن میں رکھ کر جناب مبارک کاپڑی نے جو پروگرام کے آرگنائزر ہیں بڑی جانفشانی کے ساتھ سوالات مرتب کئے تھے مگر افسوس! ہائی اسکولوں کے عدم تعاون نے بہت مایوس کیا۔ بہرکیف جو بچے کامیاب ہوئے اور انعام حاصل کیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

### تقاریر

اول انعام: نثار احمد غوث محمد۔ ہاشمیہ ہائی اسکول

دوسرا انعام: ثمینہ عبدالرشید شیخ۔ ساجن بھائی مہر علی گرلز ہائی اسکول

### جنرل نالج

اول انعام: فہیم غلام محمد ہرزک اور شاداب نظام الدین انصاری انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول مدنپورہ

دوسرا انعام: زرینہ محمد قاضی اور شبنم محمود بالا بھائی ساجن بھائی مہر علی گرلز ہائی اسکول۔

تیسرا انعام: نصیرالدین ظہیرالدین خان اور فضل نبی احمد ہاشمیہ ہائی اسکول

### انگلش (انگریزی زباندانی)

اول انعام: فہیم غلام ہرزک انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول مدنپورہ

دوم انعام: فضل نبی احمد ہاشمیہ ہائی اسکول

تیسرا انعام: شبنم محمد بالا بھائی۔ ساجن بھائی مہر علی گرلز ہائی اسکول۔

### میتھمیٹکس

اول انعام: نصیرالدین۔ ظہیرالدین خان ہاشمیہ ہائی اسکول۔

دوسرا انعام: شاداب نظام الدین انصاری انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول مدنپورہ

تیسرا انعام: یاسمین حسن محگاؤنکر ساجن بھائی مہر علی گرلز ہائی اسکول۔

### مضافات کے ہائی اسکولوں کا تعلیمی مقابلہ

۲۳ر دسمبر ۹۳ء دوپہر دو بجے بمبئی کے مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کے بچوں کو تعلیمی مقابلوں میں شریک ہونے رہبر قوم عالیجناب احمد زکریا صاحب نے اس پروگرام کی کفالت قبول کی تھی مگر افسوس کہ پروگرام ہونے تک وہ اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے پروگرام کی صدارت فرمائی اور ہائی اسکول کی پرنسپل محترمہ صغریٰ خان صاحبہ بطور مہمان خاص شریک تھیں۔ جناب انچ بی مقدم نے تعزیتی قرارداد پیش کی اور دعائے مغفرت فرمائی۔

۲۳، ہائی اسکولوں میں سے صرف چھ شریک مقابلہ ہوئے۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن میں اردو اسکولوں کے انسپکٹر جناب ایس آئی صحیح بولے،

جناب غنی غازی، اور محمد علی مقدم نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔

جن بچوں نے کامیابی حاصل کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

## تقاریر

اول انعام: ترنم خلیل احمد۔ انجمن اسلام کرلا گرلز ہائی اسکول۔

دوسرا انعام: شاذیہ احتشام الدین۔ الفلاح اردو ہائی اسکول۔ ملاڈ

تیسرا انعام: عمران عمار بیگ۔ انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول بوائز

## جنرل نالج

اول انعام: امتیاز احمد محمد یوسف کیتیکر اور ساجد علی زین العابدین انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول بوائز کرلا

دوسرا انعام: محمد سعید شیخ ثناء اللہ اور یسین محمد اکرم عبداللہ قریشی ہائی اسکول جوگیشوری

تیسرا انعام: محمد ہاشم نیاز احمد اور عبدالعظیم خان محمد۔ الفلاح اردو ہائی اسکول ملاڈ

## انگلش

اول انعام: منیر احمد انور خان۔ عبداللہ قریشی اردو ہائی اسکول جوگیشوری۔

دوسرا انعام: ترنم رفیق انجمن اسلام کرلا گرلز ہائی اسکول۔

تیسرا انعام: نسیمہ نثار احمد صدیقی۔ الفلاح اردو ہائی اسکول۔ ملاڈ۔

## میتھمیٹکس

اول انعام: محمد توقیر محمد طاہر۔ انجمن اسلام کرلا بوائز ہائی اسکول

دوسرا انعام: شبانہ داؤد چوگلے۔ انجمن خیر الاسلام کرلا گرلز ہائی اسکول

تیسرا انعام: یاسمین عرفان احمد انجمن اسلام کرلا گرلز ہائی اسکول۔

## کھیڈ و چپلون سے موصولہ موت کی خبریں

★ ۱۲ دسمبر ۹۳ء کی صبح دس بجے طاہر عبداللہ کھیڈٹیکر ناگہانی طور پر حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۵۰ سال انتقال کر گئے۔

★ حاجی رحمٰن خان مہاڈیک (کیپ ٹاؤن والے) کی زوجہ محترمہ ۱۸ دسمبر ۹۳ء کو طویل علالت کے بعد بعمر ۶۰ سال رحلت فرما گئیں۔ حاجی رحمٰن خان حال ہی میں کیپ سے وطن آئے ہیں اور ۱۱ دسمبر ۹۳ء کو نقش کوکن کے زیر اہتمام کھیڈ میں منعقدہ پروگرام میں آپ بطور معزز مہمان موجود تھے۔

★ ۱۹ دسمبر ۹۳ء کی صبح عبدالقادر حسین میاں گھارے متوطن گوملکوٹ کا طویل علالت کے بعد بعمر ۵۲ سال انتقال ہو گیا۔

(نامہ نگار مسافر پرچہ کار۔ کھیڈ)

## ڈاکٹر سردے کو صدمہ

ڈاکٹر محمد صالح قاسم سردے متوطن مونس تعلقہ کھیڈ کی خوشدامن اور چچانی سلیمہ بی احمد سردے کا ۱۳ دسمبر ۹۳ء کو ممبرا ضلع تھانہ میں انتقال ہو گیا۔

## حمزہ چوگلے کو صدمہ

بہرولی نمبر ۱ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب حمزہ ابراہیم چوگلے کے پدر بزرگوار کا طویل علالت کے بعد ۲۷ دسمبر ۹۳ء کو انتقال ہو گیا۔

## حلیمہ شیخ کو صدمہ

فاروق ہائی اسکول (گرلز) جوگیشوری کی سپروائزر محترمہ حلیمہ شیخ کے والد جناب کریم سرنگ کا طویل علالت کے بعد ۸ دسمبر ۹۳ء کو انتقال ہو گیا۔

## ممبرا میں دواخانہ کا افتتاح

ڈاکٹر مقبول داؤد کھوت اور محترمہ ڈاکٹر نعمت مقبول کھوت (زوجین) نے پونہ سے جنوری ۱۹۸۲ء میں B.U.M.S. بی۔ یو۔ ایم۔ ایس کا امتحان پاس کر کے ڈاکٹری کی سند حاصل کی۔ اسکے بعد ڈاکٹر مقبول صاحب سیفی ہسپتال اور پرنس علی خاں ہسپتال میں M.O. رہ چکے ہے۔ اب ۱۹ دسمبر ۹۳ء کو آپ دونوں نے اپنے ذاتی مطب شفاخانے حبیبہ اپارٹمنٹ بمقابل دار الفلاح کوسہ ممبرا تھانہ میں شروع کیا۔ اللہ انہیں کامیاب فرمائے اور ان کے ہاتھوں میں شفا عطا کرے۔

# نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم

## جلسۂ تقسیم انعامات و اعزازات میں آپ کا دلی استقبال

اردو داں طبقہ کا محبوب ماہنامہ "نقش کوکن" جو ۳۲ سالوں سے اردو زبان و ادب کی خدمت کر رہا ہے اب صرف ایک ماہنامہ ہی نہیں رہا بلکہ تحریک بن گیا ہے مزید یہ کہ "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے جو تحریک کی روشن مثال ہے۔

کسی بھی تحریک کو محنت، دولت اور ذہانت کا ساتھ ملے تو تحریک نہ صرف کامیاب ہوجاتی ہے بلکہ جاندار اور شاندار بن کر سامنے آتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ فورم کے اراکین کی محنت اور ذہانت علم دوست حضرات نے قدر کی۔ دولت نے اس کا ساتھ دیا اس طرح اس کے پروگرام کفالتی SPONSORED پروگرام بن کر کامیاب ہورہے ہیں۔

اس سال ہمارے کفیل ہیں جناب خلیل احمد وانگڑے متوطن بہادر شیخ چپلون جو سعودی عربیہ میں برسرِ روزگار ہیں اور ان کے عم محترم جناب عبدالقادر حسن وانگڑے اس محفل کو سرور میں بطورِ مہمانِ خصوصی شریک ہوں گے۔

صدارت فرمائیں گے مہاراشٹرا ایڈمنسٹریٹیو ٹریبونل کے چیرمین جسٹس ایم ایم قاضی صاحب جو ماہر قانون ہونے کے علاوہ ممتاز عالم بھی ہیں۔

معزز مہمانوں میں برہانی کالج بمبئی کے پرنسپل پروفیسر قیوم اے شیخ سیدا انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ بمبئی کے صدر جناب غلام محمد پیش امام، بمبئی یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے استاد پروفیسر شفیق شیخ اور نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست بمبئی آندھرا ٹرانسپورٹ کے جناب عبدالرحمٰن صاحبان رونق افروز محفل ہوں گے۔

دیگر مہمانوں میں وہ حضرات بھی شریک محفل ہوں گے جنہوں نے کامیاب طلبہ کو گشتی ٹرافیاں عنایت فرماکر مقابلہ میں شریک امیدواروں کی ہمت بڑھائی اور فورم کے اراکین کی عزت بڑھائی ہے۔ یہ ٹرافیاں حسبِ ذیل ہیں۔

اضلاع کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے لئے۔!

(۱) تقریری مقابلے کی ڈاکٹر محمود شیخ اردو ٹرافی منجانب نقر محمد میستری ٹرسٹ بمبئی۔

(۲) جنرل نالج ٹرافی منجانب آدم لوز صاحب سکریٹری ھیمن ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی۔

(۳) انگریزی زباندانی کی انگلش ٹرافی منجانب جناب محمد علی بتقلام۔

(۴) میتھمیٹکس ٹرافی منجانب حوا بائی مستری میموریل۔

بمبئی و مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کے لئے

(۱) تقریری مقابلے کی ٹرافی منجانب حوابائی مستری میموریل۔

(۲) جنرل نالج ٹرافی منجانب حاجی عبدالکریم چوگلے۔

(۳) انگلش ٹرافی منجانب اقبال ابراہیم کاپڑی۔

(۴) میتھمٹکس ٹرافی منجانب مبارک کاپڑی۔

مندرجہ بالا گشتی ٹرافیاں ہیں جو ہر سال جلسۂ تقسیم انعامات میں لاکر پیش کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی ہائی اسکول مسلسل تیسرے سال اس پر قبضہ کرے تو وہ ہمیشہ کے لئے اسے عطا کی جائیں گی۔ پچھلے سال جنرل نالج ٹرافی پر مہاراشٹرا اردو ہائی اسکول کرڈوئی ضلع رتناگیری نے قبضہ کیا تھا تو تقریری مقابلہ کی اردو ٹرافی ایس ایس ہائی اسکول مورہ ضلع رائے گڈھ کے حصہ میں آئی تھی اور عوامی اردو ہائی اسکول وسئی ضلع تھانہ نے میتھمیٹکس اور انگلش دونوں ٹرافیوں پر قبضہ جما لیا تھا۔ دیکھیں اس سال کون ان کا حقدار بنتا ہے۔

## ایم۔ایم قاضی

مہاراشٹرا ایڈ مینسٹریٹیو ٹربیونل کے چیرمین عالیجناب جسٹس مجیب الدین ایم قاضی ۱۶ر جنوری ۹۳ء کو N.K.T.F. کے ہونے والے فائنل مقابلہ اور جلسہ تقسیم انعامات و اعزازات کے صدر ہیں۔

جسٹس قاضی اسلامیات کے ممتاز عالم ہیں۔ یونیورسٹی کالج آف ناگپور میں قانون کے استاد بھی رہے۔ اور کئی تعلیمی و سماجی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔

## ڈاکٹر علی دلوی

N.K.T.F. کے تمام تعلیمی مقابلے علم دوست حضرات کی سرپرستی اور کفالت کے رہینِ منت ہیں امسال رتناگری ضلع کے لئے کھیڈ میں بتاریخ ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء جو تعلیمی مقابلے منعقد ہوئے ان کی کفالت ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی متوطن داھبیل تعلقہ داپولی نے فرمائی تھی۔

ڈاکٹر دلوی جن کا مطب فی الوقت کرلا بمبئی میں ہے طب و حکمت کے علاوہ سماجی و فلاحی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کے ڈائریکٹر ہیں۔ رتنا ڈرگس نامی دواساز کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر اور بانی وائس چیرمین ہیں تو وشال انویسٹمنٹ، ساگر کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی، علیکم لیانیز وغیرہ اداروں کے بانی چیرمین ہیں۔

یہ تو ہوئی آپ کی کاروباری مصروفیات البتہ سماجی میدان میں جماعت المسلمین داھبیل (جو پچھلے ستائیس سالوں سے ایک ہائی اسکول جاری رکھے ہوئے ہے) کے صدر ہیں۔ داپولی تعلقہ شکشن پرسارک منڈل، مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی جس کے زیرِ اہتمام کوکن کا قدیم ترین اردو ہائی اسکول جاری ہے، پنویل ایجوکیشن سوسائٹی پنویل جو اپنے حلقہ میں تین اردو ہائی اسکول اور ایک جونیئر کالج جاری کئے ہوئے ہیں اور کوکن یونٹی سینٹر جو کرلا۔ بمبئی میں سماجی و فلاحی سرگرمیوں کا ایک معتبر ادارہ ہے ان سارے اداروں کے آپ سابقہ جنرل سکریٹری رہے ہیں۔ فی الوقت کوکن یونیٹی سینٹر کرلا کے آپ نائب صدر ہیں۔ اسی طرح کوکن ایمبولینس سوسائٹی، کوکن انٹرنیشنل وغیرہ اداروں کی مجلس منتظمہ کے رکن بھی ہیں۔ ان ساری خصوصیات کے پیچھے ان کی علم دوستی اور جذبۂ خدمتِ قوم کارفرما ہے جو قابلِ قدر ہے۔

ہم نے دیگر اسپانسرز حضرات سے بھی تصویریں اور تعارف طلب کیا تھا مگر حاصل نہیں ہو سکا لہٰذا ہم معذور ہیں۔

## سیف اللہ فرزے

ضلع پریشد رائے گڑھ نے امسال اردو کے جن اساتذہ کو آدرش شکشک کا اعزاز عطا فرمایا ان میں بورلی مانڈلا تعلقہ مروڈ اردو اسکول کے معاون مدرس جناب سیف اللہ فرزے بھی شامل ہیں ۔ ۵ دسمبر ۹۳ء کو رائے گڈھ ضلع پریشد کے صدر شری سنیل تٹکرے کے ہاتھوں انہیں یہ اعزاز دیا گیا ۔

فرزے جناب درس و تدریس کے ساتھ ہی سماجی خدمات میں بھی نہایت فعال ہیں بورلی مانڈلہ میں ابتدائی تعلیم ہفتم تک کرانے کے بعد قرب و جوار کے لوگوں کی مدد سے انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے زیر اہتمام بورلی میں ہائی اسکول کا اجراء کرانے میں بھی آپ کی مساعی قابل قدر ہیں جہاں آج درجہ ہشتم سے دہم تک طلباء بالخصوص طالبات تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں ۔ اور اس کا اعتراف ان کے اعزاز میں منعقدہ جلسہ میں صدر انجمن جناب عبداللہ گھرٹکر نے بھی کیا ہے ۔ اس جلسہ میں جس کی صدارت مروڈ تعلقہ کانگریس آئی کے صدر رام بھاؤ بُھجریکر نے کی تھی انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ، مروڈ بچکر دوستی نادگاؤں، جماعت المسلمین بورلی، جماعت المسلمین مانڈلا اور جماعت المسلمین بورلی نے بھی آپ کی خدمت کو سراہا ۔

## اسماعیل محمد ہرزک

۶ ستمبر ۹۳ء کو ممبئی میونسپل کارپوریشن کا میئر ایوارڈ پانے والے اردو کے استاد جناب اسماعیل محمد ہرزک متوطن ہرکول تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ قارئین "نقش کوکن" کے لئے غیر معروف نہیں ہیں ۔ ۳۰ اکتوبر ۹۱ء کو روٹری کلب آف جمہور ممبئی نے آپ کو مثالی مدرس کا اعزاز عطا کیا تو وہ خوش خبری نقش کوکن زیب قرطاس ہوئی تھی ۔

ممبئی شہر کے میونسپل کارپوریشن اور خانگی اداروں کے کل ۲۲۰۰ تقریباً سوا دو ہزار مدارس ہیں چالیس ہزار اساتذہ ہیں ان میں سے صرف ۴۴ کو میئر ایوارڈ دیا گیا اور ان میں جناب اسماعیل ہرزک کا یہ اعزاز پانا ان کی تدریسی خدمات اور سماجی کارکردگی کی قدر افزائی ہے ۔ اور اس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ کارپوریشن میں آپ کی ۳۵ سالہ سروس ہے اور اس میں ۵ سالوں سے صدر مدرس ہیں ۔ فی الوقت آپ دلونار میونسپل اردو اسکول نمبر ۲ میں ہیں ۔

ممبئی میں ۱۶ اردو مدارس کا قیام نئی تعلیمی پالیسی کے تحت ٹیچروں کی ٹریننگ میں ریسورس پرسن بنے رہنا ۔ انگریزی اور مراٹھی زبانوں میں اساتذہ کی رہنمائی، نو ہندو دیا پیٹھ میں انگریزی کے ممتحن وغیرہ آپ کی خدمات جلیلہ ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی اپنے وطن ضلع رائے گڈھ کی وکاس منڈل میں آپ فعال کمیٹی ممبر ہیں ۔ ٹیچرز یونین اور رکھشک سبھا کے آپ جوائنٹ سکریٹری ہیں ۔ دلونار کالونی ہاؤسنگ فیڈریشن کے بھی آپ جوائنٹ سکریٹری ہیں الغرض تدریسی اور غیر تدریسی حلقہ میں آپ کی خدمات کی قدر افزائی کے لئے یہ اعزاز "حق بحقدار رسید" کے عین مترادف ہے ۔ اللہ انہیں اور بھی اعزازات اور ترقیاں عطا فرمائے ۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے بیداری کی ایک لہر دوڑائی ہے اس لہر کو دور تک لے جائیے

# مثالی مدرس کا اعزاز

## جناب رشید کرڈو میاں

ضلع پریشد اردو اسکول نمبر دس کلیان کے صدر مدرس محترم رشید کرڈو میاں کو ان کی ادبی تعلیمی و سماجی خدمات کے صلے میں تھانے ضلع پریشد نے "مثالی مدرس" کے اعزاز سے نوازا۔

یہ اعزاز ۲۹ر اکتوبر کو ضلع پریشد تھانے کے صدر شری نائیک کے ہاتھوں دیا۔

آپ ۷ر جولائی ۳۸ء کو بھڑگاؤں (ضلع جلگاؤں) میں پیدا ہوئے اور ۴ر نومبر ۱۹۵۷ء سے درس و تدریس کے پیشہ سے وابستہ ہیں۔

## بیسٹ ٹیچرز

اضلاع کوکن (تھانہ رائے گڈھ رتناگیری اور سندھودرگ) میں واقع ۸۲ اردو ہائی اسکولوں سے ہر سال ایس ایس سی میں ان کی کامیابی تفصیلات طلب کی جاتی ہیں۔ بمبئی کے تین ماہرین تعلیم ان موصولہ تفصیلات کی جانچ کرتے ہیں اور ہر ایک مضمون میں بہتر کارکردگی انجام دینے والے استاد کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ منتخبہ اساتذہ "نقش کوکن" "ٹیلنٹ فورم" کی نظر میں اس سال کے لئے اپنے مضامین کے بیسٹ ٹیچرز سمجھے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ پچھلے نو سالوں سے جاری ہے۔

امسال جو اساتذہ اپنی بہتر کارکردگی کی بنا پر بیسٹ ٹیچرز قرار دیے گئے انہیں ۱۶ر جنوری ۹۴ء کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں نقد رقم ایک یادگاری خوبصورت تحفہ اور سند امتیاز پیش کی جائے گی۔

## بیسٹ ٹیچرز یہ ہیں

### اردو

محمدیہ ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ کے استاد جناب اقبال مومن

### ہندی مراٹھی کمپوزٹ

حاجی ایس ایم مقادم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگیری کے استاد جناب بشیر اپنے مودی۔

### انگلش

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگیری کے پرنسپل محترمہ حمیدہ آڈمے۔

### سوشل سائنس

مستری ہائی اسکول رتناگیری کے استاد جناب اے ایل اپنے مقادم۔

### سائنس

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگیری کے استاد جناب این کے پنج بھائی۔

### میتھمیٹکس

مستری ہائی اسکول رتناگیری کے دو استاد (مشترکہ) جناب اے ای قاضی اور جناب ایم ایس سید۔

### مراٹھی

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگیری کی معلمہ محترمہ آروائی ٹیکر۔

### عربی

اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ کی معلمہ مس فوزیہ کے۔

### بیسٹ اسٹوڈنٹس

کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں سے موصول تفصیلات کا بہ نظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد جو طلباء کسی مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوئے نظر آئے انہیں اس مضمون کا بیسٹ اسٹوڈنٹ تسلیم کیا گیا۔ ذیل میں ان کے نام اور

حاصل کردہ نمبر دیئے گئے ہیں ۔
ممکن ہے کسی ہائی اسکول میں اس سے زیادہ نمبر پانے والا طالب العلم یا طالبہ موجود ہو اور ہائی اسکول میں اس سے ان کی تفصیلات سے آگاہ نہ کیا ہو تو اس طالب العلم یا طالبہ کا انعام سے محروم رہنا ہمارے اختیار سے باہر ہے اور اس کے لیے ہمارے پاس سوائے معذرت کے اور کچھ نہیں ہے۔
وہ خوش نصیب جو امسال بیسٹ اسٹوڈنٹس تسلیم کیے گئے۔

**اردو** ۔ مجیدار ہائی اسکول دہور ضلع رائے گڑھ کی طالبہ زاہدہ نسرین پاشا اور ایس بی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی ضلع رائیگڑھ کی طالبہ اسما تبسم شاہ دونوں کے حاصل کردہ نمبر یکساں ہیں ۔ ۹۱

**انگلش** ۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کی طالبہ کنیز فاطمہ شیخ ۔ ۹۱

**سوشل سائنس** ۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کی طالبہ محسنہ فضل کریم شیخ اور یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل ضلع رائے گڑھ کی طالبہ آمنہ اسماعیل کچھی، دونوں کے حاصل کردہ نمبر یکساں ہیں ۔ ۹۵

**سائنس** ۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کی طالبہ صبا مسعود احمد شیخ ۔ ۱۴۷

**میتھمیٹکس** ۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ضلع رتناگری کی طالبہ فہمیدہ محی الدین دادرکر ۔ ۱۴۷

**ہندی مراٹھی کمپوزٹ** ۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کی طالبہ نازیہ سلیم تانکی ۔ ۸۴

**مراٹھی** ۔ بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کا طالب العلم فیصل حسین بندرکر اور مجیدار ہائی اسکول دہور ضلع رائے گڑھ کی طالبہ حنا کوثر حوا ۔ دونوں کے حاصل کردہ نمبر یکساں ہیں ۔ ۸۷

**عربی** ۔ اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ کی طالبہ تقدیس ریاض مومن ۔ ۸۷

## افق کوکن پر روشن ستارے

ایس ایس سی مارچ ۹۳ء کے موصولہ نتائج میں جس طالب العلم یا طالبہ کے حاصل کردہ مجموعی نمبر تمام طلبہ و طالبات سے زیادہ ہیں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم انہیں علی الترتیب بیسٹ بوائے آف کوکن اور بیسٹ گرل آف کوکن کے اعزاز کا حقدار قرار دیکر انہیں جلسۂ تقسیم انعامات میں نقد رقم ایک خوبصورت یادگاری مومنٹو اور سند امتیاز عطا کرتا ہے ۔ امسال جن خوش نصیبوں کے حصّہ میں یہ اعزاز آیا وہ ہیں ۔

بیسٹ بوائے آف کوکن ۔ آصف عبدالرزاق پرکھولکر
نمبر
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ ضلع رتناگیری ۶۱۳/۷۰۰

بیسٹ گرل آف کوکن ۔ محسنہ فضل کریم شیخ
نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ ۔ ۶۳۹/۷۰۰

## آدرش شکشک

درس و تدریس میں گرانمایہ خدمات انجام دینے پر ہر ضلع پریشد اپنے ضلع میں واقع اسکولوں کے اساتذہ کو آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازتی ہے ۔ یہاں صرف ان اساتذہ (آدرش شکشک) کو جلسۂ تقسیم اعزازات میں مدعو کیا گیا ہے ۔ جن کے اسمائے گرامی ان کے حلقۂ احباب یا بذریعۂ اخبار ہم تک پہنچے ۔ ہم نے انہیں مبارکبادی کے خطوط لکھے ۔ اور ان کی طرف سے جواب ملنے پر تصدیق ہو گئی ۔ اگر کسی صاحب اعزاز کا نام رہ گیا ہو تو جان لیجئے کہ ہم اس سے بے خبر

ہیں اور اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں ۔
N.K.T.F. کی جانب سے مدعو مثالی مدرسین
کی خدمت میں اونی شال اور سندِ امتیاز بطورِ ھدیۂ
تبریک پیش کی جاتی ہے ۔

## ضلع رتنا گری

جناب احمد عبدالعزیز تحویلدار اسسٹنٹ ٹیچر اردو
اسکول پندیری تعلقہ منڈنگڑھ ۔

## ضلع رائے گڈھ

(۱) جناب سیف اللہ فرزے ۔
اردو اسکول بورلی تعلقہ مروڈ ۔
(۲) جناب اسماعیل خان دیشمکھ ۔
اردو اسکول لوئر تورڈیل تعلقہ مہاڈ ۔

## ضلع تھانہ

جناب رشید کڑو میاں ضلع پریشد اردو اسکول
نمبر ۳ کلیان کے صدر مدرس ۔

## بمبئی میونسپل کارپوریشن کا میئر ایوارڈ

جناب اسماعیل محمد ہرزک متوطن ہرکول ضلع رائےگڈھ
دیونار میونسپل اردو اسکول نمبر ۲ میں صدر مدرس ۔

## ...... کہ سلام تک نہ پہنچے ۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن یا ضلع پریشدوں نے
جن اساتذہ کو آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا ان کے
نام اخبارات میں پڑھ کر ہم نے انہیں مبارک بادی
کے خطوط بھیجے ، ان کی تصاویر طلب کیں ۔ ان کا تعارف
BIODATA منگوایا تاکہ جلسۂ اعزاز میں ہم انہیں مدعو
کر سکیں ۔ مگر وائے ! ان کی طرف سے جواب نہ
نقش کوئی
پا کر کیا ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے جو پڑھا وہ غلط تھا یا یہ بھی ممکن
ہے کہ وہ ہماری محفل میں آنا نہ چاہتے ہوں ۔ کوئی تو وجہ
ہو سکتی ہے یہ خاموشی بلا وجہ نہیں ہوگی ۔

## بمبئی مرکنٹائل بنک کے چیرمین

بمبئی مرکنٹائل کواپریٹیو بنک کے بورڈ
آف ڈائرکٹرز نے اپنی ۲۸ دسمبر ۹۳ء کی میٹنگ میں
جناب محسن ایچ کڑاکر کو بینک کا چیرمین منتخب کیا
ہے ۔ جناب رضوانات اے فاروقی کو بنک کا وائس
چیرمین اور ڈاکٹر اے یو شیخ کو بینک کے کمزور
طبقات کی کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا ہے ۔

## کوکن بینک کا الیکشن

۲۷ دسمبر ۹۳ء کو ہوئے کوکن مرکنٹائل بنک
کے الیکشن میں چیرمین جناب علی ایم شمسی پینل
کو بھاری اکثریت سے (۱۱ میں سے ۱۰) کامیابی ملی ۔
اس پینل کا صرف ایک امیدوار جناب حسین عمر ناکام رہا ۔
کاپی پریس جسنے تک خواتین امیدواروں
میں سے محترمہ ریحانہ چوگلے (ڈاکٹر اندرے صاحب کی
زوجۂ محترمہ) کے منتخب ہونے کا اعلان ہوا پسماندہ طبقہ
کے نمائندہ کے طور پر جناب یوسف خان فخرو خان منتخب
ہوئے ہیں انہوں نے اپنے حریف سلیمان خان ... دو تین
ہزار ووٹوں سے شکست دی ۔ اقتصادی طور پر کمزور
طبقات کی نمائندگی کرنے والی ایک سیٹ ابھی خالی ...
... ۱۴ ...

# موت کی خبریں

## محمد حسن بھابے کا انتقال

وڈولی (تعلقہ واڈہ ضلع تھانے)
گرام پنچایت کے سابق سرپنچ محمد حسن غلام اکبر بھابے ۲۶ ر اکتوبر ۹۳ء کو اپنے گاؤں وڈولی میں انتقال ہوگیا۔

(ساغر ملک)

## شبیر ناچن اور اُسید ناچن کا انتقال

تلولی (تعلقہ بھیونڈی ضلع تھانے)
کے نوجوان سماجی و سیاسی ورکر اُسید شبیر ناچن کا پچھلے دنوں رکشا اور ٹرک کے حادثہ میں انتقال ہوا۔ اس کے چند دنوں بعد مرحوم کے والد شبیر بشیر ناچن کا انتقال ہوگیا

(نامہ نگار ساغر ملک)

## علی بھائی رحمت اللہ کا انتقال

بوئیسر (چترالے) کی بزرگ اور ہر دلعزیز شخصیت علی بھائی رحمت اللہ کا ۲۲ ر اکتوبر کو انتقال ہوگیا وہ عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔ مرحوم ہندو مسلمانوں میں یکساں مقبول تھے۔ ان کے غم میں چترالے کی تمام دکانیں بند تھیں جلوس جنازہ میں غیر مسلم بھی موجود تھے۔

## عزیز سیٹھ احسانے مرحوم

دبھور تعلقہ مہاڈ (رائے گڈھ) کی معزز شخصیت عبدالعزیز احسانے کو عارضہ قلب کی شکایت پر بمبئی کے اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ فوری علاج کی بنا پر طبیعت سدھر رہی تھی کہ مالک حقیقی کی بلاوے پر وہ ہم سے بچھڑ گئے مرحوم بڑے مہربان اور مخلص تھے جلوس جنازہ میں ہزاروں ہندو مسلمانوں نے شرکت کی۔

## عباس داوے مرحوم

فنسونہ ضلع رتناگری کے جناب عباس داوے جو واشی نئی بمبئی میں قیام پذیر تھے ۱۲ ر نومبر ۹۳ء کو راہئ عدم ہوگئے۔ مرحوم عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

(نامہ نگار محمود حسن قاضی)

## احمد زکریا کی رحلت

احمد زکریا کی رحلت
حج کمیٹی کے سابق چیرمین، کوکن انٹرنیشنل کے صدر اور مشہور سماجی و سیاسی رہنما جناب احمد زکریا صاحب کا ۱۱ ر دسمبر ۹۳ء کی شب میں اچانک انتقال ہوگیا۔
ایم. ایچ. کے. این کے موجودہ تعلیمی مقابلوں میں آپ نے بتاریخ ۲۳ ر دسمبر ۹۳ء کو کرلا میں ہونے والے بمبئی مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کے مقابلوں کی کفالت فرمانے والے تھے مگر اس سے قبل ہی راہئ عدم ہوگئے۔

## نثار احمد کالشیکر جناب کا انتقال

کانبلا تعلقہ مہاڈ کے جناب عمر ابراہیم کالشیکر سبکدوش معاون ڈپٹی ایجوکیشن انسپکٹر اردو وبٹ کے جواں سال فرزند جناب نثار احمد کالشیکر مدرس اردو اسکول لاڈولی، تعلقہ مہاڈ، کا ۲۱ ر نومبر ۹۳ء کو پونہ میں انتقال ہوا۔
مرحوم کا ٹرک حادثہ میں پاؤں ٹوٹ چکا تھا جس کے علاج کے لئے ہاسپٹل میں مسلسل دو ماہ زیر علاج تھے۔

## یعقوب خان سرگروہ کی رحلت

مہاراشٹر پردیش کانگریس مائنارٹی سیل کے سکریٹری جناب ایس وائی خان سرگروہ کے والد جناب یعقوب خان ابراہیم خان سرگروہ موضع بنہالجہ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں بعمر ۸۲ سال ۲ ر دسمبر ۹۳ء کو رحلت فرما گئے۔
مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ قاری اور خیرخواہ تھے۔

## گوولکوٹ میں سانحۂ ارتحال

نقش کوکن کے معاون مدیر جناب فقیر محمد مستری کے ماموں زاد بھائی عبدالقادر مقدم کی زوجہ محترمہ لطیفہ بی کا ۱۹ ر دسمبر ۹۳ء کو گوولکوٹ چپلون میں انتقال ہوگیا۔

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَيْہِ رَاجِعُوْنَ

بقیہ صفحہ ۵۱ پر

## BOMBAY MERCANTILE CO-OPERATIVE BANK ELECTION

MR. MOHSIN H. CONTRACTOR
CHAIRMAN

MR. RIZWAN A. FAROOQUI
VICE-CHAIRMAN

DR. A.U. SHAIKH
CO-CHAIRMAN

Elected by Board Meeting of Bombay Mercantile Co-operative Bank on 28th December, 1993

1st Stage will be completed by April 1997. On completion of this plant 2 15 Megawatt electricity will be generated At a cost of Rs 10 crore. All the villagers will be benefited by cheap electricity

## SAHITYA SAMMELAN

All India Muslim Marathi sahitya sammelan which was suppose to be held in Dec will now be held in Ratnagiri on 5th & 6th of Feb 1994 Nearly 500 delegates including poets and writers will participate

## DR. M.A. AZIZ

Dr M A Aziz has been selected as the senate member of Bombay university for three years as faculty of medicine He is the trustee of Khilafat committee & the treasurer of the A K I Higher Education Society for Maharashtra College - Bombay

## ANNUAL NAAT KHAWANI & ELOCUTION COMPETITION

**Annual Naat Khawani & Elocution Competition on Prophet Mohammad (S.A.)** was held by the of **BAZM E MILLAT** on 19th of December'93 at Janjira in Raigad Dist **Mr. Ali M Shamsi**(Chairman of Kokan Mercantile Bank ) Presided the Function and **Mr. Gulam Md. Peshimam** (Managing Director Al-Samit International) was the Chief Guest

## MARRIAGES

**RESHMA** (D/o Abdul Gani Noormohammed Patanwala) Weds **AHMED** (S/o Late Mohammed Essa Dhunvavwala) on 26th December 1993 at Radio Club Bombay

**SHARMEEN** (D/o Aslam Murtaza Fakih) weds **YUNUS** (S/o Ziaulla (Sheriff of Banglore)) on 23rd of December 1993 at Nehru Centre Bombay

**TANVEER** (S/o Mr Yusuf Patankar) weds **SAMEENA** (D/o. late Mr Fakir Mohamed Dawe) on 14th December 1993 at National College, Bombay

**GHAZAL** (D/o late Mr Ebrahim Madaoo) weds **SULTAN** (S/o late Shaikh Hayder) on 19th December 1993 at Bhiwandi, Bombay

**ATIF** (S/o. Mr Arif Rais) weds **AALIYA** (D/o Akhtar Mahadi) on 4th of December 1993 at Catholic Gymkhana, Bombay

## OBITUARIES

### MR. AHMED ZAKARIA IS NO MORE

Our community leader and the patron, well-wisher of NAQSHE KOKAN, MR Ahmed Zakaria passed away suddenly due to massive heart attack on 11th Dec'93 in Bombay He will be remembered in the political, social, educational and religious activities of Maharashtra in particular and the community in general He was M L A , corporator, President of Kokan International President of Islamic Cultural Society of India, Chairman of Haj Committe, Chief Editor of Islamic Cultural Magazine. Member of Government Body of Anjuman - Islam and was actively associated with innumerable Social/Religious Organisations Special prayer for their honourable soul

**Mr. Sayed Ebrahim Al-Hada** Naqshe Kokan Subscriber, Died on 16th October 1993 at Kapado, Kenya He was 71

**Mr. Ahmed Mahmood Tisekar**, the father of Mr Giyasuddin and Mr Vazirmohamed of Kuwait and brother in law of Mr Sheikh Ismail of Nairobi, on 11th of October 1993 at the age of 82 in Tise (khed Ratnagiri)

## STUDENTS PAGE

### THINK IT OVER No. 9

*By Abdullah Fakih*

C.I

(A) Find a four-digit number which is a square and all its digits are even

(B) A four-digit number is the cube of the sum of its digits What is the number?

( ) The first three digits of a six digit square number and its last three digits form consecutive numbers What is the numbers?

**Solution to No. 8 of last month**

(A) 1681

(B) 2025, 3025, 9801

conduct a classes for teaching Arabic Language from 1st of January 1994. It will be a 3 months "CRASH COURSE". there will be two sittings of one & half hours each in week. The classes will be conducted by highly qualified Arabic teacher **Prof. Gulamhussain Hamlani** M.A.(Arabic & Political Science). A nominal fee of Rs. 300/- for the full course will be charged.

## ITALY'S FIRST MOSQUE

The Italian Capital Rome will soon have its first Mosque in an area of **30,000 square metres,** to accommodate a capacity of **2000 worshipers** at a time with a cost of Rs. **543 Million** so far.

## ISLAMIC BOOK FAIR IN US

An Islamic book fair helled on October in Philadelphia in United State with a AIM to create some sort of reapprochement between the American Citizens and the Arab and Muslims Community living in US

## M.H. THOKEN WAS CHIEF GUEST ON 30-12-93

Mr M.H. Thoken, the chairman of wonder flouring, S. Africa and originally from walwat Raigad (now settled in S. Africa) had come to visit his relative, villagers and friends in India devoted his valuable time by attending N.K.T.F. students competition on 30-12-93 in Bombay, despite of his pre occupation He was happy to see the educational activities of students in speech, General knowledge, Mathematics and English language competition. The Chief Guest, Mr. M.H. Thoken encouraged the students by giving prizes of Rs 100/= to each student in speech competition N.K. apprefciates this generous gesture

## MRS BILKIS RETIRES

The Popular and well known Urdu teacher of BMC and wife of Mr Ali M. Shamsi was felicitated on 30th Dec'93 by her students, colleagues & admires on her retirement from the service with dignity and honour.

## RELIGIOUS FREEDOM FOR MUSLIMS IN AUSTRIA

Dr. Abdullah Abdul Shakoor director of Islamic Centre of Vienna said that Muslims in Austria are freely carrying out religious Activities without fear of intimidation from anyone. most of the **muslims in** Austria are from **Turkish** and **Yugoslavia they came** there and settled down.

## A. KAYS HONOURED

Indian Cultural Council Relations - South Africa - bestowed upon Mr. A. KAYS the cultural services honour at Durban on 18-12-93 for his meritorious works & humanatarian services towards the upliftment of Indian Community in South Africa A. Shakoor Hurzuk (KAYS) is the consultant - editor & well known internationally for his writings & works.

## QUR'AN TRANSLATED INTO CHINESE LANGUAGE

The Dawah Academy of the International Islamic University at Islamabad, has Published the translation of the Holy Qur'an in Chinese Language recently Translation will be circulated among Chinese speaking people all over the World

**Interested People can Contact :** Dawah Academy of the International Islamic University, P.O. Box No.-1435, Islamabad(Pakistan).

## DINI MADRASA MORBA

Halima Madrasa for girls has to be established in Morba - Raigad Foundation stone was laid by Alhaj Husain S/o Late Md Isahque Dhanse on 29-11-93. Along with Dini Talim Primary teachers training college will be started in this premises

## SILVER JUBILEE

Farooq High School - Jogeshwari - Bombay is going to celebrate its Silver Jubilee in 1994 Ex- student should note & take interest

## DR. GOREKAR.

Prof N S Gorekar, the retired Prof.of St.Xaviers college & present Dir. of Anjuman - e - Islam Research Institute Bombay was awarded all India Mir Academy Lucknow honour for his services in Urdu.

## DABHOL DIST. RATNAGIRI

Power plant work sanctioned by the Govt. will be started from some 1994 by the American company

the oneness of humanity. No other religion, whatever its theory may be, has brought into practice the essential idea of oneness of men before God and man as Islam has done. Whether you contemplate a religion observance or prayers in a Mosque or a formal or solemn partaking of food in common the lowest is equal to the highest in Islam, the Sultan follows No other creed except that of Muhammad has been illuminative enough in practice. I do not mean the theory. to get rid of race complex, inferiority complex, the white, the brown, and the black complexes, it is only in Islam that there can no such problem

**(Aiyar, Sir C. P. Ramaswamy in Tribute to Islam)**

The above Statements are from **ISLAM WHAT OTHERS SAY** published by **Syed Ashraf Ali** the well known Islamic Scholar and director of **Bengal Doordarshan Dhaka**. The main object of this publication is to remove misunderstanding of Non-Muslims about Islam after a deep studies and research on various Non Muslims people regarding Islam.

## NEWS & HAPPENINGS

### KOKAN BANK ELECTION

Elections for the Board of Directors of Kokan Merchantile Co.op. Bank was held on 27th Dec 1993 with chaos, disturbances and all sorts of political election gimmicks Any way shared holders verdict must be accepted in true spirit to enable the newly constituted board to work smoothly, peacefully and more determination to expand and progress Naqshe kokan heartly congratulates all the following candidates who were declared elected :

Mr M D. NAIK (From Ratnagiri, Chiplun & Khed), Mr. ABU DALWAI (From Ratnagiri, Chiplun & Khed), Dr. KASSAM RAWOOT (From Shriwardhan), Mr. DON (From Thane District), Mr. SAHEB BIRDI (From Thane District), Mrs. REHANA UNDRE (Ladies Seat), Dr.(Mrs) MEHRUNNISA LAMBAY(Ladies seat), Mr. MOHAMED YUSUF FAKHRY(OBC SEAL) Mr. Ali M. Shamshi (From Bombay), Adv. NAZIM KAZI (From Bombay), Adv. M.R. VANOO (From Bombay), Prof A. A. KAZI (From Bombay), Mr. HAMID MISTRY (From Bombay), Mr. ZUBAIR ALI KHAN (From Bombay), Mr. KASSAM THAKUR (From Bombay), Mr. MOHAMED PARKAR (From Bombay), Mr. SHAUKAT ISMAIL SARANG (From Bombay), Mr. OSMAN MALWANKAR, Mr DILAWAR SIRGUROH & Dr A Q DALVI (From Bombay)

### B.M.C BANK ELECTION

In the meeting of Board of Bombay Mercantile Co-operative Bank on 28-12-93. Mr. Mohsin H. Contractor, Mr. Rizwan A. Farooqui and Dr. A.U. Shaikh were elected as chairman, vice chairman and co-vice chairman of the BANK repectively.

### HUMAN RIGHTS DAY

"HUMAN RIGHTS DAY" was celebrated by **Maharashtra United Nations Association** on Friday December 10, 1993 at Radio Club Bombay. The function was presided by **Justice V.S. Deshpande ESQR.**

Besides other issues on Human Rights, prominent Lawyers and Journalists spoke on **"TADA-IS IT INFRINGEMENT OF HUMAN RIGHTS."**

### INAUGURATION

The Inauguration of the Students Forum of **Maharashtra College of Arts, Science & Commerce** was held on 11th December 1993 at college Hall. **Hon'ble Shri Sitaram Kesri** (Minister of Welfare, Government of India.) attended there, and was presided by **Dr. Rafiq Zakaria** (President of Khairul Islam Higher Education Society.)

### FOOD FESTIVAL AND MEENA BAZAR

**FOOD FESTIVAL AND MEENA BAZAR** Kokni Muslim Club, Nairobi, held a highly successful Food Festival and Meena Bazar at the Sarit Centre on 30th of October 1993, In order to raise funds towards the forthcoming **East African Sports Festival** scheduled to take place in Nairobi during the next Easter holidays.

### THE INDO ARAB SOCIETY

**The INDO ARAB SOCIETY** held there Annual General Meeting on 11th of DEC. 1993. They will

**NAQSHE KOKAN**

*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Sub-Editors | Ismail Patni |
| | Sohel Hemani |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Consultant Editors | A kays Adv H, Pathan |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWI |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAIR MURUDKAR |




# EDITORIAL

## WELCOME 1994

Editorial board wishes a very Happy progressive and Peaceful New Year of 1994 to all its valued readers

## HEALTH IS WEALTH

Health for all by 2000 A D was pronounced in the world Health Assembly in 1977 and subsequently all the Govts were called by the Alma-Ata International Conference in 1978 to take some steps to achieve this goal The Govt of India is also trying to control a numerous killer diseases like Malaria, T B, Cancer, I H D etc Leprosy is a difficult health problem, 11 million people of the world are suffering with this dreadful diseases among this **1/3 are in India alone** Actual Registered cases of Leprosy are less than even half, due to fear of shame Taking note of this problem **late Prime Minister Mrs. Indira Gandhi** had fixed a target of the Year 2000 A D to remove Leprosy from India In the past many efforts had been made to get rid of disease like **Malaria, T.B., Small pox, Plague etc.**, but except Small Pox none of this disease have been totally removed Many efforts are being made to **eradicate Leprosy by the year 2000 A.D.** On early detection of cases multi drug regimes health, education, normal health activities, improvements in reconstructive surgeries, encouragements to more voluntary agencies, sparing of more funds, etc , can go a long way towards the aim of control of the disease The medical profession, The Govt authorities and the Voluntary agencies have taken responsibility to eradicate Leprosy by the year 2000 A D and polio by the year 2005 a d and last but not the least take all preventive measures to avoid AIDS Note Health is Wealth

## WHAT DOES ISLAM STAND FOR ?

I REGARD and all thinking men recognize Islam as one and only one truly democratic faith that is actually functioning in the world today Being a Hindu, firmly entrenched in the Hindu faith, I yet am bold to say so

My own religion has not succeeded despite its fundamentals philosophy implementing in practice

اشاعت کا ۳۰ رواں سال

# ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ نمبر ۲ | ماہ فروری ۱۹۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی


اعزازی نمائندے

| | |
|---|---|
| ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) | شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ) |
| سید حسن (ساؤتھ افریقہ) | ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ) |
| اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دوبئی) | حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر) |
| قمر الدین قاضی (پاکستان) | فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی) |
| عبد الرزاق سردار (بحرین) | مختار احمد حمدولے (دارالسلام) |

نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

کھیڈ: رتناگری: آئی / دائی اسولکر عبد المجید دائی مجگاؤنکر


ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے۔

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۰۳/۱ے نواناگر ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں، بمبئی ۴۰۰۰۱۰ فون: ۸۷۰۶۵۰۲

مقام طباعت: گیرنل انٹر پرائزز بھائیکلہ، بمبئی ۲۷

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک


تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم

کتابت: زبیر احمد جاوید، ندیم وسیم احمد جیلانی

اس ماہ کے

## نقوش

انسان کی زندگی میں ہر
طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی
کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے
موقع پر تقریبات ہوتی ہیں
شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ،
بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان
میں کامیابی، بیرون ملک
روانگی، وطن میں آمد،
حج وزیارت .. ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔
اور ہر یاد کے ساتھ کسی
مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی
ہے رنج کے موقع پر سوگ
ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ،
قرآن خوانی ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
ایک موسم آتا ہے، دوسرا
جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں،
سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں
جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے
ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ
ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور
مدام چلتا ہے: عید، بقرعید
محرم، شب برات، میلاد النبی،
ماہِ رمضان ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
بھائی کی شادی میں تو
تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔
دوست کے ہنی مون پر
افلاطون۔ قرآن خوانی میں
نان خطائی۔ باراں میں برفی،
سرما میں گاجر کا حلوہ۔
رمضان میں مالپوہ۔ عید
میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز
ہونے کے بعد سوال پُوچھا
جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی
کہاں سے خریدی؟" تو
سلیمان مٹھائی والے کا نام
بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔
یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان
مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی
ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی
کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان
مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے
سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام،
ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ
اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ
مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں
کوئی مٹھائی نوشِ جان
فرمایئے۔

# جب کبھی
# مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
# سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے
مینارہ مسجد
۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۳۔ ۴۰۰
فون ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۴۳

# شعبان میں اپنے نفسوں کو پاک کرلو!

شعبان المعظم ایک ایسا مبارک و مسعود مہینہ ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے سال کے بارہ مہینوں میں رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل و سعید مہینہ شعبان ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں کثرت سے روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نہیں کہتا کہ شعبان کے روزہ فرض ہیں۔ لیکن دوزخ سے بچاؤ کے لئے سپر (ڈھال) ہیں لہٰذا جو کوئی مجھے قیامت کے دن دیکھنا چاہے وہ شعبان کے روزے رکھے۔ بہرحال شعبان کا مہینہ رمضان المبارک کے لئے ابتدائیہ پیش لفظ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آثار سعید میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کا مبارک مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو پاک کرلیا کرو جیسے کہ تم رمضان میں اپنے نفسوں کو پاک کیا کرتے ہو۔

افسوس صد افسوس! آج کا مسلمان اس ماہ مبارک کی برکتوں عظمتوں فضیلتوں اور سعادتوں سے تقریباً قطعی طور پر بے بہرہ ہوچکا ہے اور اس ماہ کی پندرہویں شب کو ہی سب سمجھتا ہے اور بقیہ دنوں کو یکسر فراموش کردیتا ہے۔ حالانکہ اس ماہ مبارک میں ذکر و افکار فرض و نوافل کی پابندی ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور نیکی کے جو بھی کام ہو [illegible] ہو کر کسی بھی طرح اللہ کا قرب حاصل کریں اور تمام گناہوں سے توبہ پاک ہوکر واقعی اس قابل بن [illegible] کہ رمضان کے روزوں کی صحیح لذت [illegible] سے بہرہ ور ہو [illegible]۔

ماہنامہ نقش کوکن

# صدقۂ فطر

رمضان المبارک [illegible] اور [illegible] نعمت کی [illegible] کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مہینے میں [illegible] مالک کو خوش کرنے کے لئے دن رات عبادت کرتے رہتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ رات کو قیام کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور ذکر و تسبیح کلمہ اور درود شریف کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا ہونے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہیں۔ ایک خوشی جو اسے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب رمضان شریف ختم ہوا تو اس سے اگلے دن کا نام عیدالفطر ہوگیا۔ ہر دن تو ایک ایک روزہ کا افطار ہوتا ہے۔ مگر عیدالفطر کو پورے مہینے کا افطار ہوگیا۔ اور پورے [illegible] کے افطار کی [illegible] خوشی ہوئی۔

دوسری قومیں اپنے تہوار کھیل کود میں یا فضول [illegible] باتوں میں گذار دیتی ہیں۔ مگر اہل اسلام پر حق سبحانہ تعالیٰ شانہ کا [illegible] انعام ہے کہ ان کی خوشی [illegible] کے دن وہ عبادت اور سجدہ شکر ہوا کرتے ہیں چنانچہ رمضان المبارک [illegible] بخیر و خوبی اور شوق عبادت گذارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔

پہلی عبادت نماز عید۔ دوسری عیدالفطر۔ تیسری حج بیت اللہ۔ حج جو کہ ذی الحجہ میں ہوتا ہے مگر رمضان شریف [illegible] ہوتے ہی یکم شوال سے موسم حج شروع ہوتا ہے

ہے۔ یہاں عید الفطر اور صدقۂ فطر کے چند مسائل تحریر کیے جاتے ہیں۔

(۱) صدقۂ فطر ہر مسلمان مرد و عورت پر جبکہ وہ بقدر نصاب کا مالک ہو۔ واجب ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیز ہو کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہو جاتی ہے۔ تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا۔ اور اس کے ذمہ صدقۂ فطر واجب ہوگا۔

(۳) ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی ذمہ صدقۂ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔

(۴) جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی سے روزے نہ رکھے ہوں ان پر فطرہ ان پر واجب ہے جبکہ وہ کھانے پینے صاحب نصاب ہوں۔

(۵) جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا تو اس کا صدقۂ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

(۶) جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا تو اس کا صدقۂ فطر واجب نہیں اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقۂ فطر واجب ہے۔

(۷) عید کے دن یعنی کی عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے۔ اور جب تک ادا نہیں کریگا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

(۸) صدقۂ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو کیلو گندم اور یا اس کی قیمت ہے۔ اسی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتے ہیں۔

(۹) ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک سے زیادہ فقیروں کو دینا بھی جائز ہے۔ اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

(۱۰) اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ لیکن میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقۂ فطر ادا کرنا درست نہیں۔ اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ دادا، دادی کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتے۔

(۱۱) صدقۂ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ اس لئے صدقۂ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اچھائی کے کام میں لگانا درست نہیں ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ گھر کے ہر فرد کی جانب سے فطرہ نکالنا واجب ہے اور وہ بھی عیدگاہ جانے سے قبل نکالنا افضل اور بہتر ہے تاکہ غریب و محتاج اور بیواؤں کی بھی عید ہماری عید کی طرح خوش و خرم گذرے اور وہ بھی خوشی سے اشیاء فراہم کرکے بچوں کی عید دیکھ سکیں۔

# ماہ شعبان، حقیقت کے آئینہ میں

س ۔ پندرہویں رات میں عبادت اور دن میں روزے کی کیا حقیقت ہے ۔

ج ۔ شعبان کے مہینے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا معمول مبارک یہ تھا کہ اس ماہ میں بکثرت روزہ رکھتے اس سے عبادت وبندگی کا اہتمام بدرجہ اتم ثابت ہے اور اس کے لیے شعبان کے پورے ایام میں جس قدر اور جتنی کثرت ہو سکے ایک امتی کو کرنا چاہیئے ۔ اس حکم سے اگر مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے تو آخری دن کو الگ کرسکتے ہیں ۔ اس مہینہ کے شروع کے ایام ہوں، درمیانی دن ہوں یا آخری عشرہ کے کچھ دن ہوں ۔ ہر ایک کے اندر اپنی بساط بھر جتنا ہو سکے روزہ رکھنا احادیث کا تقاضہ ہے مہینہ کی پندرہویں تاریخ اس قاعدہ سے الگ نہیں ہے، اس دن بھی روزہ رکھا جائے، اور اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے شخصی طور پر ہر کوئی عبادت اور دعا کا بھی اہتمام کرے اور پندرہ تاریخ کے علاوہ اس ماہ کے اور دنوں میں بھی عبادت ودعا میں مشغول رہے، اور روزہ رکھے ۔

پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت سے متعلق

(۱) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نصف شعبان کی رات میں اللہ پاک اپنی مخلوق کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور مشرک دکینہ پرور کو چھوڑ کر سب کی مغفرت فرماتے ہیں ۔

(۲) عثمان بن ابی العاصؓ روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب نصف شعبان کی رات آتی ہے تو ایک آواز دینے والا یہ آواز دیتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ میں قبول کروں ؟ ہے کوئی [illegible] کرنے والا جسے میں عطا کروں ؟ [illegible] ہر شخص کو اس کی طلب کردہ چیز عطا کی جاتی ہے سوائے بدکار عورت اور مشرک کے ،،

ان احادیث مبارکہ کی بناء پر یہ بات ثابت ہوئی کہ پورے مہینہ میں عبادت، دعا اور روزہ کا اہتمام کرنا اور پندرہویں رات کو عبادت ودعا کا اہتمام زیادہ کرنا حدیث پاک کا تقاضہ ہے ۔

س ۔ پندرہویں شعبان کی رات میں بہترین کھانے کا اہتمام اور اس رات کو جشن کے طور پر منانا، چراغاں کرنا، پٹاخے چھوڑنا، نیاز وفاتحہ کرنا کیسا ہے ؟

ج ۔ احادیث سے اس رات کی شرعی اہمیت اور فضیلت ثابت ہے، لہٰذا اس رات کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن ان کمزور روایات کا سہارا لے کر جو بدعات رائج کردی گئی ہیں ان کا [illegible] کسی طرح جائز نہیں، مثلاً ۔

پندرہویں رات کو قبرستان میں میلہ لگانا، چراغاں کرنا، قبروں پر مرد وزن کا جمع ہوکر فاتحہ خوانی کرنا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قول اور عمل سے اس کا ثبوت نہیں ملتا، اسی طرح [illegible] میں چراغاں کرنا تہواروں کی طرح شب برأت کی تقریبات [illegible] جلسے کرنا، اجتماعی دعاؤں کا اہتمام کرنا، یہ سب اعمال دیکھنے میں بہت اچھے لگتے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح ثابت نہیں ہیں اس لیے ان کو دین سمجھ کر اور کار ثواب کی نیت سے عمل کرنا جائز نہیں کیونکہ عہد نبوی و صحابہ میں ان مذکورہ باتوں کا کہیں ذکر نہیں ملتا ۔ افسوس ہمارے کچھ بھائی اس دن حلوہ پکاتے ہیں، اور شب برأت کے نام سے مسلمانوں میں حلوہ خوری کا بڑا اہتمام ہوتا ہے ۔ عوام الناس میں یہ مشہور ہوگیا ہے کہ چونکہ غزوۂ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان

# عورتوں پر مردوں کو فضیلت کس لئے...؟

(از عثمان غنی عادل (دبئی))

خلیجی ملکوں میں، جہاں دیگر ممالک کے علاوہ ہند و پاک کے بھی لاکھوں افراد بسلسلۂ روزگار مقیم ہیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ انھوں نے حصول معاش کے ساتھ ساتھ اپنی روحانی اخلاقی تربیت کے لئے ہفت روزہ درس قرآن و حدیث کے حلقے بھی قائم کر رکھے ہیں۔ ایسے ہی بعض حلقہ ہائے درس میں راقم الحروف بھی شریک رہتا ہے۔ اور مختلف نوعیت کے سوالات سے سابقہ بھی پڑتا ہے۔ سوالات زبانی بھی ہوتے ہیں اور تحریری بھی، تاہم اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے باوجود کوشش رہتی ہے کہ تفاسیر قرآن، حدیث و فقہ اور تاریخ کے علاوہ علمائے دین کی آراء سے استفادہ کر کے معلومات بہم پہونچا سکوں۔ چونکہ زیادہ تر سوالات معاشرتی مسائل سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس بنا پر تفصیلی جواب کو حیطۂ تحریر میں بھی لے آتا ہے۔

درج ذیل سوال بھی دراصل اسی طرح ایک خاتون بہن کے ذہن کا اشکال ہے جس کا ایک جواب راقم الحروف نے اپنی استطاعت کے مطابق دینے کی کوشش کی ہے امید ہے افادۂ عام کا باعث ہوگا۔

**سوال:** ۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ "مردوں کی کمائی میں مردوں کا حصہ ہے۔ اور عورتوں کی کمائی میں عورتوں کا حصہ"، اور آگے مزید کہا گیا ہے کہ "مردوں کو عورتوں پر قوام (حاکم) بنایا گیا ہے اس وجہ سے کہ وہ ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں"۔ سورہ نساء کی اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ کیا مرد، عورتوں پر صرف اس وجہ سے فضیلت اور برتری رکھتے ہیں کہ وہ عورتوں کی یا اپنے خاندان کی کفالت کرتے ہیں؟ اگر یہی بات وجہ فضیلت ہے تو آج عورتیں بھی معاشی خود مختاری حاصل کر کے اپنی اور اپنے خاندان کی نقش کوکن

کفالت کر سکتی ہیں اور کر رہی ہیں، پھر عورتوں پر مردوں کو کس لحاظ سے فضیلت حاصل ہوگی۔؟ اسکا جواب مضمون صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عورتیں اپنی ساخت (فطرت) کے لحاظ سے جن نزاکتوں اور لطافتوں کی حامل ہیں اس کو پیش نظر انھیں بھاری بھر کم سیاسی و معاشی ذمہ داریوں سے الگ ہی رکھا گیا ہے۔ ان کے برعکس مردوں کی ساخت (بناوٹ) جن محنتوں اور مشقتوں کو جھیل سکتی ہے، اسی اعتبار سے ذمہ داریوں کا بھاری بوجھ مردوں پر ڈالا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ عورتیں کسی بھی قسم کی مردانہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی اہل نہیں ہیں مسئلہ یہ ہے کہ قدرت نے جو فرائض — عورتیں کے ذمہ کئے ہیں کیا مرد ان فرائض کو ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟

**عورت کا مقصد تخلیق:** ۔ پھر ایک بنیادی سوال جس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ اس عالم رنگ و بو میں عورت کا مقصد تخلیق اور غایت وجود کیا ہے۔؟ قرآن کی رو سے عورت کا وجود دو مقاصد کیلئے ہے۔ ایک یہ کہ وہ مرد (شوہر) کیلئے وجہ سکون ہے چنانچہ سورہ الروم میں فرمایا گیا ہے کہ

"اور یہ اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی"

دوسرا مقصد نسل انسان کا پھیلاؤ اور ان کی تعلیم و تربیت ہے۔ چنانچہ سورہ نساء کی ابتدائی آیت میں فرمایا گیا کہ "لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔

جواب :- یہ بات کہ عورتوں کی کمائی میں عورتوں کا حصّہ ہے۔ اس سے مراد وہ آمدنی ہے۔ جو ایک عورت کو اسکے والدین کی وراثت یا کسی وصیت کے ذریعہ حاصل ہوا ہے یا شادی کے وقت مہر کی صورت میں ملنے والی وہ رقم ہے جس کی ادائیگی نکاح کے ساتھ ہی ایک شوہر واجب ہو جاتی ہے۔ ان کے علاوہ کسی ملازمت سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی عورتوں کا اپنا ہی مال ہوتا ہے جس پر ایک مرد، شوہر ہونے کے باوجود اپنا حق جتا نہیں سکتا کیونکہ ملازمت کر کے خاندان کی کفالت کرنا عورتوں پر واجب ہی نہیں کیا گیا ہے، البتہ حالات اور خاندان کی ناگزیر ضرورتوں کے پیش نظر میاں بیوی آپس کی رضامندی اور باہمی سمجھوتے کے تحت مل جل کر خرچ کر سکتے ہیں اور عورت چاہے تو اس طرح کفالت پر خرچ کی گئی اپنی رقم کا حساب رکھ سکتی ہے اور شوہر کا ہاتھ کشادہ ہو جانے پر اس سے واپس لینے کا حق بھی رکھتی ہے۔

مرد ہی قوام کیوں :- رہی یہ بات کہ مردوں کو عورتوں پر قوام (نگران) کس لحاظ سے بنایا گیا ہے تو اس کی ایک بنیادی وجہ بعد کی آیت ہی میں بتا دی گئی ہے کہ "مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں"۔ لیکن بات اتنی ہی نہیں ہے بلکہ "قوام" کا لفظ وسیع المعنیٰ ہے۔ اس کے ایک معنیٰ محافظ (حفاظت کرنے والے) اور دوسرے منتظم (انتظام کرنے والے) کے بھی ہیں۔ اردو زبان میں نگراں کا لفظ ان تمام معانی کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد ایک بیوی کا شوہر ہی نہیں بلکہ خاندان کا کفیل بھی ہوتا ہے جو بیوی کے کھانے کپڑے اور مکان کی فراہمی سے لے کر اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بھی ذمہ دار ہے اب اگر کسی حکومت کا نظام چلانے کے لئے ایک سربراہ مملکت کا ہونا ضروری ہے اور کسی ادارہ کے انتظامات کے لئے ایک منتظم کا وجود ناگزیر ہے تو خاندان جیسے اہم ترین ادارہ کیلئے کسی نگراں کا ہونا کیوں ضروری نہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس منصب کیلئے مرد سے زیادہ کون موزوں ہو سکتا ہے؟ عورتوں کی اپنی ذمہ داریاں کیا کم ہیں کہ مذکورہ بالا مردانہ ذمہ داریوں کا مزید بوجھ

اس خدا سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران کر رہا ہے۔"

**مغرب کی ایک تصویر:۔** واقعہ بھی یہی ہے کہ مرد و عورت کی باہمی رفاقت، محبت اور دل سوزی سے خاندانی نظام کو پائیداری اور معاشرہ کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔ آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ شریعت اسلامی میں پردے کے احکام۔ تعزیراتی قوانین کے نفاذ اور حلال و حرام کے ضابطے کا ایک بڑا حصہ، خاندانی نظام کے تحفظ و بقا اور ایک صالح نظام معاشرت کے ارتقاء کے لئے ہی وقف ہے۔ مغرب کے نظام معاشرت میں چونکہ مادی فائدوں اور اسی دنیا کے عیش و آرام کے حصول کو پہلا اور آخری ہدف قرار دے دیا گیا ہے۔ اس لئے ان کی تکمیل کیلئے اور عورت کا یکساں طور پر دفاتر اور کاروباری اداروں میں جتے رہنا ان کی لازمی ضرورت بن چکا ہے۔ آج ان کے گھر، گھر نہیں، محض بس اسٹاپ اور مسافرخانے بن کر رہ گئے ہیں، جہاں تھوڑی دیر کے لیے آ کر تھکن اتاری جاتی ہے، ورنہ دن رات کا تین چوتھائی سے زائد وقت دفتروں، ریستوران، نائٹ کلبوں اور دیگر تفریح گاہوں میں گزر جاتا ہے۔ پھر معاشی مساوات نے عورتوں کو خود مختار اور احساس برتری کا جس طرح شکار بنا دیا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کی اکثریت اب شوہروں کی اطاعت اور خاندان کی ذمہ داریوں سے بے نیاز ہو چکی ہیں۔ خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ قومی و ملکی ترقی کے نام پر مغرب نے عورتوں کو جو آزادی اور خود مختاری عطا کی ہے اس نے وقتوں کے تقدس اور خاندان کے استحکام کو شدید نقصان پہونچایا ہے۔ برطانیہ کی ایک حالیہ سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت معاشی خود مختاری حاصل کرنے والی عورتوں کی اکثریت شادی کی ذمہ داری سنبھالنے اور ایک شوہر کی مطیع بن کر رہنے کی ایک جائزہ کے مطابق مغرب میں شادی شدہ زندگی کی مدت اوسطاً پانچ سال رہ گئی ہے۔ بجائے آزادانہ میل ملاپ کو ترجیح دیتی ہے۔ مغرب ہی کی ایک اور ریاست سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب "پروسٹرائیکا" کے نام سے لکھی ہے، جس کے ایک باب میں نہایت واضح الفاظ کے ساتھ یہ اعتراف موجود ہے کہ۔

**اعترافِ حقیقت:۔** "ہماری مغربی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا اور اس کو گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فائدے حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ بھی ہوا، اس لئے کہ مرد و عورت دونوں ہی کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس پیداوار میں اضافے کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو کر رہ گیا اس خاندانی نظام کی تباہی کے نتیجے میں جو نقصانات ہمیں برداشت کرنے پڑے ہیں وہ ان فائدوں سے بہرحال زیادہ ہیں جو پیداوار کے اضافے سے حاصل ہوئے لہٰذا میں اپنے ملک میں "پروسٹرائیکا" کے نام سے ایک تحریک شروع کرنے جا رہا ہوں۔ جس کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ عورت جو اپنے گھر سے باہر نکل چکی ہے، اس کو واپس گھر لایا جائے ورنہ جس طرح ہمارا خاندانی نظام تباہ ہوا ہے اسی طرح ایک دن پوری قوم تباہ ہو جائے گی۔"

**جس نے سورج کی شعاعوں کو...!** یہ ہے کرب، جس کے اظہار پر دانشورانِ مغرب اب مجبور ہو گئے ہیں حقیقت بھی یہی ہے کہ اس وقت دنیا پر مغرب کی برتری کی بنیادی وجہ اس کی تہذیب یا نظام حکومت نہیں بلکہ محنت اور علم کی بنیاد پر حاصل ہونے والی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی ہے۔ اگر مغرب، ڈارون اور فرائیڈ کی اندھی تقلید میں انسانی فطرت کو حیوانی فطرت...

یہ قیاس کرنے کی غلطی نہ کرتا اور اخلاقی قدروں کو انسانی سماج کی لازمی ضرورت سمجھتا تو حکومت و سیاست کی گتھیاں سلجھانے کا دعویٰ کرنے والا اپنی معاشرتی زندگی کے گیسو سنوارنے میں انتشار و پراگندگی کا شکار نہ ہوتا۔

**طاؤس فقط رنگ :-** افسوس کہ اہل مغرب کی تقلید میں ہم نے بھی اپنی قوانین کو معاشی تگ و دو کے میدان میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ نقصان قوم کے لاکھوں مردوں کی بے روزگاری کی صورت میں ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ آخر یہ جوان جو اپنی بے روزگاری کے سبب اپنے گھر والوں پر بوجھ بنے رہنے پر مجبور رہتے ہیں یا پھر روزگار کے جائز ذرائع نہ پا کر اپنے وقت اور صلاحیت کا غلط مصرف نکال لیتے ہیں۔ کیا یہ کسی ماں کے بیٹے، کسی بہن کے بھائی، کسی بیٹی کے باپ اور کسی بیوی کے شوہر نہیں ہوتے اور کیا ان مردوں کے برسر روزگار ہونے کا فائدہ عورتوں کو نہیں پہونچ سکتا تھا؟

**ترجیحات کی غلطی :-** ایک ایسے ملک میں جہاں مردوں کی ایک بڑی تعداد پہلے ہی روزگار سے محروم ہے وہاں نام نہاد قومی ترقی کے نام پر عورتوں کو روزگار فراہم کرنا نہ صرف ان کے ساتھ زیادتی ہے۔ بلکہ اپنے ساتھ بھی ایک طرح کا مذاق ہے۔ منصوبہ بندی کی یہی وہ غلط ترجیحات ہیں جن میں حکومتیں بھی ملوث ہیں۔ ادارے بھی اور افراد بھی۔ اس کے برے نتائج کو اگر آج ہم محسوس نہیں کر رہے ہیں تو اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ روس کے سابق صدر کو ستر سال بعد اپنے معاشرتی نظام کی تباہی کا احساس ہوا ہے اور ہمارے تجربے کی عمر ابھی اس سے کچھ کم ہے۔

**ایک المناک حقیقت :-** علاوہ ازیں یہ بھی ایک المناک حقیقت ہے کہ مغربی معاشرہ کے بالمقابل ہمارا مشرقی معاشرہ بھی کوئی مثالی معاشرہ نہیں ہے۔ خود مسلم معاشرہ بھی طرح طرح کی بے اعتدالیوں کا شکار ہے۔ اس کے اعتدالیوں میں سے ایک بے اعتدالی یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں عبادات

بقیہ کوکن

کے مسئلے مسائل بیان کرنے میں جس قدر زور بیان صرف کیا جاتا ہے، اس کا نصف حصہ بھی معاشرتی مسائل اور ان کی وضاحت پر صرف نہیں کیا جاتا، حالانکہ عبادات کے سلسلے کی غلطی بہر حال ایک فرد تک محدود ہوتی ہے جبکہ معاشرتی معاملات میں غلطیوں کے اثرات لازماً دوسروں تک پہونچتے ہیں۔ بلاشبہ شریعت اسلامی میں عبادات کو اولین اہمیت حاصل ہے لیکن عبادات کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ ہمارے معاملات درست ہوں، معاشرتی نظام درست ہو جائے۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاس بہترین اصول معاشرت موجود ہیں لیکن حقوق و فرائض کا شعور عام نہیں، بہترین قوانین معشیت موجود ہیں لیکن معاشرہ میں ان کا چلن عام نہیں، کچھ نہ کچھ تعلیم کا بھی چرچا ہے لیکن تربیت عام نہیں۔ چنانچہ اپنے ہی قول و عمل کے نفاذ میں گرفتار مسلم معاشرہ آج جس قدر نگاہ غیر میں نشانۂ ملامت بنا ہوا ہے۔ اسی قدر اپنوں کی بیگانگی کا بھی شکار ہے۔

**کرنے کا کام :-** سوال یہ ہے کہ اس کا علاج کیا ہے؟ یقیناً اس کا مکمل علاج تو اسلامی حکومت کے قیام کے بغیر ممکن نہیں ہے البتہ موجودہ صورت حال میں جو کام ہمارے بس کا ہو سکتا ہے اور جس کے ہم مکلف ہیں — وہ یہ ہے کہ ہمارے پڑھے لکھے اور اسلامی تعلیمات و قوانین سے واقفیت رکھنے والے افراد اٹھیں اور سیاسی ہنگامہ آرائیوں — سے قطع نظر کر کے تعلیمی میدان کو اپنا خصوصی ہدف بنا لیں۔ معاشی اور سماجی میدانوں میں بھی خاموشی کے ساتھ بنیادی اور ٹھوس کام انجام دیتے رہیں علاوہ ازیں مردوں کے ساتھ ساتھ اگر ہماری خواتین بھی اپنے حقوق و فرائض اور فطرت کے لطیف تقاضوں سے باخبر ہو سکیں تو اپنے رہنما اصولوں کی بنیاد پر مسلم معاشرہ — آج بھی ایک مثالی معاشرہ بننے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

سوال یہ بھی ہے کہ کیا ہم اپنی ترجیحات کو بدلنے اور انھیں درست کرنے کے لئے تیار ہیں۔؟

# انقلاب۔ (سفید اور ارغوانی)

دو چار مہینے ہوئے ہوں گے جب ہم نے ایک فلم دیکھی تھی جس میں ہندی فلمی دنیا کے مشہور معروف ، مقبول

**یوسف ناظم**

ولن (یعنی اوم پوری) کو ایک سین میں دودھ سے غسل کرتے دکھایا گیا تھا۔ کئی لوگ ان پر دودھ سے بھرے خم کے خم لنڈھا رہے تھے۔ یہ غسل عام تھا یعنی پس پردہ سین تھا (جو چیز پردۂ فلم پر دکھائی جائے اسے پس پردہ نہیں رکھا جاتا)۔ اوم پوری دودھ سے نہا کر بہت خوش تھے۔ ہم اسی دن سے پریشان تھے کہ شہر بمبئی میں اتنا دودھ کہاں سے آ گیا۔ اب کہیں جا کر اخباروں کے ذریعے معلوم ہوا کہ یہ تو وہ دودھ ہے جو ہر روز سرکاری دودھ گھر موقوعہ ورلی سے سمندر میں بہایا جاتا ہے۔ ہمارے ایک ذہین اور باخبر فلم ساز نے اپنی فلم کے ایک منظر میں (تا دیعنی اوم پوری کے غسل صحت کیلئے) اس دن ایک ہزار لیٹر دودھ بلا قیمت منگوا لیا تھا اور اس میں پانی کا پیوند لگائے بغیر سارا کا سارا دودھ 'ممدوح' پر نچھاور کر دیا گیا تھا (آٹھ دس لیٹر دودھ "دو غسالہ" لوگ بھی پی گئے ہوں گے۔ ویسے لوکیشن پر پینے کی دوسری چیزیں بھی بہت تھیں لیکن دودھ پہلی مرتبہ منگوایا گیا تھا) سرکاری ڈیری فارم سے اس طرح بہائے جانے والے دودھ کا احوال یہ ہے کہ کوئی ۲ لاکھ لیٹر دودھ یوں ہی گٹر میں بہا دیا جاتا ہے۔ یہ کام مشترکہ طور پر انجام پاتا ہے اور ورلی

نقش کوکن

ڈیری کے ذمے ۵۰ ہزار لیٹر دودھ بہانے کا کام دیا گیا ہے تقسیم کار کی وجہ سے یہ مہم جلد سر ہو جاتی ہے۔ سنا گیا ہے کہ ورلی سی فیس پر جتنے لوگ سمندر میں نہاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی نانیوں دادیوں نے دودھوں نہاؤ اور پوتوں پھلو دعائیں دی تھیں۔ (ان دعاؤں کی پہلی قسط تو بہر حال قبول ہو گئی دوسری قسط بھی ہوئی ہو گی لیکن مشتہر نہیں ہوئی) یہ تو اتفاق کی بات ہے اور جغرافیائی حالات ہیں کہ جو سمندر یہاں بہتا ہے وہ بحرۂ عرب ہے اور وسعت میں دنیا کے دوسرے سمندروں سے ہمسری کرتا ہے اگر اس کی جگہ کوئی نہر یہاں بہتی ہوتی تو اب تک تو وہ خالص دودھ کی نہر بن چکی ہوتی کیونکہ مشہور یہ ہے کہ "دودھ کا بہائی کا سلسلہ برسوں سے جاری ہے اور ہر سال کوئی ۲۵ کروڑ لیٹر دودھ دریا برد ہو جاتا ہے۔ ویسے دریا برد کئے جانے کے لائق ہمارے یہاں بہت سامان ہے لیکن فی الحال ہماری توجہ صرف دودھ پر ہے۔ (زمین پر تو سفید انقلاب پوری طرح نہیں لایا جا سکا لیکن سطح آب پر (تھوڑی دیر کے لئے سہی) یہ سفید انقلاب روز صبح آتا ہے اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے غروب ہو جاتا ہے۔ شہر بمبئی کے باشندوں میں سے جسے بھی دودھ سے نہانے کا شوق ہوتا ہے وہ وقت مقررہ پر ساحل سمندر میں پہنچتا ہے۔ غسل شیر کا عاشق بھی سمندر میں چھلانگ لگا دیتا ہے۔ کف پریڈ پر تو نہیں لیکن ورلی سی فیس یعنی ورلی کے رخسار سمندر پر جو بھی جھاگ نمودار ہوتا ہے وہ اسی ملائی کا مرہون منت ہوتا ہے۔ دودھ کے ماہرین کا خیال یہ ہے کہ جس دودھ کو سمندر کے نام

انتساب کیا جاتا ہے وہ عوام کے استعمال کے لائق نہیں
ہوتا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ دودھ پھٹ جاتا ہے۔ لوگ
پوچھتے ہیں کہ اگر ہر سال ہمارے یہاں ۲۵ کروڑ لیٹر
دودھ پھٹ جاتا ہے اور برسوں سے پھٹتا چلا آرہا ہے
تو کیا یہ کسی عاشق کا گریبان ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا
جائے۔ خاک شدہ آرزوؤں کی بات تو سمجھ میں آتی ہے
لیکن اتنے ٹنوں اور چاک شدہ دودھ کی بات سمجھ
میں نہیں آتی۔ خود شہر بمبئی میں لاکھوں بچے ایسے
ہوں گے جنہیں معلوم نہیں ہوگا کہ دودھ بھی کوئی پینے
کی چیز ہوتی ہے۔ ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ وہ بچے
ہوتے ہیں جن کے صرف پانی کے دانت ہوتے ہیں دودھ
کے دانت ہوتے ہی نہیں ہیں۔ دودھ پئیں گے تو دودھ
کے دانت نمودار ہوں گے یا صرف پانی پینے سے نمودار
ہو جائیں گے۔ ہمارے یہاں پچھلے چند سالوں سے یہ ہو رہا
ہے کہ بچے تو بچکانہ باتیں نہیں کرتے لیکن ارباب حل و
عقد ضرور ایسے کارنامے انجام دیتے ہیں جنھیں طفلانہ
کہنے میں بھی تکلف ہوتا ہے۔ ہمیں تو یہ ڈر ہے کہ اگر
ہمارے اس نوع کے کارناموں کی خبریں باہر جاتی رہیں
اور ہمارے احباب، اور اہل کرم، حضرات ان خبروں
پر غور کرنا شروع کر دیں تو ہماری فارن ایڈ، خطرے
میں نہ پڑ جائے۔ پیداوار دوسرے ملکوں میں بھی ہوتی ہے
آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ تو وہ ملک ہیں جنھیں دودھ سے
دھلے ملک کہا جا سکتا ہے ان ملکوں میں نہریں بھی بہت
ہیں لیکن پتہ نہیں وہاں کی سرکار دودھ بہانے کے لئے
منصوبے کیوں نہیں بناتیں۔ یہ اس قسم کے پراجکٹ
شروع کئے جائیں تو انھیں کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل
تک پہنچانے کے لئے ایک علیحدہ محکمہ بھی قائم کیا جا سکتا ہے
اور کئی لوگ روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ ان دونوں ملکوں
کو ہم سے سبق لینا چاہیئے۔
ہمارے کلچر میں دودھ کے دانت اور چھٹی کے

نقش کوکنی

دودھ کی بڑی اہمیت ہے۔ ترتیب میں چھٹی کا دودھ
پہلے آتا ہے لیکن اب شاید یہ بھی دودھ کے دانتوں کی
طرح مفقود الخبر ہو گیا ہے۔ کلچر میں بھی کافی تبدیلی آگئی ہے
اور اب لوگ ایک دوسرے سے تعلقات رکھنا پسند
نہیں کرتے۔ مجبوری کی بات اور ہے۔ دودھ کے
رشتوں پر بھی اوس پڑتی جارہی ہے۔ اور اس
کی وجہ شاید یہ ہے کہ دودھ کے رشتے صرف
انسانوں میں رائج ہیں۔ دودھ دینے والے
جانوروں میں یہ سلسلہ شروع ہی نہیں ہوا ورنہ
گائیں، بھینسیں اور بکریاں بھی دودھ کے رشتوں میں
بندھی ہوئیں۔ اور دودھ شریک بہنیں کہلاتیں۔ اور
ان میں بھی خوب خاندانی جھگڑے ہوتے) لیکن
اس معاملے میں مشکل یہ ہے کہ دودھ دینے والے
جانوروں کے دودھ میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ
وہ صرف انسانوں کے کام کا ہوتا ہے یا اور زیادہ سے
زیادہ صرف ہم جنس جانوروں میں مقبول ہوتا ہے۔
دودھ کے اس طرح بہائے جانے کی خبر سے
عوام میں تشویش ضرور پھیلی اور عوام میں۔ سے کچھ عوام
کو غم و غصہ میں بھی مبتلا ہوتے دیکھا گیا۔ لیکن یہ کیفیت
صرف ۴ دن رہی۔ انہی چار دنوں میں اعلیٰ سطح پر
یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ عوام کی تشفی کے لئے ایک دودھ سدھار
کمیٹی کا تقرر کر دیا جائے۔ اس کمیٹی کا نام ہوگا
دودھ کمیٹی اور چونکہ یہ کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ کے
لئے ایک حد مقرر ہوتی ہے اس لئے یہ کمیٹی بھی اس
بات کی پابند ہوگی کہ اس صدی کے اختتام تک اپنی
رپورٹ پیش کر دے۔ یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ اگر
کمیٹی نے مدت مقررہ سے پہلے رپورٹ پیش کرنے
کی کوشش کی تو اسے برخاست کر دیا جائے گا۔
رپورٹیں پڑھنے کے لئے سرکار کے پاس وقت بھی تو
ہونا چاہیئے۔ اس وقت بھی کوئی سات سو سے زیادہ

رپورٹیں سرکار کے زیر مطالعہ ہیں جن میں سے ایک گجرال کمیٹی کی رپورٹ بھی ہے۔ یعنی رپورٹوں کی تلاش بھی جاری ہے۔

ایک زمانہ تھا جب سرکاری پارکوں میں بلیوں کا بھی تقرر کیا جاتا تھا تاکہ وہ (فرصت کے اوقات میں) چوہے پکڑا کریں (اور خود ہی کھا بھی لیں) انھیں تنخواہ تو نہیں دی جا سکتی تھی لیکن دودھ الاؤنس کے نام سے اس قدر بھاری رقم صرف کی جاتی تھی۔ اب یہ سلسلہ از سر نو شروع کیا جانے والا ہے اور خود سرکاری دودھ گھروں میں ہزاروں کی تعداد میں بلیاں روزانہ مدعو کی جایا کریں گی۔ بلیوں کے مالک صبح صبح اپنی پالتو بلیوں کے ساتھ دہلی سی فیس کی ملک ڈیری کے بڑے گیٹ پر موجود رہیں تو وہ شکم سیر ہو کر گھر واپس جا سکیں گی۔ (یہ ملک ڈپلومسی ہوگی) گھروں پر دودھ لے جانا بہرحال منع ہوگا۔ اس اسکیم کا فائدہ یہ ہوگا کہ لوگوں میں بلیاں پالنے کا شوق پیدا ہوگا۔ ان سے گھروں کی رونق میں اضافہ ہوگا اور بلیاں تو ظاہر ہے خوش ہوں گی ہی۔ دنیا میں کم سے کم ایک مخلوق تو مسرور و شاداں رہے۔ یہ سفید انقلاب ہوگا۔ ارغوانی انقلاب تو ہمارے یہاں برسوں پہلے آ چکا ہے۔ اور وقفے وقفے سے اس کے پھیلنے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں اس کے ——— صارفین اور لواحقین دونوں۔

# غزل

عبدالمجید شاغل

پسند دل سے کیا میں نے بے زری کا لباس
کہ وضعدار پہنتے ہیں سادگی کا لباس
ہمارا کہنے کو کیا پاس ہم نے رکھا ہے
کسی کا ذہن، کسی کی زبان، کسی کا لباس

خشیت اور محبت کی پہلے اوڑھ قبا
نہیں تو سب ہے یہ بیکار بندگی کا لباس
تماشہ بخت کا کہئے کہ گردش افلاک
کہ سرہ بختی نے چھینا ہے خسروی کا لباس

ضرورتوں کو جو مقصود زندگی کر لے
وہ روز روز بدلتا ہے زندگی کا لباس
جنون شوق کے ماروں سے پوچھ فرزانے
اتار لیتی ہیں خود غرضیاں خودی کا لباس

وہ محترم مری نظروں میں محترم ہی رہے
جچا نہ جن کے بدن کو کبھی کسی کا لباس

یہ داغ رہنے دو شاغل کے زیب داماں پر
اسی سے پائے گا شاید وہ جنتی کا لباس

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۷۱/۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ———
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

# "ایک رشتۂ محترم"

مسز حنیفہ پرکار

سینکڑوں نہیں ہزاروں برس پہلے یہ دنیا وجود میں آئی۔ عالم حیوانات سے انسانیت کے جامے میں آتے آتے آدمی کو صدیوں کا فاصلہ طے کرنا پڑا۔ جب یہ "تہذیب" جیسے لفظ سے روشناس ہوا اور آدمی۔ سے آدمی کے رشتے کا عرفان ہوا تو حضرت انسان کے مختلف رشتے وضع ہوئے۔ ان میں پردادا سے لے کر پرپوتے تک (بلکہ کچھ ان سے بھی سوا) ان گنت رشتے ہیں۔ انہی رشتوں میں دو رشتے ایسے ہیں جو ہر دور میں ہر دو نسلوں کے درمیان تنازعے کا سبب بنتے رہے ہیں۔ (ممکن ہے آج سے پچاس سو برس پہلے ان تنازعات میں اتنی شدت نہ رہی ہو) ایک ساس کا رشتہ اور دوسرا سوتیلی ماں کا ——
آخر الذکر مقابلتاً کم تعداد میں ہیں کیونکہ سوتیلی ماں کا وجود ہر گھر میں نہیں ہوتا۔ مگر انسان نے ان دونوں ہی رشتوں کو بدنام اور بے اعتبار سمجھ رکھا ہے —— مثلاً جب ہم سوتیلی ماں کا لفظ سنتے ہیں تو ہمارے تصور میں ایک ایسی ظالم عورت کی شبیہ ابھرتی ہے جس نے اپنے سوتیلے بچوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہو حالانکہ سبھی سوتیلی مائیں ظالم نہیں ہوتیں۔ مگر دنیا ان کے خلوص کا اعتبار نہیں کرتی۔ کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں جو یسیر بچوں کے لئے حقیقی ماں کے فرائض انجام دیتی ہیں خواہ حقیقی محبت کے جذبات نہ ہوں۔ اور جذبات اختیاری تو نہیں ہوتے۔!

ساس ہمارے معاشرے کا ایک اہم فرد اور ہر گھر کی ناگزیر ہستی ہے۔ مگر افسوس کہ اس رشتے کے مرتبے کا اندازہ اس وقت لگایا جا سکتا ہے جب ایک بہو اپنی دوست سے تعارف کراتے ہوئے کہے "یہ میری ساس ہیں"۔ اس چھوٹے سے تعارفی جملے میں پنہاں غبار کسی دیدہ ور سے چھپا نہیں رہ سکتا۔

نقش کوکن

ساس اور بہو کے مابین چلنے والی چپقلش کے متعلق اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے جس کا شمار نہیں۔ ان تحریروں میں بیشتر ساس کو ظالم اور بہو کو مظلوم کردار میں پیش کیا جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو اکثر گھروں میں ساس ہی "ظالم سماج" کا کردار ادا کرتی ہے (تمام ساسوں سے معذرت کے ساتھ) مگر بہوئیں بھی یکسر بے قصور نہیں ہوتیں بلکہ کہیں تو معاملہ برعکس بھی ہوتا ہے۔ یہ ایک الگ تجزیہ ہے کہ ساس اور بہو میں کون حق پر ہوتا ہے اور کون غلطی پر، کون ظالم ہے۔ کون مظلوم —— ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ ساس جو بہرحال ایک ماں ہے کیونکر منفی خیالات اس کے دماغ میں پیدا ہوتے ہیں۔

نفسیاتی تجزیہ کیا جائے تو یہ "اپنی ملک" میں ایسی صنف کو، جو ازل سے اس کی حریف رہی ہے۔ حصہ دار بنانے کے اصول کا ردعمل ہے۔ یعنی عام فہم لفظوں میں تصور یوں ہے کہ ایک بچے کو کوکھ میں پرورش کرنے اور جنم دینے سے لے کر اسے اپنے پیروں پر کھڑا کرنے تک کن تکالیف سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ ہر ماں بننے والی عورت جانتی ہے۔ ان تکلیفوں اور آزمائشوں سے نجات اور راحت کے حصول کے دور سے تعبیر کرتی ہے۔ وہ ماں ہی ہوتی ہے جو مصلیٰ بچھائے ہاتھ اٹھا اٹھا کر بیٹے کے روزگار کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ پھر بڑی مرادوں سے اس کی خانہ آبادی کی تیاری میں لگ جاتی ہے۔ دادی بننے کی خوشگن خواہش ہر ساس دل میں رکھتی ہے۔ مگر ہوتا کیا ہے۔ ادھر بہو گھر میں آئی اور بیٹے نے نظریں پھیر لیں۔ برسوں کی مشقت کے ہر لمحے کا حساب ماں کس سے طلب کرے۔ ایسے میں ساس بہو کے مدمقابل کھڑی ہو جائے تو یہ انسانی فطرت کے عین موافق ہے۔

اولاد کی شادی کرنا، اسے ازدواجی بندھن میں باندھنا یہ فطرت کا اصول ہے اور کچھ برا نہیں۔ مگر ہم انسانوں نے

اسے ممتاز و ممتاز کیا ہے۔ تالی دو ہاتھوں سے بجتی ہے بلکہ یہاں تین ہاتھوں سے بجتی ہے۔ ساس، بیٹا اور بہو کی مثلث میں سب سے زیادہ سمجھ داری کا کردار بیٹے کو کرنا ہوتا ہے بیٹا معاملہ فہم ہو تو جھگڑا کبھی طویل نہیں ہوتا۔ آدمی بہت سے خانگی جھگڑوں سے دور رہتا ہے ــــ عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بیٹا اپنی نئی نویلی بیوی کی زلفوں کا ایسا اسیر ہو جاتا ہے کہ وہ دن کو رات کہے یہ بھی رات کہے گا ــ رفتہ رفتہ والدین کی طرف سے لاپرواہی اور بیوی کی ہر بات کو بے محل فوقیت دینے سے دو عورتوں کے ازلی جلاپے کو ہوا ملتی ہے۔ یہ بھی نہ ہو کہ ماں کی رضا کے لئے بیوی کی معقول باتوں پر کان نہ دھرے۔ دو مختلف محاذوں کے بیچ بیٹے کو انتہائی ذہانت سے ثالثی کا فریضہ انجام دینا ہوتا ہے۔

اگر کسی معاملہ فہم بیٹے کو بیوی بھی ذی فہم ملے پھر تو سونے پہ سہاگہ۔ ایسے گھر ہی جنت نظیر بن سکتے ہیں لڑکی جب اپنے والدین اور بھائی بہنوں کو چھوڑ کر نئے گھر آبستی ہے تو اس کی اچھی پذیرائی بھی ضروری ہوتی ہے کہ وہ بھی قربانی دے کر آتی ہے ــ نئے گھر آکر اس کا بھی فرض ہے کہ ایسی حکمت عملی اختیار کرے کہ ساس اسے اپنے بیٹے پر غاصبانہ قبضہ تصور نہ کرے۔ تب کوئی وجہ نہیں ساس اسے اپنی حریف سمجھے۔

شوہر کا دل جیتنے کے لئے ساس کا دل جیتنا شرط ہے اور یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ جب تک خود ان تجربات سے نہ گزرو، دوسروں کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ بغیر معاوضے کی طلب کے کوئی اچھا کام کرنے کی لگن اگر کسی بہو کو ہو تو وہ یہ ہے کہ اپنے سسرالی اہل خانہ سے اچھا برتاؤ رکھے ــ اس بہو کو یہ شکایت کبھی نہیں ہوگی کہ ساس اسے بیٹی نہیں غیر سمجھتی ہے۔ کیونکہ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ ساس بہر حال ساس ہوتی ہے یعنی شوہر کی ماں۔ وہ بہو کے اچھے رویّے کے جواب میں دوستانہ رویہ تو اپنا سکتی ہے لیکن اسے بیٹی کا درجہ نہیں دے سکتی۔

نقش کوکن

(ایک بار پھر ساسوں سے معذرت) کیونکہ یہ فطرت نسواں کے خلاف ہے۔

اسلام نے ہر شخص کے ذمّے دوسروں کے حقوق متعین کر رکھے ہیں۔ ان کا خیال رکھنے سے آدمی بہت سے جھگڑوں سے بچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر بہو کو جو خود مستقبل کی ساس ہے اور ہر بیٹے کو جو والدین کا رہینِ منت ہوتا ہے۔ یہ سوچنا چاہیئے کہ جس ماں کا ہر سانس دعا میں گذرتا ہو اور ہر لمحہ سہانے مستقبل کے خواب بنتا ہو، اس کے خوابوں کی سہانی تعبیر کا دور کیا اتنا ہی مختصر ہونا چاہیے؟؟

## ماہِ شعبان صفحہ نمبر ۵ کا بقیہ

مبارک شہید ہو گئے تھے اس لئے آپ نے حلوہ جیسی نرم چیز کھائی تھی، سبحان اللہ کیسی تاریخی حقیقت ہے حلوہ خوری کا رواج عام ہوا ہے، کہاں غزوہ احد اور کہاں پندرھویں شعبان، غزوہ احد تو شوال میں ہوا تھا، اگر دندانِ مبارک کی شہادت کے غم میں کچھ کرنا ہی تھا تو اللہ سے آپ کے درجات کی بلندی کی دعا مانگی جاتی یہ حلوہ کھا کر کیسے غم خواری کی جا رہی ہے، اور غم خواری ہی کرنی مقصود ہے تو ماہ شوال میں ہونی چاہیئے ڈیڑھ ماہ قبل شعبان میں حلوہ کھانے کا کیا مطلب ہے؟

ثروت کمالی

# بومباٹ کاں

چاچا اوسرلاتے تمچے بھاٹ کاں
آز دھو تربین ہے تمچا پھاٹ کاں

دگدگی کس لی ہے، ہی گھبراٹ کاں
ٹھیک سگلاں ہے تے ہیو بومباٹ کاں

تم پچو ہے کرلون گادی پچو پلنگ
اپچو وا نٹو مورلے لی کھاٹ کاں

تجی ستا تملا ہو لکھ لابھ پن
لے گنہ پبلک پچی تا نگر واٹ کاں

سیکولر انڈیا، الکشن، ووٹ بنیک
ناٹکی لوکاں پچی ایکن ناٹکاں

امچیا سگلیا چو ہے زرا سلام ایک
بھائی، منگ تفزلو؟ چی ہی لاٹ کاں

[illegible] اللہ پچی ہے معملے [illegible]
کھیڈ چیا پہلے کشیڈی گھاٹ کاں

امریکا نعمتے جہنم چیا طرف !!
تمی اسرائیل، ایلی پا دل واٹ کاں

آرہو ثروت وانچا جگا چو اتہاس
ابرہہ زہیلو عزیب نائی ناٹ کاں

# دُعا

لطیف، مالیگانوی

اے خدا دونوں جہاں میں تو ہمارا ہے رفیق
شکر ہے تیرا دکھایا فضل سے بیت عتیق

یا الٰہی ہم پہ اپنا کر دے تو فضل و کرم
سامنے ہوں پھر ہمارے رونما دونوں حرم

سنگِ اسود کے لیے تو نے ہمیں بوسے نصیب
رب ہمارے پھر ہمیں پہنچائیے اس کے قریب

یا الٰہی گھر کا تیرے ہم کریں پھر سے طواف
سامنے کر دے نظر افروز کعبے کا غلاف

میرے مالک ہو تیری تسبیح لب پر صبح و شام
اب منیٰ، عرفات و مزدلفہ میں واپس ہو قیام

اے خدا پہونچیں مدینہ کر دے ایسا انتظام
روضۂ انور پہ جا کر ہم کریں پھر سے سلام

اے میرے مولیٰ دعا کرتا ہے یہ عاجز لطیف
اب سفینے میں ہمیں پہنچا دے تو مکہ شریف

★

حج
سنہ ۱۹۹۴ء
35 دن
57,000
1 مئی کو روانگی
عمرہ
32 دن
38,000
رمضان میں
سنہ ۱۹۹۳-۹۴ء
اسلم مثال جدّہ میں ٹیلیفون وفیکس نمبر ۶۶۰۶۲۹۴
پانچ سال کامیاب ٹور کے بعد اس سال پھر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ گھریلو ماحول کے ساتھ فریضہ حج اور عمرہ کے شاندار روحانی سفر میں شامل ہو کر تجربہ کار رہنما (جو ذاتی طور پر جدّہ مکّہ اور مدینہ رہ چکے ہیں) کی خدمات کے ساتھ حج اور عمرہ کیجیے۔
اگر اس سال آپ کا ارادہ ہے تو ہم سے فوراً ملیئے تاکہ آپ کی سیٹ بک ہو سکے آپ کی ذمہ داری صرف پاسپورٹ اور چار فوٹو لاکر دیجیے اور بے فکر ہو جائیے انشاء اللہ بعد میں تمام کاروائیوں کے ہم ذمہ دار ہونگے (جن احباب کے پاسپورٹ نہیں ہے وہ بھی ہم سے خدمات حاصل کریں تاکہ پاسپورٹ جلد بن جائے اور آخری وقت کی بھاگ دوڑ اور مایوسی سے بچیئے آج کل پاسپورٹ بنانے میں ۳ یا چار مہینے لگتے ہیں۔ کبھی کبھی زیادہ وقت بھی لگتا ہے۔ ایئر کرایہ بڑھنے پر حاجی صاحبان کو ادا کرنا ہوگا
نوٹ پچھلے سال سے کچھ لوگ ہمارے نام سے ٹور کا کام کر رہے ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہوشیار رہیئے
ہمارے ٹور کی اسپیشل خدمات
۱ آپ کے سفر کی تمام ذمہ داریاں ہمارے ذمہ صرف عبادات آپکے ذمہ
۲ ایئر کنڈیشن بلڈنگ حرم سے قریب ۳ تجربہ کار رہنما۔ اردو، انگریزی، عربی، گجراتی، اور کوکنی جاننے والے ہر وقت آپ کے ساتھ ہونگے
۴ اس سال سے تمام سفر ائیر کنڈیشن بسوں میں ہوگا ۵ حاجی صاحبان ایک ساتھ سفر کریں گے۔ ۶ ٹور کے لذیذ کھانے۔ ناشتہ ظہر اور عشاء بعد کھانا۔ دو وقت کی چائے (یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ اور F. T. S. کے تحت ہوگا۔)
انشاء اللہ رمضان کے عمرہ ٹور میں بیت اللہ میں اعتکاف کرنیوالوں کیلئے خصوصی بندوبست کیا جائے گا۔
بکنگ شروع ہے فوراً ملیئے محدود جگہ ہے ۳۲ دن کا سفر ۳۸۰۰۰ روپئے میں
تفصیلی معلومات کے لیے ایک بار ہم سے ضرور ملیئے
(۱) آصف مثال (۲) ضمیر قادری (۳) سعید ملا (۴) شکیل فرید III نظام پورہ بھیونڈی
کوکن ٹور اینڈ ٹراویلس
گھر کا پتہ
آفس: ۲۶۲، شیخ میمن اسٹریٹ، جامع مسجد کے سامنے راجدھانی ہوٹل کے بازو میں، بمبئی نمبر ۲۔ فون: ۳۴۲۲۹۴۱ زولیوین اپارٹمنٹ، پاپڑی، وسئی
آفس: ۷۹، کابیکر اسٹریٹ، بمبئی نمبر ۳۔ فون ۲۷۶۵۹۶۹، ۲۷۱۹۶۲۱، فیکس ۲۷۸۲۶۱۹ مغربی ریلوے وایا بمبئی۔ فون ۷۱۲۲۰۳۰

# "گاندھی جی کی روح تڑپ رہی ہے"

(از قلم: محبوب بانو ابراہیم شیخ)

پیارے بچو! آپ نے ٹی وی یا ریڈیو پر ایشور اللہ تیرو نام۔ سب کو سنمتی دے بھگوان بول سُنے ہوں گے۔ جانتے ہو یہ میٹھے بول کس کے کہتے ہیں؟... یہ بول راشٹر پتا مہاتما گاندھی کے تھے..... یاد کیجئے تاریخ کے اُن صفحات کو۔ یاد کیجئے جنگ آزادی سے پہلے کے اس دور کو اور یاد کیجئے آزادی کے بعد کے اس دور کو۔ ہندوستان انگریزوں کی غلامی کا طوق پہنے ہوئے تھا۔ انگریزی ظلم و تشدد کا بازار گرم تھا۔ انگریزی فوجیں ہندوستانیوں کے خون سے ہولی کھیل رہی تھیں اور سارا ہندوستان کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک اور بنگال سے لے کر گجرات تک نفرت کی آگ میں جھلس رہا تھا اور آزادی کے متوالے جامِ شہادت پیتے جا رہے تھے۔ ایسے وقت میں انگریزی سامراجیت کا مقابلہ کرنا گویا چیونٹی کا کسی پہاڑ سے ٹکرانے مترادف تھا۔ ایسے وقت میں گاندھی جی نے لوگوں کو اہنسا کا ہتھیار دیا۔ اور کہا کہ ہنسا سے باز آؤ۔ لوٹ مار آتش زنی۔ قتل و خون کو چھوڑ کر اہنسا کے راستے کو اپناؤ۔ یعنی اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو اس کے سامنے اپنا دوسرا گال پیش کر دو۔

گاندھی جی کے اس اُپدیش کا یہ اثر ہوا کہ مادر وطن کی آن پر مر مٹنے والے سینا تان کر انگریزوں کی گولیوں کا نشانہ بنتے گئے۔ آزادی کے متوالے جامِ شہادت پیتے گئے۔ جلیان والا باغ میں لاشوں کا انبار لگ گیا۔ لاٹھیاں برستی رہیں۔ لیکن اہنسا پر چلنے والوں کے سر جھکے رہے۔ لوگوں نے ہندوستان زندہ باد اور وندے ماترم کے نعروں کو نہیں چھوڑا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ برٹش سرکار سرنگوں ہو گئی۔ ہنسا کے آگے اہنسا کی فتح ہوئی۔ انگریزی حکومت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور ہندوستانیوں کو آزادی نصیب ہوئی۔

لیکن ....! جب آزادی صبح نمودار ہونے ہی والی تھی۔ ابھی مادرِ وطن کا ذرہ ذرہ آزاد سورج کی کرنوں سے منور ہوا بھی نہ تھا کہ سیاہ بادلوں کی بدلی نے اسے پھر سے اپنی اوٹ میں چھپا لیا۔ یہ بدلی تھی ہندو مسلمان فساد کی۔ جو پاکستان کی مانگ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ ایک بار پھر میانوں سے تلواریں نکل پڑیں۔ ایک بار پھر ہتھیاروں کی لرزش دکھائی دی۔ ہزاروں خاندان صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ گاندھی جی تڑپ اٹھے۔ انہوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ آخر دونوں قوموں نے اپنے ہردلعزیز نیتا کی زندگی کی خاطر اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ ہندوستان پاکستان الگ ہو گئے اور تا قیامت نہ مٹنے والی ایک خلیج ان دو قوموں کے بیچ حائل ہو گئی۔ جو آج تک نہ جانے کتنے معصوم و بے گناہ ہستیوں کو اپنے دھارے میں بہا چکی ہے

گاندھی جی کہتے تھے وشنو، جنو پہنے کھیے چھے پیڑ پرائی جانے دسے۔ ہندو، مسلمان میری دو آنکھیں ہیں۔ اور ہریجن میری آتما۔ یہ وہ پہلے لیڈر تھے جن کی مثال ساری دنیا میں نہیں ملتی کہ جنہوں نے اڑیسہ کے جلسے کے بعد اپنے تن کا کپڑا تیاگ دیا۔ اور عہد کیا کہ جب تک میرے دیش کے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو تن بھر کپڑا نہیں ملے گا تب تک میں تن بھر کپڑا نہیں پہنوں گا اور دم تک آپ اس عہد پر قائم رہے۔

آج انھیں اپنے آپ سے نفرت ہو رہی ہوگی کہ انہوں نے ناحق اپنی انمول زندگی کو ان نادانوں بے وقوفوں اور جاہلوں کی خاطر وقف کر دی۔ پھر بھی میں کہوں گی کہ۔

جگ میں کوئی جیا ہے تو باپو تو ہی جیا
امرت دیا سبھی کو زہر تو نے خود پیا
جس دن چتا جلی تھی۔ جل چکا تھا ہندستان
سابرمتی کے سنت۔ تو جلانا نہ اس پران

آپ کہا کرتے تھے کہ اگر ہندستان کو خوشحال بنانا ہو تو ہندستان کے گاؤں کو ترقی دی جائے — قبائلیوں۔ پست قوموں اور ہریجنوں کو تعلیم یافتہ بنایا جائے۔ کیونکہ ہندستان شہروں میں نہیں بلکہ دیہاتوں میں بسا ہوا ہے۔ اس لئے آزاد ہندستان کے دستور میں ہریجنوں کیلئے خاص قوانین بنائے گئے۔ لیکن افسوس! یہ کہ پہلے ہریجنوں کو زندہ جلایا جاتا تھا۔ اب ہریجنوں کے نام پر خود جلنے کا رواج عام ہو چکا ہے۔ جس دھرتی کے لئے شاعر اقبال نے کہا تھا کہ

پتھر کی مورتی کو سمجھا ہے تو خدا ہے
خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

اسی دھرتی کے باسی آج صرف بابری مسجد میں اپنے رام کو کھوجنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایشور کا دوت اور اللہ جہاں انسانوں کے دلوں میں بستے تھے۔ آج وہی لوگ مسجدوں کو پامال کر رہے ہیں۔ مندروں کو ڈھانے پر تلے ہوئے ہیں۔ گردوارے نفرت کے اڈے اور گرجا ایش عصمت دری کی داستان سنا رہے ہیں۔ انسانیت اور اخلاقیات کا گھناؤنا ناچ ناچا جا رہا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ کبھی سچائی کی خاطر سقراط کو زہر کا پیالہ پینا پڑا تھا۔ عیسیٰ کو صلیب پر چڑھنا پڑا تھا۔ گلیلو کو پھانسی کا پھندا پہننا پڑا تھا اور باپو کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔

لیکن شاید اس وقت ان آتما کو اتنی تکلیف نہیں ہوئی ہوگی۔ جتنی آج کے اس آزاد ہندستان کے آزاد واسیوں۔ دیش بھگتوں اور خود غرض لیڈروں کے کارناموں کو دیکھ کر ہو رہی ہوگی۔

نقش کوکن

# قیاس کھیڈنگری ۔ ایک مطالعہ

رفیق [illegible]

قیاس خطۂ کوکن کے ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔ ان کی شاعری ان کے وسیع تجربات اور بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کی آئینہ دار ہے۔ اس بات کا بیّن ثبوت ان کی وہ تخلیقی کاوشیں ہیں جو پچھلی چار دہائیوں پر محیط ہیں۔

قیاس اپنی شاعری کے ابتدائی دور میں ترقی پسند تحریک سے متاثر نظر آتے ہیں جس کی جھلکیاں ان کے شعروں میں جا بجا نمایاں ہیں۔

غم نہیں فصلِ خزاں دشمنِ دل گذرے
ڈر تو یہ ہے کہ بہار ابھی نہ قاتل گذرے

نقیبِ زندگی بنو کہ تم ہو اس کے رازداں
اُٹھو اُٹھو! کہ آبروئے زندگی کہاں ہے

چمن چمن ہے دھواں اور افق افق شعلہ
کہاں ہیں کاکلِ گیتی سنوارنے والے

فی زمانہ تعصب و بربریت کی ہوائے بدتمیزی نے ہمارے سماجی و اخلاقی نظام کو تہ و بالا کر رکھا ہے۔ الفاظ اصولی ٹکراؤ کی حد بندی نہیں کرتے چنانچہ آج کا بپھرا ہوا انسان گولیوں اور بموں کی زبان میں بات کرتا ہے۔ جس کے ناخوشگوار نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ فکری اعتبار سے مفلوج ذہن کے ہاتھ میں سیاست جب کوئی بیساکھی تھما دیتی ہے تو چھوٹی چھوٹی اور غیر اہم باتوں کے بھی افسانے بن جاتے ہیں، ٹکراؤ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگ قتل و غارت گری پر اُتر آتے ہیں۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر قیاس کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے۔

ڈبو رہے ہیں تجھے پار اتارنے والے
کسے پکار رہا ہے یہ [illegible] رنے والے

عروسِ وقت سے کہہ دو کہ تیرے بالوں کو
لہو کا رنگ بہت ہے حنا کی بات نہ ہو

پہلے احساں تھا فقط قلب و جگر پر ان کا
اب کے برسے ہیں جو نشتر رگِ جاں پر برسے

انسان لاکھ برا سہی، اس میں امکانات کی ایک وسیع دنیا آباد ہے جس کی سیر سے کیسے کیسے رموز ہائے سربستہ شاعر کے ذہن پر منکشف ہو جاتے ہیں۔

ضمیر سویا ہے اس کا [illegible] ہے جاگ کر
کہ آدمی جسے کہتے ہیں آدمی ہے ابھی

اعتبارِ دل و نظر نہ سہی
[illegible] معتبر نہ سہی
دوستو! پھر بھی دل جلا دیکھیں
کچھ اُجالا تو ہو سحر نہ سہی

موضوعات کائنات میں بکھرے پڑے ہیں۔ ایک صاحبِ طرز سخن ور جب ان موضوعات کو چھوتا ہے تو اس کا پیرایۂ اظہار انہیں مفہوم کی نئی جہات سے روشناس کراتا ہے۔ قیاس جب حسنِ فطرت اور حب الوطنی کے گیت گاتے ہیں تو ان کا رنگ کچھ اور ہوتا ہے۔

ان آنکھوں نے کیا دیکھا کیا تجھ سے کہوں اسمیں
ہر درد کے مارے کو ملتا ہے سکوں اسمیں
دیوانۂ فطرت کا بڑھتا ہے جنوں اسمیں
اے نقش گر فطرت!
آ، جانب کو کن آ

قیاس کی غزل میں سوچ اور جذبے کی امتزاجی نغمگی ایک حسین فضا پیدا کر دیتی ہے ۔ اس میں ایک ایسے شاعر کے دل کی دھڑکنوں کی آواز سنائی دیتی ہے جو اپنے اطراف واکناف کے مشاہدے میں غرق ہے ۔ محبت کا ذاتی احساس ہو یا عصر حاضر کا کوئی اجتماعی تجربہ گاؤں کی پرسکون فضا ہو یا شہر کا نفس شکن ماحول قیاس ان کی بڑی خوبی سے عکاسی کرتے ہیں ۔

دل جلائے جاتے ہیں ہر قدم پہ ہم اپنا
آئینۂ محبت کے راستے چمکتے ہیں

اپنے غم میں کبھی برسیں کبھی تو پلکیں بھیگیں
غم میں اوروں کے ان آنکھوں سے سمندر برسے

غیرت آفتاب ہے وہ کرن
جو کسی دل کی روشنی سے ملے

گاؤں کے راستے سیدھے سیدھے ہنستے ہنستے کٹتے ہیں
شہر کے رستے بھول بھلیاں پگ پگ موڑ بدلتے ہیں

قیاس نے نظم کے میدان میں بھی طبع آزمائی کی ہے انہوں نے بہ یک وقت پابند، معریٰ اور آزاد نظموں کے ساتھ ساتھ نثری نظمیں بھی کہی ہیں جن کے مطالعے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ شاعر اپنے معاشرے اور اپنے دور کے نشیب و فراز سے واقف ہے ۔

نقش کوکن

ہدف سنگ ملامت بننے
دور کیوں جائے کوئی
صبح کو صبح کہے
رات کو رات کہے
اپنے ہی کوچے میں حق بات کہے

ایک اور نظم ملاحظہ فرمائیے ۔

جانے کب سے چیخ رہا ہے
بھوکا پیاسا ہنڈولے میں
تیرا میرا مشترکہ دکھ
چلو کہیں دفنا آئیں

ہم نے ایسا بارہا سوچا
لیکن سوچ آگے بڑھنا
اپنے بس کی بات نہیں تھی
اپنے بس کی بات نہیں تھی

قیاس کا قلم آج بھی رواں ہے ۔ اس روانی میں انقلاب و بغاوت کی گھن گرج بھی ہے اور محبتوں کی سرگرمی بھی، طنز کی کاٹ بھی ہے اور درد کا مرہم بھی ۔ قیاس کے استعارے جانے پہچانے اور لفظیات مانوس ہونے کے باوجود خلوص اور معنویت سے بھرپور ہیں ۔ اسی لئے ان کی شاعری دل و نظر کو متاثر کرتی ہے ۔ اور اپنی ایک الگ شناخت بناتی ہے ۔

آدمی پڑھنے سے بیدار ہوتا ہے ۔
مکالمے سے تمیز پیدا ہوتی ہے ۔
اور لکھنے سے . . . . .
صحیح المزاج بنتا ہے ۔

# غزلیں

از:۔ مرزا حفاظت بیگ ماہر برہانپوری

آ طور پہ پھر جلوہ دکھانے کیلئے آ
میں ہوش میں ہوں، ہوش اڑانے کیلئے آ
میں مٹ کے جو اُبھرا تو مٹائے نہ مٹوں گا
آ شوق سے تو مجھ کو مٹانے کے لئے آ
پیمانِ وفا باندھ نہ تجدید وفا کر
اس رسم کو دنیا سے اٹھانے کے لئے آ
بس ایک ہی ہنگامے سے تعبیر ہے دنیا
او عہد شکن بات بڑھانے کے لئے آ
میں جان گیا تجھ پہ زمانے کی نظر ہے
مجھ پر نہ ترس کھا تو زمانے کے لئے آ
پروانے کی فطرت میں وہی سوزِ وفا ہے
آ شمع صفت آگ لگانے کے لئے آ
ماہرؔ تجھے معلوم ہے بے رنگ ہے محفل
پھر کوئی غزل اپنی سنانے کے لئے آ

---

مونس اعظمی لوڑ یل
رائیگڑھ / ۴۰۲۱۱۵

تم ہی ذرا بتلاؤ انجام وفا کیا ہے
یا صرف اندھیرا ہے یا صرف اجالا ہے
ڈیرا نہ یہاں ڈالو معصوم پرندے تم
اس پیڑ پہ پہلے ہی سانپوں کا بسیرا ہے
اڑنے کی تمنا ہے گر تم کو فضاؤں میں
پرواز کو تو لاؤ کیا پنکھ بھی کھولا ہے
حق گوئی کا دعویٰ تو سب ہی یہاں کرتے ہیں
انصاف کریں گے کیا باطل پہ جو تکیہ ہے
آزاد کچھاروں کا مونس ہے اسد لیکن
اغیار کی بستی کا انجام بھی دیکھا ہے

نقش کوکن

# قطعات

سلاّ عزملک

کچھ ہمارا بھی حق ہے گلشن پہ
آپ کیوں بدگمان رہتے ہیں
وہ ہمارے لہو کی سُرخی ہے
لوگ جس کو گلاب کہتے ہیں

زندہ رہنا ہے تو ٹکرا جا غمِ ایام سے
صبح کے انداز پیدا کر سوادِ شام سے
بزدل کی زندگی مرنے سے ساغرؔ کم نہیں
زندگی بھر دور رہنا بزدلی کے نام سے

تم بھی پیتے ہو، ہم بھی پیتے ہیں
ہے مئے لالہ گوں تمہارے لئے
فرق لیکن ہے پیتے پینے میں
اشک ہیں اپنے آپ گینے میں

# یادوں کا گھر

پردیپ پردیسی شاہ جہ

لوگ پتھروں سے بناتے ہیں گھر
میں نے ایک گھر تیری یادوں سے بنایا ہے
صبر کی ہیں دیواریں ارمانوں کے ہیں جھروکے
ان پر رنگ گلابی تیرے گالوں کو لگایا ہے
پیار کی دہلیز ہے آنچل کا ہے فرش
ان پر مخملی سپنوں کا بستر میں نے بچھایا ہے
آنکھوں کی کھڑکیاں ہیں شرم کے ان پر پردے
ان پردوں پر تیری سوداؤں کو سجایا ہے
آئینے تیری پرچھائیوں کے دروازے تیری کلائیوں کے
بانہوں کے کمرے میں بدن اپنا چھپایا ہے
تیری معصومیت کی کلیاں ہیں انگڑائیوں کی شاخیں
مسکان کے پھولوں کو چن کر گلشن بنایا ہے

# صبح

عبدالمجید سولکر، لاہور

## گاؤں کی صبح

اذاں ہوئی اور لوگ جاگے پتا چلا کہ صبح ہوئی
مرغ نے بھی بلند ہو کر یہی کہا کہ صبح ہوئی
ساندن لے کر چلے بیچنے بچے کوچہ گلی گلی
پنہارن پنگھٹ پہ چلی ہیں لئے [illegible] کلسی

## شہر کی صبح

پھٹ گئی پو کب، سورج نکلا کب، خبر ہے شہر میں
کھلی آنکھ تو پتا چلا کہ ہوئی سحر دوپہر
کہاں نسیم سحر کی خنکی کہاں وہ جلوۂ نور کا نور ہے
کہاں وہ چڑیلوں کی چہچہاہٹ یہاں کی صبح کچھ اور ہے

## مزدور کی صبح

فجر سے پہلے چہل پہل نے بتا دیا کہ صبح ہوئی
جنھیں ابھی سونا تھا انکو جگا دیا کہ صبح ہوئی
لئے ہاتھ میں ٹفن اپنا جلدی گھر سے نکل پڑے
اونگھ رہے ہیں ٹرین میں بیٹھے یا پھر یونہی کھڑے کھڑے

نقش کوکن

## رئیس کی صبح

لگا کے کوئی میوزک کیسٹ لئے ہاتھ میں بیڈ ٹی
نوکر نے مالک کو جگایا ”صاحب اٹھیے صبح ہوئی“
پھر مالک نے سنا کراک، کروٹ لی بستر پر
مالک کی جب آنکھ کھلی نوکر نے کہا ”گڈ مارننگ سر“

## بھکاری کی صبح

بھوکا تھا کل رات بھی وہ نیند کہاں تھی آنکھوں میں
صبح ہوئی تو سڑک کنارے لئے کٹورہ ہاتھوں میں
جمعہ کا دن ہے اسی لئے امید ہے روزی کی
آج کا دن خیرات کا دن ہے فکر نہیں ہے روٹی کی

## مومن کی صبح

الصلوٰۃ خیر من النوم کی جب اس نے سنی صدا
جا کر پھر مسجد میں اس نے نماز صبح کی ادا
اور تلاوت کی قرآن کی رب سے مانگی یہ دعا
”میرے اللہ ہر مسلم کو نیکی کے رستے پر چلا“

فروری ۹۴

سٹیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر:۔ غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ
آئی۔ بی۔ پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ)
بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:

# تعلیم کیلئے عطیہ

اس وقت ایک خوبصورت، مطبوعہ کارڈ میرے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک بچے کے ختنہ اور پہلی سالگرہ کی تقریب کا مشترکہ دعوت نامہ ہے۔ اس موقعے پر بچے کے سرپرستوں نے اپنے اعزا و احباب کو بڑی تعداد میں مدعو کیا ہے۔ اس دعوت نامہ کو پڑھتے وقت میرے کانوں میں، مائک پر ہونے والی ریکارڈنگ کی آواز بھی آرہی ہے جس کا ایک شادی والے گھر سے تعلق ہے جہاں تین چار دن بعد لڑکی کی بارات آئے گی۔ جی ہاں تین چار دن بعد اور ابھی سے مائک پر مسلسل ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔ اس سے شادی کے مجموعی اخراجات، سماجی اور وقت کی ناقدری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

جس شخص کے بیٹے کی ختنہ کی تقریب کے دعوت نامے کا ذکر کیا گیا، ان کے ایک قریبی دوست سے کچھ لوگ مقامی ہائی اسکول کے چندے کے سلسلے میں ملے تھے اس وقت انہوں نے ان لوگوں کی بڑی خوش دلی سے پذیرائی کی اور یہ فرمایا کہ وہ اپنے مخصوص احباب سے مشورہ کریں (جن کے اسمائے گرامی انہوں نے بتائے) مشورہ کریں گے اور اجتماعی چندہ سے اسکول میں ایک کمرہ بنوا دیں گے۔ ان کے اس منصوبے سے اسکول والوں کو بہت خوشی ہوئی اور وہ مقررہ وقت سے کچھ پہلے ہی معینہ مقام پر پہنچ گئے۔ وہاں میدان خالی تھا۔ کافی دیر انتظار کیا لیکن بے نتیجہ۔ مجبوراً وہ قافلہ اُن صاحب کی دوکان پر پہنچا جن کے بچے کی شاندار تقریب کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہاں وہ سب لوگ جن سے تعلیمی قافلے کو ملنا تھا خوش گپیوں میں مشغول تھے۔ قافلہ میں آنے والے لوگوں کی طرف کسی نے توجہ نہ کی۔ جب کہ وہ لوگ اس قافلے میں شریک لوگوں سے پوری طرح واقف ہیں اور جہاں ملتے ہیں ان لوگوں کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ لیکن تعلیمی چندہ کی بات کی تو ان کا رُخ بدل گیا اور چند روز پہلے اُس طرف سے ایک رکن نے جو منصوبہ از خود پیش کیا تھا اُسے چلتے وقت اپنے خود ہی مسترد کر دیا۔

جس شخص کی لڑکی کی پُرشور تقریب شادی کا اوپر ذکر کیا گیا۔ جب ان کے گھر پر اسکول کے چندے کے لئے دستک دی گئی تو انہوں نے کل پچاس روپے عنایت کئے اور کافی سننے پر بھی اس رقم میں اضافہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اہل ثروت کی اسی ذہنیت کا یہ نتیجہ ہے کہ پچاس ہزار کی آبادی والے قصبے میں، سات ہزار مسلمان جن میں کافی لوگ خدا کے فضل سے با حیثیت اور صاحب جائیداد ہیں پشت در پشت قائم ہونے والے ایک ہائی اسکول کو بھی اُس کے پاؤں پر کھڑا نہیں کر سکے ہیں۔

اس کے برخلاف، دیہات کے ان پڑھ باشندوں کی تعلیمی منصوبہ بندی ملاحظہ ہو کہ ہمارے نواح کے ایک گاؤں میں ہائی اسکول نہ تھا اور اس کے بچے پڑوس کے گاؤں میں پڑھنے جاتے تھے۔ ایک دن اس گاؤں کے بچوں نے ان کی مار پیٹ کردی۔ یہ بات ان کے بڑوں کو کھل گئی۔ وہ سب ایک چوپال پر جمع ہوئے۔ اور یہ طے کرلیا کہ وہ اپنے گاؤں میں ہائی اسکول ضرور قائم کریں گے زمین ان کے پردھان نے فراہم کی۔ جو کمی رہی وہ آس پاس کے کھیت والوں نے پوری کردی۔ لگان کی شرح سے فی گھر چندہ مقرر کرکے وصول کرلیا گیا۔

وہ گاؤں زیادہ بڑا اور مالدار نہیں ہے۔ اس لئے اسکول کی تعمیر میں تین سال لگے۔ پہلے سال آٹھویں۔ دوسرے سال نویں اور تیسرے سال دسویں کے لئے درجہ تعمیر کرایا گیا۔ اسی رفتار سے تعلیمی کام بھی آگے بڑھتا رہا اور وہ اسکول اپ گرانٹ پر آگیا۔ کچھ دن بعد جونیئر کالج بن گیا۔ اس کی وجہ سے گاؤں کی رونق بڑھ گئی۔ باہر سے ٹیچر آئے تو ان کو رہائش کے لئے کمروں اور مکانوں کی

# بڑھتی ہوئی آبادی

آبادی کے لحاظ سے ہمارا ملک دوسرے نمبر پر ہے دیش میں آبادی میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے اس کا پہلا اور سب سے اہم سبب زوجین کی غلط فہمی ہے۔ کہتے ہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی دین ہے — مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ جس اولاد کو انہوں نے جنم دیا ہے وہ اس اولاد کی پرورش ٹھیک سے کر سکتے ہیں یا نہیں حکومت نے بار بار یہ نعرہ دیا "ہم دو ہمارے دو"، "ایک دو اور بس"

حکومت جب یہ اعلان کرتی ہے تو ان پڑھ زوجین کہتے ہیں کہ ہمارے دیش سے زیادہ آبادی چین میں ہے مگر چین کی حکومت وہاں کے عوام سے یہ نہیں کہتی کہ آبادی کم کرو۔ مگر ایسا کہنے والوں کو یہ بات نہیں معلوم کہ اپنے دیش اور چین میں کیا فرق ہے۔ چین میں جتنی آبادی بڑھتی جا رہی ہے اتنی ہی وہاں پیداوار ذرائع میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے دیش میں جو غریبی ہے اس کی خاص وجہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے ہم بھارت دیش میں کتنے بچے ایسی زندگی گذار رہے ہیں جو زندگی نہیں بلکہ عذاب ہے۔ اسمیں قصور کس کا ہے بچے تو پھول کے مانند ہوتے ہیں۔ قصور تو ان مرد و زن کا ہے جنہوں نے اولاد کو جنم دیا اور اس کی پرورش نہیں کر پائے۔ آبادی کی وجہ سے بے روزگاری بڑھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ آبادی زیادہ ہو تو ملازمت ملنا محال ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جو بے روزگار ہیں اپنے روزمرہ کی زندگی گذارنے کے لئے بنیادی اغراض کو حاصل نہیں کر پاتے۔ نتیجہ میں غریبی بڑھتی ہے۔ نہ روٹی نہ کپڑا نہ مکان۔

نقش کوکن

سمیر عباس کھوٹ ڈی ایڈ کالج ۲ سال

اپنے زندگی سے تنگ آجاتے ہیں جن کے جینے کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی منزل ہے۔ آخر یہ ہمارے ملک میں ہی ایسا کیوں ہوتا ہے اور غور کریں تو آخر میں اس نتیجہ پر آئیں گے کہ اس کی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔

ہمارا دیش آج ترقی کی راہ سے کوسوں دور ہے۔ اگر دیش کو ترقی یافتہ بنانا ہو تو یہ کسی ایک فرد واحد کے لئے ناممکن ہے۔ بلکہ تمام افراد کو سچا محب وطن بننا چاہیے۔ بھارت میں رہنے والا ہر ایک فرد یہاں کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ اور ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنے حصے کا کام انجام دیں۔ آبادی کو کنٹرول میں رکھے اور ترقی کے کام میں جٹ جائے۔

# کھجور، چھوہارے، انجیر اور زیتون پر ایک نظر

محمد حسین شرف الدین دیو کر (ایم اے)

تازہ کھجور کی ایک عمدہ و اعلیٰ قسم عجوۃ ہے۔ یہ انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت عجوۃ کھجور کے سات دانے کھالیا اس کو اس دن زہر اور جادو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ یہ کھجور جنت سے آئی اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفا ہے۔

سعودی عربیہ کی کھجور عالمی منڈی میں MADEENA DATES کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ مدینہ منورہ کی تازہ کھجور میں شہد کی طرح رس بھرا ہوتا ہے۔ بعض کھجور فروش کھجور کی گٹھلی نکال کر اس میں بادام بھر دیتے ہیں اور اس طرح کھانے سے مزہ اور بڑھ جاتا ہے۔ کھجور کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں کیڑا نہیں پڑتا بشرطیکہ اس میں بادام نہ ہو۔

کچی کھجور کا مزاج سرد اور خشک ہے منہ، مسوڑھے اور معدہ کی بیماریوں میں نافع ہے۔ نیم پختہ کھجور رطوبات کو خشک کرتی ہے۔ معدہ کو صاف کرتی ہے پاخانہ کو روکتی ہے، اس کی سب سے زیادہ نفع بخش وہ قسم ہوتی ہے جو شیریں ہو حضورؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں چھوہارے نہ ہوں، اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔ آپ نے چھوہارے کو پنیر اور روٹی کے ساتھ کھایا۔ یہ جگر کے لئے مقوی ہے۔ پاخانہ ڈھیلا کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ نہار منہ کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ یہ پھل، غذا، دوا اور مشروب اور حلوا بھی ہے۔

سورۃ التین میں اللہ تعالےٰ نے قسم کھا کر انجیر اور زیتون کی اہمیت کو بیان کیا ہے (وَالتِّینِ وَالزَّیْتُونِ) چونکہ مکہ اور مدینہ کی سرزمین پر انجیر کی پیداوار نہیں ہوتی اس لئے حدیث میں اس کا ذکر نہیں ملتا اور سعودی عربیہ کی آب و ہوا انجیر کے لئے مناسب نہیں ہے۔ عمدہ قسم کی انجیر مثانہ اور گردہ کے لئے مفید ہے اور یہ بدن کو زہر سے محفوظ رکھتی ہے۔ انجیر کو غذائیت کا گودام بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ تمام پھلوں سے زیادہ اس میں غذائیت پائی جاتی ہے۔ انجیر جگر کی صفائی کرتی ہے اور جسم کو شاداب بناتی ہے۔ البتہ اس کے کثرتِ استعمال سے جوں پڑ جاتی ہے۔ یہ اعصاب کو مضبوط بناتی ہے۔ آخروٹ اور بادام کے مغز کے ساتھ اس کا استعمال بیحد مفید ہے۔ انجیر کا گودا بہت مفید ہوتا ہے یہ بلغم سے پیدا ہونے والی تشنگی کو بجھاتا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھالی انجیر بطور تحفہ پیش کی گئی آپؐ نے اہلِ مجلس سے فرمایا کہ کھاؤ اور خود آپؐ نے نوش فرمایا اور مزید فرمایا کہ اگر یہ کہوں کہ جنت سے کوئی پھل اُترا ہے تو یہی پھل ہو سکتا ہے کیونکہ جنت کے پھلوں میں گٹھلی نہ ہوگی اسے کھاؤ کہ یہ بواسیر کو ختم کرتی ہے۔

زیتون کو انگریزی میں Olive کہا جاتا ہے۔ سعودی عربیہ میں Olive - Olio - Stuff بوتلوں میں بند کرکے بیچا جاتا ہے اور روغنِ زیتون کو سیل بند ڈبوں میں رکھ کر فروخت کیا جاتا ہے۔ روغنِ زیتون کا مارکیٹ میں بول بالا ہے۔ عرب کے لوگ (خبز) روٹی کے ساتھ روغنِ زیتون بھی استعمال کرتے ہیں

بقیہ صفحہ پر

نقش کوکن

# تخفیف کا جادو

میم الف صنم

ہم انگریزی کے بے شمار الفاظ عام بول چال میں روانی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں میں بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو اپنے وجود کو صد فیصد ثابت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ NEWS مطلب خبریں اس لفظ کے چاروں حرفوں کا کرشمہ دیکھیے۔ NORTH EAST WEST SOUTH - NEWS اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ہمیں جو خبریں موصول ہوتی ہیں وہ انہیں چاروں سمتوں سے آتی ہیں۔ ایک اور لفظ ہے۔ COMPUTER یہ لفظ کیونکر موجود ہیں آیا ذرا غور کیجئے۔ یہ ایک جملہ — Commonly Operated Machine Particularly Used for Trade Education & Research کا تخفف معلوم ہوتا ہے۔ اور یقیناً اس کا استعمال تجارت تعلیم جیسے مختلف شعبوں میں بتدریج بڑھتا جارہا ہے۔ لفظ TIPS کے معنی ہوتے ہیں بطور خوشی بخشش دینا لیکن کہتے ہیں ٹپس سے مراد وہ آدمی جو کسی اور کے لئے

ہوتا ہے اور وہ انعام پاتا ہے اسی کو ہم ٹپس کہتے ہیں۔

چند دوسرے الفاظ بھی کافی مزیدار ہیں مثلاً SMILES اس لفظ میں دو S کے درمیان بہت لمبا فاصلہ ہے لگ بھگ ایک میل MILE کا! سچ ہے آج کے دور میں مسکرانا اتنا آسان نہیں ہے۔ آج کا انسان روتا جلدی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اسے ہنسنے مسکرانے میں لمبا وقت لگتا ہے۔ دیکھئے تیل نقش کو کن

اس میں صرف لفظ oil کے B لگانے سے تیل ابلنے لگے گا۔

مطلب Boil ہوگا اب آپ جان گئے ہونگے کہ آئیل (تیل) کا صرف B نقطۂ ابتداء ہے۔
اب اس فہرست میں لفظ WIFE پر غور فرمائیے گرچہ یہ سب پر صادق نہیں آتا مگر اکثریت اس کی زد میں ہے یعنی Worries — Invited For Ever.

حریف تیرگیٔ شب ہے روشنی لیکن
کہیں بغیر جلائے چراغ جلتے ہیں

# بھارت میں چھبیس جنوری کی اہمیت

ابراہیم بغدادی

۲۶ر جنوری سنہ ۱۱۶۴ء میں راجا بسل دیو کو دلی پر فتح حاصل ہوئی تھی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۱۷۵ء میں غوری نے ملتان پر فتح حاصل کی تھی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۲۶۵ء کو ناصرالدین کی موت ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۲۹۱ء کو علاءالدین خلجی کے ذریعہ لڑائی کے میدان میں دلی کے قلعہ کی ناکہ بندی کی گئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۳۳۳ء کو مشہور سیاح ابن بطوطہ بھارت آیا تھا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۵۳۰ء کو شہنشاہ ہمایوں نے شیر شاہ سوری کو شکست دی اور اسی دن شہنشاہ بابر کی موت ہوئی تھی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۵۵۶ء کو جہانگیر کی ولادت ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۵۵۲ء کو ہمایوں کی موت ہوئی

۲۶ر جنوری سنہ ۱۷۳۰ء کو نادر شاہ نے دلی پر حملہ کرکے خوب لوٹ مچائی تھی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۷۰۶ء کو اردو کے اولین شاعر ولی کی موت ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۷۷۲ء کو ٹیپو سلطان اور انگریزوں کی مابین جنگ ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۷۸۸ء کو اسٹریلیا نے آزادی حاصل کی تھی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۸۱۴ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی نے امن کے شرط پر کلکتہ میں معاہدہ عمل لایا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۸۳۲ء کو انگریز کابل پہنچے تھے۔

۲۶۔ جنوری سنہ ۱۸۳۵ء کو اخبارات کو آزادانہ اختیارات حاصل ہوئے۔

نقش کوکن

۲۶ر جنوری سنہ ۱۸۵۸ء کو انکم ٹیکس لاگو ہوا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۸۵۹ء کو بمبئی ہائی کورٹ بنا اور اسی دن ہی شہر سویئیز بنکر تیار ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۸۶۹ء کو بمبئی اور کلکتہ کے درمیان پہلی ریلوے سروس شروع ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۱۲ء کو بمبئی اور کلکتہ کے درمیان براہ راست ٹیلیفون سروس جاری ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۸۸۴ء کو بمبئی کا بوری بندر اسٹیشن بن کر تیار ہوا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو ہی پہلا تہنیتی مشن بھارت آیا تھا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کو انگریز فوج ترکی کے محاصرے میں آ گئی تھی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء میں مکمل خودمختاری کی تحریک عمل میں لاکر پہلی بار اس کا اعلان ہوا تھا۔ اور اس دن پورے بھارت میں قومی پرچم لے کر جلوس نکالا گیا۔ اور راوی کے کنارے بہت بڑا اجتماع ہوا تھا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۴۹ء کو بھارت کا اپنا آئین بن کر تیار ہوا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۵۰ء میں بھارت کا اپنا آئین جاری ہوا

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۵۷ء کو جموں اور کشمیر میں نیا آئین لاگو ہوا

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۷۲ء کو اندرا گاندھی کو بھارت رتن کا اعزاز سے نوازا گیا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۷۶ء کو مدر ٹریسا کو بھارت رتن دیا گیا۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۸۱ء کو تیسری ہوائی سروس (وائی دوت) شروع ہوئی۔

۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۸۳ء کو ونوبا بھاوے کو بھارت رتن دیا گیا۔

ہندی سے ترجمہ

مصنف: رگھو نند پراشر۔

# حمل کے دوران الرجی کے ٹیکے نقصان دہ نہیں

ڈاکٹر وقار شیخ

الرجی کی بیماری جیسے دمے وغیرہ کے لئے ایسے ٹیکوں کا استعمال، (جو انہیں اشیاء سے حاصل کئے گئے ہوں جن سے مریض الرجک ہے) طب کی دنیا میں اسی سال سے بھی زائد عرصے سے بنیادی علاج بن چکا ہے پھر بھی الرجی کے ٹیکوں کے بارے میں ڈاکٹر ہنوز مشکوک ہیں کہ حاملہ کے لئے یہ خطرے سے خالی ہیں یا نہیں۔

ممبئی اسپتال کے الرجی اور دمے کے مشہور اسپیشلسٹ ڈاکٹر وقار شیخ نے حال ہی میں اپنے ریسرچ اور مطالعہ کے نتائج شائع کئے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ الرجی کی مریض حاملہ کو الرجی کے ٹیکے دینے میں کوئی نقصان نہیں۔

ان کی تحقیق کے نتائج اکتوبر ۱۹۹۳ء کے "کلینیکل اینڈ ایکسپیریمنٹل الرجی" نامی مایہ ناز برٹش جرنل میں شائع ہو چکے ہیں جو لندن سے شائع ہوتا ہے۔ ڈاکٹر شیخ (جو برٹش سوسائٹی برائے الرجی کے واحد ہندوستانی ممبر ہیں) یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ حاملہ عورت کو پہلی بار بھی الرجی کا ٹیکہ لگانا نقصان دہ نہیں ہے۔ یہ تحقیق طب کی دنیا میں آج تک کسی نے پیش نہیں کی تھی۔ اگر کوئی الرجی کی مریضہ جس کا علاج ٹیکوں کے ذریعے کیا جا رہا ہو علاج کے دوران حاملہ ہو جائے تب بھی اسے ٹیکے دینے میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ حمل کے دوران پہلی بار بھی ٹیکے شروع کئے جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شیخ کی تحقیقات کو مغربی ممالک نے اس سے قبل بھی تسلیم کیا ہے۔ سنہ ۱۹۹۰ء میں ان کی تحقیق معنا رکوٹکس جیسے ہیروئن اور براؤن شوگر سے الرجی کے امکانات" الرجی" نامی بین الاقوامی جریدے میں شائع ہو چکی ہے۔ جو کوپن ہیگن ڈنمارک سے نکلتا ہے۔ پچھلے سال ان کی تحقیق "دمے کے مرض میں میکلو میتھازون نامی دوا کے کش لینے سے تپ دق کے امکانات" یوروپین جرنل آف الرجی اینڈ کلینیکل امیونولاجی" نامی جریدے میں شائع ہو چکی ہے۔ اس تحقیق نے یوروپین اور امریکن ڈاکٹرز کو بھی چونکا دیا تھا۔

ڈاکٹر شیخ نے "الرجی کی تربیت لندن کے "سینٹ میریز اسپتال" سے حاصل کی ہے۔ یہ وہی ادارہ ہے جہاں سنہ ۱۹۱۱ء میں الرجی کے ٹیکے کی ایجاد ہوئی۔

ڈاکٹر شیخ نے صاف لفظوں میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ صرف الرجی کے ٹیکے ہی دوران حمل محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ یہ دھول، کیڑے مکوڑے اور سمارو غ (FUNGI) سے نکالے جاتے ہیں اس میں کوئی خطرناک بیکٹیریا یا وائرس شامل نہیں ہوتا۔ دوسری بیماریوں کے ٹیکے دوران حمل نقصان دہ ہوتے ہیں جبکہ الرجی کے ٹیکوں سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

(مرسلہ نور جہاں نور)

## برائے کرم توجہ دیں

اپنی تخلیقات صاف اور خوشخط لکھ کر ارسال کریں تاکہ کتابت کرنے میں آسانی ہو اور غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

فوٹو اسٹیٹ زیروکس یا کاربن کاپی قبول نہیں کی جائے گی۔ — مدیر

# کاجو

ساغر ملک ۔ تلولی پڑگھا ضلع تھانہ

کوکن میں (خاص طور سے جنوبی حصے میں) کاجو کی پیداوار ہوتی ہے۔ آج کل اس کی برآمد کے مواقع بہت ہیں۔ اس لئے اس کی پیداوار کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ کوکن کی زمین آب و ہوا کاجو کی فصل کے عین مطابق ہے۔

سطح سمندر سے سات سو میٹر اونچائی تک سخت مٹی کی زمین میں کاجو کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ اپریل مئی مہینے میں فصل کی تیاری شروع کریں۔ پہلے گڑھے کھودے جائیں ہر دو گڑھوں کے درمیان آٹھ میٹر کا فاصلہ ہو۔ ہر گڑھا ۶۰×۶۰×۶۰ سینٹی میٹر کا ہو۔ پھر اس گڑھے کو کمپوسٹ کھاد سے بھر دیا جائے۔ جون کے پہلے ہفتہ میں کاجو کی فصل بوئی جائے۔ ہر گڑھے میں دو یا تین بیج لگانے چاہیں۔ بیج لگانے سے پہلے تقریباً ۲۴ گھنٹے پانی میں بھگوئے جائیں۔

چند ہی دن میں پودے نکل آئیں گے۔ پودے پندرہ بیس سم ہونے پر ہر گڑھے میں صرف ایک پودہ رکھا جائے۔ باقی پودے اکھاڑ کر پھینک دیں۔

آج کل لوگ پلاسٹک کی تھیلیوں میں تیار کئے ہوئے پودے خرید کر لاتے ہیں۔ وہ لگانے سے ان کی نشو و نما اچھی طرح ہوتی ہے۔ پھر شروع میں پرندوں سے جو تکلیف ہوتی ہے اس سے بھی نجات ملتی ہے۔ کاجو کی قلمیں لگانا آسان اور مفید ہے۔

چوتھے سال سے ہر گڑھے میں ۲۵ گرام نتر، ۲۵ گرام سفورڈ اور ۲۵ گرام پالانش کھاد اگست مہینے میں ڈال لیں۔ اکتوبر مہینے میں نئے پتے آنے کے وقت انڈوسلفان یا "کینی لوٹتی آن" کا چھڑکاؤ کیا جائے تاکہ کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ ہو۔

چھٹے سال میں درخت کو پھل آنا شروع ہوتے ہیں۔ پرانی ذات کے کاجو کی اوسط پیداوار ۲ کلو ہوتی ہے۔ مگر نئے قسم کے بیجوں سے ۱۶ کلو تک پیداوار ہوتی ہے۔

مفصل معلومات کے لئے سنشودھن کیندر وینگورلا (سندھودرگ) سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(بہ شکریہ آکاش گنگا مراٹھی)



## تعلیم کے لئے عطیہ کا بقیہ

کی ضرورت ہوئی۔ ان کی اور طلباء کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے رُوکائیں بھی کھل گئیں جس سے وہاں کے لوگوں کی مالی اور سماجی حالت بہتر ہوگی اور چند سال میں اس گاؤں کے نقشے ہی بدل گئے۔

مسلمان عام طور پر اس خیال میں رہتے ہیں کہ غیب سے کچھ مرداں کار نمودار ہو کر ان کی پریشانیاں دور کردیں خدارا اس قسم کی باتیں اپنے ذہنوں سے نکال کر کام کی باتیں سوچیئے اور ایک متحرک قوم ہونے کا عملی ثبوت پیش کیجئے ورنہ زمانے کی ٹھوکریں کھا کر پامال ہونے کے لئے تیار رہیئے۔ خدا ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور اس برے انجام سے محفوظ رکھے۔ آمین

## کھجور چھوارے کا بقیہ

سیاہ زیتون گرم کرنے والا ہوتا ہے یہ ہر قسم کے زہر میں مفید ہے۔ دست آور ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو نکالتا ہے۔ زیتون کا نمکین پانی آتش زدہ مقام پر آبلے آنے نہیں دیتا۔ مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے بدن کے سرخ و سفید دانوں اور کے پھنسیوں گندے زخموں کو دور کرتا ہے۔ شیر خوار بچوں کے بدن پر مالش کرنے سے بہت مفید ہے۔ جلد کو چکنا اور چمکدار بناتا ہے۔

# وعدہ

ساغر ملت
(تلول۔ پڑھا)
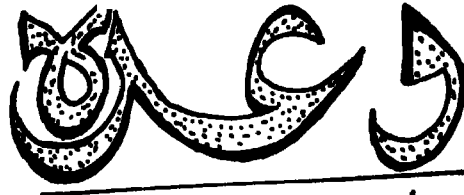
۴ حرفی لفظ "وعدہ" بیسیوں کے زخم کا مرہم ہے۔ بے آسوں کی آس۔ نا امیدوں کی امید غمزدوں کی عید۔ لیکن . . . . . لیکن وعدے کا بھروسہ کیا؟ محبوب کا وعدہ تو بہت مشہور ہے۔ اور وہ وعدہ ہی کیا جو پورا ہو۔ چچا غالب اسی لئے فرما گئے ہیں ؎

ترے وعدے پہ جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے، اگر اعتبار ہوتا

بہرحال وعدہ سے کام کی چیز یہ اور بات ہے کہ بعض لوگوں کو خواہ مخواہ وعدہ کرنے کی عادت سی ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر ایک لت سی ہوتی ہے۔ وقت بے وقت۔ موقع بے موقع عادت کی پھلجڑی چھوڑنے میں بخل سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ہمارے سیاسی لیڈر تو اس معاملہ میں بڑے مشاق نظر آتے ہیں۔ الکشن کے وقت روتی بلکتی جنتا کے منہ میں وعدے کا انگوٹھا دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے میدان مار لیا اور واقعی کچھ لوگ میدان مار بھی لیتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

سب کچھ ہے اپنے دیش میں روٹی نہیں تو کیا
وعدہ لپیٹ لو جو لنگوٹی نہیں تو کیا

صاحبو! ہم بھی کہاں سیاسی لوگوں کے چکر میں پڑ گئے۔ وہ اگر وعدہ نہ کریں تو کیا کریں؟ چھوڑیئے ؎

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں

ماہنامہ امر لشتی کوکن ممبئی

مذہبی نقطۂ نظر سے وعدہ صرف وعدہ رہنا اور اس کا وفا نہ ہونا ناراضگیٔ رب جلیل کا باعث بن سکتا ہے اس پر بازپرس ہونے کا امکان یقینی ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔

"یاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ"

(اے ایمان والو! اپنا وعدہ پورا کیا کرو) اور ہم بے جھجک وعدے کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں اور خدائے ذوالجلال کے غیض و غضب کے بجائے لطف و کرم کے منتظر رہتے ہیں۔

اب یہ مقام سر پیٹنے کا ہے یا سر دھننے کا۔

## اپنا خیال

انجم آرا

* اگر دل کو ہمیشہ خوش رکھنا ہے تو بیتے ہوئے لمحوں میں جھانک کر نہ دیکھو۔
* اگر کسی سے محبت ہو تو اس کے ساتھ بیوفائی نہ کرو اور اگر محبوب بیوفا ہو جائے تو اس کی یاد میں زندگی برباد نہ کرو۔
* وقت کے ساتھ ساتھ نہ بدلو بلکہ جرأت و ہمت سے وقت کا دھارا بدل دو۔
* اتنا غم نہ کرو کہ یہ غم تمہیں ختم کر دے۔ غم اتنا ہی کرو کہ وقت پر تم اس کو ختم کر دو۔
* نفس کو اپنا غلام بنا کر رکھو ایسا نہ ہو کہ تم اس کے خادم بن کر رہ جاؤ۔
* اگر تمہیں ہر دل عزیز بننا ہے تو بزرگوں سے عزت، بڑوں سے ادب، اور چھوٹوں سے شفقت کا برتاؤ کرو۔
* اپنے شب و روز کا محاسبہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا اکثر وقت بیکار ہی گذر رہا ہے

## ڈاکٹر رفیق زکریا جنتا دل سے الگ ہوگئے

ضلع تھانہ کے ایک ہفت روزہ (انگریزی) نے خبر دی ہے کہ مشہور سیاست داں جناب رفیق زکریا جنتا دل سے الگ ہو گئے ہیں۔

## حمیدہ آڈتے صدر منتخب

رتناگری ضلع مہیلا سہکاری پت سنستھا کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کی میٹنگ میں متفقہ رائے سے محترمہ حمیدہ بی آڈتے پرنسپل بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول صدر اور محترمہ سہاس شیٹیے نائب صدر منتخب کی گئیں۔ اس موقع پر سابقہ صدر صاحبہ شریمتی پاٹھرے نے تمام پچھلے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل کے لئے رہنمائی کی۔

نئی صدر صاحبہ نے بھی تمام لوگوں سے تعاون کی امید کی اور اس ادارے کو جلد ہی بینک میں تبدیل کئے جانے کی دلی خواہش کا اظہار کیا۔

## ضلع تھانہ کی تقسیم کے لئے سرکاری سطح پر کمیٹی کی تشکیل

وزیر اعلیٰ شرد پوار نے ضلع تھانہ کی تقسیم کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ نئے ضلع کا قیام یکم مئی ۱۹۹۴ء کو عمل میں آئے گا۔ ضلع تھانہ کی تقسیم کے سلسلے میں حکومت نے ایک اعلیٰ اختیاری کمیٹی تشکیل دی ہے جو اپنی سفارشات میں نئے ضلع میں دیہاتوں کی تعداد، تحصیل، جغرافیائی حد بندی متوقع آبادی اور اخراجات کی تفصیل پیش کرے گی اس کمیٹی کے صدر کوکن ڈویژن کے کمشنر ہوں گے جو ۱۵ فروری تک حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ اس کمیٹی میں کلکٹر ضلع تھانہ چیف اگزیکیوٹو آفیسر ضلع پریشد تھانہ چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی، ڈپٹی ڈائرکٹر (سروے) کوکن ڈویژن، ایڈیشنل کمشنر ادیباسی وبھاگ ڈپٹی سکریٹری محصولات اور جنگلات بطور ممبر شامل ہیں۔

اس وقت ضلع تھانہ میں درج ذیل تحصیل (تعلقہ) شامل ہیں۔ تھانے، بھیونڈی الہاس نگر، مرباڈ، شاہ پور، ڈھانو، جوہار موکھاڈا، پالگھر، وسئی، تلاسری اور واڈہ، اس سلسلہ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مرباڈ شاہ پور، جوہار، واڈہ، ڈھانو، وسئی، پالگھر اور تلاسری کو ملاکر نیا ضلع تشکیل دیا جائے اور واڈہ کو اس کا مرکزی مقام بنایا جائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ مرباڈ، کلیان، تھانہ وسئی، پالگھر اور الہاس نگر پر مشتمل نیا ضلع تشکیل دیا جائے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر تھانہ ہی ہوگا تقسیم کے اعلان کے بعد امبرناتھ اور بدلاپور کو نئی تحصیل قرار دینے کا مطالبہ ہو رہا ہے

## اعجاز مقری سہکاری بینک کے چیئرمین

گذشتہ مہینہ ناگرک سہکاری بینک بھیونڈی کے بورڈ آف ڈائرکٹرس اراکین نے حکومت کے نمائندہ شری بھجنگ مشرام کی نگرانی میں بینک کے نئے چیئرمین کا انتخاب کیا۔

شری شرف الدین، بہاؤالدین نے شری انجاز مقری کا نام پیش کیا۔ شری مرتضیٰ فقیہ

نے اس کی تائید کی اور پھر تمام اراکین نے اتفاق رائے سے اعجاز مقری کو چیرمین منتخب کیا۔ جب کہ شری ونیش سیٹھ نائب چیرمین منتخب ہوئے۔

واضح ہو کہ شری اعجاز مقری نے ۸، میں الیکٹریکل انجنیر کی ڈگری حاصل کی اور تقریباً آٹھ سال تک کرمپٹن گریوس کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔ اسی دوران شری مقری ۱۹۸۳ء سے ناگرک بینک سے منسلک رہے اور بینک کے معاملات میں اپنی بیش بہا خدمات کی وجہ سے کافی مقبولیت حاصل کی اور اس قلیل عرصے میں چوتھی بار بینک کے چیرمین منتخب ہوئے۔

ڈاکٹر طلعت خلیل کی بنیادی و ثانوی تعلیم انگریزی میڈیم کے سینٹ فرانسس کانونٹ ہائی اسکول اورنگ آباد میں ہوئی اور گورنمنٹ میڈیکل کالج اورنگ آباد سے بالترتیب ایم بی بی ایس و ڈی سی ایچ M. B. B. S. D. C. H کے یونیورسٹی امتحانات بھی ممتاز نمبرات سے کامیاب کئے۔

ڈاکٹر طلعت خلیل میں اسلامی مزاج کے ساتھ ساتھ غریبوں کی خدمت کا جذبہ بھی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ اس موقع پر ادارہ نقش کوکن ڈاکٹر محترمہ طلعت خلیل کو ان کی M. D. میں کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

کا روپ اختیار کیا تو اس کی مجلس مشاورت کے آپ رکن نامزد کئے گئے۔ نورالاسلام ٹرسٹ اور مسجد نور کے اعلیٰ عہدیداروں میں آپ شامل ہیں۔ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کی نئی منتخب مجلس انتظامیہ میں بھی آپ چن کر آئے ہیں۔ اعتماد بلڈرس واشی کے آپ پارٹنر ہیں اور حکمراں جماعت کانگریس کے واشی نئی بمبئی میں ذمہ دار عہدیدار ہیں۔

امید ہے کہ تلوجہ گروپ گرام پنچائت اپنی سربراہی کے لئے آپ کو منتخب کرے گی۔

## مروڈ جنجیرہ میں ایس ایس سی کیلئے انگریزی زباندانی کا ورکشاپ

انجمن اسلام جنجیرہ اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مشترکہ اہتمام کے ساتھ رائیگڑھ ضلع کے اردو ہائی اسکولوں کے ایس، ایس، سی، کے طلبہ اور اساتذہ کیلئے انگریزی زباندانی کا ایک ورک شاپ ۹ جنوری سنہ ۹۴ء کو مروڈ جنجیرہ میں منعقد ہوا۔ اس ورک شاپ میں ۱۲۳ اساتذہ نے حصہ لیا۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے مروڈ ہائی اسکول، کے ایس، ایس، سی کے ساٹھ سے زائد طلبا اور طالبات موجود تھے۔ ورک شاپ صبح دس سے شام ساڑھے پانچ تک رہا۔

انجمن اسلام بمبئی کے کرلا ہائی اسکول

## ڈاکٹر طلعت خلیل تماندار

بھیونڈی میں اندرا گاندھی میموریل اسپتال کے میڈیکل آفیسر و انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن شاخ بھیونڈی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر خلیل الدین تماندار کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر طلعت خلیل تماندار نے امسال ایم ڈی پیڈیاٹکس M. D (بچوں کے اسپشلسٹ) کی ڈگری حاصل کی ہے۔

نقش کوکن

## سید عبدالغفور

تلوجہ گروپ گرام پنچائت میں عالیجناب سید عبدالغفور صاحب کے پینل نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ سید عبدالغفور صاحب جو تلوجہ کے باشندہ ہیں مگر واشی نئی بمبئی میں بھی فعال رہنما ہیں۔ نئی بمبئی نے جب میونسپل کارپوریشن

کے پرنسپل جناب خلیق الرحمٰن صاحب اور انجمن اسلام ہائی اسکول وی ٹی بمبئی کے انگریزی کے استاد جناب اشتیاق انصاری جیسے ماہرین نے ایس، ایس، سی کے انگریزی کے نصاب اور امتحانی پرچوں کے تعلق سے سوالات کو حل کرنے کے طریقوں سے بڑی وضاحت سے گھنٹوں تک طلبہ کی فہمائش اور اساتذہ کی رہنمائی کی۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پروگرام آرگنائزر جناب مبارک کاپڑی نے نظامت کے علاوہ لڑکوں اور لڑکیوں کے دو گروپ بنا کر ان کے درمیان روزمرہ کی انگریزی زباندانی کے عام سوالات اور جوابات کے مقابلہ کا اہتمام کیا۔ ورکشاپ کے آغاز میں مروڈ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب عبدالنعیم شیخ نے حاضرین کا خیر مقدم کیا جبکہ ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری اور انجمن اسلام جنجیرہ کو آرڈینیشن کمیٹی کے چیرمین جناب ابراہیم احمد سندھ اللکر نے انجمن اسلام جنجیرہ کے ... جناب ... ... گھر کر اور دیگر ... اور مہمانوں کا تعارف کرایا۔

اس ورکشاپ ... ... ٹیلنٹ فورم کے چیرمین ڈاکٹر ... ... کے علاوہ جناب ... بی ... ابراہیم احمد سندھ اللکر، جناب مبارک کاپڑی، محترمہ رقیہ عبدالرحیم نائیک اور جناب داؤد چوگلے شریک ہوئے ... ورکشاپ اپنے مقصد میں کامیاب ... اساتذہ اور طلبہ نے ... سے بھرپور استفادہ حاصل کیا۔

نقش کوکن

انجمن کے مروڈ حلقہ کے صدر جناب سلیم داماد، انجمن کے جوائنٹ سیکریٹری جناب مشتاق درزی، خازن جناب زین العابدین عیدروس، جناب ارشاد خطیب اور پرنسپل محمود چوگلے ورکشاپ کے انتظام میں پیش پیش تھے۔ یہ ورکشاپ محترمہ رقیہ نائیک صاحبہ کے تاثرات اور اظہار تشکر کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے فائنل مقابلے اور تقسیم انعامات و اعزازات کا جلسہ منعقدہ ۱۶ر جنوری ۱۹۹۷ء کی رپورٹ اس مہینے میں شریک اشاعت نہیں ہو سکی۔ اسکے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ انشاء اللہ اگلی اشاعت میں بہ تفصیل اسے شائع کیا جائے گا نیز قارئین و مشتہرین کی اطلاع کے لئے عرض یہ ہے کہ اگلا شمارہ عیدالفطر نمبر ہوگا۔

**سب سے مشکل کام اپنے آپ کو جاننا ہے**
**اور سب سے آسان کام دوسروں کو جاننا**

کوکن میں دس سالوں تک
اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ کی تعلیمی ترقی
کے لئے کوشاں .K.T.F. یا نقش کوکن
ٹیلنٹ فورم نے امسال بمبئی شہر اور
مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کو بھی تعلیمی
مقابلوں میں شریک کیا۔ ایسے ہی موقعہ
کی ایک تصویر میں تقریری مقابلہ کی جج
محترمہ عظمیٰ ناہید صاحبہ کامیاب طلبہ کے
نام اور پروگرام کے تعلق سے اظہارِ خیال
کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ پاس ہی
انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول کے پرنسپل
جناب علیق الرحمن صاحب تشریف فرماہیں
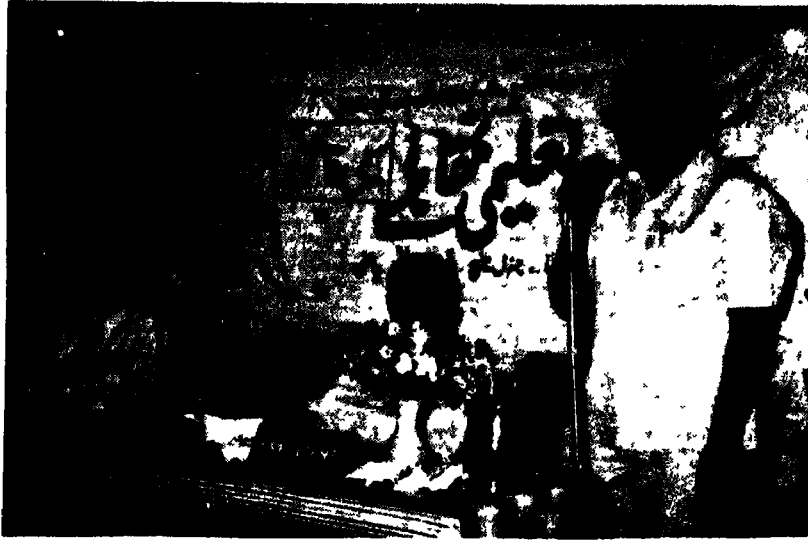
۲۳ر دسمبر ۹۳ء کو بمبئی کے
مضافاتی علاقہ کے اردو ہائی اسکولوں
کے طلبہ شریک مقابلہ ہوئے تو بمبئی
میونسپل کارپوریشن میں محکمہ
تعلیمات ( اردو ) کے افسر جناب ایچ
آئی مجیح ہوئے جج تھے۔ آپ حاضرین
سے مخاطب ہیں۔

قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی خصوصاً کوسہ کی شاخ جلد قائم کی جائے گی ان خیالات کا اظہار کوکن بینک کے نومنتخب ڈائرکٹر شعیب بڑدی نے کیا اس جلسے میں دوسرے ڈائرکٹر سہیل ڈوان بھی شریک تھے جو حال ہی میں بنک کے چناؤ میں تھانہ ضلع سے منتخب ہوئے۔ اس کی صدارت سابق ڈائرکٹر اسماعیل دادن نے کی۔ شری بڑدی نے فرمایا کہ ضلع کی دونوں بینکوں میں زیادہ سے زیادہ چھوٹے کاروباری افراد کو ترجیح دی جائے گی تاکہ وہ معاشی طور پر خودکفیل ہو جائیں یہ جلسہ آئیڈیل ہائی اسکول رابوڑی میں منعقد کیا گیا تھا۔

کیا تھا مگر مرکزی حکومت کی سردمہری کی وجہ سے کام میں سست روی پیدا ہوگئی ناگپور اسمبلی اجلاس میں وزیر تعمیرات عامہ شیواجی راؤ دیشمکھ نے بتایا کہ مجوزہ ساحلی ہائی وے کی لمبائی ۷۲۵٫۹۷ کلومیٹر ہے اس میں ۱۸۶٫۲۹ کلومیٹر راستہ تیار ہو چکا ہے اس ہائی وے پر تیار ہونے والے چالیس پلوں میں سے ۱۸ پل تعمیر ہو چکے ہیں۔ اس مد میں ستمبر ۹۳ء تک ۸ کروڑ ۹۴ لاکھ روپئے خرچ ہوئے ہیں دیشمکھ نے مزید کہا کہ ضلع سندھو درگ میں وادتر، اچرا، کیلوس، موچے ماڈ اور ساتارڈی ضلع رتناگری میں پورن گڈھ وروڈے، نیورے، ساکھرتر اور بھاٹیے ان علاقوں میں کام ہو چکا ہے علاوہ ازیں پانچ گاؤں، ریوڈنڈا وغیرہ میں کام جاری ہے۔

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" یہ مثال کمسن شاعر محمد عارف حسین عمراتارکر پر صادق آتی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ سال صرف ۱۳ سال کی عمر میں انگریزی نظم "سم تھنگ ان دو ورلڈ" لکھ کر شہرت پائی ہے۔ یہ نظم سکواٹ ڈیڈلی نامی کتاب میں شائع ہو چکی ہے اس میں ڈھائی سو طلباء وطالبات کی نظمیں شامل ہیں جو پورے ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہو کر اس کی قیمت ۹۹ء۱۰ پاؤنڈ ہے۔

موصوف کا آبائی وطن موربہ ضلع رائے گڈھ ہے اور حال مقیم بلیک برن انگلینڈ میں آباد ہیں۔ سیکنڈری اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔

دعا ہے اللہ پاک موصوف کو اعلیٰ زور تعلیم سے آراستہ کریں۔ آمین۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ بلیک برن

## تھانے میونسپل کارپوریشن کے دو حلقوں کے چناؤ فروری میں

تھانے کارپوریشن کے ضمنی انتخابات ماہ فروری میں ہونے کی اطلاع ملی ہے یہ انتخابات وارڈ نمبر ۱۴، ۷۷ اور ۸۲ میں ہوں گے۔ وارڈ نمبر ۱۴ میں بھاسکو شٹی کی رکنیت ختم ہونے سے اور وارڈ نمبر ۷۷ میں اینتا کینی کا انتخاب باطل قرار دے دیا گیا تھا۔ اسی طرح وارڈ نمبر ۸۲ میں کانگریسی کارپوریٹر رام داس ناتا بھگت کے مرنے کی وجہ سے یہ سیٹ خالی تھی۔

## کوسہ میں کوکن بینک کی شاخ کا جلد قیام

کوکن بینک کی شاخ تھانہ ضلع کے کوسہ. کاشی میرا، اور واشی دنی بمبئی میں

## کوکن کا ساحلی ہائی وے

کوکن کے ساحلی علاقہ میں تیز رفتار آمدورفت کے لئے ریاستی حکومت نے منصوبہ تیار کر کے اس پر عمل درآمد شروع

## رضوان حارث مرکزی حج کمیٹی کے چیئرمین منتخب

بمبئی ۱۱ جنوری ۹۴ء کو مرکزی حج کمیٹی کے چیئرمین کے لئے ہونے والے انتخابات میں اتفاق رائے سے بلا مقابلہ سابق ایم ایل اے

رضوان حارث کو چیرمین چن لیا گیا اسی طرح علمدار رضوی اور بی اکبر پاشا ایم پی کو بھی اتفاق رائے سے وائس چیرمین منتخب کیا گیا۔ وائس چیرمین کے لئے تین نام علمدار رضوی بی اکبر پاشا اور محمد سہیل لوکھنڈ والا تھے سہیل نے نام واپس لے لیا۔ اس طرح اول الذکر دونوں اشخاص وائس چیرمین کے لئے بلا مقابلہ چن لئے گئے۔

مرکزی حج کمیٹی کے ارکان ظہور قاسم حافظ محمد صدیق۔ مولانا سید اسعد مدنی، پولیس کمشنر ستیش ساہنی۔ میونسپل کمشنر شرد کالے۔ علمدار رضوی، بی اکبر پاشا، تہال احمد ایم ایل اے۔ سید محمد حادی میونسپل کونسلر، پرنسپل محمد سہیل لوکھنڈ والا (میونسپل کونسلر) بی پی ٹی چیرمین نارائن او. ایس. ڈی عبدالخالق، پروفیسر جاوید خان (سابق وزیر باد سنگ) موجود تھے۔

نومنتخب چیرمین رضوان حارث تھانہ ضلع کے بسین تعلقہ میں سوپارہ کے رہنے والے ہیں۔ ابتدائی تعلیم سوپارہ میں حاصل کی جبکہ بمبئی یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ کانگریس کے ضلع. ریاستی اور کل ہند سطح کے مختلف عہدوں پر فائز رہے ۱۹۷۲ء میں بھیونڈی سے ایم ایل اے کے لئے منتخب ہوئے تھے اسی طرح ۱۹۷۴ء تک مرکزی حج کمیٹی کے وائس چیرمین کی ذمہ داریاں بھی انجام دیں۔ چیرمین منتخب ہونے کے بعد ممبران اور دیگر تنظیموں کی جانب سے رضوان حارث کی گل پوشی کی گئی۔

# "ڈاکٹر خالد خطیب کی M.B.B.S. میں شاندار کامیابی

گوولکوٹ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کے جناب اسمٰعیل خطیب کے فرزند ڈاکٹر خالد خطیب نے امسال شیواجی یونیورسٹی کولہاپور سے ایم. بی. بی. ایس امتحان میں ۶۷% سے شاندار کامیابی حاصل کی ہے اس نے یونیورسٹی میں چھٹا مقام حاصل کیا اور کالج میں تیسرے نمبر پر رہا (ڈی. وائی. پاٹل، میڈیکل کالج کولہاپور) خالد کی ابتدائی تعلیم ڈونگری کے سینٹ جوزف ہائی اسکول میں ہوئی جہاں اس ہونہار طالب علم نے S.S.C میں ۸۳% مارکس حاصل کئے تھے اس کے بعد ایلفنسٹن کالج سے بارہویں سائنس میں ۸۷% مارکس حاصل کئے اور آج بفضل ربی اس مقام تک پہنچ گیا۔ خالد اپنی اس شاندار کامیابی میں اپنی والدہ صابرہ خطیب اپنے والد اور کالج اسٹاف کو شامل کرتا ہے۔

ڈاکٹر خالد اپنی انٹرنس شپ کولہاپور میں ہی کر رہے ہیں اور آگے بھی اپنی تعلیم جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خداوند کریم انہیں اپنے اس ارادے میں کامیاب کرے اور ان کے ہاتھوں میں شفا دے۔

# یوسف ناظم کے ۵۰ سالہ ادبی سفر کی گولڈن جبلی.

گذشتہ مہینہ برصغیر کے نامور مزاح نگار جناب یوسف ناظم کے ۵۰ سالہ ادبی سفر کی سنہری تقریب لکی ریسٹورانٹ باندرہ میں پر وقار طریقے سے منائی گئی اس تہنیتی جلسہ کا اہتمام مہاراشٹر اردو ریسرچ فاؤنڈیشن کی جانب سے کیا گیا تھا۔ صدارت ڈاکٹر سردار جعفری نے فرمائی اور نظامت رفیعہ شبنم عابدی نے کی مشہور اسکالر ڈاکٹر رفیق زکریا (سابق چانسلر علی گڈھ یونیورسٹی)، نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ایم یو آر ایف کے ششماہی رسالے "بنیاد" کی رسم اجراء جناب مجروح سلطان پوری کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ یوسف ناظم کا سفرنامہ امریکہ. "امریکہ میری عینک سے" کی اجراء ڈاکٹر رفیق زکریا کے ہاتھوں عمل میں آئی مدیر شگوفہ ڈاکٹر مصطفیٰ کمال نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ یوسف ناظم پر نمبر شائع کرنا یہ حق تو صرف شگوفہ حیدرآباد یا زندہ دلان حیدرآباد کو ہی تھا۔ انہوں نے جلسہ میں یہ اعلان کیا کہ

بہت جلد شگوفہ حیدرآباد بھی یوسف ناظم پر ایک جامع نمبر شائع کرے گا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ برصغیر میں مشتاق احمد یوسفی مجتبیٰ حسین اور یوسف ناظم نے طنز و مزاح کو ایک وقار بخشا ہے۔ شگوفہ سے ان کا گہرا تعلق ہے۔

خطبۂ صدارت سے قبل گل پوشی کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے ایم یو آر ایف کی جانب سے جناب سلطان علی خان (مدیر بنیاد) نے ناظم صاحب کی خدمت میں ایک شال اور عقیدت کے پھول پیش کئے۔ یوسف ناظم کو ان کے مداحوں کی جانب سے ۱۱ ہزار روپئے کا نقد نذرانہ بھی پیش کیا گیا جو انہوں نے مہاراشٹر اردو ریسرچ فاؤنڈیشن کی نذر کرکے سامعین کو حیرت زدہ کر دیا۔ مصنف کو ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈ کیوں نہیں دیا گیا۔ انہوں نے یوسف ناظم کی نئی کتاب "فی البدیہہ" کی اجرائی بھی فرمائی جسے مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نے شائع کیا ہے۔

دوسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر راج بہادر گوڑ نے فرمائی۔ خطبۂ صدارت میں راج بہادر گوڑ صاحب نے فرمایا کہ یوسف ناظم کو صرف طنز و مزاح نگار کہنا مناسب نہیں وہ تو ایک مصلح قوم ہیں۔ انہوں نے مرزا غالب پر مضامین لکھ کر تحقیق کی دھارا ہی بدل دی ہے۔ یوسف ناظم شاعر بھی ہیں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔

یہ تہنیتی جلسہ مسلسل ۵ گھنٹے تک چلتا رہا یوسف ناظم نے فاؤنڈیشن کے اراکین کا مہمانان اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں ایم یو آر ایف کے روح رواں جناب سلطان علی خان (مدیر بنیاد) نے تمام مہمانان، سامعین کا شکریہ ادا کیا اس جلسہ میں شہر و بیرون شہر کی مقتدر شخصیتیں شریک رہیں۔

## کوکن بنک کا نیا بورڈ آف ڈائریکٹرز

۲۷ ر دسمبر ۹۳ء کو کوکن بنک کے نئے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لئے چناؤ عمل میں آیا۔ کاپی پریس جانے تک جو نتائج سامنے آئے تھے اس کا ذکر ہم نے جنوری ۹۴ء کے شمارہ میں کیا ہے۔ البتہ بتفصیل اس وقت چناؤ کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

### بمبئی

۱۔ ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی
۲۔ ناظم عبدالحمید قاضی
۳۔ زبیر علی خان
۴۔ محمد عبدالقادر پرکار
۵۔ دلاور علی خان سرگروہ
۶۔ عثمان مالونکر
۷۔ علی ایم شمسی
۸۔ شوکت علی سارنگ
۹۔ محمد قاسم ٹھاکور
۱۰۔ عبدالحمید مستری
۱۱۔ ایڈوکیٹ ایم آر ونو
۱۲۔ پروفیسر اے اے قاضی

### ضلع تھانے

۱۔ محمد سہیل ڈون
۲۔ محمد شعیب بوڈی

### رائے گڑھ ضلع

۱۔ ڈاکٹر محمد قاسم راوت

### رتنا گیری ضلع

۱۔ ایم ڈی نائیک
۲۔ ابو سیٹھ دلوائی

### خواتین سیٹ

۱۔ ریحانہ زوجہ ڈاکٹر اے آر اندرے
۲۔ ڈاکٹر مہرالنساء زوجہ ڈاکٹر عبدالقادر لامبے

ریزرو سیٹ :۔ ۱۔ خان یوسف فخرو

ادارۂ نقش کوکن نو منتخبہ تمام ڈائریکٹران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

## تلنگہ کا مشاعرہ

۲ ر جنوری ۹۴ء اتوار شب میں تلنگہ، مہاڈ ضلع رائے گڑھ میں معین الدین تمام صاحب کے دولت کدہ پر، دختر پروین جہاں کی شادی کی خوشی کے موقع پر بزم فروغ ادب کوکن کے تعاون سے مشاعرہ کا انعقاد

عمل میں آیا۔ جناب وفا راجواڑی، جناب عبدالحمید شاغل، جناب نوگل بھارتی، جناب اسمٰعیل منصور، جناب کامل وبوردی جناب مونس اعظمی، جناب نظام الدین سعد، جناب تسنیم انصاری، جناب اکبر دانش نظام، جناب راشد ظہیر نے اپنے کلام بلاغت سے سامعین کو محظوظ کیا۔

جماعت کے صدر جناب غلام حافظ جھٹام نے شعراء کا شکریہ ادا کیا۔ مشاعرہ کی صدارت وفا صاحب اور نظامت تسنیم انصاری نے بحسن خوبی انجام دی۔

خامہ نگار: مونس اعظمی
توڑیل۔ رائے گڈھ۔

## جشن دستار فضیلت

شیر پور دھمن ضلع رائے گڈھ میں جامعہ حسینیہ عربیہ مدرسہ ہیں آٹھ نو سال کے بچوں کا عربی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ ہوتا ہے اور طلباء حافظ اور مولانا کا باقاعدہ سند حاصل کرتے ہیں۔

امسال اس مدرسہ کا سالانہ اجلاس ۱۹ جنوری ۹۴ء کو انجام پایا جس میں حافظ اور مولانا کورس پورا ہونے پر سند دی گئی۔ ... راجے وارڈی کے ... عبدالرحمٰن کا بیٹا ... اور ... کی سند حاصل کی۔

خامہ نگار: ایم۔ اے بھوتل

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکرگزار ہے ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں

## درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| نزہت موسیٰ ملا | کرڈونی |
| اے اے انصاری | کرلا۔ بمبئی |
| کوکاٹے عبدالرحمٰن عبدالغفور | ماہم |
| ڈاکٹر شمشیر خان | چمبور |
| سلمہ ایم حسین بستانی | کرلا۔ بمبئی |
| انیس بانو عبدالغفور | گونڈی |
| ہیڈ ماسٹر رشید احمد کڑومیاں | کلیان |
| حاجی محمود ایف ملاجی | اکناڑ چپلون |
| سیف اللہ حسن میاں فرفرے | بورلی منڈلا |
| اے حمید رحمٰن ہلڈے | ناد گاؤں (رائے گڈھ) |
| ہیڈ ماسٹر عارف ایف شیخ | بدلاپور |
| باباصاحب اے رحمٰن عیدروس | مروڈ جنجیرہ۔ رائے گڈھ |
| انور سلیمان قاضی | نیو بمبئی |
| توقیر ایم اے۔ فوزے | سوپارہ |
| اسمٰعیل غلام خطیب | ڈونگری |
| سلیم داماد | مروڈ۔ جنجیرہ |
| کیپٹن ظہور قادری | مروڈ جنجیرہ |
| عبدالستار قاضی | مروڈ جنجیرہ |
| عمیرہ اشرف مجاور | واشی نگر |

## بیرون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| علی پوفلونکر | لندن |

## آدرش شکشک تعلقہ وسئی

ضلع تھانہ کے وسئی تعلقہ پنچایت سمیتی کی جانب سے زلیخا بیگم زکریا انگلش اسکول سوپارہ کے ہر دلعزیز پرنسپل جناب بشیر احمد واگھوے کو سنہ ۹۴-۱۹۹۳ء سال کا "آدرش شکشک" منتخب کیا گیا۔ یہ ایوارڈ ۱۵ دسمبر ۹۳ء کو دیا گیا۔

پرنسپل بشیر احمد واگھوے کا تعلق رائے گڈھ ضلع کے بارہ پاڑہ گاؤں سے ہے۔ انہیں کی بدولت کم عرصہ میں اسکول کا نام خوب روشن ہوا ہے اور انہی خدمات کی قدر کرکے تعلقہ پنچایت سمیتی نے آپ کو اس اعزاز سے نوازا۔

## اردو کو یو۔پی کی دوسری سرکاری زبان کا درجہ

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ جناب ملائم سنگھ یادو نے ۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء کو آل انڈیا سیکولر فرنٹ کی جانب سے منعقدہ ایک جلسے میں اعلان کیا ہے کہ ریاست میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی تمام زبانیں بہنوں کی طرح ہیں اور ہندی سب سے بڑی بہن ہے۔ زبان سے متعلق اپنی حکومت کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے ملائم سنگھ یادو نے کہا کہ ہم انگریزی کے مخالف نہیں ہیں مگر ہم سرکاری کام کاج اور عوامی زندگی میں انگریزی کی اجارہ داری کے خلاف ہیں۔ (قومی آواز۔ نئی دہلی)

## وسئی تعلقہ ضلع تھانہ سائنسی نمائش

زلیخا بیگم زکریا انگلش اسکول سوپارہ ضلع تھانہ میں تعلیمی سال رواں سنہ ۹۴-۱۹۹۳ء کی سائنسی نمائش مورخہ ۷۔۸ دسمبر کو منعقد ہوئی جس میں وسئی تعلقہ کے ۳۹ مدارس نے حصہ لیا۔ پرائمری سیکشن میں اول نمبر کپول بینک ہائی اسکول نالاسوپارہ مشرق نے اول نمبر اور زلیخا بیگم زکریا انگلش اسکول سوپارہ نے دوم نمبر حاصل کیا۔ زلیخا بیگم زکریا اسکول کے ماڈل کو کافی سراہا گیا۔ کیونکہ اس ماڈل میں "کم لاگت پر فلٹر طریقہ کو طلباء نے تیار کیا تھا۔ سیکنڈری سیکشن میں اول انعام نیو انگلش اسکول وسئی نے اپنے ماڈل "اندھیرے سے اجالے کی طرف" پر حاصل کیا۔ جبکہ دوم نمبر پر ودھیا وکاس اسکول گوکھرے نے اپنے ماڈل "آگ سے آگ کی مدد" پر حاصل کیا۔

نمائش کے اختتام پر تھانہ ضلع پریشد کے صدر شری بن راؤ نائیک کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں وسئی پنچایت سمیتی کے صدر شری المیڈا ورلی نہرو سائنس سینٹر کے منیجر اور ٹرسٹیان زلیخا بیگم اسکول اور مختلف مدارس کے پرنسپل، اساتذہ و طلباء شامل تھے۔ خاص بات یہ ہے کہ مذکورہ اسکول کی جانب سے انعامات سرٹیفکٹ میڈل اور کتب کی اشکال میں تقسیم کئے گئے۔

## مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوی میں اوکیشنل گائیڈنس ماہرین کا اجتماع

دسویں میں ناکام یا کامیاب نیز گیارہویں اور بارہویں پڑھتے طلبہ و طالبات کو روزگار کے چناؤ کے بارے میں بڑی الجھنوں کا شکار ہونا پڑتا ہے اس مسئلے کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے درسگاہ ہذا میں ۲۲ دسمبر ۹۳ء کو اسکول کے کریئر ماسٹر جناب شمس القمر ہاشمی کی قیادت میں اور ہیڈ ماسٹر جناب ایم۔ایم ملا کی سرپرستی میں "ہمارے مسائل اور روزگار کے حاصل مواقع" پر بحث و مباحثے کا نادر جلسہ منعقد کیا گیا۔

آکاش گنگا (مراٹھی رسالہ) کے معاون مدیر جناب تاج الدین بوڑیکر نے صدارت بڑی حسن خوبی سے انجام دی نیز حاضر طلبہ و نوجوانوں کو گرانقدر مشورے دئے۔ طلبہ و نوجوان حاضرین اور والدین کے رہنمائی کے لئے۔

نقش کوکن آج مقبول ہے اسے مقبول تر بنائیے

ضلع ایدیودھک کیندر سے شری رانے کھادی گرام ادھیوگ سے شری کولتے صاحب اور "ایودھیودک" پر سکشن کیندر رتناگری کے لیکچرر شری دیشپانڈے صاحب۔ محکمہ پولیس سے سرکل پولیس انسپکٹر چپلون۔

مقامی سرپنچ ہائی اسکول کے کریر ماسٹر
شری جی پی نیٹر کے اور نگراں ہیڈ ماسٹر
شری یکتی بھارے صاحب نے اپنی تقاریر
میں تفصیلی معلومات پیش کی نیز حاضرین
کے پوچھے گئے سوالات کے تسلی بخش
جوابات دیے۔

## حاجی عبدالقادر حسن وانگڑے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی
مقابلوں نے نہ صرف یہ کہ طلبہ میں چھپی
صلاحیتوں کو ابھارا بلکہ تعلیمی فروغ بخشی
عطا کیا اوران کی امتحانی کامیابی میں
اس کا عکس صاف نظر آنے لگا ہے۔
نتیجہ یہ ہوا کہ علم دوست حضرات نے بھی
N.K.T. کی سرگرمیوں کی بھرپور
پذیرائی کی کفالت فرمائی۔
کفالت کے اسی سلسلہ میں بہادر
شیخ چپلون ضلع رتناگری کے نوجوان
مخیر علم دوست جناب خلیل احمد شہاب الدین
وانگڑے نے جنہوں نے پچھلے سال چپلون
میں ضلعی سطح کے پروگرام کی کفالت فرمائی
تھی امسال سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و
اعزازات کی کفالت کر کے ہماری ہمت
بڑھائی ہے عزم کو جلا بخشی ہے۔

جو سعودی عربیہ میں برسر روزگار ہیں ماہ
نومبر ۹۳ء میں بذات خود دفتر نقش کوکن
میں آئے تھے اور پھر دوبارہ انہیں اس
جشن مسرت کے لئے جنوری ۹۴ء میں
آنے کا موقعہ نہیں رہا لہذا انہوں نے
اپنے عم محترم جناب الحاج عبدالقادر حسن
وانگڑے کو پروگرام کا مہمان خصوصی مقرر
فرمایا اس طرح ہم جناب حاجی عبدالقادر
وانگڑے صاحب کے شکر گذار ہیں کہ آپ
نے نہ صرف جلسہ کو رونق بخشی بلکہ طلباء
واساتذہ کو بھی حوصلہ عطا کیا ہے۔
حاجی عبدالقادر حسن وانگڑے
متوطن بہادر شیخ تعلقہ چپلون بمبئی یونیورسٹی
کے گریجویٹ ہیں آنرز کے ساتھ آپ
نے B.A. بی۔ اے کی سند حاصل
کی پھر BEST کمپنی میں سروس اختیار
کی اور ڈپو افسر ٹرافک کے عہدہ پر پہنچ کر
۱۹۸۴ء میں سبکدوش ہوگئے ہیں۔
آج کوکن کے مسلمان زندگی کے
ہر شعبہ میں فخر وانبساط کے ساتھ آگے
ہی آگے رواں دواں ہیں مگر جب یہ
برادری احساس کمتری کا شکار تھی کوکن
مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن ہی ہے جس نے
۱۹۵۸ء میں اس قوم میں بیداری کی لہر
دوڑائی تھی۔ اس وقت کرافورڈ مارکیٹ
یراپنگ کے آپ چیئرمین چنے گئے تھے اس
کے بعد آپ چپلون تعلقہ انجمن کے تین
سال تک نائب صدر رہے پھر BEST
الائیڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے آپ ۱۹۶۹-۷۳ء
خلیل صاحب صدر رہے اور فی الوقت بہادر شیخ

ویلفیئر ایسوسی ایشن بمبئی کے ۲۰ سالوں
سے لگاتار عہدہ صدارت پر فائز ہیں۔ نیز
کرلا بمبئی میں جہاں آپ قیام پذیر ہیں ہے
عمارت ساحل ٹیننٹس ایسوسی ایشن کے
آپ ۱۹۷۴ء سے مستقل صدر ہیں۔
موصوف کا یہ تعارف پچھلے شمارہ میں
شائع ہونے والا تھا مگر مسودہ وقت پر
حاصل نہ ہونے سے اس میں تاخیر ہوئی
ہے۔

## ڈاکٹر مس فرحین کانگے

ڈاکٹر مس فرحین کانگے نے امسال
نومبر میں پیڈوڈ ٹنکس اور پریونٹری ڈینٹری
سے MDS میں ایم ڈی ایس میں
کامیابی حاصل کی۔ دوران تعلیم موصوفہ
نے گورنمنٹ ڈنٹل کالج اور اسپتال کی
ہمہ گیر بہترین طالبہ ہونے کا اعزاز حاصل
کیا تھا اس کے علاوہ وہ گورنمنٹ ڈنٹل
کالج اور اسپتال اور ایک پرائیویٹ کلنک
میں ڈنٹل سرجن کا کام کرچکی ہیں۔
آج کل پدما شری ڈاکٹر ڈی وائی پاٹل
ڈنٹل کالج اور اسپتال د نئی بمبئی، میں
لکچرار ہیں۔
موصوفہ جناب علی میاں کانگے صدر
انجمن مسلمانان مجگاؤں بمبئی کی دختر ہیں۔

## جناب ابراہیم پرکار کے حق میں استقبالیہ

۲۸ر دسمبر ۹۳ء کو ایچ ڈی پرکار گرنتھالیہ فردوس تعلقہ کھیڈ رتناگیری کے زیر اہتمام جناب ابراہیم محمد علی پرکار کے حق میں جلسۂ استقبالیہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے۔

جناب ابراہیم پرکار انگلینڈ کے شہر لوٹن میں مقیم ہیں اور وہاں کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن لندن کے بانیان میں سے ہیں بلکہ اس وقت اس کے چیئرمین ہیں۔ موصوف کا وطن تشریف آوری پر اس جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

## کونڈیولی کے بچوں کی ہندی میں کامیابی

کونڈیولی تعلقہ کھیڈ اردو اسکول میں بمبئی ہندی یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۲۶ر ستمبر ۹۳ء کو ہندی امتحانات ہوئے تھے جس میں کل ۹۹ طلبہ و طالبات شریک تھے۔ حسب ذیل طلبہ و طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

ع۱ دیوناگری لیپی۔
اوّل نمبر عرفان ابراہیم منگیکر، ۹۶ رمارکس
دوم نمبر تابش عبدالغنی مٹیکر، ۹۰ رمارکس
سوئم نمبر امان اللہ عبدالرحمٰن سردار ۸۹ رمارکس

ع۲ پرویش۔
اوّل نمبر سے نیلم آدم شاہ ۷۱ رمارکس لیکر کامیاب ہوئی۔

نقش کوکن

ع۳ پرتھما۔
اول نمبر مسعود حسین پرکار ۸۰ر مارکس
دوم نمبر عارف شفیق احمد صدیقی ۶۸ر مارکس۔
سوم نمبر تحیف عبدالغنی مٹیکر ۸۹ر مارکس

ع۴ مدھیما۔
اوّل نمبر زرینہ اسحاق ڈاورے ۱۴۷ رمارکس
دوم نمبر ارشاد عباس مقدم ۱۴۲ رمارکس
سوم نمبر نعیمہ عباس مقدم ۱۳۹ رمارکس

ان تمام طلباء و طالبات کی رہنمائی کونڈیولی اردو اسکول کے معاون مدرس جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سردے نے کی تھی۔

## سینٹرل اُردو ہائی اسکول کی نئی عمارت کا افتتاح

ساونت واڑی مرکزی جماعت المسلمین بمبئی جسکے زیر اہتمام ساونت واڑی ضلع سندھو درگ میں ایک اردو ہائی اسکول جاری ہے ۱۶ر جنوری ۹۴ء کو اپنا جشن طلائی (گولڈن جوبلی) منایا اس موقع پر ہائی اسکول کی نئی عمارت کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ امسال N.K.T.F. کے زیر اہتمام ۱۶ر جنوری کو برپا ہونے والے جشن میں مذکورہ ہائی اسکول کے پرنسپل عالی جناب فضل الدین قاسم شیخ صاحب بھی صاحب اعزاز تھے مگر مذکورہ مصروفیت کا بنا پر وہ حاضرِ جلسہ نہ ہو سکے اور ہم ان کو اعزاز دینے سے محروم رہے۔

## وزیر اعلیٰ شرد پوار کا دورۂ کوکن

وزیر اعلیٰ شرد پوار نے ۳۱ر دسمبر سے ۲ر جنوری تک ضلع رتناگری اور سندھو درگ کا دورہ کرنے کے بعد جن منصوبوں کو ترجیح دینے کا اعلان کیا ہے ان میں ضلع سندھو درگ میں، صنعتی اداروں کا قیام اور رتناگری میں جھینگا مچھلی کی افزائش سرفہرست ہے سندھو درگ جسے رتناگیری کا ایک حصّہ کہہ سکتے ہیں اب نئے ضلع میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس کے صدر مقام کا تنازعہ ختم کر کے حکومت نے تحصیل کڈال میں اوروس کو ہیڈ کوارٹر قرار دیا ہے۔ نئے شہر کی منصوبہ بند طریقے سے تعمیر جاری ہے اسی لئے بھی وزیر اعلیٰ نے دس کروڑ روپئے سڈکو کے حوالے کرنے کا اعلان کرتے ہوئے جلد از جلد کام کو ختم کرنے کی ہدایت دی۔

وزیر اعلیٰ نے ایم پی سی سی کے نائب صدر ایم ڈی نائک کی زیر صدارت منعقدہ کانگریسیوں کی میٹنگ میں مشورہ دیا کہ اگر باشندگان کوکن سرکاری منصوبوں سے آگاہی حاصل نہیں کرتے یا فائدہ اٹھانے کی سمت توجہ نہیں دیں گے تو ایک نقصان یہ ہوگا کہ سرکاری منصوبے عوام تک نہیں پہونچیں گے اور دوسرا نقصان یہ ہوگا کہ عوام ان سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔

سندھو درگ میں معدنیات کی بہتات ہے لکڑی سے کھلونے بنانے کی صنعت کاٹیج انڈسٹری بن گئی ہے دوسری صنعت پھل پھول کی افزائش ہے۔ آم اور کاجو

کی پیداوار میں دوسری طرف ان سے مشروبات تیار کرنے کی صنعت، مقامی افراد کو روزگار فراہم کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

## رتناگیری میں چار بی ایڈ کالج

مہاراشٹر راجیہ سبھا پراتھمک شکشک سنگھ کے تیسرے سالانہ جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر وزیر شرد پوار نے اعلان کیا کہ آئندہ تعلیمی سال کے دوران ضلع رتناگیری میں چار ڈی ایڈ اور بی ایڈ کالج شروع کئے جائیں گے۔ انھوں نے اس کام کے لئے وزیر اعلیٰ فنڈ سے ۵ لاکھ روپئے دینے کا اعلان بھی کیا۔

وزیر اعلیٰ نے یہ بھی اعلان کیا کہ ودھان پریشد میں ان کے نمائندہ کی نامزدگی عمل میں آئے گی یہ نمائندہ پرائمری مدرسوں کے مسائل و مصائب سے حکومت کو آگاہ کرے گا۔

وزیر اعلیٰ شرد پوار ۳۱ دسمبر ۹۳ء سے ۳ جنوری ۹۴ء تک رتناگیری کے دورہ پر تھے انھوں نے ایس ٹی کارپوریشن کے ورکشاپ کا افتتاح کیا۔ پودیتر کاز بھون کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے وزیر فنڈ سے ۵ لاکھ روپئے کے عطیہ کا اعلان بھی کیا۔

وزیر اعلیٰ نے ایک وفد کو یقین دلایا کہ اسٹرلائٹ کوپر ملیٹنگ کارخانہ کے تعلق سے جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کا جائزہ لینے کے بعد کمپنی جاری کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ فضائی آلودگی کے خلاف تحریک ضروری ہے۔ البتہ تحریک چلاتے وقت صنعتی ترقی پر بھی نظر رکھنے چاہیئے۔

## جھینگا مچھلی کی افزائش کیلئے خصوصی ٹریننگ

کوکن اگریکلچر یونیورسٹی (داپولی) میں تقریر کے دوران وزیر اعلیٰ شرد پوار نے اعلان کیا کہ خطہ کوکن کے چار اضلاع دتھانے، رائیگڈھ، رتناگیری، سندھودرگ میں ہمہ اقسام کی مچھلیوں کی افزائش کے مواقع حاصل ہیں۔ خصوصاً جھینگا مچھلی کی افزائش بھاری منافع کا ذریعہ ہے اسلئے حکومت آئندہ سال سال کے دوران اپنے بجٹ میں معقول رقم مختص کرے گی جس سے نوجوانوں کو تربیت دی جائے گی اور قرضے فراہم کرکے انہیں صنعت و روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں گے ضرورت ہے کہ محکمۂ نشریہ اور کوکن زرعی مشترکہ طور پر یہ پروجیکٹ تیار کرے اور حکومت کے سامنے پیش کرے۔

وزیر اعلیٰ نے یہ بھی اعلان کیا کہ کوکن کا ماحول کاجو کی کاشت کے لئے سازگار ہے اگر کسانوں کو کاجو کے پودے تیار کرکے دیئے جائیں تو یہ فصل کافی فائدہ دے سکتی ہے۔ انھوں نے یونیورسٹی کے ذمہ داروں کو ہدایت دی کہ وہ اس سمت کوشش کریں۔

وزیر اعلیٰ نے یکم جنوری ۹۴ء کو داپولی کا دورہ کیا اور زرعی یونیورسٹی کے تحقیقاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ اس موقعہ پر وائس چانسلر ڈاکٹر اروند ساونت نے ان کا خیر مقدم کیا اور معلومات سے آگاہ کیا۔ اس جلسہ میں وزیر رابطہ پربھاکر دھارکر، صدر ضلع پریشد راجہ بھاؤ ملئے، ممبر پارلیمنٹ گوند راؤ نکم اور دیگر معزز افراد موجود تھے۔

# نقش کوکن کیجانب سے تمام قارئین کی خدمت میں رمضان المبارک کی آمد پر مبارکباد

## تصحیح

F.T.M.N کے کفیل اور چپلون حلقہ کے مخیر علم دوست جناب خلیل احمد وانگڑے کے پدر بزرگوار کا نام پچھلے شمارہ میں سہواً حاجی احمد وانگڑے چھپا ہے جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ موصوف کا نام حاجی شہاب الدین حسن وانگڑے ہے۔ قارئین نوٹ فرمائیں

# شادی خانہ آبادی

★ ماہ نومبر ۹۳ء میں معروف سماجی کارکن کوکن مسلم جماعت کیماڑی کے صدر یوسف محمد گھنسار (مرحوم) کی نواسی زینت بیگم کی شادی ہمراہ عظیم بھاردے کے انجام پذیر ہوئی۔

★ شبیر احمد نارکر فرزند عبدالقادر نارکر (مرحوم)، بسلسلہ شادی خانہ آبادی کا ولیمہ کی تقریب سعید مقامی روپ گارڈن میں منعقد کیا گیا بتاریخ ۷، نومبر ۹۴ء

★ ماہ دسمبر میں احمد موٹلیکر کے صاحبزادے محمد حنیف موٹلیکر کی شادی خانہ آبادی انجام پذیر ہوئی۔

★ ماہ دسمبر میں شہاب الدین مقدم ریٹائرڈ ڈ بار بر ماسٹر کراچی پورٹ ٹرسٹ کے صاحبزادے ندیم شہاب الدین مقدم کی شادی خانہ آبادی ہمراہ محمود مقدم کی صاحبزادی انجام پذیر ہوئی۔

بحرین میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی جناب عبدالرزاق سردار کے فرزند اشرف سردار کی شادی جناب محی الدین عبدالرحمٰن دادرکر کی دختر ساجدہ کے ساتھ بمقام کونڈیولی کھیڈ ضلع رتناگری ۱۵ دسمبر ۹۳ء کو بحسن خوبی انجام پائی۔ اللہ نو بیاہتا جوڑے کی ازدواجی زندگی کامیاب بنائے۔

# قرآنی آیات سے سائنس کے نظریات کی تصدیق

اتوار ۲۳ جنوری ۹۴ء کو انڈین مرچنٹ چیمبرس، چرچ گیٹ میں اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک مذاکرہ میں، قرآن اور جدید سائنس ٹکراؤ یا مصالحت کے عنوان پر بمبئی کے نوجوان ڈاکٹر اور مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے فرزند ڈاکٹر ذاکر نائیک نے قرآن شریف کی مقدس آیات کے حوالوں سے ثابت کر دیا کہ جدید سائنس نے جن حقائق کو ثابت کیا ہے انہیں قرآن مقدس، آج سے ۱۴ سو سال قبل ثابت کر چکا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے اپنی تقریر میں علم فلکیات کائنات کا ارتقاء علم الجنین، طبیعات، علم حوانات، علم ادویات، علم بحر، ارضیات اور دیگر علوم کے تعلق سے جدید سائنس کے نظریات کو قرآن شریف کی آیات مقدسہ سے ثابت کر دیا۔ سائنس دانوں کا نظریہ ارتقاء اور تخلیق کائنات یہ ہے کہ اس کائنات کا وجود ایک زبردست دھماکہ کے بعد ہوا تھا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے قرآن سے اس زبردست دھماکہ کی تصویری کو ثابت کیا۔

علم الجنین کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر نائیک نے بتایا کہ رحم مادر میں بچہ کی افزائش آج کے الیکٹرانک اور انتہائی طاقتور مائیکروسکوپ کے ذریعے ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ قرآن شریف آج سے ۱۴ سو سال قبل اس تصویری کو بتا چکا ہے۔ بادلوں تشکیل، بارش، سمندری لہروں، خلا، کائنات، دوران خون، بیماریوں کا علاج، جانداروں پرندوں میں سماجی زندگی، شہد کے ذریعے بیماریوں کا علاج، جسم انسانی کی ساخت، اور باہت اندرونی نظام جسمانی کے تعلق سے جدید سائنسی نظریات کی تصدیق قرآن شریف کی آیات کے حوالوں سے کی۔ اور ثابت کیا کہ مغربی سائنس داں جن ایجادات اور نظریات کا اظہار کر رہے ہیں۔ قرآن شریف ان تمام باتوں کو آج سے ۱۴ سو سال قبل دنیا کے سامنے پیش کر چکا ہے۔

اس علمی مذاکرہ کے بعد ڈاکٹر ذاکر نائیک نے طلبار، دانشوروں، محققین ڈاکٹروں اور پروفیسر حضرات کی جانب سے کیے گئے بے شمار سوالات کے جوابات۔ قرآن مقدس کی آیات کے حوالوں سے دیئے۔

علم دین کا سیکھنا ہر مرد وزن پر فرض ہے

چیف آرگنائزر جناب
مبارک کاپڑی N.K.T.E
کے زیر اہتمام منعقدہ تعلیمی مقابلہ
میں جنرل نالج کا سوال پوچھ رہے ہیں
ساتھ میں نقش کوکن کے مینیجر عبدل
ٹوپی اور ندیم صالح بھی ہیں ۔
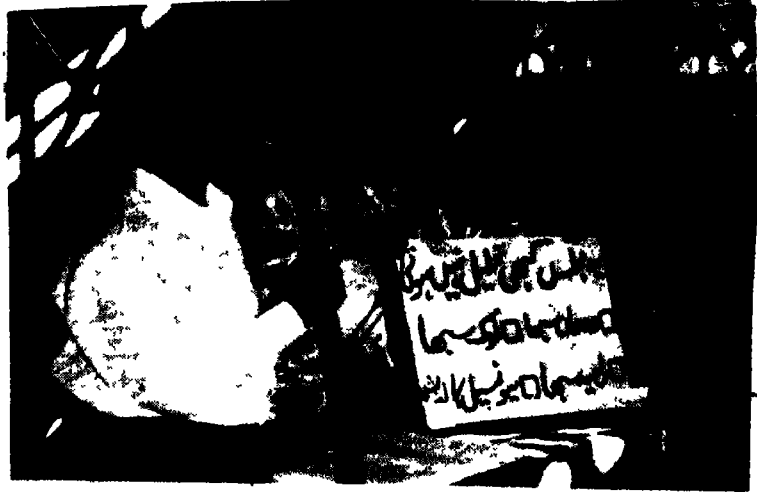
N.K.T.F. کے کارکن جناب مبین
مینار طالبات کے سامنے مائیک
پیش کئے ہوئے ہیں تاکہ ان کی طرف
سے دیا ہوا جواب حاضرین کو صاف
سنائی دے ۔

ضلع رتناگری کے طلبہ و طالبات N.K.T.F.
تعلیمی مقابلے کے لئے حاجی ایس ایم مقدم
ہائی اسکول کھیڈ میں حاضر ہوئے اس موقعہ
پر لی گئی تصویر میں ایک طالب العلم اپنی تقریر
پیش کررہا ہے جبکہ ڈانس پر ڈاکٹر نایک، ڈاکٹر
علی دلوی، پرنسپل دیدے، شرف کمالی اور
رحمان خان مہاڈک نظر آرہے ہیں۔
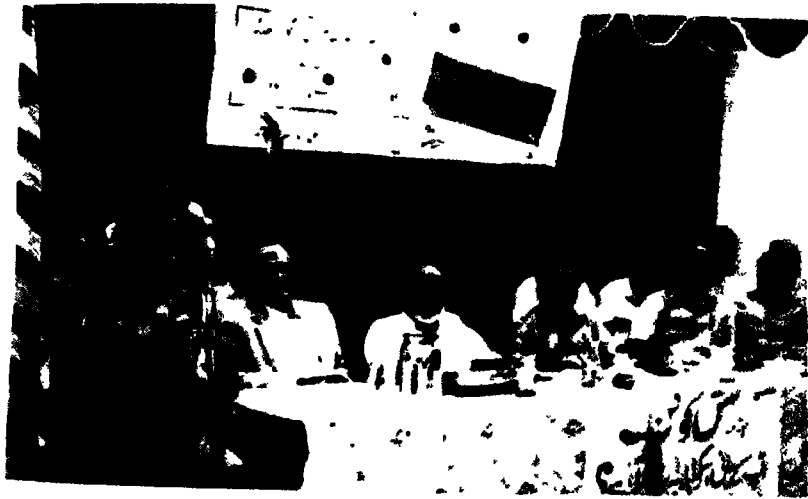
# انتقال پُرملال

## عبدالغفور گوندیکر کا انتقال

۱۱ر جنوری ۹۴ء کو جناب عبدالغفور فضل الدین گوندیکر کا مختصر سی علالت کے بعد بمقام دابھول ضلع رتناگری انتقال ہوا۔ مرحوم انجمن اتحاد المستقیم دابھول کے چودہ سال تک سکریٹری کے عہدہ پر فائز رہے نیز گرام پنچایت دابھول کے سابق رکن دابھول امن کمیٹی، کرتی سمیتی اور جماعت کے متولی تھے۔ اس کے علاوہ کئی سماجی اداروں سے بھی منسلک تھے۔ اپنی زندگی کے آخری سانس تک وہ عوامی خدمت میں منہمک رہے ہیں۔

## ناصر بوبیرے کو صدمہ

سورت ریلوے پلیٹ فارم کے کینٹن منیجر جناب ناصر بوبیرے کے والد کا ۵ر جنوری ۹۴ء کو مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۹۰ سال سورت میں انتقال ہوگیا جسد خاکی کلیان میں لاکر تدفین عمل میں آئی۔

## پرنسپل عبداللہ قاضی کو صدمہ

مستری ہائی اسکول رتناگری کے صدر مدرس جناب عبداللہ قاضی کے والد عیسیٰ قاضی صاحب عمر کے پچاسی سال گزارنے کے بعد ۱۵ر جنوری سنہ ۹۴ء کو

کمر کی ہڈی کے آپریشن کے بعد میرج کے اسپتال میں جاں بحق ہوگئے۔ مرحوم دوران علالت کھٹیا سے ایسے گرے کہ ان کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ انہیں فوراً میرج کے اسپتال لیجایا گیا جہاں آپریشن کی تاب نہ کر وہ چل بسے۔

## محمد حسین انڈرے مرحوم

جناب محمد حسین غیاث الدین انڈرے متوطن بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ مقیم دارالسلام تنزانیہ مشرقی افریقہ گذشتہ کئی سال سے دارالسلام میں کرونک ملیریا سے بیمار تھے گذشتہ سال انگلینڈ میں علاج کے لئے آئے تھے مگر شفایاب نہ ہوسکے ۲۲ر نومبر ۹۳ء کو لیسٹر انگلینڈ میں بعمر ۴۶ سال رحلت فرما گئے۔

## نجمہ ملاّ کو صدمہ

۱۴ر جنوری سنہ ۹۴ء کو صدر معلّمہ کرڈوئی اردو اسکول محترمہ نجمہ ملاّ کے خسر بھیکو وجیہہ الدین ملاّ مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۸۲ سال اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

مرحوم مدرسہ ہذا کے سابق صدر مدرس بھی تھے۔ ایک با اخلاق اور فرض شناس معلّم کی حیثیت سے ملازمت سے سبکدوش ہوئے تھے۔

## حاجی نصرالدین تانکی کا انتقال

کلیان ضلع تھانہ کی معروف شخصیت جناب حاجی نصرالدین تانکی کا مختصر سی علالت کے بعد ۲۹ر دسمبر ۹۳ء کو بعمر ۸۷ سال انتقال ہوگیا ہے۔

(نامہ نگار متین ڈولارے)

## شاہ نواز کراری کو صدمہ

نالاسوپارہ ضلع تھانہ کے جناب شاہنواز کراری کے بہنوئی کا ۹ر جنوری ۹۴ء کو بعمرہ ۴۴ سال ناگہانی طور پر حرکت قلب بند ہوجانے سے بھیونڈی میں انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار متین ڈولارے)

## مسز شمسی کو صدمہ

کوکن بینک کے چیرمین اور مشہور سماجی رہنما جناب علی ایم شمسی کی زوجہ محترمہ حمیدہ بی کی چاچی خیرالنساء ابراہیم کھیر نکر کا پچھلے مہینہ طویل علالت کے بعد ان کے وطن سائی ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوگیا مرحومہ کے فرزند جو لندن میں مقیم ہیں اپنی والدہ کی تیمارداری کے لئے لندن سے روانہ ہوئے تھے مگر ان کے آنے تک مرحومہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی البتہ تدفین ان کے ہاتھوں انجام پائی۔

## جناب اسحاق چوگلے کو صدمہ

بہرولی تعلقہ کھیڈ کے جناب اسحاق چوگلے جو ۲۰ سال قطر و خلیج العرب میں گزارنے کے بعد سبکدوش ہوکر واپس ممبئی

میں قیام پذیر ہیں ان کے ماموں قاسم اکبر کے انتقال ہوگیا
چوگلے کا طویل علالت کے بعد پچھلے مہینہ
بعمر ۹۰ سال ان کے وطن میں انتقال ہوگیا

## یوسف پٹیل کا انتقال

بمبئی میں میمن برادری کے
معروف رکن اور مشہور بلڈر جناب یوسف
عبداللہ پٹیل کا دماغ کی رگ پھٹ جانے
سے ہریج کینڈی ہسپتال بمبئی میں
۲۰ رجنوری ۹۴ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم
۹۴ برس کے تھے

## کیپٹن جمال الدین شیخ نہیں رہے

شہر رتناگری کی معروف شخصیت
جناب اسماعیل حکیم (مرحوم) کے بہنوئی
اور جناب اقبال چوناوالے کے ماموں
جناب جمال الدین شیخ ۱۲ رجنوری ۹۴ء
کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا
مرحوم جہاز رانی کمپنی سندھیا
سٹیم شپ میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے
اور وہیں سے سبکدوش ہوئے تھے۔
(نامہ نگار محمود حسن قاضی۔ واشی)

## کراچی سے موصولہ موت کی خبریں

(۱) نومبر ۹۳ء میں کیماڑی کراچی
میں کوکن مسلم جماعت کے معروف کارکن
محترم داؤد خان پان والے کا بعمر ۷۵ سال

(۲) نومبر ۹۳ء میں علی بونڈارے
حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اللہ
کو پیارے ہوگئے (مرحوم) کراچی پورٹ
ٹرسٹ سے ریٹائرڈ ہوکر منوڑہ میں قیام
پذیر تھے!۔

(۳) دسمبر ۹۳ء میں جناب عبدالقادر
دلوی کا (جناب شاہنواز دلوی کے پدر)
کا ناسازی طبیعت کی وجہ سے
تقریباً ۶۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

(۴) دسمبر ۹۴ء میں محمد حسین خان
مقیم کیماڑی ڈوباش لائن حرکت قلب
بند ہونے سے عمر ۶۰ سال کی عمر میں انتقال
کر گئے۔

(مرسلہ عزیز احمد بھاروے)

## مسز صدیقہ عمر کو صدمہ

متحدہ عرب امارات (دوبئی)
میں نقش کوکن کی خصوصی نمائندہ محترمہ
صدیقہ عمر (جناب علی ایم شمسی کی بھابی)
کے پدر بزرگوار جناب الحاج قطب الدین
املکر متوطن گور یگاؤں ضلع رائے گڑھ
دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۲۳ رجنوری
۹۴ء کو جاں بحق ہوگئے۔

## راجیواڑی تا بمبئی بس سروس

راجے واڑی جو مہاڈ سے قریبی
دیہات سے مگر کثیر آبادی کا مقام ہے
یہاں مسافروں کو بمبئی جانے کے لئے
مہاڈ آنا پڑتا تھا اور بمبئی سے لوٹ
کر مہاڈ اتر کر دوسری سواری کا انتظار
کرنا پڑتا تھا مگر جناب ایم اے بھونبل
صاحب کی کوششوں سے مہاڈ۔
رامداس، پٹھار بمبئی گاڑی کی شروعات
نے اس تکلیف کا ازالہ کیا ہے۔ بھونبل
صاحب جو سبکدوش مدرس ہیں اور
اپنی سماجی خدمات کی وجہ سے حلقہ
میں معروف و مقبول بھی ہیں آپ
ہی کی کوششوں سے گاؤں میں
ہائی اسکول، واٹر اسکیم، ڈاکخانہ
بجلی، سنجے گاندھی نرادھار اسکیم
کے تحت ۳۲ بیواؤں کو وظیفہ جیسی
سہولتیں حاصل ہیں۔ خدا بھونبل
صاحب کی عمر دراز کرے اور تا دیر
آپ ملک و قوم کی خدمت کرتے رہیں۔
نامہ نگار اے آر شیکاسن

The easy way
To keep your worries away
Save a little everyday
with
DEVELOPMENT CO-OPERATIVE
BANK LTD.
(A Scheduled Bank)
Central Administrative Office
204, Raheja Centre,
Nariman Point,
Bombay 400 021
A NETWORK OF 27 BRANCHES
SPREAD OVER IN MAHARASHTRA.
ANDHRA PRADESH AND GUJARAT
COMPUTERISED PERSONAL SERVICE
URBAN SCHEDULED BANK IN THE SERVICE
OF THE COMMON MAN

مساوات کی مشعل رہے روشن . . .
مساوات اور سماجی انصاف کے بغیر
کوئی بھی سماج ایک مستحکم اور مضبوط
ملک کی تشکیل نہیں کر سکتا۔ سنتوں اور
سماج سدھاروں نے اسی لئے مہاراشٹر
کو مساوات کا ورثہ دیا۔ اپنے
کندھوں پر مساوات کا جھنڈا لے
کر چلنے والے مہاراشٹر نے آج
مراٹھواڑہ یونیورسٹی کا نام تبدیل کر کے مساوات
و برابری کی سمت میں ایک اور قدم بڑھایا
ہے۔ آیئے! آج یوم جمہوریہ کی ۵۴ ویں
سالگرہ کے موقع پر ہم عزم کریں کہ سماجی الفاف
کا یہ سفر ہم ایکتا اور مصمم ارادوں سے خوشحالی کے
راستے پر آگے بڑھ کر پورا کرتے ہیں۔
ڈائرکٹوریٹ جنرل آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز،
حکومت مہاراشٹر

# آہ! المرحوم جناب احمد زکریا صاحب

## آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سنیچر ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۳ء کی شب قوم و ملت کا ایک عظیم سپوت، فخرِ کوکن اور بین الاقوامی شہرت کا حامل، مایۂ ناز اور جاں نثار بے باک لیڈر، راج کمیٹی کے سابق چیئرمین اور سابق رکن اسمبلی اور "کوکن انٹرنیشنل" کے صدر

## جناب احمد بالومیاں زکریا صاحب

اس دارِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما کر، مالکِ حقیقی کے پاس جا پہونچے۔

إنا لله و إنا إليه راجعون

★ مرحوم کی بے لوث قربانیاں، قوم و ملت کی خدمات کو تا دمِ حیات نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔

★ ہم مرحوم کی یادوں کے دھندلکوں میں دور حدِ نظر تک کائنات کے ہر ذرے میں مرحوم کے نقوش کے متلاشی رہیں گے۔

★ کرافورڈ مارکیٹ (بمبئی) کے پاس **حج ہاؤس** کی فلک بوس اور عظیم الشان عمارت اس کے بانی اور موجد **احمد زکریا صاحب** کی یاد کو تازہ کرتی رہے گی۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
ورنہ دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کیلئے

ہم تمام ممبرانِ **"کوکن انٹرنیشنل"** اپنے محبوب رہنما اور لیڈر کی رحلت پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی مایوس نظروں اور اشک بھری آنکھوں سے مرحوم کو **خراجِ عقیدت** پیش کرتے ہیں۔

## خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کی روح کو ابدی سکون اور قربت عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے ...... آمین

آپ کی دعاؤں کا طالب :-

**لائن عبدالکریم قاضی** (اعزازی جنرل سکریٹری) **"کوکن انٹرنیشنل"**

... شنکر روڈ، رزاق بلڈنگ ... احمد سیلر اسکول، بمبئی ۸ ٹیلی فون ۳۰۷۰۹۷۱

Beautiful Beach Resort Just 32 Kms. From Alibaug, Situated At The Beneath Of White Sandy Beach & Green Sea, Surrounded By Green Hills.

# kashid beach resorts pvt. ltd.

Delicious Chinese, Continental, Moghlai And Kokni Dishes.

Both A/C And Non-A/C Accomodation.

Conference Hall Facilities For Business Meetings.

For Bookings Contact :

(Bombay) 640 4341.

(Kashid) 021447-8262.

## STUDENTS PAGE

### THINK IT OVER No. 10

*By Mr. Abdullah Fakhi C.A*

A) Find the smallest No which itself is a Cube and is equal to the sum of Cubes of 3 other Nos

B) In the Mathematics Class the teacher gave the following simultaneous equation for being solved

$$\frac{a-2}{b-1} = \frac{3}{5} \text{ and } \frac{a-1}{b-2} = 1$$

one dull student tried to solve it by disregarding the second equation and adopting the following steps -

$$\frac{a-2}{b-1} = \frac{3}{5}$$

$$\frac{a}{b} - \frac{2}{1} = \frac{3}{5}$$

$$\frac{a}{b} = \frac{3}{5} + \frac{2}{1}$$

$$= \frac{3+2}{5+1}$$

$$= \frac{5}{6}$$

so a = 5 and b = 6

These values of a and b are true for both equation, can the dull student expect to get full marks ?

## MARRIAGE

1 NAEEM S/o Late Fakirmohamed Abdulla Malim with SHAGUFTA D/o QAbdul Kader Umar Naik on 30th Jan'1994 at Bombay

2 B S Noorul Ameen S/o B M Shamsuddin with Mumtaz D/o Mohammed Ghouse Saheb on 30th Jan'1994 at Kundapur

3. Three sons of Mr. Armar Mohd. Hassan Prop. Colombo stores named Moula Ali, Mau[illegible] and Musharaf Ali married to Saiba D/o Manna S[illegible]din, Aysha D/o Hagalwadi Nazir Hassan and Shaista Parveen D/o Armar Md Jaffar respectively on 22nd Jan'1994 at Bombay

4 Sajid S/o A Ghafoor Parekh with Safura D/o Amin Siddiqui on 2nd Jan'1994 at Lakadganj, Nagpur

5 Zulekha D/o Abbas Ismail Mulla with Makbul S/o Ibrahim B Arkate on 28th Jan'1994 at Bombay

## OBITUARIES

1 Janab AL-Haj Qutbuddin Umarkar the father of Mrs Siddique Umar Kheretka (U A E representative of N. K ) died of a heart - attack on 23rd of January 1994

2 Mr Yusuf Patel died suddenly on 28th Jan'1994 in Bombay at young of 49 Yrs He was a leader, Social Worker and Philanthropist in his Memon Community in Particular and others in general

3 Mrs Khairunnissa Ibrahim Kheratkar mother in law of Mr Ali M Shamshi died recently in Sai, Raigadh

4 Capt Jamaluddin Shaikh the maternal uncle of Janab Iqbal Chunawala died in Bombay on 12th Jan'94 He retired as a popular captain from Scindia steam Ship Co

5 Mr Haji Nasruddin Tanke well known social worker of Kalyan died on 29th Dec'93 at the age of 79 years

6 Mohmed Hussain Gayasuddin Undre of Borli Panchatan, based in Darussalam died in England on 22nd Nov 93 at the age of 46 years

7 Mr Isa Kazi aged 85 years and the father of Abdulla Kazi Head Master of Mistry High School, Ratnagiri, Died on 15th Jan'94

8 Mr Abdul Gafoor Gondlekar of Dabhol, expired on 11th Jan'94 He was the member of Grampanchayat and active with all the Jamats and Social bodies of Dabhol

## ITALIAN MUSLIMS NUMBER 1 MILLION

The number of muslims in Italy is increasing day by day despite the hectic activities of the Christian missionaries according to latest official statistics carried by IINA there are now more than a million Muslims in the Country with 35 Islamics Centres in Italy

## GIST OF QURAN E HAKEEM

The Childrens Quran Society of Pakistan has recently published a new attractive simple Urdu Edition of Gist of Quran E Hakeem For literature and information send a reply paid post envelope to the chairman Quran Society, 41-2, Branch, Farrukh Centre, Mozang Road, Lahore City, Punjab Province, Pakistan

## NEW ENGLISH TRANSLATION OF QURAN

A simple Translation of the Holy Quran translated in English by Dr Mir Aneesuddin was released in Hyderabad last Month

## FREE ACCOMMODATION FOR MUSLIMS CANDIDATES

The Islamic Cultural Centre in New Delhi will provide free Accommodation for Muslims Candidates arriving in Delhi for Competitive Exams or Interviews in U P S C, railway, Bank or other Governmental Recruiting Agencies

Centre Director Choudhary Mohammad Arif has invited such Candidates to approach the centre for short stay at the following Address Islamic Cultural Centre, 87-88, Lodhi Road

## MR. ALI SAFDAR JAFRI FELICITED ON HIS 81ST YEAR

In the Honour of Mr Ali Safdar Jafri a Function was held on 5th of January 1994 at Khilafat House, Byculla Dr Khaliq Anjum presided the lecture and Dr Rafiq Zakaria was the Chief Guest Similar Function was held by his friends "HUM" in Akber Pheerbhoy Hall Anjumane Islam on 22-1-94 Both functions lasted for 3 hours and were enjoyed by audience Critical and pressworthy speeches and reply of Sardar were heard with attenti

## A.I.J AGRI HIGH SCHOOL & JR. COLLEGE

A I J Agri High School & Jr College of scier Murud-Janjira held their Annual Social Gather 1994 at their school premises from 29th to 3 Jan'1994 Justice M M Kazi (Chairman, Maharash Administrative Tribunal) presided over the functi

## HIGH COMMISSIONER FOR HUMAN RIGHTS

On 20th December 1993, the United Nations Gene Assembly created the worlds first High Commissior for Human Rights The Decision was unanimou endorsed by all the member states of the U N attendi the particular session of the Assembly

## ISLAM (WHAT OTHERS SAY)

Islam is so familiar to us that we pass it by with th careless indifference with which we ignore that whi we know and know only too well And yet it is n familiar enough to us to enable us really to understan its uniqueness, and the spirit by which it has won i own place in the sphere of religion, a place which rightly occupies by virtue of its very existence W find it much easier to understand religions of India China A greater degree of insight and of spiritu freedom is required of him who would understand th Arabian Prophet and his Book (Andrae, Tor

uring allergies of that particular plant etc

urther the prohibition of pork in Islam was stressed s appropriate as pork is proved harmful from the edical, physical and psychological stand point by Modern Science Firstly, since the muscles of the pig arbour cysts of the tapeworm which can't be destroyed y cooking, consuming it leads to such cysts finding heir way to the human brain, liver, lungs and cardiac issue with grave results Secondly, the flesh is rich in at than in protein, leading to accumulation of fat deposits in the human body and the circulatory system Thirdly, the promiscuous nature of the pig is passed on o the human mind as is evidenced in western cultures

The Quran is not at loggerheads with earlier Godly evelation i e the "Bible", the "Zaboor" & the "Torah", is their source is the same - God Almighty, whom the muslims address as Allah Rather it acts as a dispeller of ignorance and manmade distortions, urging mankind not to believe blindly but rather in a spirit of logical inquiry and fact finding - a concept not found forcefully n the earlier scriptures

he talk was followed by a Question - Answer Session ouching upon various issues as diverse as "Darwin's volution of species" and existence and proof of the soul and God to a scientist or an atheist, all of which Dr Zakir answered convincingly On the Question of an Islamic answer to the modem scourge AIDS Dr Zakir Naik pointed out that the Quran has a very sensible and practical answer to the problem It rohibits adultery, promotes an early marriage in hose of marriageable age and urge and demands abstinence from alcohol and drugs, Which lead to avity in morals and lowering the threshold of morality

## NEWS & HAPPENINGS

### NAQSHE KOKAN TALENT FORUM

The N K T F held the finals of all educational contests and the prize distribution function on 16th January, 1994 at Burhani College Hall, Mazgaon, Bombay, in the honour of the selected best Teacher and Students of the Urdu Medium High School and to felicitate the Head Masters, Who completed 25 Yrs service and the winners of finals of greater Bombay High Schools. Justice M M Kazi (Chairman, Maharashtra Administrative Tribunal) presided Mr Haji A K Wangde was the chief Guest on behalf of the sponsor. Mr Khalil Ahmed of Jeddah Gulam Mohamed Pashimam, the President of Anjuman E Islam Janjira - Bombay Halka & the managing director of Alsamit, Principal SK Q A Sayeed (Principal, Burhani College), Prof Qasim Imam of Burhani College, Dr Ali A Dalvi were the guest of honour Presidential address of Justice M M Kaji was appreciated and Applauded Head Master of Kokan Region who were felicited were for completing 25 Yrs of their dedicated service were * Mr Shaikh Fazluddin Qasam (Central Urdu High School, Sawantwadi, dist Sindhudurg ) and * Mr Mehmood Mohammed Chougle (A I J Agri High School and Junior College, Murud-Janjira, Dist Raigad) The Felicited Adarsh Shikshak were *Mr Ahmed A Aziz Tehwildar (Z P Ratnagiri) *Mr Saifullah Firfire (Z P Raigad) *Mr Ismail Khan Deshmukh (Z P Raigad) *Mr Sayed Hasan Sandu (Z P Thane) *Mr Rashid Ahmed Kadu (Z P Thane) *Mr Ismail Mohd Hurzuk (Mayor Award, Bombay Municipal Corporation) and *Mrs Rehana A Rahim Kokate (Mayor Award, Bombay Municipal Corporation) The details of Students prizes and the finals will be given in next issue in Urdu

### FIRST IMAM FOR U.S. MILITARY

United States recently commissioned Capt Abdul Rasheed Muhammad as the first Muslim Imam in the History of U S armed forces

### MILLI COUNCIL TO DIVERSIFY WORK

All India Milli Council has setup 12 departments to take up the socio-economic development plan for Indian Muslims

### INDONESIA BANS LOTTERY

The Indonesian government has banned lotteries in the country as a result of pressure from the Islamists of the country

## "MODERN SCIENCE AGREES WITH THE QURAN"

-Dr Zakir Naik

On 23rd Jan'1994 Dr Zakir Naik gave a talk on the subject "The Qur'an and Modern Science - Conflict or Conciliation?" at the Indian Merchants Chamber, Churchgate Bombay, followed by an open Question-Answer Session on the topic The talk was attended by an enthusiastic and attentive "hall-bursting" audience

Dr Zakir was introduced as a forceful speaker with a broad understanding of contemporary human affairs and motivations as well as of Religious, Cultural and Traditional approaches and influences on life and people worldwide His talk was on the dimensions of the Quran almost 1400 years ago on subjects as varied as astronomy, evolution, embryology, Physics Zoology, Medicine etc and conciliation with modern science

During the course of his talk he highlighted the hitherto neglected aspects of the Qur'an dealing with scientific signs Beginning with the creation of universe from smoky material subsequently split into heaven and the earth and the continuous expansion of the universe following the "Big Bang", as propounded by enlightened scientists of the modern world

Further the evidence offered in the Qur'an about the Sun and the planets following a set orbit as also revolving around on their own axis was highlighted The hitherto unknown aspect of life other than on our planet has been emphasized when the Quran speaks of the creations existing between heaven and earth

The Quranic assertion that the light of the moon is reflected light with its original source, the sun, having its own light, is mentioned in the Quran long before the present day scientists knew of such facts Further the description given in the Quran regarding cloud formation, cloud movement and rain bursts are described vividly and have been confirmed only recently by advances in physics and meteorology

The aspect of embryology dealing with the early embryonic stage of the foetus has been described with such accuracy that it led to Dr Keith Moore, an international authority in the field of embryology comment that it was not possible for any pers without an electron microscope(which was discove few decades ago) to have access to such facts Neit is it possible to deny the fact of "the three veils darkness" the Quran speaks of in relation to the foe in a mother's womb 1400 years ago to be anythi other than the anterior abdominal wall, the uter wall and the amino-chorionic membrane envelop the foetus, commented Dr Keith Moore Further t description of the embryo as a leech like being confirmed by Dr Keith Moore not only in its physic form but also that the embryo derives its nutrition sucking from the uterine wall though the placenta a does not have a direct blood supply

The Quran firmly emphasizes the creation of eve living creature in pairs be they humans animals plants, a fact only recently studied in depth a accepted in biology

The Quran touches on various topics related to sig which have yet not been proved, given us an indicati to prove further or to ask specialist in the respect field about them

The fact that the birds and animals live in colonies a that bees and ants have well programmed worksty and duties is touched upon by the Quran In the field atomic physics the Quran is the first to point out th there are things created as small as an atom, or ev smaller, establishing the existence of sub-atom particles

The various uses of cattle, their benefit to mankin the form of being beasts of burden, a source of mil leather, wool and other animals products pres mankind to delve deep into their utility, as has be done only recently - deriving insulin from animal suturing catgut from the intestines of sheep, the org grafts and tissues grafts from animals among ot things

Dr Zakir Naik very emphatically stressed the use Honey in medicine mentioned in the Quran as a hea for mankind Not only was it used by Russian soldi for rapid scarless wound healing but also in the fie of immunology the "honey" of a plant is used i

**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Sub-Editor | Sohel Hemani |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Consultant Editor | A kays Adv H . Pathan |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWI |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAR MURUDKAR |

"THE WORST BANKRUPT IN THE WHOLE WORLD IS THE PERSON WHO HAS LOST HIS ENTHUSIASM."

# EDITORIAL

## ISLAM AND THE WEST

On 27th October 1993, Prince Charles addressed the opening session of the Oxford Centre of Islamic Studies by first referring the said centre as a potential and an exciting vehicle for promoting and improving understanding of the Islamic World in Britain. The Prince pointed out the high degree of misunderstanding between Islam and the Western world leading to dangerous outcome and stressed the need for the two to live and work together in this interdependent world At this function the Prince recalled the Arab proverb "What come from the lips reaches the ears What comes from the heart reaches the heart"

His highness pointed out the serious mistake of the west by referring "Islamic fundamentalism" in the form of killings and bombing by extremist groups in the middle east He stated that the extremism is now no more monopoly of Islam but exist in other religions including Christianity A careful distinctive was made by labeling Fundamentalism" who choose to take the practice of their religion most devoutly whereas a "fanatics" or "extremists" uses his devotion for political ends

The Heart of Islam is its preservation of an integral view of the universe It was stated that Islam refuses to separate man and nature, religion and science, mind and matter and has preserved a metaphysical and unified view of world around us Islam has natured and preserved the quest for learning by stressing that "the link of a scholar is more sacred than the blood of the martyr It was also highlighted that Islam can teach us today a way of understanding and living in the world which Christianity itself is poorer for having lost the same

Summing up the speech, Prince Charles strened the need of learning to understand Islam by the west by educating children a new generation the show of trust, mutual respect and tolerance for others to and fuid the common group of working together just as the oil engineer in the gulf may be European, and the heart transplant surgeon in Britain may be Egyptian.

اشاعت کا ۳۰ واں سال

اردو / انگلش ماہنامہ

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس اسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ نمبر ۳ | مارچ ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی



ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے — دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقش کوکن ۴۲ ماسے نوا نگر نیڑو الیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپورو پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک



تاریخ اشاعت: یکم مارچ ۹۴ء

کتابت: فیض احمد بیلاردھون - زبیر احمد

اس ماہ کے

## نقوش



(۶)

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آ جاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۳۲۳۳/۸۵۵۵۸۵۸۰

# عید الفطر ۔ ایک عظیم تحفہ

نسیم احمد، ریشاسائنزس انجینئری ۔

عید الفطر مومنوں کے لئے پروردگار عالم کا عطا کردہ تحفہ ہے ۔ عید کا مفہوم ہے بار بار آنے والی خوشی اور جشن مسرت ۔ عید ہر سال اپنے دامن میں دو بار خوشیاں لے کر آتی ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پروردگار عالم نے تمہیں دو بہترین دن عطا فرمائے ان دونوں میں خوشی منایا کرو ۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ ۔ پھر آپ نے سنہ ۲ ہ سے اس کی ابتدا کر کے ہر سال اس کی پابندی فرمائی اور لوگوں کو اس کے لئے تاکید بھی فرمائی ۔

"عید الفطر" ایک ماہ کی مکمل جسمانی عبادت و ریاضت تقویٰ و پرہیزگاری کا انعام ہے ۔ جنہوں نے رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خشوع خضوع محنت و مشقت کے ساتھ نماز، روزہ اور نیک اعمال کئے اور اپنی زندگی پروردگار عالم کی رضا کے تابع بنالی ۔ ان کے لئے روز "عید" پیغام سعید ہے ۔

روزہ میں صحیح طور پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بھوک اور پیاس کتنی بڑی تکلیف دہ چیز ہے ۔ روزہ دار کے دل پہ پیاس کا گہرا اثر پڑتا ہے ۔ اور بھوکوں فاقہ کشوں، مسکینوں اور ناداروں کی غم خواری کا جذبہ قلب میں پیدا ہوتا ہے ۔ روزہ انسان کے اندر اپنے نفس اور دیگر خواہشوں کو ضبط کرنے کی پوری طاقت پیدا کر دیتا ہے ۔ بلکہ تمام تر مقصود نفس انسانی کی اصلاح و تربیت، ضبط و اعتدال اور حکم الٰہی کی تعمیل ہے ۔ روزہ دار روزہ رکھ کر بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کر کے خدا کی بندگی اور اطاعت کا ثبوت دیتا ہے ۔

مذہب اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔ یہ خوشی کا دن کسی ایک خاص طبقہ کے لئے نہیں بلکہ امیر و غریب، شاہ و فقیر، یتیم و مسکین سبھوں کیلئے ہے ۔ لہٰذا عید کی اصل خوشی و مسرت ہمیں اسوقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں، غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور ضرورتمندوں کو اپنی خوشی میں برابر کا شریک کریں ۔

عید کے دن صرف اچھے قسم اور بہترین غذا کھالینے زرق و برق لباس زیب تن کر لینے میں عید کی حقیقی خوشی نہیں ہے ۔ بلکہ اپنے اعمال و کردار میں خلوص پیدا کرنا ہے ۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہے ۔

عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنی بخشش و رحمت کا دروازہ اپنے روزہ دار بندوں کیلئے کھول دیتا ہے ۔ عید کے دن مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق، اسلامی مساوات اور قوت و شوکت کا اظہار ہوتا ہے ۔

رمضان المبارک میں روزہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے ۔ اس کے بخیر و خوبی ختم ہو جانے کی خوشی کے طور پر عید منائی جاتی ہے ۔ اللہ رب العزت کی بارگاہِ کرم میں سجدہ شکر بجا لانے کے لئے مسلمان ایک مقام پر جمع ہو کر نماز دوگانہ ادا کرتے ہیں ۔ وہ جگہ عرف عام میں عیدگاہ کہلاتی ہے ۔

اور یہیں سے مسلمان آپس میں مصافحہ اور معانقہ کرنا شروع کرتے ہیں ۔ یعنی مسلمان اپنے مخصوص طریقہ سے دونوں ہاتھوں سے اپنے مسلمان
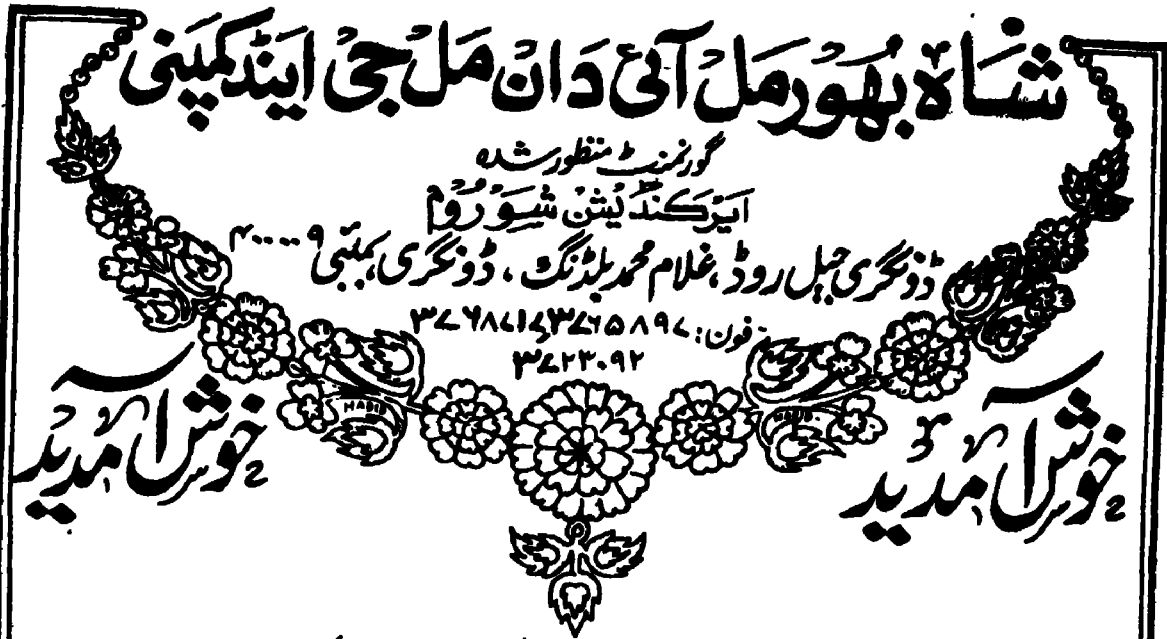
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

# زکوٰۃ اور فطرے کی اہمیت

ارشادِ خداوندی ہے! ”اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ“ یعنی اے مومنو! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو“

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے پہلی چیز توحید و رسالت کی سچی گواہی دینا دوسری چیز نماز قائم کرنا، تیسری چیز زکوٰۃ چوتھی چیز حج کرنا اور پانچ چیز رمضان کا روزہ رکھنا۔

زکوٰۃ و حج صلوٰۃ و صوم کلمہ عین ایمان ہیں عمل ارکان خمسہ پر جو کرتے ہیں مسلمان ہیں زکوٰۃ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے اس کی فرضیت سے انکار کرنے والا کافر ہے اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا مال پاک ہوتا ہے۔ اور برکت ہی برکت ہے مفسرین علماء فرماتے ہیں زکوٰۃ دینے سے چھ فائدے ہوتے ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ (۱) رزق میں برکت ہوتی ہے۔ (۲) مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ ظاہر باطن کا اور باطن ظاہر کا غماز ہوا کرتا ہے۔ آپ کپڑا پہنتے ہیں اور وہ میلا ہوتا ہے۔ پھر آپ میلا کپڑا پہن کر سماج میں چلنا گوارہ نہیں کرتے ہیں بلکہ اسے صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ کپڑے کی نوک پلک درست کرنے کے لئے پولس کا سہارا لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہی کپڑا قابل استعمال سمجھتے ہیں۔

آپ ایسا کرتے ہیں کہ یہ ایک فطری عمل ہے اور سماج آپ کو خوش پوش کے نام سے یاد کرے اب اس کا دوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمائیے اور دل کی صفائی پر نظر رکھئے جو صرف سماجی اعتبار سے نہیں بلکہ طبی اور روحانی اعتبار سے بھی ضروری ہے جس مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کیجاتی ہے وہ مال ناپاک ہوتا ہے اور آپ اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ گویا آپ کے شکم میں ناپاک مال جاتا ہے۔

پھر یہ آپ ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ تدبیر منزل کے اعتبار سے آپ کے بال بچے بھی اس میں ملوث ہوتے ہیں۔ وہ ناپاک لقمہ شکم میں پہنچ کر خون کی شکل اختیار کرتا ہے اور وہی خون مادہ تولید میں بدلتا ہے۔ اور اسی سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ خود ہی غور فرمائیے کہ بنیاد آپ نے خود ہی غلط رکھی ہے۔ پھر وہ بنیاد جب تناور درخت کی شکل اختیار کرتی ہے۔ تو ہوا کے معمولی جھونکے بھی اسے تنکے کی طرح ہلا دیتے ہیں۔

رزق حلال اور صدق مقال کی عظمت کو آپ نے خود ہی کھو دیا ہے پھر اللہ سے گلہ اور شکوہ کیوں کرتے ہیں آپ اسے اچھی طرح ذہن میں محفوظ رکھئے کہ گندہ اور میلا کپڑا آپ کو سماج میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ تو گندہ دل فرشتوں میں بیٹھنے کی اجازت کیونکر دے سکتا ہے، ناپاک خون رحمت کے جلوے میں بیٹھنے کی اجازت کیونکر دے سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ظاہری میلاپن تھوڑی دیر کے لئے گوارا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن باطنی گندگی ناقابل قبول اور شرمندگی ہے اور نکرہی بالیدگی کے لئے روک ہے۔ بقیہ صفحہ ۱۲ پر

نفیسہ کوکن

# زکوٰۃ اور فطرے کی اہمیت

ارشادِ خداوندی ہے! "آقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ" یعنی اے مومنو! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے پہلی چیز توحید و رسالت کی سچی گواہی دینا دوسری چیز نماز قائم کرنا، تیسری چیز زکوٰۃ چوتھی چیز حج کرنا اور پانچ چیز رمضان کا روزہ رکھنا۔

زکوٰۃ و حج صلوٰۃ و صوم کلمہ عین ایمان ہیں عمل ارکان خمسہ پر جو کرتے ہیں مسلمان ہیں زکوٰۃ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے اس کی فرضیت سے انکار کرنے والا کافر ہے اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا مال پاک ہوتا ہے۔ اور برکت ہی برکت ہے مفسرین علماء فرماتے ہیں زکوٰۃ دینے سے چھ فائدے ہوتے ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ (۱) رزق میں برکت ہوتی ہے۔ (۲) مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ ظاہر باطن کا اور باطن ظاہر کا غماز ہوا کرتا ہے۔ آپ کپڑا پہنتے ہیں اور وہ میلا ہوتا ہے۔ پھر آپ میلا کپڑا پہن کر سماج میں چلنا گوارہ نہیں کرتے ہیں بلکہ اسے صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ کپڑے کی نوک پلک درست کرنے کے لئے پولس کا سہارا لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہی کپڑا قابل استعمال سمجھتے ہیں۔

آپ ایسا کرتے ہیں کہ یہ ایک فطری عمل ہے اور سماج آپ کو خوش پوش کے نام سے یاد کرے اب

نفقش کوکن

اس کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیے اور دل کی صفائی پر نظر رکھئے جو صرف سماجی اعتبار سے نہیں بلکہ طبی اور روحانی اعتبار سے بھی ضروری ہے جس مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کیجاتی ہے وہ مال ناپاک ہوتا ہے اور آپ اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ گویا آپ کے شکم میں ناپاک مال جاتا ہے۔

پھر یہ آپ ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ تدبیر منزل کے اعتبار سے آپ کے بال بچے بھی اس میں ملوث ہوتے ہیں۔ وہ ناپاک لقمہ شکم میں پہنچ کر خون کی شکل اختیار کرتا ہے اور وہی خون مادہ تولید میں بدلتا ہے۔ اور اسی سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ خود ہی غور فرمائیے کہ بنیاد آپ نے خود ہی غلط رکھی ہے۔ پھر وہ بنیاد جب تناور درخت کی شکل اختیار کرتی ہے۔ تو ہوا کے معمولی جھونکے بھی اسے تنکے کی طرح ہلا دیتے ہیں۔

رزق حلال اور صدق مقال کی عظمت کو آپ نے خود ہی کھو دیا ہے پھر اللہ سے گلہ اور شکوہ کیوں کرتے ہیں آپ اسے اچھی طرح ذہن میں محفوظ رکھئے کہ گندہ اور میلا کپڑا آپ کو سماج میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ تو گندہ دل فرشتوں میں بیٹھنے کی اجازت کیونکر دے سکتا ہے، ناپاک خون رحمت کے جلوے میں بیٹھنے کی اجازت کیونکر دے سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ظاہری میلاپن تھوڑی دیر کے لئے گوارا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن باطنی گندگی ناقابل قبول اور شرمندگی ہے اور فکری بالیدگی کے لئے روک ہے۔ بقیہ صفحہ ۱۴ پر

تیسری قسط

# حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا

از:- محمد سعید علی ٹوالکر دوبئی

"دادا جان ان غریبوں، لاچاروں اور ناداروں سے آپ بڑے اور تحائف کیوں وصول کرتے ہیں؟ آپ تو کعبہ کے منتظم ہیں۔ آپ خود ہی اپنی جانب سے ان بیچاروں کو بڑے اور تحائف دیجئے۔ یہ کیسا انصاف ہے آپ کا دادا جان؟" درد مندانہ اور غمگسارانہ جذبات سے لبریز یہ کلمات چھ سال کے معصوم بچے کی زبانِ اطہر سے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے نکلے تھے۔ دنیا نے ایسے پاکیزہ کلمات ایسی منزّہ سوچ اور ایسا منفرد اندازِ بیان کسی طفلِ معصوم کی زبانی پہلی اور آخری بار سُنا "تم نہیں سمجھوگے میری جان، تم ابھی بچے ہو، یہ ہمارا حق ہے جو ہم لے رہے ہیں"۔ دادا جان کا یہ جواب سن کر طفلِ معصوم دفورِ کرب سے تڑپ اٹھا۔

غریبوں کے لئے یوں دردمندانہ جذبات اور اس معصوم کی پیاری ادا پر فطرت نے اس پر ہزارہا تحسین و تبریک کے پھول نچھاور کئے۔ فطرت اس معصوم کے وجود میں ایسی جوئے اطہر کا مشاہدہ کر رہی تھی، جس سے انسانیت کی کشتِ حیات شادابی پانے والی تھی۔ اس کا وجود دھرتی پر جو ہر انسانیت کی سرسبزی اور شادابی کی نشاندہی کر رہا تھا۔ اخلاق تمدن اور تہذیب کے اس شگوفے میں بہار آفرینی کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں سراجاً منیرًا کی جگمگاہٹ صاف طور سے ہویدا تھی۔ خونِ رگِ کائنات میں تموج پیدا کرنے کی تمام صلاحیتیں فطرت نے اس کے اندر رکھ دی تھیں۔ حق تو یہ کہ فطرت کے اصلی حسن کا مظہر تھا وہ طفل۔

اس پیکرِ حسن و زیبائی اور حسینِ عطر بیزی و عنبری کا بچپن بھی کرب و اضطراب میں گذرا اور لڑکپن بھی اندوہناک۔ جوان ہوا تو اطراف کے ماحول نے اس کے دل کو مزید دریدہ کیا۔ یہ قومی تفاخر اور قبائلی عصبیت میں گھری دنیا، یہ خودسری نخوت و رعونت بغض و عناد اور کفر و شرک سے آلودہ انسانیت، یہ نشاط و طرب کی محفلیں، یہ قمار خانہ کی انجمنیں، یہ میخانہ کی بزم مئے پرستی یہ انسانوں کی سجائی ہوئی چوکھٹیں، یہ بیٹیوں کو زندہ گاڑنے کی مذموم رسم، یہ کعبہ کے برہنہ طواف یہ جنگ و جدال اور خانہ جنگیاں، یہ قتل و غارتگری یہ اوہام پرستی، یہ ہر سو ہر جگہ نظر فریب مناظر کے دامِ تزویر اور یہ باطل خداؤں کا ہجوم۔ غرض کہ پورا ماحول خباثت سے معمور۔ معاشرہ میں ان تمام خباثتوں اور افعالِ شنیع کی سیلاب انگیزیوں کے باوجود اس جوان گلِ رعنا کا دامنِ عفت رتی بھر بھی تر نہیں ہوا اور نا ہی وہ ان نظر فریب مناظر کے دامِ تزویر میں آیا۔ وہ سوچتا یہ سب کیا ہے؟ یہ سب کیوں ہے؟ یہ سب کہاں سے آیا؟ یہ سب کون لایا؟ یہ سب کس لئے کیا جا رہا ہے۔ یہ ان لوگوں کو کیا ہو رہا ہے۔ اس کے ان سوالوں کا جواب دینے والا بھری دنیا میں کوئی

نہیں تھا۔ وہ دیکھتا، تڑپ جاتا۔ اس کی روح لہو لہو ہو جاتی۔ اس کا وجود لرز لرز جاتا۔ اپنی پریشانیوں اور بے چینیوں کو وہ اپنی رفیقۂ حیات پر بھی عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ایسے کرب ناک لمحات اور جاں گسل اوقات میں کبھی اسے اپنی ماں کی ممتا بھری گود یاد آ جاتی کہ شاید وہ اسے گود میں بٹھا کر اس کے دلِ مضطر کا مداوا بنتی۔ مگر وہ اس سے بھی محروم دائی حلیمہ کی گود اور آغوشِ محبت بھی اس کے اس درد کا درماں نہ بن سکتی تھی۔ ان اندوہناک حالات میں وہ اپنے آپ کو کسی ایسی چیز کی تلاش میں مضطرب، بے قرار اور سرگرداں پاتا جس کا اسے خود بھی علم نہیں تھا۔

ایک دن وہ مایوس ہو کر تڑپتے، سسکتے اپنے وجود کو لئے فطرت کی کھلی فضا میں باہر نکل پڑا۔ پریشان حال صحرا کی گرد چھاننے لگا، ریگستان میں مارا مارا پھرنے لگا۔ کوہِ فاران کے ٹیلوں اور وادیوں میں بھٹکنے لگا۔ بچپن میں فطرت نے اس پر تحسین و تبریک کے پھول نچھاور کئے تھے۔ اب اس کی اس بھرپور جوانی میں اس کے حسنِ سیرت کی جمال آفرینی پر فطرت ہزار بار ۔ فطرت نے اسے یوں سرگرداں دیکھا تو وہ اب اس پر بارانِ کرم کرنے کے لئے بے تاب ہوئی۔ وہ بھٹکتے بھٹکتے ایک ایسی جگہ ٹھٹھک گیا۔ جہاں اسے یوں محسوس ہوا جیسے فطرت اسے آواز دے رہی ہے۔ آ... میں اپنی سونی گود میں تجھے سمالوں.... یہ دیکھ میرا دامنِ ممتا کتنا وسیع ہے تیرے لئے... غم نہ کر۔ بے قرار نہ ہو۔۔ چلا آ۔ میں تجھے اپنی گود میں پناہ دوں ۔ خوف نہ کھا۔ ڈر مت۔ قدم بڑھا۔۔۔ یہ دیکھ میری گود تیرے لئے تسکین و طمانیت کی جنت گاہ ثابت ہو گی۔ اور وہ واقعی آگے بڑھا۔ حرا کی گود میں نقش کوکب

چلا گیا وہ... غارِ حرا کے ذرّہ ذرّہ کو اس عظیم ہستی کی پا بوسی کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ حرا جو اپنی سونی اور بے نور گود پر ارا یوں کھر یوں سالوں سے سسکیاں بند ہوئیں۔ آج اُس کے آنسو تھم گئے۔ آج اسے ساحلِ مراد ملا۔

اس عظیم انسان کے لئے حرا کی گود صرف سائبانِ رحمت ہی نہیں، صرف پناہ گاہ ہی نہیں بلکہ وہ تو اس کیلئے ایک مشاہدہ گاہ (OBSERVATORY) ثابت ہوئی۔ یہاں اسے قرار ملا۔ اب وہ اس گود سے اس مشاہدہ گاہ سے کائنات کی بے کنار وسعتوں پر غور کرنے لگا۔ آسمانوں کا مشاہدہ کرنے لگا۔ تابندہ سورج کو دیکھنے لگا۔ درخشندہ چاند پر اس کی نگاہیں جمنے لگیں۔ کہکشاؤں کی جھلملاہٹ اسے اپنی طرف کھینچتی محسوس ہوئی۔ دُم دار ستاروں اور صبح کے تاروں پر وہ سوچتا رہتا، کوہِ فاران کی وادیوں کو دور تک وہ تاکتا رہتا۔ ریگستان کی اڑتی دھول میں اسے ہر ذرّہ میں نور دکھائی دینے لگا۔ رات کی تاریکیوں میں ستاروں کی انجمنیں اسے دعوتِ فکر دینے لگیں وہ ان تمام کو دیکھتا ہی رہتا۔ دوربین سے بھی تیز تر اس کی نگاہِ تجسس اور خُرد بین MICROSCOPE سے بھی زیادہ باریک اس کی قوتِ بینائی آفاقی گردوں کو غور سے پڑھ لیتی۔ وہ فطرت کی رعنائیوں اور قدرت کی جلوہ نمائیوں پر دنگ رہ جاتا۔ پوری کائنات اور اس کے نظارہ ہائے گوناگوں اس کے لئے حیرت کدہ بنے تھے۔ یہ تمام رموز اس کی سمجھ سے باہر تھے۔ پھر بھی سوچتا کہ یہ ستارے یہ سیارے، کرّے، یہ کہکشاں بغیر ستونوں کے اوپر کیسے تیر رہے ہیں۔؟ یہ تمام خلاء میں آباد کیوں ہیں؟ کیا اوپر تلے کوئی ہے جس نے انہیں اپنی گرفت میں لے رکھا ہے؟ کیا اوپر کوئی دنیا آباد ہے؟ کون

ان کے پیچھے ہے؟ کس نے انہیں بنایا ہے؟ کون ان کو چلا رہا ہے؟ کس کی طاقت نے انھیں جکڑ رکھا ہے؟ کون سی طاقت انہیں تھامے ہوئے ہے؟ وہ سوچتا پھر اپنی قوم پر غور کرتا، روتا، تڑپتا، سسکتا اور نڈھال ہو کر اس پر غنودگی طاری ہوتی ۔ آخر حرا کی گود میں فطرت کی نسیم سحری اسے خنک دار لوریاں دے کر سُلا دیتی۔ اگلے دن، اگلی رات پھر وہی سب کچھ ۔ وہی کرب وہی تڑپ، وہی اندوہناک لمحات اور وہی جان لیوا گھڑیاں ۔ ایسی روح فرساں راتیں گذر گئیں ۔

ایسی ہی وہ ایک رات تھی (سورۃ القدر آیت ۱) اور رمضان شریف کا مہینہ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵) تاریکی میں ڈوبا ہوا ماحول لیکن جیسے دور دور تک نورانی چادر تنی ہوئی ۔ ظلمات میں گھری فاران کی وادیاں مگر ان میں نور کی سفیدی چھائی ہوئی۔ ریگستان میں ہر سو سکون و خموشی لیکن انوار و نکہت کا سماں ۔ کائنات میں نور برساتی ہوئی دودھیا کہکشائیں ۔ کچھ عجب سی مگر نور کے ماحول میں اس رات ۔ وہ اپنی قوم پر آنسو بہا رہا تھا کہ اچانک اس نے یہ کیا سُنا "اقرأ"، پڑھ ، لوحِ گیتی پر ہر جگہ، ہر سو پنجۂ استبداد میں جکڑی انسانیت سسک رہی ہے اسے پڑھ۔ اس پر بھی نظر ڈال ۔ اس پر بھی غور کر ۔ صرف اپنی ہی قوم پر سسکیاں نہ بھر ۔) ... تیسری بار "اقرأ"، پھر اسے جھنجھوڑا گیا ۔ دبوچا گیا، بھینچا گیا تا کہ وہ اپنا شعور جگا کر ہوش میں آئے اور حزن کے لوتھڑے سے پیدا کی گئی انسانی ذات پوری دھرتی پر کس طرح پُر فتن اور خونخوار درندوں کا بھٹ بنی ہوئی ہے اسے پڑھ لے اسے جان لے اور اقرأ کی تاثیر قبول کر کے انسانیت کو صراطِ مستقیم پر لانے کی ذمہ داری قبول کر لے تا کہ اس کا رب جو اکرم ہے اس پر کرم نوازش کے سارے دروازے وا کرے (سورۃ العلق آیت ۱-۳)

قابلِ ہزار تمجید و تقدیس نیز صد ہزار حمد و ستائش اور کروڑہا کروڑ تشکر و امتنان ہے وہ بارگاہ صمدیت الرحمٰن الرحیم جس نے عظیم کوہ فاران کے عظیم غار میں عظیم انسان پر اپنا عظیم اوّلین پیغام "اقرأ" نازل فرمایا کہ جس میں حیات انگیز تحریک پیدا کر کے نظام ہائے کہن کی تمام بنیادیں ہلا ڈالنے کی تاثیر ہے۔ یقیناً "اقرأ" میں مضمر مضمون پر گہرائی سے غور کرنے کے بعد عقلِ انسانی اس نتیجہ پر پہنچ جاتی ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے اس اوّلین پیغام کو جس معجزانہ بلاغت سے واضح کیا ہے اسے صرف بڑے بڑے دانشور اور اعلیٰ ترین اہلِ خرد (TOP GENILIS) ہی جان سکتے ہیں ۔ جب جب چشمِ بصیرت اس کے مفہوم کو بھانپ لے گی ۔ اس ہستی لافانی اور سبحانہٗ وَ تعالیٰ عَمّا یصفون کے حسنِ اعجاز پر وجد کرتی رہے گی

سچ تو یہ ہے کہ آج کی رات حرا کی گود ہری ہوگئی ۔ وہ حرا جو اپنی گود کی بے نوری پر اربوں سالوں سے سسکیاں بھر رہا تھی آج کی رات اس کی گود میں پلنے والے عظیم انسان، دھرتی کے عظیم سپوت کے سرِ اطہر پر نبوت کا تاجِ منور پہنایا گیا۔ آج کی رات دھرتی پر بسنے والے سارے، انسانوں کو صراطِ مستقیم پر لانے کی ذمہ داری اُس پر سونپی گئی ۔ کیا ۔ کیا نصیبہ ہے حرا کا !

آج اس کی گود میں توحید کے محیر العقول انقلاب کی اساس ڈالی گئی ۔ زہے نصیب ہے حرا، زہے نصیب ہے فاران، زہے نصیب ہے رمضان اور زہے نصیب ہے آج کی رات جس میں اقرأ کا نزول ہوا ۔ گویا آج پوری زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی ۔ جی ہاں "وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" (سورۃ الزمر ۔ آیت ۶۹)

اور آج حرا نے اپنی گود میں پلنے والے عظیم ...

عید الفطر

کے موقعہ پر دلی مبارکباد

نیک خواہشات

منجانب

حکومتِ ہند کی جانب سے منظور شدہ

# عادل

انٹرپرائزیز

ملازمت دلانے والے اداروں

میں عدل واعتماد کا حامل نام

ڈائمنڈ زیروکس

۸۰، لیڈی جمشید جی روڈ، ماہم

(بمقابل پیراڈائز سنیما)

بمبئی ۴۰۰۰۱۶

فون: ۴۵۸۵۸۶

۴۵۴۴۳۴

AMINA

FISHERIES

امینہ منزل پڈویکر کالونی

ادھیم نگر، رتناگری

رتناگری: ۲۱۹۱

بمبئی: ۵۶۹۷۶۲

فلیٹس اور خوبصورت شاپنگ سینٹر پر مشتمل شاندار پیشکش

# نوشیمن پلازہ

کوسہ جامع مسجد کے سامنے

علاوہ ازیں صنعتکاروں اور کارخانہ داروں کے لئے سنہری موقع

نشیمن انڈسٹریل کمپلیکس

۶۰ گالوں پر مشتمل صنعتی یونٹس تھری فیس پاور کے ساتھ اور بینک لون کی سہولت بھی

ملئے: حاجی عبدالسلام راول چیئرمن اینڈ منیجنگ ڈائریکٹر

نشیمن بلڈرس پرائیویٹ لمیٹیڈ نشیمن کالونی، کوسہ ضلع تھانے

فون آفس: ۵۳۵۲۰۸۱/۵۳۵۱۱۲۲ فون رہائش: ۵۳۵۲۰۲۰/۵۳۵۲۱۴۱

# کوکنی شاعری — امرائی چیاوانسات

شرف کمالی

لوّاں ہِن موپ آرامات ہو لوٹں
زواں دُھرلات چالت زات ہو توں

تمی باواں نوں کھا چکّی پچو آ لوٹُ
آمی گھرلوٹلی چیا پیٹھ کھات ہو توں

ھیّاں دھاراوی چیا گھانیت ایلوں
ٹھیاں امرائی چیا دانسات ہو لوتں

عزیں ہوتی ہِن ہوتی سُکھا ہی چی
تی اد ٹیاور امی انگنات ہو لوتں

دُکھی شہراں لا ایلیانی زہیلوں
سکھی ہو لوتں زری ڈڈنگرات ہو لوتں

جماتن اچیا پھاٹا پھوٹ کھوتے
مِلوں ایکندرِت آپسات ہو لوتں

ھیّاں سنکھیا زبر ہِن ایکتے ہاڑں
ٹھیاں ٹاوانت چارچوٹات ہو لوتں

سوانح پیر بابا چی اسر لوں
امی قوّالی چیا ناندات ہو توں

بزرگاں چی شرف املا دعا ہے
امی اوڈلاں چیا آلڑکیات ہو توں!

نقش کوکنی

# نعت

قاضی نواز احمد
(دوحہ قطر)

اللہ کا کرم ہو شفاعت رسول کی
عظمت میں ہو بلند یہ امت رسول کی
دنیا نے احترام قیادت رسول کے
صبر و وفا کا نام، محبت رسول کی
اللہ کے حضور ہوں سجدے میں طلب روح
اور اعتراف حق میں ہو مدحت رسول کی
احساس اور ضمیر کی قیمت ادا کریں
"رہبر قدم قدم پہ ہے سیرت رسول کی"
امّی تھے وہ تو دہر کے اہلِ زباں میں
معجز نماز ہی ہے بلاغت رسول کی
روح و ضمیر و فکر و نظر کو قبول ہو
قرآن کا نظام، نبوت رسول کی
دشمن کو بخش کر اسے اپنا بنا لیا
یہ لطفِ بے مثال، طبیعت رسول کی
صادق امین و منصف و عابد کہا گیا
تھی کافروں میں حق پہ، یہ شہرت رسول کی
ہوتی رہی فراز، شفاعت کے واسطے
بے لوث و بے مثال عبادت رسول کی

مارچ ۱۹۹۴

# دلداروں کا دیس، کوکن

جاجد دبھیری

مہاراشٹر ریاست کا سب سے خوبصورت خطہ کوکن اپنے بے مثال قدرتی حسن کی وجہ سے جنت نگاہ خاص وعام ہے۔ یہاں کی صحت بخش فضاؤں میں زندگی کا رس ہے۔ ہر سال لاکھوں افراد کوکن کے مختلف حسین وجمیل قدرتی حسن سے سجے ساحلوں پہاڑی وادیوں اور بندرگاہوں پر آتے ہیں۔ اور زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔ کوکن کے باشندے بھی اپنی خوبصورتی اور منفرد نقش و نگار کی وجہ سے خاصے دلکش ہوتے ہیں۔ تانبے جیسا دمکتا ہوا سرخ رنگ گھنے گھنے بال، بڑی بڑی گہری آنکھیں ستواں ناک مضبوط دہانہ چوڑی پیشانی۔ یہ لوگ حسن صورت کے ساتھ حسن سیرت کے بھی مالک ہوتے ہیں۔ کوکن کی مہمان نوازی بہت مشہور ہے۔ اور کیوں نہ ہو اس سرزمین پر صحابۂ کرامؓ کے مبارک قدم پڑے ہیں اور خود کوکنی مسلمانوں کا تعلق عرب ممالک سے ہے۔ لہٰذا عربی معاشرت کے انداز ان کی زندگی میں جھلکتے ہیں۔ ان رنگوں میں دلداری کا رنگ بہت نمایاں ہیں۔

دولت کی فراوانی کے ساتھ ساتھ خدا نے انہیں فیاضی اور دلداری بھی عطا کی ہے۔ چنانچہ خرچ کرنے میں یہ لوگ کاٹ کسر نہیں کرتے یتاجر پیشہ طبقہ ان سے بڑا فیضیاب ہے۔

شادی بیاہ، تعمیرات اور آرائش وزیبائش میں کوکنی مسلمانوں کی دولت صرف ہوتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں چلے جائیے کوکنی طرز معاشرت حیرت زدہ کر دے گی۔ عالیشان اور خوبصورت مکان زندگی کے سبھی لوازمات سے آراستہ ہر شخص اپنی سال بھر کی ضرورتوں کا اہتمام کر کے رکھتا ہے چنانچہ یہاں مانگنے کا اجالا رواج نہیں ہے۔

کوکنی مسلمان اپنی دولت صرف اپنی ذات برادری پر خرچ نہیں کرتا۔ وہ بڑا دلدار اور فیاض ہوتا ہر سال رمضان المبارک میں سیکڑوں مدرسوں یتیم خانوں کے سفرا کوکن کے چھوٹے چھوٹے دیہاتوں تک پھیل جاتے ہیں۔ اور ہر سفیر جھولیاں بھر بھر کے اپنے وطن لوٹتے ہیں۔ کوکن میں اعلیٰ درجہ کے دینی اور علمی مدرسے نہیں تھے

ادھر چند برسوں میں مدرسے قائم ہوئے ہیں۔ جس میں شری وردھن ضلع رائے گڈھ کا مدرسہ حسینیہ خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں حفظ قرآن کے علاوہ علوم دین کی مکمل تعلیم کا انتظام بھی ہے۔ اور کوکن کے لوگ دینی اور فلاح عامہ کے کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے ہیں۔ کوکن میں آنے والا کوئی سوالی محروم و مایوس نہیں جاتا۔

یہ اعانت اور دلداری کوکنی اور غیر کوکنی سب کے لئے یکساں ہے۔ شرط صرف ایمانداری سچائی لگن اور محنت و مشقت ہے۔ سچ ہے خدا اگر دولت دے تو فیاض اور دلدار بھی بنائے۔ مقام شکر ہے کہ اس باب میں کوکن واقعی دلداروں کا دیس ہے کوکنی مسلمانوں کو اپنی قومیت یا اپنے شخص کا بڑا لحاظ ہوتا ہے۔ اس وضعداری کی بدولت ان میں جماعتی نظام کو فوقیت حاصل ہے وہ انفرادی فیصلوں

کے مقابلہ میں جماعتی فیصلوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں ۔ اسی اجتماعیت نے انھیں منتظم کر رکھا ہے ۔ اور اسی نظم سے ان میں زبردست قوت بھی عود کر آئی ہے چنانچہ ہمدردانِ ملت مختلف تنظیموں پر مختلف شکلوں میں کوکنی برادری کے چو مکھی ارتقاء کے لئے سرگرم رہتے ہیں ۔ کوکن مرکنٹائل کو آپریٹو بینک لمیٹیڈ معاشی اور اقتصادی خطوط پر نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے بینک کے چیئرمین علی ایم شمسی ایک باغ و بہار آدمی ہیں۔ ساتھ ہی قوم و ملت کا بڑا درد بھی رکھتے ہیں ۔ ان کی چیئرمین شپ میں کوکن مرکنٹائل کو آپریٹو بینک کوکنی مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے کام کامیابی سے انجام دے رہا ہے ۔ شمسی صاحب اپنے بورڈ آف ڈائرکٹرس سے عمدہ کام لینا جانتے ہیں ۔ علی ایم شمسی کوکن کی دلآویز شخصیت کا نام ہے سماجی اور تہذیبی تقریبات میں صرف مدعو ہونے ہی نہیں والے اور درمے بھی حصہ لیتے ہیں ۔ وہ شاندار ادبی ذوق کے حامل ہیں ۔

پرانے اور نئے دونوں ادب کا مطالعہ کیا ہے علم و ادب سے ذاتی دلچسپی ہے ۔ ادیبوں اور ادب پاروں کی قدر کرتے ہیں ۔ زبان و تعلیم کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں ۔ اس لئے متعدد اداروں سے آپ کی ذات وابستہ ہے ۔ ان کی ہمہ جہت کارکردگیوں کے سبب مہاراشٹر اردو اکادمی میں انہیں دوسری بار ضلع رائے گڈھ سے نمائندگی دی گئی تھی ۔

مبارک کاپڑی، ڈاکٹر عبدالکریم نائک کیپٹن فقیر محمد مستری محمد ابراہیم سندیلکر، جناب جناب ایچ پی مقادم اور داؤد چوگلے بھی کوکن کے نمایاں دلداروں میں شامل ہیں ۔ ان میں سے ہر شخص بذاتِ خود ایک انجمن ہے ۔ کوکن کے اردو میڈیم ہائی اسکولوں میں تعلیم کی درستگی اور معیار و مقدار میں بھی قابلِ ذکر ترویج و ترقی کے لئے یہ لوگ ہر سال ہزاروں روپے قربان کرتے ہیں ۔ اڈیمگی سے لے کر سندھودرگ تک پھیلے ہوئے سیکڑوں اردو ہائی اسکولوں کے ہزاروں طلباء اور اساتذہ میں روحِ عمل پھونکتے رہتے ہیں ۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم گذشتہ دس برسوں سے کوکن اردو طالب علموں میں اصلاح اور ترقی کیلئے اب تک لاکھوں روپے کی بے لوث قربانی دے چکا ہے ۔ ٹیلنٹ فورم کے اسٹیج سے ممتاز طلباء اور اساتذہ کرام کے علاوہ ادیبوں شاعروں اور زبان و ادب کی نمایاں خدمات ادا کرنے والوں کو بھی نوازا جا چکا ہے ۔

ماہنامہ " نقشِ کوکن " ایک ایسا رسالہ ہے جو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کوکنی مسلمانوں کو علاقائی تبدیلی اور ترقیات سے باخبر رکھتا ہے ۔ رتناگیری سندھودرگ کا لستہ ہرنئی داپولی ۔ چپلون، کھیڈ کرڈوئی، دہور، مہاڑ، گورے گاؤں، ناگوٹھنے وتی پڑار، آمبیت، مہاپرل، نظام پور، دیگھی پندیری، توڈیل، مہسلہ، مرُوڈ، شری وردھن، پنویل، تھانے، کلیان، تلوجہ، بارہ پاڑا ۔ سائی مور بہ غرض کوکن کا کوئی خطہ ایسا نہیں ۔ جہاں کوکن کے دلدار باشندے ملک و قوم کی ترقی کے لئے خود آگے آتے ہوں، یا کوشاں نہ رہتے ہوں ۔ اور خطہ کوکن میں موجود مکینوں کے علاوہ عرب ممالک، مغربی ممالک اور افریقہ کے ملکوں میں مقیم کوکنی باشندے بھی اردو زبان و تعلیم تہذیب و تمدن اور انفرادی شناخت کیلئے اجتماعی کوشش کرتے رہتے ہیں بیرونِ ملک رہنے والے ان دلداروں سے ملت کی فلاح و بہبود کے بڑے کام لے سکتا رہے ہیں ۔ اس لحاظ سے کوکن کے دلدار قابلِ تحسین بھی ہیں ۔ اور قابل تقلید بھی . . .

نقش کوکن

# زندگی

دوست محمد شاداب
(رتناگیری)

مے کشی زندگی
بے خودی زندگی
عاشقی زندگی
بندگی زندگی
ہر نئے موڑ پر
ایک نئی زندگی
آنسوؤں میں ڈھلی
شبنمی زندگی
ساز بھی سوز بھی
دو رخی زندگی
فائلوں میں دبی
دفتری زندگی
موجِ غم دے گئی
ڈوبتی زندگی
قرض کے بوجھ سے
دب گئی زندگی
بھوک ہر آرزو
تشنگی زندگی
تھا جہنم جہاں
موت تھی زندگی

ہر نفس امتحاں
بے کلی زندگی
ابرِ غم دے گئی
چاندنی زندگی
فرض بھی صبر بھی
شکر بھی زندگی
زندہ دل کیلئے
ہے خوشی زندگی
زندگی صبح بھی
رات بھی زندگی
خودنما خودغرض
خودسری زندگی
راز ہی رہ گئی
راز تھی زندگی
نغمگی شاعری
شاعری زندگی
کتنی شاداب تھی
کل یہی زندگی

★

# ارض وسماں کے بیچ؟

علی چاند دابھول

ایک بے چارہ
کیف عشرت سے دور
تھک گیا ہے۔
دست تظلم اٹھاتے اٹھاتے
جفاکیشوں کے سامنے
ہار گیا ہے
جہاد کرتے کرتے
زمانے کے خلاف
جب۔۔۔۔۔جب
واماندہ طبیعت سے
خونبار آنکھوں سے
نشترِ حرماں سہتے سہتے
دیکھتا ہے جانب آسماں
تو۔۔۔۔تو۔۔۔۔تو۔۔۔۔
آسماں پر بھی نظر آتا ہے
زمیں کا عکس۔
پھر بھی۔۔۔۔۔ پھر بھی
پھر بھی زندہ ہیں۔
شاید کہ
کوئی مسیحا مل جائے
ارض وسماں کے بیچ

★

علی چاند
دابھول

# کچھ ایسے سانحے لوٹے

سید بشارت علی آندھرا

لہو کی تھرتھراہٹ کیسے مدھم ہو کے تھمتی ہے
دھڑکتے دل کا انگارہ
پگھلتی برف بنتا ہے۔
نگاہوں میں مچلنے والی ست رنگی سی لہروں میں
سیاہی دوڑ جاتی ہے۔
ہواؤں کی بلندی پر سفر کرنے سے
تمناؤں کے غبارے
دھماکے سے زمیں پر آن پڑتے ہیں
کچھ ایسے سانحے لوٹے
یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم
بگولہ بن گئے ہیں
جس کو آندھی ٹھوکروں سے مارتی پھرتی ہے
سینے سے چھوٹی پڑتی کرا ہیں
ایک نشانی ہے کہ زندہ ہیں

# ماہیا

اردو میں در آئی ہے)

نذیر فتحپوری (پونہ)

سجدے میں گری دنیا
جب کوئی بلا آئے
تب زیر ہوئی دنیا
ہنستی ہے نہ روتی ہے
ہم لوگ نہیں سمجھے
دنیا بھی ہوتی ہے
کب چین سے سونا ہے
دنیا تو حقیقت میں
کانٹوں کا بچھونا ہے

آباد رہے دنیا
اپنی تو دعا ہے یہ
بس شاد رہے دنیا
یہ کیسی قیامت ہے
جلتی ہوئی دنیا کو
پانی کی ضرورت ہے
سانپوں کا بسیرا ہے
چندن کے درختوں کو
آفات نے گھیرا ہے

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج
رتناگیری
NAIK ICE AND COLD STORAGE
"NAIK BRAND"
فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ، شریس اور لوبسٹر کے برآمدکار
فون۔ دفتر: ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش: ۲۱۵۱ کیبل: NAIKFOOD

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات۔ افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، پلک کیک...
اِن کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ، خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
BARI IN

# سفید انقلاب (دوسری قسط)

یوسف ناظم

ہم عام طور پر حیران و پریشان ہی رہتے ہیں —

دودھ کے معاملے میں ہماری پریشانی آہستہ آہستہ رفع ہوتی جارہی تھی اور ہم محسوس کر رہے تھے کہ اس میں کافی افاقہ ہوا ہے کہ اچانک یہ خبر آئی کہ پرائمری کے طالب علموں کو جن کی تعداد کوئی ۲۵ لاکھ ہے۔ پڑھائی کے اوقات میں دودھ فراہم کیا جائے گا۔ یہ دودھ تعلیم کے علاوہ ہوگا۔ اور اس کی کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ ہم چونکہ شاعروں کی صحبت میں اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ اس لئے ہم فوراً سمجھ گئے کہ اس شعر کا مصرعۂ ثانی ہے جس کے مصرعۂ اوّل میں ۲۵ کروڑ لیٹر سالانہ دودھ کے بہائے جانے کا مضمون باندھا گیا تھا۔ ہم نے اپنی سخن فہمی کی بنا پر ان دونوں خبروں کو جوڑ دیا اور اس طرح ایک عمدہ شعر تشکیل پا گیا۔ ہمارے ذہن میں معلوم نہیں یہ خیال کیسے آگیا کہ بچوں کو جو دودھ فراہم کیا جانے والا ہے شاید یہ وہ دودھ ہو جو روزانہ سرکاری دودھ گھروں میں عوام کی قسمت کی طرح پھوٹ جاتا اور بعد میں گٹر میں بہا دیا جاتا ہے۔ لیکن ہم نے فوراً اس نامعقول خیال کو ذہن سے جھٹک دیا اور راہ راست پر آکر سوچا کہ سرکار اس نوعیت کا منصوبہ سوچ ہی نہیں سکتی۔ پھوٹا ہوا دودھ بچوں کو کیسے پلایا جا سکتا ہے۔ تعلیم خواہ کیسی ہی ہو دودھ کی کوالٹی تو کم سے کم ٹھیک ہونی چاہیئے۔ ہمیں یقین آگیا کہ جو دودھ پرائمری اسکولوں میں بھیجا جائے گا۔ وہ صحیح دودھ ہوگا۔ خالص نہ ہو تو نہ سہی ناقص تو نہیں ہوگا۔ ہماری تمنا ہے کہ بچوں کو یہ دودھ راس آئے۔ مادر علمیہ کا دودھ ہوگا اس دودھ میں بچوں کے علاوہ اور بہت سوں کا حصہ ہوگا۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ سب کام مشترکہ بنیادوں پر ہونے چاہئیں۔ اشتراک عمل کا پہلا زینہ پرائمری اسکول ہی ہوتا ہے اور دوسرا زینہ دواخانے۔ دواخانوں میں مریضوں کے لئے جو کھانا پکتا ہے وہ صرف مریض نہیں کھاتے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ کھانا مریض بھی کھاتے ہیں۔

دودھ کی تقسیم کے سلسلے میں کئی باتیں سننے میں آرہی ہیں مثلاً ایک بات سننے میں آئی کہ غیر حاضر طالب علموں کے حصے کا دودھ کلاس مانیٹر اور کلاس ٹیچر میں تقسیم کر دیا جائے گا تناسبِ تقسیم یہ ہوگی۔

کلاس مانیٹر ایک تہائی کلاس ٹیچر دو تہائی۔

دوسری بات یہ سنائی دی کہ ہفتہ واری تعطیل سے ایک دن پہلے بچوں کو زائد دودھ دیا جائے گا۔ جو مقدار میں دگنا ہوگا۔ یہ دودھ ہوم ورک، کے طور پر دیا جائے گا۔

ارباب حل و عقد کے پیش نظر یہ سوال بھی ہے کہ گرمیوں کے دنوں میں جب سارے اسکول بند ہو جاتے ہیں تو ان دنوں میں اس فاضل دودھ کا کیا کیا جائے۔ سمندر میں تو اسے نہیں بہایا جا سکتا کیونکہ یہ بات اب مشتہر ہو چکی ہے اور عوام نے اس کا بہت برا مانا ہے۔ یہ بھی سوچا گیا کہ اسکول بند ہی نہ کئے جائیں اور بچوں کو اگر پڑھنے کے لئے نہیں تو کم سے کم دودھ پینے کے لئے اسکول بلایا جائے۔ لیکن یہ تجویز بھی ناقابل عمل معلوم ہوئی۔ کہا جاتا ہے کسی گوشے سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ شہر میں جگہ جگہ چھاچھ سینٹر کھولے جائیں کیونکہ اب تک کہیں بھی چھاچھ سنٹر نہیں کھولے گئے ہیں۔ اور عوام کو چھاچھ پینے کی ترغیب دلائی جائے چھاچھ کے فوائد کے بارے میں عمدہ لٹریچر چھاپا جائے (نظمیں زیادہ مفید رہیں گی یا پھر گیت) لیکن یہ تجویز بھی ناقابل عمل معلوم ہوئی کہ اس میں

چھاپہ فسادوں کے پھوٹ پڑنے کا خدشہ ہے۔ ہمارا خیال ہے پیر دودھ تعلیم بالغان کے مراکز پر بھیج دیا جانا چاہیے۔ بچوں کی تعلیم سے زیادہ ہمارے یہاں تعلیم بالغان کی ضرورت ہے بلکہ ان مراکز پر تو تعلیم یافتہ لوگوں کو شریک ہونے پر مجبور کرنا چاہیے۔ تعلیم کی ضرورت تعلیم یافتہ لوگوں میں زیادہ محسوس کی جانے لگی ہے۔

بچوں میں کم سے کم مندر مسجد کے جھگڑے نہیں ہوتے۔ وہ ریت کے محل گھروندے ضرور بناتے ہیں لیکن انھیں ڈھانے کے لئے کوئی تنظیم نہیں بناتے۔ اور نہ اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دوبارہ وہیں بنایا جائے گا۔ بچے اس قسم کی بچکانہ باتیں نہیں کیا کرتے۔

ایک خبر ہم نے یہ بھی پڑھی ہے کہ ہمارے یہاں ۶ اور ۱۴ سال کی درمیانی عمر کے کوئی ڈیڑھ کروڑ بچے، مدرسے جاتے ہی نہیں ہیں۔ ہمارا خیال ہے پرائمری مدرسوں میں دودھ تقسیم کئے جانے کے اعلان کے بعد ان ڈیڑھ کروڑ بچوں میں سے کم سے کم ۵ لاکھ بچے ضرور اسکول جانا شروع کر دیں گے۔ صرف دودھ ہی میں نہیں — دودھ کے اعلان میں بھی بڑی طاقت ہوتی ہے۔

# آج کی صنعتی تہذیب کی پروردہ اقتصادی قدریں

از۔ منظور الحسن (پونہ)

میرا متن "اسلامی تہذیب کا عالمگیر ورثہ اور اس کی نمائش" ہے اس لئے میں ہر اس چیز کو جو انسانوں کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے، چاہے وہ معیشت ہو یا سیاست، سماجیات ہو یا اقتصادیات علم و ادب ہو یا نظام حکومت، میں اسے تہذیبی نقطۂ نظر ہی سے دیکھتا ہوں۔ میں نے آج کی صنعتی دور کی پروردہ اقتصادی قدروں کو بھی اسی زاویۂ نظر سے دیکھا ہے۔ یہ قدریں مجھے جس رنگ روپ میں نظر آرہی ہیں وہ آپ کے سامنے بھی بعینہ پیش کر رہا ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج پوری دنیا اگرچہ ہمیں سائنسی ترقی کی وجہ سے بڑی خوبصورت بڑی حسین اور دلکش نظر آرہی ہے۔ لیکن یہ درحقیقت ایسی نہیں ہے یہ تو اس کا سطحی اور ایسا مصنوعی رنگ روپ ہے جیسے کسی انتہائی بدصورت انسان نے پلاسٹک سرجری سے اپنے آپ کو خوبصورت اور دلفریب بنالیا ہو!

اگر موجودہ اقتصادیات کا سارا انحصار محض دولت کی فراوانی، بنکوں کی گہما گہمی اور شیئر بازار کی چہل پہل پر ہی ہے تو پھر تسلیم کیجئے کہ امریکہ اور یورپ کا نظام حیات و اقتصادیات روس کا اشتراکی نظام حیات سے بہتر ہے۔

خدا غریق رحمت کرے امام خمینیؒ کو جس نے دو تین سال پہلے ہی روس کے سربراہ گرباچیوف کو یہ کہہ کر اسلامی نظام حیات کے مطالعے کی دعوت دی تھی کہ اشتراکی نظام حیات عنقریب تاریخ عالم کے قبرستان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہونے والا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے گذشتہ زمانے میں نوع انسان کی بہتری کے خیال سے انقلاب فرانس کے ساتھ ہی صنعتی انقلاب کے نام سے انسانیت دشمنی کے بیج بوئے تھے۔ اس کی اذیت ناک کانٹوں بھری فصلیں اب کاٹ رہے ہیں اور آج بھی اسی غلطی کو دہرا رہے ہیں۔

موجودہ تہذیب جس پر صنعتی انقلاب۔ روس کی اشتراکیت اور یورپ و امریکہ کی سرمایہ داری کی چھاپ بڑی حد تک پڑی ہوئی ہے اس مادی اور غیر فطری تہذیب نے ہماری انسانیت نواز تہذیب اور اس کے اقتصادی و اخلاقی اقدار کو سردست بے جان اور مفلوج کر دیا ہے اور آج اس جدید سائنسی تہذیب کے پاس پوری دنیا کی انسانیت کو دینے کے لئے * ایٹم بم * ہائیڈروجن بم * نیوکلیائی اور کیمیائی اسلحہ جات * ایڈز جیسے امراض خبیثہ * نسلی، سیاسی اور مذہبی فسادات! اخلاقی بے راہ روی اور خوف و ہراس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ واضح حقیقت ہے کہ آج کی موجودہ صنعتی تہذیب نے روحانی یا انسانی فطری تہذیب کے مقابلے میں عقلی، صنعتی اور مادی تہذیب کی بنیاد پر اقتصادیات اور سماجیات کا جو فلسفہ گھڑا ہے وہ اتنا ناپائیدار اور غیر مستحکم ہے کہ

نقش کوکن

اس کو نافذ کرنے والوں کے پاس اگر حکومت کی جابرانہ طاقت، پولس کی دہشت، نشر و اشاعت اور ذرائع ابلاغ کے جھوٹے پروپگنڈے اور ایٹمی اسلحہ کا خوف نہ ہو تو اس تہذیب کی پروردہ اقتصادیات کے شاندار محل آن کی آن میں ریت کے گھروندے ثابت ہونگے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی نظامِ اقتصادیات یا نظامِ حیات کی عظمت نہ اس کے مصنوعات اگلتے ہوئے کارخانوں سے ہے اور نہ آگ برساتے ہوئے اسلحہ سے نہ شیئر بازار کی دولت کی فراوانی اسے عظیم بناتی ہے نہ عظیم فوجی طاقت۔ عظمت اور برتری کا اصل پیمانہ تو یہ ہے کہ ایک انسانیت نواز نظامِ حیات اور کائنات کے فطری مقاصد سے ہم آہنگ نظامِ اقتصادیات ہی انسانوں کی فلاح و بہبود کا ضامن ہو سکتا ہے۔

اب رہی مسلمانوں کی اقتصادی حالت تو اس کا مکمل دار و مدار ملک کی سیاسی، سماجی اور تہذیبی اقدار سے وابستہ ہے اس لئے ہم براہِ راست ہمارے مادرِ وطن کے اربابِ حکومت ہی سے سوال کریں گے کہ جب سے آزادی ملی ہے تب سے۔ مذہبی رواداری میں اضافہ ہوا ہے یا اب بھی مسلمانوں کے خلاف مذہب کی آڑ لے کر نفرت و حقارت اور تعصب کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے؟ مسلمانوں سمیت ملک کی دیگر اقلیتوں میں بھی خود اعتمادی پیدا کی جا رہی ہے یا اب بھی "منوسمرتی" اور "چانکیہ نتی" کے اسباق کو دہراتے ہوئے اقلیتوں کو منظم طور پر پامال، مجبور و بے بس اور غلام بنایا جا رہا ہے؟ آزادی ملنے کے بعد مسلمانوں کو اقتصادی اور تعلیمی طور پر پسماندہ بنانے کے لئے ملک کے فسطائی اخباروں نے جھوٹی افواہوں کو اچھال کر جو منصوبہ بند اور منظم فسادات کا لا متناہی سلسلہ شروع کیا تھا کیا اس کی شدت میں کمی ہوئی ہے یا یہ پاگل پن آج بھی نقطۂ عروج پر ہے؟ آزادی، اخوت، بھائی چارہ، قومی یکجہتی اور سیکولرزم کا ماحول روز بروز بڑھ رہا ہے یا ظلم، فساد، غنڈہ گردی، دہشت پسندی اور انسانیت سوز حیوانیت کی زہریلی فضا نے ملک کو گھیر رکھا ہے؟ ملک کے قانون نظم و ضبط اور عدل و انصاف پر حق پسند منصف مزاجوں کا قبضہ ہے یا اس پر بھی فسطائیت اور فرقہ پرستوں کا غلبہ ہے ۔ المختصر مجموعی طور پر ملک کے مسلمان اپنے سیاسی، سماجی، تعلیمی اور اقتصادی حالات سے مطمئن ہیں یا آج بھی غیر یقینی حالات میں غیر محفوظ اور بیقرار و پریشان ہیں؟

ان تمام سوالات میں سے ایک سوال کا جواب بھی مسلمانوں کے حق میں اطمینان بخش نہیں ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے گذشتہ ۴۵ سالوں میں خلوصِ دل سے قومی یکجہتی، بھائی چارہ، مذہبی رواداری اور سیکولرزم کے بیج نہیں بوئے یہ اسی کا نتیجہ ہے جو ہم آج کانٹوں بھری فصل کاٹ رہے ہیں۔ جو اس ملک کا بہت بڑا المیہ ہے لیکن ایک سچے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم ہمارے ہی مادرِ وطن کی یہ بربادی آنکھیں موند کر خاموشی سے دیکھ نہیں سکتے لہٰذا ۔ حسبِ ذیل طریقۂ کار پر عمل پیرا ہو کر اپنی سماجی اور اقتصادی پریشانیوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

۱۔ اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر سیاسی طور پر متحد ہو جائیں۔ ہمارے اختلافات ہی نے ہمیں بے وقار اور بے اثر کر رکھا ہے ۔

۲۔ تمام بڑے شہروں اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں اپنے اپنے حلقۂ اثر میں صدقات و عطیات اور زکوٰۃ کی بنیاد پر بیت المال قائم کریں ۔

۳۔ اوقاف کی ملکیت اور اس سے ہونے والی بے شمار آمدنی کو مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے صرف کریں۔

۴۔ اپنے شہر، قصبہ اور محلے میں برپا مسلمانوں کی تمام اخلاقی اور تہذیبی برائیوں کی اصلاح کی خاطر مسجدوں کو مرکزِ فلاح بنا کر آئمۂ مساجد کے ذریعے جمعہ کے خطبات میں موثر طریقہ پر رشد و ہدایت اور اجتماعی بیداری کا سلسلہ شروع کریں۔

۵۔ تمام مسلمان اپنے اپنے گھروں سے کیبل ٹی۔وی اور سٹار ٹی۔وی کی منحوس لعنت کو نکال پھینکیں اور اس پر خرچ ہونے والی رقم کو اپنے اور قوم کے بچوں کی تعلیم پر خرچ کریں۔

۶۔ اور یہ نیک کام کرتے ہوئے ابتدائی مشکلات میں اللہ رب العزت کے یہ قرآنی وعدے یاد رکھیں کہ * اللہ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں
* غم نہ کرو اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی (کامیاب) غالب رہو گے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

## (حرا کی گود کا بقیہ)

انسان کو اپنی گود سے اتارا۔ وہ عظیم انسان نبوت کے منور تاج سے آراستہ اقرأ کا نورانی قندیل لئے ہوئے گود حرا سے اُم القریٰ کی جانب اترنے لگا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس نور بردار پیغمبر نے اولین لائے ہوئے پیغام کی تاثیر اور اس کی پیدائش سے ۵ ہزار پہلے کی ہوئی اس کی آمد کی پیشین گوئیاں دیگر مذاہب کی کتب کی دلائل سے اگلی قسط میں پڑھئے۔

## (بقیہ زکوٰۃ اور فطرے کی اہمیت)

فطرہ بھی زکوٰۃ کی طرح اہمیت رکھتا ہے۔ اور فطرہ واجب ہے۔ یوں تو اس کی ملت دن بھر ہے لیکن قبل نماز عید ادا کرنا افضل ہے۔ یہی وہ روحانی عبادت ہے جو قضا نہیں ہوتی ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاصہ یہ ہے کہ حالتِ روزہ میں اگر لغو اور بیہودہ باتیں زبان سے نکل گئی تو فطرہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے زبانی خرافات اور اعمالی واہیات کی پاداش میں روزے آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں اور فطرہ اس تعلیق کی تنسیخ کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے سماجی اور فلاحی انتظام کا جاندار نمونہ ہے جو صرف اسلام اور اہل اسلام کا طرۂ امتیاز اور مقدس حصہ ہے اور مومن اس نعمت غیر مترقبہ کو پا کر نازاں

## (دوسرا عید الفطر کا بقیہ)

بھائی کو معانقہ ہاتھ ملاتے ہیں اور گلے اس طرح ملتے ہیں کہ ایک مسلمان کا سینہ دوسرے مسلمان کے سینہ سے مل جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تین دنوں تک جاری رہتا ہے۔ اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے بھائی چارگی کا احساس ہوتا ہے، دلوں کا سارا کینہ دور ہوتا ہے۔ برابری کا اظہار اور بغض و حسد کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کا ذہن ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔

آج کا جو انسان ایسی ہی ہم آہنگی کیلئے کرب و بے چینی کی زندگی گذارتا ہے۔ ان کے لئے مسلمانوں کی عید ایک خاموش پیغام کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ کہ آؤ جہاں والو! ــــــ دامن اسلام میں آکر سکون و لذت و آرام جان حاصل کرو ــــ اسی میں تمہاری نجات ہے۔

## علامہ خضر برنی مرحوم کو خراجِ عقیدت

# صحافت اُداس ہے

نظم بوتی جامعہ نگوئی دہلی

علم و ادب اُداس صحافت اُداس ہے
اک شخص کیا گیا کہ قیامت اُداس ہے

یہ کیا کہا کہ خضر بھی رستے میں رہ گئے
طغیانیٔ ممات کے سینہ پہ بہہ گئے

وہ عطرِ گل، وہ "رقص" لہو حیف اب کہاں
مرگِ خضر کے بعد ہوئی مرگِ کارواں

قربانیوں کے بعد نچوڑا تھا عطرِ گل
دامان داغدار سبھی اب تو گئے ہیں دُھل

لکھ کر حدیثِ عشق کمایا ہے کس نے نام
"عکسِ جمال" سامنے رکھ کر پیا ہے جام

"گل اور سنگ" ساتھ لئے اور "زخم" بھی
"تصویرِ کائنات" میں اک دل کشی ملی

"شعرائے سرزمین برنؒ" تذکرہ لکھا
"قوسِ قزح" کی شکل میں دل گدگدا دیا

"میلادِ خضر" کیا ہے بیانِ رسول ہے
لغتِ رسول اصل میں شانِ رسول ہے

رہتا زخموں پہ زخم کھائے مگر کوئی اُف نہ کی
"شہ نامہ رسول" سے عقبیٰ سنوار لی

کیا خوب شاعری لکھتے مدینے کے چاند پر
بارش یہ نور کی ہے "مدینے کے چاند پر"

نقش کوکن

# غزل

شکیل بالاپوری

پہلے دلوں میں اپنے ہی انساں ڈھونڈیئے
پھر مندروں میں جایئے بھگوان ڈھونڈیئے

مل جائے گر تمہیں کوئی پیکر نقوش کا
تصدیق کے لئے کوئی نادان ڈھونڈیئے

پھر کیجئے تم کوئی تاریخ اختراع
پھر اک نئے فساد کا سامان ڈھونڈیئے

تاریخ سے تمہیں ہے جو شرمندگی یہاں
اس دور میں بھی تھا کوئی بلوان ڈھونڈیئے

یہ دیش تھا انیکتا میں ایکتا کا روپ
کھوئی کہاں یہ اس کی ہے پہچان ڈھونڈیئے

# "زندگی" مراٹھی نظم

اردو ترجمہ: ابراہیم نیرازی
انیکلینڈ

تھوڑی سی زندگی میں
بہت سی آرزوئیں
سب کچھ جانئے مگر
کبھی وہ ملتا نہیں
مل بھی جائے اگر
اس میں بھی کمی لگتی ہے
جیسے چاندنیوں سے بھرا آسماں
پھر بھی خالی لگتا ہے۔

# غزل

سعید کنول رے روڈ بمبئی

سب دیواریں توڑ کے رکھدوں
ٹوٹے رشتے جوڑ کے رکھدوں

اک ضرب احساس بتوں میں
اور ذہنوں کو جھنجھوڑ کے رکھدوں

لوں پیاسے کانٹوں کی دعائیں
پاؤں کے چھالے پھوڑ کے رکھدوں

جو چہرے پہچان نہ پائیں
وہ آئینے توڑ کے رکھدوں

بچپن یاد دلانے والے
سارے کھلونے توڑ کے رکھدوں

قتل سے قاتل گر منکر ہو
خوں دامن سے نچوڑ کے رکھدوں

ہوں تو کنول یہ عزم ہے لیکن
رخ حالات کا موڑ کے رکھدوں

# خوشبودار لباس

ابراہیم بغدادی

دیگر ضروریات زندگی کی طرح انسان خوشبو کا ہمیشہ شیدائی رہا ہے۔ مائیں اپنے بچوں کی تمام نگہداشت کے ساتھ ان کی صاف صفائی میں خوشبوجات کا بھی خاص خیال رکھتی ہیں۔ جیسے ٹیلکم پاؤڈر خوشبودار صابن، شیمپو، بے بی کریم، اور لوشن وغیرہ بچوں کو فرحت بخش رکھ کر انہیں گہری نیند بھی لاتی ہے۔ پہلے زچگی کے دنوں میں لوگ اصولِ صحت سے ناواقفیت ——— کے باوجود اجوائن اور لوبان وغیرہ کی دھونی سے ماحول کو صاف ستھرا رکھتے تھے۔

اس ترقی یافتہ دور میں انسان اپنی مقدور بھر کوششوں سے زندگی کو آسودہ حال بنانے کی جدوجہد میں لگا ہوا ہے۔ اور چونکہ اس تگ ودو میں اُسے بعض اوقات چین و آرام کی نیند بھی میسر نہیں آتی اسمیں ذہنی پریشانی مالی تفکرات، اور گردوپیش کے گندے اور بدبودار ماحول کا بھی ردِ عمل ہوتا ہے۔ دوڑ دھوپ میں گرد و غبار سے اٹے ہوئے میلے کپڑوں کی بدبو اور پسینے سے تر اَبور بدن سے اٹھنے والی بو اور چکناہٹ فطری امر ہے۔ جس کے تدارک میں نہانے دھونے کے علاوہ کسی خوشبودار اسپرے کا چھڑکاؤ، اگربتیاں، عطر، اور پرفیوم وغیرہ کا استعمال روزمرّہ کا معمول سا بن گیا ہے۔ علاوہ بریں طبی نکتہ نظر سے خوشبو اور انسانی دماغ کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔

نائیلون، پالیسٹر، ریون، اور ٹیری کوٹ وغیرہ مصنوعی دھاگوں کی ایجاد کے بعد اس کے رنگ و روغن، ڈیزائن، اور اسٹارچ کی تیاری پر سائنس دانوں نے اپنی توجہ مرکوز کی تھی۔ اسی مطابق اب جاپان بال سے بھی باریک دھاگے بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اور باعث حیرانی یہ ہے کہ وہ اندر سے بالکل کھوکھلے بھی ہوتے ہیں۔ جسے عرفِ عام میں HOLLOW FABRIC کہتے ہیں۔ جس کا سہرا جاپان کی مایہ ناز فرم "کیبنو ہیشی ریون" کے سر ہے۔ اور یہ CRIPY65 کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان دھاگوں کو مختلف قسم کے پچاس سے زائد قدرتی خوشبوجات (عطریات) کے مرکب سے تیار کئے گئے ہیں جنہیں مخصوص طریقوں سے سدا بہار خوشبو سے معطر رکھنے کے طریقوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ بہرحال ان دھاگوں سے چادریں، تکیہ اور رضائی کے غلاف وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ اور ان آراستہ خوشبودار بستروں پر تھکے ماندے انسانوں کو پرسکون نیند کی آغوش میں جا کر تازگی اور توانائی حاصل ہو سکتی ہے۔

ہمارے بھارتی معاشرے میں پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے بھوسے کی روٹی، اور سونے کے لئے ٹاٹ کا بچھونا کافی ہوتا ہے۔ اپنے محدود خیالات پر اکتفا کرکے ہم دنیا کی جدید تحقیق و ترقی کے میدان میں بہت پیچھے رہے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جاپانی محققوں نے اپریل ۱۹۸۷ء میں ورکانے بو" نامی

نقش کوکب

کمپنی خوشبودار دھاگے اور مختلف قسم کے ملبوسات بنانے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔ جو ESPIRIT DE FLEURS نام سے جاپان کی مارکیٹ میں مشہور ہیں۔ اور اندازاً ہر سال دو کروڑ ڈالر مالیت کے دھاگے جاپان میں فروخت ہوتے ہیں

جس طرح گذشتہ چند دہائیوں میں جاپان نے فصلوں کی تحفظ کاری کے لئے نت نئے جراثیم کش ادویات ایجاد کرکے جو کاشتکاری کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کے چھڑکاؤ استعمال سے بتدریج کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ عمل میں آیا ہے۔ یہ ایک بڑا کارنامہ ہے۔ لہٰذا ان جراثیم کش ادویات کو پالی مر POLYMER طریقوں سے محفوظ کیا جاتا ہے جسے مائکرو انکیپسولیشن کہتے ہیں ٹھیک یہی طریقہ کار جاپانی سائنسدانوں نے مذکورہ دھاگوں پر آزمائکر اسکیمیں سے آہستہ آہستہ خوشبو خارج ہوکر ماحول کو معطر بنانے کا ذریعہ ڈھونڈا ہے۔ البتہ یہ دھاگہ متواتر گھس جانے سے یا استری کی آنچ آنے پر خوشبو ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے مگر کپڑے دھونے اور نچوڑنے سے اس پر اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اندازاً یہ خوشبو کپڑوں میں دو سال تک برقرار رہتی ہے۔

ان خوبصورت، ملائم، اور خوشبودار دھاگوں سے ٹوپی اور نک ٹائی، ٹی شرٹ، دستی رومال وغیرہ تیار ہو چکے ہیں۔ مگر خیال رہے ایسے رومال اپنی محبوبہ یا محبوب کو دینے کی کوشش نہ کریں ورنہ اسکی بھینی بھینی خوشبو آپ کی رسوائے محبت کا سبب نہ بن جائے۔

جسمانی بد بو کے علاوہ بعض اوقات ماحول میں کسی سڑے ہوئے انڈوں کے مانند بد بو پھیلی رہتی ہے جو انسانی صحت عامہ کے لئے نہایت مضر ہوکر پریشان بھی کرتی ہے۔ لہٰذا اس سے نجات پانے کے لئے ایک اور قسم کا مخصوص دھاگہ تیار ہو چکا ہے۔ جس سے خصوصاً بچوں کے کپڑے، موزے، انفرنجیٹر میں کام آنے والے پیڈ PAD میٹس MATS وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ نیز ان دھاگوں سے کمروں کی بدبو تکیوں، گدیلوں، اور پردوں وغیرہ سے اٹھنے والی بدبو اور گندگی پر قابو پانے کے امکانات ہیں اسی طرح ہسپتالوں، دواخانوں میں دوائیوں کی پھیلی ہوئی بدبو دور کرنے کے لئے ان دھاگوں سے بنائے ہوئے کپڑے کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ ایسے خوشبودار دھاگے ہمارے بھارت میں بنانے کے بہت سارے مواقع حاصل ہیں جس کے لئے کوشش اور دلچسپی کی ضرورت ہوگی۔

نقش کوکن

# پچھلے موسم کی آوازیں

مبصر:۔ الور خان

نام کتاب :۔ پچھلے موسم کی آوازیں
مصنف :۔ انجم عباسی
قیمت :۔ پچاس روپے
ملنے کا پتہ :۔ ل ۱/۲ بندوق والا بلڈنگ جیل روڈ نارتھ بمبئی نمبر ۹

جناب ساحر شیوی اور انجم عباسی لائق مبارکباد ہیں کہ کوکن سے تعلق رکھنے والے اہل قلم حضرات اور دیگر شعبوں سے وابستہ شخصیات کو ادبی دنیا سے متعارف کرانے میں منہمک ہیں ۔ گلڈ نے اب تک جو کتابیں شائع کی ہیں ان کی ایک دستاویزی حیثیت ہے آج اہل کوکن میں شاعر بھی ہیں ۔ اور ادیب بھی ، افسانہ نگار بھی اور محقق بھی ۔ انھیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اور یہ ساحر شیوی اور انجم عباسی کی محنتوں کا ثمر ہے ۔

پچھلے موسم کی آوازیں ، کوکن کے تین معروف شعراء کے تعارف اور منتخب کلام پر مشتمل ہے ۔ کوکن کے لوگوں کی مادری زبان کوکنی ہے ۔ جو مراٹھی سے بے حد قریب ہے لیکن لسانی ، ثقافتی اور مذہبی اثرات کی بنا پر بیشتر افراد ذو لسانی ہوتے ہیں جو افراد اردو اسکولوں سے پڑھ کر نکلے ہیں ان کی اردو استعداد بھی اچھی ہوتی ہے ۔ گذشتہ سو ڈیڑھ سو سال میں کوکنی لوگوں نے مذہبی ، نصابی اور ادبی کتابیں تصنیف کی ہیں ۔ پرانی اہم کتابیں زیادہ تر آپ کو بمبئی سے ہی چھپی ہوئی ملیں گی ۔ جن کے پبلشر کوکنی حضرات ہی ہیں جیسے مقبہ ، فقیہہ وغیرہ ۔ ان میں اکثریت بحری جہاز پر کام کرنے والوں یا دوسرے ملکوں میں ملازمت کرنے والوں کی رہی ہے ۔ اس لئے اجتماعی طور پر کوئی ادارہ ایسا سامنے نہیں آیا جو ان حضرات کی مساعی کو سامنے لے آتا اور ملازمتوں کی نوعیتوں کی وجہ سے کوئی ایسا کام جم کر ممکن نہیں ہوا جو کل ہند پیمانے پر لوگوں کے سامنے آتا ۔ البتہ اس تمام عرصے میں جو کام ہوا اس کی تفصیل ڈاکٹر میمونہ دلوی اور ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے اپنی کتابوں میں دی ہے ۔ ادھر ساحر شیوی نے جب سے کوکن اردو رائٹرز گلڈ قائم کیا ہے اٹھائیس تیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں ان کتابوں میں بہت ساری کتابیں قابل ذکر ہیں ۔ انجم عباسی نے کوکن کے سپوت اور کوکن کے افسانے مرتب کرکے کوکن کی اہم شخصیات اور کوکن کے اہل قلم سے عوام کو متعارف کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اب انھوں نے مذکورہ بالا کتاب میں جناب باغی بانکوٹی ، جناب فروغ تمکنت اور جناب خطیب شہابی کا کلام اور تعارف پیش کیا ہے ۔ باغی بانکوٹی جنگ آزادی کی مختلف تحریکوں سے وابستہ رہے ہیں انھوں نے مہاتما گاندھی کے انفرادی ستیہ گرہ میں بھی حصہ لیا تھا ۔ انھوں نے بمبئی میں نیوی کے نوجوانوں کی بغاوت میں جو ہماری جنگِ آزادی کا ایک روشن ورق ہے مسلم نوجوانوں کی قیادت کی تھی جس کے نتیجے میں برٹش فوجیوں نے ناگپاڑہ کے علاقے میں ٹینکوں سے حملہ کیا تھا ۔ اور فائرنگ کی تھی ۱۹۴۵ء میں باغی بانکوٹی (ایم اے پرکار) نے اردو ہفت روزہ "خبردار" کی ادارت سنبھالی ۔ گویا کہ تحریک

آزادی میں وہ پیش پیش رہے انھوں نے غزلیں بھی کہیں اور نظمیں بھی — نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

یہ میرے دل کے گوہر ہیں انھیں گریہ نہ کہو
اشک پیہم مرے، پلکوں پہ سجانے آئے

• خدمت خلق ہو ہم سے یہی جذبہ لے کر
زندگی ہم تو ترا قرض چکانے آئے

• مرے دل کو نہ جانے کیا ہوا ہے
تجھے پا کر بھی تجھ کو ڈھونڈتا ہے

• سفا چلن جن کا وفاکشتہ ہوئے ہیں بدچلن
یہ بھی اک دھندلا سا رخ ہے ملک کی تصویر کا

• ہم سے متوالوں کے تو خاکِ وطن کی خاطر
بر سر دار بھی ہونٹوں پہ ترانے آئے

پچھلے موسم کی آوازیں، کے دوسرے شاعر ہیں فروغ تمکنت۔ لاابالی پن، زود رنجی، آشفتہ مزاجی ان کے کلام سے عیاں ہے ان کی نظموں میں کئی نظمیں بڑی خوبصورت ہیں۔ مثال کے طور پر نظم گجرے، ملاحظہ فرمائیے۔

آج اس شہر کے اک حسین موڑ پر
ایک مالن نے مجھ سے کہا "عید کی شام ہے،
آرزوؤں، امیدوں کا تہوار ہے
میرے ہاتھوں میں پھول ہر رنگ کے
اک گجرا تو لے لو کسی کے لیے"
دفعتاً مری آنکھوں میں اشک آ گئے
موتیوں کی طرح —
اور میں نے کہا "مجھ کو گجرے کی مہکار سے پیار ہے
میں انھیں لے تو لوں
پر یہ گجرے کسے دوں گا سوغات میں
میری تنہائیاں ان کا رس چوس لیں
اس سے بہتر ہے یہ سوکھ جائیں ترے ہاتھ میں۔

تیسرے شاعر خطیب شہابی کے کلام میں اخلاقی عنصر زیادہ ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

نقش کوکن

سے نہ کر موذی سے تو امید راحت
شجر جیسا ہے ویسا ہی ثمر ہے

سے نہ جانے زندگی ہم کو یہ کس منزل پہ لے آئی
اب اپنے دل کی تنہائی بھی معلوم ہوتی ہے

سے غم کے سائے میں جب اک عمر گذر جاتی ہے
شخصیت اور بھی انسان کی نکھر جاتی ہے

کاغذ، کتابت اور طباعت کوکن اردو رائٹرز گلڈ کی اور کتابوں کی طرح عمدہ ہے اور قیمت پچاس روپے ہے۔


نقش کوکن

## بیان بابت ملکیت و دیگر تفصیلات

فارم نمبر ۴ رول نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت = ۱۴۳ اے، نوانگر۔ ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۴۰۰۰۱۰

(۲) وقفۂ اشاعت = ماہانہ

(۳) طابع کا نام = ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک
قومیت = ہندوستان
پتہ :۔ ۴۴ جیل روڈ ایسٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۹

اڈیٹر کا نام :۔ ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک
قومیت = ہندوستان
پتہ :۔ ۴۴ جیل روڈ ایسٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ۔
رجسٹر نمبر E 3006 بمبئی

میں عبدالکریم محمد نائیک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہیں۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۴ء

دستخط (ایڈیٹر پرنٹر پبلیشر)

# آخریات

از عبدالسلام نجو۔ جامعہ حسینیہ عربیہ شری وردھن

سب سے آخری کتاب قرآن پاک ہے ۔
سب سے آخری نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
سب سے آخری غزوہ غزوۂ تبوک ہے ۔
سب سے آخری سریہ حضرت اسامہؓ بن زید کی سرداری میں بھیجا گیا ۔
سب سے آخری آیت احکامات میں "الیوم اکملت لکم دینکم" الخ اور مطلق آخری آیت "واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ" ہے
سب سے آخری سورت باعتبار نزول کے سورہ برأۃ ہے اور ایک قول یہ ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ۔
سب سے آخری صحابی جن کی وفات سب سے اخیر میں ہوئی ابو الطفیل ہیں (الاکمال)
عشرہ مبشرہ میں سے سب سے اخیر میں سعد ابن ابی وقاصؓ کی وفات ہوئی ۔ (الاکمال)
سب سے آخری خطبہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا وہ یہ تھا ۔ اے لوگو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے ۔ جو میں رہتا ۔ ہاں میں اپنے پروردگار سے ملنے والا ہوں اور تم مجھ سے ملنے والے ہو ۔ ہاں تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے ۔ پس جو شخص یہ پسند کرے کہ بروز قیامت اس حوض سے سیراب ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو لایعنی اور بے ضرورت باتوں سے روکے ۔ میں تمہیں مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں ۔ اور مہاجرین کو باہمی حسن سلوک و اتحاد کی وصیت کرتا ہوں (اور ارشاد فرمایا) کہ جب لوگ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں تو ان کے حکام اور بادشاہ ان کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جب وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتے ہیں ۔ تو ان کے ساتھ بے رحمی کرتے ہیں ۔ (سیرت خاتم)
سب سے آخری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات اللھم الرفیق الاعلی اور ایک روایت کے مطابق الصلوٰۃ والصلوٰۃ ۔ (ایضا)
سب سے آخری نکاح آپؐ نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے کیا ۔ (ایضاً)
سب سے اخیر میں امہات المومنین میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا ۔ (جامع السیر)
سب سے اخیر میں شام میں جس صحابی کا انتقال ہوا وہ ابوامامہ باہلی ہیں ۔ (ایک قول کے مطابق)
سب سے اخیر میں بصرہ کے اندر جن صحابی کا انتقال ہوا وہ حضرت انس بن مالکؓ ہیں (الاکمال)
سب سے اخیر میں مدینہ منورہ میں جن صحابی کا انتقال ہوا وہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہیں ۔ ان کا انتقال سنہ ۹۱ھ کے اندر ہوا ۔ (الاکمال)
سب سے اخیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ مرسلات پڑھی (مسلم)

**مضمون نگار حضرات سے....**

- گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔
- مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے۔
- صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمائیے۔
- مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے۔

ادارہ

# ایک سوال؟

عید کا دن پورے عالم اسلام کے لئے انتہائی مبارک اور خوشیوں سے بھرپور ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے نئے نئے کپڑے پہننے کے شوق میں بعض اوقات ساری رات جاگ کر گذار دیتے ہیں۔ اپنی چیزوں کو بار بار دیکھتے ہیں۔ کوئی آجاتا ہے تو اس کو لاکر دکھاتے ہیں۔ ہر فرد امیر و غریب اپنی بساط کے مطابق اس دن کو بہتر سے بہتر طریقہ سے گذارتا ہے۔ لوگ آپس میں یہاں تک کہ جن سے دل صاف نہیں ہے اس سے بھی ملتے ہیں۔ بلا تکلف ایک دوسرے کے گھر آجاتے ہیں۔ زندگی کا یہ یادگار دن بچھڑوں کو ملا دیتا ہے۔ نہ کوئی گلہ نہ شکوہ۔

ہر با توفیق مسلمان نے رمضان کے روزے احتیاط اور اہتمام سے رکھے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایثار سے کام لیا ہے۔ صاحب حیثیت لوگوں نے صدقہ و خیرات میں فراخ دلی برتی ہے۔ اپنے مالک کو راضی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے ایسی روح پرور فضا میں قلوب کا نیکی کی طرف متوجہ ہونا کوئی حیرت انگیز بات نہیں۔ لیکن عید گزرتے ہی پھر مسلم معاشرہ اپنے پرانے حال پر واپس آنے لگتا ہے۔ کہ شاید یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔ جنھوں نے اپنے اہتمام سے رمضان کا مہینہ گذارا تھا۔ ان کے اندر وہ قوت برداشت نہیں جس کا مظاہرہ ابھی وہ چند روز پہلے کر چکے ہیں۔ ان میں وہ خشیت بھی نہیں جو ان پر پورے رمضان طاری رہی۔ وہ احتیاط بھی نہیں جو انھوں نے انتہائی مشکل حالات میں برقرار رکھی۔ وہ صبر و تحمل بھی نہیں جس کا وہ قابل رشک نمونہ تھے۔ انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ کہ ایک مہینے کی ریاضت کے بعد یہ یکسر کیوں بدل گئے۔ کیا انھوں نے صلاح و تقویٰ کا کوئی لبادہ پہن لیا تھا۔ جسے عید کے دوسرے ہی دن اتار کر رکھ دیا۔ یا کوئی بہروپ بھرا تھا۔ جو عید کے بعد قائم نہ رہ سکا۔

بہرحال یہ ایک سوال ہے کہ پورا عالم اسلام ایک مہینے کی محنت و ریاضت کے بعد پھر کیوں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پورے مہینے مسجدوں میں تل رکھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ نئے نمازی پرانے نمازیوں سے بھی پہلے مسجد میں حاضر ہو جاتے تھے۔ دن رات تلاوت کا ماحول۔ ہر چہرہ خشوع و خضوع کا مرقع پھر آخر کیا بات ہے۔ کہ ساری شب بیداری دن رات کی تلاوت ہر قسم کی احتیاط اور لحاظ کے باوجود زندگی اپنے پرانے ڈگر پر واپس چلی جاتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا تھا کہ

عید کا دن ہے گلے آج تو مل لے ظالم
رسم دنیا بھی ہے موقعہ بھی ہے دستور بھی ہے

کہیں ایسا تو نہیں کہ عید کا یہ سارا رکھ رکھاؤ اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی ہم رسم دنیا یا دستور سمجھ کر کر رہے تھے۔ اگر یہ ایسا ہی ہے تو اس کا جواب پوری ملت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔

نقش کوکن

ماخوذ از شوق (ماہنامہ ڈان)

اسکی بڑی مصیبت آتی ہے جو کام کا انسان ہوتا ہے
وہ پھول ہی توڑا جاتا ہے جو زیب گلستان ہوتا ہے

# زکوٰۃ سے ملّت کا مستقبل سنوارا جائے

زندگی بسر کرنے کے مادی وسائل اب ہندستانی مسلمانوں کے لئے خواب و خیال بن کر رہ گئے ہیں۔ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کی بات نہیں بڑے بڑے تجارتی اداروں، کارخانوں، فیکٹریوں میں بھی بس گنتی ہی کے دو چار مسلمان دکھائی دیں گے جیسے تقسیم کے بعد ہمارے ملک میں اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل مسلمانوں کی پیدائش ہی ختم ہو گئی ہے۔ ہر محاذ پر نظر انداز کرنے کا رجحان اور پرا ٹھنے نہیں دینے کی سیاست کا پھیلاؤ۔ بڑھتی ہوئی پریشانیاں اور مسائل ان سب کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ اور فطرہ کی فراہمی کو اجتماعی شکل دی جائے اور کروڑوں روپیوں سے تجاوز کر جانے والی اس رقم سے ملّت کا مستقبل سنوارا جائے۔ یہ مسئلہ ملک بھر کے بااثر اور درد مند مسلمانوں کی توجہ کا طالب ہے۔ ہم ہر سال ایک بڑی تعلیم گاہ ہی نہیں کئی بڑی بڑی فیکٹریاں اور کارخانے بھی قائم کر سکتے ہیں۔

## ایفل ٹاور

فرانس کے دارالحکومت پیرس کے چوک میں واقع ایک مینار جسے فرانس کے ایک انجینئر "الیکساندرے گستاو ایفل" نے بنایا تھا۔ اسکی بلندی ۳۰۰ میٹر ہے اور یہ دنیا کا سب سے اونچا مینار ہے۔ اس مینار کی تعمیر کا کام "۲۸ جنوری ۱۸۸۷" کو شروع ہوا اور "۳۱ مارچ ۱۸۸۹" کو دو سال دو مہینہ اور دو دن کی لگاتار محنت کے بعد مکمل ہوا۔ اس میں لفٹیں لگی ہوئی ہیں۔ جنکے ذریعے لوگ اوپر جاکر پیرس شہر کا نظارہ کرتے ہیں ۱۹۵۹ میں اس کے اوپر ٹیلی ویژن انٹینا لگا یا گیا تو اسکی بلندی ۳۲۰ میٹر ہو گئی۔

نقش محوکن

# پیٹ میں گیس! کیسے بچیں؟

آج کل ہر کوئی پیٹ میں گیس کی شکایت کرنے لگا ہے۔ ایسے لوگوں کو کھانا ہی مزیدار نہیں لگتا بلکہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ یہ لوگ ہنسنا یا بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے لیکن اس مرض کا علاج بھی ہے۔

اوّل تو یہ کہ کھانے پینے میں احتیاط برتی جائے متوازن غذا اور اچھی عادتیں اس کا بہترین علاج ہے۔ علاوہ اس کے مندرجہ ذیل طریقوں سے بھی پیٹ کے گیس کی شکایت دور ہو گی۔

مولی، گڑ، لونگ، سیب، بینگن، اجوائن پودینہ، دودھ، کالی مرچ اور سونف کا مناسب استعمال کریں۔ دوپہر یا رات کے کھانے کے بعد مولی پر نمک اور کالی مرچ کا پاوڈر ڈال کر دو ماہ تک استعمال کرنے سے پیٹ کی ساری شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس طرح کھانا کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ کھانا بھی مفید ہے۔ ابلے ہوئے پانی میں پانچ لونگ پیس کر ڈال دیں۔ یہ پانی ٹھنڈا ہونے کے بعد پی لیں۔ دن میں دو بار ایسا کریں گیس ختم ہو جائیگی۔ روزانہ سیب کا رس پینا بھی فائدہ مند ہے۔ تازہ لمبے بینگن کی سبزی کھانا بھی مفید ہے۔ اسی طرح چھ گرام اجوائن میں ڈیڑھ گرام کالا نمک ملا کر دونوں کا پاوڈر بنا کر کھائیں یا ۲۵ گرام پودینہ کا رس شہد یا پانی میں ملا کر پینا بھی اچھا ہے۔ لیموں کے رس میں سونف بھگو کر رکھ دیں۔ کھانا کھانے کے بعد اس سونف کو کھا لیں۔ اس سے پیٹ میں بنی گیس بھی دور ہو گی اور بھوک بھی زیادہ لگے گی۔ اسی طرح ایک بڑے گلاس میں آدھا لیموں نچوڑ کر روزانہ صبح پینے سے گیس کی شکایت دور ہوتی ہے۔

# اخبار و افکار

مرتبہ: صفی احمد صاد

کارپوریشن کے محکمہ تعلیم کے اردو سائڈ سے بالارام میونسپل دو کیشنل اردو اسکول کے صدر مدرس جناب قاضی ابو صالح دولت محمد کو بہترین تعلیمی خدمات کے اعتراف میں نیشنل ایوارڈ دیا گیا ہے۔ اس ایوارڈ میں دس ہزار روپے نقد تنخواہ میں دو اضافے اور ہمیشہ کے لئے سکنڈ کلاس سفر کی سہولت ہوگی۔ یہ انعام ۵ دسمبر ۱۹۹۴ء کو نئی دہلی میں صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے ہاتھوں سے دیا جائے گا۔

## انتولے کی سالگرہ

۸ فروری ۹۴ء کو جناب عبدالرحمٰن انتولے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کی

نقش کوکن

سالگرہ پران کی رہائش گاہ الصبا کورٹ مرین ڈرائیو پر شری دیلاس راؤ دیشمکھ وزیر محصول، سابق وزیر رام منوہر ترپاٹھی، کئی ایم ایل اے، انیل پٹیل اورنگ آباد، شیواجی راؤ موسکے اشوک صابلے، رویندر راؤت رائے گڑھ ضلع پریشد کے صدر سنیل ٹکر اور رائے گڑھ کانگریس کمیٹی کے صدر کھالو ٹکر و دیگر بہت سارے بہی خواہوں نے پہنچکر مبارکباد دی۔

## ماہنامہ "جیون شکشن" کا اردو ایڈیشن

ڈائرکٹر تعلیمات حکومت مہاراشٹر کی زیر نگرانی مراٹھی ماہنامہ "جیون شکشن" برسوں سے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ مہاراشٹر میں اردو مدارس کی تعداد کو دیکھتے ہوئے ڈائرکٹر تعلیمات نے اس رسالے کا اردو ایڈیشن شائع کیا ہے فی الحال اردو ایڈیشن سہ ماہی ہے۔ اردو دوستوں کی دلچسپی اس رسالے کو "سہ ماہی" یا ماہنامہ بنا سکتی ہے۔ زیر نظر شمارے میں عزت مآب جناب سلیم ذکریا وزیر تعلیم و ثقافت حکومت مہاراشٹر اور ڈائرکٹر تعلیمات و مدیر اعلیٰ شری سریش ساڈبکاونکر کے تاثرات شامل ہیں۔

سولہ روپے زر سالانہ بھیج کر رسالہ مندرجہ ذیل پتے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔
مدیر "جیون شکشن" اردو، ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ سداشیو پیٹھ پونہ ۳۰

## راجہ پور میں فساد

راجہ پور ضلع رتناگیری کا معروف شہر ہے۔ یہاں جواہر چوک میں ایک طرف شاندار مسجد ہے تو دوسری طرف راجہ شیواجی کا نصف مجسمہ ایک کٹہرے میں ایستادہ ہے۔ جواہر چوک میں دوکانداری کی وجہ سے ہمیشہ بھیڑ لگی رہتی ہے۔

۵ جنوری ۹۴ء کی صبح راجہ شیواجی کے کٹہرے پر دو چپل رکھی ہوئی نظر آئی اس کی اطلاع پولس کو دی گئی۔ دس بجے سے گیارہ بجے تک جب پولس نے کوئی کاروائی نہیں کی تو شیوسینا اور بھاجپ والوں نے دوکانیں بند کرنے پر زور دیا اور اس میں سے گروہی تصادم رونما ہوا پولس نے شرپسندوں کو روکنے کی کوشش کی مگر موثر کاروائی کے فقدان کے نتیجہ میں فساد کی آگ راجہ پور سے نکل کر مضافات میں پھیل گئی۔

یہ بھی کیسا اتفاق ہے کہ رتناگیری میں اکھیل بھارتیہ ساہتیہ سمیلن میں مسلمانوں کے مراٹھی پریم کو سماجی

اتحاد کی ٹھوس بنیاد قرار دیا جا رہا ہے حکومتِ مہاراشٹر کے مسلم وزیر وہاں موجود تھے اور اسی وقت وہاں سے کچھ فاصلہ پر مسلمانوں کی املاک کو جو عین گرفتار نہ بنایا جا رہا تھا مگر نہ وزیر با تدبیر نے اس حادثہ کی طرف جھانک کر دیکھا نہ مہاراشٹر پردیش کانگریس میں مسلمانوں کے رہنما نے اس کا نوٹس لیا

## رتناگیری میں مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن

وزیر تعلیم الحاج سلیم زکریا نے اکھل بھارتیہ مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن کا افتتاح فرمایا جو ۵ اور ۶ فروری ۹۴ء کو رتناگیری کے مشن ہائی اسکول کے وسیع گراؤنڈ پر منعقد ہوا۔ سمیلن نگری کو ہفتہ وار شود حن کے مدیر مرحوم ڈاکٹر محمود عمر شیخ کے نام سے اور داخلی دروازہ کو اردو مراٹھی کے معروف شاعر مرحوم بدیع الزّماں خاور کے نام سے منسوب کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔

ایڈوکیٹ اودے تلک نے اپنے انداز میں آیات قرآن کی تلاوت کے بعد مراٹھی میں نعت شریف پڑھی۔ اودے تلک کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی آواز اور آیاتِ قرآن کے صحیح تلفظ سے ——— الحاج سلیم زکریا صاحب اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے تلک جی کے ہاتھوں کو چوم کر انھیں گلے سے لگایا۔

نقش کوکن

## الفلاح ہائی اسکول کی کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو شہر بمبئی کے اردو میڈیم سکنڈری اسکول کے طلبا و طالبات کے مابین تقریری، ریاضی، انگریزی زباندانی اور جنرل نالج کے مقابلوں کے تقسیم انعامات کا پروگرام برہانی کالج کے ہال میں منعقد کیا گیا ان مقابلوں میں الفلاح ہائی اسکول ملاڈ کی طالبات نے تقریری اور انگریزی زباندانی کے مقابلے میں پہلا انعام حاصل کیا۔ تقریری مقابلے کا پہلا انعام جماعت نہم کی طالبہ شازیہ احتشام احمد کو اور انگریزی زباندانی کا پہلا انعام جماعت دہم کی طالبہ نسیمہ نثار احمد کو ملا۔ انہیں بند ٹرافی، میڈل اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔ تصویر میں شازیہ تقریری مقابلہ کی رالبعہ کا یڈی ٹرافی اٹھاتے ہوئے نظر آتی ہے۔ نسیمہ انگریزی زباندانی کی حاجی عبدالکریم چوگلے ٹرافی سنبھالے ہوئے ہیں۔

مجلس استقبالیہ کے چیرمین رتناگیری میونسپل کونسل کے صدر روِیندر شردے تھے انہوں نے اپنے استقبالیہ خطبہ میں مسلم مراٹھی قلمکاروں، شاعروں اور صحافیوں کا خیر مقدم کیا۔

روِیندر شردے نے اہالیانِ کوکن کی مراٹھی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کوی جی کے شیخ (پنویل رائیگڑھ) کی شعری تصنیف کو صدرِ جمہوریہ کا ایوارڈ ملا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر محمود عمر شیخ دیکر (رتناگیری) بدیع الزماں خاور (داپولی) ڈاکٹر محمد دلوی، ابو قاضی (راجہ پور) شرف مقدم

عبدالعزیز متقری، بال پاٹنکر، ایم ڈی ثنسکانی عبدالرشید ساکھرتر، الناصر قاضی تاج الدین ہوڑیکر، جعفر گوکھے، صلاح الدین ملا (پرویز باغی) علی میاں قاضی، جاوید مجاور، مظفر سید، یونس ینوریکر جیسے لاتعداد ادیبوں، شاعروں قلمکاروں اور صحافیوں نے بزبان مراٹھی اپنا یوگ دان دیا ہے۔

افتتاحی تقریر کے بعد مسلم مراٹھی ساہتیہ پریشد کا سالنامہ، مراٹھی ہفتہ وار آکاش گنگا، سراج مجاور کا شعری مجموعہ بشیر مجاور کی کتاب "گدڑ کتھا"، مبارک شیخ کی مہا آرتی اور نماز، بابا محمد عطار کی کتاب بچوں کی کہانیاں، اسلامی سانسکرتی (ساہتیہ گروجی) وغیرہ، مراٹھی کتابوں کا اجراء عمل میں آیا۔ اس کے بعد بال پاٹنکر، قطب الدین مینیار کی گلپوشی کی گئی۔

مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر محمد یونس پٹھان شریک تھے۔ اپنے صدارتی خطبہ میں کوی اے کے شیخ نے مسلم ادیبوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم سماج میں پائی جانے والی فرسودہ روایات کا خاتمہ کریں اور بے باکی کے ساتھ اپنے مسائل کو اجاگر کریں۔

پریشد کے سکریٹری تاج الدین ہوڑیکر نے شکریہ ادا کیا۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام ۱۶ جنوری ۹۴ء کو برہانی کالج ممبئی میں ہونے والے جلسۂ تقسیم انعامات میں حاجی داؤد دامین ہائی اسکول کالستہ کا طالب العلم آصف عبدالرزاق پربھولکر جلسہ کے مہمانِ خصوصی الحاج عبدالقادر حسن دانگرطے کے ہاتھوں بیسٹ بوائے آف کوکن کا انعام وصول کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ انعام میں نقد رقم کے علاوہ ایک توصیفی سند اور یادگاری مومنٹو شامل ہے۔

## سارنگ میں ثقافتی پروگرام

سارنگ تعلقہ داپولی کے اردو اسکول میں ۴ فروری ۱۹۹۴ء کی رات میں جناب نقش کوکن الحاج عبدالرحمٰن علی بجاردے کے زیر صدارت ایک ثقافتی پروگرام منعقد کیا گیا اس پروگرام میں خصوصی مہمان کے طور پر سارنگ حلقہ کے تمام اسکولوں کے صدر مدرس اور جماعت المسلمین سارنگ کے صدر جناب عثمان عبدالرحمٰن مقدم مدعو کئے گئے تھے۔ اسکول میں بچوں کی مجموعی تعداد بہت ہی کم ہونے کے باوجود معیار سوم تا ہفتم کے ۱۷/۱۸ طلبا وطالبات پر مشتمل گروپ نے کل ۲۷ تفریحی آئٹم پیش کرکے سامعین اور ناظرین کے دلوں کو جیت لیا۔

اس دوران ایک ٹیبلو پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ناٹیکوار ڈگھاٹیکر دھامنے بائی نے کہا کہ کم تعداد والے اسکول اتنا بڑا پروگرام کر سکتی ہے یہ توقع سے باہر کا کام تھا۔

اسکول کے صدر مدرس عبداللہ دلیلے معاون اعجاز جناب اور عرفان جناب قابل تعریف معلم ہیں۔

بہترین فنکار کے روپ میں منور بجاردے اور بہترین فنکارہ کے طور پر نیلوفر رحیم مقدم۔ روحی انور مقدم نے انعام حاصل کئے فیصل مقدم اور محمد چاندلے نے داد حاصل کی۔

اس پروگرام کو کامیاب کرانے

میں اعجاز جناب عرفان صاحب جورگے بائی اور ورتک بائی نے انتظامیت کی۔ صدر مدارس عبداللہ دیلیلے نے تمام ناظرین کا شکریہ ادا کیا اور پروگرام شب میں ۳ بجے تک جاری رہا۔

## ہائی اسکولوں اور پرائمری اسکولوں میں ٹی وی

حکومت مہاراشٹر کے محکمۂ تعلیم نے ۲-۳ سال کے اندر پورے مہاراشٹر کی ہائی اسکولوں اور پرائمری اسکولوں میں ٹی وی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ٹی وی پر ہونے والے تعلیمی و ترقیاتی پروگراموں کی معلومات ہائی اسکول اور پرائمری اسکول کے طلباء کو دیکھنے کو مل سکے اور اس کی وجہ سے ان کا تعلیمی معیار بلند ہو۔

## محمد اظہر الدین ملک کے کامیاب ترین کپتان

۱۲ر فروری کو احمد آباد میں سری لنکا کو لگاتار تین ٹسٹ میچوں میں ایک اننگز سے ہرا کر کپتان محمد اظہر الدین نے انگلینڈ کے کپتان جیمس کے ریکارڈ کی برابری کرلی ہے۔ انگلینڈ کی ٹیم نے ۱۹۲۸ء میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم کو لگاتار تین ٹسٹ میچوں میں ایک اننگز سے ہرایا تھا۔ اس وقت انگلینڈ کی ٹیم کے کپتان آر کے لو تر تھے۔ محمد اظہر الدین نے لگاتار ۴ بار ہندستانی ٹیم کی قیادت کرکے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس سے پہلے بشن سنگھ بیدی اور سنیل گاوسکر نے لگاتار ۲۲ ٹسٹ میچوں میں ہندستان کی ٹیم کی قیادت کرکے ریکارڈ قائم کیا تھا۔ ۱۹۹۲ء سے اب تک اظہر الدین نے ۲۴ ٹسٹ میچوں میں قومی ٹیم کی قیادت کی ہے ان میں سے اس نے ۹ میچ جیتے آٹھ برابر ہوئے چھ ہارے اور ایک میچ بارش کی وجہ سے منسوخ کیا گیا تھا گاوسکر نے ۲۲ ٹسٹ میچوں میں ملکی ٹیم کی قیادت کی تھی انھوں نے ایک میچ جیتا تھا چھ ہارے تھے۔ اور ۱۵ میچ برابر رہے تھے بشن سنگھ بیدی نے ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۷ء تک ۲۲ ٹسٹ میچوں کی قیادت کی تھی۔ انھوں نے چھ میچ جیتے تھے گیارہ ہارے تھے۔ اور پانچ برابر رہے تھے۔ اظہر الدین کو یہ اعزاز ہے کہ انھوں نے ابھی تک ۹ ٹسٹ میچ جیتے ہیں۔

## حاجیوں کے جہاز "نکوبار" کی روانگی کا پروگرام

بمبئی، ۱۱ر فروری۔ حج کمیٹی کے ایک اخباری بیان کے مطابق حاجیوں کے جہاز ایم وی نکوبار کی جدہ روانگی اور حج کے بعد جدہ سے بمبئی واپس کے پروگرام کو قطعیت دے دی گئی ہے۔ حجاج کرام سے درخواست ہے کہ وہ ایم وی نکوبار کی روانگی سے پروگرام کو نوٹ کرلیں اور ضروری تیاری کریں۔

(آؤٹ ورڈ)

| (بمبئی سے روانگی) | (جدہ میں آمد) |
| --- | --- |
| ۱۹-۳-۹۴ | ۲۶-۳-۹۴ |
| ۴-۴-۹۴ | ۱۱-۴-۹۴ |
| ۱۹-۴-۹۴ | ۲۶-۴-۹۴ |
| ۴-۵-۹۴ | ۱۱-۵-۹۴ |
| (جدہ سے روانگی) | (بمبئی میں آمد) |
| ۲۶-۳-۹۴ | ۲-۴-۹۴ |
| ۱۱-۴-۹۴ | ۱۸-۴-۹۴ |
| ۲۶-۴-۹۴ | ۳-۵-۹۴ |

(ان ورڈ)

| (جدہ سے روانگی) | (بمبئی میں آمد) |
| --- | --- |
| ۲۵-۵-۹۴ | ۲-۶-۹۴ |
| ۱۱-۶-۹۴ | ۱۶-۶-۹۴ |
| ۲۸-۶-۹۴ | ۵-۷-۹۴ |
| ۱۵-۷-۹۴ | ۲۳-۷-۹۴ |
| (بمبئی سے روانگی) | (جدہ میں آمد) |
| ۳-۶-۹۴ | ۱۰-۶-۹۴ |
| ۲۰-۶-۹۴ | ۲۷-۶-۹۴ |
| ۶-۷-۹۴ | ۱۴-۷-۹۴ |

سیٹوں کی الاٹمنٹ کی اطلاع حجاج کرام کو شپنگ کارپوریشن آف انڈیا، بمبئی کے ذریعہ دی جائیگی لہٰذا حجاج کرام سے درخواست ہے کہ وہ شپنگ کارپوریشن کے خط کا انتظار فرمائیں۔

# نیا اعزاز نئی ذمہ داری

الحاج قاسم محمد ٹھاکور نو منتخب چیئرمین کوکن بنک

ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی وائس چیئرمین کوکن بنک

ایڈوکیٹ ناظم قاضی، وائس چیئرمین کوکن بنک

## کوکن بنک کے نئے عہدیدار

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کے الیکشن میں پروگریسیو پینل کے گیارہ میں سے دس امیدواروں کی کامیابی کے بعد نئے منتخبہ ڈائریکٹروں کے اسمائے گرامی نقش کوکن کے پچھلے شمارے (فروری ۹۴ء) میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ۷ فروری ۹۴ء کو کلکٹر آف بمبئی کی موجودگی میں نئے ڈائریکٹران کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں صحت مند روایات کے نقیب جناب علی ایم شمسی نے اپنے دیرینہ رفیق کار جناب الحاج قاسم حاجی محمد صاحب ٹھاکور کا نام چیئرمین شپ کے لئے پیش کر کے بے مثال اقدام کیا۔ اور کثرت رائے سے جناب قاسم ٹھاکور چیئرمین منتخب ہوئے۔ وائس چیئرمین کی حیثیت سے ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی اور ایڈوکیٹ ناظم قاضی کا انتخاب بھی بکثرت رائے عمل میں آیا۔ تینوں عہدیداروں کو نیا اعزاز پانے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ بانی چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائک ان کے بعد ڈاکٹر اے آر اُنڈرے جناب اے ڈی ساونت (مرحوم) اور جناب علی ایم شمسی صاحب کی قیادت (صدارت) میں بنک نے بتدریج عدیم النظیر ترقی کی ہے۔ دعا ہے کہ جناب ٹھاکور صاحب کی قیادت میں بھی بنک ترقی کے اعلیٰ مدارج طے کرے۔

کوکن بنک کے اعلیٰ عہدیداروں کے اس چناؤ میں پروفیسر اے اے قاضی صاحب نے چیئرمین کے لئے جبکہ ڈاکٹر مہرالنساء لانبے اور ڈاکٹر اے آر انڈرے کی زوجہ محترمہ رحانہ نے وائس چیئرمین کے لئے فارم بھرا تھا ان تینوں کو سات سات ووٹ ملے جبکہ ٹھاکور اور ان کے ساتھیوں کو تیرہ تیرہ ووٹ ملے۔

## مصطفےٰ پونجیکر کی کامیابی

ممرا پورہ (ملاقہ کرجت) گرام پنچایت کے چناؤ میں مصطفےٰ پونجیکر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ ان کے برادر مسز مرحوم، بلقیس ناظمہ دیلمکر دور سینے البجانگے بھی کامیاب ہوئے۔ یہ تمام کانگریس کے امیدوار تھے۔ مصطفےٰ پونجیکر ممرا پورہ گرام پنچایت کی جیلتھ کمیٹی کے چیرمین اور انجمن توسیع تعلیم کرجت کی ملوا اردو ہائی اسکول نیرال کے ٹرسٹی بھی ہیں۔

## کوکن ریلوے کی تکمیل مارچ ۹۵ء تک متوقع

نئی دہلی ۱۱ فروری (یو این آئی)۔ کوکن ریلوے پروجیکٹ طے شدہ پروگرام سے ذرا پیچھے چل رہا ہے اور اس کے مارچ ۱۹۹۵ء تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ وزیر ریلوے جعفر شریف نے ۲۲ فروری ۱۹۹۲ء کو لوک سبھا میں بتایا کہ کوکن ریلوے کارپوریشن آئندہ سال ۱۹۹۳ء کے اجراء کے ذریعے ۲۵۰ کروڑ روپے (۱۰۰۲) فراہم کرے گا۔

## اپیل

کھیڈ میں بزمِ امدادیہ کے نام سے ایک مجلس کا انعقاد عمل میں آیا ہے جسے رجسٹر کیا گیا ہے۔ اس بزم کے زیر نگرانی درسگاہ اسلامیہ کا افتتاح ہوا ہے۔

بچوں کو تربیت دینے کیلئے سند یافتہ مولوی کا تقرر کیا گیا ہے جس کی تنخواہ مدرسہ کی عمارت، دینی کتب کی فراہمی دینی لائبریری کا قیام وغیرہ کے انتظامات کے لئے کافی روپیوں کی ضرورت رہتی ہے۔

لہٰذا ہم دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ آپ اس نیک کام کو پورا کرنے کے لئے ہماری ہر ممکن مدد کیجئے اور ثوابِ دارین سے مالا مال ہو جائیے ۔ اے آر ڈی خطیب صدر ۔ احمد عبدالغفور تامبے سکریٹری حسین خان دریا خان مہاڈیک آرگنائزر ۔ عبدالقادر ابراہیم تامبے عباس محمد کادرے ۔ ترسیل زر کا پتہ ۔ احمد عبدالغفور تامبے سکریٹری بزم امدادیہ کھیڈ ضلع رتناگری 415709

# پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر

بمبی اور کوکن کے علمی و تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کرنے والی شخصیتوں میں سے ایک پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر بھی ہیں جن کو امسال ان کی نمایاں تدریسی خدمات کے اعتراف میں حکومت مہاراشٹر نے ریاستی سطح کا خصوصی ایوارڈ عطا کیا ہے۔

جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر صاحب کا جنم رتنا گری ضلع کے ہرنی گاؤں میں ہوا۔ آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے بی ایس سی کیا۔ پھر تدریسی خدمت کا جذبہ دل میں ابھرا تو بی ایڈ بھی کر لیا ۱۹۲۹ء میں آپ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی میں بطور ہیڈ ماسٹر مقرر ہو گئے اور پانچ سالوں تک اس عہدے پر قائم رہے۔ آپ کا یہ دور اسکول کا سنہرا دور کہا جاتا ہے۔ جب اس اسکول نے معیار ڈسپلن اور رزلٹ میں نئی بلندیوں کو چھونا شروع کیا۔

پھر آپ بمبئی میں محمدیہ ہائی اسکول پرنسپل مقرر ہو گئے اور ابھی تک اپنے تجربے اور علمی قابلیت سے اس اسکول کے معیار اور نتائج میں چار چاند لگائے ہوئے ہیں۔ آپ اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن کے کئی سالوں سے صدر ہیں نیز کئی دیگر سماجی، تعلیمی اور علمی اداروں سے وابستہ ہیں۔

حال ہی میں بمبئی شہر کے لئے آپ کی دیرینہ خدمات کا اعتراف میں گورنر مہاراشٹر ڈاکٹر پی سی۔ الیگزینڈر کے ہاتھوں راج بھون میں عزت افزائی ہوئی ہے۔

حکومت مہاراشٹر نے آپ کو ریاستی سطح کا ایوارڈ دے کر دیر ہی سے سہی آپ کی تعلیمی و تدریسی خدمات کا بجا اعتراف کیا ہے۔ ادارہ نقش کوکن آپ کو اس عظیم ایوارڈ پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

# مہاڈ میں فلورا کلنک کا افتتاح

ڈاکٹر غلام احمد قمرالدین منڈے متوطن تیلنگہ ضلع رائے گڈھ جنھوں نے پونہ یونیورسٹی سے بی۔ یو۔ ایم۔ ایس۔ امتحان پاس کیا ہے۔ مہاڈ میں لائنس کلب بلڈنگ میں ۹ر جنوری ۱۹۹۴ء کی صبح فلورا میڈیکل کے مالک حاجی غلام محی الدین بیاہ کے ہاتھوں افتتاح عمل میں آیا۔

مولانا مسرور ڈکر صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمایا۔ مہمان خصوصی کے طور پر جناب شیخ حسین قاضی صاحب، ایڈوکیٹ دیجے سنگھ جادھو اور فیصل منڈے موصوف یونانی فیزیشن اینڈ سرجن ہیں۔ بالخصوص زیابطیس اور لقوہ مردانہ وزنانہ کمزوری کے علاج میں آپ ماہر ہیں اللہ پاک ان کے ہاتھوں مریضوں کو شفاء نصیب فرمائے۔

نامہ نگار۔ محمد سعید کھکے دوہودرا

# خالد اگاسکر کو اعزاز

تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم نے اپنی ساتویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر اردو کے مشہور افسانہ نگار خالد اگاسکر کے ادبی خدمات کی سراہنا کی۔ ۸ر فروری ۱۹۹۴ء کو بوری ولی پڈگھا میں منعقد کی گئی اس کانفرنس کے مہمان خصوصی جناب سلیم زکریا۔ وزیر تعلیم و ثقافت مہاراشٹر کے ہاتھوں خالد اگاسکر کی ادبی خدمات کے پیش نظر انہیں ایک MOMENTO پیش کیا گیا۔ خالد اگاسکر تھانے ضلع کے پہلے ادیب ہیں جنہیں ساہتیہ اکیڈمی (نئی دہلی) نے انعام سے نوازا ہے۔ اس انعام کے علاوہ موصوف کو چار ریاستی اکیڈمیوں نے بھی انعام سے نوازا ہے تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم نے خالد اگاسکر کی ادبی خدمات کا اعتراف کر کے ایک صحت مند

روایت کو پروان چڑھایا ہے۔

## فردوس مسلم ویلفیئر سوسائٹی یو اے ای

ادارۂ ہٰذا کا سالانہ جلسۂ عام ۷ جنوری ۹۴ء کو بروز جمعہ جناب عبدالرحیم داؤد پرکار کی رہائش گاہ پر انہیں کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک کے بعد ۱۹۹۳ء کے دوران فردوس گاؤں کے مرحومین کے حق میں دعاءِ مغفرت کی گئی۔ اس کے بعد سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر اسے حاضرین سے منظوری لی گئی۔ آڈٹ رپورٹ پڑھ کر فائنانس سکریٹری کے جواب کے ساتھ منظور کیا گیا۔ اس کے بعد سال ۱۹۹۴ء کے لئے مندرجہ ذیل انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب ہوا۔

صدر جناب عبدالرحیم داؤد پرکار، نائب صدر جناب عبدالستار جمال الدین پرکار، جنرل سکریٹری جناب عبداللطیف شریف پرکار، فائنانس سکریٹری جناب جلال الدین عبداللہ معروف، جوائنٹ سکریٹری جناب فیصل رکن الدین پرکار، اراکین۔ جناب ظہیر عبدالغنی پرکار، جناب رفیق قمرالدین پرکار اور آڈیٹر جناب شریف وجیہ الدین پرکار۔

نئی انتظامیہ کمیٹی نے ۱۹۹۴ء کے لئے نیا بجٹ پیش کیا۔ جو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔ سوسائٹی ایک کریڈیٹ اسکیم پر عمل کیا۔

(۱) عیدالفطر کی چھٹیوں کے دوران آؤٹ ڈور گیٹ ٹوگیدر منعقد کیا جائے گا۔ جس میں گاؤں کے تقریباً ۸۰ افراد حصہ لیں گے۔ یو اے ای میں فردوس گاؤں کی تقریباً ۱۵ فیملیز آباد ہیں۔

۲۔ فردوس گاؤں کی لائبریری کو ایک کیاٹ اور کچھ کتابیں ڈونیٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (اس کے تحت پندرہ ہزار روپئے خرچ ہوگا۔)

۳۔ فردوس گاؤں کے کرکٹ کلب کو عطیہ دینے پر غور کیا گیا۔

۴۔ ۱۰ویں اور ۱۲ویں جماعتوں میں ۸۰ فیصدی سے زیادہ مارکس حاصل کردہ مسلم طالب العلم کو جو فردوس گاؤں سے تعلق رکھتا / رکھتی ہوگی ۱۰۰۰ روپئے انعام کے طور پر ہر سال دیئے جائیں گے۔

صدر صاحب کے اظہارِ تشکر پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

نامہ نگار

صدیقہ کیرٹکر

(اعزازی نمائندہ دبئی یو اے ای)

## (وی پرار) میں الوداعی تقریب

حسب سابق ۱۱ر فروری ۹۴ء کو "انجمن اسلام اردو ہائی اسکول (پرار) کے نویں جماعت کے طلباء نے دسویں جماعت کے طلباء کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد کی جس میں اسکول کی ہیڈ مسٹریس و تمام اساتذہ اور اسکول کی مینیجنگ کمیٹی کے لوگوں نے شرکت کی۔

جلسہ کی صدارت افریقہ سے آئے ہوئے جناب بھائی خان اشرف خان نے فرمائی۔

پروگرام کی اناؤنسنگ ہیڈ مسٹریس محترمہ "نور جہاں" سعید دلوی نازنے فرمائی۔

## ڈاکٹر طالب سروے کی شاندار کامیابی

سونس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب حسن عثمان سروے (مرحوم) کے نواسے اور جناب یوسف حسن سروے کے فرزند ڈاکٹر طالب نے امسال فروری ۹۴ء میں گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی سے ایم بی بی ایس کا امتحان ۶۸.۴۷ فیصد نمبر حاصل کرکے پاس کیا۔

آپ نے کیدار ناتھ ودیا پرسرنی انگلش ہائی اسکول کرلا سے ایس ایس سی کا امتحان جب کامیاب کیا تھا تو اس وقت انہیں ۸۶.۲۸ فیصد مارکس ملے تھے اور رروئیا کالج سے بارہویں کا امتحان پاس کیا تو ۸۶.۶ نمبر حاصل تھے۔

## مراٹھی کوی سمیلن

مورخہ ۶ر فروری ۱۹۹۴ء کو ناندوی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ میں مراٹھی ~~کوی سمیلن انعقاد پذیر ہوا~~ کے زیر اہتمام شری وسنت پال کرکے زیر صدارت مراٹھی کوی سمیلن انعقاد پذیر ہوا۔ لزتن ہائی اسکول

کے پرنسپل شری رام چندر چوگلے نے خیر مقدم کیا جناب قاضی قطب الدین سیٹھ جناب باپو پو پیرے سیٹھ نے مراٹھی سے متعلق خیالات کا اظہار کرنے کے بعد شری ہری بھاؤ سا ونت نے شمع جلا کر کوی سمیلن کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد جناب لوٹکل بھارتی کے علاوہ مراٹھی کے ۲۷ شاعروں (کویوں) نے اپنی تخلیقات پیش کیں۔

## ڈاکٹر عبد الکلام مدراس یونیورسٹی کے نئے وی سی

مشہور سائنسداں اور ہندوستانی میزائل ٹیکنالوجی کے جنم داتا ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام مدراس یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر ہوں گے۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبد الکلام نے یہ عہدہ قبول کر لیا ہے۔

## عبداللہ پٹیل ہائی اسکول میں الوداعی تقریب

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول (برائے طالبات) کی نہم جماعت کی طالبات نے ایس۔ایس سی کلاس کی طالبات کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا۔

صدر محترم جناب عبد السلام راول، مہمان خصوصی جناب ابراہیم خان طالب (چیف ایگزیکیٹو آفیسر) اور پرنسپل نسرین اسلم شیخ نے طالبات کو اپنے تجربات کی روشنی

نقش کوکن

میں مفید مشوروں سے نوازا اور ان کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعائیں کیں طالبہ پائرنے شگفتہ لیسین نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

## تعلقہ مہسلہ اقلیتی لسانی اردو ابتدائی مدرسین کی تنظیم کا قیام

۳ر فروری ۱۹۹۴ء کو اردو اسکول مہسلہ ضلع رائے گڑھ میں تل پرائمری اردو اسکول وادل تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے صدر مدرس جناب محمد صالح عبد الرحمٰن واکھوڑے کی مساعی سے جناب مشتاق حسین قاضی کی صدارت میں منعقدہ جلسہ میں تعلقہ مہسلہ اقلیتی لسانی اردو ابتدائی مدرسین کی تنظیم کا انعقاد عمل میں آیا۔

### عہدیداران

صدر: جناب اقبال علی سنگے۔
نائب صدر: جناب قاسم ابراہیم دلوی۔
جنرل سکریٹری جناب عباس عمر ڈاورے
نائب سکریٹری جناب اسماعیل احمد جلگاؤکر
خزانچی محترمہ میمونہ حسین ڈاورے
محترمہ سلیمہ کمال الدین حسوارے۔
(روشن سجارتی)

## کوکن بینک میں یوم جمہوریہ کی تقریبات

امسال کوکن بینک میں یوم جمہوریہ بڑی شان و شوکت سے منایا گیا جس میں مختلف قسم کے کھیل کود کے برانچ وائز مقابلے منعقد کئے گئے۔ مثلاً کیرم (ڈبل) رسہ کشی دوڑ، میوزیکل چیئر، انتاکشری وغیرہ ان مقابلوں میں بمبئی کی تمام شاخوں کے ملازمین نے حصہ لیا۔ کھیل کود کے علاوہ فش پونڈ، غزل اور فلمی گیت گانے کا بھی پروگرام تھا۔ جس میں خوش گلو شوقین حضرات نے حصہ لیا۔

۲۶ر جنوری کی شب ایک تفریحی پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس میں بینک کے آفیسر اردو ادب نواز جناب خالد انگا سکر اور جناب عبد الکریم پٹھان کے ہاتھوں سے مختلف مقابلوں میں جیتنے والے ملازمین کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

اسی تقریب میں جناب خالد کو بیکر (برانچ منیجر سینٹرل آفس برانچ) نے جناب خالد انگا سکر کو مراٹھی زبان سے ترجمہ کی ہوئی کتاب (کستھا) کے لئے ساہتیہ اکاڈیمی (دہلی اور بہار) کی جانب سے ملنے والے ایوارڈ کی خوشی میں تمام ملازمین کی طرف سے ایک شیلڈ پیش کی اور ان کی اردو ادب کی اس خدمت کے لئے ہمت افزائی کی۔ ملازمین کی جانب سے تمام مہمانوں کو گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔ اس پورے پروگرام کی نظامت جناب منصور مجاہام نے بخوبی انجام دی۔ جناب حمید پرکار شکریہ ادا کیا۔

اس شاندار تقریب کو منعقد کرنے کا سہرہ سینٹرل آفس برانچ کے سر جاتا ہے۔ جنہوں نے بہت ہی مختصر وقت

مہمانوں نے بڑے پروگرام کو مرتب کیا اور کامیاب بنایا۔

## ناگوٹھنہ میں الوداعی جلسہ

ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والی۔ این۔ ای۔ ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ کا سالانہ تقسیم انعامات اور الوداعی جلسہ ۱۰ر فروری ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوا۔

جلسے کی شروعات دہم جماعت کے طالب علم ساجد دھنسے کے تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ اور صدارت جناب دادا میاں ملاّ صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی کے طور پر شریک جلسہ تھے۔ تلاوت کے بعد حمد اور ترانہ پڑھا گیا۔ مہمانوں کا تعارف صدر مدرس جناب ارشاد احمد کنکے نے کیا اور رسم گل پوشی بھی ادا کی۔ مہمان خصوصی اور معزز مہمانان کے ہاتھوں بچوں کو سندیں اور تحفے دیے گئے۔ بعد ازاں طلباء نے الوداعی تقریریں کیں۔ اساتذہ میں رؤف ناندگاؤکر اور مہمان خصوصی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

دیگر مہمانان میں جناب عبدالمجید ادھیکاری اور جناب عبدالسلام ادھیکاری نے اپنے قیمتی خیالات سے مجلس کو روشناس کیا۔ اس جلسہ میں جناب نشاد شیخ صاحب نے روداد مدرسہ ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء پیش کی خطبہ صدارت کے بعد ارشاد احمد کنکے نے اظہار تشکر فرمایا۔

ماہنامہ نقش کوکن

نظامت کے فرائض جناب شیخ محمد اقبال صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔

المرسل
جناب ارشد ادھیکاری

## ایران میں مصنف ”رحمانی آیات“ کا شاندار استقبال

جناب محمد سعید علی لوٹلکر مصنّف ”رحمانی آیات“ ایران کے انقلاب کی ۱۵ ویں سالگرہ پر مدعو کیے گئے تھے۔ مصنف نے تہران میں اسلامی تمدن، ثقافت اور علمی کانفرنس میں تین دن شرکت کی جس میں دنیا کے متعدد ممالک سے دانشور، مفکر اور مصنف بھی شریک تھے۔ ریڈیو تہران اردو پروگرام کے اسٹاف کی جانب سے بتاریخ ۸ر فروری کو محمد سعید لوٹلکر کیلئے ایک شاندار استقبالیہ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کتاب ”رحمانی آیات“ کو بے حد سراہا گیا۔ بتاریخ ۹ر فروری کو مصنّف کو وزارت ارشاد اسلامی ایران کی جانب سے بھی ایک شاندار استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا جس میں انہیں ”دیوانِ حافظ“ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ اسی دوران وزارت ارشاد نے رحمانی آیات کو فارسی میں جلد از جلد شائع کرنے کا اعلان بھی کیا۔ رحمانی آیات کے اگلے ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر حضرت امام خمینیؒ کا فتویٰ بھی شائع کرنے کے لئے وزارت کی جانب سے مصنف کے حوالے کیا گیا۔ مصنف کا دورۂ ایران نہایت کامیاب رہا۔

## مہاڈ کالج میں فارمیسی کورس

لوذیگ وِدیا بھون ٹرسٹ کے زیر اہتمام جاری کالج آف فارمیسی میں ڈپلوما کورس کی شروعات ادارہ کے صدر ڈاکٹر اے اے دیشمکھ نے بتایا کہ سوسائٹی نے ساڑھے چار لاکھ روپئے خرچ کرکے کیمسٹری فزکس اور بایالوجی کی لیبارٹری تیار کی ہے۔ یہ ضلع بھر میں اپنی نوعیت کا واحد کالج ہے جس میں داخلہ کیلئے ۱۲۵ درخواستیں موصول ہوئی تھیں مگر ہمیں صرف ۴۰ طلباء کو داخلہ دینے کی اجازت ملی ہے۔ ہمارا ارادہ بیچلر آف فارمیسی قائم کرنے کا ہے۔ اس کے لئے درخواست دی گئی ہے ۱۹۹۵-۱۹۹۴ء میں ادارہ کا بی فارم کالج بھی شروع کیا جائے گا ہمیں امید ہے کہ مستقبل میں یہ ادارہ وسعت اختیار کرکے نہ صرف رائیگڈھ ضلع بلکہ اضلاع کوکن کی تعلیمی ضرورت کو بھی پورا کرے گا۔

نقش کوکن آج مقبول ہے
اسے مقبول تر بنائیے

## پیوے سوشل اینڈ ایجوکیشن سوسائٹی رجسٹر نمبر ای ۲۶۴۲ بمبئی

# اپیل

سنہ ۱۹۶۳ء میں پیوے سوشل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی گاؤں کی تعلیمی اور سماجی ترقی کی غرض سے قائم کی گئی۔ یہ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے جو گذشتہ تیس برسوں سے گاؤں کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

یوں تو گاؤں میں ضلع پریشد کے زیر اہتمام ایک اردو پرائمری اسکول برسوں سے قائم ہے، لیکن سکنڈری تعلیم کیلئے پورے تعلقہ میں کوئی انتظام نہیں تھا۔ جس کے باعث، طلباء کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا دو برس قبل ہماری سوسائٹی نے اس ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ اور تعلیمی سال ۹۳-۱۹۹۲ء میں آٹھویں کلاس شروع کی گئی اور امسال نویں۔ اس سلسلہ میں حکومت مہاراشٹر کا ضروری تعاون ہمیں حاصل رہا جس کے لئے ہم وزیر اعلیٰ جناب شرد پوار، وزیر تعلیم جناب سلیم زکریا اور چیرمین مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن جناب حسین دلوائی کے ممنون ہیں۔

پیوے اردو ہائی اسکول پورے گہاگر تعلقہ میں واحد اردو میڈیم ہائی اسکول ہے۔ چونکہ آمد و رفت کیلئے ہمارے گاؤں میں کافی سہولیات حاصل ہیں۔ اس لئے پڑوس کے دیہاتوں کے طلباء بھی ہمارے اسکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے۔

طلباء کو ساری سہولیات بہم پہنچانے اور تعلیمی سرگرمیوں کو بہتر طور پر جاری رکھنے کے لئے اسکول کی عمارت کی فوری طور پر ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور اس کے لئے ابتدائی اندازے کے مطابق تقریباً ۱۲ لاکھ روپے درکار ہیں۔

لھذا ہم تمام علم دوست اور ملت کے خیرخواہ حضرات و خواتین سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس اہم کام میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرکے قوم و ملک کی تعمیر میں اپنا حصہ ادا کریں۔

الداعیان

صدر و اراکین پیوے

خط و کتابت و ترسیل زر کیلئے پتہ درج ذیل ہے:-

**سوشل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی بمبئی۔ (رجسٹرڈ)**

کیر آف اے جی ایف سرگروہ، فلیٹ نمبر ۳۰۲ بی، سعیدہ ولا، امبرادیوی روڈ، بمقابل ریلوے اسٹیشن ممبرا ۴۰۰۶۱۲

## دسویں اور بارہویں کے امتحانات ۱۹ر اور ۸ر مارچ سے

ـ مہاراشٹر سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری تعلیمی بورڈ نے دسویں اور بارہویں کے امتحانات کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ ہائر سیکنڈری تعلیمی بورڈ نے بارہویں کے امتحانات ۸ سے ۲۶ مارچ کے درمیان لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح سیکنڈری اسکول سرٹی فکیٹ امتحانات (دسویں جماعت) ۱۹ر سے ۳۱ر مارچ کے دوران ہوں گے۔

## تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کی ساتویں کانفرنس

بوریولی پڈگھا ضلع تھانہ میں ۸ر فروری ۱۹۹۴ء کو دیہی مسلم فلاحی تنظیم کی ساتویں سالانہ کانفرنس تھانہ ضلع کی معزز ہستی محمد یوسف رئیس صاحب کی صدارت میں کامیاب رہی۔ الحاج سلیم زکریا وزیر تعلیم حکومت مہاراشٹر جناب حسین دلوائی چیئرمین اقلیتی کمیشن مہاراشٹر الحاج رضوان حارث چیئرمین حج کمیٹی شری پربھاکر کنٹے چیئرمین کھادی بورڈ مہاراشٹر شری بھائی پاٹل سابق ایم ایل اے کے علاوہ تھانے ضلع کے تلاسری، ڈہانو، جوہار موکھاڈا، واڈہ پالگھر شاہ پور، مرباڈ، دسئی، کلیان الہاس نگر، بھیونڈی، اور بمبئی کے سیکڑوں افراد نے تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم پڈگھا بوریولی میں منعقدہ دس سالہ جشن قیام اور ساتویں کانفرنس یوم فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں شرکت کی تھانے ضلع کے دیہی علاقوں میں آباد آٹھ سو دیہاتوں کے تقریباً آٹھ لاکھ مسلمانوں کے تعلیمی، سماجی، معاشی نیز بنگامی حالات سے پیدا شدہ معاملات اور مسائل کے حل کی کوشش کیلئے ۱۹۸۴ء میں اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس کے قیام سے قبل اٹھارہ مہینوں میں پورے ضلع کا دورہ کیا گیا عوام کے مشورے طلب کئے گئے اور اس کے بعد ہی تنظیم کا قیام ہوا۔ اور تب سے آج تک یہ تنظیم کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کے تحت کڈوس وڈولی، مہاپولی، پالگھر، ویرا، کوسہ، متورا، شیرگاؤں اور بدلا پور میں اردو میڈیم ہائی اسکول شروع کئے گئے، جن میں تقریباً چھ ہزار طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ طالبات کا اوسط ساٹھ فیصد ہے۔

اس موقع پر الحاج سلیم زکریا وزیر تعلیم نے کہا کہ حکومتِ مہاراشٹر نے اسکیم بنائی ہے کہ ہر ڈیڑھ کیلو میٹر پر ایک پرائمری اسکول ہر ۵ کلو میٹر پر ہائی اسکول اور دس کلومیٹر پر کالج بنانے کی کوشش جاری ہے۔

حاجی صغیر احمد ڈانگے نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا، الحاج رضوان حارث شری پربھاکر کنٹے شری بھائی پاٹل، شری دلوائی صاحب نے بھی تقریر کی۔ جناب ناصر ملّا نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔ جناب محمد یوسف رئیس نے اسٹیج پختہ کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپے کا عطیہ دیا۔

انجمن اسلام بمبئی کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا جنہوں نے پروگرام کا افتتاح فرمایا تنظیم کے لئے دس ہزار روپئے عطیہ کا اعلان کیا جا بر ملا نے نظامت فرمائی۔

## مصباح عالم کو مبارکباد

گذشتہ مہینہ ۹ر فروری ۹۴ء کو ہوٹل ساحل میں بمبئی ریجنل کانگریس کمیٹی اقلیتی سیل کے چیرمین مقرر کئے جانے پر جناب مصباح عالم کے خیر خواہوں کے ساتھ شری دادا صاحب رد پوتے اور سماجی اور سیاسی حلقہ کے لوگوں کافی تعداد میں شریک ہوکر مصباح عالم کو مبارکباد دی۔

## لانوٹن میں تہذیبی و ثقافتی جلسہ

نیشنل ہائی سکول لانوٹن، ضلع رتناگری میں ۵ر فروری ۱۹۹۴ء کو رواں تعلیمی سال کا تہذیبی و ثقافتی جلسہ اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب ابراہیم فقیر محمد ویلیلے کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جلسہ کا افتتاح داپولی کے ڈاکٹر سرگرد صاحب کے ہاتھوں اور اسکول ہذا کے سالانہ رسالہ "آبشار" کا اجرا جناب شرف کمالی صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

اس جلسہ میں اسکول کے طلبا و طالبات نے چار اردو ڈرامے اور تعلیمی عدالت اور ہمدردی کے علاوہ ایک مراٹھی ڈرامہ اسٹیج کیا۔ ان ڈراموں کے ساتھ ساتھ طلبہ نے مختلف ورائٹی پروگرام مثلاً غزلیں، قوالی۔ ڈانس اور مزاحیہ مشاعرہ بھی پیش کیا۔

اس پروگرام میں ضلع پریشد کے سابق کلیان چیرمین جناب اپّا صاحب گوساوی

مندان گڈھ پنچایت سمیتی کے چیرمین جناب پوسٹرے۔ جناب اے بی قریشی پرنسپل ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ہائی اسکول و جونیر کالج۔ جناب چاسکے۔ مرادپور دلوہ دابھٹ اور پبھولی کے سرپنچ حضرات نے رونق بخشی اور ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین صبح چار بجے تک پروگرام کا لطف اٹھاتے رہے۔ آخر میں صدر جلسہ نے اساتذہ اور صدر مدرس صاحب کی بچوں میں فنی صلاحیت اجاگر کرنے کے لیے ستائش کی۔

اس پروگرام کی ویڈیو شوٹنگ کے لئے ہونے والے اخراجات کو مرادپور کے جناب عبدالعزیز اسماعیل خلفے اور نرامگے جناب احمد باواخوٹے برداشت کیے۔

## مروڈ میں سالانہ سوشل گیدرنگ

انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج آف سائنس مروڈ میں سالانہ سوشل گیدرنگ ہوئی ۲۹ر جنوری ۱۹۹۴ء کو سائنس ہوم سائنس ہینڈی کرافٹ اور رنگولی نمائش کا افتتاح سدھاکر ڈانڈیکر صاحب (نگرادھیکش مروڈ نگر پالیکا) کے ہاتھوں سے ہوا۔ ۳۰ر جنوری ۱۹۹۴ء اتوار سہ پہر ۳ بجے جلسہ تقسیم اسناد جسٹس ایم ایم قاضی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ایڈوکیٹ محمد رحیم دلوی صاحب نے بحیثیت مہمان خصوصی حاضر رہ کر درج ذیل انعامات و اسناد تقسیم کیے۔

(۱) ایس ایس سی امتحان مارچ ۹۳ء میں اوّل آنے پر۔ داؤد عبدالقادر قبیلے

(۲) انفرادی اور جنرل چیمپین شپ (اسپورٹس) ناہیدہ نجم الدین پیش امام۔

(۳) ابن انجمن نارسٹار ۱۹۹۳-۹۴ء ...... زاہد سجاد فقیہہ۔

(۴) بنت انجمن نارسٹار ۱۹۹۳-۹۴ء .... عفت عظیم خانزادہ۔

نیز مذکورہ جلسے میں پروفیسر یوسف خان (پرنسپل وسنت راؤ نائک سینیر کالج مروڈ)، ایچ.کے.بی مقادم صاحب (نقش کوکن) ارشاد خطیب صاحب (سرپرست انجمن اسلام جنجیرہ) مختار خان صاحب (پرنسپل ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ) ایڈوکیٹ محمد رحیم دلوی صاحب اور جسٹس ایم ایم قاضی صاحب نے طلباء و طالبات اور عوام الناس کو خطاب کیا۔

۲۹ر اور ۳۰ر جنوری ۱۹۹۴ء کی شب فینسی ڈریس اور ڈرامے پیش کئے گئے۔ جسے حاضرین مروڈ نے خوب سراہا پروگرام کی نظامت کے فرائض نعیم الدین عبدالعظیم صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیکر حاضرین کا دل جیت لیا۔

## اُورن۔ بمبئی پل کی تعمیر کو مرکزی حکومت کی اجازت مل گئی!

بمبئی اور کوکن گوا کے درمیان فاصلہ کم کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے بمبئی اورن پل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا تھا اسے مرکزی حکومت کی منظوری مل گئی ہے۔ اس پل کی تعمیر کے بعد کوکن گوا جانے کے لئے نہ صرف ۱۲۰ کلومیٹر کا فاصلہ کم ہوجائے گا بلکہ روپئے اور وقت کی بچت بھی ہوگی بمبئی سے گوا جانے والے پنویل جانے کی بجائے اس پل کے ذریعہ اپنا سفر کرسکیں گے۔

بمبئی اورن کے درمیان پل کی تعمیر کا منصوبہ مشہور صنعت کار جے آر ڈی ٹاٹا کی صدارت میں بنائی گئی کمیٹی نے پیش کیا تھا اس کمیٹی نے گیٹ وے آف انڈیا سے اورن کے درمیان پل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا تھا اس سے پہلے جے بی بودسے نامی انجینئر نے سیوڑی سے ناوا شیوا سمندر کے نیچے سے راستے کی تعمیر کا منصوبہ اٹھارہ سال پہلے پیش کیا تھا۔

## کپل دیو کا عالمی ریکارڈ

۸ر فروری ۹۴ء کو احمد آباد میں سری لنکا کے خلاف تیسرے ٹیسٹ کے پہلے دن ۴۳۲ واں وکٹ لے کر ہندستان کے آل راؤنڈر

کپیل دیو شہرت اور ناموری کے عروج پر پہنچ گئے کیونکہ آپ نے نیوزی لینڈ کے سر رچرڈ ہیڈلی کا سب سے زیادہ وکٹ لینے کا ٹیسٹ کرکٹ میں عالمی ریکارڈ توڑ دیا ہے ٹیسٹ کرکٹ میں کپیل دیو نے ۵۰۰۰ سے زیادہ رن بھی بنائے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ کپیل دیو نے اس میدان پر اپنے کیریئر کی بہترین گیند بازی کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز کے خلاف ۸۳ رن دے کر ۹ وکیٹیں حاصل کی تھیں۔

## مرحوم یوسف پٹیل کو میمن رتن کا اعزاز

۱۷ ارجنوری ۹۴ء کو میمن برادری کے فرد اور میمن کو آپریٹو بنک کے روح رواں جناب یوسف عبداللہ پٹیل کا انتقال ہوا اس سلسلہ میں منعقدہ تعزیتی جلسہ میں برادری نے انہیں میمن رتن کا اعزاز (بعد از مرگ) عطا کیا۔

مرحوم ایک مخیر شخص تھے اور آپ نے مساجد یتیم خانے و اسکول، ہائی اسکولز بنوائے اور اس قسم کے پرانے اداروں کی بھی مدد فرمائی ہے۔

## بے روزگار توجہ دیں۔

کیا آپ روزگار کی تلاش میں ہیں تو وقت مت گنوائیے فوراً ملئے ہمارے پاس کئی آسامیاں آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں مثلاً سیلس بوائے اکاؤنٹس کلرک اے سی میکانک انجینئرس کمپیوٹر آپریٹر، پروگرامرس، ٹیکنیکل اسٹاف، مارکیٹنگ، ڈرائیورس آفس بوائے وغیرہ فوراً رابطہ قائم کریں۔
انچارج کیموز ایمپلائمنٹ سیکشن ۱۶۷ ادریہ بلڈنگ ممبئی ۳

## شاندار کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی کی جانب سے ہر سال منعقد ہونے والے تعلیمی مقابلوں میں تقریری مقابلے بھی شامل ہیں جن میں کوکن کے اضلاع میں سے ہر ضلع کے دو بہترین مقررین فائنل مقابلے کے لئے چن لئے جاتے ہیں ان منتخب امیدواروں کا فائنل مقابلہ ممبئی میں منعقد ہوا کرتا ہے اور فائنل مقابلے کے فاتح مقرر کو ایف ایم مستری ٹرسٹ کی طرف سے جاری کردہ ڈاکٹر محمود عمر شیخ گشتی ٹرافی، سند امتیاز و نقد رقم بطور انعام دی جاتی ہے۔

امسال ۱۶ ارجنوری ۹۴ء کو برہانی کالج ممبئی میں منعقدہ فائنل مقابلہ میں ایس ایس ہائی اسکول مور بہ ضلع رائے گڑھ کے طالب العلم منیر عثمان داکھوے نے تقریر میں اول مقام حاصل کیا اور انعام و اکرام کے ساتھ اپنے ہائی اسکول کے لئے ڈاکٹر محمود عمر شیخ گشتی ٹرافی پر قبضہ جمالیا اس کامیابی پر پرنسپل و جملہ اسٹاف ممبران نے منیر داکھوے اور اس کے استاد جناب مختار احمد انصاری کو دلی مبارکباد پیش کی۔

واضح رہے کہ گزشتہ سال بھی یہی ٹرافی ادارۂ ہذا کی طالبہ شہناز اسماعیل داکھوے نے حاصل کی تھی۔

مراسلہ نگار اعجاز احمد خان، معاون مدیر

## جل گاؤں کا تعلیمی انقلاب

(نامہ نگار محمد ظفر اللہ خان سر دستی)

خاندیس کے دارالخلافہ جلگاؤں میں ۴ ارجنوری ۹۴ء کو صبح سے لے کر رات تک تعلیمی پروگرام منعقد ہوئے۔

ریاستی وزیر سلیم ذکریا صاحب بنفس نفیس مرکزی حیثیت کے ساتھ ان سرگرمیوں میں شمع محفل بنے رہے۔

اقرا ایجوکیشن سوسائٹی کی عالی شان عمارت کا افتتاح، مہرون میں میکینیکل انسٹی ٹیوٹ اور آئی ٹی آئی کا افتتاح، ڈگری آرٹس کالج، اینگلو اردو ہائی اسکول جونیئر کالج، پرائمری اسکول وغیرہ کے نئے کمپلیکس کا افتتاح تیسری ریاستی تعلیمی کانفرنس کے رسم اجرا کے بعد تعلیمی مذاکرات و جائزے اس دوران وزیر موصوف کے دل میں اترنے والے خطابات، اس کے بعد نیشنل ملٹی پرپز کمپلیکس پر عورتوں کی سلائی کلاس، مشینوں کے عطیات کے پروگرام

اسپورٹس کے انعامات اور مارشل آرٹس کے مظاہرے وغیرہ وغیرہ سب پروگرام نان اسٹاپ طریقہ پر انجام پائے اور وہ پوری طرح سے کامیاب ہوئے۔

## بھیونڈی میں گرلز کالج

بھیونڈی (نمائندہ) تھانہ میں مسلم لڑکیوں کیلئے الگ سے ہائی اسکول کا انتظام تھا مگر کالج نہیں تھا اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بھیونڈی کے ۶۵ سالہ قدیم تعلیمی ادارہ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام (ڈیک ومنس) کالج کا قیام عمل میں آیا۔ گزشتہ ۵ سالوں سے بننے والے اس غلام محمد مومن ومنس کالج کی پرشکوہ عمارت کا افتتاح ۱۱ فروری ۹۴ء کو۔ کے مبارک موقعہ پر رکن پارلیمنٹ اور سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر عالیجناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

مرکزی وزیر برائے محنت وروزگار شریمتی مارگریٹ الوا نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی۔ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب مرتضیٰ فقیہ نے سوسائٹی کی کارگزاریوں کا اجمالی جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ کالج کی تعمیر پر تک بھگ ۵۵ لاکھ روپئے کے خرچ کا تخمینہ ہے اور اب تک اس پر ۲۵ لاکھ روپئے خرچ ہو گئے ہیں جو بھیونڈی کے مخیر حضرات سے حاصل ہوئے۔

نقش کوکن

استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین سابق ریاستی وزیر جناب وقار مومن نے مہمانوں کا تعارف و استقبال فرمایا کالج کے پرنسپل جناب عرفان فقیہ نے شکریہ ادا کیا۔

## آدرش ہائی اسکول کرجی کا شاندار سالانہ اجتماع

آدرش ہائی اسکول، کرجی (کھیڈ) میں سالانہ سوشل اجتماع بڑے ہی تزک واحتشام اور نہایت ہی شاندار پیمانے پر منعقد ہوا۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے روح رواں جناب مبارک کاپڑی صاحب اس تقریب کے لئے بمبئی سے بطور خاص بحیثیت مہمان خصوصی مدعو تھے جبکہ جناب حسین عبدالغنی ملاجی (پروپرائٹر عین سنسز میڈیٹرس) نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

پروگرام کے آغاز میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر اے ڈی حمدولے صاحب نے مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا اور حاضرین جلسہ کا پرتپاک استقبال کیا۔ جناب عبدالمنان شیخ نے اسکول کے سالانہ رپورٹ کا خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد امتحان اور کھیل کود وغیرہ کے مقابلوں میں کامیاب طلبہ کو مہمان خصوصی صدر جلسہ اور اعزازی مہمانان کے دست مبارک سے انعامات فرما دیئے گئے۔

مہمان خصوصی مبارک کاپڑی

صاحب نے اپنی تقریر میں تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کوکن میں تبلیغ تعلیم کے لئے ایک تعلیمی تحریک پر زور دیا۔

تفریحی پروگرام میں مختلف موضوعات جیسے تعلیم بالغان، منشیات، لگائی بجھائی وغیرہ پر بڑے ہی اچھے ڈرامے پیش کئے گئے۔ جن میں صنم کا بھولا، انگوٹھا بائی اچاپت، لگائی بجھائی رانگ نمبر، ڈھونگی بابا، بھانڈ خور، سرکار وغیرہ کافی پسند کئے گئے۔ بعد میں بچوں کا ایک مزاحیہ مشاعرہ بھی ہوا جسے حاضرین نے کافی پسند کیا۔ مبارک کاپڑی صاحب نے حسیب حمدولے، عتیق ثروت و فیاض پرکار کو بالترتیب اول، دوم، سوم، بہترین اداکار قرار دے کر اپنی جانب سے نقد انعامات دیئے۔

پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جناب اقبال پٹیل (جنہوں نے نظامت کے فرائض بھی انجام دیئے) جناب بی ایم قاضی، جناب رفیق پرکار جناب عبدالمنان شیخ اور جناب میران اساتذہ کرام نے بڑی محنت کی۔

## یونین بنک کا افتتاح

۳ فروری ۹۴ء کو سولکر (تعلقہ داپولی) میں یونین بنک آف انڈیا کی نئی شاخ کا افتتاح عمل میں آیا۔

A.I.J. AGRI.HIGH SCHOOL. JANJIRA MURUD.

## سیرت النبیؐ تقریری مقابلہ میں تیسری مرتبہ اوّل

بزم ملت مروڈ کے زیر اہتمام منعقدہ کل ضلع رائے گڈھ سیرت النبیؐ تقریری مقابلے میں امسال بھی انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کی ہونہار طالبہ فہمیدہ ریاض انصاری نے پنجم تا ہفتم جونیر گروپ سیرت النبیؐ تقریری مقابلے میں اول نمبر حاصل کیا۔ گذشتہ دو سالوں میں بھی یہی طالبہ اس گروپ میں اول نمبر حاصل کر چکی ہے اس طرح مسلسل تیسری مرتبہ اول نمبر حاصل کر کے اسکول کا نام روشن کیا ہے۔ اسکول پارلیمنٹ اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ کرام فہمیدہ ریاض انصاری کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عبدالباقو گیدرنگ سکریٹری
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول۔ مروڈ

---

## مندن گڑھ تعلقہ اردو تقریری مقابلہ

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں مندن گڑھ تعلقہ کے اردو مدارس کے مابین ایک تقریری مقابلے کا انعقاد سیکولر ایجوکیشن سوسائٹی مراد پور کی زیر سرپرستی کیا گیا۔ صدارت کے فرائض جناب حاجی حسن چیپولکر صاحب نے انجام دی۔ جناب اے۔ بی۔ قریشی (پرنسپل ڈاکٹر بی۔ اے ہائی اسکول و جونیر کالج مندن گڑھ) اور جناب ایم۔ اے خان صاحب (پرنسپل جرمن پرکار ہائی اسکول بانکوٹ) صاحبان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے اغراض و مقاصد کے بعد مہمانوں کا استقبال و تعارف اور گلپوشی فرمائی۔ جونیر گروپ (پنجم تا ہفتم) سے انیس طلبہ اور سینئر گروپ (ہشتم تا دہم) سے پانچ طلبہ نے تقریری مقابلے میں شرکت کی۔ جج کے فرائض جناب دلاور بی دلوی۔ ریٹائرڈ۔ اے۔ ڈی۔ آئی جناب شیخ عبدالمنان اور جناب تاج الدین پرکار نے انجام دئے۔ مقابلے کے نتائج کی رو سے جونیر گروپ سے حسب ذیل امیدوار کامیاب قرار دئے گئے۔

۱۔ مقادم عائشہ حشمت — ہفتم
نیشنل ہائی اسکول لاٹون

۲۔ خلفے فائق خلیل — ششم
نیشنل ہائی اسکول لاٹون

۳۔ ابارے صوفیہ شوکت — ششم
اردو پرائمری اسکول پنڈیری

۴ مالونکر راحیلہ نثار — ششم
اردو پرائمری اسکول نگڑی

### سینئر گروپ کے نتائج

۱۔ پنکر سلیم اسمٰعیل — ہشتم
نیشنل ہائی اسکول لاٹون

۲۔ کھاسے نیچے شبنم معین الدین — نہم
نیشنل ہائی اسکول لاٹون

۳۔ [illegible]یادنت جبیں عبدالحمید    دہم
ہائی اسکول لاٹون

۴۔ دھنتے منظر سراج الدین    ہشتم
جرمن پرکار ہائی اسکول ہانکوٹ

تقاریر کا سلسلہ ختم ہونے پر تعلقہ میں اس نوعیت کی پہلی اور بہترین کوشش پر صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب کو مبارکباد پیش کی۔

اسکول کمیٹی کے نائب چیرمین جناب عثمان فقیر محمد خلفے چیرمین ابراہیم ویلیے اور سرپنچ مرادپور ابراہیم بابا جوے صاحبان نے پروگرام کے تئیں دعائیہ کلمات پیش کئے اس طرح جناب عبدالقادر کھلبے صدر سیکولر ایجوکیشن سوسائٹی مرادپور و ممبر اسکول کمیٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پروگرام کی آئندہ سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔

جناب صدر نے پروگرام میں شریک ہر طالب علم کو جو انعام سے محروم رہے انہیں بھی حوصلہ افزائی کے لئے بندپاکٹ کا تحفہ پیش کیا۔ سیکولر ایجوکیشن سوسائٹی مرادپور کے لئے خطیر رقم کے عطیہ کے ساتھ نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے سائنس ہال کے لئے بھی دو عدد سیلنگ پنکھے دینے کا وعدہ کیا۔ گاؤں کی معزز شخصیت جناب حاجی علی عیبی صاحب نے پروگرام کے لئے ۲۵۱/ روپئے عطیہ دیا۔ نظامت کے فرائض جناب اشفاق احمد انصاری صاحب نے انجام دئے اور جناب شوکت داؤد خلفے صاحب نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

# کوکن کیلئے ترقیاتی بورڈ ضروری

مہاراشٹر ملک کی صنعتی اور معاشی طور پر ترقی یافتہ ریاستوں میں سرفہرست ہے لیکن جس طرح سکے کے دو پہلو ہوتے ہیں اسی طرح مہاراشٹر کے بھی دو چہرے ہیں ایک خوشحال چہرہ اور دوسرا بنجر چٹیل میدانوں پر مشتمل !! مغربی مہاراشٹر ہر شعبے میں ترقی یافتہ، دوسرے خطے بدترین پسماندگی کے شکار۔ نابرابری کے سبب ہی کبھی علاحدہ ودربھ کبھی علاحدہ مراٹھواڑہ کی آوازیں بلند ہوتی رہیں۔ ریاست کی یکجہتی کو قائم رکھنے کے لئے معاشی نابرابری کو ختم کرنے کی جانب اقدامات ناگزیر ہے اسی مقصد کے تحت ریاستی حکومت نے ترقیاتی بورڈوں کی تشکیل کی تجویز منظور کی چونکہ معاملہ آئین سے متعلق تھا اس لئے منظوری کیلئے مرکزی حکومت کے پاس بھیجا دس سال کے صبر آزما عرصے کے بعد مرکز نے بورڈوں کی تشکیل کی ریاستی حکومت کی سفارش کو منظوری دیدی ہے۔

ریاستی حکومت نے جہاں ودربھ مراٹھواڑہ اور بقیہ مہاراشٹر کے لئے بورڈوں کے قیام کی تجویز منظور کی۔ اسمیں کوکن کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ بقیہ مہاراشٹر کی بجائے اگر کوکن ترقیاتی بورڈ کو بھی تشکیل دیا جائے تو ریاست کے تینوں پسماندہ علاقوں میں مساوی ترقی کے امکانات کو تقویت ملے گی اور آٹھ دس سال میں وہ صنعتی نابرابری ختم ہوجائیں جو کہ مہاراشٹر میں علاوہ خود مختار علاقوں کے قیام کے نعروں کی شکل میں ابھر رہی ہے

# "عوامی اردو ہائی اسکول کے طلباء کی شاندار کامیابی

ینگ اسٹار ٹرسٹ دیرارے کے زیر اہتمام منعقد کئے گئے، دستی تعلقہ کلا کر ڈا مہو تسو میں عوامی اردو ہائی اسکول کی طالبہ صبیحہ حبیب الرحمٰن انصاری و انجم آرا عمران رضا و ثمینہ معین الدین شیخ و نادرہ محمد علی نے کرم کے مقابلے میں، نفیسہ محمد دین نے سطرنج کے مقابلے میں اور فہمیدہ اسحٰق انصاری نے لمبی کود میں دوم نمبر کے چاندی کے تمغوں سے نوازا گیا۔ اسی طرح اسکول کے پنجم تا ہفتم کے طلباء نے ہندی ڈرامہ "کھلونے والا" پیش کیا۔ جیسے ناظرین نے بیحد پسند کیا۔ ڈرامے میں مرکزی کردار ادا کرنے والی طالبہ بستی مطیع الرحمٰن خان اور طالب علم آصف غریب اللہ کو بہترین اداکاری کے انعامات سے نوازا گیا

اعجاز احمد شیخ
صدر لیسین اردو ایجوکیشن سوسائٹی

مراسلات صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے جائیں اور ان پر مراسلہ نگار کا نام اور پورا پتہ درج ہو۔ مراسلات اجتماعی مسائل سے متعلق ہوں ذاتیات پر مبنی مراسلے شائع نہیں ہو سکتے۔

## مہاراشٹر میں زلزلے کے جھٹکے

یکم فروری ۹۴ء کو بمبئی شہر اس کے نواحی علاقہ اور مہاراشٹر کے کچھ حصوں کو دوپہر تین بجے زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اس کا مرکز کوینا تھا جسے ریکٹر پیمانہ پر ۷، ۵ ناپا گیا۔

کوکن سے ملی اطلاع کے مطابق شہر کھیڈ میں جب یہ جھٹکے محسوس کئے گئے تو مقامی اردو ہائی اسکول (حاجی ایس ایم مقدم) میں بچے عمارت کے باہر نکلنے کی بھاگ دوڑ میں زینہ سے نیچے گر پڑے نتیجہ میں دس بچے زخمی ہوگئے۔

ان میں روزینہ علی پرکار، اسماء شفیع صدیقی، محمد حسین پرکار کی ہڈیوں کو مار لگا ہے تو زینت نادکر، فریدہ قادری، عزیزہ محمد اسحاق نقیبہ، حائمہ آدم فرفرے گلبدن عباس رومانی، شہناز چوگلے کو چوٹیں آئیں۔ زینت عبد العزیز چچوانے کو علاج کے لئے بمبئی بھیجا گیا حادثہ کی خبر ملتے ہی مقامی ڈاکٹروں میں ڈاکٹر پالیکر و دیگر چند ڈاکٹر اسکول پہنچ کر بچوں کی تیمارداری میں مصروف ہو گئے اسی طرح پرانت آفیسر، تحصیلدار، انجمن تعلیم کے احمد مقادم، کارپوریٹر لالو سیٹھ موسی بھی بروقت حاضر ہوئے اور ہر ممکن مدد پہنچانے کی کوشش کی۔

## بزم اردو قطر کے انتخابات ۱۹۹۴ء

۱۱ جنوری ۱۹۹۴ء کو بزم اردو قطر (قائم شدہ ۱۹۶۰ء) کے سالانہ انتخابات برائے سال ۱۹۹۴ء بزم کے دفتر "خیال خیمہ" میں بزم کے بانی و سرپرست ڈاکٹر سید عبد القوی کی صدارت میں منعقد ہوئے موجودہ صدر بزم محمد ممتاز راشد ہی اتفاق رائے سے صدر قرار پائے۔ جنرل سکریٹری کے لئے شمیم حیدر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ بقیہ عہدوں پر بھی اتفاق رائے کی فضا رہی۔ اس طرح عزیز رشیدی (نائب صدر) ظفر عظیمی (نائب سکریٹری) امجد علی سرور (سکریٹری نشر و اشاعت) ابو الحسن قابل (خازن) اور عبد الرزاق صدف محاسب منتخب ہوئے۔

مرسلہ قاف احمد

## بحرین اسلامی بنک کے منافع میں زبردست اضافہ

منامہ (فانا) بحرین کے واحد غیر سودی بنک بحرین اسلامک بنک کے ایک خبر نامہ میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے ہجری سال کے اختتام پر (اسال جون تک) بنک نے ۴۴ لاکھ ڈالر کے بقدر نقد منافع کمایا اس طرح اس کے شرح منافع میں ۵۷ فیصد کا اضافہ ہوا۔ بنک کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق بنک نے اس سے پیوستہ سال ۲۱ لاکھ ڈالر منافع کمایا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ بنک نے امسال ۱۳ لاکھ ڈالر مالیت کے رسک سرمایہ کاری کے شیئر جاری کئے تھے جو پچھلے سال کے اعداد و شمار (تقریباً چھ لاکھ ڈالر) کے مقابلے میں دگنا ہے۔

## اسماعیل خان دشمکھ کو رائیگڈھ ضلع پریشد کا مثالی ٹیچر ایوارڈ

جناب اسماعیل خان علی خان دشمکھ موضع اپرتوڑیل کو رائے گڈھ ضلع پریشد کی جانب سے ۱۹۹۳ء کے مثالی ٹیچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جناب اسماعیل خان دشمکھ اس وقت سنٹرل اردو اسکول اپرتوڑیل میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۱۹۸۸ء میں آپ کو ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچر نامزد کیا گیا ہے۔ رائے گڈھ ضلع پریشد میں آپ نے مختلف اسکولوں میں مثالی خدمات انجام دی ہیں۔

آپ کے شاگردوں کا حلقہ کافی وسیع ہے اور جن میں ایک اچھی خاصی تعداد ایسی ہے جو ملک اور بیرونی ممالک میں ممتاز عہدوں پر فائز ہیں۔ جناب اسماعیل خان دشمکھ درس تدریس کے علاوہ سماجی خدمت کرنے میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں

J. T. R. ۸۷ کے سالانہ جلسہ اعزاز منعقدہ ۱۶ جنوری سنہ ۹۲ء میں آپ کا شال و توصیفی سند دے کر استقبال کیا گیا۔

## ریل انجن چلانے والی پہلی مسلم خاتون

ریلوے کے بھاری بھرکم انجن چلانا اب صرف مردوں کا ہی کام نہیں رہا۔ عورتیں بھی اس میدان میں آگئی ہیں۔ اس کی تازہ مثال ممتاز کاتھا والا ہیں۔ یہ ۲۲ سالہ خاتون ماڑی بندر بمبئی کے ریلوے ڈپو میں معاون ڈیزل انجن ڈرائیور کی حیثیت سے برسر روزگار ہے۔ ممتاز پچھلے دو برسوں سے اس عہدے پر کام کر رہی ہیں۔ اس دوران انہوں نے انجن سے متعلق ساری معلومات اور تعلیم حاصل کرلی ہے۔ انجن کے تمام پرزوں کی بھی انہیں پوری واقفیت ہے کالج میں سائنس کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لیبارٹری ٹیکنیشن کورس بھی کیا تھا۔ اپنے اس اہم کام کے بارے میں ممتاز کہتی ہیں چونکہ میرے والد بھی ریلوے میں ملازم تھے اس لئے میری بچپن سے یہ خواہش تھی کہ میں ریلوے انجن ڈرائیور بن کر یہ ثابت کر دکھاؤں کہ یہ کام صرف مردوں کے بس کا ہی نہیں ہے بلکہ چوڑیوں والے ہاتھ بھی اس کام کو کر سکتے ہیں۔

## آدرش ہائی اسکول کرجی میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے

آدرش ہائی اسکول کرجی میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔

تین دن جاری ان کھیلوں کے مقابلوں کا افتتاح اسکول کے ہیڈ ماسٹر اے۔ ڈی۔ حمدولے صاحب نے کیا۔

کھیلوں کے مقابلے سینیئر اور جونیئر گروپ کے درمیان ہوئے والی بال، کھوکھو، کبڈی، ٹیبل ٹینس کے مقابلوں کے ساتھ ساتھ رننگ ہائی جمپ، لانگ جمپ، گولہ پھینک، تھالی پھینک وغیرہ اتھلیٹ کے مقابلے بھی کئے گئے ان مقابلوں کو دیکھنے کے لئے گاؤں کے بہت سارے لوگ جمع تھے نیز طلبہ کو نقد انعامات سے بھی نوازا گیا۔

مقابلوں کو کامیاب بنانے کے لئے فزیکل ٹیچر بی۔ ایم۔ ہنورے اور تمام اساتذہ نے بڑی محنت کی۔

(مراسلہ نگار عبدالمنان شیخ)

## انجمن اتحاد المسلمین کوکن

ابوظبی میں قائم کردہ اس انجمن کے اراکین نے ۷، جنوری سنہ ۹۴ء کو ایک پکنک کا اہتمام کیا اور شہر لیوا گئے جہاں انہوں نے دوستانہ کرکٹ میچ بھی کھیلا۔ اس پکنک کے امیر ڈاکٹر نورے نے سبھی فرائض بحسن و خوبی انجام دئے نظامت جناب خلیق ہرزک، حبیب شیخانی اور فرمان پانکر نے انجام دی۔

## ڈینٹل کلنک کا افتتاح

مجگاؤں (بمبئی)، حلقے کے معروف

سماجی کارکن اور کوکن بنک کے پبلک ریلیشنز کمیٹی کے رکن جناب سید چراغ الدین قادری کی بہو ڈاکٹر مسز شاہینہ قادری کے دندان سازی کے مطب (ڈینٹل کلنک) کا افتتاح انجمن اسلام بمبئی کے صدر عالی جناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کے ہاتھوں ۷ر فروری ۹۴ء کی صبح بمقام دھنجی بھائی آگس فیکٹری کے مقابل نیسٹ روڈ مجگاؤں انجام پایا۔

## پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض

سراج الدین حسین بلساری کو بمبئی یونیورسٹی نے ان کے تحقیقی مقالے "خواجہ احمد عباس، مختصر افسانہ نگار" پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی ہے یہ مقالہ پروفیسر شیخ آدم سابق وائس پرنسپل بربانی کالج مجگاؤں بمبئی ۱۰ کے زیر نگرانی مکمل کیا گیا

## اشرف دلوائی کو مبارکباد

ماہنامہ نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ جناب اشرف دلوائی (آئی اے ایس) حکومت مہاراشٹر کے محکمہ تعمیرات (ہاؤسنگ) کے ڈپٹی سکریٹری کی دختر ثریا خانم نے امسال پونہ یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں پہلے درجے سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جناب دلوائی صاحب کے لئے مزید مسرت کا باعث یہ ہے کہ ان کے برادر نسبتی جناب حسین منیار کے فرزند اور داماد ولی

کی ایک معروف شخصیت مرحوم حسن علاؤالدین

منیار کے پوتے منظور احمد نے بھی کولہاپور یونیورسٹی سے بھی امتحان نمایاں طور پر کامیاب کیا۔ دونوں ڈاکٹرس فی الحال علی الترتیب پونہ اور کولہاپور میں ایک برس کا انٹرن شپ کورس مکمل کرنے میں مصروف ہیں۔ بعد ازاں مزید تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں۔ ادارہ دونوں ڈاکٹرس کے حق میں نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہے۔

## مہاراشٹر کے ۹۲ اساتذہ کو ریاستی ایوارڈ

۲۶ر جنوری ۹۴ء کو حکومت مہاراشٹر نے تعلیمی میدان میں اساتذہ کی بہتر کارکردگی کے پیش نظر ۹۴-۱۹۹۳ء کے ریاستی ایوارڈ کے لئے ۳۳ پرائمری ۳۴ ثانوی، ۱۸ر ادیباسی، دو اسپیشل ٹیچر ایک نابینا اسکول اور ۸ کالج کے اساتذہ کو ریاستی ایوارڈ سے نوازا۔ ۵ر ستمبر ۹۴ء یعنی یوم اساتذہ کے موقعہ پر ۵ ہزار روپے نقد رقم کے ساتھ یہ ایوارڈ منتخبہ اساتذہ کو دئے جائیں گے۔

پورے مہاراشٹر سے پرائمری اردو اسکول کا صرف ایک مدرس جناب حسن یوسف شنگھا ڈنکر ہیڈ ماسٹر اردو اسکول بھوسار واڑہ باڈس تعلقہ ضلع رتناگری اس اعزاز کے لئے منتخب ہوا ہے۔ محمدیہ ہائی اسکول ممبئی کے پرنسپل جناب عبدالرحمن کمال الدین موڈلیکر موطن ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کو بھی یہ اعزاز عطا ہوا ہے دیگر خوش نصیب مسلم اساتذہ میں خان اقبال حسین مدرس اردو ہائی اسکول جالنہ، شیخ قاسم حسین مدرس ونیگورلا ہائی اسکول ضلع رتناگری بھی شامل ہیں۔

## نیشنل اردو ہائی اسکول، تلوجہ

حسب سابق نیشنل اردو ہائی اسکول، تلوجہ ضلع رائے گڈھ میں یوم جمہوریہ کے موقع پر اسکول کی تعلیمی و سجاوٹی نمائش کا افتتاح عالی جناب اسمٰعیل سید وعالی جناب ایڈوکیٹ عبدالرزاق پٹیل (ممبر اسکول کمیٹی) کے ہاتھوں ہوا۔ اس مقابلے کے دو گروپ سینیئر اور جونیئر کا نتیجہ اس طرح رہا۔

| جماعت | گروپ | حاصل کردہ پوزیشن |
|---|---|---|
| ششم الف | جونیئر | اول |
| ششم ب | 〃 | دوم |
| نہم | سینیئر | اول |
| ہشتم | 〃 | دوم |

اس مقابلے کے لئے طلبہ کے ساتھ اساتذہ نے بھی کافی محنت کی۔ اناؤنسر کے فرائض جناب خورشید احمد اعظمی نے انجام دئے۔ اسکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد خان دشمکھ کے شکریہ کے ساتھ اس تقریب کا خاتمہ ہوا

## خواتین کی فلاح کے لئے قدوائی فاؤنڈیشن

عظیم مجاہد آزادی مرحوم رفیع احمد قدوائی کی یاد میں خواتین کی فلاح و ترقیات سے متعلق وقف فاؤنڈیشن کا نام بدل کر قدوائی فاؤنڈیشن فور ویمن ڈیولپمنٹ کر دیا گیا ہے

مذکورہ ادارہ اقلیتی اور پچھڑے طبقات کی خواتین کے تعلق سے رضاکارانہ طور پر خدمات انجام دے گا۔

ادارہ پچھڑے طبقات اور اقلیتی طبقات کی خواتین کی تعلیمی معاشی اور دیگر اہم مسائل پر بھی توجہ دیتا ہے۔

## انجمن فروغِ ادب جنجیرہ کا مشاعرہ

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے زیر اہتمام انجمن اسلام جنجیرہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مرود میں ۲۲ر دسمبر ۱۹۹۳ء شب ساڑھے نو بجے مشاعرہ منعقد ہوا جس کا آغاز مہر مہسلائی صاحب نے اپنے دست مبارک سے شمع روشن کر کے کیا نیز صدارت کے فرائض بھی انجام دیئے اس مشاعرے میں قرب و جوار کے شعرائے کرام نے اپنے کلام سے محظوظ کیا علاوہ ازیں باذوق حضرات میں نوجوان شاعر شعیب شطاری نے اپنے پسندیدہ کلام سے ایک سماں باندھ دیا۔ اس مشاعرے کے منتخبہ اشعار درج ذیل ہیں۔

**عبدالقادر راز**

حدیثِ نبی رازِ خضرِ جہاں ہے
رہِ کامرانی، منزلِ قرآن ہے

**نعیم الدین نعیم**

گردشِ عالم کو بخشو دل اک مدینے کے عوض
پھر نہ چھوٹے گا کبھی عاصی سے دامانِ رسولؐ

*صبا شیخانی

کاغذی نوٹ پہ حاجت کا قرار ا بیٹھا
قرض کا دھڑکن دل پر ہے نقارہ بیٹھا
جو فقط خرچ کریں ان کو پتہ ہو کیسے
ہر بجٹ میں خسارہ ہی خسارہ بیٹھا

عبداللہ ساگر

اشک پیتا رہا مسکراتا رہا
بے ہنر کا کمال ہنر دیکھئے

مشتاق احمد مشتاق

میں اپنی جھوٹی شہرت پہ کبھی نازاں نہیں مشتاق
نہیں اچھا جہاں میں اس قدر مشہور ہوجانا

ریاض انجم مالیگاؤں

دفن کر کے رقابت کو وہ آ گئے
ایسی سیدھی ڈگر ہو تو کیا بات ہے

یوسف امام

ادھر منہ پھیر کر کیا ذبح کرتے ہو ادھر دیکھو
میری گردن پہ خنجر کی روانی دیکھتے جاؤ

سیف اللہ سیف

تمہارے بارے میں تشویش ہونے لگتی ہے
تمہارے گھر سے جو پتھر ادھر نہیں آتے

صدر مشاعرہ مہر مہسلائی

ہم اپنی عمر کے ہمراہ بڑھتے ہی رہے لیکن
قریب آ گیا روزِ حساب آہستہ آہستہ
وہ زیرِ بام آتے ہیں نہلنے کو خدا رکھے
زمین پر آ رہا ہے آفتاب آہستہ آہستہ
کہاں تک مہر سر آہٹ پہ چونکے ہو تکر ترپے
دھڑکتا ہے دلِ خانہ خراب آہستہ آہستہ

(نعیم الدین شیخ)

## بزم اردو قطر کا مشاعرہ

۲۴ دسمبر ۹۳ء کو دوحہ کے معروف ہوٹل "شبنزان" میں بزم اردو قطر و مجلس فروغ ادب قطر کے زیر اہتمام اردو سروس (بی بی سی لندن) کے بین الاقوامی طرحی شعری مقابلہ میں خلیجی ممالک سے پہلا انعام حاصل کرنے والے نوجوان شاعر محمد رفیق شاد اکولوی کے اعزاز میں محفلِ مشاعرہ منعقد ہوئی۔

انعام یافتہ غزل کو شعیب رضا نے اپنے مخصوص انداز میں ترنم سے سنا کر ایک سماں باندھ دیا، قاضی فراز احمد نے انعام یافتہ غزل تضمین کے ساتھ پیش کی۔ اس کے بعد صدر محفل نے "بزم اردو قطر" کی جانب سے توصیفی سند اور "مجلس فروغ اردو ادب قطر" کی طرف سے ابن الحبیب احقر نے وثیقۂ اعتراف محمد رفیق شاد اکولوی کو پیش کیا۔ آخر میں شاد اکولوی نے دونوں اردو تنظیموں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنا منتخب کلام سنا کر سامعین سے داد و تحسین وصول کی۔

## مہاراشٹر کی جھانکی کو پہلا انعام

اس سال یوم جمہوریہ کی پریڈ میں شامل مہاراشٹر کی جھانکی "وانفا شوآم" نے لگاتار دوسری بار پہلا انعام جیتا ہے۔ ہماچل پردیش اور کشمیر کی جھانکیوں کو بالترتیب دوسرا اور تیسرا انعام دیا گیا ہے۔

## توکل اسپورٹ کلب کا انتخاب

دارالسلام (تنزانیا) مشرقی افریقہ میں کوکنی مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی آبادی موجود ہے۔ دارالسلام میں مقیم کوکنی نوجوانوں کا ایک اسپورٹ کلب جو توکل اسپورٹ کلب کے نام سے مشہور ہے۔ کلب کھیل کے ساتھ ساتھ جماعت کے دیگر امور میں کھل کر حصہ لیتا رہا ہے۔

کلب کا سالانہ جلسہ کوکنی مسلم جماعت کے مرکز پر ۱۳ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ہوا اس جلسہ کی صدارت جناب مختار احمد مرود کر نے فرمائی۔

صدر صاحب نے حاضرین کا استقبال کیا اور جو سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۹۳-۱۹۹۲ پیش کرنے کے بعد حسب ذیل اراکین کا مختلف عہدوں پر انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ جناب عبدالعزیز حسن بڑے
نائب صدر۔ جناب مشتاق حسن بھاردے
جنرل سکریٹری۔ جناب داؤد اسماعیل سنگے
نائب جنرل سکریٹری: جناب مختار احمد اسماعیل مرود کر
خزانچی: جناب رفیق محمد قاسم گھرٹے
نائب خزانچی: جناب تشکیل قادر ماھتے
ٹیم منیجر: جناب حسرت قادر ماھتے
نائب ٹیم منیجر: محمد رحیم بقری

## نوجیون ہائی اسکول میں تقسیم انعامات

ضلع رتناگری میں نوجیون ہائی اسکول شیوں تعلقہ کھیڈ میں یوم جمہوریہ ہند بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔

اسکول کے چیرمین جناب عبداللہ

عباس مقدم کے ہاتھوں سے پرچم کشائی اور بچوں کی مارچنگ پریڈ کے بعد اسکول کے سابق طالب علم جناب حسام الدین جمال الدین سرے کی ڈرائنگ و رانگولی کی نمائش کا افتتاح ہوا۔ شام سات بجے ہائی اسکول کمپاؤنڈ کے عالی شان شامیانے میں گاؤں کے انگلش میڈیم اسکول کے ننھے سے بچوں کے ساتھ ہائی اسکول کے بڑے طالب علموں کا مل کر تفریحی پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ جس کی صدارت مہمان خصوصی تعلقہ کے سابق ایم ایل اے توبا قدم صاحب نے کی۔

سالانہ اسپورٹس تقریری مقابلے جنرل نالج اور انٹلیجنٹ ٹسٹ اور مضمون نگاری کے مقابلوں میں کامیاب طلبہ کو انعامات اور سندیں مہمان خصوصی کے ہاتھوں تقسیم کی گئیں۔

رات تین بجے تک تفریحی پروگرام ہوتا رہا۔ ایک ہفتہ قبل سالانہ اسپورٹس کا ہفتہ منایا گیا تھا جس کی صدارت جناب عباس ابراہیم نورسے نے کی لڑکوں کے اسپورٹس کا افتتاح جناب محمد صاحب عبداللہ پالیکر اور لڑکیوں کا جناب عبداللہ عباس مقدم صاحب کے ہاتھوں ہوا تھا۔

(نامہ نگار عباس حسین سُروے)

## اردو میں مستعمل عربی اصطلاحات کی لغت

ریاض (وفا) سعودی پریس ایجنسی کی ایک خبر کے مطابق امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی کا شعبہ تحقیقات اردو زبان میں زیر استعمال عربی اصطلاحات پر ایک لغات تیار کر رہا ہے۔ یہ لغات دس ہزار سے زاید مفرد الفاظ پر مشتمل ہوگی اور ساتھ ہی اس میں اردو زبان کے تعارف نیز قواعد پر ایک جامع باب ہوگا۔ لغات کی تیاری میں اس بات کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے کہ عربی سیکھنے والے اردو داں طبقہ کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

## جلسہ یوم خواتین

روزی بایک مندر شیوشکتی نگر میں چشتیہ تاج ایجوکیشن سوسائٹی ناگپور کے زیر اہتمام محترمہ شمع پروین رضوی کی صدارت میں جلسہ یوم خواتین منعقد کیا گیا۔

اس موقعہ پر آشا تائی واسنکر، محترمہ رکھنی بائی شاہی اور محترمہ خیر النساء (بیگم باجی) مقرر خصوصی کے طور پر حاضر تھیں۔ سوسائٹی کی جانب سے تقریر کے عنوان (۱) ملک کی ترقی میں خواتین کا حصہ (۲) ملک کی خوشحالی کے لئے خواتین کا کردار

یہ دو عنوان رکھے گئے تھے ان دونوں عنوانوں کے تحت بلائے گئے مہمانوں نے جم غفیر کو خطاب فرمایا

سوسائٹی کی سکریٹری محترمہ فاطمہ کوثر چشتی نے ابتداء میں جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور چیرمین نے شکریہ کی رسم انجام دی۔

## افتتاح مدرسہ عربیہ غریب نواز

چشتیہ تاج ایجوکیشن سوسائٹی ناگپور کے منیجر جناب اے۔ آر۔ خان چشتی نے تیس ہزار روپئے صرف کرکے مدرسہ عربیہ غریب نواز کی بنیاد شیوشکتی نگر ناگپور میں ڈالی جس میں اس علاقے کے غریب خاص و عام مسلم گھرانے کے بچے اور بچیاں مفت دینی اور قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے۔ اس مدرسہ کا افتتاح یکم رجب المرجب سنہ ۱۴۱۴ھ کو جناب محمد ابراہیم صاحب فاروقی کی صدارت میں عمل میں آیا۔

اس تقریب میں مقرر خصوصی۔ بی۔ ایس۔ پی شہر ناگپور کے نائب صدر جناب محمد ایوب خان پٹھان اور گھٹنہ ناد کے صدر جناب ماسٹر عبدالجبار سحر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

## جناب شرگاؤنکر کو اسٹیٹ ایوارڈ

رتناگری تعلقہ کے پادس بھوسار واڑا اردو اسکول کے صدر مدرس جناب حسن یوسف شرگاؤنکر کو حکومت مہاراشٹر نے سنہ ۱۹۹۳-۹۴ء سال میں ان کے سماجی تعلیمی اور قومی کام کو سراہتے ہوئے مثالی مدرس کا ایوارڈ دے کر نوازا ہے۔ ہم جناب شرگاؤنکر کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آپ ۳۱ رمئی کو اپنی سروس سے سبکدوش ہونے جا رہے ہیں۔

(نامہ نگار عبدالمجید مجگاؤنکر)

# انجمن اتحاد المسلمین کوکن ابوظہبی

انجمن کا سالانہ اجلاس ۲۸ جنوری سنہ ۹۴ء کو انڈین اسلامک سینٹر میں منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔
سکریٹری جناب عبدالرحیم قاضی نے کارکردگی اور مقاصد پر روشنی ڈالی تو فرمان پانگکر نے مالیات کی اور محمود برزک اور عبدالحمید پرکار نے اپنی رپورٹ پیش کی۔
مولانا نے جہاد فی سبیل اللہ پر تقریر کی اور پھر انجمن کے نمائندوں کا انتخاب عمل میں آیا۔
صدر جناب سعید خان، نائب صدر جناب عبدالغنی موٹلیکر سکریٹری جناب عبدالرحیم قاضی اور نائب سکریٹری جناب سعید پرکار منتخب ہوئے۔ مالیات جناب فرمان پانگکر اور نائب جناب علی مالونکر کی طرف دیا گیا تو ملاح و بہبود فنڈ جناب محمود بوتریک اور جہاد فنڈ جناب عبدالحمید پرکار کے ذمہ دیا گیا۔
نامہ نگار:۔ فرمان پانگکر

اردو ہائی اسکول مہاپولی ضلع تھانہ کا ایس ایس سی ۹۳ء کا نتیجہ صد فیصد (۱۰۰ ٪) رہا جس کی بنا پر ضلع پریشد تھانہ کے صدر کے ہاتھوں اسکول ہذا کو گشتی شیلڈ عطا کی گئی اس موقعہ پر لی گئی تصویر میں اردو ہائی اسکول مہاپولی کے ہیڈ ماسٹر جناب اسلم خان بھر گانوی Z. P. کے صدر شری ببن نائیک سے گشتی شیلڈ لیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
اس ہائی اسکول میں اول آنے والے طالب العلم شیخ عرفان صدیق کو جب رابعہ کاپڑی ایوارڈ کی سند اور نقد رقم بھیجی گئی، تو ایک تقریب منعقد کر کے صدر مدرس صاحب نے مذکورہ طالب العلم کو پیش کی۔

## ڈاکٹر اے یو شیخ

بمبئی یونیورسٹی اکیڈمک کونسل کے رکن

مہاراشٹر کے گورنر ڈاکٹر پی سی الیگزنڈر نے بحیثیت چانسلر آف بمبئی یونیورسٹی ڈاکٹر اے یو شیخ آئی اے ایس (ریٹائرڈ) کو اکیڈمک کونسل آف بمبئی یونیورسٹی کا رکن مقرر کیا ہے۔ اس کی مدت تین سال ہے۔
اسی طرح ڈاکٹر پی سی الیگزینڈر نے ۱۸ افراد کو بمبئی یونیورسٹی کے سینٹ میں نامزد کیا ہے جن میں پروفیسر نظام الدین گوریکر بھی شامل ہیں۔
یہ تقرر بھی تین سالوں کے لئے ہے۔

## ایک سال خلاء میں رہنے کا ریکارڈ!

۲۱ دسمبر ۸۸ ۹ اء سے لے کر ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء تک یعنی پورے ۲۲۶ دن خلاء (SPACE) میں رہنے کا ریکارڈ بنانے والے خلاء باز کا نام ہے۔ والٹر تیتو اور موسی منارو۔ یہ دونوں روسی تھے۔

# نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا شاندار سالانہ جلسہ

ہر سال نومبر مہینہ آتے ہی سارے تعلیمی حلقوں اور اداروں کی نظریں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی مقابلوں کی جانب لگ جاتی ہیں ــــ اور جیسے ہی ضلعی سطح کے مقابلے ختم ہو جاتے ہیں سبھوں کی نگاہیں ٹک جاتی ہیں فائنل مقابلے پر۔

گذشتہ سال ۱۰ دسمبر کو رتناگری وسندھو درگ ضلع کے مقابلے کھیڈ میں حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول میں رائے گڈھ ضلع کے مقابلے ۱۲ دسمبر کو نگر پریشد اردو اسکول پین میں اور ۱۸ دسمبر کو تھانے ضلع کے مقابلے ٹھیول اردو ہائی اسکول ممبرا میں منعقد ہو چکے تھے۔ اور فائنل مقابلے کی تاریخ مقرر ہوئی ۱۶ جنوری ۹۴ء۔

امسال فائنل مقابلے کی اہمیت اس لئے بھی بڑھ گئی تھی کہ امسال اس میں بمبئی اعظمی کے ہائی اسکول بھی شریک ہوئے تھے۔ ان اسکولوں کو ہم نے دو زون میں تقسیم کیا تھا۔ بمبئی شہر زون اور بمبئی مضافات زون۔

بمبئی شہر زون کے ہائی اسکولوں کے مابین مقابلے ۲۱ دسمبر کو اور بمبئی مضافات زون کے ہائی اسکولوں کے مابین مقابلے ۲۲ دسمبر کو منعقد ہوئے تھے۔ اور ان کا فائنل ۳۰ دسمبر کو خلافت ہاؤس میں منعقد ہوئے تھے۔ البتہ ان مقابلوں کے انعامات کی تقسیم ۱۶ جنوری کے فائنل تقریب میں ہی ہوئی تھی۔

۱۶ جنوری کے سالانہ تقسیم انعامات واسناد کوکن کے ہائی اسکولوں کا فائنل مقابلہ امسال برہانی کالج، مجگاؤں کے شاندار ہال میں منعقد ہوا۔ اس کے لئے برہانی کالج کی این ایس ایس یونٹ نے پرنسپل سوترو الا اور پروفیسر قاسم امام کی رہبری میں کافی تعاون دیا۔

فائنل مقابلے سے قبل نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو ایک دھکا لگا جب اس کی انتظامیہ کے روح رواں جناب فقیر محمد مستری صاحب ایک سڑک حادثہ میں زخمی ہوئے اور دو مہینوں کے لئے صاحب فراش ہوگئے۔ ان کی غیر حاضری میں جناب مبارک کاپڑی صاحب نے پروگرام کی تیاری ترتیب اور نظامت کے فرائض بڑی ہی خوبی سے انجام دیئے۔

پرنسپل عزیزہ دادا، ڈونائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کی ہیڈ مسٹریس محترمہ حمیدہ آف "بہترین انگریزی ٹیچر کا ایوارڈ" جہانِ خصوصی حاجی عبدالقادر دانگرے صاحب کے ہاتھوں حاصل کرتے ہوئے۔ اسکول بڑا کوہو کوکن رتن" کا ایوارڈ بھی ملا۔

پروگرام کا آغاز حافظ اقبال عثمان چوگلے صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ فائنل پروگرام کو جناب خلیل احمد دانگرے صاحب نے اسپانسر کیا تھا۔ دانگرے صاحب نے اس سے قبل بھی ہماری پروگراموں کی کفالت فرمائی ہے۔ اور وہ ہمیشہ تعلیمی و علمی سرگرمیوں اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

کی سرپرستی فرماتے آرہے ہیں۔

فائنل پروگرام کی صدارت مہاراشٹرا ایڈمنسٹریٹیو ٹریبونل کے چیئرمین جسٹس ایم ایم قاضی صاحب نے فرمائی۔ جبکہ حاجی عبدالقادر دانگڑے صاحب بحیثیت مہمان خصوصی تشریف فرما تھے۔

جناب غلام محمد پیش امام، پروفیسر شفیق شیخ اور جناب اقبال کاپڑی بحیثیت مہمانان اعزازی موجود تھے۔

سب سے پہلے تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اضلاع کوکن سے سیمی فائنل جیت کر آنے والے طلبا اس میں شریک تھے۔ اور مجمع ان بچوں کی بڑی ہی جاندار تقریریں سن کر بے حد محظوظ ہو رہا تھا۔ اس مقابلے کے جج حضرات تھے پرنسپل این اے واحد، جناب انجم عباسی اور جناب ایچ آئی شیخ لوگلے صاحب۔

تقریری مقابلے کے اختتام کے فوراً بعد جنرل نالج کا مقابلہ انگریزی زباندانی کا مقابلہ اور پھر ریاضی کا مقابلہ انجام پایا۔ پروگرام کے روحِ رواں جناب مبارک کاپڑی صاحب کے ترتیب دیئے ہوئے سوالات یوں تو طلبا اور اساتذہ سبھی ہمیشہ بے حد پسند کرتے ہی ہیں۔ البتہ فائنل کے سوالات کو جاننے کا اشتیاق سبھوں کو رہتا ہے۔ اور اس مرتبہ بھی سارے حاضرین جلسہ ہر ہر سوال سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

ریاضی کے مقابلے میں ہمارا ایک راؤنڈ ریاضی کی انگریزی اصطلاحات کا ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ طلبا پر بہت گراں گزرتا تھا۔ اس مرتبہ ہمارے مقابلوں کے باعث یہ راؤنڈ سب سے آسان رہا اور طلبا کی تیاری اس راؤنڈ کے لئے سب سے اچھی رہی۔

فائنل کے مقابلوں کے بعد فورم کے چیف کوآرڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم صاحب نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جملہ سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا اور اس کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ نیز آپ نے فورم کی ٹیم کا تعارف فرمایا۔ مقادم صاحب کی جامع مگر مختصر تقریر کے بعد فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم سند ملکر صاحب نے صدر جلسہ، مہمانِ خصوصی اور پروگرام کے دیگر مہمانان کا مختصر تعارف فرمایا۔ اسٹیج پر فائنل کے معزز مہمانان کے علاوہ ضلعی سطح کے پروگراموں کے کفیل حضرات اور مختلف بڑا ئینوں کے متعلق حضرات بھی تشریف فرما تھے۔

اس کے بعد اعزازات وانعامات کی تقسیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے ہر مضمون کے بہترین طالب علم / طالبہ کے اعزاز دیئے گئے (ان سارے اعزاز یافتگان کی فہرست گذشتہ ماہ شائع ہو چکی ہے) اہم بات یہ تھی کہ ہر مضمون کے بہترین طالب علم کے گیارہ ایوارڈس میں سے دس ایوارڈ لڑکیوں نے حاصل کیا تھا جبکہ گیارہواں ایوارڈ ایک لڑکا اور ایک لڑکی نے مشترکہ حاصل کیا۔ اوسط نمبروں کی بنیاد پر کوکن کی بہترین طالبہ کا اعزاز نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان کی طالبہ حسنہ فضل کریم شیخ کو اور بہترین طالب علم کا اعزاز حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسیکر طالب علم آصف عبدالرزاق پرسولکر کو دیا گیا۔ یہ سلسلہ اعزازات اسناد مع نقد رقم حاجی عبدالقادر

صدر جلسہ جسٹس ایم ایم قاضی صاحب پرنسپل محمود چوگلے (انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ) کو ۲۵ سالہ تدریسی خدمات کے اعتراف میں شال پیش کر رہے ہیں۔

دانگڑے صاحب کے دستِ مبارک سے پیش کئے گئے۔

بہترین طلباء کے بعد بہترین اساتذہ کے ایوارڈ برہانی کالج کے پرنسپل کیو اے سعید صاحب کے دستِ مبارک سے دیئے گئے۔ ہندی، مراٹھی (کمپوزٹ) مضمون میں حاجی ایس ایم مقادم ہائی اسکول کھیڈ کے استاد جناب شبیر مودی صاحب نے اس مضمون کے بہترین استاد کا اعزاز ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء اور اب ۱۹۹۳ء میں بھی حاصل کیا اس لئے اس مسلسل ہیٹ ٹرک پر انہیں سند، مومنٹو اور نقد رقم کے علاوہ ایک خصوصی شال پیش کی گئی۔

ضلع پریشد وں کی جانب سے دیئے جانے والے آدرش شکشک ایوارڈ یافتہ اساتذہ اور ۲۵ سالوں سے زائد مدریسی خدمات انجام دینے والے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی خدمت میں شال اور سندیں صدرِ جلسہ جسٹس ایم ایم قاضی صاحب کے دستِ مبارک سے پیش کی گئیں۔

اعزازات کی تقسیم کے بعد انعامات کی تقسیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کا آغاز بمبئی اعظمیٰ کے مابین منعقد مقابلوں کے انعامات کی تقسیم سے ہوا۔ تمام مقابلوں کی تقسیم انعامات سرٹیفکٹ، نقد رقم اور ٹرافیاں اعزازی مہمانان جناب غلام پیش امام، پروفیسر شیلنق شیخ، ایڈوکیٹ ناظم قاضی، جناب اقبال کاپڑی، ڈاکٹر منصور مستری پروفیسر قاسم امام۔ ڈاکٹر اے اے دلوی، ڈاکٹر شہناز کاپرٹی۔ جناب ایچ بی مقدم، محترمہ رقیہ نائک اور جناب۔ داؤد چوگلے صاحب کے دستِ مبارک سے دیئے گئے۔

بمبئی اعظمیٰ کے ہائی اسکولوں کے مابین جو فائنل مقابلہ ہوا اُس کے انعام یافتگان مندرجہ ذیل ہیں۔

## بمبئی کے ہائی اسکولوں کے نتائج

### تقریری مقابلہ

پہلا انعام:۔ شازیہ احتشام احمد — الفلاح ہائی اسکول، ملاڈ۔
دوسرا انعام:۔ نثار احمد غوث محمد — ہاشمیہ ہائی اسکول، بمبئی ۳
تیسرا انعام:۔ ترنم خلیل احمد — انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول، کرلا

(پہلے انعام کے لئے مرحوم جناب اقبال کاپڑی کی گشتی ٹرافی، رابعہ کاپڑی تقریری ٹرافی بھی دی گئی)

### جنرل نالج مقابلہ

پہلا انعام:۔ ساجد علی زین العابدین اور امتیاز احمد کتیکر — انجمن خیر الاسلام بوائز ہائی اسکول کرلا
دوسرا انعام:۔ صبیحہ محمد اکبر اور محمد سعید شیخ — عبداللہ قریشی ہائی اسکول، جوگیشوری۔
تیسرا انعام:۔ فہیم غلام محمد پرزرک — انجمن اسلام بوائز ہائی اسکول مدنپورہ

(پہلے انعام کے لئے مرحوا بالا میموریل جنرل نالج ٹرافی بھی دی گئی)

### انگریزی زباندانی مقابلہ

پہلا انعام:۔ نسیمہ نثار احمد صدیقی — الفلاح ہائی اسکول ملاڈ

دوسرا انعام: ترنم امتیاز تعلق — انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول، کرلا
تیسرا انعام: محمد فضل بن احمد — ہاشمیہ ہائی اسکول بمبئی
(پہلے انعام کیلئے جناب داؤد چوگلے کی ٹرافی الحاج عبدالکریم چوگلے ٹرافی بھی دی گئی)

## ریاضی کا مقابلہ

پہلا انعام: محمد توقیر محمد طاہر — انجمن اسلام بوائز ہائی اسکول، کرلا۔
دوسرا انعام: یاسمین عرفانی احمد خان — انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول، کرلا۔
تیسرا انعام: محمد نصیر الدین ظہیر الدین خان — ہاشمیہ ہائی اسکول، کرلا۔
(پہلے انعام کے لئے جناب مبارک کاپڑی کی ٹرافی رابعہ کاپڑی میتھس ٹرافی بھی دی گئی)

بمبئی اعظمی کے ہائی اسکولوں میں تقسیم انعامات کے بعد سبھوں کی نظریں کوکن کے ہائی اسکولوں کے مقابلوں کے نتائج کی جانب لگی ہوئی تھیں۔ زوردار تالیوں کی گڑگڑاہٹ میں ان نتائج کا اعلان ہوا۔

# کوکن کے ہائی اسکولوں کے نتائج

## تقریری مقابلہ

پہلا انعام: منیر عثمان داکھوے — ایس ایس ہائی اسکول، مورب
دوسرا انعام: شاہین اسماعیل بندرکر — انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول، گورے گاؤں
تیسرا انعام: محسنہ محمد یوسف شیخ — انجمن اردو ہائی اسکول، بدلاپور۔
(پہلے انعام کے لئے فقیر محمد مستری ٹرسٹ کی جانب سے ڈاکٹر ایم او شیخ میموریل ٹرافی دی گئی)

## جنرل نالج مقابلہ

پہلا انعام: ہاشم عبداللہ خشیمناک — نظیر نوشاد اعظمی — اے ایس انگلش اسکول، تُوڑیل
دوسرا انعام: زاہد سجاد فقیہ — تبریز حسن میاں ولیلے — انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، مروڈ
تیسرا انعام: ہنورے امام جعفر باشا — تانبے عبدالقادر اقبال، آدرش ہائی اسکول، کرجی۔
(پہلے انعام کے لئے جناب آدم لونر صاحب کی جنرل نالج ٹرافی بھی دی گئی)

## انگریزی زبان دانی مقابلہ

پہلا انعام: سید ظہیر حسن میاں — نیشنل اردو ہائی اسکول، کھلیان۔
دوسرا انعام: کرجیکر عشرت محمد علی — ایس ایس ہائی اسکول، مورب۔
تیسرا انعام: عرفانہ عبدالحمید حمدولے — آدرش ہائی اسکول، کرجی۔
(پہلے انعام کے لئے جناب محمد علی مقدم صاحب کی انگریزی ٹرافی بھی دی گئی)

## ریاضی کا مقابلہ

| | | |
|---|---|---|
| پہلا انعام:- | شیخ نصرت ریاض احمد | سیٹیزن ہائی اسکول، اُرن |
| دوسرا انعام:- | افتخار دبیر | انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول، دابھول |
| تیسرا انعام:- | آمنہ خاتون احمد نوز | نیشنل اردو، ہائی اسکول، کلیان |

(پہلے انعام کے لئے حوالیا ل میمور یل ٹرسٹ کی میتھس ٹرافی بھی دی گئی)

سارے اعزازات و انعامات کے اعلان کے بعد سبھی مضطرب تھے جاننے کیلئے کہ فورم کا سب سے بڑا ایوارڈ یعنی "کوکن رتن" کس ہائی اسکول کو ملے گا۔

گذشتہ دو سالوں سے شروع کیا ہوا ہمارا یہ اعزاز اس اسکول کو دیا جاتا ہے جو تعلیمی اور دیگر سرگرمیوں میں سرفہرست رہتا ہے۔

اس کے لئے ہم ہر سال تمام اسکولوں کو درجنوں سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بھیجتے ہیں اور ہر ہائی اسکول کے پچھلے دس سال کے ایس ایس سی کے نتائج کا کمپیوٹرائز تجزیہ کرتے نیز اس کی دیگر سرگرمیاں جیسے اسپورٹس، سائنٹفک، تہذیبی، ثقافتی، سماجی سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کوکن کے بہترین ہائی اسکول کا انتخاب کیا جاتا ہے اور اُسے کوکن رتن کا خطاب دیا جاتا ہے۔

امسال کوکن رتن کا ایوارڈ دیا گیا ـــــــ بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول (رتناگیری) کو۔ تالیوں کی زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ اس ایوارڈ کا استقبال کیا گیا۔ ناظم جلسہ جناب مبارک کاپڑی نے ان سارے وجوہات و نکات کا تذکرہ کیا جس کی بنیاد پر یہ ایوارڈ اس اسکول کو دیا گیا۔ اور پھر اسکول کی ہیڈ ماسٹرس اور انتظامیہ کے نمائندوں کو دعوت دی گئی کہ وہ ایوارڈ حاصل کریں۔ لہٰذا اسکول کی ہیڈ مسٹریس محترمہ حمیدہ آدمے صاحبہ اور انتظامیہ کے اراکین ایڈوکیٹ ایم آر قاضی، لائق عبدالکریم قاضی اور جناب علی قاضی صاحب نے مشترکہ طور پر آکر یہ ٹرافی فورم کے چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے دستِ مبارک سے حاصل کی۔

انعامات و اعزازات کی تقسیم کے بعد معزز مہمانان کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ برہانی کالج کے پرنسپل کیپٹن سعید صاحب نے سارے پروگرام کو سراہتے ہوئے فورم کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ اسکولوں کے ساتھ ساتھ کالجوں کو بھی ان مقابلوں میں شامل کرنا چاہیئے۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے بمبئی حلقہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام صاحب نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ اور یہ مقابلے مراٹھی میں بھی شروع کرنے پر زور دیا۔ مہمانِ خصوصی جناب عبدالقادر

جناب مبارک کاپڑی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے اور بگ کاتی ٹرافیوں میں گھرے ہوئے مہمانِ اعزازی ڈاکٹر منصور مستری۔

دانگڑے صاحب نے ان مقابلوں کو سراہا اور فرمایا کہ مستقبل میں بھی ہم ان کی سرپرستی کرتے رہیں گے۔ نیز علم دوست حضرات کو ان کی سرپرستی کرتے رہنے پر زور دیا۔

جسٹس ایم ایم قاضی صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں قرآن و حدیث کے حوالے نیز کئی مفکروں کے حوالے سے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے موجودہ تقاضوں اور جدید دور میں مقابلہ آرائی کا سامنا کرنے کی طلباء کو تلقین کی۔ اساتذہ اور طلباء کی کوششوں کی پذیرائی اور ہمت افزائی کرنے کے لئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو مبارکباد پیش کی۔ آپ کے پر مغز خطبۂ صدارت سے حاضرین کافی محظوظ ہوئے۔

جلسہ کے اختتام کے وقت دوپہر کے ۲½ بجے تھے البتہ مبارک کاپڑی صاحب کی نظامت کی جادو نے کسی کو بھوک کی شدت محسوس ہونے نہیں دی اور سارا مجمع آخر تک ہمہ تن گوش رہا۔ آخر میں فورم کے ایک رکن داؤد چوگلے صاحب کی اظہار تشکر پر جلسہ اختتام پہنچا۔
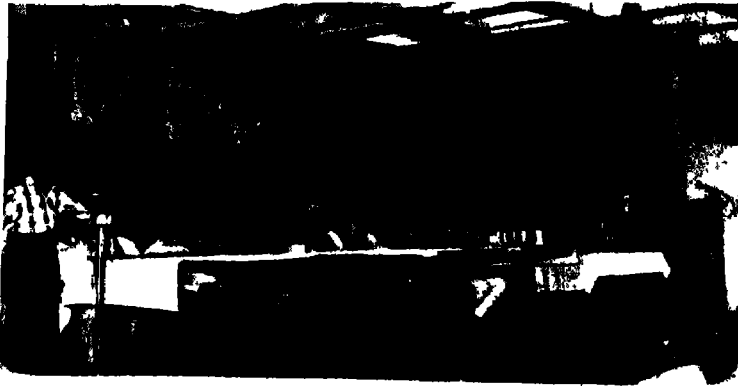
بہترین مقرر منیر عثمان کوالکوسے تقریر کرتے ہوئے۔ اسٹیج پر (دائیں سے) مبارک کاپڑی، ڈاکٹر منصور مستری، ایڈوکیٹ ناظم قاضی، ڈاکٹر علی دلوی، پروفیسر خان پروفیسر ٹیٹا، پرنسپل کیو اے سعید، جسٹس ایم ایم قاضی، ڈاکٹر نائیک اور عبدالقادر دانگڑے صاحب نظر آ رہے ہیں۔

اعزازی مہمان جناب غلام محمد پیش امام صاحب انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کرلا کی طالبہ ترنم خلیل احمد کو تقریری مقابلہ کا انعام پیش کرتے ہوئے۔

حاضرین جلسہ کا ایک منظر جس میں پروفیسر علیم مختار ے، ڈاکٹر عبدالشکور قادری اور جناب شرف کمالی بھی نظر آ رہے ہیں۔

# باشندگانِ مجگاؤں (رتناگیری) کا شاندار جلسۂ استقبالیہ

کوکن کے مشہور شہر رتناگیری سے ۱۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر تقریباً دو ہزار افراد کی مسلم آبادی پر مشتمل [illegible] قصبہ مجگاؤں
آباد ہے۔ دینی و مذہبی لحاظ سے گاؤں کا ماحول الحمدللہ بہت بہتر ہے پنجوقتہ نمازوں میں مسجد کا ¾ حصہ نمازیوں سے
پُر ہوتا ہے۔ نماز جمعہ کے موقع پر عید کا منظر نظر آنے لگتا ہے۔ نوجوان اور مستورات میں بھی دینی بیداری بڑھتی
جا رہی ہے۔ نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر گاؤں کی سیکڑوں سالہ قدیم مسجد نمازیوں کیلئے ناکافی ثابت
ہو رہی تھی۔ لوگوں کی دیرینہ تمنا تھی کہ اس قدیم مسجد کی جگہ ایک ایسی نئی مسجد تعمیر ہو جس میں کافی تعداد میں نمازی
سما سکیں ماشاءاللہ ہر فرد نے اس خانۂ خدا کے لئے پوری لگن، محنت اور جدّ و جہد کا مظاہرہ کیا۔

"قدرت بھی مدد فرماتی ہے جب کوشش انسان کی ہوتی ہے" کے مصداق اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت
کم عرصہ میں بغیر کسی رکاوٹ و پیچیدگی کے الحمدللہ ایک عظیم الشان دو منزلہ عمارت کی صورت میں جامع مسجد
مجگاؤں کی تکمیل عمل میں آئی۔ معماروں کی عمدہ صناعی اور کاریگروں کی لاجواب فنکاری کی وجہ سے یہ
مسجد بہت ہی خوبصورت اور جاذبِ نگاہ ثابت ہوئی۔ جس کی وجہ سے [illegible] مجگاؤں کی تاریخ میں ایک
کامیاب روشن باب کا اضافہ ہوگیا۔ اس امر نیک کیلئے خدائے پاک [illegible] شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ
جس نے اپنے فضل و کرم سے باشندگانِ مجگاؤں کے ایک دیرینہ خواب [illegible] تبدیل کیا [illegible] مالک
پروردگار کا بڑا ہی کرم اور احسان ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ قوموں اور ملتوں میں جب زندگی آتی ہے تو ہر [illegible] افراد کے ذریعہ [illegible] چشمۂ حیات
ایک یا چند نفوس قلیلہ ہی میں پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی چند افراد [illegible] نے خصوصی طور پر بے لوث اور پُرخلوص
طریقہ پر اس کارِ خیر کا آغاز کیا۔ اور نہایت غور و فکر، [illegible] اتحاد، یقین اور توکل علی اللہ کی روشنی میں
اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچا دیا۔

مارچ ۹۶



نقش کوکن

چنانچہ اُن بے لوث خدمتگزاروں کی عزت افزائی کیلئے ایک جلسۂ استقبالیہ زیر صدارت عالی جناب محمود داؤد سیٹھ مستری صاحب، بمقام ظہور شاہ محل بمبئی پر منعقد ہوا جس میں تعمیر مسجد کمیٹی کے معزز ذمہ داران حضرات کے علاوہ جناب محبوب ناماوق (آرکیٹیکٹ) اور شری واسودیو (مستری) مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے مدعو تھے۔ تلاوتِ قرآن اور مہمانوں کے استقبال کے بعد کوکن کے بے لوث خادم، بہترین رفیق اور بے باک سوشل ورکر ہر دلعزیز عالی جناب لائق عبدالکریم قاضی صاحب نے اپنی تعارفی تقریر میں مہمانوں کا اور ارکینِ کمیٹی کا تعارف کرتے ہوئے اُن کی نمایاں کارکردگی کو فخریہ طور پر سراہا۔ آپ نے اتفاق و اتحاد کی برکتوں کو واضح فرماتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہم اتحاد کی روشنی میں ہر مشکل کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ وہ انشاءاللہ ہم ہر مسئلے کو حل کرنے میں اور باشندگانِ مجگاؤں کے مستقبل کو روشن و تابناک بنانے میں کبھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ ہماری ہر مشکل اور مسئلے کا حل اتفاق ہے۔

صدرِ جلسہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر آگے بڑھنا ہے اگر ہم اتفاق سے رہیں گے تو انشاءاللہ ہمارے راستوں کی تمام رکاوٹیں دور ہو کر ہمیں کامیابی کی منزل حاصل ہو سکے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم اتفاق کو سب سے بڑا ہتھیار سمجھو۔

مہمانوں اور حاضرینِ جلسہ کے شکریئے کے بعد جناب سید مقیر محمد صاحب کی دعا پر یہ شاندار جلسۂ استقبالیہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔
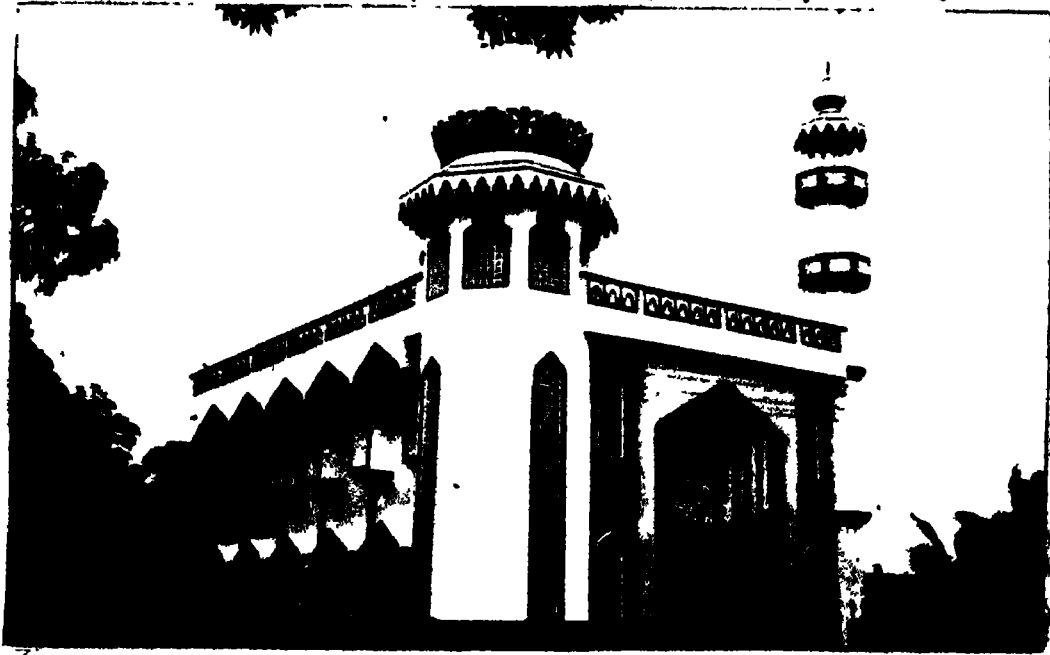
جدید جامع مسجد مجگاؤں (ضلع رتناگری)

# شادی خانہ آبادی

## عرفانہ ـــــ ندیم

موضع مراد پور لالوان تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگری کے جناب عثمان فقیر محمد خلفے کے فرزند ندیم کی شادی ۲ر جنوری ۱۹۹۴ کو جناب محمد شیخ علی انوارے ساکن پیملولی تعلقہ منڈنگڑھ کی دختر عرفانہ کے ساتھ بحسن و خوبی انجام پائی۔ اس پرمسرت تقریب کے لئے دولہا کے ماموں جناب عبدالشکور قاضی مع اہل و عیال بطور خاص لندن سے تشریف لائے تھے۔

## عقیلہ ـــــ الطاف

پچیلون تعلقہ کھیڈ کے باشندہ جناب اسماعیل آدم لوکرے کی دختر عقیلہ کی شادی ۲۳ر جنوری ۱۹۹۴ء کو حاجی یوسف عبدالغنی پوترتیک کے فرزند جناب الطاف کے ساتھ کھیڈ میں انجام پائی۔

## شبانہ۔ انور اور رفیقہ۔ عرفان

پچیلون تعلقہ کھیڈ محلہ (کالستہ) کے باشندہ جناب حاجی شرف الدین عباسی چبلے کے فرزند جناب انور کی شادی جناب نثار عنایت کی دختر شبانہ کے ساتھ اور دوسرے فرزند جناب عرفان کی شادی جناب داؤد عبدالقادر چوگلے کی دختر رفیقہ کے ساتھ کالستہ میں بروز ۳۰ر جنوری ۱۹۹۴ کو

## رقیہ حمدارے ـــ احمد علی الخطیب

کراچی پاکستان میں مقیم احمد علی حسن الخطیب کی شادی رقیہ بنت ایوب حمدارے کے ساتھ ۱۴ جنوری ۱۹۹۴ کو دی گریس شادی ہال مقابل یوسف پلازہ فیڈرل بی ایریا کراچی میں بخیر و خوبی انجام پائی۔

## قارئین نقش کوکن کو عید کی دلی مبارکباد

## نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا۔ ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں۔

### درونِ ہند خریدار

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | ڈاکٹر مجید واگھو | ڈونگری |
| (۲) | جناب عباس حسین سردے | شیو بزرگ |
| (۳) | محترمہ نجمہ شیخ عثمان | مجگاؤں بمبئی۔ |
| (۴) | جناب اے۔ جی۔ ایف سرگروہ | ممبرا |
| (۵) | ڈاکٹر غلام احمد مونڈے | مہاڈ۔ |

# انتقالِ پُر ملال

## ابراہیم گاندھی کا انتقال

مشہور مجاہد آزادی اور سینئر کانگریسی ابراہیم گاندھی کا ۳۰ر جنوری ۹۴ء کو جسلوک ہسپتال میں بعمر ۸۰ سال انتقال ہوگیا۔ مرحوم بی آر سی سی پریذیڈیم سیل کے کنوینر بھی تھے۔ سابق وزراعظم پنڈت جواہر لعل نہرو اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی سے ان کے قریبی تعلقات رہے ہیں۔

## بوہرہ پیشوا صالح بھائی رحلت پاگئے

سیدنا ڈاکٹر برہان الدین کے چچا سیدی صالح بھائی سیف الدین جو بوہرہ فرقے کے مذہبی پیشواؤں میں تیسرے مقام پر تھے ۳۱ر جنوری ۹۴ء کو طویل علالت کے بعد رحلت فرماگئے۔ مرحوم ۹۷ سال کے تھے۔

## باندرہ جامع مسجد کے صدر کا انتقال

جامع مسجد باندرہ بمبئی کے اور جونیئر کالج کے چیئرمین نیز کل بمبئی قصاب جماعت فیڈریشن کے صدر الحاج چاند میاں دادا میاں ۶ر جنوری ۹۴ء کو انتقال کرگئے۔

## رام مہاڈک گزر گئے

کانگریس آئی کے سابق لیجسلیٹر اور مزدور رہنما شری رام مہاڈک ۶ر فروری ۹۴ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے بمبئی میں انتقال کرگئے۔

ماہنامہ نقش کوکن

مرحوم مہاراشٹرا اسمبلی میں بمبئی کے نائیگام حلقہ کی نمائندگی کرتے تھے۔ دہ سٹ کورٹ کے سابق چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔

## خلیج ٹائمز کے پبلیشر کا انتقال

دوبئی کے ممتاز تاجر اور خلیج ٹائمز کے پبلیشر عبدالرحیم غلادری ۵ر فروری ۹۴ء کو لندن سے بذریعہ طیارہ گھر لوٹتے وقت دوران سفر ہی انتقال کرگئے۔

## حسین میاں پانجری کو صدمہ

دیرینہ نقش نواز جناب عبداللہ حسن میاں پانجری کا ۴ر فروری ۹۴ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم بڑی خوش اخلاق کی معزز شخصیت اور کئی سماجی اداروں سے منسلک عوام خدمتگار تھے۔

## حسن میاں ماندرے کا انتقال

راجے واڑی مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب حسن میاں ماندرے کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔

## سید اکبر نہیں رہے

۱۰ر جنوری ۱۹۹۴ء کو کمبورلی تعلقہ مہاڈ میں سبکدوش مدرس جناب سید اکبر کا بعمر ۷۷ سال انتقال ہوگیا۔

## پرکر فیملی کو صدمہ

محلہ کاکرتلہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب عباسی میاں پرکر کے جواں سال فرزند عمر صاحب کا ۲۱ر جنوری ۹۴ء کو دوبئی میں انتقال ہوگیا۔ جسد خاکی وطن میں لاکر سپرد خاک کیا گیا۔

جواں سال فرزند کی جدائی کا صدمہ ناقابل برداشت ثابت ہوا۔ اور والد بزرگوار بھی ساتویں دن رحلت فرماگئے۔

## ڈاکٹر عبدالوہاب سروے کو صدمہ

کراچی پاکستان میں مقیم ڈاکٹر عبدالوہاب سروے متوطن شیرون تعلقہ کھیڈ کی دادی حوا بی محمود سروے عمر ۹۰ سال دسمبر ۹۳ء کے دوسرے ہفتہ میں رحلت فرماگئیں۔

## کراچی میں علی میاں بھاروے کا انتقال

کراچی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش جناب علی میاں حسن میاں بھاروے جن کا آبائی وطن سارنگ تعلقہ داپولی ہے ۲۰ر فروری ۹۴ء کو طویل علالت کے بعد انتقال کرگئے۔

## سید ضمیر احمد صاحب کی رحلت

انجمن اسلام اردو ہائی اسکول شریوردھن کے سابق مدرس اور انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول چاندوڑہ کے صدر مدرس جناب سید ضمیر احمد صاحب کا ۲۴ر دسمبر کو انتقال ہوگیا۔ ۵۵ سال کے تھے۔ مرحوم علی گڈھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور کوکن میں برسر روزگار ہوگئے۔ انھوں نے انجمن خیرالاسلام پنہالے (رتناگیری) میں بھی تدریسی خدمات

انجام دی تھیں۔ انہیں تعلیمی امور سے قلبی لگاؤ تھا اس لئے بچوں کی ہمہ جہتی ترقی پر زور دیتے تھے۔

## آدم نصرت کو صدمہ

ریٹائرڈ پولس افسر اور کوکن کے کہنہ مشق شاعر و ادیب جناب آدم نصرت کی دختر اور جناب سراج الدین علی ناخواہ (بحرین) کی بیگم تسنیم کا ۳ر فروری کو بمبئی ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔ ان کو ان کے آبائی وطن کرلا رتناگری میں سپرد خاک کیا گیا۔

نامہ نگار محمد علی سولکر

## انگلستان سے اموات کی خبریں

(۱) بلیک برن انگلنڈ کے معروف موٹر اونر ٹیکنیک جناب محمد علی شہاب الدین مقدم متوطن ناندگاؤں نزد دابول (بخشی) ضلع رائے گڑھ ۲۷ر جنوری ۱۹۹۴ کو ساٹھ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے پر رحلت فرما گئے۔

(۲) محترمہ مریم بی بی حسین مجوانے متوطن کیلشی ضلع رتناگری ۹ر فروری ۱۹۹۴ کو ۶۹ سال کی عمر میں لندن میں رحلت فرما گئیں۔

(۳) نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب عبدالکریم حسن استار کر متوطن مروڈ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری ۱۰ر فروری ۱۹۹۴ کو بائی سرجری کے ناکام آپریشن کے بعد بلیک برن انگلنڈ میں ۸۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

(۴) نوجوان جناب نعیم اسماعیل مقدم متوطن گوونڈ گھر تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ ۱۹ر فروری ۱۹۹۴ کو مانچسٹر انگلنڈ میں صرف سترہ سال کی عمر میں عارضہ گردے کی شکایت میں انتقال کر گئے۔

مراسلہ ابراہیم بغدادی

## مصطفیٰ فقیہ صاحب نہیں رہے

کوکن برادری کی ممتاز شخصیت سابق وزیر وزیراوادر انجمن اسلام بمبئی کے نائب صدر عالیجناب غلام مصطفیٰ فقیہ صاحب کا بیر ۲۸ر فروری ۹۴ گذر کر شب میں انتقال ہوا۔ مرحوم کئی دنوں سے علیل تھے۔ عوام کے محبوب اور محترم رہنما کا آخری دیدار کرنے کے لئے ان کا جسد خاکی یکم مارچ صبح انجمن اسلام اپولو بندر کے گراؤنڈ پر لایا گیا پھر ان کے وطن بھیونڈی ضلع تھانہ میں لیجا کر تدفین عمل میں آئی۔

## سلطان خان کی رحلت

مدرسۃ الزارا العلوم جلگاؤں کے روح رواں سلطان خان صاحب ۵ر فروری ۹۴ کو بعمر ۶۲ رحلت فرما گئے۔ مرحوم پر دل کا شدید دورہ پڑا تھا۔

## پندیری میں اجتماعی جلسہ

اردو ہائی اسکول پندیری تعلقہ منڈنگڈ میں سالانہ اجتماعی جلسہ پچھلے مہینہ جناب غلام محمد بیشن امام کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ضلع رتناگری کے سماج سیوا کلیان سبھاپتی جناب اپا صاحب گوساوی جناب عبدالصمد قادری۔ جناب مہوکار رضا نے مہمان خصوصی کے طور پر حاضری دی۔ پروگرام کی شروعات جناب محمد عبدالعزیز تحویلدار نے اور تلاوت قرآن پاک جناب فاروق محمد حسوارے نے کی۔

اس پروگرام میں ہائی اسکول کی جانب سے اردو ڈیک یا بی ڈرامہ "بیکار" اور گروہ "گھر بنالا" پیش کیا گیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ گیت، غزل اور مزاحیہ پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے گاؤں کا تعاون حاصل رہا۔ تکمیل احمد چیتیا پورے اور تاج الدین پرکار نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

مدرسہ ھذا کے صدر مدرس جناب پیرزادے سراج الدین نے شکریہ ادا کیا۔

(مراسلہ اسلم بیلف)

تمام اسٹاف کی جانب سے قارئین نقش کوکن کو عید کی پرخلوص مبارکباد

برادرانِ اسلام کو عید الفطر کی دلی مبارکباد

## ایم کے ٹریڈرس

ریڈی میڈ کپڑوں کے بنانے والے اور ایکسپورٹ کرنے والے

۱۷/اے ٹھکر انڈسٹریل اسٹیٹ پہلا منزلہ این ایم

جوشی مارگ بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۱

فون:- ۳۰۷۸۰۷۷ - ۳۰۷۸۲۹۲ - ۳

رہائش:- ۳۰۷۹۶۳۳

---

## فلورا کلنک

ڈاکٹر غلام احمد منڈے بی یو ایم ایس

یونانی فزیشن

ذیابیطس، لقوہ اور مردانہ وزنانہ کمزوری

کیلئے خصوصی معالج

فلورا کلنک فون نمبر ۳۶۷۴

پتہ:- لائنس کلب بلڈنگ مہاڈ ضلع رائیگڈھ پن کوڈ ۴۰۲۳۰۱

---

برادرانِ اسلام کو عید الفطر کی

دلی مبارکباد

منجانب

## زبیر اے کے

## ناصر اے کے

مالکان

## سوپریم سرویسز

۱۴ شکلا مارکیٹ ریے روڈ بیرسٹر

ناتھ پائی روڈ بمبئی ۴۰۰۰۱۰

فون:- ۳۷۶۱۱۲۶ - ۳۷۲۹۷۴۳

---

## عید مبارک

شادی بیاہ، سالگرہ، افتتاح اور دیگر پر مسرت

تقاریب کی تصویر کشی کے لئے قابلِ اعتماد

## آرٹ اسٹوڈیو

ایس وی پی روڈ۔ ڈونگری۔ بمبئی ۹

جس کی چالیس سالہ طویل خدمات

فوٹو گرافی میں ممتاز اور مشہور ہیں

فون:- ۳۷۱۳۹۰۳ - ۳۷۱۹۰۱

محمود راکھے
مسعود راکھے
اعجاز راکھے
ٹیکنیکل آٹو ویلڈنگ ورکس
راکھے انجینیرنگ ورکس
آر آر انجینیرنگ ورکس
اجنتا آٹو انڈسٹریز
کیجانب سے
فرزندانِ توحید کو عید مبارک
۳۶۲-ایس وی پی روڈ- بمبئی نمبر: ۴۰۰۰۰۴
فون: ۳۸۶۹۱۴۳ - ۳۸۷۰۲۲۶

عید کی پرخلوص مبارکباد
منجانب
مہاراشٹر الیکٹرو پلیٹنگ ورکس
۴۲/۲ نئے پرانی انجیر باڑی ماونت روڈ، مجگاؤں، بمبئی ۱۰
فون: ۲۳۲۷۳

One who tries to help a widow and the poor is like a warrior in the way of Allah (Hadith)
WITH BEST COMPLIMENTS
FROM
N.K. Travel Agency
TRAVELLING & MANPOWER CONSULTANTS
Approved by Govt. of India
253, LAXMI BLDG., SHOP NO. B-3,M.AZAD ROAD,
P O.BOX NO. 4633, NAGPADA, BOMBAY - 400 008.
Tel : 307 25 96 / 308 81 73 / 309 55 09
Telex : 011- 73863 COIS IN 011 - 78247 KHAN IN
Fax : 307 06 53

constraint and impediments A fine example was the Medical and Engineering Colleges established by the Muslim community in Bihar They continued to struggle for affiliation and recognition

The AMU campus continued to breed violence throughout the year and its prestige went downhill with mismanagement, corruption and indiscipline

Systematic Hinduisation of school culture continued apace and minority concentration areas continued to be neglected On the whole, the literacy level of the community and the school enrollment level of its children remain below the national average Naturally its share in higher and professional education was much below the national level There was no progress in the implementation of the Gujral Committees recommendations during the year and Urdu continued to remain virtually banished from all national school systems and in UP and Delhi Even in Bihar, posts of Urdu teachers, translators and typists remained unfilled Urdu Promotion Bureau remained lost in a bureaucratic maze, at its uncreative Worst, and Urdu Akademis continued to serve only as decoration Publication of Urdu books and newspapers appeared to be going down and, what is worse, even the standard of journalism and literature

## WAKF

1993 passed without the proposed new Wakf Act seeing the light of the day In the meantime, the Wakf Boards functioned in many State without State support The vested interests and the, State authorities continued to play the game Even in Delhi, the Central Government failed to restore Wakf properties or to protect Masjids Punjab Wakf Board, however, showed better financial results but made little progress in resuming the Masjids and Masjids and graveyards under illegal occupation and on lease not to speak of other Wakf properties

A new problem came to fore in 1993 with the Supreme Court asking the Government to frame a Scheme for payment of enhanced emoluments to Imams and Muezzins by the Wakf Board The P M lost no time in exploiting the Order and promising implementation despite the consensus that if the Imams and Muezzins are treated as Government or Quasigovernment servants and are delinked from their congregation the Masjids will lose their character and many would be locked The Wakf Boards, in any case have no resources for the purpose No doubt, the Imams and Muezzins do not receive adequate remuneration but the remedy lies in awakening the community to its responsibility and not in turning Masjids into government controlled institutions

## WELFARE

In 1993 the Government present no progress report in the implementation of PM's 15-point Programme for the Welfare of the Muslim Minorities, nor on the working of the Minorities Commission or the Commission for Linguistic Minorities, Parliament failed to have any discussion on the situation of the Minorities, as if the religious, linguistic and eRespected Mukasiree Dawat Syadee Saleh Bhabesaheb Saifuddin the uncle of Sayedena Dr Burhanuddin died peacefully on 31-1-94 at the age of 97 thnic minorities Development Finance Corporation announced by the P M on 15 August did not come into existence State Corporation except in Karnataka and A P were too underfed to produce real impact The Governments including the Central were totally apathetic to their legitimate right and aspirations

## OVERVIEW

The U.N Declaration on the Rights of Minorities, 1992, went virtually unnoticed and was deliberately passed over by the political Establishment and the Mass Media However, the Declaration has provided the Muslim Indians and other minorities in India with an international yardstick with which to measure the performance of the secular polity

To sum up, 1993 was a year of political success but organisational decline, of awakening and reappraisal of realignment and transition One looks forward in 1994 to positive action not only to assert the right to fruits of development but to awaken the moral conscience of the nation, to revive and consolidate the secular forces and to launch a systematic campaign for education progress, economic development political representation and social justice.

...... Continued from page 2

# MUSLIM INDIA 1993

## LEADERSHIP

woven a composite leadership consisting of all the four stand . the political, the religious, the academic and the professional

## ELECTORAL STRATEGY

For the first time,the Muslim Indians played the electoral game with remarkable finesse The refused to support any political party across the board, even in the same State, but , as far as practicable, extended electoral support to the candidate, irrespective of his religious affiliation, or political identity,Who was in the best position to defeat the BJP candidate In a way they had mastered the game of 'tactical voting' to achieve a strategic goal This happened almost spontaneously but the experience can serve as a model the future, for a more informed and deliberate us of electoral power However, on the negative side, the fact, stands that Muslim representation in State legislatures has fallen because the parties, thought eager for Muslim, are not in a position to transfer non-Muslim votes to Muslim candidates even in Muslim concentration constituencies and, of course also because, in constituencies of higher concentration, Muslim vote is divided among multiple Muslim candidates And many such constituencies are won by the BJP! The secular parties have to ponder over the phenomenon of under-representation of the Muslim community in the Legislatures and take remedial measures because, otherwise whether we like it or not, the demand for Reservation in Legislatures, on par with SC/ST, or even for separate electorate,as in pre-independence period, is bound to grow and cause strain in BOC-SC-ST-Muslim alliance.

## PUBLIC EMPLOYMENT

Reservation for the emergent Other Backward Classes in public employment has come to stay and after the Supreme Court Judgement of November, 1992, almost all political parties, including the ruling party, have hitched their wagon to the Mandal star No doubt, some Muslim sub-communities have been included in the list of OBC's but they are not likely to stand the stiff competition from the more advanced and dominant OBC's, like the Yadavs or the Kurmis, with whom they have been brackętted.Outside the fold of reservation, the field having been narrowed the competition has become stiffer.No political party is prepared to consider any reservation for the Muslim community, even on the Kerala model Denied equality of opportunity in private sector and deprived of due representation in public employment even at the lowest level, the Muslim community faces a major hurdle to its progress, because traditionally public employment has triggered both educational and economic advancement for the future generations,apart from lateral benefits to the community As a whole, at the end of 1993 the Muslim youth felt betrayed because, while Identity matters,there can be no dignity without Equality and security One hopes that in the year to come, the Muslim community shall give increasing weightage to its economic rights while deciding its political track

## COMMUNAL VIOLENCE

On the whole, 1993 was a year of relative peace, except the outbursts of insane violence in Bombay, organised by the Shiv Sena with the assistance of the local police The bomb explosions in Bombay, universally condemned as they were, helped restore sanity with the realization that insensitive brutality can only breed senseless retaliation But all over the country, there is a growing resolve and increasing readiness in the Muslim community to face mob violence The danger is that Muslim extremists may go on rampage, initiating a cycle of violence which will benefit no one On the other hand the State authorities failed to take any institutional measure to re-establish a relationship of trust between the police force and the Muslim community or to convert it into a composite force In fact, the Muslim community continued to be under-represented in the law and order machinery, whether State police, armed constabulary or central para-military and armed forces.The impartiality of the Sri Krishna Commission of Inquiry on Bombay Disturbance and the Citizen's Commission of Inquiry on Ayodhya Events were unanimously acknowledged during the year

## EDUCATION AND URDU

The Sangh parivar continued to agitate for the deletion of Article 370 from the Constitution and in practice minority educational institution continued to fac

participation in the freedom struggle is simple The Hindu Mahasabha and RSS (along with the Muslim League) were proped up by the British to serve their imperial intereste Guru Golwalkar, in his book, Bunch of Thoughts, accused the freedom fighters (i e Congressmen, etc) for reducing the entire freedom movement to virtually anti-British movement He wrote "Being anti-British was equated with patriotism and nationalism This reactionary view has had disastrous effects upon the entire course of the independence struggle, its leaders and the common people."

Hindutva served British imperialism before independence and today it is serving U S imperialism by raising the bogey of "Threat of Islam" With the disappearance of the Soviet threat, U S imperialism has now invented Islam as a new "threat" to justify its imperialist designs The parivar, in effect, is paving the ground for civil war in the country and create a situation similar to Afghanistan

## PUNE OBC SANGHATANA CONFERENCE

An important tow-day conference of OBC and Dalit activists held at Pune on January 29, 1994 under the auspices of Maharashtra OBC Sanghatana demanded full implementation of the Mandal Commission recommendations including reservation of jobs in government semi-government services and seats in higher educational institutions for OBCs

The conference decided to organise a rally of backward class Muslims on April 17 at Jalna (Marathwada) to which Mr Laloo Prasad Yadav, Chief Minister of Bihar, Mr Raj Babbar, newly elected Member of Rajya Sabha, Mr Asgharali Engineer of Bombay, a Muslim reformer etc will be invited to participate



## IRFAN KAZI B.E., M.M.S.

Irfan Kazi B E M M S is holding a responsible position in the Times Guaranty Financials LTD, Bombay He was among the brightest students of St Mary's High School Mazgaon After passing the H S C examination from St Xavier's College with distinction he obtained admission in Electronics Engineering in Saboo Siddiq Polytechnic, Bombay, and passed B E(Electronics) with first class Honours. He appeared for the All India competitive examination and an account of merit obtained admission for M M S in the famous institute, Jamnalal Bajaj Institute of Management Studies He took Finance as his main subject and passed M M S in First Division and intends to complete C F A

We wish him success in all his future undertakings

## DR. RAIHAN KAZI M.B.B.S.

Dr Raihan Kazi, recently passed the M B B S examination from the Bombay University obtaining First Class He passed his S S C examination from the St Mary's High Schol, Mazgoan and H S C with distinction from St Xavier's College Bombay and on account of merit obtained admission in The Topiwala National Medical College, and Nair Hospital Bombay and is doing internship in the same hospital

Following the footsteps of his elder brother Dr. Rizwan Kazi, Dr Raihan Kazi is also desirous of taking up post graduate studies and is interested in completing M S

We wish him success in all his future undertakings

## RIOTS IN RAJAPUR

Rajapur is a famous city in Ratnagiri District where the lust of Raja Shivaji is mounted on a stand just opposite to a beautiful mosque in the Jawahar Chowk of the City

On 5th January 94, someone noticed two Chappals placed on the railways of the same statue, and this was promptly reported to the Police An action was taken by the Police till 2 A M The Shiv Sena activities and BJP resulted in group Clashes Lacks of police action after these Clashes, resulted in the riots spreading to adjoining villages of Rajapur

## MUSLIM MARATHI SAHITYA SAMMELAN IN RATNAGIRI

The Akhil Bharatiya Muslim Marathi Sahitya Sammelan was inaugurated by the Hon Education Minister, Mr Salim Zakariya on 5th February 94,in Ratnagiri The main gate of the Sammelan vennue was named after the famous poet Late Badiuz-Zuman Khawar

Advocate Udaya Tilak, recited verses of Holy Quran in his own Unique style followed by a Marathi poems in Praise of the Prophet The correct pronounciation of Quranic verses, made such a great impact on the mind of Mr Salim Zakaria, that he Kissed Tilaks hands and embraced him

The Chairman of the Reception Committee Mr Ravindra Surve, The Chairman of Ratnagiri Municipal Council, welcomed the Muslim Marathi Writers, Poets and Journalists in his speech

Speaking about the services rendered by the Muslim Marathi writers of Kokan, Mr Surve referred to poet G K Shaikh of Panvel, Raigad, whose potential work received praises from President He referred the names of Late Dr Mohammed Omar Shaikh, of Ratnagiri, Late Mr Badiuz-Zuman Khawar of Dapoli, Dr Mohd Dabir of Thane, Ali Kazi of Rajapur, Saraf Mukadam, Abdul Aziz Muqri Bal Patanakar, Al-Nasar Kazi, and others, and many writers, Poets and Journalists who have enriched the Marathi language by their contributions attended the sammelan Some important and famous Muslim writers and educationists from Kokan were not invited and their absence was felt and regretted.

Dr M Y Pathan, the famous professor and writer of Marathi was the chief Guest The famous Poet A K Shaikh, appealed to the Muslim Marathi writers in his presidential address, to fight for the removed of wrong rituals in the Muslim Society and put forth their views boldly in the same way as the Dalit Marathi writers have done in their fight against injustice

## MUSLIM PATRIOTS

One thought that the sangh parivar was busy these days organising a rally against multinationals in New Delhi on April 6, but it seems that educating "educated illiterates" now scales higher in its list of priorities ("VHP to teach "educated illiterates", February 1) The first lesson of this literacy campaign was lectured by Mr Ashok Singhal in Bombay He said that Hindu-Muslim unity is not needed and "not a single Muslim would be left in India as muscle power was going to be the only alternative in politics in the coming years " Mr Singhal, also released a text book, Threat of Islam, which says that Muslims never participated in the freedom movement I am afraid, it was Veer Savarkar who had described Bahadur Shah Zafar as India's first national leader who led India's first war of independence in 1857 The textbook claims to be a review of the events from 1857-1993

I will confine myself by naming just a dozen Muslim patriots who played a glorious role in the freedom struggle Maulana Azad, Khan Abdul Ghaffar Khan, Maulana Ubaidullah Sindhi, Rafi Ahmed Kidwai, Hakim Ajmal Khan, Ishfaque Ullah Khan, Shaukat Usmani, Hasrat Muhani, Shahnawaz Khan, Baluchi Gandhi, Abdul Samad Khan and G M Syed of Sindh Netaji Subhash Bose had a Muslim as his chief recruiting officer for the INA and Muslims constituted 40per cent of INA's soldiers The list of Muslim patriots is too long However I am sure Mr Singhal himself never played any role in the freedom struggle nor can he give us just one name from the sangh parivar who played any role in the freedom struggle during British period between 1931 and 1947 It is interesting that Mr L.K Advani joined RSS in 1942, at a time when the whole country was engaged in the Quit India movement against the British

The reason for the parivar's absolute blank record for

...... *Continued from page 4*

## HABIBIA PUPIL WINS TRIP TO SPACE CAMP (CAPETOWN)

**Winner's ! Pupils in the Picture shown on the right are From Habiba Islamic College who have proven themeselves in a Science Olympiad. They are back row from left, Zulfa Kamedien, Hakeem Zelgaonkar, Shara Edris and Zareena Dhansay**

Pupil Zareena Dhansay has done her school proud by winning a trip to Atlanta in the United States to participate in the International Space Camp

Zareena of Habibia Islamic College, won this 'wonderful' prize after entering the 29th National Youth Science Olympiad held on March 11 and hosted by the Foundation for Education, Science and Technology (FEST)

Three of her school mates Zulfa Kamedien, Sahra Edries and Hakeem Zalgaonkor have been chosen at attend the 29th national youth science week in Johannesburg and Pretoria between July 10 and July 16

For the four pupils there prizes came as quite a surprise as they did not expect the achievement as the three-hour question paper was 'quite difficult'

The three hour examination consisted of three sections, general knowledge, biology and chemistry and Physics. The paper was also designed to test the candidate's reading including that of Archimedes

Zareena - one of two South Africans to attend was chosen from over 12000 pupils from schools all over the country According to FEST she was chosen because the school obtained the highest average in their community.

The space camp programme objective is to promote the advancement of all mankind through international co-operation in space science education It will focus on training for an international mission including shuttle and space station simulators, astronaut training devices, scientists and experts from representative nations and a tour of Marshall Space Flight Centre.

Zareena, a quiet, soft-spoken Crawford pupil said "I can't believe my luck as this is the first time I will be travelling overseas "

The 17-year-old matriculant who has a mind set on studying medicine said she could not wait for the day to arrive on which she will set foot in the big silver bird

## STATE WINS PRIZE

Maharashtra's tableaux "Alphanso mango" in this year's Republic Day parade has bagged the first prize for the second year in succession, reports *UNI* Entries of Himachal Pradesh and Jammu and Kashmir has been adjudged second and third

## CLUB'S TREASURE HUNT

Fifteen cars took part in the Kokni Muslim Club Nairobi's annual Treasure Hunt Sangrar finished first followed by the defending champions, brother Aqeel and Shakeel Parkar (By Shaikh Ismail)

## ANSARI ELECTED

India's ambassador to the U N , Mr M H Ansari, has been elected President of the United Nations Development Programmed (UNDP) and United Nations Fund for Population Activities (UNFPA), for a one-year term

## ISLAMIC YOUTH CAMPAIGN AGAINST CASTE SYSTEM

Perhaps for the first time in the history of Islam in the subcontinent, the Students Islamic Movement of India, a radical Muslim youth body organised a rewarding symposium on January 8, 1994 "How to Liberate Indian Society from Caste System" hitherto considered an "internal affair of Hindu religion" by Muslims, althrough casteism afflicts all Indian religions

The symposium which attracted a large number of Muslim youth (included young ladies) was held at Anjuman-e-Islam at Bori Bunder It was presided over by Dr Yusuf Amin a scholar and Reader in Aligarh Muslim University

Among the main speakers were Dr Lynal Fernandes, a professor of politics at the Bombay University, Mr S B Kolpe, editor of Clarity and freedom fighter and Mr V T Rajashekhar, editor of Dalit Voice (Bangalore), Mr Shabbir Patel (President), Mr Muhammed Anees (organiser) and Mr Adil Khot (convener) of SIMI, Mr. Tanveer Ahmed and Abdul Hamid also spoke

The SIMI organised a similar symposium inaugurated by V.T Rajashekhar at Pune on January 9. It plans a nationwide campaign against the caste system along with spokesmen of OBCs, Dalits and Adivasis

## KHILAFAT HOUSE

5TH ANNUAL DAY CELEBRATION of ALL INDIA KHILAFAT COMMITTE'S COLLEGE OF EDUCATION was held on 10th February, 1994, in the College Hall DR MOHAMMED ALI PATANKAR was the Chief Guest, DR RAFIQ ZAKARIA, Chairman, All - India Khilafat Committee presided over

Dr Rafique Zakaria had invited the prominent citizens of Bombay for the Iftar Dinner party and also for the inauguration of the renovated mosque of Khilafat House on Wednesday 23 2 94 Dr Mohd Ali Patankar was the chioef guest who inaugurated the mosque Hon'ble Minister Salim Zakaria presided and in his presendential address guided the community in this holy month of Ramzan to be reliqeous & dutifull to cross the hurdles Ex Minister Prof Javed Khan, Qazi Zuber, Capt Ebrahim Modak, Zaka Siddique, Dr Aziz, A Razzak of Persian Darbar and many Social workers, Advocates, Doctors, Businessmen, Included the big crowd

....*Continued on page* 5

## OBITUARY

Mustufa Fakhi, Former Minister of Maharashtra, the Vice-President of Anjuman-e-Islam, the royal congress worker and the community leader & Muslim activists died of heart attack in Bombay on 28-2-94

Respected Mukasiree Dawat Syadee Saleh Bhabesaheb Saifuddin the uncle of Sayedena Dr Burhanuddin died peacefully on 31-1-94 at the age of 97

The daughter of famous Writer, Poet & Retired Police Officer Mr Adam Nusrat died on 27-2-94

Dr Trimbak Krishnaji Tope, former vice chancellor and former sheriff of Bombay, died of a heart attack at Dadar Bombay. He was 79 yrs old

A Sanskrit scholar, Dr Tope was also a prominent professor of law.

Died in Nairobi, Kenya, Mr Yusuf Sangrar, on 25th November, 1993 after a short illness He was 45

Ebrahim Gandhi - Congress worker and Muslim activist died at the age of 87 on 30-1-94

## NEWS & HAPPENINGS

### FIRST COMMISSIONER FORHUMAN RIGHTS

The UN General Assembly on Dec 21 last formally created the world's first High commissioner for Human Rights, a post under discussion for the past 45 years, to respond quickly to major right crises

The decision was unanimous, by consensus without a vote following several months of argument in what proved to be most contentious issue of the 48th General Assembly session

President Clinton had made the post a cornerstone of his UN policy,and USA Ambassador Madeleine Albright has called the resolution "a major milestone for world human rights"

The Commissioner's mandate includes "engaging in dialogue with all governments in the implementation of his/her mandate with a view to securing respect for all human rights"

### SIMI ELECTS ITS PRESIDENT

The central representatives council of SIMI in its biennial election meeting held at Bombay on 28th January 1994 has elected unanimously Dr Abdul Ghafoor as President for coming session (1994-96) Dr Abdul Ghafoor is a graduate in modern medicine He completed diploma in child health from Aligarh Muslim University He was Zonal President of SIMI and member of Central Advisory Committee

SIMI(Students Islamic Movement of India)is an all India organisation of Muslim Students and Youth (below 30 years).This organisation is active in almost all states of the country and about 30 thousand students & Youths are affiliated to it Simi was founded in 1977 at Aligarh to construct Muslim Students personalities on Islamic lines.

Dr Abdul Ghafoor Sb has nominated Mr Anwar Ali Khan as Secretary General with the consultation of Central Advisory Committee.May Allah give them Taufique to fulfill their respective duties.

### SEAFOOD FAIR A BIG DRAW

The biennial tenth seafood Fair organised here from February 10 to 13 by the Marine Products Exports Development Authority and seafood Exporters' Association of India has attracted a lot of business from foreign parties at the 171 stalls put up by the seafood and allied industries sector

According to Mr Chicky Mahtani,director of the Rs 150 crore Castlerock group of companies which is also the market leader in India, the Castlerock group alone could transact business worth Rs 4 crore in three days

The fair was attended by over 125 overseas marine food companies whose representatives were interested in putting in place sourcing arrangements with Indian players Big names like Panatrade from Italy,Lyons of the U K ,Taiyo,Marubeni and Daiyei of Japan were among the foreign parties which showed interest.From India Naik sea Food Pvt Ad of Ratnagiri were in the forfront From Rafique Naik & Nisar Naik, Directors of Naik ice cold Storage took active part in the fair Their Products were appreciated.

### GANDHI AWARD

The President, Mr Shankar Dayal Sharma, presented this year's international Gandhi awards to Dr Joon Lew of South Korea and Dr V. Ekambaram of Madras for their contributions to evolution of anti-leprosy programmes at a function here on Sunday, Reports UNI

The award which carried Rs one Lakh and a citation, represents an acknowledgement of the contribution of those who have dedicated their lives to the cause of the struggle against leprosy.

### PEACE PACT

The Philippine government signed a ceasefire pact on Sunday with Muslim separatist guerillas in another step toward ending a war that has killed more than 50,000 people over the last 20 years, reports Reuter. Manuel Yan, the chief Philippine negotiator in peace talks with the Moro National Liberation Front (MNLF) headed by Nur Misuari, signed the agreement after a government panel finished studying it.

beginnings has to be made.Let us do it.

Any generous person who wants to perpetuate the memory of his father or Mother and at the same time earn Shaban-e-Jana should come forward.

Naqsh-e-kokan Trust with its infrastructure will work as catalytic agent and make Trust a reality

## MUSLIM INDIA,1993

***BY S.Shahul C.***

The year 1993 was a year of agonising reappraisal, a year of stocktaking, a year to self-analysis, a year of some tentative beginnings in shot, a year of transition for the Muslim India

Shocked and stunned by the demolition of the Babari Masjid, by the betrayal of the secular state by its government, by the transparent gap between the precepts and the practice of the secular establishment, by the continuing collusion between the state authorities and the Hindutva forces, the Muslim Indians saw through the haze of secularism, the emergent face of Hindu Fascism and did not know to respond to the new realities

### LEADERSHIP

The year 1993 saw a deliberate endeavour by the Establishment to destroy the leadership of the Muslim community, whether political or religious, Who were projected as fanatics, fundamentalists, communal extremists and worse, and substitute them by the so-called 'intelligentsia' That the endeavour failed and the hand-picked coterie of a few university teacher and journalists,with all the publicity they could muster in the so-called national press and all support they were extended by the Establishment, failed to take root or gain any credibility or gather any following among the Muslim masses The fact is that so-called 'modernist' are not intelligible to masses, operating on a totally different wave length and among the elite, they only serve to confuse and to sow dissention.

Another contender for sole leadership which come to the fore was the 'Ulema' under the banner of the All India Muslim personal Law Board. The board tried to fill the vacuum and peremptorily took over the command of the babari masjid movement Going beyond defining the theological frame work, the Board and its committee of Seven, later changed into the Committee of 15 have failed to mobilise the Muslim Community or the secular forces and to exert any pressure on the Prime Minister or the Government to accept the legitimate demand for the restoration of the site or the reconstruction of the Masjid, as repeatedly promised by the Prime Minister.The Ulema appear to be psychologically averse even to peaceful agitation in any form, or to democratic methods This inaction has adversely affected the prestige of the Board

The All India Muslim Majlis-e-Mushawarat has remained an inert mass throughout the year, eating up the Babari Masjid Legal Defence Fund and the Center Relief Fund, bit by bit, the All India Milli Council set up as the alternative to the Mushawarat and trumpetted as the only national force of the Muslim Indians, despite considerable investment and skillfull public relations, has failed to find its feet. The leaders of the Jamaat-e-Islami-i-Hind, have sponsored the Forum for Unity and Communal Amity which brought many eminent non-Muslim personalities together The Jamaat-ul-Ulema-i-Hind remained a pocket borough The India Union Muslim League was divided vertically but in name and the schism between the national and the Kerala leadership appeared to be unbridgeable at end of the year The Tablighi Jamaat continued to plough its lonely furrow and divert human energy and dedication,gathered with admirable skill, into barren wastelands The All India Imams Organization tried to organise the Khatibs and the Muezzins of lakhs of Masjids in the country like trade union, with overt government support for a questionable cause

As one surveys the national scene, one is amazed by the total lack of unity, of common direction or purpose, among the Muslim organisations. At this critical stage in the collective life of the Muslim Indians, Muslim leadership appears to be divided and exhausted,working at cross purpose and sometime even at the behest of the adversaries, while it should have closed ranks and

..........Continued on page 8

**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Sub-Editors | I Patni, S Hemani |
| Consultant Editors | A kays |
| | Dr S I Kadri |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWI |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAR MURUDKAR |




# EDITORIAL

## LETTER FROM ADV. HAIDER PATHAN

The Naqsh-e-Kokan has assumed the role of a solid base for co-ordinated activities in the field of education social intercoures, integration of community and spotting the talent and encouraging them by providing them madia and proper atmosphere to blossom into a full fledged genius

This is a remarkable achievement which is continuing for more than three decades, is a tribute to those who initiated this process and are still working for it's wider dissimation to reach the last person of kokan Some of the activities are such which are running parallel to other organisation The resources at our disposal should be saved as far as possible by co-ordinating our activities with these organisations and where government funds are available should be made use of so that the meagre resources of community can be diverted to some imaginative and purposeful activities where grants or resources could not be available

What is today needed its the care and welfare children of broken homes, where wife and husband are separated and children are left to the vagaries of unprotected circumstances and their future opens into a blind valley of no destination

To neglect this is to be guilty of criminal negligence and to throw the blossoms into dust Every one cares for orphans but in what manner and mode these unfortunate leaves fallen from branches of weathered tree of matrimony are better than orphans One is bereft of parents other is bereft of circumstances both are at par in the domain misfortune

Their talent future and genius has to be protected, groomed and allowed to flower to their full capacity The duty which can be neglected at our peril only

The answer is the formation of Trust under the Trust Act creating corpus of huge amount whose income only can be utilised towards these aims and objects. The

اشاعت کا ۳۲ واں سال

ماہنامہ اردو / انگلش

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۴ | اپریل ۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دوبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
عبد الرزاق سردار (بحرین)
شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانکڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگکر (ابوظہبی)
مختار مرو ڈکر (دار السلام)

رتناگری: آئی / وائی سولکر عبد المجید وائی / جگا ڈکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے — دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ ماے نوانگر نیر ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم اپریل

کتابت: مجاہد حسین صدیقی - جاوید ندیم

اس ماہ کے

## نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی' رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ' عقیقہ' ختنہ' بسم اللہ' ختم قرآن' امتحان میں کامیابی' بیرون ملک روانگی' وطن میں آمد' حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم' فاتحہ' قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے' دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں' سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید' بقرعید محرم' شب برات' میلاد النبی' ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مُون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی۔ سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے' سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام' ہمہ اصناف' ہمہ رنگ' ہمہ اشکال' ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ' بمبئی ۴۰۰۰۰۳

دوسری قسط

# حرا کی گود کا گوہرِ نور ہیرا

محمد سعید علی ٹوڈکر

وہ نور بردارِ عظیم پیغمبرؐ تاج نبوتؐ سے آراستہ "اِقرأ" کا انقلاب آفریں پیغام لئے ہوئے گودِ حرا سے ام القراء کی جانب آیا۔ "اِقرأ"۔ ایک حریت آموز سندیسہ، ایک صدائے ہوش رُبا۔ ایک مژدہ روح افزاء، ایک منبع غور و تدبر، ایک سرچشمہ علم و دانش، سرکش و طغیانی کی آندھیوں اور جہالت کی تاریکیوں میں ایک سماوی شمع فروزاں، انسان کے ہر شعبۂ حیات کے اصول اور ہر گوشۂ زندگی کے آئین کو آشنا کرکے میں اور تو کے امتیازات میں گھرے انسانوں کو ایک اور نیک بنانے والا ایک پیغام، ایمان میں پختگی، حوصلہ میں بلندی، عزم میں کوہ آسا ثبات اور ارادوں میں فلک آسا استحکام پیدا کرنے والا پیغام، ایک ایسا مقدس پیغام کہ جس کا اِقرار کرکے اس پر عمل پیرا ہونے والی قوم کے سر پر دنیا کی بادشاہت کا تاج سج سکتا ہے۔ اسی لئے اس پُر نور پیغام کے بھیجنے والے پر، اس کے پہنچانے والے پر اور خود اس نور پر تمام انسانوں کو ایمان لانے کی شرط لگائی گئی ہے کہ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا (سورۃ التغابن آیت ۸)

(اے انسانو!) ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔

چونکہ یہ نور بردارِ عظیم پیغمبر ساری دنیا کے تمام انسانوں کا پیغمبرؐ ہے، اس لئے اس کے دنیا میں ظہورِ اطہر کے ہزاروں سال پہلے ہی اس کے بابت تمام مذہبی کتابوں میں پیشین گوئیاں آئی ہیں تاکہ کسی بھی انسان کو اس کے انکار کی جرأت نہ ہو اور تمام ہی انسان اسے دنیا کا آخری پیغمبرؐ تسلیم کرکے اس کے مکمل دین پر ایمان لائیں۔ آئیے یہ پیشین گوئیاں ہم خود بھی جانیں اور دوسروں کو بھی بتائیں تاکہ وہ ایمان لاکر توحید کے علم بردار ثابت ہوں۔

## ویدکی پیشین گوئیاں

وید۔ ہندوؤں کی چار مقدس کتابیں ہیں جو آج سے سات ہزار سال پہلے کی ہے۔ ویدوں میں بہت ساری پیشین گوئیاں ہیں اِن میں سے کچھ یہاں درج ہیں۔ سنسکرت کے شلوک کا صرف ترجمہ درج ہے اور قوسین میں مشکل الفاظ کے معنی دئے گئے ہیں۔

۱۔ اندر (الٰہی حقیقی) نے اپنی تعریف (حمد) گانے والے (محمدؐ) کو جگایا اور کہا اُٹھ اُدھر اِدھر لوگوں کے پاس جا اور بڑائی (کبریائی) بیان کر۔ سارے نیک لوگ تیری محنت کی داد دیں گے اور میں (الٰہی) تجھ پر کرم کروں گا۔"

(اتھروید، کانڈ ۲۰۔ سوتر ۱۲۳۔ شلوک ۱۱)

(۲) اے انسانو! غور سے سنو، تعریف کئے گئے کہ (احمدکی) تعریف کی جائیگی۔ ساٹھ ہزار نوے دشمنوں میں ہم اس کی حفاظت کریں گے۔"

(اتھروید، کانڈ ۲۰۔ سوتر ۱۲۷)

(آپؐ کے دنیا میں ورودِ اطہر سے ۴۰ دن پہلے ابراھہ نے مکہ پہ ساٹھ ہزار کی فوج سے یلغار کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ

نے ابابیل کا لشکر بھیج کر انہیں فنا کیا اور آپؐ کی حفاظت کی
اِس طرف یہ اشارہ ہے۔

## پُران کی پیشین گوئیاں

ہندوؤں کے پاس کل ۱۸ پُران ہیں جو آج سے
۵ ہزار سال پہلے کے مانے جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ
پیشینگوئیاں۔
(۱) سنبھل گاؤں (دنیا کا مرکزی گاؤں جہاں خاص
پانی ہے) میں وشنوکیش (عبداللہ) کے گھر میں
کلکی (آخری نبی) پیدا ہوگا۔
(بھاگوت پُران، سکندھ ۱۲۔ ادھیائے ۲۔ شلوک ۱۸)
(۲) "سومتی (آمنہ) جو وشنوکیش (عبداللہ)
کی بیوی ہوگی۔ اُس کے بطن سے ۱۲ مادھو ماس (۱۲ ربیع الاول)
کو وہ نبی پیدا ہوگا۔"
(کلکی پُران ؛ ادھیائے ۲ شلوک ۱۱، ۱۲)
(۳) وہ اوتار (نبی) مختون ہوگا اور دنیا کے کروڑوں
(بے حساب) ظالم بادشاہوں کو ختم کرے گا
(بھاگوت پُران، ۱۲ سکندھ۔ ادھیائے ۲۔ شلوک ۲۰)
(۴) اس نبی کو جنگوں میں دیوتا (اللہ کی جانب سے)
فرشتوں کی مدد ملے گی۔"
(کلکی پُران : ادھیائے ۲۔ شلوک ۷)
(آپؐ کو جنگ میں فرشتوں کی مدد ملی تھی اِس کا ذکر قرآن کی
سورہ آلِ عمران کی آیت ۱۲۵۔ ۱۲۴۔ ۱۲۳ میں ہے)

## زبور کی پیشین گوئیاں

(۱) آسمان اس کی صداقت ظاہر کرتا ہے، سب قوموں نے
اس کا جلال دیکھا ہے، کھدی ہوئی مورتیوں کے سب
پوجنے والے شرمندہ ہوں۔"
(زبور: باب ۹۷۔ جملہ ۷۔ ۶۔ ۵)
(۲) پہاڑیاں مل کر خوشی سے گائیں خداوند کے حضور کیونکہ
بقیش کو کن

وہ زمین کی عدالت کرنے آرہا ہے۔ وہ صداقت سے جہاں کی
اور راستی سے قوموں کی عدالت کرے گا۔
(زبور: باب ۹۸۔ جملہ ۹۔ ۸)

## توراۃ کی پیشین گوئیاں

(۱) خداوند تیرے لئے۔ تیرے ہی درمیان سے، تیرے ہی
بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی پیدا کرے گا (تو)
تم اس کی طرف دھیان دینا۔
(بائبل۔ عہد نامہ عتیق۔ انتستا۔ باب ۱۸۔ جملہ ۱۵)
(۲) اور موسیٰ نے کہا۔" خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے
ان پر آشکار ہوا۔ وہ کوہِ فاران (مکہ کی پہاڑیاں) سے جلوہ گر
ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان
کے لئے آتشی (نورانی) شریعت تھی)
(بائبل عہد نامہ عتیق۔ انتساء باب ۳۳۔ جملہ ۲۔ ۱)

## انجیل کی پیشین گوئیاں

(۱) "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے
لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے، دے دی
جائے گی،" (انجیل عہد نامہ جدید بائبل۔ متی باب ۲۱۔ جملہ ۴۴۔ ۴۳)
(۲) لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہاری طرف باپ
(اللہ) کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی سچائی کی روح جو باپ
(اللہ) کی طرف سے نکلتی ہے، وہ میری گواہی دے گا اور تم
بھی گواہ رہنا۔"
(انجیل۔ نیا عہد نامہ بائبل۔ یوحنا۔ باب ۱۵۔ جملہ ۲۶)
(۳) "جب وہ سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ
دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا بلکہ جو
کچھ سنے گا وہی کہے گا اور وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ
میرا جلال ظاہر کرے گا۔
(انجیل۔ عہد نامہ جدید۔ بائبل۔ یوحنا۔ باب ۱۶
جملہ۔ ۱۴۔ ۱۰)

# گوتم بدھ کی پیشینگوئی

"میرے بعد اور ایک مہابدھ (عظیم نبی) اس دھرتی پر جنم لے گا اس کے بعد کوئی بدھ نہیں۔"

(گوتم بدھ جی کی کتاب الھی دھمۃ)

# پوتر گیتا کی پیشین گوئی

ہندو دھرم میں گیتا کو سب سے زیادہ مقدس کتاب مانا جاتا ہے اس میں ارجن (A R J U N) اپنے اوتار شری کرشن جی سے سوال کرتے ہیں کہ دنیا کا سب سے عظیم انسان کون ہے؟ شری کرشن جی جواب دیتے ہیں کہ یہ اوصاف جس انسان میں بھی ہوں وہ دنیا کا سب سے عظیم انسان ہوگا "کسی بھی انسان سے نفرت نہ کرنے والا، ہر کسی کو اپنا دوست سمجھنے والا، رحمدل، جس میں غرور ذرہ برابر نہ ہو، ہر کسی کے سکھ دکھ میں شامل ہونے والا، معاف کرنے والا، سدا مطمئن، عبادت گذار، عزم کا پکا، مجھے (الٰہی حقیقی کو) خضوع و خشوع سے یاد کرنے والا عابد" سب سے اچھا انسان ہے۔" (گیتا۔ ادھیائے۔ ۱۲۔ شلوک۔ ۱۴۔ ۱۳)

مذکورہ تمام پیشین گوئیوں سے یہ ثابت ہوا کہ دنیا کے تمام ۵۴ کروڑ ہندووں کے لئے حضرت محمدؐ پرائے نہیں ہیں۔ یہ پیشین گوئیاں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ آپؐ کو رسول اعظم تسلیم کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کا باعث بنیں۔

دنیا کے ڈیڑھ ارب عیسائیوں کو ان کی کتابیں دو ہزار سال سے آواز لگا رہی ہیں کہ محمدؐ کو اپنا نبی تسلیم کر کے جہاں میں امن کے لئے آگے بڑھیں۔

دنیا کے ایک ارب بودھ دھرمیوں کو چاہیے کہ اُن کی کتاب الھی دھمۃ کی آواز پر لبیک کہہ کر محمدؐ کو اپنا آخری رسول تسلیم کر کے دینِ اسلام قبول کریں۔

اب جب ان تمام اہل مذہب نے اپنی اپنی کتابوں کی پیشین گوئیوں پر توجہ نہیں دی اور محمدؐ کو اپنا رسول تسلیم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کو اپنی آخری اور مکمل کتاب قرآن میں ان تماموں کو یاد دہانی کرا (R E M I N D) کرنا پڑا کہ (اے محمدؐ) کہو (اعلان کردو) کہ اے تمام انسانو! میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول مبعوث کیا گیا ہوں"

(سورۃ الاعراف۔ آیت ۱۵۸)

"اے تمام انسانو! تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے یہ رسولؐ (برحق) نیز حق لے کر آیا ہے (اس لئے) تم تمام اس پر ایمان لے آؤ (تاکہ) یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہے"

(سورۃ نساء آیت ۱۷۰)

اگلی قسط میں دنیا کے بڑے بڑے مفکر، دانشور، فلاسفر اور پنڈتوں کے زرین خیالات اور جذبۂ عقیدت حضرت محمدؐ (حرا کے گود کا کوہ نور ھیرا) کے بابت پڑھے۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۶
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

# کوکنی نعت

از : مرحوم حسین احمد وستا

اِس نعت میں تعلقہ رتناگیری کے ساحلی علاقہ میں بولی جانے والی کوکنی لفظیات کا استعمال شاعر نے بڑی فنکارانہ چابکدستی سے کیا ہے۔ امید ہے کہ نقش کوکن کا باذوق (کوکنی داں) قاری اسکی اشاریت وایمائیت سے محظوظ ہوگا۔

تو یار عرب والو — تڑپیل کیتیں مالا
دُکھ اپلیا مناچاں ہیں۔ سانگوں کیتیں دنیالا

●

بھا عربی سُمدر اچیا — مُوجات مجا ملتے
شانوتے اُڑی گھیتے — شانیالا خدا ملتے
دیوانو بھوانتے لئی — گھابرتے مُڈپالالا
تو یار عرب والو ........

●

میں لام کِتا تیشیں — توپیُس کِتا مانشیں
دل سانگتے دِیوانیا ! — زا بھانڈ نشیباشیں
گھیتات جگر والے — حکمات نشیبا لا
تو یار عرب والو ........

●

کیلیوگُن میں لئی — پن مانزو وشیلو تو
رحمت مجے آگ اِستے — اِستات گُنا کچرو
ہی آگ بھسم کرتے — یھاکیر کچیرالا
تو یار عرب والو ........

●

دوزخ چیا چُلیا چاں میں۔ کولیت بنوُچوُں ناسے
زر دیل خدا جنّت — میں تھیئں بھی رہوچوں نائے
میں اپلی کھوڑی جنّت — سمزاتاں مدینالا
تو یار عرب والو ........

●

رستیا چھا بتی سگلے — بگتات کشی زلتے
مانزو بھی جگر زلتے — ین آنّت گُیی زلتے
ہی آگ حُسینا ! میں — داکھنو کشی سگلیالا
تو یار عرب والو ........

## شررزاد

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

ہر ایک بستی کے گھر جلیں گے، تمہارا گھر بھی کہاں رہے گا
کہاں ملے گا سکون تم کو، کہاں جہانِ اماں رہے گا
زمیں سکڑتی گئی ہماری، ستارے نزدیک آ گئے ہیں
قیامِ محشر سے پہلے سارے اشارے نزدیک آ گئے ہیں
نظامِ شمسی کا قافلہ تو بھٹکنے والا دھواں رہے گا
ہر ایک بستی کے گھر جلیں گے تمہارا گھر بھی
یہ مندر و مسجد و کلیسا، یہ خانقاہیں یہ آستانے
یہ مذہب و رسم کا تفاخر، عقیدتوں کے یہ شامیانے
ہر ایک معصوم اپنے غم کی لیے ہوئے داستاں رہے گا
ہر ایک بستی کے گھر جلیں گے تمہارا گھر بھی
شلوک ہوگا، نہ کوئی منتر، گرو سے کوئی نہ درس لے گا
اذان ہوگی، نہ صف رہے گی نہ پھر کلیسا کا در سجے گا
اجل کی منزل قریب ہوگی گواہ بس آسماں رہے گا
ہر ایک بستی کے گھر جلیں گے تمہارا گھر بھی
زمیں کے دل پر لکیر کھینچی فلک کے حصے بھی بٹ گئے ہیں
سمندروں پر ہوا ہے قبضہ ہوا کے رشتے بھی کٹ گئے ہیں
فراز خائف ہوں، ڈر رہا ہوں، یہ غم ہے انساں کہاں رہے گا
ہر ایک بستی کے گھر جلیں گے تمہارا گھر بھی کہاں رہے گا

زیرِ ترتیب مجموعہ "شررزاد" کا ایک ورق

## بھنورا

اقبال احمد اقبال (کویتی)

اک شام میں نے دیکھا
اک سانولا سا بھنورا
اک شوخ رنگ گل کا
رس چوسنے لگا تھا

مجھ سے رہا گیا نہ
اس کو پکڑ کے پوچھا
کیا نام ہے تمہارا؟
کیا ذات ہے تمہاری؟
کیا دھرم ہے تمہارا؟

تب بھنورا مسکرایا
اور مسکرا کے پوچھا
تم نام پوچھتے ہو
تم ذات پوچھتے ہو
لگتا ہے آدمی ہو

اس میرے چوسنے سے
گل تو نہیں ہے مرتا
وہ کام کر رہا ہوں
انساں نہیں جو کرتا

میں تم سے پوچھتا ہوں
کس فائدے کی خاطر؟
تم خون چوستے ہو؟
ایمان بیچتے ہو؟

مسجد ہو یا کہ مندر
اللہ کا گھر ہے آخر
اللہ کو بھی گھر سے
بے گھر بنا رہے ہو
میں تم سے پوچھتا ہوں
کس فائدے کی خاطر

باتوں کو اس کی سن کر
میں سٹپٹا گیا تھا
میں لڑکھڑا گیا تھا
چپ چاپ سر جھکائے
جب میں چلا وہاں سے
سب پھول ہنس رہے تھے
تالی بجا رہے تھے

## غزل

اشکِ غم کے پہلو سے بجلیوں کو اڑنا ہے
بجلیوں کے کاندھے پر بدلیوں کو اڑنا ہے
وصل کی تمنا میں ہجر کی عنایت سے
آج آشیانے کی تیلیوں کو اڑنا ہے
نفرتوں کی آندھی ہے سب تباہ کر دے گی
ساتھ پھول پتوں کے ڈالیوں کو اڑنا ہے

مونس اعظمی ۔ تورڑیہ

وقت کی سیاست ہے کھیل ہے زمانے کا
پُر فریب ڈنڈوں سے گلیوں کو اڑنا ہے
زندگی کے آنچل میں اب سسکتی روحوں کو
چاہتوں کے گلشن سے تتلیوں کو اڑنا ہے
لرزہ ہے سیاہی میں شاد ہو جائے مونس
صبحِ نو کی سرخی میں کھبلیوں کو اڑنا ہے

# مراٹھواڑہ یونیورسٹی

## نامنترن کی سیاست اور اُس کے مختلف اسباب کیا ھیں؟

مراٹھواڑہ یونیورسٹی کو ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کا نام دینے کی تحریک نے گزشتہ دنوں ناندیڑ میں خودسوزی کرنے والے گوتم واگھمارے نامی دلت نوجوان کی اس قربانی کے بعد کافی زور پکڑ لیا۔ واگھمارے نے یہ خودسوزی حکومت کی روایتی بے حسی اور ٹال مٹول کے رویّے کے خلاف بطور احتجاج کی تھی۔

اس تحریک کے زور پکڑنے اور حکومت کی نامنترن یعنی تبدیلیٔ اسم کے خاطر سرگرمی کی دوسری وجہ یہ قرار دی جاسکتی ہے کہ اب ذات کو بنیاد بنا کر اقتدار کی رسہ کشی کا دور آچکا ہے۔ اس کی تازہ ترین اور زندہ مثال اترپردیش میں ہوئے ضمنی اسمبلی انتخابات ہیں۔

مراٹھواڑہ نظام کے حیدرآباد اسٹیٹ کا ایک علاقہ تھا۔ وہاں دلتوں کی کافی تعداد آباد ہے۔ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کو ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے نام سے دینے کی تحریک وہاں کے دلتوں نے ۱۹۷۸ء میں شروع کی تھی۔ وہاں ڈاکٹر امبیڈکر نے تعلیمی میدان میں بے مثال کارکردگی انجام دی تھی۔ اس کی یاد میں مذکورہ تبدیلیٔ اسم دلتوں کو ایک ضروری امر معلوم ہوئی اس زمانے میں یعنی ۱۹۷۸ میں
نقش کو کرنے

مہاراشٹر کی عنانِ حکومت پروگرامی لوک شاہی دل (پولود) کے ہاتھ تھی۔ اس کے وزیر اعلیٰ شرد پوار تھے۔ تبھی مہاراشٹر اسمبلی میں یہ قرارداد منظور کی گئی تھی کہ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کا نام ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کر دیا جائے گا۔ پولود حکومت کے اپنی میعاد کو مکمل کرنے کے امکانات کم تھے۔ اس لئے کانگریس حکومت کو ایک نئے مسئلے سے دوچار کرنے کی نیت سے مذکورہ تجویز کو شاید منظوری دی گئی ہو۔

بہرکیف اسمبلی میں تبدیلیٔ اسم کی تجویز منظور کر لئے جانے کے بعد سارے مراٹھواڑہ میں اس کے خلاف شدید ردِّ عمل کا مظاہرہ ہوا تھا۔ تبدیلیٔ اسم کے مخالف مراٹھوں نے دلت سماج کیخلاف بڑے پیمانے پر تشدّد شروع کر دیا تھا۔ مراٹھالابی کو اس وقت برہمن اور دیگر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی حمایت حاصل تھی۔ دلت، سورن ہندو کے درمیان یہ تنازعہ حکومت مہاراشٹر کو کافی مہنگا پڑا۔ اور اس نے مذکورہ تجویز تبدیلیٔ اسم کو ایک طرف رکھ دیا۔ درمیان میں کبھی کبھار نامنترن کا مسئلہ سر اٹھاتا تھا۔ لیکن عوام تقریباً اسے فراموش کر چکے تھی۔

اچانک ناندیڑ میں ایک دلت نوجوان کی خودسوزی سے یہ سوال دوبارہ ابھر آیا۔ اس کے بعد کئی اور خودسوزیوں کی کوششیں بھی ہوئیں۔ اسی طرح اترپردیش میں ذات کی بنیاد پر الکشن کے نتائج موصول ہوئے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ شرد پوار کو نامنترن کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ یہ سبھی جانتے ہیں کہ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کا نام باباصاحب امبیڈکر کے نام پر مجبوراً کرنے کیلئے حکومت راضی ہوئی ہے۔ یہ تبدیلیٔ اسم ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر سے بے پناہ عقیدت و احترام اور بے پایاں محبت و خلوص کی وجہ سے نہیں ہے۔

نامنترن کے خلاف مراٹھالابی نے اس دفعہ ہرچند

کوکنی شاعری

شرف کھالی پیرا، اردو

# کردی چو کانٹو

گوَریا پایانت کرَدی چو کانٹو ٹپل اُسمناوَر بگنُ چالتاں چالتاں
اپلیا نازک رجیواچی حفاظت کرا لاگتے دم اَزنُ چالتاں چالتاں

ہے زہری در چو بائن ہوُا جوتیشی تیالا آورزُن اُنکا وچارا تری
گوَریا پایاں لا کانٹو ہیوکاں بھاؤلو۔ زہیلوکاں اپ شگرُو چالتاں چالتاں

آن چی بات ہے شان چی بات ہے یادگار اپلی پہلی ملاقات ہے
دل خدا چی امانت ہے تورُوں نکو مہربانی کرُن چالتاں چالتاں

ترک دنیا کرُن زات ہوتوں امی، اَیلی برسات چی جھڑ ہی بے موسمی
گاؤں رستات تجو زواں لاگلو اپلے ڈوڑے بھرُن چالتاں چالتاں

زندگیت اپلیا اَیلیو کتی اڑچنی ماڑگ پن شودھلو تیانت سادھ پنی
فانی سگلاں ہے منگ تیانت رڑیا چاکائے یا ہنسوں یا اپنُ چالتاں چالتاں

زندگی بندگی اچی ہے بیش وکم، تی ہے تیا چی عطا تی ہے تیاچو کرم
عاقبت تیا چی واللہ زہیلی ختم گیلو زو گرُفتن چالتاں چالتاں

امی زندگی،
پیار بہ تیر ازل بچے ہدف کتی احباب گھیلے پڑھے صف بہ صف،
اجیا تقدیر چی ہی کتھا ہے شرف گھات ہوتے زُبن چالتاں چالتاں!

# قطعات

## منزل کی طرف کوکن

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

قدرت نے سنوارا ہے، ساحل کی طرف کوکن
بڑھتا رہے منزل سے، منزل کی طرف کوکن
خود بحرِ عرب آکر موجوں کو بچھاتا ہے
رکھتا ہے سفینوں کو یہ دل کی طرف کوکن

## شہزادۂ غم

وفا، احساس، درد و غم کا اک دلدادہ رہتا ہے
نکلنے کو در و دیوار سے آمادہ رہتا ہے
دھڑکتی اس کی خاموشی۔ تڑپتی اسکی تنہائی
یہ سینے کی حویلی ہے یہاں شہزادہ رہتا ہے

## اُردو

میری صبحِ حیات کا حصہ
گردش و محورات کا حصہ
ذکرِ اُردو ہے دشت و صحرا میں
فکر کی کائنات کا حصہ

# "ایک خط"

## چیف الکشن کمشنر شری ٹی این شیشان جی کے نام

از:- راحیلہ دادا دروے، بانکوٹ، رتنا گیری

محترم شیشان جی ! آداب

میں آج کے ہندوستان کی جوان نسل کی ایک فرد ہوں۔ ایک عام سی بچی۔ ایک طالبہ علم ہوں۔ ملک کے مایوس کن، غیر محفوظ حالات اور مسلسل خوف زدگی کے ماحول کی پروردہ ہوں۔ کیا اس عظیم ملک کی پاک سرزمین سے اس کا لازوال تقدس۔ وہ مثالی یکجہتی۔ بے لوث پیار اور یگانگت کی وہ ساری روایتیں وحشت زدہ ہوکر ہمیشہ کیلئے روپوش ہوگئی ہیں۔

فرقہ وارانہ تنفر اور کشیدگی کو اپنا ایمان اور نصب العین بناکر بہت ساری برائے نام سیاسی پارٹیاں عالم وجود میں آئیں اور بعیر اقتدار کی بد ہضمی کا شکار ہوکر پورے ملک کی تکا بوٹی کرنے پر تل گئیں۔ قومی انتخابات کے دوران یہ پارٹیاں جس دھاندلی، غنڈہ گردی، لاقانونیت اور بدنظمی کا بدترین مظاہرہ کرتی ہیں وہ اپنے طور پر ایک المناک داستان ہے۔ الیکشن کے کچھ دن پہلے سے الیکشن کے دن تک ہر سمت خوف و ہراس کی ایک زہریلی فضا سی بن جاتی ہے اور حالات اس قدر بے قابو ہوجاتے ہیں کہ حکومت اپنی ملٹری، پیراملٹری، نیوی اور لاکھوں پولس کے علاوہ دوسرے بے شمار تحفظاتی محکمے ہونے کے باوجود حکومت کے لئے حالات پر قابو پانا بھی ناممکن ہوجاتا ہے۔ چند ماہ قبل ہندوستان کے پانچ صوبوں میں الیکشن ہوئے۔ یہ الیکشن ہونے سے پہلے بھی وہی قیامت کا سا عالم برپا ہوا تھا۔ اخبارات کے بیانات سے عوام کو یقین ہوچکا تھا کہ اس الیکشن کے دوران پورے ملک کی صورتحال انتہائی خطرناک ہوگی اور ہر سمت تشدد

نقص شے کو کن

اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگا۔ لیکن خلاف امید آپکے عملی اور سخت ترین تحفظاتی اقدامات اور قانون کے جائز استعمال سے پہلی بار یہ الیکشن پوری سلیقہ مندی کے ساتھ پرامن طور پر عمل میں آئے۔ اس کا سہرا، شیشان جی، آپ کے سر جاتا ہے گو بات بڑی سیدھی سادھی سی ہے۔ پر اس حقیقت کو پوری طرح واضح کردیتی ہے کہ آج بھی اس ملک میں انتہائی فرض شناس، باتدبر، دیانتدار، ذہین، بے لوث، نڈر افسروں کا وجود باقی ہے اور ایسا واحد عظیم فرد، بدترین سے بدترین حالات پر پورے اعتماد سے قابو بھی پا سکتا ہے۔ اس کے لئے آپنے نہ پرانے فرسودہ طریقۂ کار استعمال کیا، نہ فضول باتوں، جھوٹے وعدوں اور بھونڈی روایات پر عمل کیا۔ اس کے لئے آپ کے پُرخلوص عملی اقدامات اور صادق جذبوں کو بڑا دخل تھا۔ کیا ہماری حکومت کے لئے یہ ایک درسِ عبرت اور سبق آموز مثال نہیں ہے۔ لیکن ان مفاد پرست لیڈروں اور خود غرض سیاستدانوں کو، جنہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کو بڑا مفید کاروبار بنادیا ہے۔ انہیں بھلا ملک کی خوشحالی، عوام کی خوشیوں، ان کے تحفظ، ان کی پرامن زندگی اور روشن مستقبل سے کیا واسطہ ہوسکتا ہے۔ اس کیلئے تو شری شیشان جیسے زندہ دل اور سچے محب وطن کی ضرورت ہے۔

بلاشبہ آپ صرف شیشان ہی نہیں ذی شان بھی ہیں۔ جس نے ہمیشہ غرض، جھوٹی شان اور نمائش سے دور رہ کر اپنے فرض کے تقدس اور اپنے عہدے کی آبرو کو محفوظ رکھا۔

شیشان جی، انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی

محسن عظیم انسان نے غلط نظام اور انسانی درندگی کے خلاف حق اور انصاف کی آواز اٹھائی ہے، اسے بے شمار اذیت ناک آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے، اس لئے کہ ملک و قوم کی بھلائی کا چولا اوڑھے بگلا بھگتوں، ڈاکوؤں اور غنڈہ عناصر کے لئے ایسا انسان بڑا روڑا اور ارچن بن جاتا ہے۔ وہ اس کی ہمتیں پست کرنے، اسے مسلسل الجھنوں میں الجھا کر اپنا الو سیدھا کرنے کے شرمناک جتن میں جٹ جاتے ہیں۔ آپ کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوتا رہا ہے۔ ہر سچائی کی لجیت یقینی ہے اور وہ ہوتی ہی ہے۔ یہ بھی قدرت کی مصلحت ہی کہئے کہ آپ جیسا منفرد اور بلند ہمت فرد حکومت کا چاپلوس یا زر خرید غلام نہیں بلکہ صدر ہند کی جانب سے ایک نمایاں اعزاز کے ساتھ نامزد کیا ہوا ملک کا چیف الکشن کمشنر ہے۔ جو اس سے پہلے بھی مختلف اہم محکموں کا حاکم اعلیٰ رہ کر اپنی بے پناہ صلاحیتوں اور ملک دوستی کو ثابت کر چکا ہے۔

سیشن جی! شناختی کارڈ کے لئے آپ کا پرزور اصرار اور ضد بالکل حق بجانب ہے۔ کوئی بھی راست باز، انسان دوست، انصاف نواز انسان شناختی کارڈ کی بے پناہ افادیت اور اشد ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہ وقت کی اہم ضرورت بھی تھی۔ اس سے نہ صرف الیکشن کی دھاندلیاں، غلط کاریاں، غلط افراد کا انتخاب، مہلک نمائندگی، کھوٹی رائے دہندگی پر روک اور پابندی لگ جائیگی بلکہ اقلیتی طبقات ہراندازسے اپنے آپ کو محفوظ پائیں گے اور ملکی نظام میں استحکام آجائے گا۔ بے شمار کارآمد اور تعمیری باتوں کو مروج کرنے میں شناختی کارڈ بہت معاون اور مفید ثابت ہوں گے۔

سیشن جی، آپ نے پورے حوصلے اور اعتماد کے ساتھ جس سچی روایت اور اچھی روش کا آغاز کیا ہے۔ وہ ایک بہت صاف ستھری، واضح، بہت روشن اور بلند مثال ہے۔ یہ تحریک، نقش کو کرے

یہ روایت یہ درس نہ صرف ہمارے ملک بلکہ سارے عالم انسان کے لئے ایک محفوظ، پرامن اور پرسکون زندگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ملک و قوم کے تابناک مستقبل کی ضمانت دیتا ہے۔ اب اس روایت کی ایماندارانہ، پابندی، احترام اور اسکی تائید اور اس پر دیانتدارانہ عمل ہی میں ہماری بقاء، عافیت اور بہتر انسانی زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔

"زندہ باد سیشن، زندہ باد سیشن، ذی شان"

●●

# غزلیں

## عبدالرزاق شرر

زندگی ہے ورق ورق تنہا
پڑھتے رہئے سبق سبق تنہا

کتنی اونچائیوں سے پھینکا ہے
کرکے مجھکو عرق عرق تنہا

کیوں نہ معراج مجھ کو حاصل ہو
طے کئے ہیں طبق طبق تنہا

اس کی یکتائی بھی ہے ہرجائی
ہے وہ اقرب علق علق تنہا

اس نے ایسی کتاب بھیجی ہے
آساں آساں ادق ادق تنہا

لمحہ لمحہ حیات بڑھ بڑھ کر
گھٹ رہی ہے رمق رمق تنہا

دیکھتا ہوں اس کی تابانی
اے شرر میں افق افق تنہا

## سلیم جے پوری

بے حق ہے ہر انساں کس سے منسوب اپنی ذات کریں
دن کس کے چہرے پہ گزاریں، دل میں کس کے رات کریں

پیڑ شناساؤں کی لگی رہتی ہے ہمالے گرد مگر
کوئی نہیں ہے ایسا جس سے کھل کر دل کی بات کریں

فرق یہ ادنیٰ سا پائیں گے آپ ہم میں اور لوگوں میں
لوگ اوروں کو دھوکا دیں اور ہم خود ہی گھات کریں

جو نہ ملا کیا اس کا شکوہ، جو کھویا کیا اس کا غم
جو پایا ہے اس کی خوشی کو کیوں نذر صدمات کریں

"کل" کی بات جنہوں نے سوچی ان کا "آج" ہوا برباد
بیتے کل کو دھیان میں رکھ کر ہم بس آج کی بات کریں

نیتا بن کر جنتا پر اب مثل ابراں چھا جائیں
دکھ کی دھوپ نکل جائیں اور خوشیوں کی برسات کریں

## گلشن بیابانی

پرانا ہے خنجر مگر تیز ہے
وہ بوڑھا ہے پھر بھی نظر تیز ہے

زمانے کی ہر بات سے بے اثر
محبت کا تیری اثر تیز ہے

اگر رک گئے ہم تو مر جائیں گے
ابھی زندگی کا سفر تیز ہے

نہ چھوڑو یہ کاغذ کی کشتی ادھر
ادھر پانیوں کی لہر تیز ہے

اگر حوصلہ ہے تو تلوار سے
یہ سوکھی سی شاخ شجر تیز ہے

چلو پھر سے گلشن سجالیں ذرا
وہ آتے ہی ہونگے خبر تیز ہے

## تسلیم انصاری

علم کے ساتھ اگر بے ہنری رکھتا ہے
قصر زریں میں وہ کاغذ کی پری رکھتا ہے

سوچئے! کتنا نوازا ہے خدا نے مجھ کو
میرا دشمن بھی وسیع النظری رکھتا ہے

گھر سے نکلا ہو کہ جنت سے نکل آیا ہو
جلوہ ساماں ہوس جلوہ گری رکھتا ہے

اس کی دستار انا الصدر کہا کرتی ہے
اپنی پوشاک میں وہ دیدہ وری رکھتا ہے

یہ وہ منظر ہے جو دیتا ہے نظر بھی تسلیم
شاہزادہ ہے مگر دربدری رکھتا ہے

دُنیا کے حالات کچھ ٹھیک نہیں ہیں۔ یہ خبر آپ تک پہنچ چکی ہوگی لیکن میں نے سوچا میرا بھی فرض ہے کہ میں بھی آپ کو اس کی اطلاع دوں۔ ہوسکتا ہے دُنیا آپ نے مجھ سے زیادہ دیکھی ہو لیکن شاید آپکی نظر چوک گئی ہو اور آپ نے یہ نہ دیکھا ہو کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ اگر کوئی چیز فروخت ہورہی اور خریدی جارہی ہے تو وہ اسلحہ ہیں اور اسے وہ ملک فروخت کررہا ہے جو دہشت گردی کا سخت مخالف ہے۔ اور اسلحہ کی خریداری میں جو ملک سب سے آگے ہے وہ عربستان ہے۔ امن وسلامتی کا پیغامبر۔ اتفاق سے دونوں ملک امن و امان کے شیدائی ہیں۔ مبلغ بھی ہیں۔ دونوں ملکوں کے باشندے اپنی روزمرّہ زندگی میں حسبِ توفیق عبادت بھی کرتے ہیں۔ چرچ آباد ہیں مسجدیں بھی پُر ہیں۔ اتوار اور جمعے تو خاص الخاص دن ہیں لیکن ان مشاغل کا اسلحے سے کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ اسلحہ کا بھاری خریدا جانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ برّاعظم امریکہ گو کہ کافی بڑا ہے لیکن اتنا بڑا نہیں کہ اپنے تیار کئے ہوئے سارے اسلحہ کا اسٹاک جمع رکھے۔ امریکہ میں تو برفباری بھی ہوتی ہے۔ کھلے آسمان تلے اگرچہ اسلحہ رہے تو کیا یہ کسی کام کے قابل رہ سکتے ہیں۔ برفباری، بمباری کے سامان کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس سامان کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس سامان کے لئے بڑے

بڑے گودام بھی نہیں بنا سکتے۔ جو ہیں وہ سامان سے بھرے ہوئے ہیں۔ نیا سامان تو روز ہی بنتا ہے اس لئے جب تک پہلے کا بنا ہوا یہ ضروری سامان فروخت نہیں کردیا جاتا۔ نئے سامان کو محفوظ حالت میں رکھنے کی گنجائش نہیں ہوسکتی اور جب ایک اچھا خریدار موجود ہو تو پھر توقف کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ مال کی نکاسی میں تاخیر کوئی اچھی تجارت نہیں ہے۔ تجارت میں روپے کی قدر کے ساتھ ساتھ وقت کی بھی قدر کرنی چاہیئے۔ خریدار کو بھی اسلحہ فوراً چاہئیں۔ معلوم نہیں کب ضرورت پڑ جائے۔ آدھی رات کو بھی ضرورت پڑ سکتی ہے اس وقت کس کا دروازہ کھٹکھٹایا جاسکتا ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ ہتھیار ہمیشہ تیار رکھے جائیں اور طبلِ جنگ کے سامنے۔ طبلِ جنگ کا ریموٹ کنٹرول دن دن کے اوقات میں۔ اپنی جیب میں اور رات کے وقت بستر پر تکیے کے نیچے یہ موجودہ حالات کے تقاضے ہیں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ریموٹ کنٹرول کتنے کام کی چیز ہے۔ آپ کی انگشتِ شہادت کی ہلکی سی جنبش کتنوں کو جامِ شہادت پلا سکتی ہے۔ تعداد مقرر کرنا آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ ریموٹ کنٹرول کی کئی قسمیں ہیں جن میں کچھ بے ضرر ہیں آپ اپنی کرسی پر (صوفہ بھی ہوسکتا ہے) بیٹھے بیٹھے اپنے ٹی وی کو ایک کوچے سے دوسرے کوچے میں پہنچا سکتے ہیں۔ یعنی اگر آپ کوئی فیملی پروگرام دیکھ رہے ہیں تو اس سے بھی زیادہ فیل پروگرام صوفے سے ہلے بغیر دیکھ سکتے ہیں۔ ٹی وی پر، آپ جانتے ہیں

سب سے اچھا پروگرام اشتہاروں کا ہوتا ہے۔ پان مسالے کا اشتہار ضرور دیکھنا چاہیے۔ یہ مسالہ آسمان سے منّ و سلویٰ کی طرح اترتا ہے اور جذبۂ حب المسالہ سے سرشار جوان، نوجوان، معمّر اور کمسن سبھی ہاتھ اٹھائے اس مسالے کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اس اشتہار کا وقت معلوم ہے تو ریموٹ کنٹرول سے کام لیجیے۔ منظر بھی بدل جائے گا اور آپ کے منہ کا مزا بھی۔ ریموٹ کنٹرول کی۔ ایک قسم ہوتی۔ اسے بچے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس ریموٹ کنٹرول کی نوعیت کھلونے کی سی ہے۔ یہ گھر میں یونہی کھلا پڑا رہتا ہے اور کبھی کبھی تو وقت پر ملتا بھی نہیں ہے لیکن وہ لوگ جنہیں دنیا کی فلاح و بہبود کا خیال ہمیشہ ستاتا رہتا ہے۔ ریموٹ کنٹرول جیسی کار آمد چیز کو ایسے معمولی کام پر ضایع نہیں کرنا چاہیئے۔ جب اپنے بیڈ روم میں بیٹھے یا لیٹے اس آلۂ دلکشا کا کوئی بٹن دبانے ہیں تو ان کے بیڈ روم سے کوسوں دور، کسی شہر میں بم پھٹ پڑتے ہیں اور انہیں چند منٹوں میں اپنے کارنامے کی اطلاع مل جاتی ہے جس کے فوراً بعد وہ ٹیلی ویژن پر انٹرویو دیتے اپنے اپنے غم و غصّہ کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ایسے ظالم خاطیوں کو ڈھونڈ کر فوراً تختۂ دار پر پہنچا دینا چاہیئے۔ اپنے بیڈ روم میں واپس پہنچ کر وہ لپتے ریموٹ کنٹرول کی معیّت میں آرام کی نیند سو جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے حالات کتنے بگڑ چکے ہیں۔ اب یہی ریموٹ کنٹرول کی معیت میں آرام کی نیند سو جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے حالات کتنے بگڑ چکے ہیں اب یہی ریموٹ کنٹرول صاحبانِ اقتدار کے شریکِ حیات ہیں۔ خدّامِ ادب ہمیشہ دست بستہ اور فوجیں ہر لمحہ کمر بستہ رہتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ خدّامِ ادب، بالعموم بیڈ روم کے اطراف و اکناف ہی میں رہا کرتے ہیں۔ حوالے کے لئے یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

سودا کی جو بالیں پہ گیا شورِ قیامت : خدّامِ ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے۔
نقش کوکن

آپ جانتے ہیں کہ انہی دنوں میر تقی میر کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ ہو گیا تھا۔ شورِ قیامت تو ان کے گھر نہیں گیا صرف گھر کے ہی لوگ تھے جنہیں مشورہ دیا گیا۔ سرہانے میر کے آہستہ بولو : ابھی ٹک روتے روتے سو گئے ہیں ــــ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میر تقی میر کا دل شام ہی سے اداس ہو جایا کرتا تھا۔ لیکن ان دنوں دنیا کے حالات اتنے خراب نہیں تھے۔ شخصی حالات کی بات الگ ہے لیکن آج تو دنیا اس طرح چل رہی ہے جیسے اپنے محور پر نہیں، جلتے کوئلوں کے الاؤ پر چل رہی ہو۔ یہ تشبیہ شاید آپ کو پسند نہیں آئی لیکن آپ ہمارا مطلب سمجھ تو گئے ہیں۔

امریکہ نے ہتھیار فروخت تو کر دیئے لیکن اہلِ امریکہ پریشان ہیں کہ ان ہتھیاروں کا خریدار، انہیں کس کے خلاف استعمال کرے گا۔ ان کے خیالات اور نظریئے ان کے اپنے خیالات، نظریئے ہیں۔ اور ہم ان میں دخل نہیں دینا چاہتے۔ لیکن ہم نے سنا ہے کہ اہلِ امریکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اسلحہ 'پانچ' کے خلاف استعمال ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے ان پانچ کی فہرست میں اپنا نام آخر میں رکھا ہے۔ اصل میں یہ فہرست کیا ہے اچھی خاصی غزل ہے اور غزل میں مقطع تو ہونا ہی چاہیئے۔ اپنا نام یا تخلّص کے ساتھ۔ غزل تو اچھی ہے اس میں تخیلات اور مفروضات اچھے استعمال کئے گئے ہیں مقطع البتّہ ہمیں پسند نہیں آیا۔ اس میں مکرِ شاعرانہ کی بو باس ہے جیسے کہ غالب کے اس شعر میں تھی ؎

بہرا ہوں میں تو چاہیے دونا ہو التفات : سنتا نہیں ہوں بات مکرّر کہے بغیر

آپ کو دنیا کے سارے حالات کا علم ہے لیکن یہ بات شاید آپ کو معلوم نہیں ہوگی کہ غالب کے اشعار کی تشریح اب بذریعہ کمپیوٹر ہوگی شارحین بہت کر چکے ــــ!

••

# "رُوبرُو"

از جاوید دروے
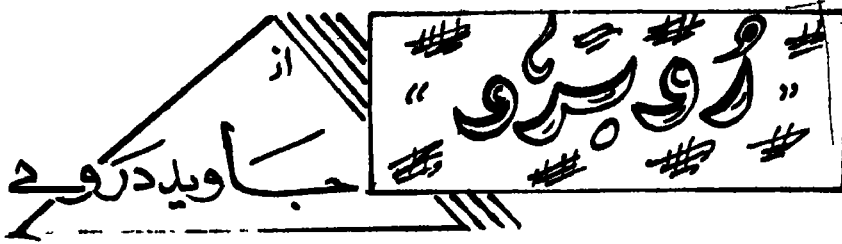
## گدھے

بےچارہ گدھا اپنی کم عقلی، سادہ لوحی، اور نرم دلی کے باعث شروع سے ہی کسمپرسی اور ذلّت کی زندگی جیتا رہا ہے۔ مگر حقیقت میں یہی جانور آدمی کے لئے بہت مفید اور کار آمد بھی ہے۔ اسی لئے تو جانوروں کی منڈی میں اس کی قیمت دوسرے جانوروں کے مقابلے میں حیرت انگیز طور پر اونچی رہا کرتی ہے۔ گو ہمارے ملک میں گدھوں کی کمی نہیں مگر اچھے گدھے آسانی سے میسّر نہیں آتے۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے حکومت نے حال ہی میں بیکانیر میں اپنی طرز کا پہلا اور جدید فارم قائم کیا ہے۔ جہاں اچھے گدھوں کی افزائشِ نسل ہوگی۔ حکومت کے اس دانشمندانہ اقدام پر خوشی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے ملک میں سیاسی سطح پر حوصلہ افزا تبدیلیاں ہوتی جا رہی ہیں اور اب امید ہو چلی ہے کہ بیکانیر کے اس فارم سے ملک کو اچھی قسم کے سیاسی گدھے فراہم ہو سکیں گے۔

●

## "دُودھ ہی دُودھ"

ملک کے مختلف دودھ جمع کرانے کے مراکز پر اب اتنا دودھ جمع ہونے لگا ہے کہ حکومت کے عملے کے لئے اس کی فروخت اور تقسیم مسئلہ بن گئی ہے۔ اتنی بڑی مقدار میں جمع ہونیوالے دودھ کو فروخت کرنے کے لئے ظاہر ہے اس کی قیمت کم کرنا پڑے گی اور قیمت کم کرنے کی بات اور نیّت کو ہمارے سیاسی آقاؤں نے ہمیشہ کے لئے ملک بدر کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ وافر مقدار میں آنے والا دودھ حکومت کے عملے نے سمندروں اور ندیوں میں بہا دینے کا کارِ نیک شروع کر دیا ہے۔ یہ دودھ کی ندیاں بہانے اور سمندروں کو دودھ میں بدل دینے کی انقلاب آفریں کوشش بیشک ہمارے اربابِ اقتدار کی اخلاصِ نیّت، عوام اور ملک کی بہتری کے لئے ان کے نیک جذبے کے ساتھ دنیا کے سامنے ہماری بے پناہ پیداوار، معاشی ترقی اور ہماری منفرد دانشمندی کو ظاہر کرتی ہے۔ مگر اب سُنا جا رہا ہے کہ حکومت کی دودھ بہا دینے کی دریا دلی کچھ ماہر سیاستدانوں کو جو ملک اور قوم کی فکر میں مسلسل گھُل گھُل کر چربی کے ڈھیر ہوتے جا رہے ہیں بُری تو نہیں البتہ کچھ عجیب سی ضرور لگی۔ لہٰذا آئندہ اس وافر مقدار دودھ کا کریا کرم کرنے کے لئے یہ سوچا جا رہا ہے کہ اسے ممبرانِ اسمبلی اور ممبرانِ پارلیمنٹ کے علاوہ ملک کی دوسری بیشمار سیاسی مقتدر شخصیتوں کو مفت مہیا کیا جائے تاکہ یہ ساری شخصیتیں جو اب تک پُوتوں پھلتے تو رہے ہیں اب دودھوں نہاتے بھی رہیں گے۔ اس دانشمندانہ فیصلے سے حکومت کو تو ثواب جاریہ پانے کا شرف حاصل ہوگا۔ علاوہ بریں ملک کے کروڑوں غریب فاقہ کش جو ایک مٹھی چاول کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بیچ دیتے ہیں یا پھر ترس ترس کر سو رگیا تش ہوتے ہیں

نقشہ کو کم

ان مرحومین کی روحوں کو شانتی بھی نصیب ہوگی۔ آم کے آم اور گٹھلیوں کے دوگنے دام بنانے والی ایسی ماہرانہ معاشی ترقی کی تراکیب کو ہماری بے مثال حکومت اور ہمارے سیاسی آقا اسی نیک اور عمل جذبے سے آزماتے رہے تو بہت جلد ہمارا یہ خوشحال ملک خوشحالی کی عام بلندیوں کو چھولے گا ــــ ..

بہت جلد اتنے بڑے سرمایہ دار ہو جائیں گے کہ وہ خود ہی بڑی آسانی سے اس ملک کو خرید سکیں گے۔ اور بیچارے عوام؟ وہ فرقہ دارانہ کشیدگیوں، آپسی فتنوں، بلووں، فسادوں، بے روزگاری، بدحالی اور جان لیوا مہنگائی کے ہاتھوں کب کے زندہ درگور ہو چکے ہوں گے۔ ظاہر ہے جب بانس ہی نہ ہوں گے تو بانسریاں کہاں سے بجیں گی ــــ ..

***

# بیرونی قرض یا جان لیوا مرض

ورلڈ بینک اور دوسرے بیرونی مالی اداروں سے ہماری حکومت اپنے ناکام منصوبوں کو کامیاب کرنے کیلئے اربوں ڈالرس کا قرض لینے کی جرأت مندانہ روائت کو دیانتداری سے جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس بھاری قرض کے لئے ہماری حکومت ہر سال بطور سود تقریباً سو کروڑ ڈالرس ادا کرتی ہے۔ آزادی کے بعد سے تقریباً پچاس برسوں تک ہمارے ملک کی مختلف حکومتوں نے بیرونی مالی اداروں اور ملکوں سے قرض لئے ہیں۔ اس کے روشن نتائج مثلاً مختلف اسکیموں، پلانوں، منصوبوں اور خوابوں کی تعمیر کا لامتناہی سلسلہ بدستور جاری و ساری ہے۔ قرض حاصل کرنے کے معاملات میں ہمارا ملک اتنا ماہر ہے کہ ڈنمارک جیسا ملک جو ہمارے ملک کے کسی بھی تعلقے سے چھوٹا ہوگا، ہمارا ملک اس ملک کا بھی مقروض ہے۔ قرض مسلسل اور اس کا بے تحاشہ سود ادا کرتے رہنے سے عوام کو اب یہ خدشہ لاحق ہوگیا ہے کہ کہیں وہ دن نہ آجائے کہ اس ملک کا سودا کرنا پڑے۔ اور کوئی خریدار ہی نہ ملے۔ مگر معاشیات کے ماہر ہمارے ایک دوست کا کہنا ہے کہ ہمارے ملک کیلئے خریدار کا مسئلہ بالکل نہیں ہوگا وجہ یہ کہ ہمارے ملک کے بے شمار سیاستداں

بقیہ صفحہ پر

سندھی شاعری

## افریقہ جا الکشن

ربجھیم ایم بسیاقی
کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ

الکشن جو دیس ین زدل ایلو ہے
عجب حال گوریا قوم جو زہیلو ہے
ظلم چالیس ورشا جو کھیلو ہے
پڈھاری آتاں منڈیلا اچوایلو ہے
آتاں سگلو نقشو بدل لے لو ہے
آتاں مالک افریقہ جو کالو ہے
چلا چالیا لاگا بادا تمی
آتاں بھاؤ تیجو زوہے ٹھاؤ ہے
دلیسائی تمی ووٹ دیا ین بگھا
لے این سی مانس بکی شانو ہے

تعلیم حاصل کرنا زندگی کا ایک شاندار مقصد ہے۔ اور اوپن یونیورسٹی نظام اس قابلِ تعریف مقصد کے حصول کے لئے ایک طاقتور ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ اس نظام کا مقصد نوجوانوں، گھریلو خواتین، زرعی اور صنعتی مزدوروں اور پیشہ ور افراد کے لئے اعلیٰ تعلیم کے مواقع میں اضافہ کرنا ہے۔ جو اپنی پسند کی تعلیم اپنے پاس موجودہ وقت کے حساب سے جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی میں بھی غیر رسمی تعلیم پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں یونیورسٹی تعلیمی نظام اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء کی مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد کو جگہ فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس نظام کے تحت آبادی کے محض سات فیصد حصے کو ہی تعلیمی سہولیات دستیاب ہیں۔ یونیورسٹیوں کو درپیش وسائل کی زبردست قلت کے پیشِ نظر مسائل اور پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا تعلیم فراہم کرنے کے ایک ایسے نا پائیدار متبادل کی ضرورت ہے جو تعلیم کے خواہشمند تمام لوگوں کو تعلیم فراہم کر سکے۔

غیر رسمی تعلیم موثر طریقے سے ایسا ایک نظام فراہم کر رہی ہے جس کو مراسلاتی تعلیم، ہوم اسٹڈی (گھریلو تعلیم) آزاد تعلیم، اوپن لرننگ، ایکسٹرنل اسٹڈی جیسے مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے اس کا تعلق ان تمام تعلیمی نقش کو کن پروگراموں سے ہے جو ایک تعلیمی ادارہ طلباء کو امتحان میں شامل ہونے کا اہل بنانے نیز تعلیمی اداروں میں باقاعدہ کلاسوں میں شامل ہوئے بغیر تعلیمی لیاقت حاصل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔

اس کے علاوہ غیر رسمی تعلیم طلباء کو موضوعات کے انتخاب اور انہیں سیکھنے کے لئے وقت سے متعلق آزادی بھی دیتی ہے۔

مراسلاتی تعلیم کی شروعات ۱۸۴۰ میں اسحاق پٹ مین کے شارٹ ہینڈ کورسوں کے ساتھ ہوئی تھی۔ لیکن غیر رسمی تعلیم کے شعبے میں اس کا عالم گیر اثر ۱۹۶۹ء میں انگلینڈ میں ملٹن کینز میں اوپن یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ رونما ہوا۔ آج پوری دنیا میں غیر رسمی تعلیم کے تقریباً ۷۵۶ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں دو کروڑ دس لاکھ سے پڑھائی کی طرف راغب نہ ہوتے یا پھر برسرِ روزگار ہونے یا گھر کے کاموں میں بندھے ہوئے ہونے کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر پائے یا پھر وہ طلباء ہوتے ہیں جو اپنی تعلیم اپنے پاس موجودہ وقت کے حساب سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

یونیورسٹی کے جو کورسیز بہت مقبول ہیں ان میں گائیڈ لینس، خوراک اور غذائیت اور دیہی سرٹیفکیٹ کورس، بی اے کی ڈگری کی تیاری سے متعلق پروگرام، مینجمنٹ اور دیہی ترقی میں ڈپلوما، اعلیٰ تعلیم آرٹس، سائنس اور کامرس میں ڈگری پروگرام، بزنس مینجمنٹ اور غیر رسمی تعلیم میں ایم اے کی ڈگری شامل ہے۔

داخلے کے لئے درکار (تعلیمی) اہلیت، موضوعات کا انتخاب سے متعلق ضوابط کے لچکدار اور آسان ہونے نیز تازہ ترین ٹکنالوجی کے استعمال کی

وجہ سے اس نظام میں طلباء کے اندراج کی تعداد آہستہ آہستہ روایتی نظام پر سبقت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ آٹھویں منصوبے کے دوران غیر رسمی تعلیم کے شعبے میں مزید چالیس فی صد اندراج ہونے کی توقع ہے۔ یہ بھی توقع ہے کہ آٹھویں منصوبے کے اختتام تک اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں طلباء کے کل اندراج کا ۱۶.۵ فی صد غیر رسمی تعلیم کے نظام کے تحت ہوگا۔“

(ن۔خ۔آ۔ ۹۴۔ ۲۔ ۸)
94/6

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ۔ میرا انتظار دیکھ
علامہ اقبال

# سوال

ایس نظام الدین سعد، ای ایس انگلش اسکول، لوٹر تو ڑیل

میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں
نشاط و کیف میسّر ہے صرف طاقت کو
بڑا محال بچانا ہے جانِ عصمت کو
نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ہے راحت کو
ہے کربلا کا سماں کیوں غریب خانے میں
یہ انتشار کا عالم ہے کیوں زمانے میں
میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں
رُخوں پہ آج ملمّع ہے عجز و الفت کا
دلوں میں رہتا ہے انبار بغض و نفرت کا
ہر ایک فرد پجاری ہے صرف دولت کا
خلوص و اُنس کا ملتا نہیں ہے نام و نشاں
چلا گیا کہاں یارب محبتوں کا جہاں
میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں
ہے رنگ و نسل کا فتنہ جہانِ فانی میں
نہیں ہے فرق کوئی خون اور پانی میں
نفاق ذہن میں، اُلجھا اُڑ زندگانی میں
سمجھ میں آئے بھلا کیسے آج یہ نکتہ
بشر یہ جائے کہاں جب سکوں نہیں ملتا
میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں

نظام نو ہے کہ ہر سُو ہے آج ننگا پن
حیا و شرم ہے اوڑھے غلاظتوں کا کفن
رَوِش رَوِش ہے مکدّر، گھٹا گھٹا ہے چمن
سکونِ قلب میسّر نہیں زمانے میں
خزاں کا دور ہے اب کیوں نگار خانے میں
میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں
دھرم کے نام پہ انساں ہے برسرِ پیکار
کسی کے ہاتھ میں خنجر، کسی کے ہاتھ میں تلوار
عجیب شہر ہے، ہر شئے یہاں ہے پُر اسرار
حدِ نگاہ قیامت کا ایک منظر ہے
زمیں پہ تیری خدایا فساد کیونکر ہے
میں اپنے آپ سے اکثر سوال کرتا ہوں

نمازیں ہیں تیری بے کیف و بے ذوق
تجھے پھر سربلندی کیا عطا ہو؟
تماشہ ہے تیرے سجدوں کا عالم
کہ جیسے مرغ دانہ چن رہا ہو
(صولت علوی)

# مَلکُ الموت

● سراج یونس سُروے (بحرین)

نہ جانے کیوں لوگ میرے نام ہی سے گھبراتے ہیں۔ جہاں پس منظر میں نظر آیا، زندگی کی دُعا مانگنے لگتے ہیں۔ جبکہ میں انکو ایسی نعمت عطا کرتا ہوں جو انہیں بہت سے دُکھوں سے نجات دلاتی ہے اور بہت سے جذبوں کا بھرم رکھ لیتی ہے۔ عجیب چیز ہیں یہ انسان بھی! جب دنیا میں آتے ہیں روتے ہیں اور جب جاتے ہیں شور مچاتے ہیں۔ مگر مجھے کیا میرا نام ہی 'موت کا فرشتہ' ہے اور میرا کام زندگی چھینا ہے۔ سو میں کرتا رہتا ہوں۔

مگر جب مجھے یہ کام مغرب میں کرنا ہوتا ہے تو بڑے آرام سے کر لیتا ہوں کیونکہ وہاں کے لوگ مرنے والوں کے لئے چیختے چلّاتے نہیں اور مرنے والا بھی پسماندگان کی فکر میں ہلکان نہیں ہوتا۔ لیکن جب مشرق میں یہ کام کرنا پڑتا ہے تو بڑی مشکل پیش آتی ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت کی رُوح قبض کرنیکا حکم ملا۔ میں جب اس کے گھر پہنچا تو رات کا وقت تھا۔ اس کا پانچ سالہ بچّہ اس کے قریب بیٹھ کر اس کا سر دبا رہا تھا۔ عورت نیم بیہوشی کے عالم میں پڑی تھی۔ بچہ ننھے ننھے ہاتھ پھیلا کر دُعا مانگنے لگا "اے خدا! تو میری ماں کو اچھا کر دے۔ اگر وہ مر گئی تو میں دنیا میں اکیلا رہ جاؤنگا۔" میں نے بچے سے کہا "بیٹا! تم روتے کیوں ہو؟ اگر یہ مر جائے گی تو تمہارا کوئی رشتہ دار پال لے گا۔ بچہ آنسو پونچھتے ہوئے بولا "تم نہیں جانتے کوئی بھی رشتہ ماں کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس کے بغیر میں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔" میں نے کہا "تم اپنی ماں کے بدلے میں مرنا پسند کرو گے" اس نے کہا "ایک بار نہیں دس بار میری ماں مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے' اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ شاید کوئی قبولیت کا لمحہ تھا جو میرے اور عورت کے درمیان آ گیا بچّے کے معصوم آنسوؤں کا سمندر حائل ہو گیا۔ جسے پار کرنا میری دسترس سے باہر تھا۔ کسی غیر مرئی طاقت سے میرے پاؤں پیچھے ہٹے۔ میں انہیں وہیں چھوڑ کر اپنی دوسری منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

بیس سال بعد مجھے کل پھر اسی گھر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ گلی وہی تھی۔ محلہ وہی تھا لیکن گھر کی ہیئت بدل چکی تھی۔ بوسیدہ کوٹھڑی کی جگہ ایک خوبصورت مکان بن گیا تھا۔ جب میں مریم (اس بڑھیا) کے کمرے میں پہنچا تو وہ گندے سے بستر میں لیٹی کراہ رہی تھی۔ جونہی اسے میرے آنے کا احساس ہوا تو وہ اپنے بیٹے کو آوازیں دینے لگیں "بیٹے جاوید! میرے پاس آؤ، میرا دل گھبرا رہا ہے بیٹے جلدی آجاؤ"

مریم پھر بولی "میرے چاند، میرے بیٹے، میرے پاس آؤ" مگر وہ وہیں سے چیخا "اماں! کیا بات ہے؟ خواہ مخواہ پریشان کرتی ہو، تمہیں پتہ نہیں نوری کی طبیعت خراب ہے" میں نے برابر والے کمرے میں جھانک کر دیکھا نوری سر پر پٹی باندھے لیٹی تھی اور جاوید سیب کاٹ کر اسے کھلا رہا تھا، دونوں آپس میں کسی فلم کی باتیں کر رہے تھے۔ اچانک جاوید کی نظر مجھ سے ملی تو اس کی حالت بگڑنے لگی اس نے جلدی سے نوری کو پانی پلایا اور لگاتار گڑگڑا کر دُعا مانگنے لگا "یا اللہ!

"میری نوری کو ٹھیک کر دے، اسکی عمر دراز کر دے۔

ہر چند کہ میرے پاس پروا ... رب مریم کا ہی تھا لیکن میں نے اسے آزمانے کے ... اگر اس وقت تمہاری ماں اور تمہاری بیوی دونوں کی زندگی خطرے میں ہے۔ تم دونوں میں سے کسی ایک کو بچا سکتے ہو۔ وہ جلدی سے بولا" آپ میری نوری کو چھوڑ دیں میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں نے کہا اچھی طرح سوچ سمجھ کر خدا سے دعا مانگو۔ تمہاری ماں زندگی کے آخری لمحات قریب ہیں۔ اس نے لاپرواہی سے کہا۔ ویسے بھی وہ اب بہت ضعیف ہے اور اس کی زندگی کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ میں نے کہا کیا تم ضرورت کے تحت محبت کرتے ہو اس نے جواب دیا ایسے بھی میں خود غرض نہیں البتہ اپنی ضرورت سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا۔ تمہاری ماں نے تمہیں بہت مشکل سے پالا تھا۔ تمہیں یاد ہے جب تم چھ ماہ کے تھے کہ تمہارا باپ مر گیا تھا اور یہی عورت تھی جس کے لئے تم پانچ سال کی عمر میں زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے۔ اس نے کہا ہاں مگر اب میں اپنی ماں کے بغیر زندہ رہ سکتا ہوں۔ مگر نوری کے بغیر نہیں۔ میں اس سے شدید محبت کرتا ہوں۔ وہ میرے بچے کی ماں ہے اور پھر میری ضرورت بھی ہے۔

وقت گزر رہا تھا۔ میں فوراً مریم کی طرف بڑھا۔ وہ پھر التجا کن نظروں سے مجھے دیکھنے لگی اس سے پہلے کہ وہ مجھ سے مہلت مانگتی میں نے اس کی روح قبض کر لی۔ اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ چارپائی پر گر گئے۔ مگر آنکھیں اب بھی کھلی تھیں شاید کچھ دیکھنے کے لئے......!!

بقیہ مراٹھواڑہ یونیورسٹی

کے زور دار ردعمل کا اظہار کم کیا ہے۔ لیکن یہ طے ہے کہ الیکشن کے وقت وہ اپنا زور ووٹنگ میں دکھلائیں گے اور شاید کانگریس کو یہ مہنگا بھی پڑے۔ جن مراٹھا ایم ایل اے حضرات تبدیلیٔ اسم کی حمایت کردی ہے۔ انہوں نے مہاراشٹر کی حکومت مراٹھوں کے ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ اسی دور اندیشی کے خیال سے حمایت کی ہوگی۔ نامنتر کا فائدہ البتہ شیوسینا کو ہوگا۔

مراٹھواڑہ کی تقریباً سبھی اسمبلیوں پر شیوسینا قابض ہو چکی ہے۔ پچھلے دس برسوں میں شیوسینا نے وہاں کے ووٹروں کی سطح تک پہنچ کر اپنا ووٹ بینک پیدا کیا ہے۔۔۔

(بشکریہ "ارژنگ ادب" دھولیہ)

# کھجور

## قدرت کا عطا کردہ بہترین تحفہ

کچھ خشک پھل اور میوے مثلاً اخروٹ، مونگ پھلی، چلغوزہ، کھجور وغیرہ عام انسانوں کی دسترس سے باہر تو نہیں ہیں لیکن لوگ پابندی سے ان کا استعمال نہیں کر پاتے۔ ان میں مونگ پھلی اور کھجور ایسے پھل ہیں۔ جنہیں لوگ چاہیں تو آسانی سے فراہم کر سکتے ہیں اور باضابطہ استعمال کر کے ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن انکی خصوصیات اور طبی فوائد سے ناواقفیت کے سبب لوگ انہیں استعمال نہیں کرتے، اور اس طرح وہ قدرت کی ایک بیش قیمت نعمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

کچھ لوگ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ بیس پچیس روپئے فی کلوگرام کی قیمت سے فروخت ہونیوالی کھجور کافی گراں ہے کیونکہ اس کے اندر کافی مقدار میں فالتو شئے (بیج) نکلتی ہے۔ لیکن اس کی اہمیت و افادیت جاننے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کھجور کافی ارزاں ہے کیونکہ ایک آدمی کے لئے تین چار کھجوریں ایک دن کی خوراک کے لئے کافی ہیں اور ایک کلو مقدار ایک مہینہ تک استعمال کی جا سکتی ہے۔

سڑک کے کنارے فروخت کرنیوالے دکانداروں یا ہاکروں سے کھجوریں خریدنے میں احتیاط برتنا چاہیئے کیونکہ دھول پڑنے اور مکھیوں کے بھنبھنانے سے کھجوریں خراب ہو جاتیں ہیں اور اپنی افادیت کھو دیتی ہیں۔ لہٰذا خشک پھل کی دکانوں یا ایسی جگہوں سے خریدنا چاہیئے جہاں محفوظ طریقے سے رکھنے کا معقول انتظام ہو۔

طبی مطالعے سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ کھجور میں ۲ فی صد پروٹین، ۶۷٫۲ فی صد شکر، ۰٫۷۳ فی صد کیلشیم، ۱٫۳ فی صد معدنی نمک اور ۰٫۲ فی صد روغن، ۱۰٫۶ فی صد آئرن، ۰٫۰۸ فی صد فاسفورس پائے جاتے ہیں۔

کھجور کی افادیت کے سلسلہ میں یہ انکشاف کافی اہم ہے کہ ایک سو گرام کھجور میں ۶۰۰ آئی یو وٹامن 'اے' اور ۳۰ آئی یو وٹامن 'بی' دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کھجور میں منگانیز، پوٹاشیم اور سوڈیم کی بھی اچھی مقدار مل جاتی ہے۔

اس طرح کھجور کے تجزیاتی مطالعہ سے معلوم ہوا کہ آئرن، کیلشیم، شکر اور فاسفورس کی کافی مقدار اس خشک پھل میں پنہاں ہے۔ روغن کی قلیل مقدار اور زود تحلیل شکر کے سبب یہ متوازن غذا کی بہترین متبادل ہے۔

یوں تو کھجور کی ایک خاص مقدار کا روزانہ استعمال کئی نقطۂ نگاہ سے مفید ہے لیکن موٹاپے سے نجات پانے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر نے جن افراد کو بازار کی چینی استعمال کرنے سے پرہیز کرنے کی صلاح دی ہے۔ وہ کھجور کا شوق سے استعمال کر سکتے ہیں، جو بچے چاکلیٹ کھانے کے عادی ہیں اور اس کا استعمال مضر ثابت ہو رہا ہے۔ انہیں کھجور کھلا کر ان کی عادت چھڑائی جا سکتی ہے۔ اور کھجور کے استعمال سے انہیں کافی مقدار میں آئرن دستیاب ہو جاتا ہے۔ جو افراد خون کی کمی کے شکار ہیں ان کے لئے کھجور کافی مفید ہے۔

چونکہ کھجور خون کی کمی کو دور کرنے والی

ایک بہترین غذا ہے، اس لئے حاملہ خواتین کو چاہئیے
کہ وہ کھجور کا استعمال اپنے معمول میں شامل کرلیں ۔
کیلشیم ہڈیوں، دانتوں اور جبڑے کی ساخت میں غیر
معمولی کردار ادا کرتا ہے اس لئے ماں کے بطن میں پرورش
پانے والے بچوں کو کھجور سے کافی فائدہ پہنچتا ہے، بچوں
کی نشوونما اور بال کے لئے کھجور میں ملنے والی فاسفورس
بھی اہم ہے، جن افراد کے بال جھڑتے ہوں انہیں تو
آج ہی سے کھجور کا استعمال بلاناغہ شروع کردینا چاہئیے ۔
کھجور کی ایک اہم خصوصیت قبض کشا ہونا ہے،
اس لئے جو لوگ قبضیت کے مریض ہیں، ان کے لئے کھجور
اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے ۔ رات میں کھجور کی گٹھلی نکال کر
اسے ایک گلاس پانی میں ڈال دیں اور صبح خالی پیٹ
اسے پی جائیں ۔ کھجور کے ساتھ منقع اور انجیر بھی بھگو لیں
تو اس کے فوائد میں کئی گنا اضافہ ہوجاتا ہے ۔
لہٰذا کھجور ایک مقوی اور وٹامن سے
بھرپور غذا ہے ۔ افادیت کے لحاظ سے یہ کچھ زیادہ گراں
نہیں ۔ اس کا استعمال طاقت و توانائی اور کمزوری کو
دفع کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے ۔ بچوں، بوڑھوں،
عورتوں اور مردوں کے لئے یہ یکساں مفید ہے ۔

## لوئی پاسچر

دیوانے کتے کے کاٹے کا علاج دریافت کرنے والا

لوئی پاسچر ایک چمڑا رنگنے والے کا بیٹا تھا وہ ۲۷ دسمبر ۱۸۲۲ء
کو پیدا ہوا، اس کی شہرت کا سبب یہ تھا کہ اس نے دیوانے کتے
کے کاٹے کا علاج دریافت کرکے تہلکہ مچادیا کیونکہ اس سے پہلے
دیوانے کتے کے کاٹے کا معاملہ لاعلاج سمجھا جاتا تھا اور لوگ

نقش کوکن

اس سے دہشت کھاتے تھے، لوئی پاسچر ۱۸۴۲ء میں
گریجویٹ ہوا پھر اس کے بعد وہ پہلے طبعیات کا پروفیسر
مقرر ہوا پھر کیمسٹری کا، ۲۸ ستمبر ۱۸۹۵ء کو پاسچر کا انتقال
ہوگیا ـــــ ..
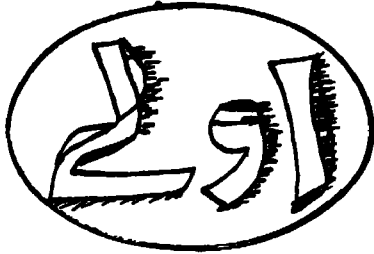
بارش کے موسم میں جب برف کے بڑے بڑے گولے
زمین پر گرنا شروع ہوتے ہیں تو بچوں میں انہیں بٹورنے کی
ہوڑ سی لگ جاتی ہے ۔ یہ برف کے گولے جنہیں عام زبان
میں اولے کہا جاتا ہے دراصل بارش کے ہی قطرے ہوتے
ہیں ۔ مگر یہ منجمد ہوچکے ہوتے ہیں ۔ بارش کے ننھے ننھے
قطرے جب بہت اونچائی پر چلے جاتے ہیں تو سخت
سردی کی وجہ سے جم جاتے ہیں ۔ اور یہ منجمد قطرے
ہوا کے زور پر کئی بار اوپر یخ بستہ ہواؤں میں جاتے ہیں
تو ان کے گرد مزید برف جمتی جاتی ہے جس سے
یہ بڑے ہوجاتے ہیں ۔ کیونکہ ہر بار اوپر جانے
سے یہ بڑے ہوجاتے ہیں اور نتیجہ میں بھاری
ہوجاتے ہیں ۔ اور جب ہوا ان کا بوجھ
اٹھانے سے انکار کردیتی ہے تو یہ بے چارے
زمین پر گرنا شروع ہوجاتے ہیں ۔ جو اولے کہلاتے
ہیں ـــ ..

★

جنوری ۹۴ء کا شمارہ موصول ہوا۔ اس بار سارے مضامین قابلِ تعریف ہیں البتہ ذکر و فکر کے کالم مولانا وحید الدین خان کی غیر موجودگی سے کمی محسوس ہوئی۔ شرف کمالی کی کوکنی شاعری بھی خوب ہے۔

ابراہیم بغدادی

★

ماہنامہ نقشِ کوکن شہر جلگاؤں کی راشٹریہ کالا مندر پبلک لائبریری میں میں باقاعدہ پڑھتا ہوں۔ یہ رسالہ صرف رسالہ نہیں بلکہ کوکن میں اشاعتِ علم و ادب کی باضابطہ تحریک کا اہم رکن ہے۔

۱۹۶۷ء میں جون تا اگست اس زمانہ میں ایڈیڈ اردو اسکول اورن ضلع قلابہ (حال میں رائیگڑھ) میں بحیثیت مدرس کام کرنے کا اتفاق ہوا تھا۔ ایک بار سیرت کے جلسہ میں جناب مہر سہلائی و جناب علی ایم شمسی آئے تھے تو ملاقات ہوئی۔ اسٹاف ممبران دو دوستوں میں محترمہ عقیقہ داکھوے، جناب منیر راکھے، وغیرہ تھے۔ بستی زن ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد اسماعیل شیخ اگ کلرک سراج پانڈے تھے، میرے عزیز شاگرد محمد سہیل حسن خان سونڈے، عشرت جہاں زودے، رئیس احمد مجاور، نیلوفر بختی وغیرہ تھے۔ تریل کے احمد خان دیشمکھ ساتھی ٹیچر تھے۔
آج نقشِ کوکن پڑھتا ہوں تو سبھوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

نقیبِ کوکن

میرا یہ خط شائع فرمائیں ممکن ہے کسی سے رابطہ قائم ہو جائے۔

شیخ عبدالمنان جلگانوی
۲۶۰ بالاجی پیٹھ، جلگاؤں ۴۲۵۰۰۱

★

نقشِ کوکن کے لئے ضروری بات نظر میں لانا بہتر سمجھتا ہوں کہ لوگ مذہب کو بھول رہے ہیں لوگوں کی یادداشت کیلئے ہر شمارہ میں مذہبی باتوں کو بڑھا دیں۔ ہر ماہ کی فضیلت، کبھی فرعون، شداد، ہامان و قارون کے قصے اس طرح سلسلہ جاری کریں تو آئندہ نسل کو مذہبی باتیں معلوم ہونگی۔ شرف کمالی کی کوکنی شاعری کو بند کر کے مذہبی باتیں لکھیں۔

ایچ آر پرکار، ملنڈ، بمبئی

★

فروری اور مارچ کا نقشِ کوکن کافی دلچسپ اور قارئین کی معلومات کو بڑھاوا دینے والا ہے۔ جناب یوسف ناظم نے کوکن کے اہم ٹیلینٹڈ شخصیتوں کا ذکر کیا ہے لیکن اس میں کوکن کے اہم ڈاکٹروں کو بھول گئے۔ خصوصاً مرحوم ڈاکٹر خواجہ اور آج کے مشہور ڈاکٹر اندرے جو ماہر سرجن اور اچھے سوشل ورکر بھی ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کوکن کے طالب العلم کی ہمت افزائی کرتے ہیں کیا انہیں عربی فارسی کے لئے کوئی ایوارڈ دیا جاتا ہے[1]؟

عبداللہ محمد گولنداز۔ ورلی: بمبئی۔

---

[1] کوکن کا کوئی طالب العلم فارسی مضمون نہیں لیتا۔ البتہ تھانہ ضلع کے بچے عربی مضمون لیتے ہیں۔ لہٰذا ان میں کثیر نمبر حاصل کرنے والے طالب العلم یا طالبہ کو انعام دیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

## عثمانیہ یونیورسٹی سے ایک سال میں ڈگری

عثمانیہ یونیورسٹی ملک کی واحد یونیورسٹی ہے جس میں ایک ہی بار میں امتحان دے کر بی اے/بی کام کی ڈگری حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی ۱۹۷۳ء سے ایک ہی نشست میں بی اے/بی کام، ایم اے/ایم کام کے امتحانات خارجی امتحان اسکیم کے تحت لے رہی ہے۔ ایک نشست میں امتحان کا مطلب ہے کسی بھی ڈگری کورس مثلاً بی اے/بی کام ڈگری کیلئے پہلے دوسرے اور تیسرے سال کے تمام امتحانات ایک ساتھ لے لئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ طالب علم جو بارہویں جماعت یا ایچ ایس سی (10+2) کے آگے کسی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکا ہے وہ ایک سال میں ڈگری حاصل کر سکتا ہے۔ ایم اے اور ایم کام کے ۲ سالہ ڈگری کورس کے لئے بھی یونیورسٹی نے ایک نشست میں امتحان دینے کا انتظام کیا ہے مزید تفصیلات اور پراسپکٹس کے لئے گائیڈنس

نقش کوکن

بیورو، ایکسٹرنل ایگزامینیشن پوسٹ بکس نمبر ۲۱۱۔ جی پی او حیدرآباد کو ۲۰ روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ (ڈی ڈی) یا آئی پی او بمعہ جوابی لفافہ روانہ کریں۔ بلا کسی پینل فیس کے رجسٹریشن کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ پینل فیس کے ساتھ رجسٹریشن ۳۱ مئی ۱۹۹۴ء تک کیا جائے گا۔ عمر اور علاقہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

## افریقی نیشنل کانگریس کے ۱۷ مسلم امیدوار

جوہانسبرگ (فانا) مسٹر نیلسن کی قیادت میں افریقی نیشنل کانگریس (A.N.C) اپریل میں ہونے والے پہلے غیر نسلی انتخابات میں جن 200 امیدواروں کو کھڑا کر رہی ہے۔ ان میں 17 مسلمان ہوں گے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ احمد کترڈا، ۲۔ ڈلا عمر، ۳۔ قادر اسمال، ۴۔ عزیز پہاڈ، ۵۔ محمد ولی موسیٰ، ۶۔ ابراہیم اسمٰعیل ابراہیم، ۷۔ مسز فیروزہ آدم ۸۔ اسمٰعیل ریپرڈ، ۹۔ ایوب عباسات، ۱۰۔ حسن سولومن، ۱۱۔ اسمٰعیل میر، ۱۲۔ مسز آمنہ کچیلیا ۱۳۔ مسز فاطمہ مجیج، ۱۴۔ موسیٰ مولی، ۱۵۔ مسز فریدہ محمد ۱۶۔ فیروزہ کچالیہ اور ۱۷۔ ابراہیم رسول۔

دریں اثنا یہاں کچھ مسلمانوں نے اسلامک پارٹی آف ساؤتھ افریقہ کی بنیاد بھی ڈالی ہے 23 جنوری کو اس کے تاسیسی اجلاس میں علی خان کو اس کا ایگزیکیٹیو پریسیڈنٹ نامزد کیا گیا۔ علی خان اس سے قبل ساؤتھ افریقہ کے ہاؤس آف ڈیلیگیٹس کے انتخاب میں شکست کھا چکے ہیں۔

## کراچی پاکستان میں

---

## کوکن طلباء کی ہمت افزائی

کراچی میں سرگرم عمل کوکن ایجوکیشن سوسائٹی (چیئرمین جناب معین الدین اندرے) کی زیر سرپرستی تمام کراچی شہر کے اہل کوکن کے ٹاپ اسٹوڈنٹس کے لئے ۱۳ جنوری ۹۴ء کو رنگون والا ہال میں منعقدہ جلسہ عام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

ڈاکٹر اطہر رضوی (ادارہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ) اس موقع پر بطور مہمان خصوصی شریک محفل تھے۔

نامہ نگار
عزیز احمد بھیاردے
اپریل ۹۴ء

## مسافر کو نمایاں کامیابی

تصویر میں دائیں سے بائیں جناب سراج خان، شریمتی نشا کالے اور شری سریش بھادے نظر آ رہے ہیں۔

"بزم اردو چپلون کی جانب سے منعقد کردہ یک بابی ڈراموں کے مقابلوں میں کہکشاں گروپ" رتناگری کی جانب سے سراج احمد خان کا تحریر کردہ ڈرامہ "مسافر" نمایاں کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

۷ر فروری ۹۳ء کی شب چپلون کے اندرا گاندھی سنسکرتی کیندر میں اردو یک بابی ڈراموں کے مقابلے کا انعقاد ہوا۔ ان میں مسافر نے اول نمبر کے ساتھ دیگر انعامات بھی حاصل کئے۔ اس ڈرامے کے فنکار سراج خان، نشا کالے، اور سریش بھادے نے اپنی بہترین اداکاری کا نمونہ پیش کیا اسے قابلِ ذکر ہدایت کاری سے نوازا تھا بپن پراپسے۔ ڈرامے کی کامیابی میں لبو گھانیکر، اشوک پالیکر، اقبال پرکار اور عبدالکریم مگاڈنکر کا بھرپور تعاون شامل ہے۔

ان مقابلوں کے تمام گروپ میں بہترین اداکاری کا اوّل انعام حاصل کیا سراج خان نے اور دوسرے نمبر کا انعام ملا سریش بھادے کو، بہترین ہدایت کاری کا اوّل انعام بپن پوار لے گئے۔ شیلڈ، اسناد اور نقد رقوم کی صورت میں چار انفرادی انعامات کے علاوہ بہترین ڈرامے کا اول انعام پانے میں بھی مسافر نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کے لئے "کہکشاں گروپ" رتناگری کے فنکاروں کو ہر حلقے سے مبارکباد دی جا رہی ہے۔

## بزمِ فروغِ ادب کو عطیہ

ارضِ کوکن کے فعال سماجی رہنما جناب ایچ بی مقادم نے حسبِ سابق امسال بزمِ فروغِ ادب ملکوکن کو ماہ رمضان المبارک میں 200 روپیہ عطیہ مرحمت فرمایا اسکے لئے اراکین بزم آپکے شکرگذار ہیں۔

★ نوگل بھارتے

## جشن تاسیس

۲۰ر فروری ۱۹۹۳ء (چپلون)، تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں مانگاؤں تعلقہ ایجوکیشن سوسائٹی گوریگاؤں ضلع رائے گڈھ کے زیرِ اہتمام سوسائٹی کے فعال صدر شری دوشی وکیل کے زیرِ صدارت مادھیمک ودیالیہ چپلون کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کے سلسلے میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔

ایجوکیشن سوسائٹی کے نائب صدر جناب عبدالحمید تول کے برادر خورد منور داؤد صاحب تول نے اپنی مادرِ علمی کی نئی عمارت تعمیر کرنے کے لئے ایک مشت دو لاکھ اکیاون ہزار روپے کی خطیر رقم ایم ایل اے شری رویندر جی راؤت کے ہاتھوں ہفت روزہ دکشن لنک کے مالک و مدیر شری دوشی وکیل کی تحویل میں دینے کی بدولت ہائی اسکول کی نئی عمارت منور داؤد

صاحب ٹول کے نام سے موسوم کرنے کا اعلان کرتے ہی ضلع پریشد کے جواں سال جواں عزم صدر شری سنیل جی شلکرے کے ہاتھوں ہائی اسکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا ۔ مہاڈ ضلع کے معروف ایم ایل اے شری سا آ را م پھلے ڈاجاتب سے ہر سال کے ایس ایس سی کے سالانہ امتحان میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے امیدوار کو بطور انعام ۲۵۱ روپئے دینے کا اعلان کیا گیا ۔ بعد ازاں حاضرین میں سے متعدد معزز لوگوں نے اپنے اپنے خیالات پیش کئے ۔ اس جلسہ میں ، وڑولی ، گوریگاؤں اور قرب و جوار کے سربراہوں نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی ۔ شری دوشی نے کامیاب نظامت کے فرائض انجام دیئے ۔ اسکول کمیٹی کے چیئرمین شری ساونت گروجی کے ہدیہ تشکر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔

نامہ نگار
نو گلے بھارتے
وڑولی ، راے گڑھ

## پنہالجہ روڈ کا کام شروع

جناب عبدالرحیم خاں ایم ایس سرگروہ جنتادل کے ایک فعال رکن اور سماجی کارکن اپنے وطن ہوڈ کھاڑ سے پنہالجہ تک سڑک کی تعمیر کا رکا ہوا کام وزیر تعمیرات شیواجی راؤ دیشمکھ اور وزیر اعلےٰ مہاراشٹر شرد نفتش کوکن پوار سے بالمشافہ ملاقات کرکے شروع کرانے پر زور دیا اور اس طرح روزگار حاجی پوجنا کے زیر اثر ۲ ؍ نومبر ۹۳ء کو سڑک کی تعمیر کے کام کی شروعات جناب سرگروہ صاحب کے ہی ہاتھوں انجام پایا ۔ اس واقعہ کو آج ساڑھے چار مہینے ہی گذرے ہیں امید کہ کام مکمل ہوگیا ہوگا کیونکہ بعد کی تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں ۔

میں شرکت کی ۔ لیاقت کی بنیاد پر جمنالال بجاج انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز جیسے مشہور و معروف ادارے میں داخلہ مل گیا ۔ خصوصی مضمون کے طور پر مالیات (Finance) لیکر ایم ایم ایس فرسٹ کلاس سے پاس کیا ۔ مزید پڑھائی جاری ہے ۔ سی ایف اے کر رہے ہیں ۔ دھن سوار ہے اللہ دلی مراد بر لائے ۔ موصوف پرنسپل خدیجہ قاضی اور پروفیسر اے ۔ اے ۔ قاضی صاحب کے فرزند ہیں ۔

## عرفان قاضی ۔ بی ای ۔ ایم ایم ایس

ٹائمز گارنٹی فائننشیلس لمیٹیڈ بمبئی میں آفیسر کے عہدے پر فائز ہیں ۔ سینٹ میری ہائی اسکول مجگاؤں کے ذہین ترین طلبہ میں شمار کئے جاتے ہیں ۔ بارہویں کا امتحان سینٹ زیوئرس کالج سے امتیازی حیثیت سے پاس کرکے سابو صدیق پالی ٹیکنیک کے شعبہ انجینئرنگ میں الیکٹرونک میں داخلہ لیا بی ای کے امتحان میں فرسٹ کلاس آنرز پایا ۔ بعد ازاں ایم ایم ایس کرنے کی غرض سے آل انڈیا مقابلہ جاتی امتحان

## ڈاکٹر ریحان قاضی

کوکن بنک کے ڈائریکٹر پروفیسر اے اے قاضی اور انجمن اسلام باندرہ کی سابق پرنسپل محترمہ رشیدہ قاضی کے فرزند ڈاکٹر ریحان قاضی حال ہی میں بمبئی یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوئے ۔ ایس ایس سی سینٹ میری ہائی اسکول مجگاؤں اور ایچ ایس سی سینٹ زیویرس کالج سے

امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ برنباے لیاقت شعبہ میڈیسن میں، داخلہ مل گیا ٹوپی والا میڈیکل کالج اینڈ نائر ہاسپٹل میں کورس کی تکمیل کی اور اب وہیں سے انٹرن شپ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر ریحان قاضی اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر رضوان قاضی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ماسٹرس ڈگری حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔

سرجری سے خاص شغف ہے اس لئے ایم ایس کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ اللہ حوصلہ بلند رکھے اور عزائم میں برکت دے۔

## پہلی آئی پی ایس مسلم خاتون

محترمہ نزہت خاتون امروہہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ایک دیندار گھرانے کی باہمت لڑکی ہیں۔ دیندار گھرانے میں پیدا ہو کر لڑکی کا باہمت ہونا کوئی واقعہ نہیں بلکہ اطمینان اور خوشی کی بات ہے کہ نزہت خان ایک آئی پی ایس افسر ہیں۔ انہوں نے دن رات محنت کر کے یہ مشکل اور سخت امتحان پاس کیا ہے، ان کی لگن محنت اور سخت پسندی کو دیکھ کر ان کے محکمہ نے ان کو پہلے دلی میں مختلف عہدہ پر لگایا۔ بڑے افسران کے طور طریقے سکھائے اور اب وہ دو سالہ ٹریننگ کے لئے آسام چلی گئی ہیں۔ نزہت خان کہتی ہیں، کہ اگر کچھ کرنے کا حوصلہ شوق اور لگن ہو تو مسلم گھرانے میں پیدا ہونا کوئی اڑچن والا عنصر نہیں ہے۔ نزہت خان کہتی ہیں کہ دراصل ہمارے سامنے مسائل زیادہ پیدا کر دیئے گئے ہیں اور وسائل ہم سے چھین لئے گئے ہیں۔ اس لئے ترقی کے میدانوں میں ہم پیچھے رہ جاتے ہیں۔ نزہت خان اردو ہندی اور انگریزی کے علاوہ پنجابی بھی جانتی ہیں۔ ان کی پیدائش بمبئی میں ہوئی۔ انہوں نے کیمسٹری میں ایم ایس سی کیا۔

مسٹر داؤد صاحب ٹول

## مسٹر داؤد صاحب ٹول

گورے گاؤں، تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کا مخیر نوجوان جناب مسٹر داؤد صاحب ٹول جنہوں نے یکمشت دو لاکھ اکیاون ہزار روپئے عنایت فرما کر اپنے مادر علمی کو اپنے نام سے منسوب کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، بمبئی عظمیٰ کے کمشنر آف پولیس شری ستیش سہانی کو قرآن مجید پیش کیا۔ انہیں کے ساتھ جوائنٹ کمشنر آف پولیس ایم این سنگھ بھی خندہ پیشانی کے ساتھ اسی گرانقدر تحفہ کو وصول کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

## واشی میں قوالی کا دلآویز پروگرام

اتر شیتریہ پرگتی سنگھ نئی بمبئی کے زیر اہتمام اتوار ۲۰ مارچ ۱۹۹۴ء کی شب میں واشی میں قوالی کا دلآویز پروگرام انعقاد پذیر ہوا جس میں انجم بانو اور زاہدہ ناز نے اپنے مدمسحور دھنوں سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ ایس پی سنگھ اور ڈاکٹر ایل این دیکشت صاحب کی رہنمائی میں یہ ادارہ ہر سال مختلف مذاہب کے تہواروں پر فرخ طبع کے ساتھ اپنی میل جول کا موثر پروگرام منعقد کرتا ہے۔ امسال عیدالفطر کے فوراً بعد عید ملن کے نام سے جشن قوالی منعقد کر کے اپنی وسیع القلبی اور قومی یکجہتی کا ثبوت دیا۔ اور اسی کیلئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

زیرِ نظر تصویر میں سیّد ظہور احمد نظیر سامعین سے خطاب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

## انجمن اسلام اردو ہائی اسکول مہسلہ کی سلور جوبلی سے تقریبات کا افتتاح

انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول مہسلہ کی سلور جوبلی تقریبات کا افتتاح انجمن اسلام جنجیرہ کے اعزازی سرپرست معروف بزرگ شاعر جناب مہر مہسلائی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

انجمن اسلام جنجیرہ ایک قدیم تعلیمی و ثقافتی ادارہ ہے جس کے تحت ضلع رائے گڈھ میں ہائی اسکول، جونیئر کالج، آرٹس، سائنس، ڈی ایڈ کالج، ٹیکنیکل اسکول اور طلبہ کے لئے ہوسٹل جیسے سولہ ادارے جاری ہیں۔ انجمن اسلام ہائی اسکول مہسلہ کی بنیاد ۱۹۶۸ء میں رکھی گئی ان پچیس سالوں میں اسکول نے خاصی ترقی کی ہے۔

سلور جوبلی تقریبات کا آغاز انجمن کا پرچم، انجمن کے سکریٹری اور اسکول کے چیئرمین عبدالرحمٰن وفعدار کے ہاتھوں اسکول میں نصب کیا گیا۔ اس موقع پر ایک شاندار پروگرام زیر صدارت جناب مہر مہسلائی منعقد ہوا۔ جنوبی افریقہ سے آئے ہوئے مہمان عبدالعزیز ادیکھے نے انجمن اسلام اسکول کو پانچ ہزار روپئے عطیہ کا اعلان کیا۔ ان کے علاوہ صدیق قادری، عبداللہ جمعدار، نظیر حسن قادری، محمد شریف گوسوارے، عبدالصمد ادیرے، عرفان شاہ، یونس ساٹوںکر، حسین مسکر، سیف الدین فرفرے، عبدالشکور ادیکھے، سید ظہور احمد نظیر، بی ای او گانگوا، نقشے کوکنے

اور فاطمہ لقمان پٹھان پرنسپل نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا، پروگرام کے صدر مہر مہسلائی نے انجمن اسلام جنجیرہ کی کارکردگی اور تاریخ کو دلچسپ پیرائے میں بیان کیا۔ آخر میں انجمن کے ساتھ پرنسپل لقمان خان پٹھان نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

## جشن عید الفطر اندھیری

اندھیری ویسٹ کے مقامی کونسلر جناب اسمٰعیل بھائی مکوانہ کے تعاون سے پچھلے سات سالوں سے عید الفطر کی نماز تاریخی عیدگاہ ڈھاکے کالونی، اندھیری ویسٹ میں ہو رہی ہے۔

امسال بھی تقریباً ۶-۵ ہزار لوگوں نے پولیس بندوبست کے ساتھ عید الفطر کی نماز ادا کی خطیب عیدگاہ اور جناب اسمٰعیل بھائی مکوانہ کو چار گھوڑوں کی گاڑی میں ایک جلوس کی شکل میں جس میں لاریاں، اونٹ اور گھوڑے بھی شامل تھے اندھیری جامع مسجد سے ڈھاکے کالونی عیدگاہ تک لایا گیا۔

نماز سے قبل مکوانہ صاحب نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ عیدگاہ اندھیری مسلم جماعت کی تحویل میں ہے اور اس کی مدت (۹۹ سالہ) ختم ہونے کے قریب ہے۔ آپ حاضرین دونوں عیدین کی نماز عیدگاہ میں ہی ادا کریں۔ اور عیدگاہ کو بچائیں۔ اس پر سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ چیز اپنے ہاتھوں سے نکل جائے۔ نماز عید الفطر کے بعد پولیس کی طرف سے

لوگوں کو گلاب کے پھول تقسیم کئے گئے۔ دور درشن اور پریس فوٹو گرافر بھی موجود تھے اسی طرح پھر جلوس کی شکل میں، واپس یہ قافلہ اندھیری (ویسٹ) جامع مسجد کی طرف چل دیا۔ وہاں پر تمام لوگوں کو شیر خرما تقسیم کیا گیا۔

نامہ نگار
مبین عبداللطیف حاجی

## مظفر آباد لالہ زار سوسائٹی کا جلسہ تقسیم اسناد و اعزازات

تعلیمی اور فلاحی کاموں کے لئے اداروں کے اجراء کا عمل عام طور پر شہروں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور دیہی علاقوں کی طرف جہاں تعلیمی اور فلاحی کاموں کے لئے ذرائع مہیا نہیں ہوتے بہت کم لوگ توجہ دیتے ہیں۔ ایسے ہی خاموشی سے کام کرنے والوں میں جناب عبداللہ مظفر الدین فقیہ کا شمار ہوتا ہے موصوف نے اپنے افراد خاندان کے تعاون سے ایک طرف ٹرسٹ قائم کر کے اپنے گاؤں ورودھنہ میں مظفر آباد لالہ زار سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ اور اس کے تحت ایک بلڈنگ تعمیر کر کے اس میں لڑکیوں کے لئے دینیات دستکاری، کشیدہ کاری اور فرسٹ ایڈ کے شعبہ جات اپنی والدہ اور نانا سید کمال احمد قادری (بابا مدرس) کے نام سے جاری کئے۔ فقیہ صاحب کی اس ادارہ کو قائم کرنے، اس کے انتظام کو مستحکم کرنے اور نصاب کو جاری کرنے میں گزشتہ چند سالوں کی مسلسل محنت کو بڑا دخل ہے خدا کے فضل سے اسوقت اس ادارہ میں ورودھنہ اور قرب و جوار کی لڑکیاں کافی تعداد میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

۱۰ رجنوری ۹۴ء کو اپنے اپنے شعبوں میں کامیاب شدہ طالبات کو اسناد کی تقسیم کا پہلا جلسہ جناب ابراہیم احمد سندیلکر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ راے گڈھ کی مشہور شخصیت جناب ایچ بی مقدم صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے جلسہ میں شریک تھے۔

جناب ہلال عباس فقیہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب ریاض احمد فقیہ نے سوسائٹی کی ابتدائی کارگزاریوں کے ساتھ صدر جلسہ اور دیگر مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ جناب فقیہ عبداللہ صاحب نے سوسائٹی کی تشکیل میں اپنے والدین اور نانا (بابا مدرس) کے تئیں اپنی عقیدت اور تشکر کے جو جذبات اور ان کی یادگار قائم کرنے میں جو محرکات کارفرما ہیں۔ ان کا والہانہ انداز میں اظہار کیا۔ اور سوسائٹی کی بنیاد سے لے کر اب تک کارگزاریوں میں پیش آنے والی مشکلات کا احاطہ کرتے ہوئے ان حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ان کے کام میں تعاون پیش کیا۔

کامیاب شدہ طالبات کو مہمان خصوصی جناب ایچ بی مقدم صاحب کے دست مبارک سے اسناد تقسیم کئے گئے۔ اور اساتذہ کی خدمات میں بطور قدردانی صدر جلسہ نے تحائف پیش کیں۔ اساتذہ کرام میں مولانا عبدالعزیز خطیب، جناب سید عبدالغفور قادری اور جناب عبدالحمید ڈوکے نے مدرسہ کے تعلق سے اپنے تاثرات اور مشورے پیش کئے۔ جناب اسلم فقیہ اور محترمہ نیلم ریاض فقیہ نے اپنے اپنے خیالات پیش کئے۔

جناب ایچ بی مقدم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ لالہ زار سوسائٹی نے اس چھوٹے سے گاؤں میں لڑکیوں کے لئے مدرسہ قائم کر کے ایک مفید کام کیا ہے۔ دیہی علاقہ میں اس قسم کے کام کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کا احساس دلاتے ہوئے انہوں نے سوسائٹی کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اس نیک کام کو جاری رکھنے اور اس کو ترقی دینے میں محنت سے کام لیں۔

جناب ابراہیم سندیلکر نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ لالہ زار سوسائٹی کے تحت لڑکیوں کے لئے دینی اور دستکاری کی تعلیم اور گاؤں کی فلاح کے لئے فرسٹ ایڈ کی سہولتوں کا اجرا قابل تقلید مثال ہے انہوں نے جناب عبداللہ فقیہ صاحب کو مبارکباد دی کہ آپ نے اپنے بزرگوں کی یاد میں ان کے نام سے شعبہ جات جاری کئے ہیں۔ آپ کے والد ماجد مرحوم مظفر الدین فقیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے وقت کے ایک بااثر اور باوقار شخصیت

## نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا۔ ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں۔

## "درون ہند خریدار"

| | |
|---|---|
| جناب محمد اسحٰق بی مقدم | ڈونگری |
| جناب قیصر شیخ | بمبئی۔۳ |
| جناب محمد حسین آئی قاضی | دھاراوی |
| جناب مولانا شوکت انجی | کرلوٹے |
| جناب۔ یوسف حسن سروے | وڈالا |
| مس وحیدہ اسمٰعیل آغا | دابھول |
| مسز عزیزہ آئی پرکار | کرلا۔ بمبئی |
| جناب بشیر باوا اپادھے | وسئی |

تھے۔ بابا مدرس سید کمال الدین قادری کے علمی اور اصلاحی کارناموں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے کہا کر بابا مدرس گذشتہ صدی کے آخری چوتھائی آغاز سے تقریباً ساٹھ سال تک سابق ریاست جنجیرہ کے خطہ کی تعلیمی تحریک اور انجمن اسلام جنجیرہ کی بنیاد کے روحِ رواں تھے۔ مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے مندیلکر صاحب نے کہا کہ لالہ زار سوسائٹی نے آپ کی یادگار قائم کر کے قوم کے ایک محسن کے نام اور تاریخی کارناموں کو زندہ رکھا ہے۔

سوسائٹی کے سیکریٹری سے جناب خاند کو پیکر کے اظہار تشکر کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

آفریں ہدایت اللہ اطلکر

جامع مسجد گورے گاؤں ضلع رائے گڈھ کے پیش امام جناب ہدایت اللہ اطلکر کی سات سالہ صاحبزادی آفریں نے اس سال رمضان المبارک کے پورے روزے رکھے۔

نقش کوکن

## بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے پھر تنازعہ کی زد میں

۱۸ر مارچ کے روز بمبئی ہائی کورٹ نے چیرٹی کمشنر کو مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر اے آر انتولے نے تشکیل دیئے ہوئے چھ ٹرسٹوں کو قانونی تحقیقات کی ہدایت دی ہے۔ یہ ہدایت ان برخاست شدہ ٹرسٹوں کے چار معاملات سے متعلق ہے کہ مسترد کئے گئے ٹرسٹ عوامی ہیں یا نہیں؟

جسٹس ایم ایل پنڈسے اور پی ایس پاٹنکر نے یہ ہدایت دو اپیلوں پر غور کرنے کے بعد دی۔ یہ اپیلیں شری مدھو ڈنڈو تے اور شری پی بی ساونت نے دائر کی تھیں۔

ججوں نے امسال ماہ دسمبر تک تحقیقات مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ان ہدایات کے دائرہ میں آنے والے چھ ٹرسٹوں میں پرتبھا پرتشٹھان (جو پہلے اندرا گاندھی پرتبھا پرتشٹھان کے نام سے موسوم تھا) کوکن انتی مرمنڈل، شری وردھن پرتشٹھان، رائے گڑھ پرتشٹھان، امیت پرتشٹھان اور مہیلا پرتشٹھان شامل ہیں۔

## عیدگاہ ٹرسٹ کا عید ملن

عیدالفطر کے فوراً بعد نو تعمیر نقش کوکن میں نو تشکیل شدہ عیدگاہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام انجمدیہ بنک کے ہال میں عید ملن کا ایک شاندار پروگرام سنیچر ۱۹ر مارچ کی شب میں انعقاد پذیر ہوا۔

جس میں سڈکو کے مینجنگ ڈائرکٹر مسٹر جلسنہا مہمان خصوصی شریک تھے۔ دیگر معزز مہمانوں میں شری ستیش ترپاٹھی، شری ہربنس سنگھ، شری اتول اگروال، جناب غلام نبی تنویر، جناب غلام حسین کھتری حلقہ کے مقبول صحافی رونت رائے، ڈپٹی کمشنر آف پولیس کامبلی، واشی پولیس اسٹیشن کے انچارج انسپکٹر گوساوی، جناب سید شہزاد حسین، اور کوکن بنک کے جنرل منیجر اے یو کردیکر کے نام قابل ذکر ہیں۔ ٹرسٹ کے سکریٹری ڈاکٹر سراج پرکار، چیئرمین جناب سلیم بھائی، نور مسجد وسنی کے ٹرسٹی جناب سید عبدالغفور، انجمن ہدایت الاسلام تھوول کے سکریٹری جناب فیاض پرکار نے باری باری تمام مہمانوں کی گلپوشی فرمائی۔ پھول مالاؤں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت میں اونی شالیں بھی پیش کی گئیں۔ ڈی سی پی کامبلی صاحب نے نو ممبئی میں نظم ونسق کو درست کیا اور امن و سکون کا ماحول پروان چڑھایا۔ اس خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایک شیلڈ بھی عطا کی گئی۔ حافظ قریشی صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اس کارروائی کے بعد سنگر پی ناز مسانی نے اردو کے مشاہیر شعراء کی غزلیں گا کر ایک سماں باندھ دیا بالخصوص ان کے سازندوں میں طبلہ نواز فنکار لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

پچھلے سال کے عید ملن پروگرام وسنی کے باذوق ہندو سامعین جس کثیر تعداد میں شریک تھے۔ وہ بات امسال نظر نہیں آئی۔ اگر انتظام وانصرام کی خامیوں پر قابو پالیا جائے تو یہ ٹرسٹ وسیع پیمانہ پر بہتر خدمت انجام دے سکتا ہے۔

## پونہ کے اولین مسلم میئر

پونہ میونسپل کونسل کے کانگریسی امیدوار جناب علی سو.جی نے ۲۰ر مارچ ۹۴ء کو ہوئے میئر کے انتخاب میں اپنے حریف بی جے پی کے امیدوار کو خاصی اکثریت سے شکست دے کر پونہ کے اولین مسلم میئر بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

پونہ کے ۴۲ ویں میئر جناب علی سو.جی نے ۷۶ ووٹ حاصل کئے۔ جب کہ ان کے حریف مسٹر گریش باپٹ کو صرف ۴۲ ووٹ ملے۔

نامہ نگار
مبین حاجی
اپریل ۹۴ء

## محکمہ اطلاعات و رابطہ عام کے نئے ڈائریکٹر جنرل

شری گریش گوکھلے نے ڈائرکٹر جنرل آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز اور سکریٹری جی اے ڈی (انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز) کے عہدہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔ یہ چارج آپ نے شری اجیت ورتی سے لیا۔

شری گریش گوکھلے کا جنم ۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوا آپ نے مراٹھواڑہ یونیورسٹی سے مارچ سنہ ۱۹۶۳ء میں گریجویشن کیا چین کے ساتھ جنگ کے بعد فوج میں ایمرجنسی کمیشن میں شامل ہوئے اور سنہ ۱۹۶۹ء تک ڈیوٹی انجام دی۔

شری گوکھلے نے انڈین فارلیسٹ سروس میں ایک مختصر عرصہ تک کام کیا اور آپ آئی اے ایس (مہاراشٹر گریڈ) سنہ ۱۹۷۰ء میں شامل ہوئے بعد ازاں ریاست مہاراشٹر میں بہت سے اہم عہدوں پر فائز رہے جس میں ایگزیکیٹو آفیسر ضلع پریشد وردھا کلکٹر، رتناگیری کمشنر ڈیری ڈیولپمنٹ ایڈیشنل میونسپل کمشنر بمبئی عظمی اور ڈیویژنل کمشنر ناسک ڈیویژن شامل ہے۔

ڈائرکٹر جنرل ڈائرکٹوریٹ آف انفارمیشن پبلک ریلیشنز کے عہدے پر فائز ہونے سے قبل شری گوکھلے ناگپور یونیورسٹی ناگپور کے وائس چانسلر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

## زیب النساء تنگیکر کو ۲ شیلڈ ۲ سرٹیفکٹ

گزشتہ مہینہ نائر اسپتال کے خوبصورت ہال میں بمبئی میونسپل کارپوریشن کے پرائمری اسکولوں کے میڈیکل آفیسر (اسکول) محکمہ کی جانب سے ہیلتھ ایجوکیشن ٹرافی کا پروگرام منعقد ہوا۔ ڈاکٹر شریمتی الکا ایس کراندے ہیلتھ آفیسر نے استقبالیہ تقریر فرمائی۔ جبکہ صدارتی فرائض ایڈیشنل میونسپل کمشنر شری بی۔ ایم ابھیکر نے انجام دی۔

پروگرام میں بے شمار پرائمری اسکول کے اساتذہ اور ممتاز شہریوں کے علاوہ ڈپٹی کمشنر (پی/اے) پی مدھوسکر، ڈپٹی کمشنر شری ڈی سی ڈیسائی کے نام قابل ذکر ہیں۔

محترمہ آمنہ محمد سید چیرمین ایجوکیشن کمیٹی کے ہاتھوں امام باڑہ میونسپل اردو اسکول نمبر ۲ کی صدر معلمہ زیب النساء محمد یونس تنگیکر کو دو شیلڈ اور دو سرٹیفکٹ پیش کئے گئے۔ جس میں ایک شیلڈ اور ایک سرٹیفکٹ تمام پرائمری اسکولوں میں صاف ستھرا رکھنے پر اور دوسری شیلڈ اور سرٹیفکٹ اسکول کے بچوں کی میڈیکل رپورٹ کا ریکارڈ سلیقہ اور ترتیب وار رکھنے کی بنا پر پیش کئے گئے۔

## بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام یک بابی ڈراموں کے مقابلے

بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام مورخہ ۶ فروری ۹۴ء کو رات ۹ بجے اندرا گاندھی سانسکرتک کیندر چپلون میں اردو یک بابی ڈراموں کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا جس کی صدارت ڈی بی جے کالج چپلون کے پروفیسر ابراہیم شیخ صاحب نے فرمائی اور بطور مہمان خصوصی رتناگیری کے سابق کے ایم ایل اے جناب حسین اور کھیڈ کے سوشل ورکر جناب اے آر ڈی خطیب صاحب حاضر تھے۔

تین گروپوں میں لئے گئے مقابلوں میں کل ۱۷ ٹیموں نے حصہ لیا۔

پروفیسر راناڈے، اپا ساگو، عبدالحمید ہوڑیکر، عبدالحق صابر اور شوکت قاضی نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔

## جاوید خان مہاراشٹر اقلیتی سیل کے چیرمین

کل ہند کانگریس کمیٹی آئی اقلیتی سیل کے چیرمین طارق انور نے پروفیسر جاوید خان ایم ایل اے کو مہاراشٹر کانگریس کمیٹی (۱) اقلیتی سیل کا چیرمین مقرر کیا ہے۔

## باندرہ۔ بیلاپور ریلوے

وڈالا میں راؤلی فلائی اوور کا کام جلد ہی پورا ہونے کی امید ہے جس

سے باندرہ اور بیلاپور کے درمیان ڈائرکٹ ریل رابطہ قائم ہو جائے گا امید ہے کہ ۱۰۲/۲ کلومیٹر لمبا فلائی اوور مارچ کے آخری ہفتے تک تیار ہو جائے گا۔ اس کی لاگت تقریباً دس کروڑ روپے بیٹھے گی۔ جسے سینٹرل ریلوے اور سٹی اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن برداشت کریں گے اس فلائی اوور سے ہوکر باندرہ ٹرین وڈالا آیا کریں گی۔ جہاں موٹرمین اور گارڈ جگہ تبدیل کرکے کرلا ہوتے ہوئے ٹرین بیلاپور لے جائیں گے۔ وڈالا میں اس کے لئے الگ سے پلیٹ فارم بھی بنائے جا چکے ہیں۔ باندرہ سے آگے لائن پھیلانے کے بعد یہ لائن اندھیری تک جا سکے گی۔

اب مغربی مضافات کے مسافروں کو نئی ممبئی جانے کے لئے وڈالا میں ایک بار یا کرلا ملاکر دو بار ٹرین تبدیل نہیں کرنی پڑے گی۔ اب وقت بھی کم لگے گا۔

## محسن راول کو باکسنگ میں انعام

پونا میں منعقدہ نیشنل گیمس میں باکسنگ کے مقابلے میں محسن نقش کوکن کے حاجی عبدالسلام راول منیجنگ ڈائرکٹر مینمن بلڈرز کے فرزند محسن راول نے سلور میڈل حاصل کیا انہوں نے ممبئی یونیورسٹی کی جانب سے مہاراشٹر ٹیم کے ذریعہ نمائندگی کی تھی سیمی فائنل میں ان کا مقابلہ پنجاب سے ہوا تھا اسے شکست دے کر سلور میڈل حاصل کیا تھا محسن راول ممبئی یونیورسٹی میں بی اے میں زیر تعلیم ہیں اس سے پہلے بھی وہ باکسنگ میں متعدد انعامات حاصل کر چکے ہیں۔

## الامین ایجوکیشنل اور ویلفیر سوسائٹی کا قیام

الامین تحریک (الامین اسلامک فینانشیل اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ) اب محتاج تعارف نہیں رہی اس تحریک کے روح رواں ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب کے مشورے پر مہاراشٹر میں الامین ایجوکیشنل سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جس کا مرکز پونہ شہر ہے

تحریک نے جس طرح کرناٹک صوبہ میں تعلیمی میدان میں کام کیا ہے انشاءاللہ اسی طرز پر مہاراشٹر میں بھی تعلیم کے میدان میں کام کرے گی۔ الامین اسلامی مالیاتی ادارہ ممبئی کے ریجنل منیجر جناب عبدالرشید صاحب کے مطابق انشاءاللہ ماہ اپریل میں چپلون میں ہسپتال قائم کر دیا جائے گا جہاں جدید طرز کے آلات سے علاج مہیا کئے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ اسی طرح ممبرا، اندھیری اور ممبئی کے کئی علاقوں میں بھی ہوسپٹل اور ڈائگنوسٹک سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ ہے جہاں ضرورتمند مریضوں کا کم خرچ میں بہترین علاج ہو سکے گا۔

جناب عبدالرشید کے مطابق ڈگری کالج، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور دوسرے اداروں کا قیام عمل میں لاکر انشاءاللہ پورے مہاراشٹر میں تعلیمی اداروں کا ایک جال بچھا دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ الامین تحریک کا مقصد۔ معاش، صحت اور تعلیم ہے۔ آپ کا ماننا ہے کہ جتنی کثیر تعداد میں افراد تحریک سے منسلک ہوں گے وہ تحریک زیادہ مضبوط ہوگی۔

لہٰذا آپ لوگوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعاون دیں۔

(نامہ نگار مظاہر الحق شمسی)

## متحدہ عرب امارات پاکستان سے پانی حاصل کرے گا۔

ابوظہبی (فانا) متحدہ عرب امارات اسلام آباد کو اپنی امداد کے عوض پاکستان کے دریائے سندھ سے پانی حاصل کرنے کے لئے پائپ لائن بچھانے کے ایک منصوبہ پر غور کر رہا ہے اس سلسلہ میں سویڈن اور امریکہ کی دو فرمیں اس پراجیکٹ کے قابل عمل ہونے کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔

## ظہیر عباس مغل کی کامیابی

بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام منعقدہ یک بابی ڈرامہ مقابلہ میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے پرنسپل جناب مغل اقبال اختر کے فرزند ظہیر عباس نے بہترین اداکاری کا اول انعام حاصل کیا انہیں ۱۵۱ روپئے نقد اور توصیفی سند عطا کی گئی۔ اس کے علاوہ الامین بینک چپلون کی جانب سے ۱۰۰ روپئے کا تحفہ نیز جناب یوسف احمد پرکار (پرنسپل کالج) جناب طاہر سنگے اور خطیبی صاحب کی جانب سے

بھی انعامات دیئے گئے۔ ظہیر عباس فی الوقت مہاراشٹر ہائی اسکول میں جماعت ہفتم میں زیرِ تعلیم ہے۔

(نامہ نگار جمال یوسفی)

شعبوں سے منسلک اس فعال شخص کے تقرری پر گوونکوٹ خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

(نامہ نگار عبدالرزاق گرو بھے)

اس پتے پر بھجوانے کی زحمت کریں۔ علم

خلیل زاہد - ایڈیٹر اخبار عالم
پرنسس بلڈنگ ابراہیم رحمت اللہ روڈ
جے جے اسپتال ممبئی ـ ۳

۲۳ر فروری ۹۴ء کو کوکن مرکنٹائل کوآپریٹو بنک لمیٹیڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ میں چپلون نگر پریشد کے سابق نگرادھیکش جناب عبدالرزاق عباس پربھوکر کو چپلون برانچ ایڈوائزری کمیٹی کا وائس چیئرمین چن لیا گیا ہے۔

جناب پربھوکر ۱۹۸۵ء میں چپلون نگر پریشد کے لئے گوونکوٹ حلقہ سے بلامقابلہ منتخب ہوئے تھے۔ اور وائس چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔ آپ لیڈی شریفہ اینڈ ڈی ای ایڈ کالج کالستہ کے چیرمین ہیں۔ سوشل ایجوکیشن سوسائٹی کالستہ کے ممبر اور گوونکوٹ کے جمہر ایسوسی ایشن کے سابق صدر بھی ہیں۔ پرکار کمپلیکس چپلون کے پارٹنر ہیں۔ الغرض مختلف

نقوشِ کوکن

مہناز

میرداد

خاں

نقشِ کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب حسن میاں خانزادہ کی نواسی مہناز میرداد خان نے امسال ۵ سال کی عمر میں ماہ رمضان المبارک کے سبھی رکھے۔

## مہاراشٹر اردو پترکار سنگھ کی تشکیل

صوبے بھر کے اردو صحافیوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے۔ ان کے مختلف مسائل کو حل کرنے اور اہم قومی سیاسی معاشرتی معاملات میں اردو پریس کی اجتماعی نمائندگی کرنے کی غرض سے مہاراشٹر اردو پترکار سنگھ کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ممبئی کے علاوہ مراٹھواڑہ، ودربھ اور مغربی مہاراشٹر کے اردو صحافیوں سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنا مکمل بائیوڈیٹا

نقشِ کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب عباس حسین سردے متوطن بیشزول بزرگ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے بھتیجہ معظم عقیل سردے نے امسال بعمر ۷ سال ماہِ رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے

ممبرا ضلع تھانہ میں مقیم جناب عرفان بن حاجی حسین باوا صاحب قاضی متوطن رتناگری کی دختر آفرین نے بعمر ۷ سال اس ماہِ صیام کے سبھی روزے رکھے۔

## شادی خانہ آبادی

سمیرہ ہمراہ زاہد

ہرنئی ویلفیئر سوسائٹی کے سکریٹری جناب عبدالغنی عثمان پادسکر کی صاحبزادی سمیرہ کی شادی مرحوم تاج الدین عثمان گونڈی کے صاحبزادے زاہد گونڈی (ٹیرو ٹری منیجر ٹاٹا ٹیلیو ٹیجیس) کے ساتھ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۹۴ء کی صبح گیارہ بجے جدید تعمیر شدہ جامع مسجد بازار محلہ ہرنئی میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

## جناب ایم ڈی نائیک کو اعزاز

رتناگری کے معروف ترین بزنس مین رتناگنگ انڈسٹریز، رتنا سی فوڈز اور نائیک آئس اینڈ کولڈ فشریز کے منیجنگ ڈائریکٹر محمود نائیک کو حکومت ہند نے ۱۹۹۲-۹۳ء کا ایکسپورٹ پرموشن ایوارڈ برائے حلقہ مہاراشٹر مستحق جان کر شری شری جواہر لعل ڈرڈا وزیر صنعت وا .. سیمنز کے ہاتھوں عطا کیا۔

## سلیم خان کو صدمہ

.. ر گنہ ہرنئی کے جناب اسلم خان کی .. تو بی وا جد خان کھیڈ داپولی روڈ .. . و .. گاؤں سے قریب سڑک حادثہ میں راہی عدم ہوگئیں۔

نقش کوکن

کھیڈ ضلع رتناگری کی فاطمہ عقیل ملاجی

عمر ساڑھے چار سال اس چھوٹی سی بچی نے ماہ رمضان المبارک میں مہینہ بھر روزے رکھ کر لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ سبھی اس کی ہمت افزائی کرتے ہوئے اس کی صحت و بلند اقبال کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(نامہ نگار ڈاکٹر مجواتی کھیڈ)

## کویت مالی بحران کا شکار

کویت (قانا) کویت کو مالی بحران کا سامنا ہے۔ جنگ، قرض، اور تیل کی گرتی قیمتوں کی وجہ سے اس برس میں چار بلین ڈالر کا خسارہ کا بجٹ پیش کیا گیا ہے جو کویت کی سالانہ قومی پیداوار کا پانچواں حصہ ہے۔ وزیراعظم شیخ سعد صباح نے مالی مشکلات پر قابو پانے کی خاطر پٹرولیم کے علاوہ دیگر آمدنی کے ذرائعوں کو استعمال کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے فی الوقت کویت کی قومی آمدنی کا ۹۰ فیصد تیل کی برآمد سے ہوتا ہے۔ قومی آمدنی میں گراوٹ کی ایک وجہ جنگ کے بعد آبادی میں ۴۰ فیصد کمی بتائی جاتی ہے۔ یہ کمی جنگ کے بعد غیر ملکیوں کی عدم واپسی سے ہوئی ہے۔ کویت پر ابھی ۱۹ ار .. ڈالر .. کا بھار ہے۔

# انتقال پُر ملال

## مسعود پیش امام کو صدمہ

انگریزی ہفت روزہ نیوز ٹریک کے ایڈیٹر اور نیشنل اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج کلیان ضلع تھانہ کے لکچرار جناب مسعود پیش امام کے برادر بزرگ جناب تنویر پیش امام کا ۱۰ ار فروری ۹۴ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے گوونڈی بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم ایک معروف وکیل تھے۔

## اسماعیل حاجی کو صدمہ

بھگا ڈوں واڑی بندر بمبئی کے جناب اسماعیل سلیمان حاجی کی زوجہ عزیزہ بی جو دا پولی کے مرحوم رہنما عبدالرشید رہاتکے عرف عبدا سیٹھ کی بہن تھیں بتاریخ ۱۷ ار فروری ۹۴ء کو انتقال کر گئیں۔

## ڈاکٹر عمران انصاری نہیں رہے

مالیگاؤں شہر کے قدیم و مشہور صنعت کارخانوادہ اور رنگین ساڑی آڑھت دوکان کے مالک مرحوم حاجی عبدالمالک عبدالستار کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد عمران انصاری طویل علالت کے باعث ۲۸ فروری کو اسماعیلیہ ہاسپٹل (بمبئی) میں انتقال کر گئے۔ آپ عارضہ قلب کو کن میں مبتلا تھے اور گذشتہ ایک سال سے زیر علاج رہے۔

ڈاکٹر محمد عمران انصاری ہاسپنگ مل ڈائرکٹر محمد مصطفیٰ انصاری کے چھوٹے بھائی اور ڈاکٹر محمود انصاری مرحوم کے داماد تھے۔

## حاجی محی الدین بھاردے مرحوم

موضع سارنگ بتعلقہ داپولی کے باشندہ حاجی محی الدین اسماعیل بھاردے جو مشرقی افریقہ سے بمبئی آکر اپنے دودھ کے کاروبار کی وجہ سے نیز سماجی بہبود میں حصہ لینے پر کوکن و مشرق میں کافی معروف ہو گئے تھے ۸ر مارچ ۹۴ء کو ناگہانی طور پر دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہی عدم ہو گئے۔

## محمد صدیق دھونگرے کو صدمہ

کوسہ گرام پنچایت کے سابق سرپنچ جناب محمد صدیق دھونگرے کے والد بزرگوار حسین میاں دھونگرے منگل مورخہ ۲۲ر فروری صبح ۱۰ بجے مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۵ ر سال کی تھی۔

## سعیدہ سید کی رحلت

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج باندرہ (بمبئی) کی سینئر ٹیچر مس سعیدہ سید ۷ر مارچ ۹۴ء کو اچانک انتقال کر گئیں۔ مرحومہ نے اسکول ھٰذا میں تقریباً ۳۴ ر سال اپنے فرائض منصبی انجام دیئے جس کے لئے امسال انہیں انتظامیہ نے بیسٹ ٹیچر ایوارڈ سے نوازا تھا۔

## سابقہ ممبر اگرام پنچایت کے سرپنچ طیب بھائی کا انتقال

ممبرا کوسہ گرام پنچایت کے سرپنچ طیب بھائی رنگ والا کا گذشتہ مہینہ اس وقت دل کا دورہ پڑا جب وہ حالت نماز میں تھے، وہ گر پڑے اور کچھ دیر بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

## سلام بن رزاق کو صدمہ

اردو کے معروف افسانہ نگار جناب سلام بن رزاق (پنویلی) کے والد کا مارچ ۹۴ء کے اوائل میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

## شفیق گایا کا انتقال

ماہم بمبئی میں گایا خاندان کے اہم رکن شفیق گایا کا ۷ ر مارچ ۹۴ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم بیرسٹر اقبال گایا، پروفیسر شاکر گایا اور حنیف گایا کے بھائی تھے۔

## ۱۵۲ ر سال کی عمر میں انتقال

بنگلہ دیش کے معمر ترین شخص

مسٹر جوہر منشی کا ۱۳ / مارچ کو شمالی لاؤ(؟) مینارٹ ضلع کے پلاسی گاؤں میں ۱۰۵ / سال کی عمر میں انتقال ہو گیا مسٹر جوہر منشی کی نماز جنازہ میں ۲۰ ہزار سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔ مقامی لوگوں نے تبلایا کہ نماز جنازہ میں شریک ہونے والوں میں اس کے ۸۰ بیٹے جو اپنی زندگی کے ۶۰ / سال پورے کر چکے ہیں اور تقریباً ۲۰۰ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل تھیں۔ مسٹر منشی کا جنم ۱۸۸۴ / میں ہوا تھا۔ انہوں نے ۸۷ / سال تک ایک مقامی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ وہ پچھلے تین سال سے بستر علالت پر تھے۔

## شمس النساء وانگارے کا انتقال

ضلع رائے گڈھ کی ماضی کی مشہور و معروف شخصیت مرحوم حسین محمود وانگارے کی اہلیہ اور مشہور سماجی کارکن نیشنل مروڈ نگر پالیکا کے رکن جناب نذیر احمد فہیم اور عنایت اللہ ناخدا کی نوش دامن صاحبہ محترمہ شمس النساء بیگم ۱۵ / فروری ۹۴ء کو موضع کھار مروڈ جنجیرہ میں بعمر ۵۷ سال اس جہاں سے رحلت کر گئیں۔ مرحومہ مروڈ اور قرب و جوار میں کافی مقبول تھیں۔

نقش کوکن

## ایم ایم ٹھاکور کا انتقال

اورن ضلع رائے گڈھ کی بزرگ شخصیت جناب معین الدین ایم ایم ٹھاکور کا ۲۲ / مارچ ۹۴ء کو بمبئی میں ضعیف العمری میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم حکومت مہاراشٹر کے کو آپریٹو انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کے محکمہ میں ذمہ دار عہدے پر فائز تھے اور سبکدوشی کے بعد کوکن مرکنٹائل بینک میں کوکن انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کمپنی C.D.K قائم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اورن میں سیٹیزن اردو ہائی اسکول کو ترقی دینے میں بھی آپ کا ساتھ قابل ذکر ہے۔

## دس سال بعد بیروت کے لئے پہلا سعودی سفیر

دس سال بعد سعودی عرب کا پہلا کا پہلا سفیر بیروت میں اپنا عہدہ سنبھالنے کے لئے پہنچ گیا۔

۱۹۸۴ء میں شیعہ انتہا پسندوں کے ہاتھوں، سعودی عرب سفارت خانہ میں توڑ پھوڑ اور اس کو جلانے کے بعد سعودی عرب نے لبنان میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا تھا۔

## فاطمہ انیس شولاپور کی ڈپٹی میر منتخب

شولاپور کانگریس آئی کی محترمہ فاطمہ انیس شولاپور میونسپل کارپوریشن کی ڈپٹی میئر بلا مقابلہ منتخب ہو گئیں انہوں نے اپنے حریف بی جے پی کے امیدوار شری لکشمن راؤ مڈگل کو اکتیس کے مقابلے چھپن ووٹ سے شکست دی۔ میئر کے عہدے کے لئے بھی کانگریس (آئی) کے شری بھیکو سنگ منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنے حریف راجہ رام (آزاد) کو شکست دی۔ فاطمہ انیس بھیونڈی مدنپورہ میں انجمن خیر الاسلام کی پرنسپل رہ چکی ہیں۔ ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے اپنے آبائی وطن میں رہائش اختیار کی۔ اور عملی سیاست میں شامل ہو کر کانگریس کے ٹکٹ پر شولاپور میونسپل کارپوریشن کے لئے منتخب ہوئی تھیں۔

## ڈاکٹر اکبر رحمانی کی تحقیقی کتاب "تاریخ خاندیش کے بکھرے اوراق"

اردو کے نامور ادیب اور محقق ڈاکٹر اکبر رحمانی کی تحقیقی کتاب "تاریخ خاندیش کے بکھرے اوراق" اپریل میں منظر عام پر آرہی ہے۔

یہ کتاب ڈاکٹر اکبر رحمانی کی گیارہ تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے پچھلے ۲۵ / سال سے ڈاکٹر اکبر رحمانی اس موضوع پر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔

Peerbhoy College of Commerce is being celebrated this Year The College of Commerce Started in 1968under the guidance & Presidency of Late Akber Peerbhoy Mr Rizwan Farooqui is the Chairman of the Silver Jubilee celebration and Fund raising Committee Members and admirers of Anjuman - e - Islam should Co-operate & Co-ordinate with Mr Rizwan Farooqui to serve the noble cause of education among Muslims Ghazal by Rochana and music and cultural programme to raise the fund was arranged at Birla Matushri Hall on Sat 26-3-94

## THE CHILD GUIDANCE CLINIC

The Child Guidance Clinic of the Tata Institute of Social Science administered by the department of medical and psychiatric social work, was established in 1937 The first of its kind in India, the Clinic head the primary objective of providing field work experience to the students of the institute, founded in 1936 Over the years, the clinic has developed to cover new dimensions and has adopted a more comprehensive approach to mental health It is now a fullfledged agency with many services for childrens, including outreach services

**Timings :-** 10 00 a m to 5 30 p m

***Child Guidance Clinic***
*B J Wadia Hospital For Children*
*Acharya Donde Marg*
*Parel, Bombay - 400 012*
*Phone 4131903*

## WEDDINGS

Bilal S/o Vasudev Lala married to Fehmina D/o Ahmed Khan on Friday 25-3-94 The Simple Nikah was performed by Maulana Mehboob Khan & Apt Khutba on simple & economical marriage was delivered by Maulana Abdul Qayyum before Nikah

Sameera daughter of Mr Abdul Gani Pawaskar (Secretary Harnai Education & welfare society) married to Son of Late Mr Tajuddin Gawandi Mr Zahid Gawandi (Territory Manager, Tata Yellow Pages ) in newly constructed Jam - e - Masjid Bazar Muhalla, Harnai on 17th March, 1994 at 11 a m

## OBITUARY

Community Leader & Social Worker, Mr M.M. Thakur died on 22-3-94 in Bombay He retired as an honest officer of Small Scale Industries & worked as an advisor to Kokan Bank after retirement

Ibrahim Ismail Nakade the father of our contributor Imtiaz Nakade died on 8-3-94 in old age in Mazgaon, Ratnagiri

Shafique Gaya the brother of Barrister Iqbal Gaya died of Heart Attack on Monday 7-3-94 at the age of 50 He was Freelane Journalist & Good Social Worker.

Mrs Aziza W/o Ismail Haji Suleman Haji died on 20/2/94 in Bombay

Adv Tanveer Peshimam the elder brother Mr Masood Pehimam the editor of New Break Weekly Kalyan died recently

# Award to Ms Saifullah
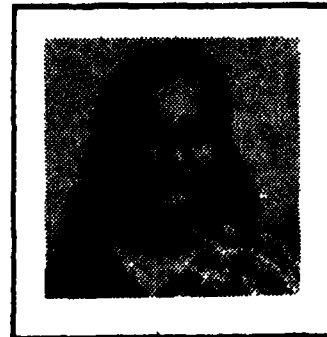
**Ms Yasmin Saifullah, Vice President of Indo-Swiss Society, has received the Mahila Shiromani Award - 1992 for excellence in the field of export promotion in which she is involved for the last 29 years.**

**The award was presented to Ms Saifullah by Smt Vimla Sharma, the First Lady of India, on December 21, 1993 in New Delhi.**

**The Mahila Shiromani Award is given to distinguished women of Indian origin from all over the world.**

**Congrats Ms Saifullah! A great achievement indeed.**

## ELEPHANTA JETTY OPEN

Three years after construction began the long awaited Jetty at Elephanta Island has been completed just in time for the fifth Fetival of classical dance & music organized by the Maharashtra Tourism Development Corporation using the 1300 year-old caves as an awesome backdrop

The Jetty fulfills a long-felt need for easing landing facilities One of the biggest complaints of the most visitors has been the lack of one, rendering disembarking difficult The new structure, built right into the Sea, has undoubted advantages-but disadvantages as well Visitors now have a very long walk over the Jetty to the Island itself

## CONGRATULATIONS TO MASOOD PESHIMAM

The English New Break Weekly, Kalyan is being regularly published from Gulistan Apartment, Doodh Naka, Kalyan - 421 301

## AL-AMEEN AWARD 1993

Mr. K Rehman Khan, Chairman, Al-Ameen Education Society and Managing Director Al-Ameen Islamic Financial & investment corporation (I) Limited, Presenting the "Al-Ameen Award 1993" to the Indian Cricket Captain Mohd Azaruddin in Bangalore on 3rd January 1994 Hon'ble Mr C.K Jafer Sharief Minister for Railways is on the left & Prof H Sathik Former Vice-Chancellor, Madras University on the right side is also seen in the picture

## INDIA GOVERNMENT 1992-93 EXPORT PROMOTION AWARD

India Government 1992-93 Export Promotion Award for the Maharashtra Region for Sea-Foods Awarded by Jawaharlal Danda Honorable Industrial Minister to Mr M D Naik Managing Director of Naik Sea Foods Private Limited & Naik Ice & Coid Storage

## ANJUMAN - E - ISLAM

President, Dr M Ishaq Jamkhanawala, explains about the recent appointment of Prof B M Sheth, Head of Dept of Mechanics of M H Saboo Siddik as follows - Since no suitable candidate from Muslim community was available, the selection committee consisting of representatives from director Technical Education, Govt and Anjuman decided to select Prof B M Sheth who is working in the polytechnic since 25 years for the post of principal, M H Saboo Siddik Polytechnic However, this appointment as principal is on probation No Sooner, he gets the suitable Muslim candidate fulfilling the requirements of the technical Dept of Govt , Anjuman will give this appointment to that candidate

This action is taken by the president to remove misgivings in the minds of Anjuman members and the community who are likely to be misguide by the false propaganda carried out by the interested parties to the tarnish th name of Anjuman-e-Islam

## SILVER JUBILEE CELEBRATION

Silver Jubilee Celebration of Anjuman - e - Islam

Educational society, Kerala Under the inspiring leadership of Late Dr Abdul Ghafoor, the society had become a great federating Muslim Associations and institutions The Society has conducted number of All India Conferences and Seminars and also organized many service activities for educational and economic development of Muslims

## 30% STATE JOBS FOR WOMEN

The State C M Mr Pawar said that the reservation of 30% jobs for women in the Govt Corp and local bodies would come into effect immediately

## STATE TO IMPLEMENT MANDAL

Mandal commissions recommendations would be implemented in Maharashtra shortly, the state social welfare and transport Minister Mr Ramdas Athavle said.

## JAM'IYYATUL FALAH (BOMBAY UNIT)

Grand IDD Milan Function of Jam'iyyatul Falah was held on Sunday the 20th March 1994 at Masalawala Hall, Dongri, Bombay Mr Justice M M Qazi, Chairman, Maharashtra Administrative Tribunal graced the occasion as Chief Guest

## GHULAM'S IFTAR PARTY

Ghulam Mohammed Peshimam & his Colleagues arranged a grand IFTAR PARTY on Saturday 12th March at Rizvi College Hall, Bandra Prominent citizens & V I P s of Bombay attended the Function & it was a grand get together

## FIRST MUSLIM MAYOR OF PUNE

The Congress Candidate Mr Ali Somji, defeated his B J P rival by a comfortable margin in the Mayoral Election on Sun 20th March '94 to become the first Muslim Mayor of Pune City

Mr Ali Somji who is 42nd Mayor of the city, polled 76 votes against B J P's Mr Girish Bapat who got 24 votes

## GRAND WELCOME ACCORDED TO THE AUTHOR OF "REHMANI AAYAT" IN IRAN

Mr Mohd Saeed Tolkar, the author of "Rehmani Aayat" was invited to take part in the celebration of the 15th anniversary of the Islamic revolution in Iran. He attended the Islamic cultural and literary conference held in Tehran for the three days, which was addressed by a large number of Scholars, Philosophers and authors of many countries of the world On 8th February 94, the staff of Radio Tehran ( Urdu Programme ) gave a grand reception to Mr Mohd Saeed Tolkar, in which the book "Rehmani Aayat" was praised immensely On 9th Feb' 94 the author was accorded a grand welcome by the ministry of Islamic guidance of Iran in which he was presented a copy of Deewan - e - Hafiz and said ministry announced its decision of getting the book "Rehmani Aayat" translated into Persian, very soon On that Occasion Mr Tolkar was handed over a copy of the Fatwa of Imam Khomeini to be included in the next edition of his book Mr Tolkars trip to Iran was tremendously successful

## DR. NAIK PRESENTS HOLY QURAN

Dr Naik Presented the copy of Holy Quran to the Police Commissioner Shahany and the Additional Commissioner of Police at Taj in Iftar Party of AL-SHAYA Dr Naik Presented the copy of Translation of Holy Quran & also the Islamic Literature to Mr Bhujwal the Hon Minister of Maharashtra at the Iftar Party thrown by Minister for his Muslim colleagues workers in Ramzan
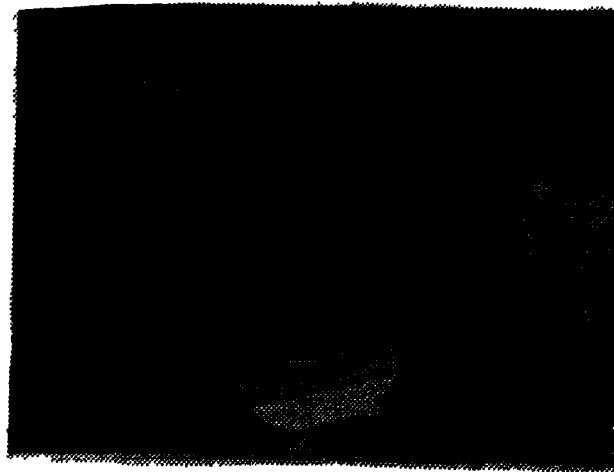
To lead mankind towards truth, call humanity to the path of goodness and illumine and entire world with the light of Islam On the subject Allah says "O, Ye who believe! Bow down and prostrate yourself, and worship your Lord, and do good, that happy ye may prosper And strive for Allah with the endeavor which is His right He hath chosen you and hath not laid upon you in religion hardship, the faith of your father Abraham (is yours) He has named you Muslims of old time and in this (Scripture), that the messenger may be a witness against mankind So, establish worship, pay the Zakah, and hold fast to Allah He is your Protecting Friend A blessed Patron and a blessed Helper" (22 77-78) This means that the Quran has delegated to Muslims the duty of bringing humanity, which has gone astray, to the right course and granted them the leadership of the world as reward for this discharge of trusteeship

Hasan Albanna



# NEWS & HAPPENINGS

## THE MUSLIM SITUATION IN UGANDA

Muslims in Uganda constitute about 35 percent of the country's 30 million population, according to the official statistics About 80 percent of them work in agriculture, fishing & metal extraction Their affairs are looked after by the Supreme Council of the Ugandan Muslims alongwith 14 organizations

Islam came to Uganda through Muslim traders specially from Oman when the sultanate had extensive business connections with East African countries Preachers from Egypt and Sudan also helped spreading Islam in the country

The Muslims in Uganda remained strong and powerful until the arrival of British colonizers who attempted to weaken Islam

The Christian missionaries now have 282 secondary schools and 24 other vocational training centres

Qur'an memorization societies in kingdom

More than 160,000 male and female students have been enrolled in the Qur'an memorization groups during the first half of this academic year in Saudi Arabia, according to an official statistics

Saudi Arabia, the cradle of Islam and the Host to the two Holy Harams, has 33 Qur'an memorization groups scattered all over the Kingdom This is in addition to welfare organizations and centres specializing in teaching Qur'an to students

According to the statistics, a total of 5,359 male and female teachers are working within these groups (IINA)

## ALL INDIA MUSLIM EDUCATIONAL SOCIETY

All India Muslim Educational Society (AIMES) is the largest Muslim federating organization of Muslim institutions and Associations in the country devoted to Educational and Economic Development of Muslims

The organizations was started in 1968 at Madras from the inspiration received on the success of Muslim

**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Sub-Editor | I Patni, S Hemani |
| Consultant Editors | A kays, Dr S I Kadri |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A. RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A.K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWL |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A.R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAR MURUDKAR |



## EDITORIAL

## PURPOSE OF LIFE IN THE HOLY QURAN

The Holy Quran is an exhaustive and comprehensive book that encloses in itself not only the principles of beliet but also the basic tenets of social welfare and legal precepts It contains both commands and prohibitions Do Muslims carry out the Quranic commandments? Do they have faith & belief in the Divine doctrines contained in it? Leaving aside argument, if the answer is in the affirmative, the it would mean we have already attained our objective But if we are far away from the Quranic path & its teachings, including commands & prohibitions, have become valueless for us, then we & our followers should try to return to that path

By Determining the real purpose of life, the quran has enlightened humanity on the goals of existence For instance, it has been said about the people whose aim of life is mere eating and drinking and acquiring & accumulating worldly health "Those who disbelieve take their comfort in this life and even as the cattle eat and the Fire is their habitation" (47 12) And about those people who consider the ephemeral pomp and show and fleeting pleasures as some of the grand objectives of life, it is said "Beautiful for mankind is Love of the joys (that come) from women and offspring, and stored up - heaps of Gold & Silver, and horses branded (with their mark), and cattle and land That is comfort of life of the world Allah! with Him is a more excellent abode" (3 14)

Then there is one more type of people who create and aggravate trouble, mischief & chaos About them it is said "And of mankind there is he whose conservation on the life of this world pleaseth thee (Muhammad), and he calleth Allah to witness as to that which is in his heart, yet he is the most rigid of opponents And when he turneth away from thee, his effort in the Land is to make mischief therein and to destroy the crops and the cattle, and Allah loveth not mischief" (2.204-205) Such objectives in life do not behave the Momineen Allah has assigned to them a grave responsibility. He has place on their shoulders a noble burden, the responsibility and obligations

اشاعت کا ۳۰ واں سال

# ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۵ | مئی ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی





ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ــ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیڑا کیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک





تاریخ اشاعت: یکم مئی ۹۴ء

کتابت: حافظ زبیر احمد جاوید


## اس ماہ کے نقوش

اداریہ

# لائف ممبر شپ

یہ امر باعث مسرت ہے اور قابل قدر بھی کہ ماہنامہ نقش کوکن ۳۲ سالوں سے اردو زبان و ادب کی خدمت انجام دے رہا ہے اور ان طویل سالوں میں ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا ہے کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ ہمارے قدر دانوں نے ہر سال تجدید خریداری سے بچنے کے لئے اس کی لائف ممبر شپ قبول کی۔ شروع میں صرف پچاس روپے لائف ممبر شپ تھی جو بعد میں بڑھ کر ڈیڑھ سو روپے ہوئی۔ پھر ڈھائی سو اور آخر آخر میں چھ سو روپے ہوئی۔

اتنا طویل عرصہ گذرا ہے کہ شاید کچھ لوگوں کو یاد بھی نہ ہو کہ نقش کوکن کی لائف ممبر شپ کے لئے انہوں نے کتنی (قلیل) رقم دی تھی اور ایک اخلاقی عہد کی بنا پر ہم نہ کراہ سکتے نہ ترسیل کو روک سکتے تھے۔ اشاعت اور انتظامیہ کے بڑھتے ہوئے مصارف اور کمر توڑ گرانی نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم اپنے سرپرستوں (لائف ممبرس) کی خدمت میں گرانی یہ فرق کو مٹانے کی درخواست کریں۔ ہم نے انہیں خطوط بھیجے اس کا اچھا اثر ہوا لوگوں نے تجدید فرمائی لیکن کچھ لوگ بس یہ مصر رہے کہ ہم ادا کردہ رقم میں ہی تاحیات پرچہ وصول کرتے رہیں گے۔ آپ اس بات کا اچھی طرح احساس رکھتے ہیں اور اندازہ کر سکتے ہیں کہ نقش پبلیکیشن ٹرسٹ نے گذشتہ برسوں کے دوران کتنا خسارہ برداشت کیا ہوگا۔ دریں اثناء یہ بات بھی ذہن نشیں ہوئی کہ کچھ خریدار اللہ کو پیارے ہونے کے بعد بھی (چونکہ ہمیں ان کی رحلت کی اطلاع نہیں دی گئی) پرچہ بدستور ان کے نام جاری رہا اور ادارہ خسارہ کا شکار ہوتا رہا۔

بنا بریں ہم نے آئندہ کے لئے تاحیات خریداری روک دی ہے البتہ جو خریدار دس سال یا اس سے زائد مدت کے لئے خریداری کی رقم پیشگی ادا کریں انہیں دس فیصد رعایت دی جاتی ہے۔

اب ہم ان خریداروں سے جو پچھلے دس سالوں سے لائف ممبر ہیں درخواست کرتے ہیں کہ انہیں اپنی رقم کا بھرپور نعم البدل مل گیا ہے لہٰذا از راہ کرم وہ اب تجدید خریداری فرمائیں تاکہ پرچہ خسارہ سے بچ جائے اور وہ اپنے شوق کی تکمیل بھی کر سکیں (نئے خریدار بن کر)

نقش کوکن

# منا یوم مہاراشٹر

• یکم مئی ۱۹۶۰ء کو جب مہاراشٹر کا قیام عمل میں آیا تو شری چوان ہی ریاست کے پہلے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اس سلسلے میں ایک سنجیدہ اور قابلِ ذکر نکتہ یہ ہے کہ سمیکت مہاراشٹر کی تحریک کے لیڈروں نے اس نئی ریاست کے قیام کیلئے بطورِ خاص یکم مئی کا انتخاب کیا۔ سب جانتے ہیں کہ یکم مئی پوری دنیا میں "مزدوروں کے دن" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ چونکہ سمیکت مہاراشٹر تحریک کے بیشتر رہنما مزدور تحریکوں سے وابستہ تھے اور ان کے نزدیک مزدور طبقے کی جو اہمیت تھی وہ کسی اور طبقے کی نہیں تھی اس لئے انہوں نے مہاراشٹر کے قیام کیلئے اسی دن کو موزوں ترین دن سمجھا۔ ان دنوں مزدور تحریکوں کے سلسلے میں بمبئی کو مرکزی حیثیت حاصل تھی: بمبئی کے مزدور لیڈر پورے ملک میں پھیلی ہوئی مزدور یونینوں کی قیادت کرتے تھے اس طرح ہمارے ان بزرگوں نے یوم مہاراشٹر سے یکجا کر کے دراصل معاشرے کو ایک نئی معنویت عطا کرنے کی قابلِ تعریف کوشش کی۔ ابھی مہاراشٹر پوری طرح اپنے قدموں پر کھڑا بھی نہیں ہو سکا تھا کہ ۱۹۶۲ء میں چین نے اچانک ملک پر حملہ کر دیا۔ اس وقت کے وزیر دفاع کرشنا مینن کو پنڈت نہرو سے اپنی غیر معمولی قربت کے باوجود مستعفی ہونا پڑا۔ وہ ایک زبردست بحرانی دور تھا۔ شری یشونت راؤ چوان کے علاوہ ملک بھر میں کوئی دوسرا ایسا مردِ آہن نہیں تھا جو ملک کو اس غیر متوقع دفاعی بحران سے نکال سکتا۔ چنانچہ پنڈت نہرو نے انہیں مرکزی وزیر دفاع کی حیثیت سے دہلی طلب کر لیا۔

اگرچہ شری چوان کے جانشینوں خصوصاً آنجہانی وسنت راؤ نائک نے اپنے گیارہ سالہ دورِ اقتدار میں ریاستی ترقی کے لئے زبردست جد و جہد کی اور صنعتی اعتبار سے مہاراشٹر نے نمایاں ترقی بھی کی لیکن سیاسی اور سماجی حالات بگڑتے چلے گئے۔ آج ہم جس مہاراشٹر میں سانسیں لے رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز یشونت راؤ چوان، مراٹھے، ایس ایم جوشی اور اچاریہ اترے کے خوابوں کی تعبیر نہیں ہے —— اگر ہمیں واقعی یوم مہاراشٹر کی تکریم کا پاس ہے اور اگر ہم اپنی ریاست کو واقعی ایک مثالی ریاست بنانا چاہتے ہیں تو آج کے دن ہمیں ٹھہر کر اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اپنا اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ہوگا۔ ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم آج جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ ملک کے حق میں عموماً اور مہاراشٹر کے حق میں خصوصاً مفید یا مضر ہے: بمبئی مہاراشٹر کا دارالخلافہ یا ملک کا صنعتی دارالخلافہ ہی نہیں بلکہ ہندوستان کا دل ہے۔ اس دل پر جو کچھ گزرتی ہے اس کی دھمک پورے ملک میں ہی نہیں پوری دنیا میں سنائی دیتی ہے۔

"یوم مہاراشٹر" کے انعقاد سے آج اگر ہم کوئی سبق حاصل کر سکتے ہیں تو وہ سبق یہی ہے کہ ہمارا اجتماعی مفاد مل جل کر رہنے اور آگے بڑھنے سے ہی وابستہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تنگ نظری اور عارضی فائدوں کی لالچ ہمیں ایسی گہری کھائی میں گرا دے جہاں سے واپس نکلنا مشکل ہو جائے۔ سمیکت مہاراشٹر تحریک کے اہم لیڈروں کے نقشِ قدم پر چل کر اور ان کی نظریاتی وسیع المشربی کو اپنا کر ہی ہم "یوم مہاراشٹر" کے انعقاد کو مثبت اور معنی خیز بنا سکتے ہیں۔

---

## مہاراشٹر... زندہ باد

---

ابو نصر ندوی

● قربانی دراصل کسی نہ کسی مقصد کی خاطر دیجاتی ہے کیونکہ قربانی کے بغیر مقصد کا حصول ناممکن ہے۔ اگر آپ کا مقصد حصولِ علم ہے تو اس کے لئے یقیناً وطنِ عزیز کو، ماں باپ کو، اور دوست واحباب کو چھوڑنا ہوگا۔ تب جاکر گوہرِ مقصود ہاتھ آئیگا اس کے لئے راتوں کی نیندیں حرام کرنی ہوں گی۔ راحت وآرام ترک کرنا ہوگا۔ روکھی سوکھی خوراک پر صبر وقناعت کرنی ہوگی۔ غرضیکہ انسان کی زندگی کا جو بھی مقصد ہو اس کے لئے قربانی بہرحال ضروری ہے۔

اور اگر آپ کسی عظیم مقصد کے حامل ہیں تو اس کیلئے عظیم قربانی دینی ہوگی، اگر آپ اور آپکی قوم قیادت وسیادت کے مقام تک پہنچنا چاہتی ہے تو اس کے لئے جان ومال اور اولاد کی قربانی ضروری ہے۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ وہی قومیں قیادت اور سیادت کے مقام تک پہنچیں جنہوں نے اپنی جان ومال اور اولاد کی قربانی دی۔ اس طرح دیکھا جائے تو دنیا کے ہر حکمراں طبقے، جماعت اور قوم کے پیچھے قربانی کی ایک تاریخ ہے۔ اسیطرح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر امتحان اور ہر آزمائش میں کامیاب اور سرخرو ہوکر نکلے تب اعلانِ خداوندی ہوتا ہے "میں تمہیں دنیا کا امام بناتا ہوں" "وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا" (البقرۃ۔۱۲۴) "یاد کرو کہ جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ ان سب میں پورا اتر گیا تو اس نے کہا: میں تجھے سب لوگوں کا امام وپیشوا بنانے والا ہوں"۔

اسلام دراصل قربانی کا دوسرا نام ہے۔ اسلام کے معنیٰ اپنے آپ کو کسی کے سپرد اور حوالہ کردینے کے ہیں اور جب ابراہیم علیہ السلام خدا کے حکم کے مطابق بیٹے کو قربان کرنے کے لئے اور اسماعیل علیہ السلام بھی خدا کے حکم کے مطابق قربان ہونے کے لئے تیار ہوگئے تو دونوں کے اس جذبۂ قربانی کو قرآن نے لفظ "اَسْلَمَا" سے تعبیر کیا۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ (الصّٰفّٰت۔۱۰۳) اور جب ابراہیم نے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردیا اور ابراہیم نے اپنے بیٹے (اسماعیلؑ) کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا۔

معلوم ہوا کہ اسلام اور قربانی دونوں لازم وملزوم ہیں کیونکہ دنیا میں اسلام کے آنے کا مقصد قربانی کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ مسلسل قربانیوں ہی کی بدولت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کی امامت وپیشوائی سے سرفراز کیا گیا۔

اسلام ہمیں زندگی کا ایک عظیم نصب العین دیتا ہے۔ وہ ہے اعلاءِ کلمۃ اللہ یعنی زندگی کے تمام مسائل ومعاملات میں اس کے سارے گوشے اور شعبے میں قانونِ الٰہی کی حکمرانی۔ حکومت وسیاست میں، معیشت واقتصاد میں، معاشرت میں، اخلاق ومعاملات میں غرضیکہ پوری زندگی میں اسلامی قانون کی حکمرانی اور اس کا غلبہ۔ مگر یہ مقصد جان ومال کی قربانی، مرغوبات وخواہشات کی قربانی، عزیز ترین متاع کی قربانی، وطنِ عزیز کی قربانی اور اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کی قربانی کے بغیر ناممکن ہے۔

> میری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی
> میں اسی لئے مسلماں، میں اسی لئے نمازی

• سکندر حضمیں •

خانۂ کعبہ کی تعمیر کے وقت جب دیواریں کافی اونچی ہوگئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک اونچے پتھر پر کھڑے ہوکر دیواریں چننے لگے۔ اس پتھر کو اب مقامِ ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں۔ جب خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل سے کہا "جاؤ، ایک ایسا پتھر لے آؤ، جسے نشان کے طور پر استعمال کیا جانے لگے۔ وہیں سے طواف شروع ہو اور وہیں ختم ہو۔"

حضرت اسماعیلؑ ایک ایسا پتھر تلاش کرنے کے لئے نکل گئے۔ جب آپ واپس آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس جگہ ایک عجیب پتھر نصب ہو چکا ہے حضرت ابراہیمؑ نے بتایا کہ یہ پتھر حضرت جبریل علیہ السلام لائے ہیں۔ اسے حجر اسود کہتے ہیں۔

حجر اسود کے بارے میں کئی روایات ہیں۔ ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر اُترے تو یہ پتھر ان کے ساتھ تھا۔ یہ جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے۔ اگر خدا نے اس کی روشنی بجھا نہ دی ہوتی تو کوئی اس کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا۔ سب سے پہلے روئے زمین پر کعبۃ اللہ کی جو عمارت بنائی گئی، اس میں یہ پتھر نصب تھا۔ طوفانِ نوح کے وقت کعبہ شریف کی عمارت جب گر کر بہہ گئی تو حضرت جبریلؑ نے خدا کے حکم سے حجرِ اسود کو کسی خاص جگہ محفوظ کر دیا پھر جب حضرت ابراہیمؑ نے خدا کے حکم سے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی تو حضرت جبریلؑ نے یہ پتھر لا کر آپ کو دیا اور آپ نے یہ پتھر خانہ کعبہ سے باہر ایک گوشے میں نصب کر دیا، جہاں وہ آج تک ہے۔

مختلف زمانوں میں خانۂ کعبہ کئی حادثوں سے دوچار ہوا۔ ان سے حجرِ اسود بھی متاثر ہوتا رہا۔ جن جن لوگوں نے خانۂ کعبہ پر حملے کئے، ان کے نام یہ ہیں: ایک زمانے میں قبیلہ جرہم اور قبیلہ فراعہ کے درمیان جنگ ہوئی اور قبیلہ جرہم کو مکہ مکرمہ سے نکالا گیا۔ اس وقت اس قبیلے کے ایک شخص عمرو بن الحارث نے حجرِ اسود کو چاہِ زمزم سے نکال کر اسے اس کی جگہ نصب کر دیا۔ اس کے بعد قریش نے کعبہ کی تعمیر کی تو حضور نبی کریمؐ نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ نصب کیا اس وقت وہ بالکل صحیح و سالم تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانے میں حرم شریف کے اندر آگ لگنے کا خوفناک حادثہ ہوا تو عمارت کے ساتھ حجرِ اسود کو بھی کافی نقصان پہنچا، اس کے چند ٹکڑے ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے جب کعبہ کی نئی تعمیر کرائی تو تو حجرِ اسود کو چاندی کے ایک خول میں جڑ کر اس کی جگہ نصب کر دیا۔

حجر اسود کو پہلا بڑا حادثہ ۶۴ھ میں پیش آیا۔

پھر ۳۱۷ھ میں یکطا زمکہ مکرمہ پر حملہ کیا۔ ابوطاہر قرمتی نے کعبہ کا
غلاف پھاڑ دیا اور حجر اسود کو کعبہ شریف سے نکال کر بائیس
سال تک اپنے پاس رکھا۔ بائیس سال بعد قرمتی نے اسے
پھر خانہ کعبہ میں اپنی جگہ نصب کرایا۔ ۳۶۲ھ میں ایک رومی
نے ایک دوپہر میں کدال جیسی کسی چیز سے حجر اسود پر حملہ کیا۔
لیکن اس سے پہلے کہ وہ ضرب لگاتا، ایک طواف کرنے والے
شخص نے اسے قتل کر دیا۔

چوتھا حادثہ ۴۱۴ھ میں ایک مصری کے
ہاتھوں ہوا۔ اس نے حجر اسود پر تین ضربیں لگائیں، جس سے
حجر اسود کے چند ٹکڑے الگ ہو کر گر گئے، جنہیں بعد میں وہیں
جوڑ دیا گیا۔

۶۹۰ء ایک عجمی نے حجر اسود کا ایک چھوٹا سا
ٹکڑا توڑ دیا۔ اس کا انجام بھی قتل ہوا۔ آج بھی حجاج
حجر اسود ہی سے طواف شروع کرتے ہیں اور اسی پر ختم کرتے ہیں۔

ایک روایت حجر اسود کے بارے میں یہ بھی ہے
کہ حجر اسود جب آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے آیا تو اس کا
رنگ سفید تھا۔ بعد میں سیاہ کار انسانوں کے ہاتھوں سے آلودہ
ہو کر سیاہ ہو گیا۔ اب اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہے۔ یہ
بیضوی شکل کا ہے۔ اس کا عرض ڈھائی تین بالشت ہے۔
اسے زمین سے چھ بالشت کی بلندی پر چاندی کے حلقے میں
جڑ کر دیوار پر نصب کر دیا گیا ہے۔ چاندی کا حلقہ دیوار سے
کچھ ابھرا ہوا ہے اور حجر اسود اس میں دبا ہوا نظر آتا ہے۔
جس سے اس کی شکل ایک پیالی کی سی ہو گئی ہے۔ ایک
حدیث کے بموجب حجر اسود ہمیشہ حضرت سرکار دو عالم ؐ کی
بوسہ گاہ رہا ہے۔

عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ اللہ
تعالیٰ قیامت سے پہلے قرآن کو لوگوں کے سینے سے اور حجر اسود

نقش کوکن

خانہ کعبہ سے قیامت سے پہلے ہی اٹھا لے گا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ؐ
نے فرمایا "اے لوگو! حجر اسود کو کثرت سے بوسہ دیا کرو، کیونکہ
عنقریب تم اسے کھو دو گے۔ ایک رات لوگ طواف کرتے
ہوں گے اور حجر اسود کو دیکھتے ہوں گے، جب صبح ہوگی تو وہ
غائب ہو چکا ہوگا، کیونکہ قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ جنت
کی چیز کو زمین سے اٹھا لے گا۔"

# دو غزل

منصف کمالی

شام ہے سورج ڈوب رہا ہے ، سوچ رہا ہوں
کیا کھویا ہے، کیا پایا ہے ، سوچ رہا ہوں

شہرِ وفا میں حشر بپا ہے، سوچ رہا ہوں
کون مرا ہے کون بچا ہے، سوچ رہا ہوں

شوخ ہواؤں میں مستی ہے شام ہوئی ہے
کس نے کتنا رنج دیا ہے، سوچ رہا ہوں

ان کے غم نے جینے کے انداز سکھائے
دریا کا پانی گہرا ہے، سوچ رہا ہوں

مردہ قومیں ، زندہ قومیں ، مہذب قومیں
قوموں کا اتہاس بڑا ہے ، سوچ رہا ہوں

چیونٹی کی موت آتی ہے، تو پر آتے ہیں
اپنے بزرگوں سے یہ سنا ہے سوچ رہا ہوں

مسجد تک پہنچا ہوں بہ راحت ، بہرِ عبادت
سامنے لیکن میخانہ ہے، سوچ رہا ہوں

فرقہ بندی اور یہ ذاتیں گندی باتیں
اک طوفانِ کربِ بلا ہے سوچ رہا ہوں

ذہن بہت ماؤف ہوا ہے ایسے لگتا ہے
کوئی جیسے چیخ رہا ہے، سوچ رہا ہوں
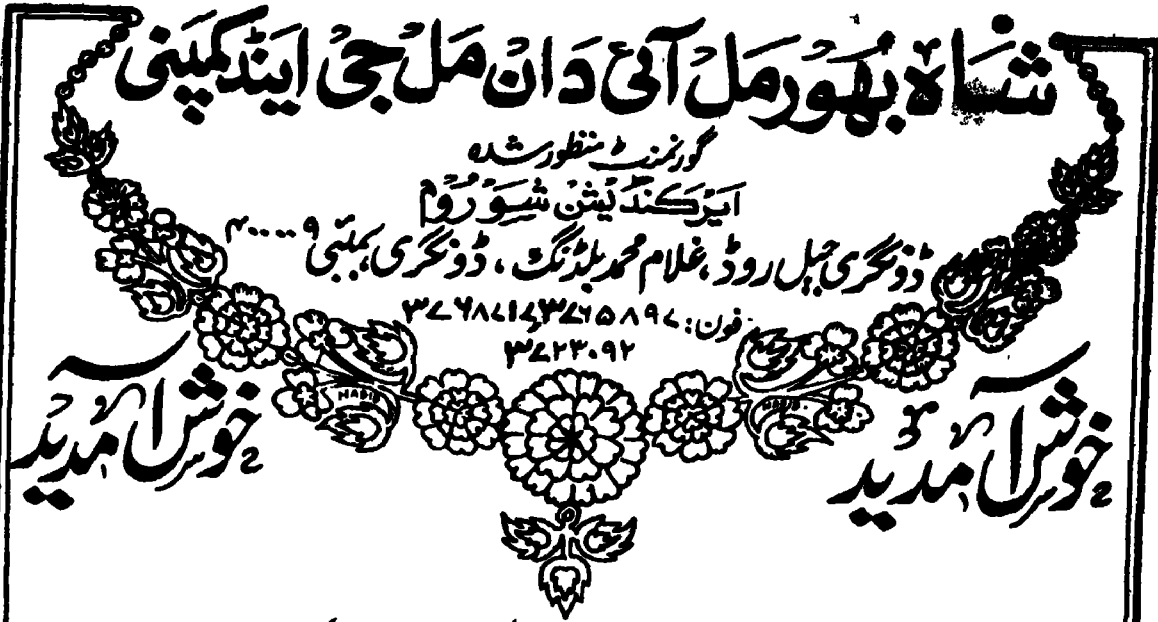
نقش کوکن

---

رفیق وستا

یہ کیسی خاموش صدا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ
گونگا بہرہ سناٹا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

دِل کے بے عنوان فسانے آنکھیں کہتی سنتی ہیں
پیروں میں زنجیر انا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

آج پھر اُن ہاتھوں کی دستک اپنا رستہ بھول گئی
دروازہ چپ چاپ کھڑا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

طرف طرف وہ عالم یارب! حشر بھی مانگے جس سے پناہ
جانب جانب دہشتِ بلا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

بند ہوئے سوچوں کے دریچے، ہونٹوں پر ہے مہرِ سکوت
کون بھلا ہے کون بُرا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

لفظوں کا مفہوم بھی بدلا کہاں رہی جذبوں میں تپش
کہنا سننا ایک سزا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

ہنگامے خاموش ہیں ہر جا، شور ہے بے آواز یہاں
شہر میں اب کے موسم کیا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

ہاں وہ اک آوارہ شاعر، لوگ جسے کہتے ہیں رفیق
محفل محفل غزل سرا ہے تو بھی چپ اور میں بھی چپ

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ ربرس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے ۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ـــــ عید ہو یا دیوالی ، شادی ہو یا جنم دن ـــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ :- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ ، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :۔

# قربانی کا فلسفہ

نجیب الرحمٰن نجیب

• اسلام نے سال میں دو تہوار مقرر کئے ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ یہ دونوں تہوار دنیا بھر کی دوسری قوموں کے تہواروں سے بالکل مختلف نوعیت کے ہیں اور ان دونوں تہواروں میں عبادتِ الٰہی مقصود ہے۔

عیدالاضحیٰ بھی اسی طرح کا ایک تہوار ہے۔ اور اس کا جذبہ بھی یہی ہے اس سے ایک روز پہلے دنیا بھر کے مسلمان دور دراز کا سفر اختیار کر کے ایک مرکز یعنی مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہیں۔ غور سے دیکھا جائے تو حج بیت اللہ کا حقیقی مقصد سال میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا اسلام کے مرکزی مقام پر نمائندہ اجتماع ہے جہاں تمام مسلمان اپنے مسائل پر اظہارِ خیال کر کے اتحاد اسلامی اور اپنی فلاح و بہبود کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کر سکیں۔ اسلام کوئی جامد مذہب نہیں کہ صرف مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کے مقدس شہروں اور خانۂ کعبہ کی زیارت مقصدِ حج ہوتا بلکہ اس کا بنیادی مقصد اسلام کے متحرک اور فعال کردار کو زندہ رکھنا اور جغرافیائی لحاظ سے ایک دوسرے سے دور واقع مقامات کے مسلمانوں کو سال میں ایک مرتبہ ایک دوسرے کے قریب لانا ہے۔ دوری کی وجہ سے اگر فاصلے بڑھ گئے ہوں، مسائلِ حاضرہ پر ایک سوچ نہ رہی ہو، ایک دوسرے کی ضروریات یا بعض مسائل پر اجتماعی قدم اٹھانے کی ضرورت ہو تو حج اس کے لئے سب سے بڑا پلیٹ فارم ہے۔ ایک بہت بڑی جنرل اسمبلی ہے۔

اسی طرح قربانی کا بھی فلسفہ ہے اس میں بھی محض چند حلال جانوروں کا ذبیحہ مقصود نہیں ہے بلکہ اس سے مقصود سال میں ایک مرتبہ خدا تعالےٰ کا حکم بجا لاتے ہوئے برضا و رغبت کچھ مال کی قربانی دی جائے اور جانور دلی کو کچھ عرصہ پال کر قربان کیا جائے تو اس سے وہ جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حکم پر یا وقت پڑنے پر اتنا حوصلہ ہو کہ ایک مسلمان اپنی قیمتی چیز کو راہِ حق میں قربان کر سکے۔ یہ جذبہ ایک زندہ قوم کے آگے بڑھنے میں ایک گزیر عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جب کسی قوم میں یہ حوصلہ، ہمت اور روایت موجود ہو کہ وہ وقت پڑنے پر برضا و رغبت قربانی دینے کو تیار ہو تو اس کے آگے بڑھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آسکتی۔

جان و مال سے محبت کا احساس ہی اکثر انسانوں کو خطرات میں کود پڑنے سے روکتا ہے۔ اور جب ایک مسلمان ان مقامات سے گزر چکا ہو تو اس کے لئے کوئی مشکل بات نہیں رہتی۔ ہر سال تمام صاحبِ توفیق مسلمانوں کو جب اس مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے تو ان میں اجتماعی طور پر جذبہ نمو پاتا ہے کہ ہر سال ہزاروں افراد حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور لاکھوں افراد قربانی دیتے ہیں —— ••

اے مسلماں سن یہ نکتہ درسِ قرآنی میں ہے
عظمتِ اسلام و مسلم صرف قربانی میں ہے

از: محمد سعید علی ٹونکر (دبئی)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح آیت ۴)

"(اے محمدؐ) ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (قیامت تک) بلند کیا ہے۔"

آپؐ کے دنیا میں وارد ہونے سے ۵ ہزار سال پہلے ہی اس بات کی اطلاع سرزمینِ ہند پر آ گئی تھی کہ "اے انسانو! غور سے سنو، تعریف کئے گئے کی ہمیشہ تعریف کی جائے گی اور ساٹھ ہزار نوے دشمنوں میں ہم اس کی حفاظت کریں گے (اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷)

کوہِ نور ہیرے کی تعریف دنیا کا کوئی بھی انسان کرتا ہے چاہے اسے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ محمدؐ تو حرا کی گود کا وہ کوہِ نور ہیرا ہیں کہ جن کا قلبِ اطہر انوارِ الٰہی سے منور کیا گیا اور جن سے پورے عالم میں لا الٰہ الا اللہ کا مسلسل چراغاں ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بھلا آپؐ کی تعریف کون ہے جو نہیں کرے گا؟ جس انسانؐ نے قرآن جیسے حسنِ عمل کے حیات بخش چشمہ سرمدی کو دنیا کے سامنے پیش کر کے تشنہ انسانوں کی پیاس بجھائی ہو اس کی تعریف و توصیف کرنا تقاضائے عدل ہے۔ جس طرح اللہ کے وجود کی گواہی ہر انسان کے تحت الشعور میں مضمر ہے (سورۃ الاعراف آیت ۱۷۲) اسی طرح اس داعیٔ اکبر خاص پیغمبرؐ کی معرفت ہر انسان کے تحت الشعور میں مستور ہے کہ جس کا اظہار قیامت تک آنے والے انسان کرتے رہیں گے۔ اس کی صداقت کے ثبوت میں ذرۂ خاک بعض دانشوروں، پنڈتوں اور فلاسفروں کے آپؐ کیلئے عقیدت سے بھرپور کلمات و جذبات درج کر رہا ہے۔

(۱) "میں محمدؐ پر ایمان رکھتے ہوئے یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپؐ کے کلمہ سے صرف بھارت میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے چپے چپے میں امن پھیلے گا"
(مہاتما گاندھی)
(BOOK DUTIES OF INDIAN CITIZENSHIP)

(۲) "حضرت محمدؐ میں تمام اعلیٰ اخلاق موجود تھے۔ ایسا انسان نہ گزشتہ دور میں کوئی گزرا ہے اور نہ مستقبل میں کوئی ہوگا۔" (جواہر لال نہرو)
(BOOK THE GLIMPSES OF WORLD HISTORY)

(۳) "محمدؐ کا لایا ہوا دینِ اسلام قلیل عرصہ میں ہی دنیا پر حکومت کرے گا" (رویندر ناتھ ٹیگور)
(BENGALI MAGAZIN PESHWA 1933)

(۴) "محمدؐ نے دنیا والوں کو وہ علم اور وہ حکمت دی ہے جو دنیا میں کسی اوتار نے آج تک نہ دی اور نہ قیامت تک دے گا۔ حالانکہ آپ پڑھے لکھے بھی نہیں تھے۔"
(پروفیسر رام کرشن راؤ)
(BOOK-MOHMED ADARSHA PRESIT)

(۵) "ہندوؤں کی کتاب وید میں ذکر شدہ نراشنس رشی محمدؐ پیغمبر ہی ہیں یہ ساری دنیا کو تسلیم کرنا چاہئے"
(پنڈت وید پرکاش اپادھیائے) BOOK-NARASHASH RUSHI

(۶) "محمدؐ پیغمبرؐ کی تعلیم سے متاثر ہو کر ہی آج کا یورپ جدید بنتا بنا ہے" (مان ویندر ناتھ رائے)
(BOOK-THE HISTORICAL ROLE OF ISLAM)

(۷) "محمد پیغمبرؐ نے دنیا کو ایک بہترین اور نئی تہذیب سے آشنا کیا اور دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ نکھارنے والا انقلاب لایا۔"
(نیرد چودھری)
(HINDUSTAN STANDARD 9-2-69)

(۸) "محمدؐ پیغمبر عظیم انسان تھے انہوں نے عربوں کے ہاتھ میں دنیا کی راہنمائی کی مشعل دی ہے"
(سانے گروجی)
(BOOK - ISLAMIC SANSCRUTI)

(۹) "محمدؐ ایک عظیم انسان ہو گزرے ہیں۔ ان کا کردار میرے سامنے آتے ہی مجھ پر سمادھی (مراقبہ) کی حالت طاری ہوتی ہے۔"
(ولو باجائے — SWATANTRA SENANI)

(۱۰) "حضرت محمدؐ پیغمبر نے دنیا میں حیوانوں کی حد تک گرے ہوئے لوگوں کو انسان بنا کر ان کے خشک لبوں پر تبسم کا نور بکھیر دیا ہے۔" (ایڈوکیٹ اوُدے ٹلک)
(BOOK. PRESHIT UDAY TILAK)

(۱۱) "محمدؐ بنجر اور ویران ریگستان کا وہ چشمۂ شیریں ہے جس نے تشنہ انسانوں کی پیاس بجھائی۔" (مشہور شاعر ہرش بھٹ)

(۱۲) "انسان کو اپنا سفینۂ حیات پار لگانے کے لئے محمد پیغمبرؐ کے اصول اپنانا چاہیئے۔"
(شاعر اور فلاسفر۔ تلسی داس)

(۱۳) "میرا مشاہدہ ہے کہ محمدؐ پیغمبر کے لائے ہوئے دین اسلام نے ہی دنیا کو پیار اور محبت کا درس دیا ہے۔"
(سوامی ویویکانند)

(۱۴) "محمدؐ ہی دنیا کے سب سے عظیم انسان اور دنیا کے عظیم پیغمبرؐ ہیں۔" (مائیکل ہارٹ)
(BOOK - THE HUNDRED)

(۱۵) "محمدؐ حقیقت میں ایک عظیم پیغمبر تھے۔ جو کام حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے پندرہ سو سال میں نہیں کیا وہی کام حضرت محمدؐ نے صرف پندرہ سال میں پورا کیا۔"
(NEPOLIAN BONA PART)

(۱۶) "اسلام زمین پر ایک عظیم دین ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محمدؐ جیسے عظیم پیغمبر اس کے بانی ہیں۔"
(DR. NATGEMARRY WATT)

(۱۷) "محمدؐ کا لایا ہوا دین ہی سچا دین ہے اور میرا یہ یقین ہے کہ کل کا یورپ اسی دین کو تسلیم کریگا۔"
(PHILOSPHER GEORGE BERNARD SHA - BOOK THE LAST LAW GIVER)

اتنا پڑھنے کے بعد اب قارئین کے دماغ میں یہ سوال آنا فطری بات ہے کہ یہ لوگ اسلام اور اسلام کے رسولؐ سے اتنی عقیدت رکھنے کے باوجود پرچم اسلام تلے کیوں نہیں آتے؟ یہی سوال تہران اور بندر عباس میں مجھے وہاں کے مسلم نوجوانوں نے پوچھا تھا۔ ذرّہ خاک نے انہیں اپنی عقل کے مطابق اس کی وجہ مختصر یہ سمجھائی کہ

زباں پہ نقطۂ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بُتخانے ہیں اسے کیا کیجئے!

احساسِ برتری، پندارِ نفس، زعمِ باطل، انانیت، جذبۂ نام و نمود، تصنّعِ طبیعت، تقلیدِ اسلاف، یہ تمام بُتخانے انسان نے اپنے دل و دماغ میں سجائے ہیں۔ ان تمام بُتانِ آذری کو دل و دماغ میں سے پھینک دینے سے ہی دولتِ اسلام سے کوئی مالا مال ہو سکتا ہے۔

نقش کوکن

ہو سکتا ہے ذرۂ خاک کے اس جواب میں سہو و خطا کے
امکانات ہوں مگر اسی سوال کا جواب ایمان والوں کی آنکھیں
کھولنے کیلئے عدالتِ صمدیت کی جانب سے چودہ سو سال
پہلے آیا ہے اسے پڑھ کر سبحان اللہ (صد ہزار بار
سبحان اللہ) طبیعت وجد میں آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنی آخری کتاب میں اس کا جواب یوں دیا ہے:

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۝

(سورۃ البقرہ آیت ۹)

"یہ لوگ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔"

دھوکہ دینے کیلئے یہاں لفظ خَدَعُ استعمال
کیا گیا ہے۔ دھوکہ دینے کیلئے عربی میں درجن بھر الفاظ ملتے
ہیں مگر یہاں خَدَعُ لفظ استعمال کرکے اللہ تعالیٰ نے
پورا مفہوم ان تین حروف میں سمیٹ لیا ہے۔ خَدَعُ
کا مادہ (خ۔ د۔ ع) ہے جس کے معنی ہیں جو کچھ دل
میں ہے اس کے خلاف ظاہر کرنا۔ آج سے چودہ سو
سال پہلے عرب اس لفظ کو جس محسوس انداز میں استعمال
کرتے تھے اس سے اس کے مضمر مفہوم کی صاف نشاندہی
ہوتی ہے۔ عربوں کی شہرت اور شرافت کا مدار مہمان
نوازی پر تھا وہ صحراؤں میں رہتے تھے، ان کے ہاں
اونٹنی کا دودھ یا گوشت ہر وقت میسر آنے والی چیز
ہو سکتا تھا اور جس سے مہمان کی تواضع کی جا سکتی تھی۔
چنانچہ وہ اپنے یہاں آنے والے مہمان کے ساتھ بالعموم
دودھ پیش کرتے تھے۔ ذرا سوچئے کہ مہمان خیمہ میں آیا
ہوا ہے، دودھ دینے والی اونٹنی خیمہ کے باہر باندھی
ہوئی ہے۔ میزبان دودھ دوہنے کیلئے جائے لیکن وہ
اونٹنی دودھ چڑھا جائے تو اس وقت اس کی کیا حالت
ہوگی! عرب لوگ اس قسم کی اونٹنی کو ہی "خُدُوْعٌ"
کہتے تھے جو دودھ بھی چڑھا جائے، لاتیں بھی مارے اور
کاٹنے کو بھی دوڑے۔ دوسرے الفاظ میں ایسی اونٹنی
کو وہ دھوکہ باز کہتے تھے۔ یہی لفظ اللہ تعالیٰ نے
یہاں استعمال کرکے ایمان والوں کو ہوشیار رہنے کہا ہے۔
کہ ایسے لوگ تمہارے مفاد میں کبھی نہیں ہیں تمہارے اہم کام
کیوقت یہ تم کو دھوکہ دیں گے، ان کے ہاتھ تک تمہارے گریبان
تک پہنچے گا۔ یہ تمہیں بھی برباد کرنے کی سوچیں گے اور تمہاری
عبادتگاہوں کو بھی منہدم کریں گے۔ اس لفظ کا مزید مفہوم
ان الفاظ سے صاف ظاہر ہوگا۔ عربی میں خَيْدَعُ اس
راستے کو کہتے ہیں جو بظاہر معلوم ہو کہ منزل کی طرف لئے
جارہا ہے لیکن درحقیقت اس کے خلاف ہو۔ اسی طرح عرب
سراب کو خَيْدَعُ کہتے تھے۔ اس دینار کو خَادِعُ کہتے تھے
جو دیکھنے میں کھرا معلوم ہو لیکن پرکھنے پر کھوٹا ثابت ہو۔
سُوْقٌ خَادِعَةٌ اس بازار کو کہتے تھے جس میں چیزوں کی
قیمت ہر آن بدلتی رہتی ہے۔ صبح کچھ، دوپہر کچھ، شام کچھ،
ان تمام الفاظ کے مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے حقیقت کھل کر
سامنے آجاتی ہے کہ اسلام اور اس کے رسولؐ پہ زہریلے خیالات
پیش کرنیوالے اسلام کے پرچم تلے آنے میں اپنے دل و دماغ
میں کیا جذبات رکھتے ہیں۔ عربی ایک سائنٹفک زبان ہے۔
اسے صحابہ کرامؓ ہی خوب سمجھتے تھے اس لئے ایسے لوگوں کیلئے
وہ بجلی کے شرارے بن کر ان باطل کے ہر پردے کو جلا کر حقیقتوں کو
بے نقاب کرتے تھے۔ نہ کہ ہماری طرح ان کے ہاتھ چومتے اور چاٹتے
تھے۔ ہاں! مسلمانوں پر ہر کسی کا احترام کرنا فرض ہے مگر احترام کی
حدیں اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہیں وہی ہونی چاہئیں۔ حال ہی میں خلفشار
کی قیامت خیز آندھیوں میں بھی ہمارے لئے ان لوگوں کا رول بالکل اس
خُدُوْعٌ اونٹنی جیسا ہی رہا ہے اس کا تجربہ ہوا ہے۔ آئیے صحابہ کرامؓ
کے نقشِ قدم پر یہ چلیں کہ ان کی تربیت حرا کے کوہِ نور سے آنحضرتؐ ہی نے کی تھی۔

(جاری ہے)

اگر میں یہ کہوں کہ خدمتِ خلق کا جذبہ مجھے وراثت میں ملا ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے فلاح و بہبود کی ہر ممکن خدمت کے لئے میرے قدم خود بخود اسی سمت بڑھتے رہے۔

پچھلے ــــــ سالوں سے کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی، جدہ۔ سعودی عربیہ میں برسرِ روزگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ یہاں کئی علمی، ادبی اور علم دوست شخصیتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اسی طرح رفاہی خدمت انجام دینے والوں سے بھی میل جول بڑھا اور اس طرح خدمتِ خلق کا وہ جذبہ جو بچپن سے دل میں موجزن تھا۔ اسے ایک نئی سمت ملی۔ بساط بھر کوششوں سے یہاں بھی میں نے کچھ خدمت انجام دی اور دے رہا ہوں۔ درایں اثناء تعطیلات میں اپنے وطن ضلع رائیگڈھ (مہاراشٹرا) گیا تو پدر بزرگوار کو جو عمر کی ستر بہاریں دیکھ چکے ہیں پیرانہ سالی میں بھی نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کی کارگزاریوں میں مصروف پایا۔ ظاہر ہے انہیں کے ساتھ مجھے نقش کوکن ٹیلینٹ فورم (N.K.T.F) کے پروگراموں میں شریک ہونے اور قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ پہلی ہی شرکت نے دل پر ایسا جادو کیا کہ اب ہر سال N.K.T.F کے پروگراموں میں شرکت کو میں نے اپنا معمول بنا لیا ہے۔

امسال ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے ضلعی سطح پر جہاں جہاں پروگرام منعقد ہوئے ہیں ان میں برابر شریک رہا۔ اور نقش کوکن

یہ دیکھ کر جی خوش ہوگیا کہ N.K.T.F نے اپنا حلقۂ عمل کوکن تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ امسال بمبئی اعظمیٰ اور مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کو بھی اس میں شریک کر لیا ہے۔

بہت دنوں سے یہ خواہش تھی کہ ان پروگراموں کے تعلق سے کچھ خامہ فرسائی کروں مگر وقت کہاں ملتا ہے۔ بالآخر یہ چند سطریں زیبِ قرطاس کی ہیں گر قبول افتد زہے عزّ و شرف۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے زیرِ اہتمام ہونے والے تقریری، جنرل نالج، انگلش اور ریاضی کے مقابلے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حصّہ لینے والے اسکول، طلباء، اساتذہ نیز والدین و ذمہ دار حاضرین جس جوش کا مظاہرہ کرتے ہیں اسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے نقش ثانی بہتر ز نقش اول کے مصداق ہر سال پچھلے سال سے زیادہ ترقی دکھلائی دیتی ہے۔ تقریریں بہترین ہو رہی ہیں تو دیگر مقابلوں میں بھی بہتری Improvement واضح ہے۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۳ کو 'پیلین' میں ہونے والے ریاضی کے مقابلے میں 'تتوڑیل' اور 'اودن' کے بچوں میں برابری Tie توڑنے کے لئے دس زائد راؤنڈ چلانے پڑے۔ دونوں بچے فوراً جواب دے دیتے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک طرف تو جوش بڑھ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ اطمینان بھی ہو رہا تھا کہ ماشاءاللہ اردو ذریعۂ تعلیم والے بھی دوسروں سے کم نہیں ہیں۔ ہمارے بچوں کے اور خصوصاً اردو ذریعۂ تعلیم والوں

کے مستقبل کے بارے میں جو شبہات پیدا ہو رہے تھے وہ دور ہوتے نظر آنے لگے۔ قابلِ مبارکباد ہیں وہ اساتذہ جنہوں نے بچوں کو اس قابل بنایا۔

پچھلے چند سالوں سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب اور جناب فقیر محمد مستری صاحب کے توسط سے یہ مقابلے دیکھنے نصیب ہوئے۔ یہ مواقع میرے لئے تربیتی ثابت ہوئے۔ مستری صاحب سفر، رہائش، کھانے اور دیگر انتظامات اس قدر خوبی سے کرتے ہیں کہ کہیں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی۔ ساتھ میں آٹھ دس لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی چھوٹی سی چھوٹی بات کا خیال رکھتے ہیں۔ ساتھ والے کسی بھی فرد کو کوئی بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ بمبئی سے نکل کر بمبئی پہنچنے یا پہنچانے کی ذمہ داری اسی کیپٹن کی ہے۔

تقریری مقابلوں کو چھوڑ کر باقی مقابلے مبارک کاپڑی کے زیرِ انتظام ہوتے ہیں کوئی بزرگ اسکور لکھنے بیٹھتے ہیں اور کوئی دیگر کام میں لگ جاتے ہیں۔ اس ٹیم میں دو ایک کو چھوڑ کر سبھی زندگی کی ۶۸ بہاروں سے زیادہ دیکھ چکے ہیں۔ مقابلے کی صبح ان کا جوش و خروش، چاک و چوبند رہنا یہ یقین ہی نہیں دلاتا کہ یہ حضرات رات میں چند ایک گھنٹے ہی سوئے ہیں اور ایک لمبا سفر کر آئے ہیں۔ تھکاوٹ کا نام نہیں۔ ماشاءاللہ ہر کوئی چست و چوبند۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان بزرگوں کو لمبی عمر اور صحت عطا فرمائے۔ تاکہ قوم ان سے فائدہ اٹھاتی رہے۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا ہماری قوم پر احسان ہے انہوں نے قوم میں جو بیداری پیدا کی ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔ دس سال پہلے کی بچوں میں جھجک، ڈر، تقریر کا بھول جانا۔ کوکنی تلفظ کا نمایاں ہونا یہ اب ماضی کی بات ہو گئی ہے۔ آج کے یہ ننھے مقرر جج صاحبان کو پریشان کر دیتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں۔ ہر تقریر مثالی، تلفظ کی پختگی۔ خیالات میں روانی، دیئے گئے عنوان کے ساتھ انصاف غرضکہ تقریر ہر زاویے سے مکمل ہر تقریر ہوتی ہے۔ اسی طرح چند ہی دنوں پہلے کی بات ہے کہ جب جنرل نالج، انگلش اور ریاضی کے مقابلے شروع ہوتے تھے تو بچوں کا ہراسان ہونا، معمولی سوالوں کا بھی جواب نہ دینا دیکھنے والوں کو شرمندہ کر دیتا تھا۔ آج ترقی کا یہ عالم ہے کہ ان مقابلوں میں سوال بورڈ پر پوری طرح لگا بھی نہیں کہ جواب آجاتا ہے۔ قابلِ مبارکباد ہیں وہ بچے، وہ اسکول وہ ادارے اور اساتذہ جنہوں نے محنت کی۔ مقابلوں میں حصہ لیا اور بچوں میں خود اعتمادی پیدا کی،

یہ اساتذہ کی محنت ہے جس نے بچوں میں یہ جوہر پیدا کئے اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان اساتذہ کی ہمت افزائی کی جائے N.K.T.F ان کی ہمت افزائی کرتی ہے لیکن وہ اس سے زیادہ کے مستحق ہیں۔ خاص کر ریاضی اور انگلش کے کامیاب طلباء کے اساتذہ کو بھی ایک ایک ٹرافی دی جائے یا نقدی انعام دیئے جائیں تو بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ بچوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ میں جوش اور ولولہ پیدا ہوگا۔

مقابلوں میں حصہ لینے والے اسکول پورے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ ہر اسکول خوش نصیبی سمجھتا ہے اگر N.K.T.F ان کے اسکول کو مرکز قرار دیتا ہے لوگ ہر تکلیف اٹھانے تیار رہتے ہیں۔ روایتی کوکنی مہمان نوازی واضح ہوتی ہے اور میزبانی سے متاثر ہو کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے ہر سال مقابلے اسی اسکول میں ہوں لیکن دوسرے وقت دوسرے مرکز پر پہلے سے زیادہ مہمان نوازی دکھائی دیتی ہے گویا ہر کوئی سبقت لینا چاہتا ہے۔

جن جن مرکز پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا وہاں کے نظم و نسق
دیکھ کر حیران ہوا ہوں۔ ان اسکولوں نے ثابت کر دیا ہے کہ
نظم و نسق انگلش اسکولوں (CONVENT) کا ہی ورثہ نہیں
ہے۔ صدر مدرس، عملہ اور کفیل ادارے قابلِ ستائش ہیں

افسوس ان اسکولوں پر ہوتا ہے جو ان مقابلوں
میں حصہ نہیں لیتے۔ وہ اپنے قابل بچوں کے ساتھ ناانصافی
کر رہے ہیں اور وہاں کے بچے جس چیز کے مستحق ہیں اس سے
ان کو محروم رکھا جا رہا ہے۔! سکول کا صدر مدرس کا، عملے کا
اور ادارے کا یہ فرض ہے کہ قابل بچوں پر محنت کریں انہیں
مقابلے کے قابل بنائیں ان کی محنت کبھی بے کار نہیں جائے
گی۔ عدم شرکت پر ان بچوں کی پسماندگی کے لئے صدر مدرس
اور ادارے ذمہ دار ہیں اسکول کے انتظامیہ کو مداخلت کرنی
چاہئے۔ مقامی لوگوں نے صدر مدرس اور اساتذہ پر زور
ڈالنا چاہیئے تاکہ وہ خود اس دور میں پیچھے نہ رہ جائیں اور
قوم کے قابل بچے اس سے محروم نہ ہوں اور اس موقع کو ہاتھ
سے نہ کھو دیں۔

N.K.T.F کی اس کاوش کو سراہنے والے بھی
ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں اور وہ براہِ راست ان کی ہر
طرح مدد کرنے تیار ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بیداری
ہر سطح پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ بیداری قائم رہے۔
آمین ——●●



طنز و مزاح کے حامل

# کوکنی قطعات

● از: جاوید دروے

شالیت زاوُن پوراں گیڈر ہوتل
باہیر مار دھاڑ شکتل ذرا نڈر ہوتل
اَدکلی تعلیم، انی کائے تربیت !
ڈنڈیل گیری کرتل تواں لیڈر ہوتل

---

توکا جیا کھاندیا ور بندوق ٹھیوا
اپلیا ہاتات مالا چی صندوق ٹھیوا
مکاری سے کامیابی چی گرو کلی
دوستی تو نڈاور، منات ڈوقے ٹھیوا

---

پانچ گانوانت موٹو زمیندار سے
رنگ روپ انی کاپڑانی دیندار سے
دین چیا ناوا کھلتی ہے سگلی لوٹ ماز
بے ایمانی چیا کا مات ایماندار سے

---

مانوسکی اَنی مروّت شکاں تر پھساں
شرم اَنی غیرت اِکاں تر زَگاں
اتا خودداری اَنی شرافت زھیئلی غارت
ضیات کسلی حیرت ! زگاں تر بگاں

●●

**AMINA**
**FISHERIES**

اِمینہ منزل پڈویکر کالونی
ادھیم نگر، رتناگِری

رتناگِری: ۲۱۹۱
بمبئی: ۶۲۔۶۹۷

# سیلائٹ فیشن

## ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار

**پروپرائٹر:۔ غلام دستگیر پرکار**

فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔بی۔ پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳

فون نمبر:۔

# مسلم انتظامیہ کے تحت بمبئی میں

## ویمنز کالج کا قیام ضروری

پرنسپل رشید قاضی ۔ بمبئی نمبر ۲

تحتانوی اور ثانوی سطح پر اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والی مسلمان طالبات کی تعداد نہ صرف قابل اطمینان بلکہ باعث انبساط ہے ان طالبات کے جم غفیر کے آگے اسکول ناکافی پڑتے ہیں۔ داخلوں کے موسم میں والدین کی بھاگ دوڑ کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ ان کا جوش خروش دیکھ کر دل بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

قوم نے ڈھونڈلی فلاح کی راہ

مگر افسوس ہائر سکنڈری اور کالج و یونیورسٹی کی تعلیم کے تعلق سے وہ گرمجوشی باقی نہیں رہتی۔ اس نہج میں قدم بڑھاتے تو طالبات کی کثرت رفتہ رفتہ قلت میں بدلتی صاف دکھائی دیتی ہے۔ مسلم لڑکیوں میں اخراج کا تناسب تعداد سے مقابلتاً بہت زیادہ ہے عموماً آٹھویں جماعت میں پہنچتے ہی اسکول چھوڑنے کا قبیح سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایس ایس سی کے بعد بلا مبالغہ آدھی گھر میں بیٹھ جاتی ہیں آدھی جونیئر کالج میں داخلہ لیتی ہیں۔ بارہویں کے بعد بیشتر لڑکیوں کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو جاتی ہے۔ کالج کی آزادانہ فضا میں سانس لینے کے مواقع کم ہی طالبات کو نصیب ہوتے ہیں بہلری ایک قلیل تعداد ہی گریجویشن کر پاتی ہے۔ بہت کم خوش نصیب لڑکیاں پوسٹ گریجویشن کی منزل سر کر پاتی ہیں۔ شاذ و نادر ہی ڈاکٹر، انجینئر، وکیل یا نرس بنتی ہیں۔ سماجی وجوہ کی بنا پر شعبہ تدریس میں مسلم خواتین کی بھرمار ضروری ہے مگر دیگر پیشہ جات میں موجودگی خال خال ہے۔ صورت حال افسوس ناک ہے۔ مسلم خواتین میں اعلیٰ تعلیم کا فقدان ایک قومی المیہ ہے مسلم سماج اور دانشوران ملت کو باہم مل کر تدارک کی تدبیریں کرنی چاہئیں۔ اسکول اور کالج میں مسلم طالبات کے اخراج کا سدباب اور اخراج کے اسباب پر غور کرنا ازبس ضروری ہے۔ مسلم خواتین میں اعلیٰ تعلیم میں کمی کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ والدین کی ہائر ایجوکیشن سے لاتعلقی یا بخیر سنجیدگی اس کا بنیادی سبب ہے۔ ماں باپ کی ناگفتہ بہ مالی پوزیشن اعلیٰ تعلیم کی راہ کی رکاوٹ بنتی ہے۔ بارہویں تک تعلیم مفت ہے پر آگے تو خرچ ہے۔ سب سے بڑی وجہ مسلم خواتین کی مطلوبہ اہلیت سے محرومی ہے۔ ہماری لڑکیاں کالج اور یونیورسٹی میں ایک کمزور تعلیمی پس منظر کے ساتھ پہنچتی ہیں یہ کمزور پس منظر جاہل سرپرستوں کی دین ہوتا ہے یا اسکولوں کا ورثہ۔ ایسے اسکولوں کا ورثہ جہاں تعلیم کے ساتھ مجرمانہ تساہل اور تغافل برتا جاتا ہے۔

ہمارے معاشرے ایک بڑے طبقے کو یہ گوارہ نہیں کہ ان کی بیٹیاں مخلوط درسگاہوں میں تعلیم حاصل کریں۔ عمومی رائے یہی ہے کہ اعلیٰ تعلیم نہ ملے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ حجاب برقرار رہے یہی بہت ہے۔ کئی ہونہار اور حوصلہ مند لڑکیاں محض اس بنا پر اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکیں کیونکہ ان کے سرپرست مخلوط تعلیمی اداروں میں داخلے کے خلاف ہوتے ہیں۔ حاصل بیان یہ کہ مخلوط کالج اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مانع ہیں۔ بمبئی عظمیٰ میں خواتین کے لئے مختص کالج لے دے کے تین چار ہی ہیں۔ صوفیہ کالج بمبئی کا ایک نہایت قدیم کرسچن مشنری کالج ہے کہ جس نے لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ مذکورہ کالج میں ہماری لڑکیوں کا

داخلہ پانا اتنا سہل نہیں ہے وجہ وہی مطلوبہ اہلیت کی کمی کہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ صوفیہ کالج کے ارباب حل وعقد مسلم خواتین سے کوئی خاص ہمدردی نہیں رکھتے اپنی قوم کی تعلیمی ضروریات پوری کرنا ان کا بنیادی [illegible] ہے پارسی و ہندو ان کی نظر میں با اعتبار ترجیح مقدم ہیں مسلم لڑکیوں کو بمدارج دشواری داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی دو کالج برائے طالبات چلاتی ہے ہماری لڑکیاں وہاں تعلیم حاصل کرنے میں پس و پیش کرتی ہیں۔ غالباً یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ وہاں پڑھنے کی صورت میں تعلیم کا روزی روٹی سے ساتھ رشتہ جڑنا مشکل ہوگا۔ کیونکہ ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی بلحاظ میعار بمبئی یونیورسٹی کے کمتر مانی جاتی ہے۔ عام تاثر یہ ہے کہ ان کالجوں میں صرف علاقائی یعنی مراٹھی اور گجراتی ذریعہ تعلیم ہیں جب کہ صورت حال یہ ہے کہ انگریزی بھی بطور میڈیم مستعمل ہے ان کالجوں سے مسلم لڑکیوں کے کترانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں کی فضا میں غیریت کی بو باس ذرا تیز ہے۔ برقعہ پوش طالبات دوسروں کی نگاہوں کی تحقیر کی تاب نہیں لا پاتیں۔

برہانی کالج ایک مخلوط کالج ہے مگر بوہرہ برادران کی اصابت رائے کی قدر کرنی چاہیئے کہ اسلامی شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ مخصوص اوقات میں لڑکیوں کی جداگانہ کلاسیں چلا رہے ہیں۔ کامرس و آرٹس کالج ہونے کی بنا پر سائنس کی طالبات اس خصوصی اہتمام سے فیض یاب نہیں ہو پاتیں تاہم بوہرہ انتظامیہ کے ایک مستحسن اقدام کی بدولت پردہ نشین طالبات کے لئے اعلیٰ تعلیم کا حصول کسی حد تک سہل ہو گیا ہے۔

ہماری طالبات کی اعلیٰ تعلیم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے مسلم انتظامیہ کے تحت ویمنز کالج کا قیام وقت کی اشد ضرورت ہے۔ عوام الناس کے دلوں کی پکار ہے، ماؤں بہنوں، بیٹیوں کی سربراہان قوم سے پرسوز التماس ہے بھیونڈی میں علامہ محمد مومن ویمنز کالج برسوں پہلے وجود میں آچکا ہے حال ہی میں ایک پرشکوہ تقریب میں اس کالج کی عمارت کا افتتاح جناب عبدالرحمان انتولے صاحب کے ہاتھوں سے ہوا اور زمانہ اہل بھیونڈی کے تعلیمی شعور کا قائل ہوگیا۔ جو کارنامہ

نقش کوکن

باشندگان بھیونڈی نے ایک رندانہ جسارت کے ساتھ قریباً ایک دہائی قبل انجام دیا اس کی داغ بیل مستقبل قریب میں بمبئی والوں کو ڈالنی ہے۔ ویمنز کالج کا قیام جو سے شیر بہا لانے والا نا ممکن العمل اقدام نہیں ہے۔ مسلمانان بمبئی کے زمرے میں ذہن رسا رکھنے والے بھی ہیں اور اہل ثروت بھی دانشوران قوم اور ماہرین تعلیم گر کالج کا خاکہ ہی تیار کریں تو بندگان مومن کے ہاتھ غالب و کار آفریں کار کشا کارساز، بن کر سارے ضروری لوازمات مہیا کر دیں گے۔

ذاتی تجربہ یہ ہے کہ جب بھی کسی تعلیمی ادارے کی بنیاد ڈالنے کی گفت و شنید ہو تو تان اس بات پر ٹوٹتی ہے کہ پلاٹ کہاں سے آئے پلاٹ کا حصول دشوار گذار ضرور ہے ناممکنات میں نہیں ماہم میں ساحل سمندر سے متصل ایک بڑے رقبہ پر مشتمل زری والا کمپلیکس ہے۔ جس میں لڑکیوں کا یتیم خانہ واقع ہے۔ جگہ بے حد کشادہ اور پر فضا ہے۔ اس جگہ کالج بنے تو دلکشی صوفیہ کالج سے سوا ہوگی۔ بلحاظ افادیت ماہم میں کالج بننے سے مغربی مضافات کے تمام گھر اعلیٰ تعلیم سے منور ہو اٹھیں گے۔ خدانخواستہ میرا یہ منشا ہر گز نہیں کہ کالج کے قیام کے لئے یتیم خانہ قربان کر دیا جائے کالج کی عمارت کچھ اس طور تعمیر کی جائے کہ یتیم خانہ نہ صرف برقرار رہے بلکہ روز افزوں ترقی کرے۔ زری والا کمپلیکس اور یتیم خانہ اگبوٹ والا چیریٹیز کی ملکیت ہیں۔ اگبوٹ والا فیملی کی نظر کرم ہو تو قوم کا ایک بڑا مسئلہ حل ہو سکتا ہے پلاٹ کے فیاضانہ عطیہ کے عوض کالج کو اگبوٹ والا ویمنز کالج کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اگبوٹ والا خانوادے سے دست بستہ اپیل ہے کہ وہ قوم کی لڑکیوں کے مستقبل اور مفاد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس ضمن میں پیش رفت کریں اور دختران ملت کی دعاؤں سے دامن بھر لیں۔

انجمن اسلام بمبئی نے کئی معرکے سر کر لیتے ہیں۔ آج انجمن اسلام کے زیر انتظام اسکول، تعلیمی و تدریسی کالج، پالی ٹیکنیک اور سماجی بہبود سے متعلق کئی ادارے بحسن وخوبی چل رہے ہیں اس لمبی فہرست میں اگر ایک عدد ویمنز کالج شامل ہو جائے تو ایک بڑی کمی

دور ہو جائے گی۔ انجمن اسلام کی وائس پریسیڈنٹ مسز ہمای پیر بھائی اپنے شوہر مرحوم سابق صدر انجمن اسلام جناب اکبر پیر بھائی کی روایت کو ان کے گراں قدر ورثے کو بروئے کار لاکر جس جوش وخروش سے جلا دے رہی ہیں اس کی تعریف نہ کرنا کفرانِ نعمت کے مترادف ہے انجمن اسلام کے ماتحت چلنے والے تین موقر ادارے اکبر پیر بھائی نام نامی سے منسوب ہیں مسز ہمای پیر بھائی نے کامرس کالج، گرنج پالی ٹیکنیک اور بی ایڈ کالج کے لئے خطیر رقم کے عطیات دیئے ہیں۔ ویمنز کالج کے لئے ہم ان سے رجوع کریں تو وہ ہمیں ہرگز مایوس نہیں کرینگی۔ مسلمانوں میں تعلیم کا فروغ مرحوم اکبر پیر بھائی کا مشن تھا اور یہ مشن ان کی بیگم کو بھی اتنا ہی عزیز ہے وہ سینکڑوں مائیں جو اپنی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ دیکھنے کی متمنی یکجا ہو جائیں اور پیش قدمی کریں وفد کی صورت میں مسز ہمای پیر بھائی سے مل کر عرض داشت کریں اور استدعا کریں کہ وہ مسلم طالبات پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے وا کردیں۔

بمبئی میں ایسے مزارات مقدسہ ہیں جن کی "چراغی" سے ہی علم وفن کے سینکڑوں چراغ روشن کئے جا سکتے ہیں حاجی علی مخدوم شاہ بابا اور میراں واتار کے مرقد مرجع خلائق ہیں ان درگاہوں پر شب و روز زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے یقیناً ان تینوں درگاہوں کے متولیان کرام کے پاس نذرانوں کا کروڑہا روپیہ جمع ہوگا۔ اس رقم کا بہترین مصرف یہی ہے کہ اسے تعلیم کے فروغ پر لگایا جائے۔

اس دور میں تعلیم ہے امراض ملت کی دوا ہر درگاہ ٹرسٹ صاحب مزار کے نام نامی سے ایجوکیشنل کمپلکس قائم کرے جہاں پرائمری سے لے کر پوسٹ گریجویشن سطح تک تعلیم کی تمام تر سہولتیں مہیا ہوں۔ گلبرگہ میں حضرت گیسو دراز ٹرسٹ نے ایجوکیشنل کمپلیکس قائم کر دکھایا ہے۔ عقیدت مندان اولیائے کرام اہل گلبرگہ کے نقش قدم پر چلیں تو ہماری قوم کی تعلیمی پسماندگی کافور ہوتے دیر نہ لگے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام بیداری کا ثبوت دیں۔ علاقائی لوگ مہم چلائیں اور متولیان درگاہ

نقش کو کن

کو قوم کی فلاح وبہبود کی غرض سے تعلیمی میدان میں مثبت قدم اٹھانے پر مجبور کر دیں ان کا مجہول رویہ معاشرے کے حق میں سم قاتل ہے اور اس زہر کا تدارک کرنا ہی ہوگا۔ جس دن درگاہوں کا روپیہ تعلیمی اداروں کی تعمیر و تشکیل میں لگے گا وہ دن قوم کی نجات کا دن ہوگا اور اولیائے کرام کی ارواح مقدسہ کی مسرت کا موجب ہوگا۔

## اندھے ہیں

کوئی ہندو ہو یا مسلمان ہو
ایک ہی سب خدا کے بندے ہیں
اس حقیقت کو بھولنے والے
عقل کے نا بکار اندھے ہیں

— رامیر چند بہار

# مہاراشٹر اسٹیٹ اقلیتی کمیشن

حکومت مہاراشٹر نے اقلیتی فرقوں مثلاً مسلم، پارسی، عیسائی، سکھ اور بدھسٹ کے مفادات کی حفاظت کی خاطر مہاراشٹر اسٹیٹ اقلیتی کمیشن قائم کیا ہے۔ کمیشن کے ذمے جو مختلف کام سپرد کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) دستور ہند میں موجود متعدد تحفظ پر مبنی نکات اور اقلیتوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے ریاستی حکومت کے منظور شدہ قوانین کا جائزہ لینا۔

(۲) مذکورہ بالا نکات اور قوانین پر موثر طور پر عمل آوری کے لئے سفارش کرنا اور خیال رکھنا کہ عمل درآمد ہو رہا ہے کہ نہیں۔

(۳) اقلیتوں کے تعلق سے مرکزی اور ریاستی پالیسیوں کے نفاذ کا جائزہ لینا۔

(۴) اقلیتوں کے تحفظاتی اقدامات اور ان کے حقوق کی پامالی کے بارے میں جائز شکایات کی جانچ کرنا۔

(۵) اقلیتوں کے تعلق سے امتیازی رویے سے گریز کے لئے مختلف مطالعات اور جائزوں کی تیاری۔

(۶) مرکزی اور ریاستی حکومت کو مناسب قانون سازی اور کسی اقلیتی فرقے کی بہبودی کے لئے اقدامات کا مشورہ دینا۔

(۷) اقلیتوں کے حالات کے بارے میں معلومات جمع کرنا اور اسے ریاستی / مرکزی سطح پر فراہم کرنا۔

(۸) اقلیتوں کی جانب سے کمیشن کو موصولہ شکایات کی تحقیق کرنا اور اس پر اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرنا۔

ریاست مہاراشٹر میں موجود تمام مذہبی اقلیتوں سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا نکات اور خصوصاً تعلیم، روزگار اور نجی روزگار وغیرہ کے معاملات میں امتیاز برتے جانے کی شکایت کے سلسلے میں کمیشن سے شخصی طور پر ملیں یا درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

دیہی علاقوں کے ایسے مسلمان جنہیں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) میں شمار کیا گیا ہے عموماً ان سہولیات سے انہیں محروم رکھا جاتا ہے۔ اس خصوص میں وہ مسلمان جو دیگر پسماندہ طبقات کے زمرے میں آتے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ کمیشن سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان کے لئے مختلف سہولیات اور فوائد انہیں دلائیں جاسکیں جن کے وہ جائز طور پر مستحق ہیں۔


مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن

اولڈ کسٹم ہاؤس، ڈی ڈی بلڈنگ

دوسرا منزلہ، شہید بھگت سنگھ روڈ

بمبئی ۴۰۰۰۲۳

فون :- ۲۶۶۴۱۰۳

● رفیق داؤد پیٹ ماریٹز ڈیل

ہر سمت آج ظلم کا جتنا الاؤ ہے
شاید کہ زندگی کا یہی اک پڑاؤ ہے

کیا جانے ٹوٹ جائے بھلا کب یہ سلسلہ
ملنا خلوص و انس سے اپنا سبھاؤ ہے

نفرت کی آگ گلشن ہستی جلا چکی
امن و سکون و انس کا اب جل چلاؤ ہے

شاید کھڑا ہے کوئی مرے انتظار میں
رگ رگ میں آج میری عجب سا تناؤ ہے

تب تک سکون و امن کا چرچا فضول ہے
جب تک سیاستوں میں ہماری یہ راؤ ہے

جمال الدین جمال
● (جنوبی افریقہ)

جذبۂ عشق میں جو ناکام رہا
میں بھرے شہر میں بدنام رہا
کون آیا تھا مجھے یاد نہیں
منتظر میں تو سرِ شام رہا
نت نئی ہے مری ہر ایک غزل
یوں میرے لب پہ ترا نام رہا
بے گناہ قتل ہوئے ہیں ہم لوگ
یہ تماشا بھی سرِ عام رہا
بندگی زیست کا حاصل ٹھیری!
زندگی میں کسے آرام رہا
ذوق سے ہم کو سخن گوئی کا
فیضِ خاور کا یہ انعام رہا
فائدہ ہے یہی بدنامی کا
بعد میرے بھی مرا نام رہا
کتنا ناکارہ ہے وہ شخص جمال
میکدے میں بھی جو ناکام رہا

● نور جہاں ناز، وی پرار

کوئی سردار ہوا، کوئی سر دار ہوا
آج ہر شخص مصیبت میں گرفتار ہوا
لوگ تو خون بہاتے بھی ہیں معصوم بھی ہیں
میں تو اس شہر میں بے حد خطا وار ہوا
انکی نظریں جو اٹھیں بزم میں بر عشوۂ ناز
کوئی نادار ہوا اور کوئی زردار ہوا
کون سے شہر میں جائیں گے سکوں کی خاطر
اب تو حاکم بھی لٹیروں کا طرفدار ہوا
ہر طرف رقص ہے، نفرت کا ریاکاری کا
کون ہے ناز کسی کا جو وفادار ہوا

● تاج الدین شاہد۔ کرناٹک

کررہی ہے فضا سفر تنہا :: لگ رہا ہے گردش میں ہے سحر تنہا
رات بھر ماہ تاب کی خاطر :: راہ تکتی رہی نظر تنہا
کتنے بچوں کی ہے نگاہ اس پر :: اور ڈالی پہ ہے ثمر تنہا
میرا سایہ ہے ہمسفر لیکن :: یادرہتی ہے رہ گزر تنہا
سایۂ امن بانٹتا بادل :: پھر رہا ہے نگر نگر تنہا
کوئی ہمدم نہ کوئی ساتھی ہے :: جا رہا ہے کہاں قمر تنہا
لگ رہا ہے شاہد اداس لگتا ہے
راستے میں کھڑا شجر تنہا

# مایۂ ناز سائنسداں

# ڈاکٹر عبدالکلام

ڈاکٹر عبدالکلام جو کہ کسی غیر ملکی یونیورسٹی یا انسٹی ٹیوٹ کے تعلیم یافتہ نہیں انہوں نے مختلف انواع کے میزائیلز کی تیاری یا پروجیکٹ بنانے میں ایک بنیادی اور نہایت اہم کلیدی کردار ادا کیا ہے ان کے تیار کردہ منصوبوں اور حکمت عملی کے مطابق ہندوستان نے مختلف میزائیلز کی تیاری کا جو پروگرام بنایا ہے انتہائی ترقی یافتہ عصری میزائیلز ٹیکنالوجی کے مطابق ہے۔ یہ میزائیلز ۲۵۰ کیلو میٹر دور فاصلے سے لے کر ۵۵۰۰ کیلو میٹر دور فاصلے تک مقررہ نشانوں پر ٹھیک زد لگا سکیں گے۔ پرتھوی اگنی آکاش ناگ ترشول نامی میزائیلز مختلف نوعیت کے ہیں ان تمام میزائیلز کے آزمائشی تجربے کئے جا چکے ہیں اور سب میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس طرح اب ان میزائیلز کو بری بحری اور فضائی افواج کے لئے فراہم کیا جا سکے گا۔

ہندوستان نے مربوط گائیڈڈ میزائیلز ڈیولپمنٹ پروگرام کا ۱۹۸۳ء میں آغاز کیا تھا۔ اس پروگرام کی تکمیل کے لئے اس وقت ۸۰۰ کروڑ روپئے کی رقم مختص کی گئی تھی اس پروگرام کو کامیابی سے مکمل کرنے کی ذمہ داری ڈاکٹر عبدالکلام کی تھی۔ انھوں نے سائنسدانوں کی ٹیم کی کامیاب رہنمائی اور قیادت کی۔

فروری ۱۹۹۴ء کو اڑیسہ کے ساحل سے داغا گیا اگنی میزائیلز مقررہ نشانہ لگانے میں ایسا کامیاب رہا کہ میزائیل کی تیاری کے بارے میں ہندوستانی سائنسدانوں کا اعتماد اب بالکل مستحکم ہو گیا ہے۔ اگنی میزائیلز نے دو ہزار کیلو میٹر دور نشانے پر ٹھیک زد لگائی ہے۔ اس طرح ہندوستان گنے چنے ملکوں کی صف میں آ گیا ہے جو کہ بین البراعظمی میزائیلز کے حامل ہیں۔

اگنی میزائیل کو داغے جانے میں کامیابی کے بعد سے مسٹر عبدالکلام کی زیر قیادت کام کرنے والی دفاعی سائنسدانوں کی ٹیم میں اب یہ اعتماد پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اگنی، آکاش، ترشول، پرتھوی، ناگ میزائیلز کے علاوہ ایم بی ٹی ٹینک، بڑا بھاری جنگی دباؤ اور لائٹ کمبیٹ ایر کرافٹ (ہلکے وزن کا لڑاکا طیارہ) اور خلائی تحقیقات کے سیارے کو خلا میں داغنے کے لئے طاقتور راکٹ تیار کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالکلام کا بنیادی اور کلیدی کارنامہ میزائیلز کی تیاری کی سائنٹفک منصوبہ سازی اور پھر اس منصوبے کی عملی صورت گری کے سلسلہ میں سائنسدانوں، ٹیکنیشنوں اور انجینئروں کی رہنمائی اور قیادت ہے۔ میزائیلز کی تیاری کی ٹیکنالوجی کے حامل ترقی یافتہ ملکوں کے مزاحمتوں، رکاوٹوں، تحدیدات اور سیاسی و معاشی دباؤ کے باوجود ہندوستان میزائیلز کی تیاری میں کامیاب رہا۔ ڈاکٹر عبدالکلام اور ان کی ٹیم نے ایسا کارنامہ کر دکھایا ہے کہ اس پر آشوب دنیا میں ہندوستان کو اپنے دفاع کی ٹھوس ضمانت اور سلامتی کی بڑی طمانیت مل گئی ہے۔

ڈاکٹر ابوالفقیر زین العابدین عبدالکلام وہ سرکردہ ہندوستانی سائنسدان ہیں جنہوں نے ہندوستان کو دور مار میزائیل سے لیس کرنے میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے۔ ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ لیباریٹری ( DRDL ) حیدرآباد کے ڈائرکٹر اور انگنت دفاعی سائنسدانوں اور ٹیکنالوجسٹوں کے سربراہ اور ڈیفنس منسٹر کے ایڈوائزر ہونے کے باوجود ان کی زندگی اتنی سادہ ہے کہ وہ فلیٹوں میں نہیں بلکہ ایک کمرہ میں گذر بسر کرتے ہیں۔ ابھی تک مجرد ہیں گویا سائنس سے انہوں نے بیاہ کر لیا ہے۔

# ووکیشنل گائیڈنس اور ہماری ذمہ داریاں

● انصاری مختار یوسف، تہذیب ہائی اسکول مالیگاؤں۔

ہر سال ایس ایس سی کے امتحان میں لاکھوں طلبہ وطالبات شریک ہوتے ہیں۔ رزلٹ نکلنے کے بعد کامیاب امیدوار کالجوں میں داخلے کیلیے بھاگ دوڑ شروع کرتے ہیں۔ چونکہ تقریباً ہر شہر میں آرٹس، سائنس اور کامرس جونیئر کالج موجود ہیں اور ان میں داخلہ بھی آسانی سے مل جاتا ہے اسی لئے اس سمت زیادہ رش ہوتا ہے۔ جونیئر کالجوں سے فارغ ہونیوالے طلبہ سینئر کالجوں کی طرف بھاگتے ہیں۔ ایڈمیشن کی اس بھاگ دوڑ میں ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ ایس ایس سی کے بعد زیادہ سے زیادہ ۵ فیصد طلبہ یا ان کے والدین کسی پلاننگ اور منصوبہ بندی کے تحت کورس اور مضامین کا انتخاب کرتے ہیں، باقی ۹۵ فیصد طلبہ کسی ٹھوس مقصد، منصوبے یا سوچ بچار کے بغیر کسی بھی کورس میں داخلہ لے لیتے ہیں وہ بھی اپنے دوستوں کی دیکھا دیکھی۔ کورس کے انتخاب میں ان کی اپنی مرضی، صلاحیت اور رجحان کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور اسی غیر منصوبہ بندی کی وجہ سے مستقبل میں نوجوانوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر طلبہ کسی ٹھوس ارادے یا فیصلے کی بنا تعلیم حاصل کرتے ہیں یا اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے مضامین کا انتخاب کرنے میں غفلت اور لاپرواہی برتتے ہیں تو بسا اوقات غلط مضامین یا غلط کورس کے انتخاب کی وجہ سے ان کا کیریئر تباہ ہو جاتا ہے۔

طلبہ ہی کی طرح سرپرستوں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد پیشہ ورانہ رہنمائی کی اہمیت سے نابلد ہوتی ہے۔ دسویں اور بارہویں کے بعد سیکڑوں قسم کے سرٹیفکیٹ، ڈپلومہ اور ڈگری کورس ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی سرکاری اور نیم سرکاری نوکریوں کے لئے راہیں کھلی ہوتی ہیں۔ حکومت کی طرف سے ذاتی دھندہ اور کاروبار شروع کرنے کے لئے نیز بے روزگاری دور کرنے اور پڑھے لکھے نوجوانوں کو خودکفیل بنانے کیلئے مختلف اسکیموں کا نفاذ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن بروقت مناسب رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے سرپرست بھی کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ حالانکہ طلبہ سے زیادہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لئے قبل از وقت پیشہ ورانہ رہنمائی حاصل کریں۔

اکثر والدین مضامین اور کورس کے انتخاب میں بچوں کی مرضی اور دلچسپی پر کوئی دھیان نہیں دیتے بلکہ ذاتی رائے کو ترجیح دیتے ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق تعلیم دلوانے پر بضد ہوتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ پندرہ سولہ برس کی عمر میں طلبہ اپنے کیریئر کے بارے میں کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کر پاتے۔ اور نہ ہمیں ان سے یہ امید کرنی چاہیئے۔ اس لئے والدین کو اس معاملے میں مشورہ دینا ہی پڑتا ہے۔ لیکن بہت سوچ سمجھ کر اور حکمت عملی سے مشورہ دینا چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم جس کورس میں طلبہ کو داخل کروانا چاہتے ہیں اسے سیکھنے کی صلاحیت، رجحان اور رغبت ان میں ہے یا نہیں۔

اگر اس معاملے میں سرپرست اپنی رائے اور مرضی زبردستی طلبہ پر تھوپیں تو یہ ایک طرح کی زیادتی ہوتی ہے، اور نتیجہ حوصلہ افزا نہیں ہوتا۔ رغبت نہ ہونے کی وجہ سے طلبا بار بار امتحانوں میں ناکام ہوتے ہیں اور انہیں مایوسی کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ برس دو برس کے بعد پھر کورس تبدیل کرنا پڑتا ہے۔

اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ذہین اور

باصلاحیت طالب علم کو اس کی ذہانت، دلچسپی اور رجحان کیمطابق کورس میں ایڈمیشن کے لیے صحیح رہنمائی نہیں مل پاتی اور غلطی سے وہ کسی دوسرے کورس میں داخلہ لے لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کی پوشیدہ صلاحیتوں اور جبلتوں کو اُجاگر ہونے کا موقع نہیں مل پاتا۔ اور اس کی شخصی خوبیاں پروان چڑھنے سے پہلے ہی دب جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں ایک مشترکہ بات نظر آتی ہے کہ مناسب وقت پر مناسب گائیڈنس اور کاؤنسلنگ نہ ملنے کی وجہ سے ایک طرف نوجوانوں میں ناامیدی، ناکامی، بیزاری اور استحصال کے جذبات رونما ہوتے ہیں۔ بار بار ناکام ہونے اور ایک کورس کو ادھورا چھوڑ کر دوسرا کورس کرنے میں وقت، سرمایہ اور صلاحیت تینوں ضائع ہوتے ہیں اور یہ ایک بہت بڑا قومی نقصان ہے۔

ہندوستان میں بے روزگاری کا جو سنگین مسئلہ ہے وہ بھی اس غیر منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ ہمارے پڑھے لکھے نوجوان یہ بھی فیصلہ نہیں کر پاتے انکی طبیعت کس پیشے یا ملازمت کے لیے موزوں ہے ان میں کون سا کام کرنے کی صلاحیت موجود ہے، وہ کلریکل کام اچھی طرح کر سکتے ہیں یا Administrative کام کرنے میں رغبت ہے یا آفس ورک، کسی کمپنی میں سیل ایجنٹ کے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ یا کمپنی کے منیجر کی حیثیت سے وہ آفس کا نظم وضبط سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ عموماً وہائٹ کالر جاب (White Collar Job) حاصل کرنے کی تگ و دو سبھی کرتے ہیں چاہے بعد میں Job satisfaction حاصل ہو یا نہ ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ملازمتوں میں ہمیں بیشتر ایسے لوگ مل جائیں گے جنہیں ملازمت by selection نہیں by chance ملی ہے۔

آئی اے ایس آفیسر بننے کی خواہش تو ہر نوجوان کے دل میں ہوتی ہے لیکن یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ویسی شخصیت، ذہانت، نفسی کوکن

حاضر دماغی اور دیگر خوبیاں موجود ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو انہیں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ غیر منصوبہ بندی ہی کا نتیجہ ہے کہ جہاں کہیں کسی محکمے میں ملازمت کے لیے درخواستیں منگوائی جاتی ہیں تو نوجوان اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں، 100 اسامی کے لیے ہزاروں کی تعداد میں عریضے آتے ہیں۔ تحریری امتحان میں عریضہ داروں کی نصف تعداد تو غیر حاضر رہتی ہے اور جو لوگ امتحان دیتے ہیں ان میں سے بھی ۲ تا ۳ فی صد کامیاب ہوتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کیا جائے؟ تعلیم یافتہ نوجوان کے والدین یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو گریجویٹ بنا کر کہیں غلطی تو نہیں کی ہے؟ کیوں کہ ان کو کہیں ملازمت نہیں ملتی۔ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ اس ملک میں ہزاروں پڑھے لکھے لوگ بے روزگار ہیں پھر ہم اپنے بچوں کو تعلیم دلوا کر کون سا کمال کریں گے۔ بہتر یہی ہے کہ بچوں کو کسی کام میں لگا دیا جائے، زیادہ تعلیم دلوا کر وقت اور سرمایہ برباد نہ کیا جائے۔

یہ بات بھی اپنی جگہ اظہر من الشمس ہے کہ اس ملک میں ہر نوجوان کو ملازمت نہیں مل سکتی، لیکن یہ سوچ کر ہمیں مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے، کیوں کہ ؎

ہزاروں سیپیاں پانی پہ تیرتی ہیں مگر
ہر ایک سیپ میں موتی اتر نہیں آتا

ہمیں اُمید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ مایوسی کفر ہے۔ تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے، کوشش اور جدوجہد شرط ہے، اور کیا یہ ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت ہی کی جائے؟ یا ملازمت کرنے کے لیے ہی تعلیم حاصل کی جائے۔ ہرگز نہیں — ملازمت کے علاوہ دوسرے میدان میں بھی ہم اپنے علم کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور روشن مستقبل کے لیے اگر ہم ان باتوں پر غور کریں اور

قبل از وقت پیشہ ورانہ رہنمائی حاصل کریں اور کسی منصوبے اور مقصد کے تحت ان کی تربیت کریں تو یقیناً اچھے نتائج برآمد ہونگے۔

طلبہ اور سرپرستوں کی طرح اسکول انتظامیہ، ہیڈ ماسٹرس اور اساتذہ میں ووکیشنل گائیڈنس اور کاؤنسلنگ کی اہمیت کا فقدان نظر آتا ہے۔ دکھ اس بات کا ہے کہ دیگر میڈیم کی بہ نسبت اردو میڈیم اسکولوں میں اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی جمود طاری ہے، کیوں کہ ہم اس سلسلے میں گورنمنٹ کی بہت ساری رعایتوں اور اسکیموں کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاتے اس لئے طلبہ کی صحیح رہنمائی نہیں ہو پاتی اور اس طرح ان کا مستقبل برباد ہوتا ہے۔

عموماً دسویں کے بعد ہی کسی پیشے، کورس یا کیریئر کے انتخاب کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس وقت طلبہ آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم ہوں اسی وقت سے انہیں مختلف کورسوں کی معلومات مثلاً طویل مدتی کورس، مختصر مدتی کورس، مختلف کالجوں کے نام اور پتے جہاں مذکورہ کورس جاری ہیں کسی کورس کے لئے مطلوبہ تعلیمی لیاقت، فیصد مارکس، ایڈمیشن کا طریقۂ کار، ممکنہ اخراجات نیز مختلف پیشوں اور ملازمتوں کی معلومات جیسے کام کی نوعیت، تنخواہ، ترقی کے مواقع، دیگر سہولیات، سماج میں اس پیشے کا معیار مختلف ملازمتوں کے لحاظ سے افراد کی ضرورت اور خواہشمندوں کی موجودہ تعداد یعنی Demand and Supply وغیرہ سے متعلق رہنمائی کی جانی چاہیئے۔

آٹھویں، نویں اور دسویں جماعتوں میں اگر اس سلسلے میں ہر سال تھوڑی تھوڑی معلومات طلبہ کو دی جائے تو دسویں کامیاب کرنے کے بعد یقیناً طلبہ کام کی دنیا سے کچھ حد تک مزید واقف ہو جائیں گے، اور تعلیم و تربیت اور روزگار کی راہیں ان کے لئے انجان نہیں ہوں گی اور وہ اپنی دلچسپی اور رجحان کے مطابق اپنے لئے خود ہی راستہ متعین کر سکیں گے اس طرح والدین کا سرمایہ اور ان کا اپنا وقت اور صلاحیت ضائع ہونے سے بچ جائیں گے۔

ثانوی مدارس میں طلبہ کو ووکیشنل گائیڈنس کے لئے اس مقصد کے تحت حکومت کی طرف سے کئی Inservice Training پروگرام ہوا کرتے ہیں، جہاں حکومت اپنے خرچ سے اساتذہ کو کاؤنسلنگ اینڈ گائیڈنس کی تربیت دیتی ہے اور انہیں کیریئر ماسٹر اور کاؤنسلر جیسے سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ سے نوازتی ہے تاکہ اساتذہ اپنی اپنی اسکولوں میں اپنے طلبہ وطالبات کیلئے کاؤنسلنگ اینڈ گائیڈنس کے فرائض انجام دے سکیں اور طلبہ کو صحیح کورس، کیریئر یا پیشہ منتخب کرنے میں آسانی ہو۔

لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ اس قسم کے تربیتی پروگراموں میں اردو ثانوی مدارس کے اساتذہ کی تعداد یا تو صفر ہوتی ہے یا آٹے میں نمک کے برابر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جو پروگرام خالص مائناریٹی اسکولوں کیلئے رکھے جاتے ہیں وہاں بھی اردو اساتذہ کی شرکت ۴۰ سے ۵۰ فیصد ہی ہوتی ہے۔ ان پروگراموں کی افادیت سے نہ ہمیں کوئی سروکار ہے اور نہ ان میں غیر حاضری کے سبب ہونے والے نقصان اور خسارے کا احساس۔ اور اسی بے حسی پر بے اختیار یہ کہنا پڑتا ہے کہ ؎

حالات کے مارے تو سنبھل جاتے ہیں اکثر
احساس کے ماروں کو سنبھلتے نہیں دیکھا

ہائی اسکولوں میں ووکیشنل گائیڈنس کا پیریڈ لینے سے متعلق مہاراشٹرا اسٹیٹ سکنڈری، و ہائر سکنڈری ایجوکیشن بورڈ پونہ کا ایک سرکلر ہر سال تمام اسکولوں کو روانہ کیا جاتا ہے جس کا نمبر (مراٹھی میں) ا۔ شا ک، اڈی، ای/۲-۱۷/۸۲/۵۶ بتاریخ ۱۶-۱-۱۹۸۲ ہے اس سرکلر کے مطابق تمام ہائی اسکولوں میں جماعت ہشتم تا دہم ورک ایکسپیرینس، پی ٹی اور سوشل سروس کے مقررہ پیریڈس میں سے ہر ہفتہ ایک ایک ووکیشنل گائیڈنس

پیریڈ ہر کلاس کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ اب ذرا غور کرنے کا مقام ہے کہ مہاراشٹر میں کتنی اردو ہائی اسکولیں ہیں، اور کن کن اسکولوں میں گائیڈنس کے پیریڈ ہوتے ہیں؟ اور ہم کہاں تک گورنمنٹ کی اسکیموں کا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ — جواب یقیناً مایوس کن ہوگا۔ جب کہ دیگر میڈیم کی اسکولوں میں ووکیشنل گائیڈنس کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے اور خصوصاً کانوینٹ اسکولوں میں تو فل ٹائم کاونسلروں کا تقرر کیا جاتا ہے۔ ادھر یہ حال ہے — کہ اردو اسکولوں میں چراغ لے کے ڈھونڈیں تو بھی کہیں کاؤنسلر نہیں ملیں گے۔

تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال ٹریننگ پروگرام کے دوران اب تک پورے مہاراشٹر میں اردو ہائی اسکولوں میں صرف چار یا پانچ اساتذہ نے ہی کاونسلر کا کورس کیا ہے۔ اب آپ ہی اندازہ لگائیے کہ کاؤنسلنگ اینڈ گائیڈنس کی اہمیت کو ہم نے کتنا محسوس کیا اور کتنا نظر انداز کیا۔ انگریزی قول کا ترجمہ ہے

"ہم قوم کے لئے مستقبل کی تعمیر تو نہیں کر سکتے، لیکن قوم کو مستقبل کے لئے تعمیر کر سکتے ہیں"۔ اب یہ معماران قوم یعنی ہم اساتذہ کا فرض ہے کہ ہم اس جمود کو توڑیں اور نونہالان وطن کے مستقبل کو سنوارنے اور تابناک بنانے میں پیشہ ورانہ کوششوں پر زور دیں۔

حکومتِ مہاراشٹر نے مندرجہ ذیل مراکز پر بھی مفت پیشہ ورانہ رہنمائی دینے کا انتظام کیا ہے۔ طلبہ اور سرپرست ان مراکز سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ان مراکز کے پتے اس طرح ہیں انہیں نوٹ فرمالیں:

(۱) انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن، ۳ مہاتما پالیکا مارگ، دھوبی تالاب میٹرو سینما کے پاس، بمبئی ۱

(۲) ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن۔ سداشیو پیٹھ، کمٹھیکر روڈ، پونہ ۳۰

(۳) ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن، C/o گورنمنٹ کالج آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن، اورنگ آباد۔

(۴) ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن C/o ٹیوردھن ہائی اسکول، سیتابرڈی، ناگپور۔

(۵) ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن، نزد ڈاکٹر امبیڈکر مہاودیالیہ، امراؤتی کیمپ۔

(۶) ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن ۱۷۰۸۔ A وارڈ رنکالہ پوسٹ آفس، کولہاپور۔

(۷) ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن، سمتا نگر، نیو آگرہ روڈ، ناسک۔

مذکورہ بالا مراکز سے ووکیشنل گائیڈنس سے متعلق ٹیچر ٹریننگ پروگرام کی تفصیلات حاصل کی جاسکتی ہیں اور بذریعہ ڈاک پیشہ ورانہ معلومات بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ خط لکھتے وقت اپنا پورا نام و پتہ، تعلیمی قابلیت، فی صد مارکس اور آپ کس کورس کی معلومات چاہتے ہیں ان باتوں کا اندراج ضرور کیجئے۔ جوابی خط یا ڈاک خرچ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ گھر بیٹھے آپ کو مفت معلومات دی جائے گی۔ ••

(بشکریہ ماہنامہ "آموزگار" جل گاؤں)

اپنی تخلیقات :۔ صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر ارسال فرمائیں تاکہ کتابت میں غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

مدیر

The easy way
To keep your worries away
Save a little everyday
with
DEVELOPMENT CO-OPERATIVE
BANK LTD.
(A Scheduled Bank)
Central Administrative Office
204, Raheja Centre,
Nariman Point,
Bombay 400 021
A NETWORK OF 29 BRANCHES
SPREAD OVER IN MAHARASHTRA.
ANDHRA PRADESH AND GUJARAT
COMPUTERISED PERSONAL SERVICE
URBAN SCHEDULED BANK IN THE SERVICE
OF THE COMMON MAN

CATAMARAN
AJANATA

اپالو بندر کی دلفریبی اور تفریح میں دلکشی
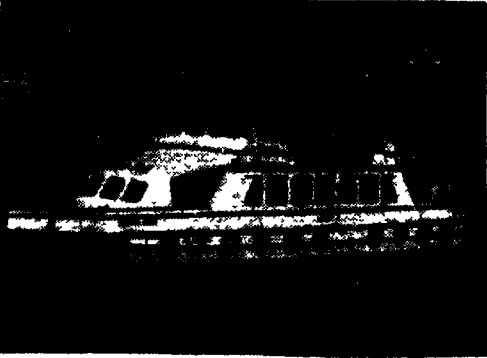
اپنی طرز کا نہایت عالیشان، جدید آسائشوں سے آراستہ ۱۲۰ مسافر بردار لانچ گیٹ وے آف انڈیا پر عوام الناس کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

یہ خوبصورت اور عظیم الشان لانچ پارٹیوں، کانفرنسوں اور فلم شوٹنگ کیلئے کافی مقبول ہو رہا ہے۔

دو منزلہ تیز رفتار اس لانچ میں کیفے ٹیریا ہے۔ ڈانسنگ فلور ہے۔ مائکروفون اور میوزک سسٹم کے ساتھ بار کاؤنٹر بھی ہے جو سیر و تفریح کے خواہشمند، سمندری سفر کا لطف اٹھانے والوں کیلئے راحت و نعمت سے کم نہیں۔ اپنی طرز کا اور جدید آرائش سے مرصع لانچ ہندوستان میں پہلا فیری بوٹ ہے۔

---

صبح دس بجے سے ایلیفنٹا کی طرف اور شام تین بجے واپسی کا سفر اس کا روزانہ کا معمول ہے۔

اس کے بعد شام سے رات تک بمبئی ہاربر کی مدھماتی لہروں اور پر فضا خنک چاندنی میں تفریح کا لطف اٹھانے کا واحد ذریعہ

## کیٹامران اجنتا

مزید تفصیلات کیلئے ملئے یا فون کیجئے جاوید دروے - جنرل منیجر

گیٹ وے ایلیفنٹا پلیسر ٹورز اینڈ ٹریولز لمیٹڈ، اپالو بندر۔ گیٹ وے آف انڈیا: بمبئی۔ فون نمبر 2875473

# کاجو کی فصل

## کوکن کی اقتصادی ترقی کی معاون

اگر کوکن کو زرعی اعتبار سے خوشحال ہونا ہے تو کاجو کی فصل اس کی اقتصادی ترقی کیلئے معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ آم کے ساتھ ہی کاجو زرِ نقد مہیا کرنے والی پیداوار ہے۔ ضلع رتناگری کی آب و ہوا اور زمین کاجو کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوتی ہے۔ گرم مگر نمناک ہوائیں اور لال پتھروں کے نیچے سے بہنے والے جھرنے کاجو کی فصل کے لئے زرخیزی عطا کرتے ہیں۔ صرف ضلع رتناگری میں تقریباً ١٧ ہزار ہیکٹر زمین کاجو کے لئے زیرِ کاشت لائی گئی ہے جبکہ ضلع میں مناسب و موزوں خطۂ آراضی ٥٧ ہزار ٢٠٠ ہیکٹر ہے۔

کاجو کے درخت کیلئے (آبیاری) زیادہ پانی دینے کی ضرورت نہیں پڑتی نیز اونچی نیچی زمین پر بھی اس کی بوائی کی جا سکتی ہے۔ کاجو کی فصل سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے کوکن کرشی ودیا پیٹھ داپولی نے حال ہی میں نہایت ترقی یافتہ وینگورلا ٦ نامی قسم تیار کی ہے۔ اس سے فی درخت ٢٠ تا ٢٥ کلو بیج حاصل ہو سکتے ہیں۔

ضلع رتناگری میں بڑے پیمانے پر کاجو کی فصل لگانے کے لئے حکومت روزگار ضامن پروگرام کے تحت کسانوں کو صد فیصد مدد دیتی ہے۔ اس پروگرام کے تحت تقریباً ١٠ ہزار کاجو کے قلمی پودے برائے فروخت تیار کئے گئے ہیں۔

نقش کوکن

کوکن میں ٨ لاکھ ہیکٹر زمین جہاں کوئی کاشت نہیں ہوتی "پھلو دھان و بھاگ" (محکمۂ ثمریات) اگلے پانچ سالوں میں اسمیں ڈیڑھ لاکھ ہیکٹر زمین کاجو کیلئے زیرِ کاشت لانے پر کام کر رہا ہے۔

ضلع رتناگری میں کاجو کی پیداوار میں گرچہ کہ اضافہ ہوا ہے اور مزید پیداوار بڑھانے پر زور دیا جا رہا ہے تاہم کاجو بیج پر Processing مغز نکالنے کا عمل کرنیوالے کارخانے بہت کم ہیں۔ اضلاع سندھو درگ اور رتناگری کے کاجو بیج Processing کیلئے کیرالا اور کرناٹک ریاستوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ فی الوقت ضلع میں ٦ کارخانے سرگرم کار ہیں۔ جن سے تقریباً ٢٧ ٹن کاجو بیج Processing کئے جاتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ٣٢ میٹرک ٹن مغزیات حاصل کرنے کیلئے ١٢٨ میٹرک ٹن کاجو بیج زیرِ عمل لائے جاتے ہیں۔

کاجو کے مغز کے علاوہ کاجو بیج کا چھلکا بھی بڑی کارآمد شئے ہے۔ اگر ضلع رتناگری میں فی درخت اوسطً پیداوار ٢٠ تا ٣٠ کلو مان لیں تو تقریباً ٤٥ تا ٥٠ ٹن کاجو بیج حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور مناسب پروسیسنگ سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ تقریباً ١٢ ہزار ٹن حاصل ہونیوالے کاجو بیج میں سے صرف ١٢٨ ٹن پر پروسیسنگ کا صحیح عمل کیا جاتا ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف کاجو کے درخت زیرِ کاشت لائے جائیں بلکہ ان کے بیج کو Process کرنیوالے کارخانے بھی قائم کئے جائیں اس سے مغزیات بھی صحیح حالت میں حاصل ہونگے اور لوگوں کو روزگار بھی مہیا ہوگا ●●

(ضلع انفارمیشن افسر، شری دھنجے بھی بوا دسکے کے مراٹھی مضمون کا ترجمہ)

# اخبار و افکار

مرتبہ: ۔ف بن صاد

## غیر قانونی عبادت گاہیں

بمبئی میونسپل کارپوریشن کی رپورٹ کے مطابق بمبئی میں غیر قانونی مساجد ۱۳۷ درگاہیں ۱۶۔ چرچ ۸۵ گردوارے ۷۔ جین مندر ۱۸ بدھ مندر ۳ اور ہندو مندروں کی تعداد ۳۸۷ ہے۔

اس کے باوجود فرقہ پرست عناصر یہ شور مچاتے ہیں کہ بمبئی میں غیر قانونی مساجد کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

رضوان حارث

ماہ مارچ ۹۴ء کے اواخر میں منعقدہ انجمن اسلام بمبئی کی جنرل کونسل کی میٹنگ میں عالی جناب مصطفیٰ فقیہ صاحب نائب صدر کی رحلت سے ہونے والی خالی جگہ پر جناب رضوان حارث صاحب (سینٹرل فیچ کمیٹی کے چیئرمین) کو اتفاق رائے سے انجمن اسلام جنرل کونسل کا نائب صدر چن لیا گیا ہے۔

## تھانہ کے میئر

تھانہ کے میونسپل کارپوریشن کے میئر کی کرسی پر شیوسینا کے امیدوار شری اننت ترے دوبارہ براجمان ہوگئے انہوں نے کانگریس کے امیدوار شری پرمود واسودیو پاٹل کو دس ووٹوں سے شکست دی۔ ترے کو ۴۶ ووٹ ملے۔ ڈپٹی میئر کے چناؤ میں بھاجپا کی شریمتی پرتبھا پاٹل چن کر آئی ہیں۔

یہ چناؤ ۱۶ مارچ ۹۴ء کو ہوا کانگریس کو آزاد کارپوریٹرس کی حمایت حاصل نہیں ہوئی تھانہ کے ۸۲ کارپوریٹرس میں شیوسینا ۲۵، بھاجپا ۱۰، کانگریس ۳۳ جنتادل ۲، ری پبلکن پارٹی ۱، اور آزاد کارپوریٹرس کی تعداد ۱۱ ہے۔

## حکومت ہند دینی مدرسوں کو مالی امداد دے گی

حکومت ہند نے ہندوستان بھر میں مسلمانوں کے دینی مدرسوں اور مکاتب میں تعلیمی معیار بلند کرنے اور مسلم بچوں کو انگریزی سائنس اور ریاضی کے جدید ترین رجحانات سے واقف کرانے کے لئے ایک زبردست اسکیم شروع کی ہے۔ اس اسکیم کے تحت دینی مدرسوں کو حکومت ہند مالی امداد فراہم کرے گی۔ حکومت ان دینی مدرسوں میں مذکورہ مضامین کی تدریس کے لئے مدرسین کی تنخواہوں اور ضروری سائنسی آلات کا بھی انتظام کرے گی۔ اس طرح کی اسکیم پر اترپردیش، بہار اور کیرالا میں عمل شروع ہوچکا ہے۔ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے ذرائع نے بتایا کہ اس سلسلہ میں گزشتہ سال دسمبر میں مدرسوں کو سرکیولر روانہ کیے گئے تھے۔ اسلامی دینی مدرسوں کی جانب سے اس پر بڑے جوش و خروش کا رد عمل ظاہر کیا گیا ہے اور ریاستی حکومت ان دینی مدرسوں کی جانب سے موصولہ درخواستوں کو مرکزی حکومت کو بھیج رہی ہے تاکہ گرانٹ منظور کی جاسکے۔

## افق کوکن کا روشن ستارہ

### بیگم عزیزہ داؤد گرلس ہائی اسکول رتناگری

ماہرین تعلیم کے ذریعہ اضلاع کوکن (تھانہ رائے گڑھ، رتناگری، سندھودرگ) میں واقع اردو ہائی اسکولوں کے ایس۔ ایس۔ سی امتحان کے نتائج کی تفصیلات کی مکمل جانچ اور

# سائنس روم کی سرپرستی
# ڈاکٹر نائیک کا قابل تقلید اور مستحسن اقدام

۱۹ اپریل ۱۹۹۴ء کو مدیر نقش کوکن اور رحمانی فاؤنڈیشن کے چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے بیسٹ اردو اسکول باندرہ ویسٹ (بیسٹ نمبر ۸ زون نمبر ۲) کے سائنس روم کو اپنے سرپرستی میں لے لیا ہے اس تقریب کا افتتاح ایجوکیشن افسر جناب ڈنڈوتے کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقعہ پر سائنس ٹیچر جناب اظہر محمد رجب نے سائنس کے کئی ماڈل تیار کئے تھے جن میں زمین کی گردش کا ماڈل سب نے پسند کیا۔

یہ سائنس روم رحمانی فاؤنڈیشن کا ایسا عطیہ ہے جس سے سالہا سال اسکول کے طلباء فیض اٹھاتے رہیں گے۔

زون نمبر ۲ کے سپرنٹنڈنٹ جناب بشیر احمد صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور اڈوپشن اسکیم کی افادیت کو واضح کیا۔ اس تقریب سعید میں زون نمبر ا کے سپرنٹنڈنٹ جناب بنزل الرحمٰن صاحب بھی شریک تھے۔ بیسٹ افسران جن میں بطور خاص محترمہ شمیم دلوی صاحبہ نے مہمانوں کو پھول پیش کئے وہ بہت خوش ہوئیں کہ بازار روڈ اسکول کے بعد بیسٹ اسکول کے سائنس روم کا بھی اڈوپشن ہوگیا

اسکول کی صدر معلمہ محترمہ طاہرہ شیخ صاحبہ نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔

# رتناگری میں عالمی شہرت کے حامل کرکٹ کھلاڑیوں کا میچ

۹ اپریل ۱۹۹۴ء کو شیواجی اسٹیڈیم رتناگری میں محدود اوورس کا ایک کرکٹ میچ کھیلا گیا تاکہ اس سے ہونے والی آمدنی سابق کرکٹ کھلاڑی رام ناتھ پارکر اعزازی فنڈ میں جمع کی جائے اس میچ کے لئے سنیل گاوسکر، دلیپ وینگسارکر، روی شاستری، اظہرالدین، سچن تینڈولکر، سندیپ پاٹل انیل کومبلے وغیرہ عالمی شہرت کے حامل کرکٹ کھلاڑی رتناگری گئے تھے۔ قرب و جوار سے بیس ہزار سے بھی زیادہ شائقین نے حاضر ہوکر یہ دلچسپ میچ دیکھا۔ کپتان سنیل گاوسکر اور کپتان اظہرالدین کی ٹیموں کے درمیان یہ مقابلہ ہوا جس میں کپتان اظہرالدین کی ٹیم نے مخالف ٹیم کو ۹ وکٹوں سے شکست دی۔ مین آف دی میچ سچن ٹینڈولکر قرار پائے جنہوں نے غیر مفتوح ۹۰ رن بنائے اور ۲ وکٹیں بھی حاصل کی تھیں انہیں ملنے والی دس ہزار کی رقم صاحب اعزاز رام ناتھ پارکر کے حوالے کی فاتح ٹیم کی رقم ۶۰ ہزار روپئے اظہرالدین کے حوالے کی گئی اور رنراپ ٹیم کے چالیس ہزار روپئے سنیل گاوسکر کو دئے گئے اور دونوں کپتانوں نے یہ رقمیں اعزازی فنڈ کو ھدیۃً پیش کیں بلکہ کپتان اظہرالدین نے اپنی جیب خاص سے مزید دس ہزار روپئے اس نیک مقصد کے لئے عطیہ کئے۔

سبھی کھلاڑیوں نے دستخط کی ہوئی ایک بیٹ کا گاوسکر اور وینگسارکر نے نیلام پکارا جسے رتناگری کے معروف بزنس مین اور کوکن بنک کے ڈائرکٹر جناب ایم ڈی نائیک صاحب نے سب سے زیادہ بولی (ساڑھے بائیس ہزار) بولکر خرید لیا یہ رقم بھی رام ناتھ پارکر فنڈ میں ادا کی گئی۔

# عورت

عورت کی گود انسان کا پہلا مکتب اور گہوارہ ہے۔ والیٹر
عورت خوشبو، نغمہ، رقص، اور روشنی کا مجموعہ ہے۔ شیکسپیر
جس گھر میں عورت نہیں وہاں سعادت کے فرشتے قدم نہیں رکھتے

اسکولوں کی بہترین کارکردگی کو مدنظر رکھتے
ہوئے " نقش کوکن ٹیلنٹ
فورم " نے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس
ہائی اسکول کو فورم کے امتیازی اعزاز
" کوکن رتن " کا حقدار قرار دیا۔
درس و تدریس میں گراں قدر خدمات
انجام دینے والے اساتذہ میں مدرسہ ہذا کے انگریزی
سائنس اور مراٹھی کے اساتذہ بالترتیب محترمہ
حمیدہ بیگم آوٹے، محترم پنج بھائی اور محترمہ رشیدہ
ٹیمکر کو مثالی ٹیچر کے اعزاز سے نوازا گیا۔
اسی طرح مراٹھی مضمون میں نمایاں کامیابی
حاصل کرنے والے طالب علم فیصل بندر کر کو
بیسٹ اسٹوڈنٹ قرار دیتے ہوئے انعام
دیا گیا۔
تقسیم اسناد اور اعزازات کا یہ سلسلہ
۱۶ر جنوری سنہ ۹۴ء کو بمبئی کے بربائی کالج
میں جسٹس ایم۔ ایم۔ قاضی صاحب کے زیر
صدارت منعقد کیا گیا تھا۔ صدر معلمہ حمیدہ بیگم
آوٹے صاحبہ کو اسکول کا ایوارڈ " کوکن رتن "
پیش کیا گیا۔ محترمہ نے اپنی اور آئیڈیل ایجوکیشن
سوسائٹی کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور
نقش کوکن کے تعمیری اقدامات کو سراہتے
ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔
اس جلسے میں آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی
کے معزز ممبران ایڈوکیٹ ایم آر ونو صاحب
لامین عبدالکریم قاضی اور علی قاضی صاحب کوکن
رتن ٹرافی وصول کرنے میں شریک تھے۔

## زیورات کی معروف دوکان

مرکزی بمبئی کے گنجان علاقہ ڈونگری
جیل روڈ (چار نل سے قریب) مرچنٹ بلڈنگ
کی دوکان میں شاہ کھورل جویلرس کا ایرکنڈ
یشنڈ شوروم جدید و قدیم زیورات کا ایک
مرکز ہے جہاں خریداروں کے ذوق کو ہر لحاظ
سے مطمئن کیا جاتا ہے۔
تقریباً ۵۳ برسوں سے یہ دوکان گاہکوں
میں خاص اعتماد جتائے ہوئے ہے پھر کاریگر کا
فن بھی اسی انداز سے اپنا جادو جگاتا ہے کہ ہر
نیا گاہک بار بار اسی دوکان سے زیورات
خریدنا چاہے گا۔
شاہ کھورل جویلرس کی دوکان سے
خریدے گئے زیورات اگر کسی وجہ سے آپ
بیچنا چاہیں تو وہ موجودہ بازار بھاؤ سے خرید
لیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اس دوکان کی
مقبولیت حلقۂ ڈونگری تک ہی محدود نہیں بلکہ
شہر اور بیرون شہر تک پھیل گئی ہے آپ بھی
آزما کر دیکھئے۔

## الحاج بشیر موسیٰ پٹیل کو
## مبارکباد

حکومت مہاراشٹر نے الحاج بشیر موسیٰ پٹیل
ایم ایل اے کو ان کے سماجی و تعلیمی خدمات
کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ایشیا کے مشہور
جے گروپ آف ہاسپٹلز کے وزیٹرس
بورڈ کا چیرمین منتخب کیا ہے۔ ہم الحاج بشیر
موسیٰ پٹیل کی خدمت میں ہدیہ تبریک
پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک
تعالےٰ ان کے دل کو عوامی خدمات کے جذبے
سے معمور رکھے اور قدم قدم پر انہیں کامیابی
عطا کرے۔ آمین۔ ادارہ

## ڈاکٹر رضوانہ مالونکر M.B.B.S.

مالدار گروپ کے جناب عثمان مالونکر
متوطن پمپلولی ضلع رتناگری کی دختر رضوانہ
مالونکر نے امسال ایم بی بی ایس کا فائنل
امتحان درجۂ اول میں کامیاب کر کے والدین
کے دیرینہ خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا۔ مالونکر
صاحب کوکن بنک کے حالیہ الیکشن میں
ڈائریکٹر چنے گئے ہیں اور بورڈ آف ڈائریکٹرز
نے انہیں لون کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا ہے۔
ڈاکٹر رضوانہ نے ۱۹۸۷ء میں جب
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ سے
ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا تو
انہیں ۸۵ فیصد نمبر حاصل تھے۔ سلسلۂ تعلیم
جاری رکھتے ہوئے منبھی بائی کالج بمبئی سے
جب بارہویں کا امتحان ۱۹۸۹ء میں کامیاب

کیا تب بھی انہیں ۸۵ فیصد نمبر ملے تھے اور اب دسمبر ۱۹۹۳ء میں آپ نے ایم بی بی ایس کی سند حاصل کی۔

ڈاکٹر رضوانہ کی کامیابی پر ادارہ انہیں اور ان کے والدین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکیم الامت علامہ اقبال کے اس شعر کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ

تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

## نرملا سامنت بمبئی کی میئر

کانگریس کی نرملا سامنت بمبئی کی میئر منتخب ہو گئی ہیں۔ انہوں نے اپنے حریف شیوسینا، بی جے پی محاذ کے امیدوار سردار تارا سنگھ کو ۹۳ کے مقابلہ ۱۱۳ ووٹوں سے شکست دی اور بمبئی میونسپل کارپوریشن کی ۱۰۰ سالہ تاریخ میں دوسری خاتون میئر ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سے قبل ۱۹۵۶ء میں شریمتی سلوچنا مودی صرف تین ماہ کے لئے میئر بنائی گئی تھیں۔

حالیہ چناؤ ۲۰؍اپریل ۱۹۹۴ء کو عمل میں آیا۔

# مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے انعامات اور ایوارڈ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی نے سال رواں کے دوران ایک لاکھ بیاسی ہزار روپئے کے انعامات اور ایوارڈ تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اردو اکادمی کی انعامی کمیٹی نے اس سال کے آل انڈیا ایوارڈ کو ممتاز صاحب طرز ادیب ڈاکٹر ظ انصاری اور ریاستی انعام کو جاں نثار اختر کے نام سے۔ اس کے علاوہ اردو مراٹھی ادبی خدمات کے ایوارڈ کو مادھو جولین کے نام سے منسوب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مادھو جولین نے مراٹھی میں پہلی مرتبہ غزل کی صنف کو رواج دیا تھا۔ اس کے علاوہ سال کی تخلیقی، صلاحیت کے لئے ساحر لدھیانوی ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا، تقریب تقسیم انعامات مئی ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوگی۔

ایوارڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ظ ایوارڈ۔ اختر الایمان کو جاں نثار اختر ایوارڈ سریندر پرکاش کو مادھو جولین ایوارڈ۔ سید نعیم الدین کو ساحر لدھیانوی ایوارڈ۔ شاہد لطیف کو

صحافتی ایوارڈ، (۱) لطیف جعفری (شام نامہ مالیگاؤں) (۲)، شعیب خسرو (اورنگ آباد ٹائمز) (۳)، افتخار اکبر (نیا اردو سماچار ناگپور) خوشنویسی ایوارڈ (۱)، غلام رسول اشرف (ناگپور) (۲)، انیس چشتی پونے، (۳)، عبدالرحمٰن (بمبئی) طغریٰ نویسی ایوارڈ (۱)، سید عبدالستار احمد گلبرگہ تزئین کاری ایوارڈ (۱)، شکیل اعجاز (اکولہ)

۱۹۹۴ء کی مطبوعات پر انعامات

پہلا انعام:۔ ۷۰۰۰

شاعری "سیاہ سیاہ"، باقر مہدی: افسانہ "فسانہ کہیں جسے"، رفعت نواز، تنقید، پریم چند، حیات نو، نانک "تالا، تعلیمی۔ طبی، ہیلو ڈاکٹر"، ڈاکٹر وقار شیخ، بچوں کا ادب "ممی کب آئیں گی" مشتاق مومن۔

دوسرا انعام:۔ ۵۰۰۰

شاعری، "دھوپ کا دریچہ" کفیل آذر، طنز و مزاح "بچوکے" پرویز اید مہدی۔ تحقیق "ملک محمد جائسی کی خدمات جدید تحقیقات کی روشنی میں"، منظور الحسن، تعلیمی۔ نصاب۔ "طریقہ تعلیم اور پیمائش قدر"، غلام نبی مومن: بچوں کا ادب "نیا کلینڈر" قاضی مشتاق احمد

تیسرا انعام:۔ ۴۰۰۰

شاعری "درونہاں" ملک تاسے، افسانہ انشائیہ۔ "دانا تے راز" آدم نصرت، تکنیکی ادب "آدم خور چیتا"، ریاض احمد خان۔ بچوں کا ادب "الف سے اونٹ"، بابو آر کے

قارئین نقش کوکن

کو

عید کی دلی مبارکباد

## شادی خانہ آبادی

★ بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش جناب قاسم احمد پورکر متوطن کوٹر پولی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے فرزند عنایت اللہ کا عقد مسعود مونشی سارنگ تعلقہ داپولی کے جناب اکبر سلیمان مقدم کی دختر خدیجہ کے ساتھ ۲۰ رمارچ ۹۴ء کو ممبرا ضلع تھانہ میں انجام پایا۔

★ جناب نور محمد زین الدین کھوت کے فرزند شہباز کی شادی آمینہ بی بنت آدم حسین لامبے کے ساتھ ۱۳ راپریل ۹۴ء کو شیر باسنا با گھاٹکوپر میں انجام پائی۔

## کوکن گریجویٹ اور میونسپل انتخابات

### ۱۵ رجون کو چناؤ

اضلاع کوکن گریجویٹس اور میونسپل حلقہ انتخابات کے چناؤ ۱۵ رجون کو ہونے والے ہیں گریجویٹس حلقہ میں صرف گریجویٹس ووٹر ہی حصہ لے سکتے ہیں جبکہ میونسپلٹیوں کے ممبران لوکل سیلف گورنمنٹ انتخابی حلقہ کے امیدواروں کو ووٹ دے سکتے ہیں۔ سرکاری اعلامیہ کے بموجب ۱۶ رمئی کو چناؤ نوٹس کی اشاعت عمل میں آئے گی ۲۳ مئی تک امیدواروں سے فارم حاصل کئے جائیں گے نام واپس لینے کی آخری تاریخ ۲۰ رمئی ہے اس کے بعد ۱۵ رجون کو چناؤ ہوگا۔ ضلع رتناگری کے کلکٹر مسٹر ڈی این ویدیا الیکشن آفیسر کی حیثیت سے فرائض انجام دیں گے۔

اضلاع کوکن میں ضلع رائے گڈھ میں گیارہ میونسپل کونسل ہیں جبکہ رتناگری اور سندھودرگ میں تین ہیں اس طرح ان ۱۷ میونسپل کونسل کے ساتھ ضلع پریشد کے ممبر بھی حصہ لیں گے ان کی کل تعداد ۳۸ ہے، گذشتہ چناؤ میں دونوں حلقوں سے بھاجپا کے امیدوار کامیاب ہوئے تھے ان کے نام وسنت پٹوردھن اور وسنت باپٹ ہیں۔

## بمبئی میں مسلمانوں کے اکنامک فورم کی تشکیل

بوہرے جمخانہ میں بمبئی کے مسلمانوں کی میٹنگ میں اکنامک فورم بمبئی قائم کرنے کا اعلان کیا گیا یہ میٹنگ جمعرات ۱۴ راپریل کی شام ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔ دبئی سے آئے ہوئے تاجر جناب عبدالرحمٰن نے کہا کہ مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشی حالت کو بہتر بنانے اور صنعت کاروں تاجروں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کے لئے جنوبی ہند میں ایسے فورم تشکیل دئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر جمخانہ والا نے مقاصد کی تائید کی بعد درج ذیل حضرات پر فورم تشکیل دیا گیا اور تمام لوگوں سے ممبر بننے کی اپیل کی گئی ممبران کے نام ہیں۔ عارف جیلانی، ڈاکٹر اے آر اندرے، ڈاکٹر عبدالکریم نایک، ایڈوکیٹ مجھالا، فخر الدین خورا کی والا، ایڈوکیٹ عظیم کھتکھٹے، عبدالمجید پانکا اور اسلم فقیہہ۔

## مدرسہ فیض القرآن کی نئی عمارت کا افتتاح

کالسنہ (چپلون) میں مدرسہ فیض القرآن کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۵ راپریل سنہ ۹۴ء کو منعقد ہوا اس یادگار موقعہ پر مدرسہ کی شاندار عمارت کا افتتاح بھی ہوا مدرسہ میں خوبصورت مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔

مدرسہ فیض القرآن کالسنہ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری میں شافعی مسلک کے ساتھ مکمل دینی تعلیم کا انتظام ہے اس وقت نوّے طلبہ زیر تعلیم ہیں مگر نئی عمارت میں تین سو طلباء کی گنجائش ہوگی جب کہ ہوسٹل میں ۱۰۰ سو طلباء کے قیام وطعام کا انتظام ہے۔ بعد یہ مدرسہ دارالعلوم میں تبدیل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

شرپوردھن (ضلع رائے گڈھ) میں مدرسہ حسینیہ کے بعد مدرسہ فیض القرآن سرزمین کوکن کا دوسرا دارالعلوم ہے جہاں مکمل دینی تعلیم کا انتظام ہے۔

## وزیراعظم روزگار اسکیم ضلع رائیگڈھ میں روبہ عمل

مہاراشٹر ادیوگنا وکاس کیندر رائیگڈھ (علی باغ) اس ادارہ کی نگرانی میں ضلع رائے گڈھ کے تعلیمیافتہ بے روزگاروں کو وزیراعظم روزگار یوجنا کے تحت مدد ملنے والی ہے۔ اس اسکیم کے تحت امیدوار کو اپنا ذاتی سرمایہ پانچ فیصد لگانے پر ۹۵ فیصد قرض دیا جائے گا جو ایک لاکھ روپئے کے پروجیکٹ کے لئے ہوگا امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ ٹریننگ کا کورس مکمل کرے اس کے بعد ہی بنکوں سے قرض دیا جائے گا۔

## جامع مسجد نیرول

نئی بمبئی! ایک ایسا خوبصورت شہر ہے جس کی تعمیر، سجاوٹ اور منصوبہ بندی میں سٹی اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (سڈکو) کا اہم رول رہا ہے حکومت مہاراشٹر کے اس بنیادی مقصد بمبئی کی بڑھتی ہوئی آبادی کو نئی بمبئی میں منتقل کرنا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ دفاتر، بنک، گودام اور صنعتی کارخانوں کو منصوبہ بندی کے ساتھ نئی بمبئی میں لا کر انہیں سہولتیں فراہم کرنا ہے۔

نئی بمبئی میں نو شہروں میں جنہیں نوڈ کہا جاتا ہے۔ واشی اور تربھے میں مسلمانوں کی کافی آبادی ہے۔ یہاں شاندار مساجد اور ہائی اسکولس ہیں مسجد نور نئی بمبئی کی وہ پہلی مسجد ہے جو واشی میں تعمیر کی گئی ہے اور اب دوسری مسجد نیرول میں تعمیر ہو رہی ہے جو فن تعمیر کا ایک اچھوتا نمونہ ہے۔ اس شاندار مسجد میں جتنی سادگی ہے اتنی دلفریبی بھی ہے وہ جتنی کشادہ ہے اتنی ہی بارونق اور باعظمت بھی ہے ملاحظہ ہو سرورق کی تصویر۔

نیرول ریلوے اسٹیشن کے سامنے تقریباً بیس ہزار مربع فٹ میں یہ دو منزلہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے جس میں بیک وقت سات ہزار فرزندانِ توحید نماز ادا کر سکتے ہیں اس وقت نیرول میں مسلمانوں کی تعداد ۵ ہزار کے آس پاس ہے اور جو نئی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں ان میں اکثر مسلمانوں نے فلیٹ بک کرائے ہیں۔

یہ مسجد ہدایت الاسلام ٹرسٹ کی نگرانی میں تعمیر ہو رہی ہے اس کے صدر فیروز چوگلے ہیں جنرل سکریٹری فیاض اسمٰعیل پرکار ہیں انہوں نے بتایا کہ سڈکو سے ۸ لاکھ روپئے میں جگہ حاصل کی گئی گذشتہ سال اکتوبر میں مسجد کا آغاز ہوا انشاء اللہ اگلے دو ماہ میں مسجد مکمل ہو جائے گی۔ تعمیر کے اخراجات ۵۰ لاکھ روپئے ہوں گے یہ تمام رقم مخیر حضرات سے حاصل کی جا رہی ہے۔

جو حضرات اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

فیاض اسمٰعیل پرکار :۔ سکریٹری
ہدایت الاسلام ٹرسٹ نیرول، پلاٹ نمبر ۱۱۴/۱۱۵، سکٹر ۱۵، نیرول ریلوے اسٹیشن کے سامنے، نئی بمبئی :۔

فون :۔ ۷۶۸۴۹۵۷، ۷۶۸۴۵۰۰

## کونڈیورہ میں الوداعی جلسہ

ماڈرن اردو ہائی اسکول کونڈورے میں دسویں جماعت کا الوداعی جلسہ ۱، مارچ ۱۹۹۴ء کو منعقد کیا گیا تھا جلسہ کی صدارت ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی کے چیرمین ڈاکٹر شیکاسن نے فرمائی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب مالی صاحب (ماکھجن بیٹ ایجوکیشن آفیسر) اور جناب عبداللہ فقیر کاپڑی شریک تھے۔

جناب قادری سر نظامت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ دسویں جماعت کے بچوں نے جن میں تمنا امتیاز خطیب اور راحیلہ زین الدین شیکاسن نے اپنے تین سالہ دور کے احساسات اور تعلیمی ماحول کے تاثرات پیش کئے۔

بچوں کی تقریروں کے بعد صدیوں پرانی روایت کو توڑتے ہوئے قادری سر نے صدر جلسہ کو پہلے تقریر کرنے کے لئے آواز دی۔ صدر جلسہ نے بچوں کی مختلف گوشوں میں رہنمائی کی اور بچوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ صدر کی تقریر کے بعد ہائی اسکول کے پریسیڈنٹ جناب مل خان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا

اساتذہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور طالب علموں کو ہدایتیں دی۔

اس کے بعد جنرل نالج ٹسٹ ناظم آباد میں کامیابی حاصل کرنے والے تمام بچوں کو سرٹیفکیٹ پیش کئے گئے۔ اور تمنا امتیاز خطیب کو بیسٹ گرل آف اسکول اور سعید داؤد شیکاسن کو بیسٹ بوائے آف اسکول کے خطاب سے نوازا گیا سرٹیفکٹ پیش کی گئی۔

## مہیلا آدھار کیندر لانجہ کی نئی عمارت کا افتتاح

مرحومہ جانکی بائی مہیلا آشرم میں پناہ گزینوں کی ہمدردی میں جمع شدہ عطیات میں سے ساڑھے تین لاکھ کے صرفہ سے نئے تعمیر کردہ چھ کمروں کا افتتاح ۲۰ مارچ ۹۴ء کو ضلع پریشد رتناگری کے صدر شری راجہ بھاؤ لیستے کے ہاتھوں ہوا جلسہ کی صدارت رکن اسمبلی شری لکشن راؤ ہتکرنے کی مہمان خصوصی گوگٹے کالج رتناگری کے سابق پروفیسر باپو رانا ڈے تھے

۲۰ مارچ ۹۴ء مہیلا آشرم کی صدر محترمہ کومود تائی ریگے کا ۷۰ واں جنم دن ہے۔

اسی موقعہ پر نئی عمارت سے افتتاح کو اپنی افتتاحی تقریر میں شری راجہ بھاؤ لیسٹے نے فالِ نیک بتایا اس موقعہ پر لاتجیسے باپو صاحب شیٹے نے نیلا آشرم کو ۲ ہزار روپیئے تولاجول سے شری رتناگر ساونت نے اپنے والدین کی یاد میں گیارہ ہزار روپیئے عطیہ دینے کا اعلان کیا۔

## پندیری میں سالانہ جلسہ

منڈن گرڑھ اُردو ہائی اسکول پندیری میں سالانہ اجتماعی جلسہ جناب غلام محمد پیش امام کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلع رتناگری کے سماج سیوا کلیان سبھاپتی جناب اپا صاحب گوساوی، جناب ضمیر عبدالصمد قادری جناب محمد پرکار صاحب نے مہمان خصوصی کے طور پر حاضری دی۔

اس پروگرام میں ہائی اسکول کی جانب سے اردو یک بابی ڈرامہ "پکار" اور گرڈبڑ گھوٹالا اور ساتھ ہی گیت غزل اور مزاحیہ پروگرام پیش کیا گیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے گاؤں کا تعاون حاصل رہا شکیل احمد چپیا پورے اور تاج الدین پرکار نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

## حافظ اکبر حسن خان کی کامیابی

جناب حسن خان صاحب دشیکھ سابق تلاٹھی متوطن توڑیل کے فرزند اکبر حسن دشیکھ نے مدرسہ اشرفیہ عربیہ بو تو توڑیل سے حافظ القرآن کا کورس مکمل کیا اور اولین حافظ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

(نامہ نگار الفلاح دشیکھ)

## ڈاکٹر شوکت قاضی کا نیا دواخانہ

مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے معروف نوجوان ڈاکٹر شوکت حسینی قاضی کھارکانڈ محلہ میں جن کا مطب بے حد مقبول ہے عوام الناس کے صد اصرار پر ۲۸ مارچ ۹۴ء کو ان کا نیا دواخانہ ناسکل واڑی ایم آئی ڈی سی بھاٹا پر شروع ہو گیا ہے ایم آئی ڈی سی ایسوسی ایشن مہاڈ کے چیرمین موہتی صاحب کے ہاتھوں اس نئے دولنے کا افتتاح ہوا جبکہ وجے سنگھ یادو ڈی وائی ایس پی، سابق عامدار شانتارام فلپے، الجیب ٹریولز کے خان صاحب، جناب الفلاح دشیکھ الامین کو آپریٹیو کریڈیٹ سوسائٹی کے چیرمین جناب شیخ حسن قاضی بطور معزز مہمانان شریک تھے دن بھر ڈاکٹر قاضی کے خیر خواہوں اور دوستوں نے حاضر ہو کر مبارکباد دی اور کامیابی کے لئے دعائیں فرمائیں ڈاکٹر قاضی نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد ہیں ادارہ ان کی ترقی کے لئے دعا گو ہے۔

## ڈاکٹر رفیق زکریا کی تصنیف محمد اور قرآن کی تقریب رونمائی

۲۹ مارچ ۹۴ء کو ڈاکٹر رفیق زکریا کی معرکتہ الآرا کتاب محمد اور قرآن کی غالب اکیڈمی نئی دہلی میں تقریب رونمائی انجام پائی جناب سید مظفر حسینی برنی نے تقریب کی صدارت فرمائی اس جلسہ میں دہلی اور دہلی سے باہر کے کئی مشہور ادیب اور دانشور شریک ہوئے اور جلسہ کو رونق بخشی بالخصوص جناب خشونت سنگھ، ڈاکٹر خلیق انجم، پروفیسر مسعود حسینی خان، پروفیسر جگن ناتھ آزاد، جناب ملک راج آنند لندن سے آئے ہوئے جناب ضیاء الدین شکیب، جناب خواجہ شاہد وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس جلسہ کا اہتمام انجمن ترقی اُردو (ہند) غالب اکیڈمی، جامعہ اردو (علی گڈھ) اور مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی نے مل کر کیا تھا۔

## شریف قاضی کا ہمدردانہ اقدام

خلیجی ممالک میں ملازمت حاصل کرنے کی کوشش میں کئی نوجوان غلط ہاتھوں میں پھنس کر اپنا وقت اور سرمایہ ضائع کر بیٹھتے ہیں اور محرومی ان کا مقدر بن جاتی ہے ان حالات میں جناب شریف قاضی متوطن مجگاؤں رتناگری کی شخصیت ایک مینارۂ نور ہے جو ضرورتمندوں کی صحیح رہنمائی کرتی ہے۔

کوکن کے جوان عمر کارگیر جو ٹرنر، فٹر، ویلڈر، میکانک، ایکٹریشن اسطرح کی ہنرمندی کا تجربہ رکھتے ہیں یا ان کارگیروں کے ساتھ بطور معاون (ہیلپر) خلیجی ممالک میں جانے کے خواہشمند ہیں ان کیلئے نادر موقعہ ہے کہ وہ جناب شریف قاضی سے رابطہ قائم کریں جو قومی ہمدردی اور جذبۂ ملی و خیر خواہی کے پیشِ نظر بلامعاوضہ رہنمائی کرتے ہیں پتہ درج ذیل ہے۔

جناب شریف قاضی
کوار ڈینیٹر، اشایا انٹرپرائزز، بائیکر ہاؤس ہوٹل کٹ کیٹ کے اوپر، بمقابل میٹروسینما دھوبی تلاؤ۔ بمبئی۔

## اپالو بندر پر تفریح کا نیا باب کھلا

بمبئی کی تفریح گاہوں میں اپالو بندر۔ گیٹ وے آف انڈیا کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے گنجان آبادی والے اس شہر کی گلیوں سے نکل کر خنک ہواؤں کا لطف اٹھانے کے لئے لوگ جب یہاں آتے ہیں تو سامنے لنگر انداز ملکی وغیر ملکی جہازات کا نظارہ اپنی فرحت بخشتا ہے تو سمندر پار کوکن کی پہاڑیوں کا سلسلہ حدِ نظر تک ان کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے ایسے میں ہندوستانی بحری بیڑہ کی نرالی ساخت قریب سے دیکھنے کی خواہش دلوں میں موجزن ہوتی ہے۔ جہاز رانوں کی رہنمائی کے لئے سمندر میں ایستادہ مینارۂ نور Light House سے جب شعاعیں نکلتی ہیں تو ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہیں اس عالم میں سمندر کی لہروں کا لطف اٹھانے کے لئے کشتیاں جب مسافروں کو لے کر نکلتی ہیں تو بچوں کا ہی نہیں بلکہ نوجوان اور بوڑھوں کا بھی دل چاہتا ہے کہ اس میں سوار ہوجاتے۔

برسوں سے یہ سلسلہ جاری ہے پہلے یہاں بادبانی کشتیاں تھیں جو ہوا کے سہارے کم دام میں لوگوں کو تفریح کا سامان بہم پہنچاتی تھیں پھر اس کی جگہ دخانی کشتیوں (موٹر لانچوں) نے لی جو گیٹ وے الفنٹا جل واہنک سنستھا مریادت کے زیر اہتمام جاری رہی اب نئے زمانہ کے تقاضہ کو سمجھتے ہوئے ایسوسی ایشن نے جس کے پاس ہندوستان میں سب سے زیادہ موٹر لانچوں کا بیڑا Fleet سرگرم عمل ہے ایک کروڑ کی لاگت سے تیار کردہ نیا لانچ کیتا مران اجنتا خدمتِ خلق کیلئے پیش کیا ہے تقریباً سو سالوں سے یہ ایسوسی ایشن ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی بہتر خدمت انجام دیتا آرہا ہے۔

نئی لانچ کیتا مران اجنتا میں ۱۲۰ مسافروں کی سواری کی گنجائش ہے۔ (عرشہ ڈیک پر ۸۰ اور بالائی عرشہ پر ۴۰) طرز جدید سے آراستہ پیراستہ نشستوں کے ساتھ ڈائننگ فلور، مائیکرو فون اور میوزک سسٹم کے علاوہ کیفے ٹیریا اور بار کاؤنٹر لانچ کی خصوصیات ہیں جو تفریحی پارٹیوں کا لازمی جز ہوا کرتی ہیں۔ المختصر ایسوسی ایشن نے زرِ کثیر خرچ کر کے لائی ہوئی لانچ نے وقت کے تقاضہ کو پورا کیا ہے اور ہمیشہ کاروبار والوں کی نظر میں اپنی ساکھ بنائی ہے

صبح دس بجے سے گیٹ وے سے الفنٹا کی طرف اور دوپہر ڈھائی بجے واپسی پر اس کے بعد ۳ بجے جانا اور ۶ بجے لوٹ آنا روزانہ کا معمول ہے۔ اس کے بعد تفریح پسند لوگ سرِ شام سمندر کی لہروں کا لطف اٹھانے کے لئے نکل پڑتے ہیں حسن انتظام جناب جاوید دروے صاحب کے ذمہ ہے جو اس ادارہ گیٹ وے الفنٹا پیلشر ٹورز اینڈ ٹریولس لمیٹڈ کے جنرل منیجر ہیں اور ان کا فون نمبر ہے۔ ۲۸۷۵۴۷۳

نقش کوکن

## شبیر مودی کی ہیٹ ٹرک

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری میں ہندی مراٹھی کے استاد جناب شبیر ایچ مودی کا مارچ ۹۴ میں ایس ایس سی کا نتیجہ آنا شاندار رہا کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پینل آف ججز نے انہیں ہندی مراٹھی کمپوزٹ کا بہترین استاد تسلیم کیا۔

مودی صاحب نے لگاتار تیسری بار یہ اعزاز حاصل کیا ہے لہٰذا ۱۶ جنوری ۹۴ کو برہانی کالج بھیونڈی میں منعقدہ جلسۂ تقسیم انعامات میں انہیں بیسٹ ٹیچر کے انعام کے فوراً بعد جلسہ کے معزز مہمان کے ہاتھوں ایک ادنیٰ مثال پیش کر کے ہیٹ ٹرک کا اعزاز دیا گیا۔

### رقوم روانہ کرنے والے حضرات

منی آرڈر کوپن پر (آخری نچلے حصہ پر) اپنا نام، پتہ، پن کوڈ نمبر ضرور تحریر فرمائیے۔ عموماً منی آرڈر کے کوپن پر لوگ اپنا نام، پتہ نہیں لکھتے جس کی وجہ سے شکایتی خطوط آنے پر پہچان بین کرنے کے بعد ہی پرچہ جاری کرنا ممکن ہوتا ہے۔ اگر کوپن پر نام، پتہ تحریر ہو تو نقش کوکن فوراً جاری کیا جاسکتا ہے۔ ادارہ

## سنگاپور جہاں قانون کی سختی میں عوام کی خوش بختی ہے۔

سنگاپور ایک ایسا ملک ہے جہاں سخت قوانین کے باوجود عوام کو کوئی شکایت نہیں ہے بلکہ وہ ایسے قوانین کو سماجی تحفظ کے ضروری سمجھتے ہیں۔ سنگاپور میں عام جگہ پر تھوکنے کی سزا ساڑھے چھ سو ڈالر ہے۔ ملکی ہو یا غیر ملکی سب کو جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ بیت الخلاء کے استعمال کے بعد اگر فلیش نہیں چلایا تو جرمانہ ادا کرنا ہوگا

نشیلی چیزیں اور ڈرگس فروخت کرنے والوں کو سزائے موت دی جاتی ہے جبکہ دہشت پھیلانے والوں کو بغیر مقدمہ چلائے غیر معینہ مدت کے لئے جیل خانے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ان سخت قوانین کے باوجود سنگاپور کے شہری ان کے پابند ہیں ان کا کہنا ہے کہ اچھے سماج کے لئے ایسی سخت سزاؤں کی ضرورت ہے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا کہنا ہے کہ ان قوانین کی بنا پر سنگاپور میں امن و شانتی ہے اس لئے وہ بے خوف و خطر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

## تہتر فرقوں کے امام صاحبان توجہ فرمائیں

اپنے فرقہ کے مسلمانوں کو درس دیں کہ وہ اپنا عقیدہ اپنے سینہ میں رکھیں اور دوسرے فرقہ والوں کو اپنا بھائی سمجھ کر کندھے سے کندھا ملاکر مسلمان بن کر چلیں۔ ایک دوسرے پر تنقید نہ کریں۔ اپنے فرقہ کی اچھائی غیر مسلمین کو سمجھا کر انہیں اپنا دوست بنالیں۔ ہر فرقہ ہردلعزیز ہوگا تو مسلمان شر و فساد سے محفوظ ہو جائیں گے (خادم قوم اشرفی چھوٹے کھتاؤکر بابا)

## واشی میں ایرکنڈیشنڈ ہال کی تعمیر

واشی (نامہ نگار) نئی بمبئی کے واشی شہر میں ایک شاندار ہال تعمیر کیا جائے گا جس میں بارہ سو افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی تمام ضروری ساز و سامان سے آراستہ اس تقریب گھر کو ایرکنڈیشنڈ بنایا جائے گا ان خیالات کا اظہار سڈکو کے منیجنگ ڈائرکٹر آر سی سنہا نے ایک تقریب کے دوران کیا یہ جلسہ سڈکو اسپورٹس اینڈ کلچرل ایسوسی ایشن نئی بمبئی کی نگرانی میں منعقد ہوا تھا جس میں سڈکو کے چیرمین نکول پاٹل۔ تھانہ پولس کمشنر بسورلج اکاشی ہربنس سنگھ اور دیگر افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آکاشی صاحب نے کہا کہ سڈکو کی نگرانی میں نئی بمبئی جیسا خوبصورت شہر وجود میں آیا ہے۔ اس علاقہ میں بہتر رہائشی سہولتیں حاصل ہیں۔

## ماسٹر نور کے فرزند ڈاکٹر الطاف

چپلون ضلع رتناگری کے ہردلعزیز ڈاکٹر نور سرگروہ مرحوم کے فرزند ڈاکٹر الطاف سرگروہ نے یوم جمہوریہ ۹۴ء کے موقعہ پر میدان عمل میں قدم رکھا۔ عالیجناب خانصاحب منیر خان سرگروہ جنہوں نے کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کا اولین ہائی اسکول اینگلو اردو ہائی اسکول داپولی (جو بعد میں نیشنل ہائی اسکول داپولی کے نام سے موسوم ہوا) جاری کر کے کوکن کے مسلمانوں میں علم کی پہلی جوت جلائی ان کی خدمت خلق رنگ لائی اور قدرت نے انہیں ایسا نوازا کہ ان کے تینوں صاحبزدگان ڈاکٹر اکبر کھیڈ میں، ڈاکٹر نور چپلون میں اور ڈاکٹر صغیر داپولی میں نامور ڈاکٹروں میں شمار ہونے لگے ان میں ڈاکٹر نور (چپلون) غریبوں کے ہمدرد اور عوام الناس کے ہردلعزیز ڈاکٹر بن گئے مگر عمر نے وفا نہ کی اور بہت جلد راہئ عدم ہو گئے آپ کی جگہ پر ان کے فرزند ڈاکٹر الطاف نے چپلون میں اپنا مطب جاری کیا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کے ہاتھوں میں شفاء بھر دے اور حکمت جو انہیں ورثہ میں ملی ہے اس سے مریضوں کو فیض نصیب ہو۔

## انجمن اسلام جنجیرہ کے نئے ہائی اسکول کا سنگ بنیاد

۳ راپریل ۹۴ء کو ایم آئی گھولے چیریٹیبل ٹرسٹ اور انجمن اسلام جنجیرہ پنچکروشی نیشونت نگر کے زیر اہتمام مرحوم معلم گھولے اور محترم اے کے پٹھان کی عطا کردہ جگہ پر انجمن کے نئے ہائی اسکول کا سنگ بنیاد جناب غلام محمد بیش امام صاحب کے ہاتھوں رکھا گیا حلقہ کے عامدار شری رویندر راؤت نے پروگرام کی صدارت فرمائی اس موقعہ پر حلقہ میں ضلع پریشد کی جانب سے آدرش شکشک (مثالی مدرس) کا اعزاز پانے والے اساتذہ کا بھی استقبال کیا گیا۔ (تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں)

## شفاخانے کا افتتاح

مورخہ ۳ رفروری کو شری وردھن حلقے

کے ایم ایل اے شری رویندر جی راوت کے زیر صدارت ڈاکٹر اے آر اندر نے کے ہاتھوں ڈاکٹر مشتاق مقادم اور ڈاکٹر نازلی مشتاق مقادم کے شفاخانے کا افتتاح عمل میں آیا (نوگل بھارتی)

## کوکن اردو ہائی اسکول منور میں جلسہ

۸ر فروری ۱۹۹۴ء کو کوکن اردو میڈیم ہائی اسکول کا تیسرا الوداعی جلسہ عالیجناب شکیل رئیس صاحب سرپنچ گرام پنچایت منور کی صدارت میں ٹھیک ۳ بجے شروع ہوا جس میں مہمان خصوصی الحاج ناظم پاشا رئیس تھے دیگر معزز حضرات و بچوں کے سرپرستوں نے شرکت کی۔ جناب الحاج محمود ایلوی نے تعلیم کے موضوع شعر سنائے جناب محمود خان پٹھان صدر مدرس ضلع پریشد منور نے تعلیم اور اسکول کے کارکردگی کی تعریف کی۔ محترمہ شبانہ انصاری صاحبہ نے اسپیشل کلاسس لے کر دسویں کلاس کے بچوں کی تعلیم پر بہت زور دیا۔

## مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے امداد

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی نے سال رواں کے دوران مسودوں کی اشاعت کے لئے مجموعی طور پر ایک لاکھ ۵۶ ہزار روپے کی رقم جملہ ۱۹ مسودوں کو بطور امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

منتخب مسودوں کے نام حسب ذیل ہیں

۱۔ اگلی رتوں کے آنے تک۔ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی
۲۔ دوسری مخلوق۔ محمود ایوبی،
۳۔ چیلے اور حوالے۔ انور ظہیر خان
۴۔ رفع۔ دفع۔ محمد رفیع انصاری،
۵۔ یادیں۔ یادیں۔ قیصر عثمانی
۶۔ سرحد عرفان۔ عرفان قنوجی
۷۔ دانت ہمارے ہونٹ تمہارے۔ ڈاکٹر محمد اسد اللہ
۸۔ آؤ پکنک چلیں۔ اسلم پرویز
۹۔ ہم ایک رہیں گے۔ مسرت ابراہیم شیخ
۱۰۔ قطار میں آیئے۔ شکیل شاہجہاں
۱۱۔ ترجیہات ودلائل۔ محمد ایوب واقف
۱۲۔ چھتی خس۔ شکیل اعجاز
۱۳۔ آؤ بچو کہانی سنو۔ سید عظمیٰ اقبال
۱۴۔ بیبے کا دھنیا۔ رفیق شاکر
۱۵۔ سیپیاں۔ فصیح اللہ خان نقیب
۱۶۔ نکری گل گلے۔ مسعود احمد جھاپڑ
۱۷۔ کمپیوٹر اور اس کا نظام۔ عبدالباری مومن
۱۸۔ بچارے فرشتے۔ عبدالرحیم نشتر
۱۹۔ اجاڑ نسلوں کے نوحہ گر۔ فرحان حنیف

## مرہٹی زبان میں قرآن حکیم کا ترجمہ

برٹش کاؤنسل لائبریری پونہ کے سابق ڈائرکٹر محمد علی دلوی متوطن داتھیل نے قرآن حکیم کا مرہٹی زبان میں ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ اس کی ضخامت ۷۰۵ صفحات کی ہے "جشن اجراء" آئندہ ماہ جون میں مہاراشٹر ودھان سبھا کے صدر شری جینت راؤ تلک کے ہاتھوں پونہ میں طے پایا ہے۔

اس سے پہلے ۱۹۹۰ء میں ڈاکٹر موصوف نے بارہ سو اشعار پر مشتمل قرآن کریم کا مرہٹی زبان میں منظوم ترجمہ کیا ہے جو شعری لحاظ سے بہت ہی پُرمغز اور موثر ہونے کی وجہ سے قبول عام حاصل کر چکا ہے، یہ ترجمہ غالباً اردو سمیت ہندوستان کی تمام زبانوں میں قرآن حکیم کا پہلا منظوم ترجمہ ہے۔

اب تک ڈاکٹر صاحب نے اسلامیات کے مختلف موضوعات پر انگریزی اور مرہٹی میں ۹ علمی کتابیں تصنیف کی ہیں اور اب احادیث نبویؐ پر ایک مبسوط کتاب لکھنے کے خواہشمند ہیں۔

منظور الحسن کھڑکی پونہ

## ڈاکٹر مومن کی دوسری تاریخی تصنیف

گذشتہ دنوں ۲۷ مارچ ۹۴ء کو بھیونڈی میں مشہور محقق اور بمبئی یونیورسٹی میں تاریخ کے قابل استاد (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مومن محی الدین کی دوسری تحقیقی تصنیف مومن انصاری برادری کی تہذیبی تاریخ کی تقریب رونمائی صمدیہ ہائی اسکول میں انجام پائی۔

ڈاکٹر مومن صاحب کی پہلی تاریخ ساز تصنیف "تاریخ کوکن" عوام میں بے حد مقبول ہوئی اور آج نایاب ہے۔ متذکرہ تقریب میں بھیونڈی کی مختلف تعلیمی، ادبی اور سماجی انجمنوں کے ذریعہ ڈاکٹر مومن صاحب کی خدمت میں نذرانے، تحائف پیش کئے گئے ڈاکٹر صاحب کے فن اور شخصیت سے متعلق تین مقالے بھی

لکھے گئے مقالہ نگار تھے نورالحسن نور جناب محمد رفیع انصاری اور عبدالملک مومن مالیگاؤں کے مولانا محترم عبدالاحد ازہری نے کتاب کا اجراء فرمایا۔ اس موقعہ پر جناب حسن خلیل صاحب کے ہاتھوں ڈاکٹر موصوف کو ایک سپاسنامہ اور کیسٹ زرپیش کیا گیا۔ تقریب رونمائی کے بعد جناب رضوان حارث اور شبیر احمد راہی نے حاضرین کو خطاب کیا۔

مولانا حبیب الرحمٰن نعمانی انصاری (ایم. پی) نے جلسہ کی صدارت فرمائی جلسہ میں بھیونڈی کے معروف شخصیت کے علاوہ بمبئی اور مالیگاؤں سے بھی معتبر لوگوں کی خاصی تعداد شریک تھی۔

## نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں عربی

مارچ ۱۹۹۴ء کے ایس ایس. سی امتحان میں نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کے ۲۰ طلباء وطالبات نے ایک پرچہ عربی ، مراٹھی کمپوزیٹ دیا ہے

جون ۱۹۸۶ء میں نیشنل ہائی اسکول شروع کیا گیا تھا اور جون ۱۹۹۲ء سے ہندی کی جگہ عربی کا مضمون شروع کیا گیا، تقریباً پورے کولہاپور ڈیویژن اور خصوصاً اضلاع رتناگری و سندھودرگ میں یہ واحد ہائی اسکول ہے جہاں عربی مضمون پڑھایا جاتا ہے۔

## کوکن ریلوے کی تیز رفتار پیش رفت

ضلع رتناگری اور سندھودرگ میں کوکن ریلوے کا کام تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے اور ۷۵ فیصد کام مکمل ہوا ہے پہاڑی علاقوں میں راستے اور سرنگ (ٹنل) بنانے کا کام ۵۲ فیصد ہوا ہے۔ یہ معلومات شری پی آر کلکرنی چیف انجینئر کوکن ریلوے شمالی رتناگری ڈویژن نے دی۔

انہوں نے کہا کہ راجہ پور، کھیڈ اور کنکولی میں ریلوے اسٹیشن کی تعمیر کا کام جاری ہے رتناگری میں پہاڑی سرنگ کی لمبائی ۵۵ کلومیٹر ہے اس میں سے ۳۲ کلومیٹر کام مکمل ہوا ہے اسی طرح دو پہاڑیوں کے درمیان پل بنانے کا کام ۵۰ فیصد مکمل ہوا ہے۔

رتناگری کے قریب پانول کی پہاڑی کو ملانے والے پل کی اونچائی ۶۵ میٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ رتناگری اور چپلون میں ریلوے اسٹیشن کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

## کوکن یونیٹی سینٹر کرلا میں عید ملن

پچھلے دنوں کوکن یونیٹی سینٹر فدا حسین انتولے اور حنیف حسین پرکار (ایس ای ایم) کی جانب سے راج دیپ اپارٹمنٹ کرلا بمبئی میں عید ملن کا کامیاب جلسہ ہوا کوکن بینک کے ڈائرکٹر عالیجناب علی ایم شمسی صاحب نے اپنی پُرجوش تقریر میں عید ملن کے پروگرام کی کے ذریعے قومی یکجہتی کی افادیت پر روشنی ڈالی۔

نیشنل انٹی گریشن کے صدر عالیجناب غلام پیش امام صاحب نے جو جلسہ کی صدارت فرما رہے تھے کوکن یونیٹی سینٹر کے صدر جناب شرف الدین قاضی اور تمام ممبران کی کوششوں کی سراہنا کی۔ ساتھ ہی ساتھ آپ نے یہ فرمایا کہ غریب ذہین اور ہونہار طلباء کی مردم شماری کا ریکارڈ رکھنا ہر تعلیمی ادارے کے لئے ضروری ہے جس کی بناء پر ہم ان طلباء کی بآسانی مدد کر کے اپنی قوم کو ہوشیار ڈاکٹرس سائنسداں اور اچھے انسان دے سکتے ہیں۔

دیگر مقررین میں کوکن یونیٹی سینٹر کے صدر جناب شرف الدین قاضی صاحب نے فرمایا کہ کوکن بینک کو بھی ہم اپنا ہی ادارہ سمجھتے ہی اور ان کے تمام ڈائریکٹرس کا پرجوش استقبال کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ حالیہ الیکشن میں منتخب شدہ تمام ڈائریکٹرس جہاں بینک کی فلاح بہبودی و ترقی کی خاطر کام کریں گے وہی یہ تمام حضرات کوکن یونیٹی سینٹر کی ترقی کی خاطر بھی پوری پوری مدد کریں گے جناب حنیف پرکار نے آئے ہوئے تمام مہمانوں کا تعارف پیش کیا مہمانوں کی گلپوشی جناب ایچ بی مقادم ایڈوکیٹ رفیق سُر دے، حمید ٹوپے اور حنیف پرکار نے کی اس پروگرام میں آئے ہوئے تمام ڈائریکٹرس کے ساتھ گذشتہ سال بہترین ہیرو کا میئر ایوارڈ پانے والے جناب صحیح بوبے کی بھی گلپوشی کی گئی اور عزت و احترام کے طور پر شال بھی پیش کی۔ نظامت کے فرائض جناب محمد علی دھنشے نے ادا کئے مہمانوں کا شکریہ جناب عبدالوہاب دلوی صاحب نے ادا کیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں نثار مرجکر، مجید جوگلے، محمود قاضی، امتیاز پرکار، فدا حسین انتولے اور حنیف پرکار نے کافی محنت کی۔ دیگر معاونین شہر میں کانتی لال جین، ڈاکٹر ایم یو شیخ، ڈاکٹر مصطفےٰ پنجابی، منان حکیم جرنلسٹ، راج گوپالن، قاضی سید مہتاب احمد حسینی، مشتاق آگئے اور کرلا پولس

پولس اسٹیشن کے سینئر انسپکٹر بھیم راؤ کھابے
بھی موجود تھے۔ پروگرام کا اختتام ڈنر کے بعد ہوا۔

## یونس نیور یکر کو مبارکباد

لانجہ ضلع رتناگری کی جنتا کو آپریٹیو
کریڈٹ سوسائٹی کے نائب صدر کے عہدہ
پر حلقہ کے معروف صحافی اور سماجی خدمتگار
جناب یونس نیوریکر بلا مقابلہ انتخاب عمل میں
آیا ہے۔ موصوف لانجہ کے معروف تاجر المرحوم
معصوم سیٹھ نیوریکر کے پوتے ہیں آپ کے
انتخاب پر حلقہ میں مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔

## اندھیری میں عید ملن

اسلامک کلچرل سوسائٹی۔ ورسوا اور
مقامی کاؤنسلر جناب نریندر ورما کے زیر اہتمام
۷ اپریل سنہ ۹۴ء کو زیر صدارت ڈاکٹر اسحاق
جمخانہ والا (صدر انجمن اسلام بمبئی) کی صدارت
میں انجمن اسلام ہائی اسکول۔ یاری روڈ۔
ورسوا میں عید ملن کا انعقاد کیا گیا چونکہ واحد مقصد
آپس میں بھائی چارگی اور قومی یکجہتی کو فروغ
دینا تھا لہٰذا جشن میں مقامی اور بیرون تمام
مذاہب کے لوگوں نے شرکت کی۔
مہمان خصوصی تھے عالیجناب سلیم زکریا
صاحب (وزیر تعلیم، حکومت مہاراشٹر) اس
کے علاوہ بمبئی کی نومنتخب میئر محترمہ نرملا سامنت
پربھاولکر جناب گووندراؤ ادیک (ایم پی)
بمبئی اقلیتی سیل کے چیرمین جناب مصباح عالم
جناب فخر الدین خوراکی والا (سابق شریف)
جناب قاسم بھائی جگنگیا۔ جناب اکبر پیرم جی جناب
رضوان حارث (چیرمین سینٹرل حج کمیٹی) پرنسپل
سہیل لوکھنڈ والا، جناب یوسف ابراہانی، محترمہ
نرملا بھارگو (میونسپل کونسلر) نظم اسٹار
نیلم اور مقری ودیگر حضرات شریک محفل تھے۔
جناب نریندر ورما نے حاضرین کا خیر مقدم کیا
اور جناب محمد بھائی کوتاڑیا نے سوسائٹی
کی کارگزاری پر روشنی ڈالی (ICS) کے
نائب صدر لائن غلام دستگیر پرکار اور جوائنٹ
سکریٹری نجم منشی نے مہمانوں کی گل پوشی کی۔
نظامت کے فرائض جناب عبدالقیوم
نشتر صاحب نے ادا کئے۔
شکریہ کی رسم مہاراشٹرا کالج کے پروفیسر
جلال صاحب نے ادا کی
بعد حاضرین کو عشائیہ DINNER دیا گیا

## کوکن بنک کے مشیر

دو ماہ قبل کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو
بنک لیمیٹڈ کے نومنتخبہ ڈائریکٹران نے اپنی
شاخوں کے لئے ایڈوائزری کمیٹیوں پر مقامی
حضرات کا انتخاب کرکے بنک کی کارکردگی کو
تیز تر کرنے کی قابلِ تحسین کوشش کی ہے۔

### دتناگری شاخ

موصولہ اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر کرتے،
جی آئی آوٹے چیرمین تورتناسی فوڈس
کے جناب شفیع سیٹھ قاضی اور ایڈوکیٹ
نضل ڈنگنکر وائس چیرمین مقرر کئے گئے
ہیں۔ کمیٹی پر جناب نذیر ناگلیکر، ڈاکٹر پرکار، نہاسکر
جناب قادر مستان، ڈاکٹر منیر مہسکر، جناب
احمد جلوان، جناب محمود لٹھاکور، جناب جناب
عثمان سیٹھ چوگلے اور خصوصی مدعوئین کے
طور پر جناب ابراہیم باباقاضی، جناب لائق علی
فونڈو، جناب حسن میاں راجپورکر کی تقرری
عمل میں آئی ہے۔ نئے منتخبہ ڈائریکٹران جناب
ایم ڈی نائیک، اور جناب حمید داؤد مستری
بطور انچارج خدمت انجام دیں گے۔

### چپلون برانچ

ایڈوکیٹ الطاف دلوائی چیرمین تو جناب
خلیل سیٹھ کاسکر اور جناب عبدالرزاق
پربھولکر وائس چیرمین مقرر کئے گئے ہیں
کمیٹی کے دیگر اراکین میں جناب خالد بھائی
پرکار، جناب عبدالقادر پرکار، جناب
پروفیسر داؤد پرکار، جناب حاجی شہاب الدین
وانگڑے، جناب منظور سید احمد قاضی اور
جناب فیاض دیسائی شامل ہیں۔ خصوصی
مدعوئین میں جناب شمس الدین سنگلے، جناب
اجمل پٹیل، جناب امین پرکار، جناب یونس
ٹپائٹ کی تقرری عمل میں آئی ہے۔

### کلیان برانچ

سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے کوکن
بنک کلیان برانچ ایڈوائزری کمیٹی کے ممبران کا
انتخاب عمل میں آیا۔ چودھری قطب الدین (چیرمین)
معین الدین (وائس چیرمین) ودیگر ممبران
رشید اے سید، سہیل اسمٰعیل ڈون، مقری
یوسف، فقیہہ مشتاق محمد، فاکلے صدیق
سلیم کھوت، شیخ محمد اسلم، جلال نظام الدین
، روے جنید، ظفر اللہ خان علاوہ
اس کے سہیل اسمٰعیل ڈون اور
جناب برڈی شعیب کلیان اور تھانہ
کوکن بنک برانچ کے ڈائریکٹر اور انچارج
ہیں۔

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکرگذار ہے ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

## درون ہند خریدار

جناب اقبال اے مابکر — وڈالا
جناب عرفان اسمٰعیل ملاّ — ویسوی
محترمہ شبانہ بامنے — ڈاکیارڈ روڈ
جناب اے ستار اے قادر کرانے — ویسوی
ماسٹر شاہجہاں سردار مہاڈکر — ویسوی
ماسٹر نظیر خان پٹیل — بانکوٹ
ڈاکٹر عمران روے — ممبئی ۳
محترمہ رشیدہ قاضی — بائیکلہ

جناب نظیر احمد عبدالکریم کاسو — سانتا کروز
جناب عثمان یونس اوبارے — گول بدروک
عبدالباسط اے رزاق بیگ — گوونگوٹ
ڈاکٹر منصور مستری — واشی
جناب نسیم محمد قاسم مجندار — وہور
جناب احمد عبدالرحیم قاضی — کرلا۔ ممبئی
〃 حسین ملاّ — واشی
〃 اسمٰعیل محمد مقادم — ویسوی
〃 مطلوب رمضان انصاری — نیرول۔ نئی ممبئی
〃 محی الدین احمد ملاّ — نور باغ۔ ڈونگری
〃 وزیر عباس ملنے — وڈالا
ماسٹر یوسف نسیم سنگے — مجگاؤں۔ ممبئی
جناب صابر اسمٰعیل ملاّ — ڈونگری۔ ممبئی
کیپٹن محمود ہجوانی — توراڈکے
جناب اسمٰعیل ابراہیم ملاّ — ویسوی
〃 ماسٹر الیاس انور علی اسید — بھیونڈی
جناب ایم سلام ایف۔ ایم — کرلا۔ ممبئی
ماسٹر سمیر علی ہونگنکر — ویسوی
ماسٹر محتشم دستگیر ساٹھے — ممبئی ۸
جناب کلیم اللہ عبداللہ سین — بانکوٹ
بے بی شبنم انور شیر گاؤنکر — ویسوی
ماسٹر مدثر کمال فقیہہ — مجگاؤں۔ ممبئی
بے بی علاقہ دلبر حسین بلنے — وڈالا
〃 ریشمہ رؤف مرنے — مجگاؤں۔ ممبئی

## راجہ پور میونسپلٹی کے ذمہ دار حضرات متوجہ ہوں

راجہ پور۔ ضلع رتناگری میں مسلمانوں کی کافی آبادی ہے نیز اردو اسکول بھی ہیں باوجود اس کے یہاں کی سب سے پرانی راجہ پور میونسپلٹی کی فری لائبریری میں ایک بھی اردو اخبار یا کوئی اردو رسالہ نظر نہیں آیا ہم سابق صدر راجہ پور میونسپلٹی اور یہاں کی مشہور شخصیت جناب عثمان سیٹھ چوگلے صاحب سے مؤدبانہ گذارش کرتے ہیں کہ آپ اس طرف بھی توجہ دیں تاکہ قوم و ملت کے لوگ، اور بچے اس لائبریری سے فیض اٹھا سکیں۔

اپیل کنندگان، مبین عبداللطیف حاجی احمد عبدالحمید حسوارے (مجگاؤں ڈاک لیمٹڈ)

## خوشخبری برائے باشندگانِ کوکن

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ، کی ۱۷؍اپریل سنہ ۹۴ء کی میٹنگ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ امسال مئی سنہ ۹۴ء کی چھٹیوں میں کوکن کے طلباء و طالبات کے لئے ایجوکیشنل گائڈنس (مختلف پیشوں سے متعلق رہنمائی) کے پروگرام جابجا کئے جائیں جو انہیں عملی زندگی میں مختلف پیشوں سے روشناس کرائیں گے اور ان کے اپنے مسئلے مسائل کے بارے میں ان کی رہنمائی کی جائے گی۔ اس نوعیت کے پروگرام ہمارے کوکن کے علاقے میں پہلی بار۔ کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ " کے زیر اہتمام منعقد کئے جا رہے ہیں ہم توی امید رکھتے ہیں کہ تمام والدین و سرپرست اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچے اور بچیاں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس پروگرام میں شریک کریں گے اس پروگرام کا ٹائم ٹیبل مندرجہ ذیل ہے تفصیلی معلومات کے لئے یونٹ کے عہدیداران بہت جلد آپ کے پاس پہنچیں گے۔

بمقام مروڈ (جنجیرہ) بتاریخ ۱۶؍مئی ۹۴ء
بمقام ریونڈا (علی باغ) بتاریخ ۱۸؍مئی ۹۴ء
بمقام شریوردھن بتاریخ ۱۹؍مئی ۹۴ء
بمقام مہسلہ بتاریخ ۲۸؍مئی ۹۴ء
بمقام گورے گاؤں (مہاڈ) تعلقہ مانگاؤں بتاریخ ۳۱؍مئی ۹۴ء
بمقام ردبا بتاریخ ۲؍جون ۹۴ء

عبدالوہاب دھنسے جنرل سکریٹری کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ

## شادی خانہ آبادی

★ بھیونڈی ضلع تھانہ کے معروف صنعتکار جناب شمیم سکندر پٹھان کے فرزند شغف پٹھان کی شادی صاحبہ بنت غلام دستگیر دیویکر کے ساتھ ۱۶؍اپریل سنہ ۹۴ء کو انجام پائی۔

★ بھیونڈی کے جناب شمیم پٹھان کی دختر نافیلہ کی شادی جناب سعید حسن ڈنگنکر کے ساتھ ۱۷؍اپریل سنہ ۹۴ء کو انجام پائی۔

نقش کوکن کے خریدار بنئے یہ آپکا پرچہ ہے

## پرکار فیملی کو صدمہ

بانکوٹ ضلع رتناگری کی نامور شخصیت حاجی محمد سعید پرکار (حاجی صاحب) جو ایڈوکیٹ شفیع پرکار کے والد اور ترپھے نئی ممبئی کے معروف نوجوان ڈاکٹر سراج پرکار کے عم محترم اور نقش کوکن کے دیرینہ نقش نواز جناب نیاز پرکار کے خسر تھے ۱۹؍مارچ سنہ ۹۴ء کو ممبئی جو ہو کے بھارتیہ ہسپتال میں راہی عدم ہوئے دوسرے روز ان کے وطن بانکوٹ میں مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔

## محمد ابراہیم بیٹکر کو صدمہ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے بہنوئی محمد ابراہیم بیٹکر کی بڑی بیٹی ممتاز کے شوہر سید اقبال احمد کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے ۲؍اکتوبر ۱۹۹۳ء کو اسلام آباد میں ۵۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا انکا جنازہ اسلام آباد سے کراچی لایا گیا اور اسی روز دفنایا گیا اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی بیوہ اور ۲ لڑکیوں اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

سید اقبال کا تعلق انڈیا کے شہر ناسک سے تھا پاکستان میں انہوں نے بی کام اور ڈی بی ایم اے کیا اور پچھلے ۳۰ سال سے نیشنل بینک میں آفیسر گریڈ I کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

# انتقالِ پُر ملال

## حسین دھنشے مرحوم

نرون مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے سماجی کارکن جناب حسین علی صاحب دھنشے ۲ پچھلے مہینہ انتقال ہوگیا۔ مرحوم لوگوں میں بے حد ملنسار تھے۔

نامہ نگار ایم اے بھونبل

## داؤد محمود قاضی انتقال کر گئے

بھیتا تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے سبکدوش پرائمری مدرس جناب داؤد محمود قاضی جو دائم المرض تھے پچھلے مہینہ راہی عدم ہو گئے۔ مرحوم لاولد تھے۔

(نامہ نگار ایم اے بھونبل)

## امتیاز ناکاڑے کو صدمہ

دیرینہ نقش نواز جناب امتیاز ناکاڑے متوطن مجگاؤں رتناگری جو فی الوقت سعودی عربیہ میں برسر روزگار ہیں ان کے والد جناب ابراہیم اسمٰعیل ناکاڑے کا ۱۰ر مارچ ۹۴ء کو اچانک انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار اسمٰعیل عمر مقبل)

## قوال صابری کا انتقال

عالمی شہرت کے حامل قوال غلام فرید صابری کا ۵ر اپریل ۹۴ء کو کراچی (پاکستان) میں انتقال ہوگیا۔

۷۰ سالہ غلام فرید صابری عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔ قوالی میں وہ ایک خاص طرز کے موجد تھے۔ مرحوم صوفیانہ کلام گاتے ہوئے خاص انداز سے "اللہ" کا نعرہ بلند کرتے تو سامعین میں ایک جھرجھری کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔

مرحوم کا تعلق روہتک (ہریانہ) سے تھا۔

## محشر احمد نگری کا انتقال

مشہور صحافی اور شاعر محشر احمد نگری ۲۵ر مارچ ۹۴ء کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم کا شمار بمبئی کے کہنہ مشق صحافیوں میں شمار ہوتا تھا انہیں مراٹھی، ہندی، انگریزی، گجراتی اور اردو زبانوں پر عبور حاصل تھا جس سے ان زبانوں میں وہ بڑا سلیس ترجمہ کرتے تھے مرحوم کچھ دنوں تک نقش کوکن سے وابستہ رہے۔

## سانحۂ ارتحال

۲۰ر مارچ کو دہولی کوند تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جناب عبدالرحمٰن ابراہیم بندرکر کی اہلیہ عزیزہ بی کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

شریکِ غم۔ محمود مظہر قاضی

## مرحومین

۱۶ر مارچ کو وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جناب یعقوب یونس بوسے کا اور ۱۷ر مارچ کو جناب بشیر احمد حسین لشکری کا انتقال ہوگیا۔ شریکِ غم۔ قطب الدین قاضی

## مولانا قاسمی کا انتقال

مجاہد آزادی اور "الجمعیۃ" اخبار کے سابق منیجنگ ایڈیٹر مولانا وحیدالدین قاسمی کا طویل علالت کے بعد ۱۸ر اپریل ۹۴ء کو نئی دہلی میں انتقال ہوگیا۔

"دو کالا پانی" اور دیگر کئی کتابوں کے مصنف مولانا قاسمی آل انڈیا دینی تعلیمی بورڈ کے رکن اور دارالعلوم دیوبند کے شعبہ نشر و اشاعت کے سکریٹری بھی رہے۔

## اسمٰعیل بیگ کو صدمہ

جناب اسماعیل سلیمان بیگ (مجگاؤں ڈاک) کی والدہ حالتہ بی (عمر ۸۰ سال) متوطن جے گڈھ۔ رتناگری) ۸ر اپریل ۹۴ء ملنڈ میں انتقال ہوگیا تدفین چرنی روڈ۔ قبرستان میں ہوئی۔

## الماس بلڈرس کوسہ کے روحِ رواں

عباس خان انجنیئر کے داماد۔ یوسف نقیر یاونے کے برادر نسبتی عبدالرشید عبدالرزاق خان دسرنگ (عمر ۴۳ سال۔ متوطن علی باغ ۱۱ر اپریل ۹۴ء کو ہارٹ اٹیک سے انتقال کر گئے۔

تدفین ناریل واڑی قبرستان میں ہوئی۔

(نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی)

## کرلوسکر کا انتقال

ملک کے سرکردہ صنعتکار ایس ایل کرلوسکر کا ۲۴ر اپریل ۹۴ء کو پونہ میں انتقال ہوگیا۔

## STUDENT'S PAGE

Know about Quran, Quran was reveled in 23 years 5 months and 16 days

1 Quran has 30 chapters, 113 surahs and 666 rukus

2 Quran begins with sure Fateha and ends with surah Al-Nas

3 The longest surah is Al-Baqr and shortest is Al-Kausar

4 In Quran Allah addresses Our Prophet Mohammed S A W (On whom Quran was revealed)

5 1st Avath of Quran are of Surah Al-Alaq which was taught to Our Prophet Salaam at cave Hira through Jibrael(A)

6 There are 14 Avaths in Quran when Sajdah Tilawath is to be done (First comes in a ninth chapter (Parah) and last in the 30th chapter (Parah))

7 There are 7 Surahs in Quran which are on the names of Prophets of Allah

1 Surah Al-Younus
2 Surah Al-Hud
3 Surah Al-Ibrahim
4 Surah Al-Luqman
5 Surah Al-Yousuf
6 Surah Al-Nuh
7 Surah Al-Mohammed

8 In Quran the only name of Sahabi (Prophet Mohammed Salams Companion) is of Zaid Bin Harris(R)

9 Surah Yasin is said to be Heart of Quran and Surah Rahmaan is referred as bride of Quran

10 Surah Fateha is a Surah which is in praise of Allah the Al-Mighty and the praver (Dua) in its-elf hence it is to sav Ameen at the complete of recitation of Surah

11 Surah Taubah (Parah 10) to be recited without Bismillah
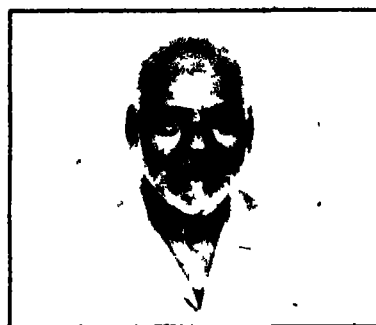
## Dr A.Naik President of B.P.S.

Dr. A Karim Naik the Consultant Psychiatrist and Cheif editor of Naqshe Kokan was Unanimously elected as the President of the Bombay Psychiatric Society for 1994-95 in the A G.M of the Society on 24-4-94 In his Presidential address he emphasised the importance of Religion with refience to Islam in the field of Psychiatry

# AL-QURAN COMPUTER CENTRE

4,JAGANATHAN ROAD NUNGAMBAKKAM MADRAS 600 034

**IN THE NAME OF ALLAH,THE BENEFICENT AND MERCIFUL**

**The following Islamic Law books are available on computer database.**

AL-HIDAYA
AL-MAJALLA
AL-MUWATTA
AL-RISALA
FIQH_SUNNA

The above record is being updated and further information will from the other Law (FIQH)books to make the data base more comprehensive Also available on the computer database

1 Holy Quran
  a Yousuf Ali *Translation*
  b Pickthal *Translation*

2 Hadith from the following books
  a Shahih Al-Bukhari 2934 *hadiths*
  b Shahi Muslim 1415 *hadiths*
  c Al-Muwatta 879 *hadiths*
  d ABU DAWUD 2157 *hadiths*
  e Mishkath Al-Masabih 1691 *hadiths*

Any information required from the above on your interest will be made available free of coat by writing to the above mentioned address

It is hoped that computerisation of the above books will be great use to research Scholars,Lawyers,Jurists,Ulama-e-deen,Chief Qazia,Journalists,writers and also to members of public who may like to have information for their own use

The Computerisation of above books is done by
ISLAMIC COMPUTER CENTRE LONDON

Under the guidance of Mufi A k Barthulla,Director,Islamic Computer Centre Mufti Barkathulla is himself a computer specialist who has qualified in this field in U K Our Madras Centre is working in very close co-operation with the U K centre

The purpose of computerisation is to make easy,quick and comprehensive availability of any topic on Islam with detailed references and information about source In normal circumstances it may take weeks or months to lay hands on any information required especially for Hadith and Islamic Law(FIQH) which now can become available in few minutes by pressing the computer key

M Z CHIDA, M A , F C.,
DIRECTOR
AL- QURAN Computer Centre.

## ON SOUTH AFRICA

This poetic dialogue was composed by Muttalib Parkar while Mr Nelson Mandela was imprisoned on Robben Island, and when the first sounds of talks between President Botha and Mr Mandela were echoing the airs of S A. The poem is an imaginary account of what I felt to be the realities existing within these two people at that time

### DIALOGUE

| | |
|---|---|
| PW | Hellow Mr Nelson, how is it out there? |
| M | It's cold, its foggy, and not very fair<br>You could not see the point of the ANC<br>You are punishing me in the middle of the sea<br>Cape Town looks beautiful from this angle<br>I am afraid your policies are still in a tangle<br>The only change I see, is "ten thousand klonkies in the pool"<br>Are you perhaps trying to play it cool? |
| PW | Now Mr Mandela, don t be a fool<br>What could be closer than bathing in the same pool? |
| M | You think you can fool me with changes of that kind<br>I am not stupid nor am I blind |
| PW | Oh c mon Mr Mandela, when are you going to listen to me?<br>You know I have the Power to set you free |
| M | I am not only looking for my freedom<br>I also want you in my kingdom<br>My passive resistance is met by violence<br>The surge for freedom can never be in silence |
| PW | Mr Mandela now you are making me angry |
| M | Don't blame me its you who kept me hungry |
| PW | I developed the land with hardship and power you think Iwil hand it to you in an hour? |
| M | Twenty-one years in jail you call an hour<br>I knows Mr Botha, you're running out of power<br>Where would your development be, without my labour?<br>You call yourself a Christian, but don't love thy neighbour?<br>You gave me the sun (Langa), and the moon (Nyanga)<br>For years you have taken me for a coon<br>From Robben Island I see the Milnerton Lagoon<br>It won't be long, I'll be living there soon |
| PW | Listen to me, and you will have what you want,<br>Just don't tell your people I am pulling a stunt |
| M | I am a man of principle, I cannot do that<br>I must expose what's under your hat<br>The Tri-cameral Parliament, white washing the fence,<br>A creation of monitored attack and defence<br>Twenty million people have no say I think your policy has gone astray<br>We may took like coal, but we have a soul<br>With God's blessing, we will reach our goal |

**Mr Muttalib Parker**
**Cape Town**

Mr Shivaji Rao Baraokar, Directorate General of Police, Maharashtra, Mr V N Deshmukh Add Comm of Police S P Br C I D And Mr Sharief Kazi at One Social Function

continue page form 4th ---------

1 Atiya D/o Amir Naik married to Abdul Rauf S/o Shahbuddin A Kasu on Sunday 8th May 94 in Bombay

2 Raees S/o Abdul R Gafoor Malim marreid to Rubina D/o Azim Hasanmiya Dhakway on Sunday 24th April in Bombay

3 Dr Mohd Arif s/o Haji Abdul Karim Reshamwala married to Nazim D/o late Ibrahim Mohd Khatri Bhujpurwala on Sunday 24th April 1994 in Bombay

## KOKAN MEDICO-SOCIAL FORUM

### CHAIRMAN DR.HUSEIN A.THAKUR'S APPEAL

**KOKAN MEDICO-SOCIAL FORUM , PRINTING OF 2ND UPDATED EDITION OF "KOKAN MEDICAL DIRECTORY".**

First edition of Kokan medical directory was published and released by the forum in 1990 This directory contains the biodata with photographs of about 165 Kokni Muslim doctors and Paramedicos form Bombay, Bhiwandi and Kalvan from 1925-1989 At present this list has gone upto 350, We now intend to publish 2nd updated edition very soon

This edition would also contain the names of our doctors & paramedicos in Kokan region or from anywere in the world All these require correct, perfect and authentic details which would help us to update and computerize these records systematically To achieve these objectives we have already sent reply paid postal envelopes alongs with biodata forms to more than 300 doctors whose corresponding addresses we have already got

In spite of our tremendous efforts many of our colleagues are still left out We are very anxious to get their corresponding addresses list in our records so that we can be in touch with them We therefore, earnestly request all those concerned to write to us on the following address

To

The Gen Sec,

**Kokan Medico-Social Forum, Patel Building, Wanze Wadi, Mahim, Bombay - 400 016** ***OR***

**Contact us on following nos**

**Dr Hussein Thakur (463246), Dr Qayum Mukadam (464230), Dr Dilawar Dalvi (6317187), Dr Shekhani (3754343) Dr Misba Chowgule (7660179), Dr Tarique Kazi (25355), Dr Nisar Mukri (20540, Bhiwandi)**

Deputy Speaker of the Shura (Consulative) Council of the kingdom.

He worked as president of the Islamic Development Bank, looking after its growth and development since its very inception as the only Pan-Islamic development financing institution from 1975

The League was established in 1962 as a non - governmental, international Islamic organization with the main objective of coordinating Islamic work and fighting alien and subversive trends worldwide

**TUANKU ABDUL RAHMAN ELECTED KING OF MALAYSIA**

Sultan Tunanku Jaafar Tuanku Abdul Rahman diplomat and British schooled lawyer, has been elected King of Malaysia according to the traditions of the land The appointment is for five-year term Sultan Tuanku succeeds Sultan Aziam Shaj on April 26

**BEN ALI ELECTED PRESIDENT OF TUNISIA**

Zine El Abidien Ben El Haj Hamda Ben El Haj Hasan Ben Ali has been elected President of Tunisia

**NEW ISNA SEC. GEN.**

Dr Sayyid Muhamad Syeed has been appointed secretary general of the islamic society of north America (Isna) A co founder of Isna, Dr Syeed has been closely associated with the organisation since its beginning in 1983

**AL-AMEEN MOVEMENT**

Al-Ameen Islamic financial & Investment Corporation (India) LTD has established one more diagnostic centre and its branch at Andheri on Friday 8th Aplril 1994 at Gomes House, S V Road Opp Post Office Andheri (W), Bombay-400058 Mr K Rehman Khan the member of Parliament (Rajya Sabha) and Managing Director Al-Ameen Islamic Financial and Investment Corporation presided over the function and Dr Mumtaz Ahmed Khan founder of Al-Ameen Movement and honarary secretary of Al-Ameen Medical college and Al-Ameen Dental College Bijapur inaugurated the diagnostic centre and branches Foundation included the speech, get-together and refreshed well organised by Mohammed Abdul Rasheed, Regoal Manager, Maharashtra Region, and Mr. Zahed Husain Baji, Branch Manager, Andheri Branch, Dr Zakir I Kazi, Mr Mehboob Shaikh Ahmed Yermal and Dr Abdul Karim Mohd Naik

**WANTED**

B S C, B Ed, Teachers steno-typists, typists and managers having good knowledge of English and Urdu are needed for some schools & the offices Please apply with full details Box 9 Naqsh-e-Kokan

**WEDDINGS**

ZEENATH D/o Ahmed Jee & Govie Dockrat of South Africa married to ARSHAD S/o Salim & July Dockrat on 16th April 94 at Corundum Str

NUZHAT D/o Mohammed Sayeed Kazi Married to FAYYAZ S/o M R Deshmukh on 7th April 1994 in Jeddah, Saudi Arabia

AKILA D/o Ahmed Patni & niece of Manager of Naqshe Kokan Abdul Patni married to A RAZZAK S/o Umar Ahmed Balbale on 10th April in Bombay

Dr AYAZ ALI S/o Noormohd A Altaf Fodkar married to MUMTAZ D/o Mohd A Gafoor Mukadam on 2nd April 1994 in Bombay

NADEEM S/o Syed Ahmed Qadri married to MAHFOOZAH D/o Abdus Salaam Talyani on 3rd April 1994 in Bombay

Dr Imtiyaz Son of Yusuf Ahmed Mukadam Married to Rubina D/o Aziz A Ghalte on Sunday 15th May 1994 in Usrol Tal Muvad, Raigad

**OBITUARY**

Mr Mehmood Ansari, aged 54 yrs, the editor of Hyderabad based Urdu daily 'MUNSIF' died of cancer in Riyadh on 6 4 94

Jain Muni Acharya Sushil Kumar died in Delhi on Friday 22nd April, 94 He was 68 The Acharya was the founder president of the world fellowship of religions

She has promised better performance as a mayor

## RIDWAN HARRIS

Ridwan Harris has bean elected unanimously as the Vice-President of the Anjuman-I-Islam in the vacancy created after the death of Mustafa Fakhi Ridiwan Harris is the chairman of the central Haj Committee, Bombay He belongs to Congress Party and has held important post as the sarpanch and Gen Secretary of Bassein Taluka, member and Gen Sec M P C C, Vice President of Thane Zilah Parishad, member of Bombay University senate & many other important and responsible posts in educational, social & political fields He is Vice-President of Vidhya Vardhini Education Society since 1974 He is very popular and accepted leader by all parties in Thane District He is highly respected in the muslim community His choice as the vice president of Anjuman-I-Islam is applauded by all

## ALI SARDAR JAFRI

The Poem "MERA SAFAR" of Ali Sardar Jafri Kathak by SHAVANA NARAYAN and Paintings of Serbeet Singh at FICCI Auditorium, Tanseen marg, New Delhi on Sunday, April 3rd, 1994 at 7 p m you are cordially invited Inauguration by Shri Vasant Sathe, Ustad Amjad Ali Khan presides

## AWAM ADOPTS THE SCHOOL

Awami Welfare Association, Maharastra is a social body looking after the educational, social & economical problems of the muslims in particular and others in general Bombay Muncipal Corporation has resolved to take the help of social organisations to develop the Muncipal schools Bazar road primary urdu school was in a bad shape and condition AWAM adopted the school and made it as one of the best schools of B M C AWAM built the airy rooms,.renovated the previous rooms of the schools, provided good furniture & gave due facilities to the students & teachers Public of Bandra is very happy to put their children to this school Strength & standard has inereased The inaugural function was held on 19th April Mayor of Bombay, Mrs Samant was the chief guest Many V I P citizens of Bombay including education officer Mr Dandavate graced the function by their presence Maulana Mukhtar Nandvi, the president & Mr Mannan & Mr Murtaza Achwa office bearers of AWAM tooks pains to make the function a grand success with pomp and show

## IDEAL SCHOOL'S ANNUAL FUNCTION

Ideal high school CHITA CAMP-TROMBAY's Annual Function and prize Distribution ceremony was held on 18th April 1994 in the school complex AMJAD ALI the principal gave the progress report of the School Haroon Ali Mojawala Chairman of the society spoke and encouraged the students. Teachers and promised to help & complete the vocational projects of the School & Jr College Mr A Jaffer, Supariwala, A Gani Atlaswala, Arshad Siddiqui, Dr Khalil Memon Adam Noor A karim Tahir Shariff, Dr Zaheer Ahmed Khan Yusuf zaveri & many V I P of Bombay were the guests of honour Scholarships & Prizes were given to the merit students & function with a grand get together ended successfully

## SAI BABA

Marathi Film "SAI BABA" directed by Yasin S Fatelal & Babasaheb Fatelal was inaugurated at Prabhat Talkies Pune on 31-3-94 Film is based on the teachings of Saibaba on Communal Harmony & to have full faith on 'ALLAH' Press & Audience praised of the film as it is the need of the time role of Saibaba is played by YASHAWANT DUTT famous Marathi theatre & Film Actor

## SHARJAH CRICKET 1994

Pakistan defeated India by 39 runs to win the Australasia cup for the third time in a row in Sharjah. U A E on Friday 22, April 94 Scores Pakistan 250 for 6 wickets,in 50 overs India 211 all out in 47 4 overs

## DR. AHAMAD MUHAMMAD ALI ELECTED NEW MW SEC. GEN.

Dr Ahamad Muhammad Ali has been elected as the Secretary General of Muslim World League Dr Ali was formerly the president of Islamic Development Bank (IDB) Dr Ahamad Muhammad Ali succeeds Dr Abdullah Omar Nasseef as the secretary General of the Leauge who was recently appointed as the

characteristics are described in combination - Mercy and ilm i e Awareness), thus proving the deep understanding that human beings to the best of their ability must not misuse their knowledge in cruel, unmerciful ways

The modern usage of the words tarbiyah and talim have come to overlap in a sense while, at the same time, they have lost their spritual meanings and gained new secular ones Hans wehr defines tarbiyah, with relationship to people, as education, upbringing, teaching, instruction, pedagogy, and talim as information, advice instruction, direction, teaching, training, schooling, education, apprenticeship and fann at - talim as pedagogy

Thus, if the mother is to understand her role as a muslim in educating her children, she may find it necessary to re-educate herself in her religion, beginning with the clarification that education is not just something that is done in schools but rather it is a joint effort, a process from birth to adulthood that provides the child with knowledge, awareness and perception, a knowledge which is spiritually uplifting, which is based as strong faith and which must be used wisely and mercifully

## NEWS & HAPPENINGS



## REHMANI FOUNDATION

Rehmani foundution has adopted one science room in Petit Muncipal Urdu Primary School at Bandra Necessary instruments apparatus and furniture are provided to encourage the scientific activities among the young students Inauguration function was held in the school hall on Tuesday 19 4 94 Educational officer Mr Dandavate inaugurated the Science Hall & Presided over the function School children gave the best programes of songs, dramas & speeches Officers Head mistress & the teachers took troubles to make function a grand success Dandavate congratulated the officers, teachers & the students on keeping Petit School in 'A' grade He said that Petit Primary School is one of the best schools of the corporation He gave the information of how to assist the schools by the private trusts & organisation for the better education He appreciated and thanked Rehmani Foundation for adopting the science hall & advised others to follow it Dr A Karim Naik the managing trustee of the Rehmani Trust was the chief guest of the function In his speech Dr A Karim Naik emphasised the importance of the primary education Especially in this advanced world of science & technology children should he encouraged and motivated for the scientific approach in education It's a must for the progress & the personality of the child Function ended with a happy note of satisaction and hope Head mistress Mrs Tahera Shaikh took more pains to make the function sucessful

### CONGRATS TO TARIQUE KAZI

Dr Tarique Kazi, M B B S a famous and busy medical practitioner of Kalyan was elected as the director of I M A Branch, Kalyan He is the president of Kalyan Medical club & takes keen interest in medico-social activities

### MRS NIRMALA SAMANT, MAYOR OF BOM

Mrs NIRMALA SAMANT the congress candidate has been elected as the MAYOR OF BOMBAY She was elected as the corporator from Bandra with a thumping majority She is 2nd woman mayor after a gap of 27 years Mrs Samant is a good speaker, an advocate and linguist and has a dynamic personality

**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Sub-Editor | I Patni, H Pathan (Advocate) |
| Consultant Editors | A kays, Dr S I Kadri |
| Manager | Mubin Maniyar |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A.K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWI |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAR MURUDKAR |



## EDITORIAL

### ROLE OF MUSLIM MOTHER IN EDUCATION

The woman in Islam, like most other women, has various capabilities and responsibilities To the Muslim woman, however, her responsibilities are of prime importance as she lives her worldly life in anticipation of the reward to come - that of paradise

Thus, she looks to her religion for guidance about how she can best divide her time and energy, and upon doing so, it becomes obvious that certain activities are not desirable ,others are permissible but not essential, while some are of maximum importance to her goal one of which is the dutiful concern for her children

She also sees that she must be firm in her outlook, regardless of the fleeting trends of a pragmatic world In this respect, there are three basic factors to consider in relationship to the muslim mother's role in the education of her children todav

The first is an understanding of what is meant by "education" The second point is what the mother should do to fulfill her role as educator, and the final point is how contemporary life affects the Muslim woman and her responsibilities towards her children.

In the traditional understanding of talim, the root "ilm means knowledge, awareness and perception According to lisan al-Arab in the discussion of 'allamahu al-bayan, it is this "knowledge, awareness, perception" which Allah has given man that distinguishes man from beast

Therefore, 'ilm, in its Islamic ambience implies something uplifting, not just an awareness of sensual perceptions or even a gathering of useless or detrimental information The Quranic lexicon, **Mujam Al-Mufahras Li Alfaz Quran Al-Karim**, further indicates the Quranic meaning of ilm

In Surah **Ar-Rum (30:56)**, 'ilm is combined with iman (faith), and who is better than parents to instill in a child knowledge that comes from faith, especially the mother-by example-as she is more likely to be physically present with the child more hours of the day Also, in the surahs that mention accounts of the Prophets 'ilm is combined with "wisdom" e.g., Surah Al-Qasas (28 14) which is a reference to the Prophet Musa. Highest form of ilm for human beings is, and a model to strive towards, i e, knowledge which is used wisely.

Then, in Surah Al-Mumin (40·7), two of Allah's

اشاعت کا ۳۰واں سال

ماہنامہ
# نقش کوکن بمبئی
اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۶ | جون ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی





ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴، اے نواگر نیوڈا کیارڈ
ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک





تاریخ اشاعت: یکم

کتابت: حافظ زبیر احمد / جاوید ندیم


اس ماہ کے
## نقوش

چوتھی قسط

# حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا ؐ

## حرا مشاہدہ گاہ HIRA OBSERVATORY.

از ۔ محمد سعید علی ٹونگر ۔ دوبئی

حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا ؐ کی سیرت طیبہ اور آپ ؐ پر دینِ اسلام کی تکمیل کا اعتراف ایک یورپی مفکر جناب منٹگمری واٹ نے ان الفاظ میں کیا ہے ۔

" اسلام دھرتی پر ایک عظیم دین ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد ؐ جیسے عظیم پیغمبر اس کے بانی ہیں ۔ " لیکن افسوس اس بات کا کہ جناب منٹگمری واٹ آپ ؐ کو ایک عظیم پیغمبر بھی تسلیم کرنے اور آپ ؐ پر اللہ کا پیغام آیا ہی نہیں یہ تاثر بھی دنیا والوں کو دینا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ وہ رقم طراز ہیں کہ

" محمد ؐ کا مکہ کے نواح میں واقع حرا کے پہاڑ پر اپنے اہل و عیال کے ساتھ یاران کے بغیر جانا عین ممکن ہے کیونکہ جو لوگ طائف (حجاز کا ایک سرد مقام) نہیں جا سکتے ہوں گے ان کا ناگوار موسم میں مکہ کی شدید گرمی سے بچنے کے لئے یہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے

Book - MOHAMED AT MECCA
By Montgomary Watt.

واٹ صاحب کی اس طرح کی تحریر پڑھ کر ذرۂ خاک کو یہ خیال آیا کہ ان کے جتنے بڑا جھوٹ دنیا میں آج تک کسی نے نہیں بولا ۔ اسے کہتے ہیں " ایمان مجھے کھینچے ہے تو روکے ہے مجھے کفر " دنیا جانتی ہے کہ فاران کا پہاڑ جس پر غارِ حرا واقع ہے ، سطح سمندر سے صرف ۲۷۰ میٹر کی بلندی پر ہے جولائی اور اگست ماہ کی عرب صحراؤں کی چلچلاتی دھوپ ، بھٹی کی طرح جلتی ہوئی ریت اور انگاروں کی طرح شعلہ ریز وہاں کے کنکر اور پتھر ۔ ایسے میں فاران کے چٹانی پہاڑ کے تصور سے ہی کاشانۂ چشم سمٹ جاتا ہے کون ہے جو ایسی جان لیوا شدت کی گرمی میں اپنے اہل و عیال کو ساتھ لئے ہوئے یا تنہا گرمی سے بچنے کے لئے حرا میں جا کر بسیرا کرے گا ؟ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ واٹ صاحب نے ایسا کیوں لکھا ؟ اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ

جب سے اسلام کی شمع توحید فروزاں ہوئی ہے تب سے اب تک سرکشی اور طغیان کی آندھیاں اسے بجھانے کے لئے ہجوم بن کر بگولے کے سے عفریتی جوش و خروش کے ساتھ چاروں سمت سے یورش کرنے لگی ہیں ۔ مستبد قوتوں کے اژدر و نہنگ سطح آب سے ابھر ابھر کر سفینۂ اسلام پر کاری ضربیں لگانے میں کوشاں ہیں ۔ صلیبی جنگوں کا شکست خوردہ کلیسائی مایوس سانپ منتقمانہ جذبات سے ہمہ تن شعلہ زن ہے ۔ ابلیسی جیوش و عساکر اپنی پوری قوتوں کے ساتھ میدان میں اتر آئی ہیں ۔ ان حالات میں بھی اسلام کی حقانیت کی لہروں کی وسعت ساحل فراموش ہوتی چلی جاتی دیکھ کر عیسائیوں کو تذبذب میں مبتلا کرنے کے لئے واٹ صاحب اپنی اس طرح کی تحریر سے انہیں یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اصل میں محمد ؐ پر (نعوذ باللہ) کوئی آسمانی آیا ہی نہیں ۔ لگتا ہے واٹ صاحب کا یہی جذبۂ نخوت ان کے قبول حق کی راہ میں عنا گیر رہا ۔ دوسری وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ تقلید اعمیٰ CUSTOM THOUGHT ایک ایسا مسلک ہے جس نے انسان کو اسلام اور رسول ؐ اسلام کو تسلیم کرنے سے ہمیشہ باز رکھا ہے ۔ یہ تقلید اعمیٰ ہی ہے جو اللہ کے سچے دین کے خلاف بغض و عناد کی کدورتیں لئے دماغ میں مخالفت

اور مخاصمت کے ہزاروں منصوبے باندھے ہوئے ہے معرکۂ حق و باطل میں طاغوتی قوتوں کی مخالفت کی تفاصیل بڑی طویل ہیں تو تکذیب و تنقیص نیز تضحیک و استہزاء کی فہرست بھی بہت لمبی۔ اس لئے اب اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ہی اس ثبوت میں پیش کرنا بہتر ہوگا جو واٹ صاحب جیسے ذہن رکھنے والے لوگوں کے عناد کو بے نقاب کرتی ہیں۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

(اے محمدؐ) اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور مشرکین (بھی) نہیں چاہتے۔ کہ آپؐ کے پروردگار کی جانب سے آپؐ پر خیر و برکت (وحی) نازل ہو۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۵)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ (سورہ ص آیت ۲)

"(اے محمدؐ بات دراصل یہ ہے کہ) کافر اپنی جھوٹی عزت اور آپکی عداوت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔"

اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ محمدؐ حرا کی گود میں تلاشِ حق میں پریشان اور سرگرداں حال میں تو گئے مگر واپس آئے تو اپنے ساتھ انسانوں کے لئے گنجینۂ ہدایت لے آئے اس کا اقرار خود اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے یوں کیا ہے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (سورۃ الضحیٰ آیت ۷)

(اے محمدؐ ہم نے آپؐ کو تلاشِ حق میں سرگرداں پایا (تو) ہدایت عطا کی (آپؐ پر وحی نزول فرمائی)

یہی وجہ ہے کہ حرا کا نام سنتے ہی ایک مومن کا قلب منور اور نگاہ روشن ہو جاتی ہے حرا کا نام سنتے ہی اُسے اُسی آن تصور میں کوثر و تسنیم کے جلوے دکھائی دینے لگتے ہیں حرا کا ذکر اس کے لئے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ثابت ہوتے ہیں یقیناً ایک مومن کے لئے حرا کا ہر سنگ ریزہ جلوہ فروشِ صد طور اور ہر ذرہ آئینہ نمائے ہزار آئینہ ہے۔ کوہِ طور پہ موسیٰؑ ایک ہی تجلی سے بے خود ہو گئے مگر کوہِ فاران پر حرا کی گود میں محمدؐ نے اپنی نظر ہی تجلی تبائی۔ یہ حرا کی گود ہی کی تاثیر ہے کہ

ثور کی گود میں ایک پیغمبرؐ کے فائز المرام ایمان کا مقام ثابت ہوا جب کہ دشمن چند ہی فٹ کے فاصلہ پر موجود ہوتے ہوئے وہ اپنے دوست کو تسلی دے رہا ہے کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مختصر یہ کہ حرا کا وجود ہر مومن کے لئے وجہ تابانی قلب و نظر ہے یہ واٹ صاحب اور تمام غیر مسلم لوگوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے

قرآن میں غور و تدبر سے یہ بصیرت مل جاتی ہے کہ ۲۳ سال کی مدت میں نزول شدہ قرآن پاک کی آیتیں دراصل حرا کی گود میں محمدؐ کے قلب و دماغ میں ابھرنے والے احساسات، مشاہدات تصورات، رجحانات اور سوالات کا جوابات ھی تو ہیں مثلاً جب آپؐ نے سوچا کہ یہ زمین و آسمان کیسے بنے ہیں ؟ تو جواب ملا۔ یہ آسمان (کائنات) جو تم دیکھ رہے ہو بن جانے سے پہلے (صرف) دھواں تھا (سورہ حٰم سجدہ آیت ۱۱) یا مثلاً آپؐ نے سوچا یہ تمام کائنات اوپر کہاں فٹ ہے ؟ تو جواب ملا یہ تمام کے تمام (سیارے، ستارے، کہکشائیں، سورج، چاند) فضا میں تیر رہے ہیں (سورہ یٰسین آیت ۴۰) یا مثلاً آپؐ نے سوچا کہ ان زندہ گاڑی جانے والی بے قصور لڑکیوں کا کیا ہوگا ؟ جواب ملا ہم زندہ گاڑی ہوئی لڑکیوں سے پوچھیں گے بتاؤ تمہارا کیا قصور تھا کہ تم گاڑ دی گئی ؟ (سورہ تکویر آیت ۸، ۹) وقس ہذا ہر آیت کسی نہ کسی تصور میں اٹھنے والے سوال کا جواب ہے۔ دنیا کا ایک عظیم انسانؐ، ایک عظیم پیغمبرؐ جس کے دل میں سارے انسانوں کا درد، جس کے قلب میں انسان کی بھلائی کے لئے بحرِ بیکراں موجزن ہو تو یہ عقل اور عدل دونوں کا تقاضا ہے کہ عالم ممکنات عمیق گہرائیوں سے اپنے سینے کھول دے اور تقویم حیات کے تمام اسرار اس پر واشگاف کرے۔

اس وقت دنیا کی سب سے بڑی مشاہدہ گاہ ( ) امریکہ میں NASA ہے۔

NASA مشاہدہ گاہ سے اب تک ۲۵ لاکھ کہکشاؤں کا مشاہدہ کیا گیا ہے کائنات کی ہر کہکشاؤں میں تقریباً ۲ ارب سورج محوِ خرام ہیں۔ سیارے، ستارے الگ۔ NASA سے مشاہدہ کی گئی اللہ کی یہ دنیا کائنات کا ایک بہت ہی چھوٹا سا حصہ ہے مگر حرا

(H I R A) مشاہدہ گاہ کی عظمت ہی کچھ اور ہے۔ حرا کی گود سے محمدؐ نے اکیلے نے خود کی چشم اطہر سے پوری کائنات کا مشاہدہ کیا۔ صرف مشاہدہ ہی نہیں کیا بلکہ کائنات کے پرے سر لامکاں تک اپنی رسائی کر کے دنیا کے ایک عظیم خلا باز بھی ثابت ہوئے کائنات کی یہ تمام گوناگونیاں اور بوقلمونیاں اس دن دیکھے حقیقی محبوب کا پرتو جمال ہے اس کا انکشاف بھی حرا کی گود سے کوہ نور ہیرا نے ہی کیا ہے ان تمام وجوہات سے اور حرا کی عظمت کو پیش نظر رکھے ہوئے ذرۂ خاک کو یہ پیشین گوئی کرنے کی مخلصانہ جرأت میں کوئی باک نہیں کہ جب یوروپ اسلام قبول کرے گا تو فاران کے پہاڑ پر جبل نور سے جبل ثور تک کی پوری ارض مقدس پر پوری دنیا کی سب سے عظیم عمارت ہوگی جس کا مقدس نام "حرا مشاہدہ گاہ" — HIRA OBSERVATORY ہوگا اور جہاں سے پوری کائنات (ارض و سموات) کے رموز کا انکشاف کرنے کے لئے ہر دور کے جدید ترین راکیٹ (خلا میں) (جس کا) مومن خلا باز اڑائیں گے جس کا مرکزی کنٹرول حرا میں ہوگا۔ اس دور میں پوری دنیا حرا کے دامن انوار سے روشن ہوگی اور انسانیت فضائے عالم کی بھیانک تاریکیوں میں تابانی سحر کے درخشندہ مناظر کا مشاہدہ کرے گی انشاء اللہ

یہاں ذرۂ خاک واٹ صاحب کی عبرت کے لئے یوروپ کے ایک مفکر کے خیالات درج کر رہا ہے جس میں اس نے حرا کے پیغام کی نشاندہی کی ہے اور جو واٹ صاحب کا ہی ہم مذہب ہے۔

"اس وقت نوع انسانی خشک نیستاں کی طرح ایک شرارہ کی انتظار میں تھی وہ بجلی کا شیرازہ اس بطل جلیل کے پیکر میں آسمان سے آیا اور تمام نوع انسانی کو شعلہ صفت جایا۔"

Book - Heroes and Hiroworship
Page 66 by Thomas Carlyle

حرا کا مقام اور اس کی عظمت کا یوں انکشاف ہونے کے بعد اب واٹ صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ حق کے سامنے باطلانہ روباہ بازی محض بھبکی ہوتی ہے اس کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی۔ باطل حق کے سامنے ٹک ہی نہیں سکتا واٹ صاحب کے لئے اس میں اب ریب و تشکیک کی قطعی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔

(جاری)

# اردو معاشرے میں تعلیمی پسماندگی کے اسباب

عبدالرحیم نشتر
ساوتری مادھیامک ودیا مندر
امیت۔ رائیگڈھ۔

صبحِ آزادی کے نمودار ہوتے ہی ہندوستانی مسلمانوں کا ستارۂ عروج غروب ہوگیا۔ وہ قوم ایک مدت تک اس ملک کی حکمراں بنی رہی جس کے زمانۂ عروج میں تعلیم و تربیت، تہذیب و تمدن، علم و ہنر اور مختلف النوع کمال و فن کو رفعتیں اور عظمتیں نصیب ہوئیں۔ جس قوم کے حکمرانوں نے اپنی رعایا کے ساتھ انصاف اور رواداری کا سلوک کیا اور ہر ایک فرد کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت آزادی کے ساتھ جینے اور ترقی کرنے کی راہیں پیدا کیں جنہوں نے اتحاد و اتفاق کا نور بکھیرا اور جو ہمیشہ خلوص و محبت اور اخوت و ہمدردی کی راہ پر گامزن رہے جنہوں نے ہر ایک علم و فن اور زبان و مذہب کو پوری پوری طرح پھلنے پھولنے میں اعانت کی۔ ۱۵ اگست ۴۷ء کے حیطۂ شعاع میں آتے ہی چوبِ خشک کی طرح جلا دیئے گئے۔ جشنِ آزادی کا روشن الاؤ آزادی کے چھیالیس برس گذرنے پر بھی مسلمانوں کو ایندھن کی طرح نگل رہا ہے اور پتہ نہیں یہ لکڑیاں کب تک یونہی سلگتی رہیں گی۔

سب سے پہلے اس کی مادری زبان اردو پر حملہ کیا گیا کہ یہی زبان سارے ملک میں رابطے کی زبان تھی اور تحریکِ آزادی میں اس نے زبردست غازیانہ کردار ادا کیا تھا اور بے مثال قربانیوں سے عروسِ حریت کے رخِ زیبا کو پرکشش تب و تاب عطا کی تھی وہ اردو جو آزادی سے قبل برطانوی آقاؤں کے عہدِ حکومت میں بھی سرکاری زبان کے منصب پر فائز تھی اسے آزادیٔ وطن کے ساتھ ہی تاج و تخت سے اتار پھینکا گیا اور اس پر تقسیمِ وطن کا بہتان باندھ کر موجبِ سزا ٹھہرایا گیا چنانچہ بیچاری اردو پر پہلا عتاب تو یہ نازل ہوا کہ ۱۹۵۶ء میں ریاستوں کی لسانی تقسیم عمل میں آئی تو وہ کسی بھی صوبے کی زبان قرار نہ پائی۔ دوسرا وار اس کے تعلیمی پہلو پر سہ لسانی فارمولے کی ضرب کاری سے کیا گیا جس کے نتیجہ میں شمالی اور مشرقی ہند کی وہ ریاستیں جہاں اردو پھلی پھولی اور پروان چڑھی اس کے لئے دیارِ غیر ہو گئے اور بیچاری اردو جہانِ بیکسی کا وہ مسافر بن گئی جو اپنے ہی وطن میں اجنبی کی طرح بھٹکتا ہے۔

”اقلیتوں کی بہبود ہمارے آئین کی ایک مسلّمہ خصوصیت ہے جس سے بنیادی حقوق کے تحت اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ ہوتا ہے۔ آئین کی دفعہ ۲۷ اور ۲۸ کے تحت ملک کے سیکولر کردار کے تحفظ کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ دفعہ ۲۹ اور ۳۰ کے تحت کسی بھی مذہبی یا لسانی اقلیت کی زبان، رسم الخط یا ثقافت کے تحفظ کے حق کی ضمانت دی گئی ہے“

لیکن سب جانتے ہیں کہ اردو معاشرہ، زبان، رسم الخط اور ثقافت کے حق تحفظ کی ضمانت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ ۳۰ برسوں میں کانگریس حکومتوں نے اردو کو محض کھلونے تھمائے اور ووٹ بٹورنے کی غرض سے مراعات کا اعلان اور خوش نما وعدوں کی جھالر سجاتی رہی یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ جن ریاستوں میں اردو جوان ہوئی انہی ریاستوں میں اردو ذریعۂ تعلیم کو بتدریج ختم کر دیا گیا اور آج اتر پردیش جیسی ریاست میں اردو ذریعۂ تعلیم کا ایک بھی پرائمری یا سکنڈری اسکول موجود نہیں ہے حتیٰ کہ مسلم یونیورسٹی کا شہر علی گڈھ بھی اردو ذریعۂ تعلیم کی درسگاہوں سے یکسر خالی ہے۔ پوری ریاست میں اردو محض ایک مضمون کی حیثیت سے پڑھائی جاتی ہے۔

کم و بیش یہی صورتِ حال مدھیہ پردیش، بہار اور پنجاب کی ہے
شمالی اور مغربی بھارت میں اردو کی زبوں حالی اور تعلیمی پسماندگی
میں جہاں سیاسی عوامل اور لسانی و مذہبی تعصبات کارگر رہے وہیں
مسلمانوں کی بے خبری، اقتصادی بدحالی، معاشی پستی، فکری کم مائیگی
احساس و عمل کی سرد مہری اور فسادات کا تواتر بھی اہم اسباب رہے
ہیں۔ اندازہ تو یوں لگتا ہے کہ فسادات گویا مسلمانوں کا مقدر بن
گئے ہیں، یہ برپا ہوتے رہیں گے اور معاشرہ تباہ و تاراج ہوتا رہے
گا اور اقتصادی و معاشی بدحالی نیز غیر یقینی مستقبل کا خوف و ہراس
انھیں سنبھلنے نہ دے گا۔ حالانکہ ایسے سنگین حالات میں بھی
مسلمانوں کے قعرِ مذلت اور پستی و تنزل سے نکلنے کا کرشمہ
تعلیم کے ذریعہ ممکن ہے۔

بدقسمتی سے ملک کی مسلم اقلیت یا اردو معاشرے نے یہ
سمجھ لیا ہے کہ وہ اس ملک میں آزادانہ فضا میں سرسبز و شاداب
نہیں ہو سکتے اس لئے ان میں ایک طرح کا احساسِ کمتری پیدا ہو گیا
جس نے انھیں زندگی کے ہر محاذ پر پیچھے ڈھکیل دیا ہے حالانکہ وہ
تعلیم کے ذریعہ ہر محاذ پر سرخرو ہو سکتے ہیں۔

اس وقت ایک اندازے کے مطابق مسلمانوں کی
تعداد تقریباً ۲۰ کروڑ ہے جن میں ناخواندہ افراد کی تعداد بمشکل
۴۰ فیصد ہوگی۔ حالانکہ مسلمانوں کو ان کے دینِ مبین اور نبیؐ
برحق کی واضح تاکید ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین کا سفر کیوں
نہ کرنا پڑے اور یہ کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت
پر فرض ہے قرآن و احادیث میں بھی علم کی فضیلت اور ترغیب
ملتی ہے اسی علم کی بدولت انسان "خلیفۃ الارض" کے منصب
پر فائز ہوا اور علم کی بدولت مسلمانوں نے یورپ تا ایشیا
بادشاہی کی مگر آج یہ بادشاہ زادے علم سے دور ہو کر ہر شعبۂ
حیات میں خوار ہیں۔ گویا دین سے دوری اور دین سے بیزاری
نے انھیں دنیا سے بھی دور اور نامراد کر دیا ہے۔ دین
بیزاری کے علاوہ فکری اور معاشی پس ماندگی نے بھی اردو
معاشرے میں ناخواندگی کی شرح کو بڑھا دیا ہے۔

انگریزی ذریعہ تعلیم کے رجحان نے بھی اردو معاشرے
کو تعلیمی پس ماندگی کی طرف دھکیل رکھا ہے ہمارے سماج کے
کھاتے پیتے گھرانے اور سول ایریوں میں رہنے والے ملازم
پیشہ یا صنعت و حرفت اور تجارت پیشہ افراد نے یہ سمجھ لیا ہے
کہ اردو ذریعہ تعلیم بے کار محض ہے اس سے نہ روزگار و معاش
کی کوئی ضمانت ہے اور نہ ہی اردو مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ سیرت
و کردار کا کوئی مثالی نمونہ پیش کرتے ہیں معیارِ تعلیم کی سال بہ سال
گراوٹ، انتظامیہ اور اساتذہ کی آپسی چپقلش، نااہل و نالائق ڈگری
یافتگان کا بذریعہ رسوخ و رشوت کے تقرر اور اساتذہ کی
گروپ بندیاں، ٹیوشن کی وبا، شاندار رزلٹ بنانے کی
دوڑ دھوپ اور غیر اطمینان بخش اسکول عمارتیں وغیرہ چند
ایسے اہم ترین عواقب ہیں جن کے باعث اردو معاشرے کا
طبقۂ اعلیٰ اردو تعلیم اور اردو خوانی دونوں کو خیرباد کہتا جا
رہا ہے۔ دسویں اور بارہویں کے بورڈ امتحانات میں ہمارے
طلبہ نے قابلِ فخر ریکارڈ نہیں بنائے اور کبھی کبھار بلی کے بھاگوں
چھینکا ٹوٹا بھی تو مدارجِ اعلیٰ کی رزلٹ شیٹ میں ان کے اسمائے
گرامی دور دور تک نظر نہیں آتے۔

"اخبار ٹائمس آف انڈیا کی ایک رپورٹ (مطبوعہ
۲۹ جون ۱۹۹۳) کے مطابق سالِ رواں میں درجہ دہم اور
یازدہم میں اردو کے ۵ لاکھ طلباء میں سے تقریباً ۰ر فیصد
ناکام رہے مختلف شعبوں میں اردو میڈیم سے پاس ہونے والے
طلباء کا تناسب اس طرح ہے۔

اتر پردیش ۲۶ر فیصد۔ بہار ۲۷ر فی صد اور
دہلی ۲۷ر فی صد۔

کچھ یہی صورتِ حال جنوب کی ریاستوں میں بھی رہی
۵۰ سے زائد اسکولوں میں ایک بھی طالب علم کامیاب نہیں رہا۔"
یعنی اردو معاشرے کی تعلیمی پس ماندگی کا ایک بڑا ذریعہ خود
اردو کے مدارس بنے ہوئے ہیں یا پھر ایسی انتظامیہ کمیٹیاں
جن کے اراکین تعلیم و تعلّم کے مسائل سے نابلد ہیں اور جو اپنے
اعزہ و اقارب اور دوست احباب کی پرورش کے لئے فریضۂ
ربّی اور فریضۂ رزاقی کو بحسن و خوبی ادا کر رہے ہیں۔

اردو کی زبوں حالی اور تعلیمی پس ماندگی کی ذمہ داری کسی سیاسی پارٹی یا کسی حکومت پر نہیں ڈالی جاسکتی ہے قصور وار خود ہم ہیں حکومتیں تو وقتاً فوقتاً زبان وادب اور تعلیمی فروغ کے لئے اسکیمیں جاری کرتی رہتی ہیں لیکن ہم ان سے بے خبر رہ جاتے ہیں نہ مراعات کا خیر مقدم کرتے ہیں نہ سہولتوں کا صحیح استعمال لہٰذا اردو کے فروغ پر ملنے والی کروڑوں روپئے کی رقم سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس زبان کو زندہ رکھنے اور اس کے فروغ کے لئے خود ہم کیا کر رہے ہیں ؟ یاد رکھیں کہ زبان حکومت کے سہارے زندہ نہیں رہی وہ اپنے بولنے والوں کے دم خم، علم وعمل اور خبر ونظر سے زندہ رہتی ہے۔

ہمیں اپنی تعلیمی پس ماندگی دور کرنے کے لئے اپنی اپنی بستیوں میں تعلیمی شعور پیدا کرنا ہوگا تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں سے مل کر انھیں قوم وملت کی سچی خدمت اور ترقی وبہبود کے لئے تیار کرنا ہوگا۔ تعلیم کی اشاعت تعلیمی اداروں کے قیام اور معیارِ تعلیم پر غور وفکر کرنا ہوگا نیز ان کے اصلاح کی بہتر صورتیں نکالنی ہونگی۔ سرکاری سطح پر خواندگی کی جو اسکیمیں چل رہی ہیں ان سے پورے معاشرے کو آگاہ کرنا ہوگا تاکہ وہ اس سے خاطر خواہ فائدہ بھی اٹھاسکیں۔ تعطیلات کے دنوں میں مدارس ومکاتب سے رضاکاروں کو گاؤں گاؤں بھیج کر ناخواندہ افراد کی تعلیم کا بندوبست کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی ہمیں اردو معاشرے اور بالخصوص مسلمانوں کا تعلیمی ومعاشی سروے بھی کرنا ہوگا اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مسلمانوں کی تعلیمی، معاشی اور سماجی حالت کا اندازہ ہوگا اور اس روشنی میں لائحہ عمل مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کی کانفرنس ورک شاپ، اساتذہ کی تربیت، نصاب کی تیاری اور معیاری درسی کتابوں کی تدوین کا کام انجام دینا ہوگا۔

لیکن یاد رکھیے! محض سمینار وسمپوزیم منعقد کرلینے مقالات پڑھنے، سننے اور خیال آرائیاں کرلینے سے نہ انفرادی تغیر ممکن ہے نہ ہی اجتماعی مفاد! اب ہمیں صرف خلوصِ نیت، سعی، مشکور اور جوشِ عمل سے کام لینا ہوگا ورنہ معاشرے کی تعلیمی پسماندگی اور اقتصادی زبوں حالی اور فکری ومعاشی درکم مائیگی کا ختم ہونا ممکن نہیں ہے۔ تعلیم ہی امراضِ ملت کی دوا ہے یہ نسخۂ کیمیا مریضوں کو یاد رہے
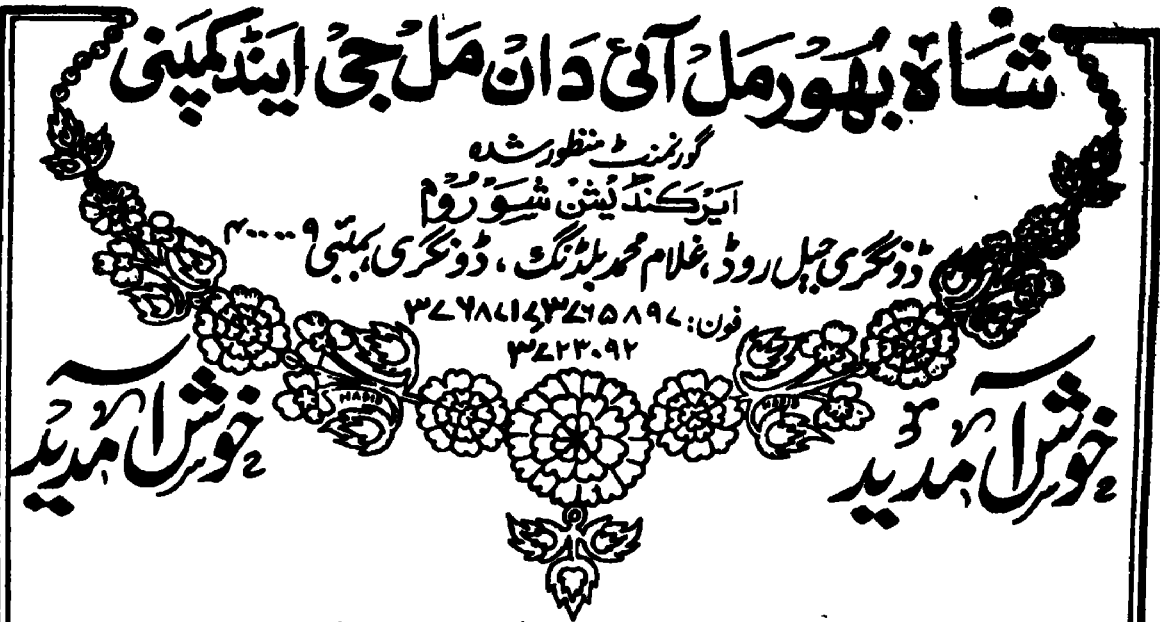
(مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیرِ اہتمام منعقدہ تعلیمی سمینار، مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۹۴ء کو ناگپور میں پڑھا گیا۔)

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ــــــ عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:۔ شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

# بورلی پنجتن میں

یہ نظم انجمن اسلام جنجیرہ کے سالانہ اجلاس عام منعقدہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۶ء
بمقام بورلی پنجتن ضلع قلابہ میں پڑھی گئی۔

مہر مہسلائی

دعا سربسجدہ ہے دار المحن میں ۞ بہار آ گئی آرزو کے چمن میں
صبا چل رہی ہے خراماں خراماں ۞ ہیں شبنم کے موتی گلوں کے دہن میں
عنادل کے نغموں میں رقصاں محبت ۞ تمنا شگفتہ گلِ خندہ زن میں
بالآخر ستارہ مقدر کا چمکا ۞ کرن پھوٹی امید کی ہر کرن میں

دماغ و دل و روح راحت بداماں ۞ مسرت کی اک لہر دوڑی بدن میں
خوشی آج خوش ہو کے اٹھلا رہی ہے ۞ بندھا ہے کچھ ایسا سماں انجمن میں
زہے مرکزیت کے رشتوں کا جلسہ ۞ ہوا منعقد بورلی پنجتن میں
عناصر کی ترتیب میں زندگی ہے ۞ ہلاکت ہے منافقانہ چلن میں
جو اپنے ادارے کو اپنا نہ سمجھے ۞ غریب الوطن ہے وہ اپنے وطن میں
تقاضوں کے مانند بدلے ذرائع ۞ نیا دور آیا ہے بزمِ کہن میں

عمل کا لبادہ نہ ہو تو عبث ہے ۞ فقط لا ئحہ کاغذی پیرہن میں
تہیہ ہے رنگ اور بو ہے رویہ ۞ مزہ کیا، نہ ہو رنگ و بو گر چمن میں
دوا درد میں، رنج میں گنج پنہاں ۞ تڑپ میں لپک، سوزِ دل ہے جلن میں
نکھرتے ہیں کانٹوں میں پھول اور غنچے ۞ تر و تازگی کا مزہ ہے چبھن میں

یہ سیف[1] و براہیم[2] کی سرزمیں ہے ۞ بقا ڈھونڈتے تھے جو دار و رسن میں
رہِ حق میں قول و عمل کے دھنی تھے ۞ ڈٹے رہتے میدانِ ہمت شکن میں
وہ جرأت، وہ ہمت، وہ قومی حمیت ۞ اُجاگر ہو اے کاش پھر ما و من میں

عمل کی ضرورت ہے اے مہر اٹھو
بہت ہو چکی مشقِ شعر و سخن میں

---

[1] جناب المرحوم سیف الدین اندرے جو انجمن اسلام جنجیرہ کے بانیوں میں سے ایک تھے۔
[2] جناب ابراہیم سیف الدین اندرے بی اے ایل ایل بی۔ جو انجمن اسلام جنجیرہ کے سرگرم کارکنوں میں سے ایک تھے۔

یوں اپنے آپ کو تم خود نمائی مت کرنا
تمہیں قسم ہے خدا کی، خدائی مت کرنا

جو ہم سے دشمنی کی ہے تو سوچ لو یہ بھی
ذرا سی بات پہ پھر بھائی بھائی مت کرنا

مری وفا پہ اگر اعتبار ہے تجھ کو
تو میرے ساتھ کبھی بے وفائی مت کرنا

غزل میں ہوتی ہیں گہرائیاں سمندر سی
کنارے بیٹھ کے سیپی نمائی مت کرنا

متین کرنے دے کرتے ہیں جو برائی تری
تو عالی ظرف ہے ان کی برائی مت کرنا

متین انصاری

## غزل

وہ قافلے جو راہ وفا سے بھٹک گئے
ہم جستجو میں ان کی بہت دور تک گئے

وہ نالہ ہائے شب جو زمیں تا فلک گئے
آنسو بنے سِمٹ کے فضا میں چمک گئے

خوش تھے چلی چمن میں ہوا مدتوں کے بعد
لیکن اڑی جو گرد تو آنسو چھلک گئے

چہرہ لہولہان تو دل داغ داغ تھا
ہم زندگی کے پاس گئے تو جھجک گئے

پی کر مے ڈگمگائے قدم جن کے عمر بھر
ساقی کے ایک نگاہ کرم سے بہک گئے

عادل کو نیند آئی ہے مدت کے بعد آج
شاید تمام عمر کے جاگے تھے تھک گئے

عثمان غنی عادل۔ (ابوظبی)

## "یاد"

وقت بے وقت یاد آتی ہے
خوشیاں لاتی، کبھی رلاتی ہے

یاد ماضی عذاب کیسے کہوں؟
کتنے رنگیں سماں جگاتی ہے

یادِ جنت بھی ہے جہنم بھی
جیسی تصویر وہ دِکھاتی ہے

ہیں سمندر کے پار، کوسوں دور
یاد ان کو قریب لاتی ہے

گر سبق یاد ہو تو پاس ہوئے
یاد ہی تو ہمیں بناتی ہے

بھول کر ہو گئے بہت مایوس
یاد آ آ کے گدگداتی ہے

پردۂ ذہن پر ہو نقش محمود
یاد ہر لمحہ کام آتی ہے

محمود حسن قاضی۔ واشی

عارف رائے بریلوی

خوگر ہوں محبت کا اخلاص کا پیکر ہوں
اتنی سی خطا ہے جو زخموں کا سمندر ہوں

تم زینت محفل میں خلوت کا سمندر ہوں
تم نازشِ گلشن ہو میں اجڑا ہوا گھر ہوں

اس دور میں مری ہمت کا تقاضا ہے
کٹ جائے تو گردن ہوں چل جائے تو خنجر ہوں

بے سود ہے کچھ سوچوں اس شوخ کے بارے میں
وہ چین کا خوگر ہے میں درد کا پیکر ہوں

اکثر جو کھٹکتا ہے قاتل کی نگاہوں میں
میں جب بھی وہی سر تھا اب بھی وہی سر ہوں

سیکھا ہے بزرگوں سے میں نے یہ سبق عارف
زردار سے عاجز ہوں مفلس کا برادر ہوں

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج
رتناگیری
NAIK ICE AND COLD STORAGE
"NAIK BRAND"
فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ، شرمپس اور لوبسٹر کے برآمدکار
فون۔ دفتر:- ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش:- ۲۱۵۱ کیبل:- NAIKFOOD

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات: افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کھجور رول، کیک...
اس کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ، خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
Telex: 011-79341 BARI IN

# ساقی توڑلوی

## کوکن کا ایک شاعر

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی

ساقی توڑیلوی کی تین تخلیقات منظرِ عام پر آچکی ہیں، نغمۂ فردوس، مینارۂ فلک بوس، اور دبستانِ خیال، پہلی دو تخلیقات انکی غزلوں پر مشتمل ہیں اور تیسری تخلیق ان کے مضامین کا مجموعہ ہے۔

نغمۂ فردوس :- عام طور پر لوگ شاعر کی تخلیقات کو پڑھ کر اسکی شخصیت اور فن کا اندازہ لگاتے ہیں، مگر میرا طریق کار بالکل اس کے برعکس ہے، میں پہلے شاعر یا ادیب کی شخصیت سے واقف ہونے کی کوشش کرتا ہوں اور پھر اس واقفیت کی روشنی میں اس کی شعری و فکری اقدار کا اندازہ لگاتا ہوں، اسی لئے جب ساقی کا پہلا مجموعۂ کلام نغمۂ فردوس میرے ہاتھ آیا تو میں نے انکا کلام پڑھنے سے پہلے انکی شخصیت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے اس کے صفحات الٹنے شروع کیے۔ پہلا ہی صفحہ الٹا تو انتساب سامنے آیا، جس کے الفاظ تھے "استادِ محترم، قابلِ صد احترام، سحابِ سخن، امام العلم، حضرت ابر احسنی صاحب گنوری مرحوم کے نام، جن کی رہنمائی نے مجھے شعری شعور عطا فرمایا!"

ساقی خود تعارف کے ضمن میں رقمطراز ہیں

"میری ولادت خطۂ کوکن کے ضلع رائیگڈھ کے موضع توڑیل کے ایک متوسط خاندان میں ہوئی۔ عربی، فارسی، اردو، انگریزی، ہندی اور مراٹھی زبانوں میں تعلیم حاصل کی۔ آبائی پیشہ دینیات اور شوق سلسلۂ طریق و سلوک آج بھی جاری ہے۔ ۳۶ سال تک معلم رہا اور اس کے بعد سات برس تک افسر برائے توسیع تعلیم کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا رہا۔"

مونس اعظمی کا ایک تاثر ہے اس میں انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے: "ساقی صاحب کے اوصاف حمیدہ پر تو دفتر لکھا جا سکتا ہے انہوں نے سماج کے فتنہ و فساد، حسد جلن، غیبت عداوت، تعصب و تنگ نظری، ظلم و جبر، گروپ بندی اور جوڑ توڑ، غرض ساری سیاسی گندگیوں سے خود کو دور ہی نہیں پاک بھی رکھا۔"

اس کے علاوہ فلیپ پر دو اہم تحریریں ہیں، ایک عنوان چشتی کی اور دوسری کالیداس گپتا رضا کی۔

عنوان چشتی نے لکھا ہے: "ساقی توڑیلوی دبستانِ داغ کے ان اہم ارکین میں شامل ہیں جنہوں نے سحابِ سخن حضرت علامہ ابر احسنی سے اکتسابِ فن کیا ہے اور اس دور میں فنکارانہ شعور کو نہ صرف محفوظ رکھا ہے بلکہ اس کو اپنی شاعری میں برت کر بھی دکھایا ہے، وہ زندگی کی سچائیوں اور اچھائیوں پر یقین رکھتے ہیں، جو خلوص اور سادگی انکی شخصیت میں ہے وہی انکی شاعری میں نظر آتی ہے، وہ اپنی بات کو سادگی مگر پرکاری کے ساتھ کہنے کا ہنر جانتے ہیں۔"

[illegible] نے تحریر فرمایا ہے: "ساقی کے ارسال کردہ اشعار میں پہلا ہی شعر دامنِ دل کو کھینچتا ہے، کہتے ہیں ؎

جب یاد کسی کی آتی ہے تو جوشِ جنوں بڑھ جاتا ہے
سوچا نہیں کرتا دیوانہ انجام گریباں کیا ہوگا

یہ شعر جناب نوح ناروی کے شعر سے ایسا دست و گریباں ہوگیا ہے کہ نارہ (الہ آباد) اور تور کھیل (کوکن مہاراشٹر) کے بیچ کا ہزار کوس کا فاصلہ گھٹ کر بالشت بھر رہ گیا ہے، وہ بالشت بھر فاصلہ بھی نارہ اور تورکھیل میں نہیں بلکہ نوح صاحب کی استادی اور ساقی صاحب کی چابکدستی میں ہے، نوح مرحوم کا شعر بھی ملاحظہ کیجیے:

لے دستِ شوق دامنِ محبوب تھام لے
ٹوٹے گا سلسلہ نہ سوال و جواب کا "

شاعری کا ذوق انہیں ورثہ میں ملا ہے اور ایک عرصۂ دراز سے وہ شعر کہتے رہے ہیں، ان کے استادِ سخن ابراحسنی گنوری تھے جن کا سلسلہ دبستانِ داغ سے جا ملتا ہے، اپنے استاد سے انہوں نے تقریباً پچیس سال کسبِ فیض کیا اور اپنے شعری ذوق و شوق کو پروان چڑھاتے رہے۔ انہیں اردو، فارسی، عربی، انگریزی، ہندی، مراٹھی پر عبور حاصل ہے۔ وہ ایک پُرگو شاعر ہیں اور جو سادگی ان کے مزاج میں ہے وہی انکی شاعری میں بھی ہے، انکی شاعری نے شمال و مغرب کے فاصلہ کو کم کر دیا ہے۔

ان کا خاندان سلسلہ طریق و سلوک کا پیرو [illegible] اور وہ قادری خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ایک شریف باوضع انسان ہیں، مزاج میں بے نیازی زیادہ ہے، انہوں نے کینہ کپٹ، حسد جلن، تنگ نظری و خوشامد پسندی اور اس قسم کی دوسری برائیوں کو کبھی قریب پھٹکنے نہ دیا، ان میں ایثار و قربانی کا جذبہ بیحد ہے۔

نمونۂ کلام ملاحظہ فرمایئے ؎

●

اے خیالِ زندگی کچھ تو بتا کیا چاہیئے
فکرِ دنیا چاہیئے یا فکرِ عقبیٰ چاہیئے
ہو میسر جس جگہ پیہم سکونِ زندگی
شہر میں اک ایسا جہاں کوئی دیکھا چاہیئے

●

اپنی تباہیوں کا تو شکوہ نہیں مجھے
یہ شکر ہے کہ غم ترا بھولا نہیں ہے
یہ کہہ کے میں نے اپنا سفینہ ڈبو دیا
احسان ناخدا کا گوارہ نہیں مجھے

نغمۂ فردوس کی اور غزلوں کا رنگ و آہنگ بھی انہی دو غزلوں کا سا ہے، خیالات و افکار کی رو بھی کلاسیکی شعراء کے خیالات و افکار کی رو کی طرح مدہم مدہم سی ہے، البتہ انکی سادگی اور ان کے فطری اندازِ بیان نے انہیں دوسروں سے ممتاز کر دیا ہے۔

جب میں نے 'مینارۂ فلک بوس' کے اوراق الٹے تو اس کی ابتدا اور آخر میں 'نغمۂ فردوس' کی طرح نہ کوئی 'پیش لفظ' تھا، نہ 'تعارف' پورا مجموعہ غزل سے شروع ہو کر غزل پر ختم ہو گیا ہے، البتہ پہلے صفحہ پر انتساب کی جگہ حسب ذیل الفاظ درج تھے۔

"مولائی و ملجائی، پیر و مرشد، حضرت محمد اسمٰعیل، سجادہ نشین سیدنا عبدالقادر یاحق، قادری کی نذر "

اس انتساب سے معلوم ہوا کہ ساقی کے پیر و مرشد کا نام محمد اسمٰعیل تھا جو عبدالقادر یاحق کے خلیفہ تھے اور سلسلۂ قادریہ سے منسلک تھے، عبدالقادر یاحق کی شان میں انکی لکھی ہوئی ایک پُر تاثیر غزل نغمۂ فردوس میں بھی ہے:

اس کے بعد میں نے مینارۂ فلک بوس کی غزلیں پڑھنا شروع
کیں تو معلوم ہوا کہ معنویت اور طرز بیان کے اعتبار سے
دونوں میں بڑا فرق ہے۔ نغمۂ فردوس میں ساقی نے اپنے
جذبات و احساسات کا اظہار ایک صاف ستھرے اور
فطری انداز میں کیا ہے، تو مینارۂ فلک بوس میں خیالات
اور طرز بیان کی پیچیدگیاں زیادہ ہیں۔

ساقی صاحب کا تعلق ایک ایسے صوفی خاندان
سے ہے جو برسوں سرزمین کوکن کو علم و عرفان کی برکتوں سے
نوازتا رہا ہے، اور آج بھی یہ فیض وہاں ساقی صاحب کے
وسیلے سے جاری ہے۔

ساقی صاحب ایک نیک نفس اور شریف انسان
ہیں، ان کا جذبۂ خدمت بے لوث ہے، انہوں نے اپنی
پوری زندگی تعلیم و تدریس اور علم و ادب کی خدمت میں
گزار دی، سیکڑوں بچوں کو انہوں نے صبح شام بغیر معاوضہ
کے پڑھایا اور انہیں لائق بنانے اور اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کا
ہر جتن کیا ——— تصوف سے لگاؤ ہونے، صبح و شام
عبادت اور ریاض کرنے اور عملیات کے پھیر میں پڑنے کی
وجہ سے وہ ایک بار اپنا دماغی توازن بھی کھو بیٹھے تھے،
علاج معالجے کے بعد وہ اچھے تو ہو گئے مگر اپنی اصلی حالت
پر کبھی واپس نہ آ سکے، ہمیشہ ہی وہ جذب کی سی حالت میں
رہے ——— انہیں اپنے کھانے کی فکر ہے نہ کپڑے کا
ہوش، جو ملا کھا لیا جو ملا پہن لیا، وہ دوسروں کے ہاتھ کا
بنا ہوا کھانا کم کھاتے ہیں، اپنے ہاتھ کا بنا زیادہ پسند کرتے
ہیں، اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا، ہر وقت وضو یا غسل
کرتے رہنا اور نمازیں پڑھنا انکی عادت سی بن گئی ہے،
آج وہ روحانی طور پر ایک بلند مقام پر ہیں مگر جسمانی طور پر
ہڈیوں کا محض ایک ڈھانچہ۔

ان واقعات کو سن کر اندازہ ہوا کہ اس فرق
اور اس نشیب و فراز کی اصل وجہ ساقی صاحب کے کلام میں
نہیں، ان کی شخصیت میں ہے۔ نغمۂ فردوس میں ان کی
جو شخصیت کام کر رہی تھی وہ مینارۂ فلک بوس تک پہنچتے
پہنچتے کافی بدل چکی ہے جس کے نتیجے میں ان کے جذبات
و احساسات کے ساتھ ساتھ ان کے خیالات اور طرز ادا
میں بھی کافی فرق آ گیا ہے۔

میری اس تمہید کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مینارۂ
فلک بوس صرف خلاؤں میں سر اٹھائے کھڑا ہے، زمین،
آدمی اور آدمی کے دل کی گہرائیوں کو نہیں چھوتا بلکہ کہنا
صرف یہ ہے کہ اس مجموعہ کی غزلوں میں وہ ایک روایتی شاعر
سے زیادہ ایک صوفی مزاج انسان دکھائی دیتے ہیں، ان کا
رجحان دنیا سے زیادہ دین کی طرف ہے اور وہ اپنے مسلسل
ریاض سے اس مقام کو پہنچ گئے ہیں جس کے متعلق سعدی
نے کہا ہے:

گہی بر طارم اعلیٰ نشینم ——— گہی بر پشت پای خود نہ بینم

یعنی کبھی تو ہم ساتویں آسمان پر پہنچ جاتے ہیں
اور کبھی یہ عالم ہوتا ہے کہ پیروں کے نیچے کی زمین بھی
دکھائی نہیں دیتی۔ تصوف کا بنیادی فلسفہ یہی ہے کہ جس نے
اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا، اس مجموعہ
میں ساقی صاحب کی شاعری کا محور بھی یہی ہے، وہ کائنات کی
ہر شے کا عکس پہلے اپنے دل میں ڈھونڈتے ہیں، چنانچہ ان کا
کہنا ہے:

•

ہم نے دیکھا ہی نہیں جھانک کر اپنے دل میں
آج تو آج ہمیں کل کی خبر ہو جاتی

وادیِ ایمن تو دل ہے جلوہ جلوہ لے کلیم
جو جہت ناآشنا تھے وحشت ایمن میں رہے

جولائی [illegible]

مینارۂ فلک پیما کی تقریباً سبھی غزلوں میں
دو چار شعر ایسے ضرور ملتے ہیں جو عرفان خداوندی سے ان
کے لگاؤ کو ظاہر کرتے ہیں۔ ●

چشم باطن ہی پہ کھلتا ہے فریب رنگ و بو
چشم ظاہر کو تمیز رنگ و بو ہوتی نہیں

فروغ بادۂ عرفاں بہ چشم ساقی ہے۔
تصورات ہیں وہ جام بھی چھلکتے ہیں

دو اشعار ملاحظہ فرمائیے: ●

نطق میرا بیان تیرا ہے
مجھ کو ہر وقت دھیان تیرا ہے
تو ہی تو ہے اجالا ہستی کا
تو جہاں ہے جہان تیرا ہے

دبستانِ خیال: پہلے دو مجموعوں کے برعکس یہ مجموعہ
انکی غزلیات پر نہیں بلکہ ان کے مضامین پر مشتمل ہے، ابتدا
میں عرض ناشر کے نام سے نذیر فتحپوری کی مختصر سی تحریر ہے
اور پھر حرفے چند کے نام سے کالیداس گپتا رضا کے تعارفی
جملے ہیں اور آخر میں خود مصنف نے مصنف کے قلم سے کے
عنوان سے اپنے مضامین کی غرض و غایت بیان کی ہے، ہر
مضمون صفحے ڈیڑھ صفحے سے زیادہ کا نہیں، ان سارے مضامین
کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، اسلامیات، ادبیات، سماجیات،
افسانچے وغیرہ اور ہر حصے میں ذیلی سرخیوں کے تحت کہیں
چالیس چھوٹے چھوٹے مضامین ہیں۔

ان مضامین کو پوری طرح پڑھنا ممکن نہ تھا اس
لئے صرف اسلامیات اور ادبیات کے سلسلے کے کچھ مضامین
میں نے پڑھے تاکہ پتہ چل سکے کہ ان میں ان کے فکری رجحانات
کیا ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان کے کلام میں ہمیں انکی شخصیت کے جو
گوناگوں پہلو نظر آئے انہی کا عکس یہاں بھی پایا جاتا ہے البتہ
ان کے کلام میں جو دلکشی، تاثیر اور حسن ہے وہ انکی نثر میں نہ
ہونے کے برابر ہے۔

یہ بات سبھی لوگ جانتے ہیں کہ شاعری پہلے
وجود میں آئی اور نثر بعد میں، اور چونکہ شاعری کا تعلق آدمی
کے احساسات وجذبات سے ہے اس لئے اگر خدا نے صلاحیت
دی ہو تو ایک عام آدمی بھی اچھے سے اچھا شعر کہہ سکتا ہے،
اس کے مقابلہ میں نثر لکھنا ایک ٹیکنیکی اور سائنسی عمل ہے،
اس میں محنت اور مشق کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہر زبان
دان اچھی نثر لکھ لے یہ ضروری نہیں۔ ساقی کے مضامین ان کے
خیالات و افکار کی وجہ سے قدر کی جاتی ہے ان کی کسی فنی
خوبی کی وجہ سے نہیں البتہ ان کے ایک فطری اور اچھے شاعر
ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا، یہ بات یقیناً قابل تعریف
ہے کہ شہروں کی ہماہمی سے دور، پہاڑیوں کے دامن میں
بیٹھ کر اپنی تنہائیوں کا غم ساقی نے اس خوبصورتی سے شعر
میں ڈھالا ہے کہ اس کی صدا سے سارے کوہ و دمن گونج اٹھے
ہیں، اب وہ اس وسیع وعریض کائنات کا ایک حصہ ہیں۔
اور ان کی آخری منزل بس خدا ہی خدا ہے،

پوچھتے ہو ہم سے ساقی کیا ہماری آرزو
بجز نیاز عشق وتسلیم ورضا کیا ہے!!

●●

## عورتیں

جب دو عورتیں اچانک ہی آپس میں گہری
دوست بن جاتی ہیں تو اس کا مطلب یہ
ہے کہ تیسری عورت نے اپنے دوستوں
سے بگاڑ پیدا کر لیا ہے۔

روس میں اُردو کی اہم شخصیت

# ڈاکٹر لڈمیلا وسیلیوا

اُردو کی نئی بستیوں میں روس ایک اہم بستی ہے۔ برصغیر سے باہر دوسرے ممالک کے مقابلہ میں روس میں کہیں زیادہ کام ہو رہا ہے۔ اُردو زبان و ادب اور ثقافت سے متعلق مختلف موضوعات پر مضامین و مقالات، تراجم، تصنیفات اور تحقیقات کے علاوہ بنیادی کام بھی ہو رہا ہے۔ روس کے تین اعلیٰ تعلیمی اداروں ماسکو میں بین الاقوامی تعلقات انسٹی ٹیوٹ اور لینن گراڈ شرقیاتی فیکلٹی میں اردو ایک بنیادی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ روس میں اردو کی اس نئی بستی کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے خود روسیوں نے بسایا ہے۔ اردو کا پودا لینن گراڈ کے شرقیاتی انسٹی ٹیوٹ میں ماہر لسانیات اے پی برن نیکوف نے لگایا جبکہ دوسرے ممالک میں برصغیر سے ہجرت کر کے جانے والوں نے اور بسلسلہ معاش وہاں رہنے والوں نے اردو بستیاں بسائی ہیں۔ اور مقدور بھر اردو کی ترویج و ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

ڈاکٹر لڈمیلا وسیلیوا روس میں اردو بستی کی ایک معروف ہستی اور انتہائی فعال نمائندہ ہیں۔ آپ اُردو کی معتبر اسکالر ہیں۔ اردو سے والہانہ عشق کرتی ہیں اور اردو تہذیب انکی ذات میں رچ بس گئی ہے وہ اردو شاعری کی بہترین مزاج شناس ہیں۔ ان کا تنقیدی شعور نہایت پختہ ہے اردو ادب کا مطالعہ اور تحقیق ان کا مشغلہ ہے اور اردو کی خدمت انہوں نے اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا ہے۔ انہیں اردو اور انگریزی دونوں پر اتنا عبور حاصل ہے کہ وہ بآسانی ایک زبان سے دوسری زبان میں اپنی گفتگو بدل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر لڈمیلا نے ماسکو ہی میں روسی اساتذہ سے اردو کی تعلیم حاصل کی۔ پیٹرز برگ (لینن گراڈ) میں اسکولی تعلیم پوری کرنے کے بعد انہوں نے ماسکو ریاستی یونیورسٹی کی شرقیاتی فیکلٹی میں داخلہ لیا۔ ان کا خاص مضمون تھا: "برصغیر ہندو پاک کی زبانیں اور ادب"۔ آپ نے اردو ہندی ادب و ثقافت پر مضامین پڑھے اور ماسکو یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ "الطاف حسین حالی نئی اردو شاعری کے بانی کی حیثیت سے" کے موضوع پر مقالہ لکھ کر سابق سوویت یونین کی سائنس اکادمی کے علم شرقیات کی انسٹی ٹیوٹ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔

آپ نے ماسکو ریڈیو سے طویل عرصہ تک اردو پروگرام پیش کئے۔ ماسکو اسٹیٹ یونیورسٹی میں وزٹنگ لکچرار کی حیثیت سے ڈپلوما کے طالبانِ علم کی رہنمائی کی، اردو شاعری اور جدید اردو ادب پر محاضرے دیئے، ایک عرصہ تک شام کی کلاسوں میں اردو ہندی پڑھاتی رہیں۔ وزٹنگ لکچرار کی حیثیت سے اسلامی یونیورسٹی ماسکو میں قصص القرآن

[illegible] بڑی اہمیت کے حامل تصور کئے جاتے ہیں۔ فی الحال ڈاکٹر لڈمیلا انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز ماسکو کے شعبۂ اردو سے متعلق ہیں۔ روس میں اردو زبان و ادب کی تعلیم و ترویج کے سلسلہ میں ان کا اہم کردار ہے۔

ڈاکٹر لڈمیلا کو ایک بار نہیں بلکہ تین بار ہندوستان آنے کا موقعہ ملا پہلی مرتبہ جوان کا آنا ہوا وہ طلبہ کے تبادلے کے پروگرام میں دس ماہ کے لئے لکھنو یونیورسٹی میں آئی تھیں۔ دوسری بار وہ ریڈیو ماسکو میں براڈکاسٹر کی حیثیت سے ہندوستان آئیں آخری اور تیسری بار آکر دس مہینوں تک انہوں نے جواہر لعل یونیورسٹی میں ایک ریسرچ اسکالر کی حیثیت سے کام کیا۔

یونیورسٹی کے پروفیسروں کے علاوہ وہ مرزا غالب کو اپنا استاد تسلیم کرتی ہیں۔ انہیں فیض احمد فیض میں بھی خاصی دلچسپی ہے۔ انکی گرانقدر خدمات اور اردو سے ان کی لگن کو دیکھتے ہوئے دوحہ قطر (خلیج العرب) کے انڈو قطر اردو مرکز نے "امیر خسرو عالمی اردو اعزاز" کے لئے ڈاکٹر لڈمیلا وسیلیوا جیسی شخصیت کو منتخب کرکے اردو کی عالمی ترویج کی راہ میں انتہائی اہم قدم اٹھایا ہے اس سے غیر اردو بستیوں کا اردو داں طبقہ اردو کی ترویج و ترقی میں حصہ لے گا۔

ڈاکٹر لڈمیلا کو یہ ایوارڈ ۲ فروری ۹۴ء کو ایک مشاعرہ میں دیا گیا جو انڈو قطر اردو مرکز نے قطر کے حکمراں ہز ہائی نس امیر شیخ خلیفہ بن حمد الثانی کی تخت نشینی کی سالگرہ کے موقعہ پر دوحہ کے ہوٹل شیز اٹون میں منعقد کیا گیا تھا۔ ایک طلائی تمغہ اور ۵۰۰ امریکی ڈالر نقد کے ساتھ ایک سپاسنامہ قطر کی وزارت نشریات و ٹیلی ویژن کے اسسٹنٹ انڈر سکریٹری جناب عبدالرحمٰن سیف المناوی نے بطور ایوارڈ موصوفہ کو پیش کیا۔

تقریب کی صدارت ہندوستان کے سفیر متعینہ قطر شری کے پی فیبین نے کی۔

انڈو قطر اردو مرکز ہر سال برصغیر ہند و پاک سے مشاہیر شعراء و ادباء کو مدعو کرکے ایک ادبی نشست کا اہتمام کرتا ہے مگر امسال "امیر خسرو ایوارڈ" کا اجراء کرکے عالمی سطح پر اردو کی خدمت کی ایک نئی راہ نکالی ہے جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس مجلس میں نقش کوکن کے نمائندہ اور N.K.T.F کے فعال ساتھی جناب داؤد چوگلے بھی مدعو تھے جنہوں نے پروگرام کے بعد ڈاکٹر لڈمیلا سے ان کی قیامگاہ پر ملاقات کرکے نقش کوکن کے لئے انٹرویو لیا جسے ہم آئندہ اشاعت میں شامل کریں گے۔ زیر نظر تصویر میں (نمبر ۱) جناب داؤد چوگلے ڈاکٹر صاحبہ کو نقش کوکن کا تازہ شمارہ پیش کر رہے ہیں۔ درمیانی تصویر (نمبر ۲) میں چوگلے صاحب ڈاکٹر صاحبہ سے محوِ گفتگو ہیں اور نچلی تصویر میں وہ چیزیں نظر آرہی ہیں جو امیر خسرو ایوارڈ میں شامل ہیں۔

## نقش کوکن

کسی ایک شخص کی ملکیت نہیں بلکہ وقف (Trust) کی امانت ہے۔ اس کی تمام تر آمدنی نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے نام وقف ہے۔ اس کی آمدنی کا اولین مصرف پرچے کو بہتر بنانا اور اس کے بعد حسب گنجائش علمی و ادبی تحریکات کی ہمت افزائی کرنا ہے۔ (ادارہ)

# "روبرو"

جاوید دروے بانکوٹی

## "پولس"

یہ محض اتفاق ہی ہوا کہ چند روز پہلے ہمارے ملک کے اصلی پولس کے ہاتھوں، تقریباً تین ہزار کے عملے پر مشتمل ایک ایسے غیر قانونی خفیہ محکمۂ پولس کا انکشاف ہوا کہ جو گذشتہ چار، پانچ سالوں سے گجرات اور مہاراشٹر میں پوری ڈھٹائی کے ساتھ سرگرم عمل تھا۔ حکومت کے اصلی محکمۂ پولس کے متوازی یہ غیر قانونی محکمہ بڑی بڑی کمپنیوں، ملوں اور فیکٹریوں کے مالک اور افسران کو تنگ کر کے بڑی بڑی رقمیں اینٹھتا رہا بھاری بھاری رشوتیں وصول کرتا رہا۔ اس خفیہ محکمے میں آئی۔ جی۔ پی کمشنر آف پولس، انسپکٹرس اور پولس بھی یوں بھی آزادی کے بعد سے اس مہان دیش میں ایسے محیر العقل واقعات اور عجائبات کا سلسلہ چل پڑا ہے کہ ایک دنیا اس پر حیران ہے۔ پھر انگریزوں کا مرتب کیا ہوا اس ملک کا قانونی نظام جو انگریزوں کی اپنی مصلحت، آسانی اور سہولت کے مطابق تھا۔ آج ہمارا سب سے بڑا المناک المیہ بنا ہوا ہے یہ قانونی نظام اس قدر ناکارہ اور اپاہج ثابت ہوا ہے کہ جیسے تھالی کا بینگن۔ اس نظام کی بے کسی اور بے بسی کی وجہ سے بے شمار معصوم اور شریف لوگ قانون اور پولس کے ہتھے چڑھ کر جیلوں میں سڑتے رہتے ہیں اور جرائم پیشہ طبقہ اس ملک کا معزز اور ممتاز شہری بن کر حکومت اور قانون کی آنکھ کا تارا بنا رہتا ہے۔ اس بھونڈے نظام قانون کی وجہ سے آئے دن مجرموں کی تعداد بڑھتی اور جرائم کی شاہراہیں وسیع تر ہوتی جارہی ہیں۔ اس صورت میں محکمہ پولس کے متوازی غیر قانونی محکمۂ پولس کا وجود بڑی حیرت کی بات بالکل نہیں۔ اس ملک میں تو حکمراں پارٹی کے متوازی غیر قانونی حکمراں پارٹی اور عملہ اسی طرح دوسرے بے شمار قانونی محکموں کے متوازی غیر قانونی محکمے، فوجیں اور سینائیں مسلسل بنتی جارہی ہیں اور عوام کا جینا حرام کرتی رہی ہیں۔ ان کی خرمستیاں اور بدمستیاں اصلی حکومت کے قابو سے بھی باہر ہیں گویا یہ نقلی اور غیر قانونی فوجیں اور سینائیں ہی اصلی حاکم ہیں اور اصلی حکومت اور محکمے محض کٹھ پتلیاں ہیں۔

## "غربت کی سطح"

ہندوستان جنت نشان یہ ہمارا مہان دیش ہماری درسی کتابوں، مذہبی لوک مالاؤں، ہمارے سڑیل ذہنوں اور ہمارے بگلا بھگت نیتاؤں کی گلی سڑی تقریروں اور بیانات کے بوسیدہ وعدوں میں آج بھی سونے کی فرضی چڑیا بنا ہوا ہے۔ اس عظیم دیش کا ہر شہری آج بھی جس انداز سے جنت کی سی زندگی گذار رہا ہے، وہاں ان بیرونی ممالک اور ان کے اخباروں کی یہ تشہیر جھوٹی افواہیں سمجھ میں نہیں آتیں کہ ہندوستان کے عوام کی اکثریت آج بھی غربت کی سطح سے نیچے ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ غربت کی سرے سے اپنی کوئی سطح ہی نہیں ہوتی پھر اس کے نیچے یا اوپر ہونے کا بے تکا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے دراصل ہندوستان جیسے خوشحال اور مالی طور پر خود کفیل ملک پر غربت کی یہ کھلی تہمت اور ہتک آمیز الزام تھوپنے سے پہلے بہتر ہوگا کہ اگر یہ بیرونی ممالک اور ان کے اخبار ایک بار سیدھے سے سچا جائزہ لے لیں۔

اس مہان ملک میں آئے دن کروڑوں اور اربوں کے

جو اسکینڈل اور گھپلے ہوتے رہتے ہیں۔ درجنوں بڑی بڑی سوٹ کیسیں بھر بھر کے ہمارے ایماندار منسٹروں کے گھر پہ جو مسلسل رشوتیں جانے کے نیک سلسلے بنے ہوئے ہیں آئے دن بہت اونچے اور بڑے پیمانے پر لاکھوں کروڑوں کے صرفے سے جو سرکاری تہنیتی تقریبات اور پارٹیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بے پناہ لاگت اور خرچ سے آئے دن ایشین گیمس اور بین الاقوامی فیسٹول کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔ اپنے اہل و عیال، دوست احباب اور عملے کے ہمراہ ہمارے محب وطن نیتاؤں کے بڑے شاندار بیرونی ممالک کے بنا مقصد مسلسل دورے اور ان کے بھاری اخراجات کیا ممکن ہوتے اگر سچ مچ ہمارا ملک غریب ہوتا اور یہاں کے عوام غربت کی سطح سے نیچے ہوتے۔ ایسے اخراجات تو حقیقی معنوں میں ممالک جاپان اور امریکہ کے لئے بھی ممکن نہیں ہیں۔ پھر پتہ نہیں ہماری امارت کی یہ ساری حقیقتیں اور صداقتیں بیرونی ممالک اور ان کے اخباروں تک کیوں نہیں جاتیں کہ یہ دیش آج بھی نہ صرف روائتی سونے کی چڑیا ہی ہے بلکہ نیتاؤں کو سونے کے انڈے دینے والی چڑیا ہے اسی لئے تو کچھ ہفتے قبل ہمارے ایک محب وطن چیف منسٹر نے اپنی سالگرہ کی تقریب پر محض چھ کروڑ جیسی معمولی رقم خرچ کر کے اس تقریب کو ایک تاریخ ساز تقریب بنا کر پوری دنیا کو ہماری حقیقی امارت اور دولت سے واقف کرا دیا اس کے بعد بھی نہ جانے کس ہمدردی کی بنا پہ یہ بیرونی ممالک اور اخبار ہمارے ملک کی غربت اور اس کی سطح کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے رہتے ہیں، نہ ہی ان لوگوں تک ہمارے شنکر اچاریہ کے سو کلو سونے کے کلس کو ہندوستان میں درآمد کرنے کے شہرآفاق اور شاہانہ تقریب اور جشن کی تفصیلات ہی جاتی ہیں پھر ہندوستان کے سیاسی جنگل کے کاغذی شیر نے وقت بے وقت اصلی شیروں جیسے دھاڑنے کی نقل کرنے میں ایسی مہارت حاصل کر لی ہے کہ یہ نقلی اور بے جان دھاڑ اس کے لئے دنیا کا سب سے بڑا مہامنتر اور عظیم سی

سونا اگلنے ٹکسال ثابت ہوئی ہے اور حکمراں طبقے پر اس نقلی دھاڑ کا ایسا اصلی خوف مسلسل مسلط رہتا ہے کہ وہ مردہ گیدڑ سے بھی زیادہ خوف زدہ دکھائی پڑتا ہے اس کی برسوں سے نیندیں حرام ہیں اور یہ قابل رحم طبقہ بے چارے عوام کو بھی مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہ وہ سب اس کاغذی شیر کی کھوٹی دھاڑ سے ڈرتے رہیں اور احتیاط بھی کریں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیر بھپر کر ملک کے سارے عوام کو ایک ہی بار نگل جائے۔ سچ مچ کے اس حاکم اعلیٰ کی سالگرہ کے موقعہ پر بھی اس بار اس امیر ملک کے امیر عوام نے نہ جانے کس طرح کئی کلو چاندی میں اسے تولنے کا بڑا ہی ذی شان اہتمام کیا۔ اصولاً اس چاندی کو ملک کے غریب عوام میں تقسیم کرنا تھا مگر پھر یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ غریب لوگوں کو کہاں سے حاصل کیا جائے غریب اور غریب کی قلت سے مجبور ہو کر لامحالہ وہ ساری ڈھیر ساری چاندی ہمارے کاغذی شیر ہی کے سپرد کر دی گئی کہ وہ شاہجہاں نے بنلے اور نادر شاہ نے ملک سے باہر اسمگل کئے تخت طاؤس کی طرح اپنے لئے بھی ایک بہت شاندار طلائی مسند بنوالیں اور پھر اپنی پیاری ہندوستانی رعایا کے نام صبح و شام فرمان صادر کرتے رہیں۔ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کاغذی شیر کی دیکھا دیکھی سونے کی چڑیا جیسے اس ملک کے کئی اور سارے سیاسی کاغذی چوہے، فتور، نفرت تشدد اور فرقہ پرستی کی لعنت بھرے گیتوں کو گاتے، ڈالی ڈالی پھدکتے اور چہچہاتے پھریں اور پورے ملک میں مستقل ایک تہلکہ، ایک قیامت بپا ہے اور عوام غربت کی سطح کے نیچے ہی نہیں بلکہ سیدھے غربت کی قبر ہی میں اتر جائیں۔

احساس و عمل کی چنگاری
جس دل میں فروزاں ہوتی ہے
اس لب کا تبسم ہیرا ہے
اس آنکھ کا آنسو موتی ہے

طنز و مزاح

# نصاب

از — ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

ایک ایسا بھی دور تھا جب بچے حساب کا نام سنتے خوف زدہ ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا حال بھی اس سے کوئی مختلف نہیں ہوتا تھا۔ بھئی کیوں نہ ہو جبکہ درست حساب آنے کے لئے پہاڑوں کی ضرورت پیش آتی تھی۔ کم و بیش آج سے چالیس تا پچاس سال قبل ایک سے لے کر تیس تک کی گنتی پوری طرح ازبر یاد کرنا پڑتی تھی۔ بلکہ جوں جوں حساب کی قسمیں بدلتی جاتیں تو پاؤ کی اور نیم ½ کی پون کی ¾ کے پہارے بھی ازبر کرنا پڑتے تھے۔ یہاں تک کہ اونچے معیار پر پہنچنے کے بعد یہ سلسلہ سوا 1¼ کی، ڈیڑھ 1½ کی، اور ڈھائی 2½ کی تک بھی پہنچ جاتا تھا۔ جسے عموماً صبح کلاس شروع ہونے پر یا شام کے اختتام کے وقت سبھی بچے قطار میں کھڑے گلا پھاڑ پھاڑ کر دہرایا کرتے تھے۔ مگر خدا نظر بد سے بچائے اب بچوں کو اس زحمت سے نجات ملکر ان کے بستوں میں ہر قسم کے چھوٹے بڑے پری پیک PREPACK سائز نما CALCULATOR نظر آنے لگے ہیں۔ یعنی بہ الفاظ دیگر ابھی سارا حساب صرف فنگر ٹپ FINGER TIP پر رہ گیا ہے۔

غالباً اس دور کا سب سے پیچیدہ مضمون "تاریخ" مانا جائیگا۔ جس کا نام لیتے ہی بچے بری طرح بدک جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو جبکہ گزشتہ چند دہائیوں میں دنیا میں اس قدر اتھل پتھل مچی ہے جس میں بچے ہی کیا بڑے بڑے تاریخ دان بھی چکرا کر رہ گئے ہوں گے۔ ورنہ اس دلچسپ مضمون کو لے کر کئی بچے سائنس اور ریاضی میں سر کھپانے کے بجائے آرٹس وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے روزی روٹی کا ذریعہ ڈھونڈ لیتے تھے۔ لہٰذا اس ضمن میں سابقہ سوویت روس کی مثال لیجیے جن بچوں نے سنہ ۱۹۹۰ء میں روس کی تاریخ اور جغرافیہ یاد کیا ہوگا وہ دوسرے سال یعنی سنہ ۱۹۹۱ء میں آن واحد میں تبدیل ہو کر اس کی خود مختار پندرہ ریاستیں صفحۂ تاریخ پر نمودار ہو چکی ہیں۔ ایسا ہی کچھ حال سابقہ یوگوسلاویہ کا بھی ہوا ہے اور گزشتہ ابتدائی اور درمیانی صدی میں ہمارے بھارت اور ترکی کی تقسیم محتاج بیان نہیں۔

تاریخی تبدیلیوں کے علاوہ بعض ملکوں میں ناموں کا تبادلہ خالی از دلچسپی نہیں۔ مگر یہ طالب علموں کے لئے سر درد کا باعث بنا ہوگا اور ہمارے اردو لسانی تعلیم میں جہاں اردن JORDAN، مصر EGYPT وغیرہ الفاظ کی بوکھلاہٹ اور تمسخر دور کرنے، اور انگریزی الفاظ مثلاً OFFICE، B-COM، OPRATION، COFFEE وغیرہ کے صحیح تلفظ کرنے میں کسی علامتی نشان کی کھوج کرنا بچوں میں خود اعتمادی کے ساتھ اردو ادب کی گرانقدر خدمت ثابت ہوگی۔ جس طرح مراٹھی اور ہندی زبانوں میں ایسے تلفظ کی صحیح ادائیگی کے لئے علامت کا استعمال ہوتا ہے۔ براعظم افریقہ آزادی کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہی انہیں اپنے موروثی ORGINAL نام یاد آگئے ہیں جیسے زائیر، زمبابوے، گھانا، ملاوی، وغیرہ اور ہمارا پڑوسی ملک "سری لنکا" مگر باعث حیرانی یہ ہے کہ ہمارا بھارت اب تک بین الاقوامی سطح پر اپنے اصل نام سے سبکدوش نہیں ہوا ہے۔ البتہ تامل ناڈو اپنا مدراسی چولا پوری طرح اتار چکا ہے۔

آزادی کے بعد کسی شاہراہ اور گلی کوچوں کا نام!

تبدیل ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں جو کسی حد تک سامراجی دور
تلخیوں کی جگہ کسی محبِ وطن رہنماؤں اور جانثارِ وطن پرستوں
کے نام سے منسوب کرنا آنیوالی نسل کے لئے مشعلِ راہ ثابت
ہوگا۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ ان معتبر ہستیوں کے نام کسی گندی
بستی، گاؤں اور قصبوں سے منسوب کیا جائے جہاں پہ
سرِراہ برساتی دلدل میں بیٹھی ہوئی بھینسیں اور مینڈکوں
کی ٹراہٹ، اور گرمی میں کھلے متعفن نالوں اور گٹروں
میں کھڑے ہانپتے ہوئے کتوں کا نظارہ باعثِ تضحیک
بن کر رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح کسی سرمایہ دار کے معقول،
ڈونیشن DONATION پر ان کے نام کی تختیاں شاہراہوں
پر آویزاں کرنا گویا ع "ایک شہنشاہ نے دولت کا سہارا
لے کر" والی بات ہوگی۔ آگے چل کر کوئی منشیات کا
بیوپاری اور کالے دھندے والا وطن فروش اسی طرح
کی بھاری رقمیں دے کر اس زمرے میں شامل ہو جائے
یہ یقیناً وطن کی بدقسمتی ہوگی ــــــــ ●●

# آدابِ ضیافت

کسی نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ
ضیافت کی مدت کیا ہے؟
آنحضورؐ نے فرمایا "تین دن" اس کے بعد
جو ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے یہ روا نہیں۔

پربھاکر کاسیکر
ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس رتناگری

# سیاحوں کی توجہ کی مرکز کوکن کی تفریح گاہیں

سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے والی دلکش و حسین مناظر سے آراستہ سرزمین کوکن جہاں موجیں مارتا، شور مچاتا، کلبلاتا ساحل سمندر، جھیلیں، تاریخی قلعے، گرم پانی کے چشمے، مشہور منادر، غار، حسین وادیاں اور ان کے لامتناہی سلسلے۔ یہ ماحول یہ مناظر، یہ فضائیں سیاحوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کراتے ہیں کوکن میں . . . . بالخصوص رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کی چند تفریح گاہیں ہیں۔

سیاحت کی تیزی کے ساتھ ساتھ کاروبار کی طرف پیش قدمی عالمی سطح پر اہمیت کی حامل ہو چکی ہے ملکی وغیر ملکی سیاحوں کا سمندر کے کنارے چوپاٹی پر آزادی سے گھومنا۔ سمندری سیاحت، تیراکی، نہانا، کشتیاں چلانا اور اسی طرح کی سمندری تفریح بہت شہرت حاصل کر چکی ہے یہی وجہ ہے کہ گوا کے تمام کاروبار اہم پیشہ سیاحتی مراکز بن چکے ہیں۔

## سیاحت میں بہتری کیلئے منصوبہ بندی

اس تناظر میں مہاراشٹر بالخصوص ممبئی نیز کوکن کے ساحلی علاقے (ساحل سمندر) غار، قلعے، مذہبی مقامات و دیگر تفریحی مقامات سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اسی لئے "مہاراشٹر سیاحتی ترقیاتی بورڈ" (مہاراشٹر پرٹن وکاس مہامنڈل) نے دس سالوں کے لئے سیاحت کی ترقی کے لئے ایک عظیم منصوبہ بنایا ہے جس میں کوکن ۳۲ مقامات شامل کئے گئے ہیں ان میں ممبئی کے ۲۔ تھانے کے ۵، رائے گڑھ کے ۲ اضلاع رتناگری و سندھودرگ کے ۹ مقامات شامل ہیں۔

چونکہ رتناگری اور سندھودرگ میں ساحل سمندر پر چوپاٹی، سمندر سیاحت کو آسانی سے فروغ دیا جا سکتا ہے یہاں کی فضا اس معاملہ میں نہایت سازگار ہے۔ اسی لئے ان اضلاع پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

یہ تفریح گاہیں مختلف نوعیت کی ہوں گی ان مقامات میں سے تین مقامات صرف دن بھر سیاحوں کے لئے کھلے رہیں گے دیگر گیارہ مقامات پر رہائش کے لئے خیموں کا انتظام کیا جائے گا۔ ۸ مقامات پر مناسب داموں پر رہائشی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ ر ۵ر مقامات پر تھری اسٹار ہوٹلیں نیز دیگر ۵ مقامات پر فائیو اسٹار ہوٹلوں کا انتظام کیا جائے گا جو کہ بین الاقوامی درجہ کی حامل ہوں گی۔ مہاراشٹر سیاحتی بورڈ نے ان مقامات پر کہیں کہیں رہائشی خیمے بنوائے ہیں تین سال پہلے ان خیموں کی تعداد ۲۰۳ سیاحوں کے لئے کافی تھی اور آج ان رہائشی خیموں سے ۳۴۷ سیاح فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ان خیموں میں پلنگ بستر کے انتظامات ہیں اس سے قبل گنپتی پولے، مروڈ جنجرہ ہی میں سیاحوں کے لئے انتظامات تھے۔ بعد ازاں بورڈ نے کیہم، ہریہریشور، مروڈ ہرنئے، بھاٹئے اور تارکولی میں بھی انتظامات کئے ہیں۔

## ترقیاتی منصوبوں کی حامل تفریح گاہیں

مہاراشٹر سیاحتی بورڈ نے جن ۳۲ تفریحی مراکز قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ان تفریح گاہوں میں ممبئی میں گورائی و منور اور اکسا، تھانہ ضلع میں دہانو، بورڈی، ماہم کی کھاڑی، سات پاٹی، شرگاؤں، وسئی، رائے گڑھ میں ریوس، مانڈوا کیہم، کاموٹے، علی باغ آکشی، ناگاؤں، کاشد، ناندگاؤں، ہری ہریشور، دوے آگر، مروڈ قلعہ، رتناگری ضلع میں آنجرلے ہرنئے مروڈ، لاڈگھر، ویلنیشور، ہیدوی، ناندی وڑے، گنپتی پولے، بھنڈار پڑے بھاٹئے کرلا اور سندھودرگ ضلع میں

مٹھ مبری، کونکیشور، مٹھ بھاؤ، ہنڈرے، وجے درگ قلعہ سندھودرگ قلعہ تارکرلی، دیوباغ، شرواڈا، موچے ماڑ، وینگرلے اور بھاملڈا انڈا اور مالون یہ تمام مقامات شامل ہیں۔

رتناگری اور سندھودرگ اضلاع میں سیاحوں کے لئے تفریح گاہوں کی انتظامی سہولیات کے پیشِ نظر یہاں کا سیاحتی کاروبار روزافزوں ترقی پا رہا ہے۔

## مقدس مقام گنپتی پولے

رتناگری سے کوئی ۵۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع گنپتی پولے جو کہ گنپتی مہاراج کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس علاقے میں سیاحوں کی سہولیات کے پیشِ نظر بورڈ نے کئی قسم کے اقدامات کیے ہیں رہائش کے لئے ۴ ڈیلکس ۱۸ ایرکنڈیشنڈ نیز ۲۰ رہائشی عمارتیں مزید ۵۴ رہائشی خیمے بنوائے ہیں۔ خاص و عام سبھی سیاح ان سہولیات سے حسب استطاعت مستفیض ہوتے ہیں۔ صرف رہائشی سہولیات ہی نہیں بلکہ کوکنی طرز کے کھانوں کی سہولیات بھی مہیا کی جاتی ہے مختلف اقسام کے درختوں، مثلاً آم، کاجو کی بیلیں، مختلف اقسام کے پھولوں، پودوں مخملی گھاس کی لان سے سجا ہوا یہ مقام بڑا دلکش اور پُرسکون لگتا ہے سیاحوں کے لئے یہ سکون کا گہوارہ ثابت ہوتا ہے یہی نہیں بلکہ تیراکی کے لئے سوئمنگ پول، کھیل کود کے لئے وسیع و عریض میدان ان تمام سہولیات کو دیکھ کر سیاح کا دل یہاں سے جانے کو نہیں چاہتا جانے کے بعد بھی ہر ایک کی تمنا ہوتی ہے کہ بار بار اس مقام پر جاؤں اور لطف اندوز ہوتا رہوں۔

وزیرِ اعلیٰ شری شرد پوار نے ۲۰ ر اگست ۱۹۹۳ء کو اپنے رتناگری کے دورے کے درمیان یہاں پر ضلع ادھیکاری کو ۲.۵ لاکھ روپے وزیرِ اعلیٰ فنڈ سے اس علاقہ کی ترقی سیاحتی مراکز کو اور زیادہ دلکش بنانے نیز سیاحوں کے لئے بہتر انتظامات کرنے کے لئے دیے ہیں۔ ایم ایل اے فنڈ سے بھی اس قسم کی امداد فراہم کی جائیں گی جو ساحل سمندر پر فلڈ لائٹس

پودے، پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔

## بھاٹیے میں سرو کا بن

رتناگری سے قریب ترین تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع بھاٹیے واڑی، کے قریب ساحل سمندر پر سیاحوں کے لئے بورڈ نے ۱۰ خیمے نصب کیے ہیں جن میں ۴ تا ۵ سیاحوں کے لئے رہائشی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ مثلاً پلنگ، بستر ٹیبل، کرسی، پنکھے، بجلی، پینے کے پانی کے بہتر انتظام کئے گئے ہیں۔ رتناگری میں، تھیبا راجمحل، لوکمانیہ تلک کی جائے پیدائش، رتن درگ، بھگوتی مندر، پتت پاون مندر وغیرہ مقامات اسی طرح پاوس میں سورپانند مندر، بھاٹیے نرسری اور ناریل کی فصل کے لئے تحقیقاتی مرکز وغیرہ سیاحوں کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔

## موروڈ ہرنے " رہائشی خیمے

داپولی ضلع رتناگری سے ۱۵ ر کلومیٹر کے فاصلے پر واقع دلکش نہایت صاف ستھرا ساحل سمندر موروڈ ہرنے پر پرائیویٹ ایجنسی کی مدد سے بورڈ نے دس رہائشی خیمے جہاں ۴ ر ۴ بستروں کا انتظام ہے بنوائے ہیں جس کی نگرانی و انتظام بورڈ کرتا ہے۔ یہاں سیاحوں کے لئے ویج نان ویج دونوں طرح کے کھانوں کا انتظام ہے۔

## تارکرلی کے رہائشی خیمے

مالون شہر سے ۵ ر کلومیٹر کے فاصلے پر انتہائی خوبصورت نیز صاف ستھرا ساحل سمندر تارکرلی گاؤں کے قریب بورڈ نے ۱۵ ر رہائشی خیمے قائم کئے ہیں۔ سانگلی کولہاپور اور پونہ سے آنے والے سیاح غروبِ آفتاب کا دلکش منظر دیکھنے نیز نہانے کیلئے اسی جگہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ مخملی گھاس اور ناریل کے جھنڈ دل کش قدرتی ماحول و مناظر میں گھرے ہوٹل میں مالونی طرز کے ذائقہ دار کھانوں سے سیاح لطف اندوز ہوتے ہیں جب سے یہاں خیمے نصب ہوئے ہیں تارکرلی کے لوگوں کو ایک اچھا خاصا روزگار

مہیا ہو گیا ہے۔

## کوکن کا مہابلیشور: آنبولی

سندھودرگ۔ ساونت واڑی سے ۱۵ کلو میٹر کی دوری پر واقع آنبولی جو کہ سرد و صحت افزاء مقام کی حیثیت رکھتا ہے کوکن کا مہابلیشور کہلانے والا آنبولی سیاحوں کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے یہاں بورڈ نے ۱۲ رہائش گاہیں قائم کی ہیں۔
کھانے پینے کیلئے ہوٹلوں کا انتظام ہے۔
یہاں مختلف پوائنٹس (مراکز) مثلاً مہادیو گڈھ پوائنٹ ناگرداس دھبدھبا، شرگاؤنکر پوائنٹ، گھاٹ ماتھا وغیرہ قابلِ دید مقامات ہیں۔

## راجی پور کا جنگل

کنکولی کے قریب پھونڈا گھاٹ پر واقع سرد صحت افزاء مقام بورڈ نے سیاحوں کے لئے مزید دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اس جنگل میں مختلف جانور نیل گائے، خرگوش، ترس، بھیکر گا چھوڑ رکھے ہیں یہاں دس رہائشی مکانات نیز دس خیمے نصب کئے گئے ہیں۔
رادھا نگری تالاب کے کنارے رہائشی انتظامات کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

## سیاحتی بورڈ کے منصوبے،

پرٹین وکاس مہامنڈل نے سندھودرگ رتناگری کے علاقے میں سیاحتی مرکز قائم کرنے نیز بہترین سہولیات فراہم کرنے کے لئے بہت سے منصوبے تیار کئے ہیں۔ بمبئی گوا شاہراہ پر جگہ جگہ سیاحتی مراکز کی معلومات مع تصاویر بورڈوں پر آویزاں کی ہیں۔ نیز سیاحتی مراکز کی معلومات فراہم کرنے کی غرض سے ایک کتاب شائع کی گئی ہے جس میں مراکز کی معلومات درج ہے یہی نہیں بلکہ سمندری ساحل اور ساحلی علاقوں کے قلعوں کی مع تصاویر معلوماتی کتاب بھی شائع کی گئی ہے۔ ایک ویڈیو کیسٹ بھی تیار کیا گیا ہے۔ سیاحوں کی معلومات کے پیشِ نظر سندھودرگ قلعہ کا ایک ماڈل بھی تیار کیا جا رہا ہے۔
مہاراشٹر میں واقع مشہور مقامات پر سیاحتی مراکز قائم کرنے کیلئے انتظامات کئے جا رہے ہیں مرڈیشور، دھما پور، تارکرلی وغیرہ میں کشتی رانی، بوٹ کلب تیراکی کے لئے سوئمنگ پول وغیرہ قائم کرنے کی جد وجہد جاری ہے چھوٹی بچت اسکیموں سے وجے درگ اور سندھودرگ قلعوں میں ہوٹلیں صفائی کے لئے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔
سیاحتی بورڈ کے منیجر (رتناگری) شری دتا رام کلکرنی نیز مارکیٹنگ آفیسر شری کرن سنگھ سکھاولے نے سیاحتی مراکز کی معلومات اخبار نویسوں کو دی ہے۔
قومی شاہراہ نیز ریلوے لائن کا کام مکمل ہونے تک کوکن کی یہ سرزمین سیاحت کے لئے نئی راہیں کھولے گی یہ تمام اقدامات کوکن کی ترقی و روشن مستقبل سے نہاں ہیں۔

مترجم:۔ نشاط خان
3/J/5، چیتا کیمپ، ٹرامبے بمبئی نمبر ۸۸

یوں تو سیٹھ کریم الدین کو دولت کی کوئی
کمی نہ تھی۔ وراثت میں باغات، مکانات اور دکانیں
سبھی کچھ ملا تھا۔ دولت پر ہی تو دولت کمائی جاتی ہے۔
وہ خوب سمجھتے تھے کہ بیٹھ کر کھانے لگیں تو قارون کا خزانہ
بھی کافی نہیں۔ اس لئے مختلف کاروبار میں روپیہ لگا چکے
تھے۔ لیکن دولت کی ہوس تو کبھی پوری ہوتی نہیں۔
اپنے تجربہ کار دوستوں سے برابر مشورہ کرتے رہتے کہ پیسہ کہاں
لگائیں؟ دولت کس طرح کمائیں؟ نفع کا سودا کون سا ہوگا؟
انہیں پتہ چلا کہ ان کے ایک دیرینہ رفیق جو بیرون ملک گئے
تھے لوٹ آئے ہیں تو خیال ہوا کہ ان سے بھی کاروبار کے تعلق سے
کچھ رائے لی جائے۔ فون پر بات چیت ہوئی۔ ان کے دوست
افضل محمد خاں نے انہیں اطمینان دلایا اور مکان پر ملاقات
کے لئے انہیں بلایا۔ سیٹھ کریم الدین اپنے دوست افضل محمد خاں
سے ملاقات کے لئے گئے۔

افضل محمد خاں ایک عرصہ کے بعد کریم الدین سے
ملے تھے۔ بڑی خاطر تواضع کی۔ پھر اپنی تمام دلچسپی کی چیزیں
انہیں بتلاتے رہے۔ کریم الدین، افضل محمد خاں کے اعلیٰ ذوق
کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ خصوصاً کتابوں کے تعلق سے۔
ہر قسم کی ایک سے بڑھ کر ایک کتاب انکی ذاتی لائبریری
میں موجود تھی۔ افضل محمد خاں نے کریم الدین کے ہاتھوں میں

ایک اعلیٰ درجہ کی فریم جو نہایت سلیقے سے ایک پلاسٹک
بکس میں رکھی ہوئی تھی، تھمادی اور کہا "دیکھئے میں جب
بیرون ملک سے ہندوستان لوٹ آرہا تھا تو مجھے اپنے
دوستوں نے بہت سارے تحفے دیئے، ایک ساتھی نے
مجھے یہ قیمتی تحفہ پیش کیا تھا۔ جس کی میں بڑی قدر کرتا ہوں۔
آپ ذرا اس تحفہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ پھر آپ جس مقصد کیلئے
تشریف لائے ہیں ہم اس معاملے پر گفتگو کریں گے۔ آپ تشریف
رکھیں، اطمینان سے اس فریم کو دیکھیں۔ میں کچھ ہی دیر میں
حاضر ہوتا ہوں۔ کریم الدین صوفے پر دراز ہوگئے اور نہایت
سکون سے فریم کو دیکھنے لگے جس میں نہایت ہی عمدہ خط میں
قرآن کریم کی چند آیات کا ترجمہ لکھا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد افضل محمد خاں کمرے میں داخل
ہوتے، کہنے لگے "ہاں تو بھائی کاروبار کے سلسلے میں میرا مشورہ..
"مجھے آپ کا مشورہ نہیں چاہیئے ...." کریم الدین
نے بات کاٹتے ہوئے فوراً کہا۔ افضل محمد خاں اسے نہایت
غور سے دیکھنے لگے۔ "کیوں بھائی! کیا بات ہے ....؟"
بات یہ ہے خاں صاحب کہ مجھے مشورہ مل چکا ہے۔" خاں صاحب
نے وضاحت طلب انداز میں پوچھا "کیا مشورہ مل گیا بھائی آپ کو؟"
کریم الدین نے اس فریم کو ان کے سامنے کرتے ہوئے بلند آواز میں
پڑھنا شروع کیا۔ "اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسا کاروبار
بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ اپنے مالوں اور اپنی
جانوں سے جدوجہد کرو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہوتے
وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تمہیں ایسے باغات میں
داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور عمدہ محلات میں
اور ہمیشگی کی جنتوں میں جگہ دے گا۔ یہی ہے عظیم الشان کامرانی۔!
اور ایک چیز جو تمہیں محبوب ہے، اللہ کی مدد اور قریبی فتح ہے!
اور اے نبی! اہل ایمان کو خوشخبری سنادو۔ (صف ۱۰ تا ۱۳)

از قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

★ کیلی فورنیا کے دیہات میں سب سے عمدہ گھر اسی کا تھا۔ اب دیہات مضافاتِ شہر ہی میں شمار ہوتے ہیں ان دنوں وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں تھا۔ ابھی ڈاکٹروں کی کھیپ خود اسی دیہات میں بھی تیار ہو رہی تھی۔ بچے شہروں میں پڑھنے کیلئے نکل چکے تھے۔ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور ٹیچر بن رہے تھے۔

مارٹن کا گھر اس دیہات میں سب سے خوبصورت گھر سمجھا جاتا تھا اس کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسز مارٹن بھی بہت حسین اور ملنسار تھیں۔ اتنے برسوں کی ازدواجی زندگی کے بعد آج مسز مارٹن اس قابل تھی کہ اس پر نظر پڑے تو ہٹنے کا نام نہ لے۔ بہت کم عمری میں مارٹن نے اس سے شادی کی تھی۔ آدھی عمر مارٹن نے شہر اور دیہات کے چکر لگانے میں گزار دی تھی۔ مگر مارٹن گزشتہ بارہ دنوں سے صاحبِ فراش تھا۔

فادر ولیم نے دیکھا کہ مارٹن کا آخری وقت آچکا ہے اس نے مسز مارٹن سے کہا۔ سب لوگ دعا کریں کہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے۔ مگر گیارہ دن بعد بھی وہ بغیر کھائے پیئے منہ کھولے چھت تکتا۔ آنسو ٹپکاتا، پڑا رہا۔ اب مسز مارٹن کے علاوہ فادر ولیم کو بھی مارٹن کا یوں حیات و موت کے درمیان معلق رہنا عذابِ جان محسوس ہونے لگا۔ فادر ولیم سبھی کے لئے ڈاکٹر، رہبر اور دینی کاموں کے پیشوا تھے۔ انہوں نے ایک دن گھر کے بچوں کو جمع کیا اور سبھوں سے دعا کیلئے کہا۔ اور کہا کہ اولاد کی دعا ہو تو ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ کچھ رشتہ دار بھی جمع ہوئے۔ انہوں نے سب نے ساتھ مل کر اس حالتِ نزع کے ختم ہونے یا مارٹن کی صحتیابی کی دعا مانگی۔ مارٹن ٹکٹکی باندھے دیدم دم نہ کشیدم سب کے چہرے دیکھتا رہا۔ آوازیں سنتا رہا، آنسو ٹپکاتا رہا۔ یوں مزید پانچ دن گزر گئے۔ اس بار چھوٹے سے چرچ میں دعا مانگی گئی۔ مگر مارٹن موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا رہا۔

ایک دن شہر کی بس ایک معمر عورت اور ایک سولہ ۱۶ سالہ لڑکی کو مارٹن کے گھر چھوڑ گئی۔ مسز مارٹن کو اس نے بتایا کہ مارٹن شہر میں ہلکے ہی گھر آیا کرتا تھا۔ دو ایک دن رہ کر واپس چلا جاتا تھا۔ چند روز پہلے پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے۔ میری بچی اس سے بہت ہلی ہوئی ہے سوسن اس کا نام ہے میرا نام لیلی ہے۔

مسز مارٹن نے بتایا کہ مارٹن گزشتہ ۲۰ دن سے سکرات کی حالت میں ہے۔ فادر ولیم نے کہا تھا کہ اگر اس کی اولاد میں سے کوئی دعا مانگے تو اس کی موت آسان ہو سکتی ہے۔ اچھا؟ لیلی نے کہا۔ جب وہ مارٹن کے نزدیک پہنچی تو سوسن آنکھوں میں آنسو لئے مارٹن کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔ مارٹن کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ منجمد ہو رہی تھی — لیلی نے مسز مارٹن کی آنکھوں میں دیکھا۔ دونوں ایکدوسرے کی آنکھوں کے سوالات پڑھ رہے تھے

★★★

چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

فراز

## M.H. SABOO SIDDIK INSTITUTION OF ENGINEERING & TECHNOLOGY

(Managed by the Board for vocational & Technical Education, Anjuman-I-Islam, Bombay 400,008)

8, Shepherd Road, Byculla, Bombay - 400 008

Admissions to various courses conducted by the Units of the M H Saboo Siddik Institution (1994-95)

| S.No. | Unit | Course | Intake | Duration |
|---|---|---|---|---|
| I | **College of Engineering:** (Affiliated to university of Bombay, and recongnised by the All India Council for Technical Education, Govt of India & The Institution of Engineers (India). | | | |
| | | i) Construction Engineering | 60 | 4 Years |
| | | ii) Production Engineering | 60 | 4 Years |
| | | iii) Automobile Engineering | 30 | 4 Years |
| | | iv) Electronics Engineering | 60 | 4 Years |
| II | **Polytechnic :** (Recognised by the Government) | | | |
| | (a) Full Time | i) Civil Engineering | 45 | 3 Years |
| | | ii) Mechanical Engineering | 60 | 3 Years |
| | | iii) Electrical Engineering | 45 | 3 Years |
| | | iv) Industrial Engineering | 60 | 3 Years |
| | | v) Computer Engineerig | 30 | 3 Years |
| | | vi) Interior Designing and Decoration | 80 | 2 Years |
| | b) Part Time | i) Civil Engineering | 30 | 4 Years |
| | | ii) Mechanical Engineering | 60 | 4 Years |
| | | iii) Electrical Engineering | 30 | 4 Years |
| | | iv) Industrial Engineering | 30 | 4 Years |
| | | v) Post Diploma Coures in Computer Maintenance | 60 | 1 Years |
| | (Timing 5 45 p m to 8 45 p m on all working days) | | | |
| (c) | Certificate Course | | | |
| | | i) Lincetiate in Radio Servicing (LRS) | 50 | 1 Years |
| | | ii) Licentiate in Television Servicing (LTS) | 25 | 1 Years |
| | | iii) Architectural Draughtsman | 25+25 | 2 Years |
| | | iv) Computer Operations | 25+25 | 6 Months |
| | | v) Refrigeration & Air Conditioning Mechanic (Evening Coures) | 25+25 | 6 Months |
| | | vi) Electrical Wireman | 25 | 6 Months |
| | | vii) Construction Supervisor (Part-Time) | 25 | 1 Years |
| III | **Industrial Training Institute:** | | | |
| | | i) Fitter | 16 | 2 Years |
| | | ii) Mechanic Motor Vehicle | 16 | 2 Years |
| | | iii) Refrigerations & Air Conditioning Mechanic | 16 | 2 Years |
| | | iv) Mechanic Diesel | 32 | 1 Years |
| | | v) Draughtsman (Mechanical) | 16 | 2 Years |
| IV | **Technical High School : VIII to X Standards** | | | |
| V | **Junior Colleges XI & XII Stds.:** (Vocational) | i) Mechanical Maintenance | 25 | 2 Years |
| | | ii) Electrical Mainttence | 25 | 2 Years |
| | | iii) Electronics | 25 | 2 Years |
| | | iv) Gen Civil Enginneering | 25 | 2 Years |
| VI | **Short Term Job Oriented** (Evening) Coures (STJOC) | | | |
| | | i) Refrigeration & Air Conditioning (Mechanic) | | |
| | | ii) Draughtman (Mechanical) | | |
| | | iii) Welder & Fabricator | | |
| | | iv) Turner & Fitter | | |
| | | v) Furniture Making & Designing (Carpentary) | | |
| | | vi) Wireman & Electrician | | |
| | | vii) Radio & Television Servicing | | |
| | | viii) Computer Programming | | |

**DR. K HUSSAIN**
**DIRECTOR**

NEWS

## ڈاکٹر عبدالکریم نائیک سائیکے ٹرسٹس ایسوسی ایشن کے صدر منتخب

بمبئی کے مشہور کنسلٹنٹ سائیکے ٹرسٹ (معالج۔ دماغی امراض) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو اتفاق رائے سے بمبئی سائیکو ٹرسٹس ایسوسی ایشن کا سال ۹۵-۱۹۹۴ء کے لئے صدر منتخب کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اس موقعہ پر اپنے صدارتی خطبہ میں دماغی امراض کے علاج میں مذہب کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نفسیاتی اور دماغی امراض کے علاج میں مذہب کے اخلاقی پہلو کافی معاون ثابت ہوتے ہیں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرنس علی خان اسپتال حبیب اسپتال، اور نور اسپتال میں اعزازی کنسلٹنٹ ہیں۔

## انجمن اسلام جنجیرہ آئی۔ٹی۔آئی مرود جنجیرہ ضلع رائیگڑھ میں داخلہ

انجمن اسلام جنجیرہ کے ماتحت چلنے والی ضلع رائے گڈھ کی واحد اقلیتی آئی۔ٹی۔آئی میں نصابی سال ۹۵-۹۴ء میں درج ذیل کورسس میں داخلہ کے لئے شائع شدہ داخلہ فارم و دیگر معلومات انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن مبلغ بیس روپیہ کی ادائیگی پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ موٹر میکانک۔ دو سالہ
۲۔ میکانک ڈیزل ایک سالہ
۳۔ ویلڈر ایک سالہ
۴۔ الیکٹریشین دو سالہ

مذکورہ کورسس میں سے الیکٹریشین کورسس میں داخلہ کے لئے امیدوار کا کم از کم دسویں جماعت کے سالانہ امتحان میں کامیاب جبکہ باقی ماندہ کورسس کے لئے مذکورہ امتحان ہونا لازم ہوگا نیز سبھی کورسس میں داخلہ کے وقت عمر کم از کم پندرہ سال اور زیادہ سے زیادہ پچیس سال ہونا چاہئے۔

داخلہ فارم (پُر کئے ہوئے) انسٹی ٹیوٹ میں جمع کرنے کی آخری تاریخ دسویں جماعت کا نتیجہ نکلنے کے دن سے دس روز کے اندر کی ہوگی۔

(پرنسپل مختار احمد خان)

## تقسیم انعامات

۳ رمئی سنہ ۹۴ء کو اردو اسکول وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کا سالانہ نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد جماعت اول تا ہفتم کے طلبہ میں اول تا سوم نمبر سے کامیاب ہونے والوں کو محمد علی بہری متوطن راجہ پور ضلع رتنا گری کی جانب سے جماعت المسلمین وڈولی کے صدر اسماعیل حسن ڈاورے صاحب کے ہاتھوں انعامات سے سرفراز کیا گیا۔

(توکل بھارتی صدر مدرس اردو اسکول)
(وڈولی)

## چھ روزہ کیمپ

انجمن اسلام جنجیرہ ڈی ایڈ کالج مہسلہ ضلع رائے کے پرنسپل نے نصاب نو کے مطابق سال اول کے طلبہ پر مشتمل محترمہ زیب النساء پٹیل اور محترمہ جبین الفاظی

کے زیر نگرانی ۱۸ اپریل تا ۲۳ اپریل ۹۴ء بمقام گونڈ گھر چھ روزہ سماج سیوا کیمپ منعقد کیا۔

کیمپ کے دوران طلبہ نے مختلف امور کو نہایت ہی حسن و خوبی کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا۔ بوقت ضرورت اردو اسکول گونڈ گھر کے صدر مدرس جناب اقبال علی سنگے کی رہنمائی اور جماعت المسلین گونڈ گھر کے سربراہوں نے بے لوث سربراہی کر کے اس چھ روزہ سماج سیوا کیمپ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں سونے پہ سہاگے اور موتیوں میں ڈھلنے کا کام کیا۔

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

## انجمن اسلام جنجیرہ سدی ظفر شنجانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے لئے امدادی پروگرام

انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ مجلس مروڈ کے زیر اہتمام مذکورہ انسٹی ٹیوٹ میں ایئر کنڈیشن اور ریفریجریشن کے اجراء کے لئے لگنے والی رقم کی فراہمی کی غرض سے ایک امدادی پروگرام ۳۰ اپریل ۹۴ء کی شب سر ایس۔ اے۔ ہائی اسکول کے گراؤنڈ پر منعقد کیا گیا اسی موقع پر ایک کا افتتاح پروگرام بھی منعقد کیا گیا جس کی صدارت حکومت مہاراشٹرا کے سابق وزیر اور موجودہ قانون ساز اسمبلی کے ممبر جناب رویندر جی راؤت نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر فلمی دنیا کے مایاناز مزاحیہ اداکار، پروڈیوسر اور ڈائریکٹر جناب محمود شریک ہوئے اور سوئنیر کا افتتاح کیا۔ پروگرام میں دیگر معزز مہمان کے طور پر جناب مشتاق انتولے ایم۔ ایل۔ سی جناب سدھاکر دانڈیکر صدر نگر پالیکا مروڈ جناب این۔ ایس۔ کبیر، محترمہ صبیحہ کبیر ڈریس ڈیزائنر، محترمہ نسیم، فلمی اداکارہ نے شرکت فرمائی۔

پروگرام میں کافی لوگ قرب وجوار سے شریک ہوئے اور مہمان خصوصی کے ذریعہ سنائے گئے لطائف نیز ان کی ہی آواز میں ان پر فلمائے گئے گانے، بے بی تبسم کے ذریعہ پیش کی گئی ممکری و لطائف نیز شیوالہ آرکسٹرا کے اداکاروں کی جانب سے پیش کیا گیا ہار رشو و دیگر گانوں سے پروگرام کے شروع سے آخر تک لطف اندوز ہوتے رہے۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جناب سلیم داماد، کنونیر پروگرام نیز جناب مشتاق احمد ورزی۔ چیرمین اور جناب مختار احمد خان پرنسپل ادارہ نے دن، رات محنت کی دیگر مقامی حضرات و مجلس منتظمہ کے اراکین نے بھی تعاون دیا۔

## جناب شمس الدین کی زیر صدارت کمیٹی

یکم مئی ۹۴ء کو اردو اسکول مورب تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جناب شمس الدین چکورے کے زیر صدارت مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل ضلع رائے گڈھ اقلیتی لسانی اردو ابتدائی اساتذہ کی تنظیم کا انعقاد عمل میں آیا

صدر۔ محمد صالح عبدالرحمٰن واکھوے
نائب صدر۔ خلیل حسین بہور
اعزازی صدر۔ شہاب الدین دیشمکھ
جنرل سکریٹری۔ قنبیر عباس مجاور
نائب سکریٹری۔ اقبال علی سنگے
کارگذار صدر۔ اکبر دستگیر ملاّ
خزانچی۔ قاسم محمد اسحاق دلوی
اراکین نسواں۔ منظورہ عبدالرزاق گھولے
" نشاط شوکت کوارے
صلاح کار۔ عبدالوہاب واکھوے
" حسین خان عثمان خان
" احمد عثمان درگیکر

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

## مروڈ، روہا، علی باغ اردو تنظیم کا قیام

۱۷ اپریل ۹۴ء کو اردو کیندر اسکول وہور تعلقہ مروڈ جنجیرہ ضلع رائیگڈھ میں اقلیتی اردو لسانی ابتداء مدرسین تنظیم ریاست کے صدر جناب شمس الدین چکورے کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد ضلعی اردو ابتدائی تنظیم رتناگری کے صدر جناب موسیٰ نیوریکر اور تعلقہ واپولی اردو تنظیم کے صدر جناب قنبیر جوگلے وغیرہ نے رہنمائی کرنے کے بعد متفقہ آراء سے مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل اقلیتی اردو لسانی ابتدائی مدرسین کی تنظیم کا انعقاد عمل میں آیا جناب حمزہ علی ملاّ کے ہدیہ تشکر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## راجہ پور ضلع رتناگری کے لئے فراہمی آب اسکیم

ضلع رتناگری کے دور دراز کے دیہات اور پہاڑیوں کے دامن میں آباد گاؤں والے اپریل مئی میں پانی کے لئے سخت پریشان ہوتے تھے۔ اگرچہ کوکن میں بھرپور بارش ہوتی ہے مگر پانی کا ذخیرہ کرنے کا معقول انتظام نہیں ہے اس لئے یہ پانی بہہ کر سمندر میں اور کھاڑی میں مل جاتا ہے اس لئے حکومت نے مناسب مقامات پر پانی روکنے کا انتظام کیا ہے۔

شہر راجہ پور کے لئے ایک کروڑ دس لاکھ روپئے کی لاگت سے شیل اسکیم کے تحت پانی سپلائی اسکیم پر عمل ہو رہا ہے راجہ پور کے صدر بلدیہ رما کانت مالیکر نے بتایا کہ شیل اسکیم کو حکومت نے منظوری دی ہے اور رقم بھی مختص کی ہے انہوں نے کہا کہ ممبر اسمبلی وجے کانت نے اسمبلی میں یہ مسئلہ پیش کیا تو حکومت نے اس پر توجہ دی اب امسال راجہ پور کے شہریوں کو مئی میں بھی پینے کے پانی کی تکلیف نہیں ہوگی۔

## قرآنی انسائیکلوپیڈیا

(وفانا) مولانا وحیدالدین خان کے اسلامک سنٹر کی جانب سے آئندہ برس تقریباً ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ایک قرآنی انسائیکلوپیڈیا شائع کیا جائے گا اس معلوماتی قرآن پر جامع انسائیکلوپیڈیا میں قرآن میں مذکورہ مقامات، اشخاص اور قرآنی حکایات کی تاریخ کے علاوہ قرآنی اصطلاحات کی ایک لغت بھی شامل ہوگی۔ مولانا وحیدالدین خان کی ادارت اور نگرانی میں زیر تصنیف اس انسائیکلو پیڈیا میں کئی مصنفین سے مدد لی جا رہی ہے۔

## بزم روشن کرلا

قریش نگر، کرلا بمبئی ۷۰ میں کوکنی برادری کا ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے جو پچھلے تیرہ سال سے عالیجناب عبدالغنی عبدالرحمٰن فقیہہ۔ احمد عثمان ٹھاکور اور عبداللہ اسحاق سالکوٹ کی زیر سرپرستی آپسی اتحاد و اتفاق کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ جس کے ذمہ مدرسہ تعلیم القرآن اور مسجد روشن کی نگرانی ایک اہم کارنامہ ہے۔

اس ادارے کا سالانہ جلسہ عام ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۹۴ء شب میں زیر صدارت عالی جناب احمد عثمان ٹھاکور انعقاد پذیر ہوا جلسہ کی نظامت دوست محمد شاداب صاحب نے کی۔

جلسہ کی تمام کارروائیوں کے بعد مندرجہ ذیل کامیاب طلباء کو خوبصورت ٹرافیاں تقسیم کی گئیں۔

۱۔ تبسم بنت حسین قاضی S.S.C.

۲۔ جاوید بن احمد مقری S.S.C.

۳۔ امین بن عبداللطیف اوچی S.S.C.

۴۔ فریدہ بنت عمر گڈیکر H.S.C.

نیز آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ ممبران کی درخواست پر عالیجناب دوست محمد شاداب کو بزم روشن کی سرپرستی میں شامل کیا گیا۔

۱۔ صدر احمد عبدالرحیم قاضی ۲۔ نائب صدر کمال الدین عبدالعزیز سارنگ ۳۔ جنرل سکریٹری۔ اسحاق علی پڑویکر۔ معاون سکریٹریز ۴۔ محمد طاہر ابوبکر پاؤسکر، ۵ غلام محمد اسحاق مقادم۔ ۶۔ خزانچی۔ محمد عبدالرحمٰن تاناجی۔ مینجنگ کمیٹی اراکین۔ ۷ عباس عبداللہ قاضی ۸ رفیق علی بلبلے۔ ۹ شاہنواز عنایت چپاڈکر ۱۰۔ رضوان عبدالرزاق پاؤسکر ۱۱۔ پرویز عبدالعزیز کھانگی۔

## ڈاکٹر ندیم اقبال رحمانی

### طبیہ کالج مالیگاؤں میں اول

اردو کے ممتاز صحافی و ادیب پروفیسر ڈاکٹر اکبر رحمانی کے فرزند ندیم اقبال رحمانی نے پونا یونیورسٹی سے بیچلر آف یونانی میڈیسن اینڈ سرجری (بی۔ یو۔ ایم۔ ایس) کا امتحان امتیازی حیثیت سے کامیاب کیا

ندیم اقبال رحمانی محمدیہ طبیہ کالج منصورہ مالیگاؤں کے طالب علم تھے۔ اس کالج کے تمام طلبہ وطالبات میں انہیں اول آنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ ایس. ایس. سی امتیازی حیثیت سے کامیاب ہونے کے بعد انہوں نے طبیہ کالج مالیگاؤں میں داخلہ لیا تھا ½ ۵ سالہ کورس انہوں نے مکمل کیا اور ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی ڈاکٹر ندیم اقبال رحمانی نے ایم. ڈی کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے ان کی اس شاندار کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم آئندہ کی ترقی اور کامرانی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

## کویت میں محفل مشاعرہ

معروف شاعر عبداللہ ساجد کی رہائش گاہ واقع سالمیہ کویت میں ۱۶ اپریل سنہ ۹۴ء کو جناب عبدالرزاق، پرکار (جو جنوبی افریقہ سے کویت تشریف لائے تھے) کے اعزاز میں ایک محفل مشاعرہ منعقد کی گئی جس میں کویت کے تقریباً سبھی شعراء شریک تھے۔ مشاعرہ کی صدارت کویت ٹائمز (اردو) کے مدیر جناب سعید صفدر نے فرمائی۔ نظامت جناب عنبر فتحپوری کے سپرد تھی۔

آخر میں مہمان خصوصی (صاحب اعزاز) جناب عبدالرزاق پرکار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں بزم ادب نامی تنظیم سید حسن، عبداللہ پرکار اور ابراہیم دلوی کی قیادت میں تعمیر ادب پر مامور ہے جو مشاعروں کے علاوہ شعراء کی کتب کی اشاعت کا بھی اہتمام کرتی ہے۔ تقریب کے اختتام پر کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ عبداللہ ساجد اس تقریب کے انعقاد پر داد کے مستحق ہیں۔

## رتناگری میں لسانی اقلیتی مدرسین

ضلع رتناگری میں چھ سو مدرسین تنظیم کے ممبر ہیں تنظیم کا مقصد اقلیتی مدرسین کے مسائل کو حل کرنا اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر لانا ہے۔ رتناگری ضلعی شاخ کے صدر موسیٰ کامل ینورکر۔ چیرمین جناب عبداللطیف یوسف مرکر، سکریٹری بشیر کھوت اور خازن کے عہدے پر عبدالرشید شیخ جناب فرائض انجام دے رہے ہیں

## یونانی میڈیکل کالج پونہ (مہاراشٹر)

کے سال چہارم کے طالب العلم معین عبدالاحد بوبیرے جو بھیونڈی ضلع تھانہ کے ایک کوکنی خاندان کے روشن چراغ ہیں تریوندرم (کیرالہ) میں منعقدہ آیورویدک میڈیکل کانفرنس میں شرکت کرکے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ یہ میڈیکل کانفرنس کوکمتور کی ایک فعال آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ہوئی تھی اور پہلی بار اس میں یونانی طب کے طلباء کو مدعو کیا گیا تھا۔

مسٹر معین بوبیرے نے یونانی اور ایورویک کے تعلق سے بہت سلجھی ہوئی تقریر کی تریوندرم کی اس کانفرنس میں آیورویدک آرتھوپیڈک کی ڈگری انہیں عنایت کی گئی اور اس طرح معین بوبیرے پہلے یونانی بون سیٹر بن گئے۔ معین بوبیرے نے اس سے قبل بھی کئی کانفرنسوں میں شرکت کر کے اپنی ذہانت کے جوہر دکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں میں شفا عطا فرمائے۔

دعاگو مقتدر، مشفقہ وعارف

## کوکن کی بندرگاہوں کا حال زار

مہاراشٹر کے ساحل سمندر کی لمبائی ۷۲۰ کلومیٹر ہے جبکہ اضلاع کوکن کے ساحلی علاقوں میں بندرگاہوں کی تعداد ۴۸ ہے اس میں ضلع سندھودرگ میں ۱۲، رتناگری میں ۸، رائے گڑھ میں ۱۷، تو ضلع تھانہ میں ۱۱ بندرگاہیں ہیں۔

ان چھوٹی بڑی بندرگاہوں میں ایک عرصہ سے بڑے پیمانے پر آمدورفت ہوتی تھی۔ ہزاروں افراد بحری سفر کرتے تھے اور اسی راستے سے مال کی نقل وحمل بھی ہوتی تھی خاص طور پر ماہی گیری کے لئے یہ بندرگاہیں فائدہ مند ثابت ہوتی تھیں۔

ان بندرگاہوں کی دیکھ بھال انگریزوں کے زمانے میں سینٹرل ایکسائز کلکٹر کے سپرد تھی

آزادی کے بعد ان بندرگاہوں کے کاروبار میں سدھار لانے کے لئے راؤ کمیٹی بنائی گئی جس نے چھ نکاتی پروگرام ترتیب دیا کوکن کے عوام کو امید تھی کہ ریاستی حکومت اس طرف توجہ دے کر نہ صرف بندرگاہوں کو استعمال کے قابل بنائے گی بلکہ مسافروں کے مسائل کی سمت توجہ بھی دے گی مگر اتنے سال گذر جانے کے باوجود اس سمت خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ ان بندرگاہوں سے سفر کرنے والوں کی تعداد ۴۲ سال قبل لاکھوں تک پہنچ گئی تھی اب مشکل سے بیس ہزار مسافر سفر کرنے پر مجبور ہیں اور سفر محفوظ نہیں ہے مگر دوسرا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے لوگ جان جوکھم میں ڈال کر سفر کرنے پر مجبور ہیں یہاں کے لوگوں کی مانگ ہے کہ ریاستی اس سمت توجہ دے اور کوکن کے بندرگاہوں کو قابل استعمال بنا کر آمد و رفت میں آسانی پیدا کرے۔

## لیڈران عوام کی صحیح خدمت انجام دیں

بمبئی کے ایک روزنامہ میں مضمون نظر سے گذرا جسے پڑھ کر ہر کوئی اقلیت کے اداروں اور ان کے ذمہ داروں کو جلی کٹی سنائے بغیر نہیں رہے گا۔ ایسا ہی واقعہ جناب انصاری کے ساتھ پیش آیا اس میں ملوث اس کی تین جوان لڑکیاں اور طلاق شدہ بیوی حلیمہ بی جس نے پبلک کمپلنٹ سینٹر (علی عمر اسٹریٹ۔ پائیدھونی) میں شکایت درج کی ہے۔

آج سے ۱۵ سال پہلے نو مسلم ہونے والا یوسف انصاری پھر سے (وید پرکاش اروڑا) ہندو ہوا (اپنی تینوں لڑکیوں سمیت) اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ جب اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اقلیت کے نام نہاد لیڈران کرسیبان اور عہدہ داران اپنے کرسیوں پر چپکے اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اگر اس کی صحیح رہنمائی ہوتی تو وہ اپنی لڑکیوں سمیت کبھی نہیں بھٹکتا اس نے جو کچھ بھی کیا ہے پریشانی کے عالم میں کیا ہے ہمارے نزدیک اس کی ذمہ داری ہمارے ہی لیڈران پر ہے۔ اللہ ان لوگوں کو عقل سلیم دے۔

اسی طرح وکھرولی کی رہنے والی ۲ بہنیں رضوانہ اور شبانہ ایک نے ہندو مذہب اختیار کر لیا اور دوسری نے کرسچن مذہب اور پھر وڈالا کی رہنے والی فاطمہ حسین و نو جس کے شوہر نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی دو سال سے عدالت میں مقدمہ جاری ہے اس کی والدہ خیر النساء نے دو سال لگاتار کوششیں کی کہ اس کی لڑکی کو کہیں داخلہ ملے اس نے بمبئی، ماہم اور ممبرا جیسے یتیم خانوں میں قسمت آزمائی کی مگر اسے کہیں بھی داخلہ نہ مل سکا پھر ایسے بچوں کا کیا ہوگا۔ ہمارے ادارے اور کرسیبان اس طرف متوجہ ہوں لوگ عوام سے بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں مگر عملی معنوں میں کچھ نہیں ہوتا چند لوگ ملیں گے جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کا ڈر ہوگا وہی عوامی خدمت انجام دیتے ہوئے ملیں گے باقی سب شہرت کے بھوکے ہیں۔

علی صالح مبین لیلیٰ حاجی علی میاں
عباس کربنکر
(عمر کھاڑی ویلفیر ایسوسی ایشن بمبئی ۹)

## پانچویں اور آٹھویں جماعتوں میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ TEST

مالیگاؤں، ناسک ناگپور سے موصولہ اطلاعات سے مظہر ہے کہ ہائی اسکول کا معیار بہتر بنانے کے لئے وہاں پرائمری اور مڈل پرائمری سے جو بچے ہائی اسکولوں میں داخلہ لینا چاہتے ہیں ان کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے جو طلباء ٹیسٹ میں شریک ہو کر کامیابی حاصل کرتے ہیں ان کی میرٹ لسٹ بنتی ہے اور اسی کے مطابق داخلہ دیا جاتا ہے سوالات کے پرچے اور جوابات کے لئے پیپر ہائی اسکول مہیا کرتا ہے معیار تعلیم بلند کرنے کے لئے یہ ایک مثبت قدم ہے کوکن کے تعلیمی ادارے بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔

## داپولی اربن بنک کا انتخاب

۲۴ اپریل کو ہوئے داپولی اربن بنک کے پانچ سال کیلئے لئے گئے الیکشن میں پرود گروپیو پینل کے سبھی امیدوار جیت کر آئے جناب قمرالدین کمال قاضی نے سب سے زیادہ ووٹ ۲۱۴۳ حاصل کئے دیگر کامیاب امیدواروں میں جناب عثمان شیخ حسن مینار اور محترمہ رضوانہ اسلم راجپورکر شامل ہیں اس الیکشن میں کانگریس کا ایک بھی امیدوار کامیاب نہیں ہوسکا۔ اسطرح جناب امین زین الدین دلوی، جناب قاسم عبدالغنی ہالدار اور شرف الدین عبدالکریم مقادم کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

## بھیونڈی میں پولیس افسران اور محلہ امن کمیٹی کا جلسہ

۲ مئی ۹۴ء کو رئیس ہائی اسکول بھیونڈی کے گراؤنڈ پر" محلہ امن کمیٹی" کا جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مہاراشٹر ڈائرکٹر جنرل آف پولس شیواجی باراؤکر نے فرمائی اس میں بھیونڈی کے سابق ڈی سی پی سریش کھاپڑے کی کتاب" بھیونڈی ذنگل ۸۴ء" کی رونمائی عمل میں آئی۔ اس جلسہ کے لئے تھانہ ضلع کے بیشتر پولس افسران اور تھانہ، کلیان، الہاس نگر اور نئی بمبئی کے امن کمیٹی کے ممبران بڑی تعداد میں موجود تھے۔

شری باراؤکر نے کہا کہ پولس یونیفارم پہنا ہوا شہری ہوتا ہے جب کہ عوام بغیر یونیفارم کے پولس ہوا کرتے ہیں ان دونوں کے باہمی تعاون سے ہی سماج میں شانتی اور ایکتا قائم رہ سکتی ہے۔

فلمی دنیا کی معروف شخصیت اسے کے ہنگل نے کہا کہ سیکولر نظریہ ہی اس ملک کی بقاء کا باعث بن سکتا ہے۔

جاوید صدیقی (فلم رائٹر) نے شریش کھوپڑے کو مبارکباد دی کہ انھوں نے فسادات سے بچنے اور بھائی چارہ پھیلانے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے پروفیسر ڈاکٹر عرفان فقیہ (پرنسپل ویمن کالج بھیونڈی) نے کھوپڑے صاحب کی اسلامی معلومات کی تعریف کی۔

جلسہ کی ابتداء میں جن لوگوں نے تقریریں کیں وہ سب کی سب پولس کی تعریف میں بول رہے تھے مگر نئی بمبئی میں امن کمیٹی کے جوان کارکن جناب اقبال کوارے نے شانتی سیوا کی طرف جلسہ کا رخ موڑتے ہوئے اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کی ابتداء کی۔ "تیرے میرے شیشے کے گھر، میں بھی سوچوں تو بھی سوچ ۔ پھر کیوں ہیں یہ ہاتھ میں پتھر میں بھی سوچوں تو بھی سوچ"

اقبال کوارے کی پانچ سات منٹ کی مختصر تقریر کو حاضرین نے بے حد پسند کیا۔

## مہسلہ میں شرعی اسلامی بینک کا شاندار افتتاح

مہسلہ ضلع رائے گڑھ میں شریعہ اسلامی مالیاتی و سرمایہ کاری کمپنی (انڈیا) لیمیٹیڈ کا افتتاح ۱۸ اپریل ۱۹۹۴ء کو مولانا عبدالخالق ریاض صاحب پیش امام جامع مسجد مہسلہ کے ہاتھوں ہوا پروگرام کی صدارت جناب محمد شریف بوسوارے صدر جماعت المسلمین نے کی۔

ناظم حسن انوارے منیجر شریعہ بینک نے بنک کا تعارف طریق کار اور مختلف اسکیموں کو پیش کیا۔ خالد رگار صاحب نے کہا کہ سودی کاروبار سے پیسہ گھٹتا ہے اور زکاۃ سے بڑھتا ہے۔ سلیمان ماہمی ایڈیٹر فوزان نے کہا کہ شریعہ اسلامک بنک کے لئے مہسلہ کا انتخاب ایک صحیح انتخاب ہے جگدیش بھگت گورنمنٹ آڈیٹر نے بینک کے مالیاتی نظام فنڈ اور کارکردگی پر مختصر روشنی ڈالی اس موقعہ پر متعدد صحافی اور سماجی کارکن بھی شریک تھے۔

نامہ نگار شکیل شاہ جہاں

## شمسی توانائی سے چلنے والی کار

(فانا) لاہور میں حال ہی میں منعقدہ صنعتی نمائش میں شمسی توانائی سے چلنے والی ایک کار کو ایک پاکستانی ضیاء چودھری نے پیش کیا۔ شمسی توانائی استعمال ہونے کی وجہ سے یہ کار بہت ہی کفایتی ہے اور اس کے تمام پرزے پاکستان کے عام بازاروں میں سستی قیمت پر دستیاب ہیں۔ آٹو رکشہ سائز کی دو سیٹوں والی اس کار کو بڑے پیمانے پر تیار کرنے کیلئے اسپانسرز نہیں مل رہے ہیں۔

# الامین ڈائگنوسٹک سینٹر کا افتتاح

۸ر اپریل سنہ ۹۴ء کو اندھیری (ویسٹ) بمبئی میں الامین ڈائگنوسٹک سینٹر کا افتتاح الامین تحریک کے بانی ڈاکٹر ممتاز احمد خان نے کیا۔ اس موقعے پر الامین کے منیجنگ ڈائرکٹر اور ممبر آف پارلیمنٹ رحمٰن خان صاحب نقش کوکن کے مدیر ڈاکٹر عبدالکریم نایک صاحب، الامین کے جنرل منیجر سید اقبال احمد ریجنل منیجر ایم۔ اے۔ مجید و عبدالرشید اور دیگر معزز مہمانان موجود تھے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نے اپنی تقریر میں الامین تحریک کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ اب صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ برصغیر میں لوگوں کے توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔ اکثر تحریکیں شروع ہوتی ہیں اور دب جاتی ہیں۔ لیکن یہ واحد تحریک ہے جو کامیابی کے ساتھ منزل کی جانب گامزن ہے۔ ڈاکٹر ممتاز احمد خان نے اپنی تقریر میں کہا کہ الامین تحریک کے قیام کو تقریباً ۲۸ سال ہو چکے ہیں۔ اس درمیان ملک و ملت کی فلاح کے لئے کئی کام کئے گئے۔ تحریک کی کامیابی کی وجہ بتلاتے ہوئے آپ نے کہا کہ اللہ نے ہمیں ایسے مخلص لوگ دئے ہیں جو خلوص اور لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں آپ نے سینٹر کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

جناب ایم، مجید، مسٹر عبدالرشید، نثار احمد خان، قاضی زکریا قمر وغیرہ پیتھالوجسٹ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ظہیر قاضی، ڈاکٹر عبدالکریم نایک، ڈاکٹر تسنیم اور محترمہ شہناز شیخ نے اپنے خدمات الامین ڈائگنوسٹک سینٹر کو پیش

کی ہیں۔

آخر میں الامین اسلامی مالیاتی ادارے اندھیری شاخ کے برانچ منیجر زاہد حسین باجی نے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

(نامہ نگار مظاہر الحق شمسی)

# جنجیرہ مروڈ میں اکادمی کا سیمینار و مشاعرہ منسوخ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے جنجیرہ مروڈ میں ۱۴ر مئی کو سیمینار و مشاعرہ منعقد کیا گیا تھا۔ انجمن فروغ ادب مروڈ کے تعاون سے اس سیمینار و مشاعرے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے تھے۔

ساحل سمندر کے دربار روڈ مسجد کمپاؤنڈ میں آراستہ شامیانہ سب کی توجہ کا مرکز بن گیا تھا۔ اکادمی کے صدر جناب ہارون رشید، سیمینار کے شرکاء اور مہمان شعراء کی آمد نے ذوق رکھنے والے حضرات میں جوش و خروش پیدا کیا تھا لیکن اسی دن غیر متوقع پر رونما ہوئے ناسازگار حالات کی وجہ سیمینار و مشاعرہ منعقد نہ کیا جا سکا اور اسے مجبوراً منسوخ کرنا پڑا۔

(خالد آرائی ممبر اردو اکادمی)

نقش کوکن خطۂ کوکن کا آرگن ہے
اسے گھر گھر پہنچایئے

# رتناگیری میں برکت کارپوریشن

۶ر مئی ۹۴ء بروز جمعہ برکت انویسٹمنٹ کارپوریشن کی رتناگری شاخ کا افتتاح مہمانِ خصوصی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا جلسہ کی صدارت جناب عبدالغفار چوگلے نے فرمائی اور جناب عبدالوہاب دلوی نے بیت النصر اور گروپ کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔

جناب عبداللہ پانگر، جناب شرف کمالی، جناب بشیرالدین ملّا اور جناب محمد اشفاق صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اسی موقعہ کے لئے لکھی ہوئی نظم جو جناب شرف کمالی صاحب نے جلسہ میں پڑھی تھی ۱۴ ہم صفحہ پر ہدیۂ قارئین ہے۔ جلسہ کے آغاز میں جناب سعید محمد پرکار نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور جناب جاوید بغدادی کے اظہارِ تشکر کے بعد جلسہ برخاست ہوا

# مہاراشٹر اسٹیٹ حج کمیٹی کی تشکیل نو

حکومت مہاراشٹر نے مہاراشٹر اسٹیٹ حج کمیٹی کی تشکیل نو کرتے ہوئے اس کے ۴۵ ممبران کا اعلان کیا ہے۔ وزیر تعلیم سلیم زکریا اس کمیٹی کے چیرمین جبکہ حاجی بشیر موسیٰ پٹیل (ایم ایل اے) وائس چیرمین ہوں گے۔ مہاراشٹر قانون ساز کے دیگر آٹھ ممبران نہال احمد، سید احمد، پروفیسر جاوید قادن صابر شیخ، اے آر خان، حاجی شبیر سیٹھ، مشتاق انتولے، یونس شیخ شامل ہیں، جبکہ بمبئی کے کونسلروں میں ایم آئی پٹیل سید محمد ہادی، موسیٰ بینر والا کے نام شریک ہیں اور اسی طرح بمبئی شہر سے ڈاکٹر حسین ٹھاکور سید عبدالرشید۔ سید ظہیر عباس رضوی، اختر حسن رضوی احمد ابراہیم گاڑی والا، محمد الطاف پٹن والا منصور میاں احمد لطیف مرچنٹ، شیخ محمد شریف صابر یاسین، ابراہیم برادر معصوم حسین، ماہم علی آر، ناصر، طاہر بھائی کیاسی، یوسف زردیر شامل ہیں۔ اورنگ آباد سے شیخ محمد مشتاق احمد، معین اسداللہ خان مظفر سید حسین (تھانہ) شجاع الدین نظام الدین انصاری (تھانہ) معین الدین کوکنے ناسک، محمد نور ملا رائے گڈھ ضلع) ایم ڈی نائیک رتناگری ضلع) رئیسہ شیخ احمد نگر ضلع) مجیب الدین پٹیل (لاتور ضلع) محمد ابراہیم شیخ (جلگاؤں ضلع) سراج دیشمکھ بیڑ ضلع) ایڈوکیٹ مجید قریشی (ملڈانہ ضلع کو بھی ممبر شپ دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے سرکاری ممبران میں بمبئی کے میونسپل کمشنر اور پولس کمشنر بھی ہوں گے۔

۲۶ر اپریل کو ریاستی حج کمیٹی کی ۴۵ رکنی مجلس کا اعلان ہوا تھا لیکن ۶ر مئی کے اپنے دوسرے حکم نامے کے ذریعہ اب ۴۸ رکنی مجلس کا اعلان کیا گیا ہے۔

نئی مجلس میں ممبئی سے مصباح عالم، عبدالقیوم نشتر اور شفیع ریڈیو والا کو جبکہ بیڑ سے رستم خان پٹھان، جالنہ سے محمد اسماعیل ہدولے، ناگپور سے محمد صدیق پٹیل اور اکولہ سے سیٹھ ناطق الدین خطیب کے نام شامل ہیں۔

ممبر سکریٹری کی ذمہ داری مسز کے ایس سید ڈپٹی سکریٹری محکمہ داخلہ کو سونپی گئی ہے پونہ سے ریاض استاد احمد خان اور ناگپور سے محمد صدیق پٹیل کو لیا گیا ہے۔

# مروڈ میں الوداعی جلسہ

۹ر اپریل ۹۴ء کو جناب محمود محمد چوگلے پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول جونیر کالج مروڈ کی سبکدوشی پر ایک اعزازی جلسہ الحاج عبداللہ علی گھرٹکر (صدر انجمن) انعقاد پذیر ہوا جس میں انجمن اسلام جنجیرہ کے جنرل سکریٹری جناب عبدالرحمٰن دفعدار بطور مہمانِ خصوصی شریک تھے انجمن کے نائب صدر جناب سلیم داماد، خازن جناب زین العابدین عیدروس جوائنٹ سکریٹری مشتاق احمد ورزی بھی شریک محفل ہوئے۔

پرنسپل صاحب موصوف ۳۱ر مارچ ۹۴ء کو اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوئے مگر تعلیمی سال کے اختتام تک اپنی خدمات انجام دینے کی ڈیپارٹمنٹ نے اجازت دی۔

صاحبِ اعزاز کی خدمات کو سراہتے ہوئے اسٹاف ممبران اور طلباء وطالبات نے پرنسپل موصوف کے

# خوابِ سحر

جمعہ ۶ مئی ۱۹۹۴ء

برکت انویسٹمنٹ کارپوریشن رتناگری شاخ کے افتتاح پر پڑھی گئی

## شرف کمالی

شریعت مولویوں کے بنانے سے نہیں بنتی
شریعت یعنی سیدھی راہ ایمان وہدایت کی
ہدایت جنگ آلودہ دلوں میں در نہیں آتی
یہ دولت نیک بندوں کے لئے مخصوص ہے گویا

عمل جب نیک ہوتے ہیں شریعت آہی جاتی ہے
اگر ایمان کامل ہو ہدایت آہی جاتی ہے
مگر ہر قلب مومن میں یہ دولت آہی جاتی ہے
اسی سے دین اور دنیا میں برکت آہی جاتی ہے

یہی وہ خیر و برکت ہے جو فرمانِ الٰہی ہے
وہی قرآن کہ جس سے عقل و دانش نے جِلا پائی
خدایا! بندۂ عاجز ہیں ہم مختارِ کل ہے تو
دلوں کو تو ہمارے نورِ ایمان سے منوّر کر

اسی برکت کے حق ہونے میں قرآن کی گواہی ہے
خلافِ عقل و دانش جو عمل ہے وہ تباہی ہے
جہانِ آب و گِل میں صرف تیری بادشاہی ہے
جہاں ہم ہیں وہاں کفر و ضلالت کی سیاہی ہے

جہاں ہم ہیں وہاں پر اکتساب سود جائز ہے
سیاسی عالموں نے دین کا ڈھانچہ بدل ڈالا
اسے فرسودہ کہنے سے ہمارا کچھ نہ بگڑے گا
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

جہاں ہم ہیں وہاں مذہب پہ بھی غالب سیاست ہے
دریدہ دہن اب کہتے ہیں فرسودہ شریعت ہے
شریعت نسل آدم کے لئے روشن حقیقت ہے
سیاست لاکھ سر پٹکے حقیقت پھر حقیقت ہے

حقیقت ہی پہ بیت اللہ کی بنیاد قائم ہے
اصول ایسے کہ جو ضامن ہیں فتح و کامرانی کے
خوشا اے رتناگری کھلنے کو ہے برکت کا دروازہ
اصول دین سمجھ کر اپنا کاروبار کرتے ہیں

کہ مستحکم ہے، بنیاد اسلامی اصولوں پر
کمندیں ڈال سکتے ہیں یقیناً یہ ستاروں پر
یہ مومن ہیں بھروسہ ہے انہیں اپنے نصیبوں پر
ہماری قوم کو ہے فخر ایسے نوجوانوں پر

مناسب وقت ہے خواب سحر سے جاگنا ہوگا
بچھڑ کر کارواں سے رہزنوں سے بچ نہیں سکتے
اٹھو احساس کو اپنے جھنجھوڑو ورنہ اے یارو

مبارک وقت ہے مشرق سے سورج کے نکلنے کا
کیا ہے عزم جاںداروں نے مل کر ساتھ چلنے کا
خدا کا قول صادق ہے نہیں یہ قول ٹلنے کا

"خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ احساس ہو جسے آپ اپنی حالت کے بدلنے کا"

نقش کوکن

جون سنہ ۹۳ء

کمپوشی کی دیسپور جماعت المسلمین کی جانب سے موصوف کو ایک سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا۔

جناب یوسف میاں خان زادہ (مدرس اسکول ہذا) نے اظہارِ تشکر فرمایا۔

## سارنگ اردو اسکول میں الوداعی جلسہ

۲۸ اپریل کو سارنگ اردو اسکول تعلقہ داپولی کے جماعت ہفتم کے طلباء و طالبات کو اسکول کی جانب سے جناب محمد صاحب بھار و نے کے زیر صدارت الوداعی جلسہ دیا گیا۔ خصوصی مہمان کے طور پر جماعت المسلمین سارنگ کے خزانچی حسن عباس مقدم حاضر تھے۔ پنجم اور ششم کے طلباء نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں اپنی اپنی رائے پیش کی اسکول کے صدر مدرس عبداللہ ویلیے، اعجاز اور عرفان جناب نے ہفتم کے طلبہ کو نصیحت کے طور پر اپنی رائے دی ہفتم کے طلباؤں نے اپنے اعزاز کے جواب میں اس اسکول اور معلم حضرات کے شکریہ ادا کرتے ہوئے اسکول کو اسٹیل کی چیزیں انعام کے طور پر دی۔

## شہر پونہ میں "یادِ اقبال" کی گرما گرم محفل

۳۰ اپریل کو مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام "یادِ اقبال" کا تاریخی ادبی جلسہ و طرحی مشاعرہ کیف و نشاط کے ساتھ چلا دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ لائبریری کا مرکز ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور سامعین میں بیرون شہر کے بھی معزز افراد شامل تھے شعراء نے اقبال کے مصرعہ

"تیرے دشت و در میں مجھ کو وہ جنون نظر نہ آیا"۔ پر اپنی خوبصورت طرحی غزلیں پیش کرکے داد و تحسین بٹوری۔ مہمان شعراء میں رضا صاحب عبدالاحد ساز اور راشد فیضی آبادی زیادہ پسندیدہ رہے کالی داس گپتا رضا کی صدارت و عبدالاحد ساز کی نظامت نے رونق و جوش کو دوبالا کر دیا۔

جلسہ کا آغاز مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی طرف سے شہر پونہ کے چار ایوارڈ یافتہ جناب منظور الحسن انیس چشتی، قاضی مشتاق احمد و ملک تاسے کی گلپوشی اور ممبر اردو اکیڈمی جناب حسن عباس نظرت مہتمم بزم کی افتتاحی تقریر سے ہوا۔

مشاعرہ کے آغاز میں جناب انیس چشتی نے ایک مقالہ بعنوان اقبال کا تہذیبی ورثہ" پڑھا جسے بہت سراہا گیا۔ محترمہ سنگیتا جوشی، الہی جمعدار، سدھاکر راؤ طرحی غزل پڑھنے والے ایسے شاعر تھے جن کی مادری زبان اردو نہیں مراٹھی ہے صاحب صدر کی مرصع غزل کے بعد حاضرین کی تواضع و ضیافت کی گئی اور پھر غیر طرحی دور شروع ہوا

## تیل پائپ لائن کی مرمت

(فانا) عراق اور ترکی اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ ترکی کے علاقے سے جو تیل پائپ لائن گذرتی ہے اس کی مرمت کی جائے گی تاکہ عراق اقوام متحدہ کی مجوزہ ہدایات ختم ہوتے ہی اس لائن سے اپنی خام تیل کی برآمدات کا سلسلہ شروع کر سکے۔

۹۸۶ کلو میٹر لمبی یہ پائپ لائن شمالی عراق کی کرکک آئیل فیلڈ سے ۲ر لاکھ بیرل خام تیل پہنچایا جاتا ہے جو عراق کے خام تیل برآمد کرنے کی نصف مقدار سے زیادہ ہے۔ عراق پر سلامتی کونسل کی تجارتی اور اقتصادی پابندیوں کے نتیجے میں یہ پائپ لائن ۱۹۹۰ سے زیر استعمال نہیں ہے۔

## N.K.T.F. پروگرام کی کفالت

### نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیاں

اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں میں نہ صرف مقبول ہوئی ہیں بلکہ اس کے سودمند اثرات سے خوش ہو کر کئی علم دوست حضرات اس امر کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ وہ کہیں نہ کہیں N.K.T.F. پروگرام کی کفالت فرمائیں اسلئے یہ کہ Sponsored اسپونسرڈ پروگرام ہوا کرتے ہیں جنہیں ایک معینہ مدت میں ہی انجام دینا پڑتا ہے۔ وقت کسی کے روکے نہیں رکتا۔ لہٰذا N.K.T.F. کے

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں۔

## درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب عبداللطیف یونائیک | بھگاؤں ۔ بمبئی |
| جناب اشتاق احمد درزی | جنجیرہ مروڈ |
| جناب حسینہ کے کھمائے | ایرولی ۔ نئی ممبئی |

## بیرون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب احمد عباس دلوی | کیپ ٹاؤن |
| جناب یونس کیم نیکو | لنکاشائر انگلینڈ |
| جناب عبدالرحمن پٹیل | سعودی عربیہ |
| جناب یوسف بھاروے | انگلینڈ |

صفحہ ۳۲ کا بقیہ

| | |
|---|---|
| صدر ۔ عبدالرشید | (ناگوٹھنہ) |
| نائب صدر ۔ نذیر شالکر | (ردہا) |
| جنرل سکریٹری ۔ نثار احمد ملی شیخ | (دانگاؤں) |
| نائب سکریٹری ۔ احمد ابوبکر کالوکھے | (کوکبن) |
| سکریٹری ۔ محمد رفیع قطب الدین پٹیل | (سنگمیشور) |
| خازن ۔ خلیل احمد حسین بہور | (سنگمیشور) |
| نائب خازن ۔ فرید زین الدین صدیق | (اگر گاؤں) |
| خواتین اراکین ۔ فرزانہ عبدالرحمن خانزادہ (سنگمیشور) منظورہ عبدالرحمن گھوڑے (جانید عالی) | |

مولانا کا (۱) امین الدین قطب الدین لوگڑے صدر مدرس اردو اسکول ٹنگیرے (۲) جناب وزیر حسن اسمٰعیل پنگارکر صدر مدرس اردو اسکول بھگاؤں (نامہ نگار ۔ فوٹو گرافی)

کارپردازان بہر صورت انتظام کر لیتے ہیں اور اس طرح ہمارے کچھ خیر خواہ علم دوست صاحبان خیر کی خواہش دل ہی دل میں رہ جاتی ہے۔ لہٰذا ہم درخواست کرتے ہیں کہ اگر کچھ حضرات ضلعی سطح کے پروگرام کی یا فائنل پروگرام کی کفالت فرمانے کے خواہشمند ہوں تو وہ اپنی خواہش کا اظہار فرمائیں۔ S S C کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں ہمارے پروگرام کی منصوبہ بندی شروع ہوجائے گی لہٰذا پتہ ذیل پر رابطہ قائم فرمائیں

**مبارک کاپڑی**

پروگرام آرگنائزر ۔ N.K.T.F.

۲۵۵ ر ایس وی پی روڈ ۔ ڈونگری

بمبئی ۹ ۔ فون نمبر ۳۷۱۰۹۹۹

### شادی خانہ آبادی

**شاہین دیشمکھ ۔ اقبال بامنے**

نقش کوکن کے پرانے خیر خواہ جناب اسمٰعیل ابراہیم بامنے متوطن دابھول ضلع رتناگیری کے فرزند اقبال (جو بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں انجینئر کے عہدہ پر فائز ہیں) کی شادی [illegible] صالح خان دیشمکھ متوطن تو ژیل ضلع رائے گڑھ کی دختر شاہین کے ساتھ ۲۸ مئی ۹۴ء کو رضوی کالج گراؤنڈ پر باندرہ بمبئی میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

# شادی خانہ آبادی

## قیصر علی، یاسمین، دلاور حسین، سعیدہ بیگم

سارنگ اسکول کے صدر مدرس اکیل بھارتیہ شکشک سنگھ کے رتنا گری ضلع اور ممبئی ہندی ودیا پیٹھ کے منڈنگڈھ تعلقہ پرمکھ جناب عبداللہ عبدالقادر ویلیلے کے صاحب زادے قیصر علی کی شادی ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے جناب محمد حسین غیبی کی دختر یاسمین کے ساتھ اور دلاور حسین کی شادی ڈابھٹ گاؤں کے ایک سماجی رکن اور ریٹائر پرائمری مدرس حسن باواکھانچے کی دختر سعیدہ بیگم کے ساتھ ۱۴ اپریل کو جناب ویلیلے کے رہائشی مقام مراد پور میں انجام پائی اس تقریب میں مختلف مذاہب کے لوگوں نے شرکت کرکے دولہا دلہن کو مبارکباد پیش کی۔

## عارفہ سارنگ، ایاز پاوسکر

بازار محلہ، ہرنئی تعلقہ داپولی کے سوشیل ورکر اور گرام پنچایت کے نائب سرپنچ جناب ابراہیم داؤد سارنگ کی دختر عارفہ کی شادی جناب عبدالغنی وجیہ الدین پاوسکر مقیم کویت کے برخوردار ایاز کے ساتھ یکم مئی ۹۴ء کی صبح جامع مسجد بازار محلہ ہرنئی میں انجام پائی۔

## محسنہ پاوسکر، دلاور پربھولکر

بازار محلہ ہرنئی کے تعلقہ داپولی جناب عبدالغنی وجوالدین پاوسکر فلحال مقیم کویت کی صاحبزادی محسنہ کی شادی اُنہار کی معروف شخصیت جناب وجیہ الدین پربھولکر کے صاحبزادے دلاور (فارمیسٹ ہندوجہ ہسپتال) کے ساتھ یکم مئی ۹۴ء کی صبح جامع مسجد بازار محلہ، ہرنئی میں انجام پذیر ہوئی۔

## یاسمین ٹھاکور، عبدالرؤف ٹھاکور

جناب غلام حسین ٹھاکور کے فرزند عبدالرؤف اور جناب احمد عبداللہ ولد عبداللہ شمس الدین ٹھاکور کی دختر یاسمین بیگم کی شادی خانہ آبادی بروز اتوار یکم مئی ۱۹۹۴ء کو ٹھاکور واڑی، تعلقہ دیوگڈھ ضلع سندھو درگ میں انجام پائی۔

شریمتی نجمہ اور شیخ عثمان کی طرف سے جناب احمد عبداللہ ٹھاکور اور ان کی اہلیہ مریم ٹھاکور دولہا عبدالرؤف کی بہن حسن فاطمہ کاسکو دلی مبارکباد

## روبینہ گھلٹے، ڈاکٹر امتیاز

کالینہ، کرلا ممبئی کے نوجوان ڈاکٹر عبدالعزیز یوسف مقدم کے بھائی ڈاکٹر امتیاز متوطن ماندیولی ضلع رتنا گری کا عقد مسعود ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ کپتان عبدالعزیز عبدالکریم گھلٹے (متوطن اسرول تعلقہ جنجیرہ مرود ضلع رائے گڈھ) کی دختر روبینہ بیگم کے ساتھ ۱۵ مئی ۹۴ء کو بحسن و خوبی انجام پایا

## فرزانہ بیگم　　محمد انور

لندن کے جناب محمد انور ابن عبدالشکور شیخ کی شادی فرزانہ بیگم بنت عبدالغفور کھرس کے ساتھ ۲۵ مارچ ۹۴ء کو نیروبی میں انجام پائی۔

## ندیم احسانے　　نیلوفر دیشمکھ

دہور ضلع رائے گڈھ کے مرحوم عبدالرحمٰن احسانے کے فرزند ندیم کی شادی جناب اسمٰعیل خان دیشمکھ (ایر ٹور ٹریل) کی دختر نیلوفر کے ساتھ ۲۷ مارچ ۹۴ء کو دہور میں انجام پائی۔

(نامہ نگار محمد سعید کنگے)

## نزہت　　افضل

جناب عبدالغنی قاسم اور محترمہ نجمہ عبدالغنی کی دختر نزہت کی شادی جناب افضل ابن کمال خان کے ساتھ ۲۷ مئی ۹۴ء کو اندھیری (ممبئی) میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

## محمد خالد　　یٰسمین
## اور
## محمد حسن　　سیما

جناب محی الدین حسن خطیب کے فرزند محمد خالد کی شادی یٰسمین بنت ابوبکر شیخ کے ساتھ اور محمد حسن کی شادی سیما بنت احمد خطیب کے ساتھ ۲۵ مئی ۹۴ء کو جامع مسجد ممبئی میں انجام پائی۔

## روہا ضلع رائے گڈھ میں اللہ کا گھر آپ کی مالی امداد کا طالب

روہا ضلع رائے گڈھ پن کوڈ ۴۰۲۱۰۹ میں جامع مسجد بہت ہی خستہ حالت میں تھی۔ چونکہ قرب وجوار میں انڈسٹریل ایریا ہے اس لئے روزگار کیلئے غریب مسلم نوجوان یہاں آ رہے ہیں۔ نمازیوں کو ناکافی جگہ کی وجہ سے بڑی پریشانی ہوتی تھی۔ اسلئے ٹرسٹیان نے اس مسجد کو شہید کر دیا۔ تعمیر نو کا کل تخمینہ ۲۵ لاکھ روپے سے زائد ہے۔ مقامی لوگ اس خرچ کو برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اسلئے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ تعمیری کام کیلئے سمینٹ، اسٹیل، ریت وغیرہ سامان سے مدد کریں۔ نیز مالی امداد بھی دیں۔ چونکہ کنسٹرکشن کا کام جاری ہے اسلئے بروقت ملنے والی امداد سے ہم انشاء اللہ جلد از جلد اس مسجد کو تعمیر کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے اور اسکی تعمیر کے سلسلے میں جو بھی مدد کرتا ہے وہ اللہ کے یہاں بہت ہی اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں زائد معلومات کیلئے بمبئی میں جناب ہاشم احمد چوگلے معرفت انصاری ایڈورٹائزرس، تاڑدیو ایئر کنڈیشن مارکیٹ، پہلا منزلہ آفس نمبر ا بمبئی ۴۰۰۰۳۴ فون نمبر ۴۹۴۷۴۴۹/۴۹۲۶۶۹۴ سے رابطہ قائم کریں۔ نیز امدادی سامان اور رقومات ہمیں براہِ راست روانہ کریں۔

**اپیل کنندگان:** ● حسین میاں عبدالغفور شیٹھے (صدر، جامع مسجد روہا) ● فرزند علی شیخ محمد روگے (نائب صدر جامع مسجد) ● عثمان نورے اور عمر صاحب مایکر (جنرل سیکریٹری) ●

**نیز جملہ اراکین جامع مسجد ٹرسٹ روہا ضلع رائے گڈھ**

**نوٹ:** کوکن کے اضلاع نیز دیگر مقامات پر چندے کیلئے جامع مسجد ٹرسٹ کے ذمہ دار صاحبان آپ کے پاس آئیں گے جن کے پاس ضروری تصدیق نامے بھی ہوں گے۔

## کوکن اسپتال مُوربہ کا افتتاح

کوکن اسپتال موربہ کی شاندار عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے الحاج اسحاق داؤد ہرنیکر نے کہا کہ دس سال قبل عمارت کی تعمیر کا آغاز ہوا تھا۔ بعد میں کام بند ہوا اور تعمیرِ نو کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو میں نے اور میرے دوست حاجی عبدالرحمٰن برے، حاجی احمد دھنشے، حاجی احمد علی برے اور جماعت المسلمین موربہ کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے تمام ممبروں اور عہدیداروں نے اس کی تعمیر کی سمت توجہ مرکوز کی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم سب کے مالی تعاون سے آج اسپتال کا افتتاح ہو رہا ہے اس کام کو مکمل کرنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

یہ افتتاحی جلسہ ۱۰ رمئی کو موربہ میں منعقد ہوا تھا جس کی صدارت رائے گڈھ ضلع پریشد کے صدر سنیل تٹکرے نے کی۔ مہمان خصوصی میں رویندر راوت، اشوک سابلے (ممبران اسمبلی) بیگم ریحانہ اندرے موجود تھے علاوہ ازیں ڈاکٹر خلیل مقدم، ڈاکٹر شہناز مقدم، عبدالستار انتولے، ڈاکٹر اے کے لامبے، ڈاکٹر نظیر جولے، مشتاق انتولے، ڈاکٹر اے اے دیشمکھ، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور سلمان ہاسمی بطور خاص مدعو تھے۔ موربہ میڈیکل سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر محمد قاسم راوت نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر سیتا ونائیک کان ڈاکٹر لامبے ہر ماہ کے چوتھے اتوار کو مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

گوکھلے نے اپنی ۵ ۲ رایکڑ زمین موربہ میڈیکل سوسائٹی کے حوالے کرنے کا اعلان کیا جو داپولی میں ہے انہوں نے کہا کہ عوامی فلاح کا پروجیکٹ قائم کرنے کیلئے وہ زمین بطور عطیہ دے رہے ہیں جبکہ پوربندر میں رہنے والے حاجی انور جو ساؤتھ افریقہ کے بزنس مین ہیں آٹھ لاکھ روپے عطیہ کا اعلان کیا اس موقعہ پر ڈاکٹر خلیل مقدم، ڈاکٹر عبدالسلام فقیہ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اختتام سے قبل ڈاکٹر قاسم راوت نے اعلان کیا کہ ۲۸ مئی کو ڈاکٹر عبدالرحیم اندرے کے ہاتھوں آپریشن تھیٹر کا افتتاح ہوگا انہوں نے ۲۰ آپریشن کا اعلان کیا ہے۔

علاوہ ازیں ماہر امراض جلد ڈاکٹر خلیل مقدم ماہر امراض نسواں ڈاکٹر شہناز مقدم، ماہر امراض ناک

# انتقالِ پُرملال

## انگلستان سے اموات کی خبریں

جناب شیخ احمد واڈیکر کی دختر منیرہ متوطن راجہ پور ۲۱ مئی ۹۴ء کو ملنڈ میں انتقال کر گئیں۔ (شریکِ غم علی میاں کرنیکر)

## علی مقدم نہیں رہے

حکومت مہاراشٹر کے سینئر سکریٹری (ریٹائرڈ) جناب علی صاحب ایچ مقدم متوطن ہیلوڑہ کو سکدوشی کے بعد رتناگری میں سکونت پذیر تھے اور اسٹری بائی اکرا رتناگری کے فعال عہدیدار تھے ۲۵ مئی ۹۴ء کو رتناگری میں رحلت فرما گئے۔ ان کا جسدِ خاکی بمبئی لاکر سپردِ خاک کیا گیا۔

## ابراہیم بغدادی کو صدمہ

انگلستان میں نقشِ کوکن کے نمائندۂ خصوصی جناب ابراہیم بغدادی کے بھائی جناب حسن میاں بغدادی ۳۱ مارچ ۹۴ء کو دل کا دورہ پڑنے سے نیروبی کینیا مشرقی افریقہ میں راہیِ عدم ہو گئے۔

## حادثہ جانکاہ

کوکن بینک سینٹرل آفس کے کلرک خالد پرکار متوطن فردوس جن کا تبادلہ ہو کر کھیڈ جا رہے تھے اپنے بھائی والد و دیگر رشتہ داروں کے ساتھ ماروتی کار میں سفر کر رہے تھے کرہاڑ سے قریب گاڑی پھسل کر ساوتری ندی میں جا گری اور غرقاب ہو گئی ڈرائیور کسی طور باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا باقی سبھی لقمۂ اجل بن گئے۔

۱۔ نمائندۂ نقشِ کوکن برائے انگلستان سے بڑے بھائی حسن میاں عبدالرحمٰن بغدادی متوطن گوند نگر تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ ۳۱ مارچ ۹۴ء کو عارضۂ قلب سے نیروبی کینیا میں ستر سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم آزادی سے پہلے انڈین نیوی میں پانچ سال سروس کر چکے تھے اور کینیا کی آزادی سے پہلے "کینیا برٹش آرمی" میں تقریباً سات سال منسلک رہے بعد ازاں کینیا آرمی چھاؤنی کہاوا میں ریٹائر ہونے تک گن ریپیرنگ ڈیویژن سے منسلک تھے۔

۲۔ یکم اپریل ۹۴ء کو جناب سید عبدالرحمٰن العیدروس متوطن راجپوری جنجیرہ مروڈ ضلع رائے گڑھ <u>۶۹</u> سال کی عمر میں لندن میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم کا ایک سال پہلے بائی پاس سرجری کا آپریشن ہوا تھا۔

۳۔ جناب قاضی اسماعیل متوطن شریوردھن ضلع رائے گڑھ ۱۴ اپریل ۹۴ء کو ستر سال کی عمر میں عارضۂ قلب میں لندن میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ۱۹۵۰ء میں قانون کی اعلیٰ سند حاصل کرنے لندن آئے ہوئے تھے۔ ان دنوں مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ عبدالرحمٰن انتولے اور کینیا کے معروف قانون داں اور چیف جسٹس مرحوم عبدالروف سمنا کے بھی اس گروپ میں شامل تھے۔ مرحوم لندن میں ہی آباد رہے اور مختلف سماجی اور قانونی اداروں سے منسلک تھے آخری ایام میں امریکہ کی فرم میں ایڈوائزر کے عہدے پر فائز تھے۔

۴۔ محترمہ خوابی بی عبداللہ خان دیشمکھ متوطن دیوتہ نزد منڈنگڑھ ضلع رتناگری ۸۷ سال کی عمر میں ۱۵ اپریل ۹۴ء کو بلیک برن انگلینڈ میں رحلت فرما گئیں۔

۵۔ نقشِ کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب حاجی عبدالقادر باوا بھاٹے متوطن دیسا پور تعلقہ داپولی ضلع رتناگری سے ۷ مئی ۹۴ء کو برمنگھم (یو کے) میں ۷۶ سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہونے پر رحلت فرما گئے۔ مرحوم نیروبی میں ایسٹ افریکن اسٹانڈرڈ میں اور ممباسہ میں ممباسہ ٹائمز میں کافی سال سروس کر کے گذشتہ ۲۰ سال سے انگلینڈ میں مع فیملی آباد تھے۔ (نامہ نگار ابراہیم بغدادی)

## شیخانی خاندان کو صدمہ

باباۓ انجمن اسلام جنجیرہ مرحوم سیدی ظفر شیخانی کی اہلیہ محترمہ ۱۱ مئی سنہ ۹۴ء کو طویل علالت کے بعد اس دنیا سے رحلت کر گئیں۔ مرحومہ جنجیرہ کی مشہور شخصیت و شاعر صبا شیخانی۔ محمود میاں شیخانی اور جلال شیخانی کی والدہ محترمہ تھیں۔

## شوکت ہمدولے مرحوم

۱۴ مئی ۹۴ء کو مجگاؤں امروڈ جنجیرہ

کی مشہور شخصیت اور انجمن اسلام جنجیرہ کی مجلس منتظمہ کے رکن جناب شوکت ہمدولے کی حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ناگہانی طور پر وفات ہوئی۔

## سعداللہ خطیب کا انتقال

گذشتہ مہینہ مروڈ جنجیرہ کے ایک سوشیل ورکر جناب سعداللہ خطیب کی ناگہانی رحلت ہوئی۔ مرحوم انجمن اسلام جنجیرہ کے خدمت گذار تھے۔ مرحوم کے والد محترم عبداللہ خطیب اور دیگر پسماندگان سے اظہار غم کے ساتھ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (ابراہیم سندیکر)

## کیپٹن کھانچے کی رحلت

کشانت بلڈنگ واڑی بندر مجگاؤں بمبئی میں رہنے والے کیپٹن کھانچے ۱۹ر مئی ۹۴ء کو راہی عدم ہوگئے۔

## سنگرار صاحب کو صدمہ

ڈاکیا روڈ مجگاؤں بمبئی کے معروف شخصیت جناب فقیر محمد عبدالغفور سنگرار کی دختر زاہدہ محمود کاپڑے کا حج بیت اللہ کے دوران انتقال ہوگیا مرحومہ انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول بلاسس روڈ کی سینئر معلمہ تھیں۔

## فاروق پٹیل کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ خیرخواہ اور بمبئی میونسپل کارپوریشن کے اکاؤنٹ افسر جناب فاروق پٹیل کے والد جناب یسین بیگ بابامیاں پٹیل کا ۱۴ر مئی ۹۴ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔

## مشرقی افریقہ سے موت کی خبریں

(۱) کینیا مشرقی افریقہ سے ہمارے نمائندہ خصوصی جناب شیخ اسماعیل صاحب نے خبر دی ہے کہ جناب ابوبکر محمد سنگرار کا ۷ر فروری ۹۴ء کو نیروبی میں انتقال ہوگیا وہ ۷۳ سال کے تھے۔

(۲) جناب احمد ناٹھیکر کا ۱۵ر فروری ۹۴ء کو بعمر ۶۸ سال نیروبی میں انتقال ہوگیا۔

(۳) جناب سعید سیف الدین کا بعمر ۷۰ سال ۴ر مارچ ۹۴ء کو نیروبی میں انتقال ہوگیا۔

(۴) محترمہ حبیبہ عبدالروف کھاپے کا ۲۵ر فروری ۹۴ء کو ممباسہ میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

## مروڈ میں ایک روز میں متعدد اموات

۱۴ر مئی ۹۴ء کو ایک آٹو رکشا اور لاری کی ٹکر میں شہر جنجیرہ مروڈ میں ایک مسلم شخص ہلاک ہوگیا۔

اسی روز ایک ساہوکار نے اپنی ماروتی کار گھر کے قریب پارک کرکے رکھی تھی مگر کار مالک کا نوجوان بیٹا جو ابھی ڈرائیونگ سے نابلد تھا کار میں بیٹھا اور نہ جانے کس طرح گاڑی اسٹارٹ ہوگئی کہ چل پڑی اور سامنے ایک جالی سے جا ٹکرائی جس کے نتیجہ میں ایک تانگہ والا زخمی ہوگیا اور جناب داؤد کاسکر گاڑی سے کچل کر ہلاک ہوگئے۔

اسی روز دوپہر قریبی موضع مجگاؤں کے جناب شوکت ہمدولے جو انجمن اسلام جنجیرہ کی انتظامیہ کے رکن بھی تھے ناگہانی طور پر دل کا شدید دورہ پڑنے سے جاں بحق ہوگئے۔ ایک ہی روز میں ہونے والے پیہم ان حادثات میں عمائدین شہر جنجیرہ مروڈ اور دیگر باشندگان اس قدر مصروف ہوگئے کہ اس روز اردو اکیڈیمی کی طرف سے منعقدہ سیمینار منسوخ کرنا پڑا۔

جناب عبدالغفور اسماعیل مقدم کی نانی زینب بی علی صاحب صابلے (ڈاکٹر عبدالقادر صابلے کی والدہ) کا طویل علالت کے بعد یکم مئی ۹۴ء کو کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوگیا۔

## قاضی احمد مرحوم

نیروبی کینیا مشرقی افریقہ میں ۴ر مئی ۹۴ء کو جناب قاضی احمد کا مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۷۳ سال انتقال ہوگیا۔

KHAIRUL ISLAM
HIGHER EDUCATION SOCIETY'S

PHONE NO. 308 16 64
308 16 65
309 22 48

# MAHARASHTRA COLLEGE OF ARTS. SCIENCE AND COMMERCE

**246-A, BELLASIS ROAD, BOMBAY - 400 008.**

HIGHLY QUALIFIED AND EXPERIENCED TEACHING STAFF EXCELLENT LIBRARY WITH RICH AND RARE COLLECTION OF BOOKS IN ALL SUBJECTS. SPORTS AND EXTRA CURRICULAR FACILITIES, INCENTIVES FOR ACADEMIC EXCELLENCE AND OUT STANDING PERFORMANCE IN SPORT & GAMES.

**OPTIONAL SUBJECTS AVAILABLE :**

**JUNIOR COLLEGE**

**ARTS :** URDU, HINDI, MARATHI, ARABIC, PERSIAN, ECONOMICS, ENGLISH, SOCIOLOGY, POLITICS, HISTORY, PSYCHOLOGY, PHILOSOPHY

**SCIENCE:** PHYSICS, CHEMISTRY, BIOLOGY, MATHS. (OR PSYCHOLOGY FOR XII ONLY)

**COMMERCE:** SECRETARIAL PRACTICE & MATHS

**DEGREE COLLEGE :**

**ARTS :** URDU, HINDI, MARATHI, ARABIC, PERSIAN, ENGLISH,ECONOMICS SOCIOLOGY, POLITICS, HISTORY, PSYCHOLOGY, & ISLAMIC STUDIES

1 PUBLIC RELATIONS
2 COMPERATIVE RELIGTIONS
3 POPULATION STUDIES
4 ADVERTIESING
5 GANDHISM
6. SOCIAL WORK & SOCIAL WELFARE
7 GENERAL INTRODUCTION TO LAW

**SCIENCE :** PHYSICS, CHEMISTRY, BOTANY, ZOOLOGY, & MATHEMATICS, ELECTRONIC INSTRUMENTS OR COMPUTER PROGRAMMING, DYES & DRUGS, HORTICULTURE, FISHERIES, BIOLOGY, ELEMENTS OF OPERATION RESEARCH OR COMPUTER PROGRAMMING

**COMMERCE :**

1 EXPORT MARKETING
2 TAXATION- DIRECT & INDIRECT
3 MARKETING RESEARCH
4 PORT FOLIO MANAGEMENT
5 BANKING LAW AND PRACTICE
6 ENTREPRENEURSHIP & BUSINESS

**Prof N. M.A. Kukshiwala**
PRINCIPAL

## OBITUARY

**ALI SAHEB H. MUKADAM** aged 84 years died peacefully on 26-5-94 in Bombay He was a gem of a man in Kokan He hailed from saitavda Ratnagiri He retired as a Deputy secretary from Mantralay with respect and honour He was a non corrupt and a very sincere and honest govt officer After retirement he actively worked for kokan Muslim education society & was a chairman of mistry High school of Talimi Imdadia committee Ratnagiri Bombay He was highly respected in the community & the non Muslims

Died in Nairobi, Kenya, Mr Hassanmiya Baghdadi on 31St March, 1994, of heart attack, at the age of 70 The deceased was an elder brother to Ibrahim Baghdadi, the **Naqshe Kokan** representative in England

3 1 94 - Obituary - Khatoon w/o Faqi Gulam Hussein Mr Kazi Ahmed aged 73, died in Nairobi, Kenya, on 4th May, 1994 after a short illness

Mrs Zahida Mahmood Kapde D/o Fakir Mohamed sangrar passed away during her Haji Pilgrimage She was devoted teacher in Anjuman Girls High School Bombay She had accompained for Haj with her husband

Yasinbeg Babamia Patel father of B M C offer & parton of Naqshe Kokan Mr Farook patel died in manmed nasile on 14 5 94

Died in Nairobi Mr Abubaker Mohamed Sangrar on 7th February, 1994 at the age of 73

Died in Nairobi Mr Ahmed Nathekar on 15th February He was 68

Died in Nairobi Mr Sayed Saiduddin on 4th March at the age of 70

**Died in Mombasa Habiba wife of Mr Abdul Rauf** Khambiye on 25th February after a long illness She was in her forties

Obituary in East Africa reported by Sheikh Ismail

## VARSITY BEGINS COURSE IN INVESTMENT STUDY

A Part- time diploma course in Investmen Studies has been introduced by Bomba University under the auspices of the Alkes Dinesh Mody Institute of Investmen Studies(ADMIIS)

Announcing the introduction of the cours today the varsity vice-chancellor, Dr S D Karnik, statedthat the University ha completed all formalities (such as framing syllabus, rules and regulations ordinances for the two year-course

For the present, he stated, the running of the diploma course has been entrusted to th director of Jamnalal Bajaj Institute o Management Studies until a full-fledge department is established

Dr Karnik said that ADMIIS would b eventually located at the Vidyanagari campus Kalina where a seperate building would b constructed for this purpose
Students who have cleared the HSC exam in any stream (ARTS, SCIENCE O COMMERCE ) would be eligible for th course, the VC said, adding that actua admissions would be given "on merit" afte an aptitude test

The ADMIIS management reportedly intend to admit 60 students in the ensuing academi year 1994-95 The tuition fees have bee fixed at Rs 10,000 per annum "all inclusive" " The establishment of the ADMIIS and the lanuch of this diploma course in investment studies has been possible because of the munificent donation of Rs 40 lakhs given by a leading Bombay stock broker " Dr Karnik Said

(Courtesy IDRAK · Bombay

Fakih one day came to my office, and expressing his immense happiness, conveyed his blessings and good wishes for my good health He gave me lot of partical advice based on his personal experience, regarding my diet, medication and exercise to facilitate my speedy convalescence, and recovery of my normal health

## A DYNAMO OF ZEAL

Mr Mustafa Fakih despite his advanced age was a dynamo of zeal and enthusiasm, ever ready to actcept new challenges Inspite of some problems of illhealth, now and then, he would accompany myself to visit New Bombay, along with our archilect to surpervise New Bombay, along with our architect, to surpervise and expedite the construction work of the various education projects of the Anjuman

Since the demise of Mr Mustafa Fakih, he seems to have become, more and more conspicnous by his absence at the serveral meetings and functions

It is noteworthy that is was under the Chairmanship of Mr Mustafa Fakih that a Special Committee constituted by the Board, comprising of Prof G S Kadu, (former Director of Technical Education, Maharashtra State), late Mr B A Ansari, (Former member, MPSC), and my self had spent a few days at Panchagani to frame the new Service and conducd Rules for the staff of the MHSS Institution This was a really Herculean task, accomplished in record in time

## A HERITAGE

The late official function graced by Mr Mustafa Fakih at the MHSS College was on 28 12 1993, when he had released the Ninth issue of the "Summit", the Annual Magazine of the MHSS Institution, for the year 1992-93 And of course, memories associated with him will continue to haunt the minds of his many friends and admirers, who can hope to reach him through their profound prayers only May Godbless the departed soul

## WEDDING

Mr Dilawar (Pharmist Hinduja Hospital) son of Mr Wajhuddin Parbulkar of Linhare married to Mohsina Pawaskar Daughter of Mr Abdul Gani Pawaskar (Kuwait) of Harnai on 1 may 94 at Jame-Masjid Harnai Mr Ayaz Pawaskar (B M W Kuwait), the son of Mr Abdul Gani Pawaskar of Harnai married Arifa D/o Mr Ibrahim Dawood Sarang of Harnai (Upp Sirpanch Gram Panchayat, treasurer of Harnai Education Society & Ex-President of Mahulla Jamat) on 1-5-94 at Harnai

Iqbal s/o Ismail Ebramin Bamne married to Shaheen D/o Amanullah S Deshmukh on Saturday 28th May 1994 in Bombay.

Mohd Khalid S/o Mohiuddin Hasan Khatib married to Yasmeen D/o Abubaker H Shaikh and Mohd Hasan S/o Mohiuddin Hasan Khatib married to Seema d/o Ahmed E Khatib on 25th May 1994 in Bombay

Asif S/o Late Abdul Shakoor Gite married to Oneza D/o Nizamuddin Dhakam on Saturday 28th May 1994 in Bombay

Nizar S/o Noorali Jamal Rangara married to Munira D/o Mansoor M Kazani and Amin S/o Noorali Jamal Rangara married to Hasina D/o Amir H Porbanderwalla on Saturday 21st May 1994 in Bombay

Sabira D/o Abdul Kader Haji Kassam married to Mohd Ayaz s/o Abdul Latif Sait of Mysore on Friday 13th May 1994 in Bombay

Dr Mohd Misbah S/o Dr Ahmed Choughaley Married to Muqita D/o Zahid Khatkhatay on Sunday 29th May 1994 in Bombay

Married in Nairobi Mohamed Anwar S/o Abdul Shakoor Sheikh of London to Farzana Begum D/o Abdul Gafoor Khares of Nairobi on 25th March, 1994

nationalist, he had also played the gallant role of a freedom figther Responding to the clarion call given to the nation by Gandhiji, he had participated in the historic 'Quit India' movement of 1942, and served imprisonment along with other freedom fighters

After India's Independence, Mr Mustafa Fakih had the oppurtunity of serving with devotion and dedication, as a Minister in the Government of Maharashtra, headed by Mr Morarji Desai and late Mr Yashwantrao Chavan

Mr Mustafa Fakih was one of the very few persons in active public life, who did not succumb to the office of power and grandeur, usaully associated with positions of political power It is noteworthy that when the State Government had offered him spacious resential bunglaow on the prestigeous Marine Drive enclave, he prefered to live in austerity in his modest flat on the Hughes Road, so that he may be able to pay his modest rent, even when he is out of power

Apart from being a Minister, Mr Mustfa Fakih, had also served as the Chairman of Maharashtra State Small Scale Industries Corporation, and the All India Haj Communitee In social service and educational field,he had served as Chairman of the Kokan Muslim Education Society, Bhiwandi He was also the Vice-President if the Anjuman-i-Islam Bombay, which is a great SOCIO-EDUCATIONAL organisation, with a national and international reputation

Mr Mustafa Fakih was looked upon by members, as their friend, philosopher and guide, in the real and true sense of the meaning of the terms In fact, by virtue of his seniority and esperience, Mr Mustafa Fakih occupied the unique position in the Anjuman as that of a respected partriarch of a large family

As far as the M H Saboo Siddik Institution was concerned, Mr Mustafa Fakih had a special relationship with it, and as the Chairman of the staff selection and Admission, Committees, guided deliberations It was my privilege to have in him an unlimited reservoir of goodwill and affection He was always ready to help a deserving cause The phenomenal progress of the Institution, particularly during the fast ten years had at every crucial stage, always received his support and blessings

## A FINE GENTLEMAN

Born on 1st of July, 1909, Mr Mustafa Fakih ha graduated both in science, and law with this education background, he was able to conduct analysis of problem with legal acumen and scientific temper Mustaf Fakhi had touched social welfare fields in his personal capacity as a greathuman being, and as fine gentleman Mr Mustafa Fakih, had cultivited the remarkabl personals traits of mixing up and dealing with all strat of society, with out giving any feeling of superior or inferior complexes to others His friends and admirers were also to be found both among the young and the old thus bridging the generation gap

## WONDERFUL SENSE OF HUMOUR

Mr Mustafa Fakih had a wonderful sense of humour He would very often narrate jokes concerning himself

At a meeting of the staff members and students of the Insitution, he had once narrated a humourous anecdote concerning a visit paid by him to the residence of a friend to meet him A young boy had come out of the residence to inform him that his father was not at home The boy, as desired by his mother, enquired the name of the visitor, and Mr Fakih duly conveyed his name But very soon, he was startled to hear a female voice coming loud from inside the house, asking the boy to tell the "FAKIR" that there will be no alms, and he must get lost immediately Obviously, the lady had misunderstood the name of the visitors, and mistaken the name of Fakih with Fakir and therefore he had been served with an ultimatum to get lost, or else face the di consequences

Once Mr Mustafa Fakih due to ill health could not attend the interviews conducted for admissions in the Institution, Knowing this a certain anxious father of a Kokani student, approached him to express his apprehensions about what would be the fate of his son and other candidates from the kokan region at the interviews, during his absence Mr Mustafa Fakih cooly replied with his characterstic smile "Don't worry God is the greastest Kokani, and will protect the Kokankis As such it hardly matters, whether Mustafa Fakih attends the interview or not

When after my recent illness I had begun attending my office partially during the mornings daily Mr Mustafa

sincere educationists of Ummah got together on 9th of April 1994 to well upon this topic, at the Islamic study centre Baroda and recommended a prescription for Muslim managed institution The views gathered are as followings

1. Co-ordination of all the Muslim Managed Schools/Trusts
2. Data Collection for Schools, students & Teachers to make a comprehensive strategy
3. Establishment of more nursery/K G /Primary classes
4. Remedial measure for elimination of drop-out problem
5. Establishment of coaching classes in schools & madrasas
6. Masjid & Mimber held should be taken to promote mass education
7. Deenyat should be introduced as a regular subject
8. Talent searching among bright students
9. Trustess/Teachers/parents should be indoctrinted regulary
10. Schemes for incentives to schools & Teachers on the Basis Educational & welfare societies

Looking at all the prescriptions it seems we have to work day and night in all the departments and all the aspects of education system Lets make this simple & bold Let us improve in each and every field of our education system 5% this year & keep continue for the next 10 years

The above 11 points are so comprehensive that I have a least doubt of its success I will call it a 'Baroda Declaration on Education' I may add a further point that since we are introducing theology/Deenyat, why not to introduce arabic as a language, in all our school curriculums This point is very debatable & I May throw this question to this distinguished gathering & I want a debate and the answer today Conference like this It should definately come to a concensus and action, & implemenatation plans should be chalked out Now we cannot afford only debates & deliberations we have to 'ACT'

**Editor's note :-** Its a serious & thought provoking letter and those who are intersted to co-operate, & help the noble cause should contact Salim Dawale
Tel 642 04 17
37, Usmanabad T P S IV, 9th Road-Bandra,B'Bay-50

# TRIBUTE TO MUSTAFA FAKHI

## A PATRIARCH REMEMBERED

***By Principal Dr. K.Husain of Saboo Siddik***

The News of the sudden death of Mr Mustafa Fakih on Tuesday 1-3-94 very surprising and painful to me He was nonetheless quite jovial, and talking cheerfully about many personal and organizational matters for quite some time

At mid-day on the first of March, the body of the late Mr Mustafa Fakih was brought in a bier, and kept for a while in the campus of the Anjuman for enabling members of the public, and his friends and admirers to pay their last homage to him Thereafter, the body was taken for burial to his ancestral home at Bhiwandi in Thane district *As I stood in silent prayers, bidding farewell to Mr* Mustafa Fakih, my mind re-called the several sweet and happy memories associated with him, since 1967, When I had assumed charge of my new assignment as the Vice-Principal of the M H Saboo Siddik Polytechnic At first,it was just an acquaintance from a respectful distance Later, this acquaintance became more meaningful and serious, when as members of an "Informal Study Group" (with Mr Y H Murad, as Convener, and myself as the Joint Convener), we began meeting with a few other friends, monthly once at the residence of a gracious host (Mr S M Zubair, who was also Chairman of our Technical Board) for discussing freely and frankly, current socio-political, cultural and spiritual subject At these meetings, Mr Mustafa Fakih often endeared himself to the audience by following a policy of moderation, patience and understanding, even while dealing with some controversial subjects and or persons He sincerely believed that there can be no meaningful discussion on any subject unless the participants generate more light than heat in their discussions

Mr Mustafa Fakih seemed to be an exception to the common rule in active politics, regarding his adherence to strict moral code of conduct, and for adopting good means for achieving good ends In this respect, he tried to follow the teachings of Mahatma Gandhi As a patriot and a staunch Congressman, and a hardcore

football trophy for the second year running and Mombasa retained the badminton trophy permanently by winning the event for the third consecutive year Surprisingly, Dar-e-Salaam who won the festival in 1985 and 1989 shared the honours with Nairobi in 1986, 1987 and 1988, did not win any event and had to be content with the most disciplined team trophy In addition, the following individual were made -

**BEST PLAYERS**

Cricket -Fazal Khambiye (Mombasa)
Badminton-Abdul Wahab Mukadam (Mombasa)
Table Tennis-Hanif Parkar (Nairobi)
Volleyball-Hasrat Mhatey (Dar-es-Salaam)
Football-Razaq Parkar (Zanzibar)
**Best All Rounder:** Abdul Wahab Mukadam(Mombasa)

Mr Mohamed Ali Parkar, the chairman of Nairobi's Kokni Muslim Association, was the Chief Guest at the grand Reception and Presentation ceremony that marked the end of the Festival

## A.U. KARDEKAR

A U Kardekar the general Manager of Kokan mercantile co operative Bank Bombay and the Gen Secretary of All-India Co-operative Banks is taking keen interest in the field of Co-operative Bank and Customer Service in Bank

Recently he has presented in All India national conference his comprehensive paper on "CUSTOMER SERVICE IN BANKS" This paper was apprehended by the delegates and the participants In his paper he has explained in detail on General Banking scenario & customer services and general areas of dissatisfactions, those who are interested in this 5 page paper they can have it from the author at Kokan Bank H O on request

## SALIM DAWAWALAS OPEN LETTER TO TRUSTS & MUSLIM EDUCATIONALISTS.

In front of me, is a distinguished gathering of educationist and intellectuals Since you are from the education stream and worried for our childrens education, I will only touch the subject and need not elabrate my thoughts

Two very authentic but relatively unknown repor disturbed me First of which being Dr Gopal Krishna' reports on minorities education ,He mentioned tha *"MUSLIM AS A GROUP ARE POORER THA NATIONAL AVERAGE IN ALL RESPECTS· THEI SOCIAL PERFORMANCE, THEIR INVOLVEMEN IN NATIONAL MATTERS, THEIR EDUCATIONA PERFORMANCE ARE INVARIABLY LOWER SCHOOL DROP-OUT RATES AMONG THEM AR HIGHER & SUCCESS RATES ARE LOWER, AND I IS SO WITHOUT EXCEPTION IN EVERY REGIO AND EVERY CATEGORY ".*

The second report is from the United Nations' executiv secretary of world population year for the U N 1975 Mr Tarzie Vittatchie He opined that "India needs t build 1000 New School rooms every day from now o & for the next 20 years, 20 years and 10,000 ne houses every day from now on & for the next 20 years

And the third one is a very fomous report of Mr N C Saxena-joint secretary of minority commission 1918, It is interesting to note that most of the *"Police chawk Are located in the Muslim dominated areas while hig schools are located in hindu dominated areas, i appers as though, hindu need the education an muslims need police 'DANDAS' ".*

While concentrating on the 3 readings simultaneousl it is observed that Muslim education problem becam a " SOCIOECONOMIC-POLITICAL-PROBLEM" One thing is certain, that if we Muslim intend to li gracefully here, in India we have to educate th generetion & by next generation we achieve 100% graduation level for that we have to fight against al odds at a war footing level We have to take it as a challenge and fight it It all depends on our strenth I is no use crying over spilt milk As there is a saying in Gujrati (start recounting from where ypu forgot) "Le me mention this point very loud & clear that we hav to address our educational problems and start workin on it 'NOW OR NEVER' Tomorrow will be too lat

The task is that, 50% of our school going age childre do not go to school Out of those attend 40% of them drop out at different levels Finally only 9% reach til the graduation level

## KOKAN HOSPITAL MORBA

/lanaging Committee of Morba Medical Society and he South African well wishers arranged a public 'unction to declare the opening of the Kokan Hospital vlorba on Tuesday, the 10th May 1994 Barrister A R Antule M P was supposed to come from Delhi to specially inaugurate but due to unavoidable political emergency, he could not come Inauguration was then done by the right choice person vizly Haji E D Harekar philanthropist, one of the founders and main donor for the hospital

'/ith Duwas & Fateha he cut the ribbon to declare the hospital as openned It was thrilling and exciting situation appreciated and applauded by the clappings, musics, dancing and big ovation by the public

Alloh-o Akbar, Masha Allah, Subhanallah, congragulations, well done, chhanzale uttam, etc words were heard from the mouths of the visitors

Hospital has almost all major departments like surgery, medicine, pathology, gynecology (maternity wards), x-ray deparments etc with modern instruments and facilities, It could be certified as one of the best hospitals in Kokan

'unction was really a grand success

Sunil D Tatkare, President R Z P Presided over the unction Ravindra Rawoot - M L A was the chief guest Begum Rehana Undre and Ashok Sable M L A were special guests More than 30 V I Ps of South Africa and outside world had come to attend the unction Prominent South Africans were Haji E D Hamekar, Haji A R E Brey, Haji Ahmed Brey, Salaam 'akhi, Dr Omer Brey, Edroos Ruyeer, Mohamed Ali Dhansay, Ismail Ahmed Mukadam, Dr Adam Hamekar and few others whose names were not vailable Many local (Rajgad) doctors and some octors from Bombay including Dr N.Juwale, Dr Kambe, Dr K Mukadam and Dr A Karim Naik graced the occassion Praisworthy & thanks giving speeches were delivered by many guests & vote of thanks given y Dr K Y Rawoot the chairman of the hosiptal ommitte Operation theatre of the Hospital was naugurated by Dr A R Undre on 14 5 94 This spital will serve the medical needs of the poor and the rich alike

NEWS FROM EAST AFRICA

*By Sheikh Ismail*

## QUAR'AN RECITATION COMPETITION

In keeping with the past tradition, Kokni Muslim Club, Nairobi, held a Qur'an Recitation competition during the Holy month of Ramadhan Iftari was served to all the members of the Kokni Muslim community The following were declared winners of the competition by the Judges

Messers Sayed Nazir Shamshuddin Dalvi & Shaikh Ismail,

Nusery 1st Amin Sangrar 2nd Ruwaida Sayed Zahoor

Std 1-2 1st Adil Sangrar 2nd Shazma Mukhri

Std 2-4 1st Adil Parkar 2nd Sameeer Sayed

Std 5-6 1st Farhana Bagdadi 2nd Shahid Khambiye

Std 7-8 1st Irfan Khares 2nd Javed Nathekar

## NAIROBI EMERGE WINNERS AT SPORTS FESTIVAL

*By Sheikh Ismail*

The 9th Kokni Muslim sports festival staged in Nairobi, Kenya, will be remembered as the "Festival of candles" Two days before the start of the 4-day annual festival held during the Easter holidays, there had been a Major electricity breakdown in some parts of the city and the most affected area was Pangani where all the visiting teams were accommodated at the Pangani Girls High School Hostel As buses carrying the participants, officials and supporters started arriving from all over East Africa on the evening of Thursday, 31St March, 1994, an atmosphere of "Deepwali" prevailed at the School campus

Despite the electric lights playing hide-and-seek throughout the four days, the festival proved to be a huge success The festive, mood of the community, however, was dampened to a certain extent by the sad and sudden demise of Mr Hassanmiya Baghdadi, the caretaker of Nairobi s Kokni Muslim association, on the eve of the occasion

Nairobi emerged the overall winners for the fourth successive year by claiming three of the four titles - cricket, volleyball and table tennis Zanzibar won the,

# NEWS & HAPPENINGS

## I P T A COMES OF 50 YEARS POSTAL STAMP ON 25-5-94.

Indian people Theatre India premier Oraganisation onthe field of performing Arts has completed 50 years of its active existence

The Organisation gave to Nation dozens in this field like Balraj Sahani, Prem Dhawan - Adho Kumar, Khawaja, Ahmed Abbas, Zohia Shehgal - Shaukat Azmi, Shabana Azmi, Habib Tanveer and Farooque Shaikh Poets like Sardar Jafri Kaifi Azmi-Shatendra ect Naqshe Kokan wishes long life and activites to the organisation and welcomes the commemoration stamp issued by Postal Department on 25/5/94 at N C P A

## SHABANA AZMI HUMAN RIGHTS CAMPAIGNER

Shabana Azmi

Shabana Azmi, an active civil and human rights campaigner for the millions of Untouchables and other poverty stricken people in India, invitation visited South Africa just before the elections of S A

Shabana, who is also a film actress of repute, has indicated that her source of inspiration for the community work that she has been involved in for many years, has always been Dr Nelson Mandela "His diginigied struggle for the allevaition of human suffering has been my guiding light I will be absolutely thrilled to be in such austere company," she said

She carries a huge, framed poster of Dr Mandela on the lounge wall of her neatly decorated flat "Although India is supposed to be the world's largest democarcy, millions of people are suffering because of poor planning and illiteracy Dr Mandela's charisma and presence in spite of all that he has been through, allows mere mortals like me to give of my best," she said

Shabana, along with Mother Theresa, was the recipient of a special award handed to her by the president of France Francois Mitterand (Muslim Views)

## UNITED ECONOMIC FORUM

Economic activities of any group reflect its progressive attitude towards the changing scenario of the strength and weakness of the social melieu in which one operates

Key Muslim professionals, industrialists and businessmen have realised the importance of establishing such an Economic Forum in Bombay, which will be affiliated to similar Forum set up in Madras by an eminent business magnate Mr B S Abdur Rehman

The United Economic Forum has now been established with a view to bring together a wide cross section of the Muslim intellegentsia, in Bombay The Forum will give the desired thrust to various aspects of economic activities

At the first Managing Committee meeting of the Forum held on May 26, Mr K M Aarif was unanimously elected President

Mr Aarif is closely associated with various banking, economic, social and educational institutions in Bombay

The Vice Presidents are Mr Moinul Haq Chowdhary and Dr A M Naik The Hon Secretary is Mr Rizwan Farooiqui and Hon Treasurer is Mr Ammar Ayaz

**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Sub-Editor | I' Patni, H Pathan (Advocate) |
| Consultant Editors | A kays, Dr S I Kadri |
| Manager | Mubeen Maniyar |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWI |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAR MURUDKAR |




## EDITORIAL

### WHAT'S UNIFORM CIVIL CODE?

Sir, - If the Talaq judgment had confined itself to Triple Talaq there would not have been a problem The problem has arisen because the Hon'ble Judge remarked that if there is a conflict between Personal Law and the Law of the Land, the Law of the Land shall prevail This cannot be practical For instance, there is a detailed provision laid down in the Quran for the division of the estate among the heirs Quran also says who are heirs and who are not heirs The Law of the Land may be different, but a Muslim has to abide by the Quranic Law, otherwise, he cannot claim to be a Muslim He has to make the choice

This does not mean I am justifying the careless and irresponsible way Talaq is given The Muslim community has to be educated on this matter and the correct rules of Talaq must be given wide publicity This is the need of the hour and Muslim scholars must look into this

The misuse of the Talaq provision in Islamic Law is mostly among the economically backward sections of the community If you take the total number of Muslim marriages in a locality or in a state and the total number of Talaqs given, the percentage of Talaqs will be less than 10 and that too among those where illiteracy and ignorance is highest The entire community or religion cannot be branded for the irresponsible behaviour of this 10 percent

Following one's own Personal Law does not amount to dual sovereignty To say this is allowing imagination to run riot Everybody talks of Uniform Civil Code Why not these champions of Uniform civil Code prepare a draft and circulate copies all over the country for discussion and critical examination by all communities so that everybody knows what exactly this means, Right now some one says "We must bring in Uniform Civil Code" and some one says "We will not accept it "

A Uniform Civil Code not only affects Muslims but it also affects Sikhs, Parsees, Christians, tribals and even the Hindu Community who have their own laws as in Kerala

M Z CHIDA
Madras

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ

# نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۷ | جولائی ۱۹۹۴

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی



ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقش کوکن ۴۲ ہاے نواگر ڈیرہ کیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر س پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم جولائی ۹۴

کتابت: حافظ زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

## نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے، باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی
# مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
# سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

**سلیمان مٹھائی والے**

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

اداریہ

# نقش کوکن کی خریداری

یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ماہنامہ نقشِ کوکن بتیس ۳۲ سالوں سے بلا ناغہ جاری ہے اگر رحمتِ خداوندی شاملِ حال نہ ہوتی تو اس پرچہ کا بھی وہی حال ہوتا جو اردو کے اکثر پرچوں کا ہوا ہے (یعنی بند ہوگئے ہیں)
ایک "کیمونیٹی بلیٹن" کے طور پر شروع کئے گئے اس پرچہ کے خریداروں میں اکثریت کوکنی حضرات کی ہو تو یہ تعجب کی بات نہیں ہے (اگرچہ آج یہ پرچہ صرف کوکن میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے اردو داں طبقہ کا محبوب پرچہ ہے) البتہ کوکنی خریداروں کے تعلق سے ہمیں جو تجربہ ہوا وہ یہ ہے کہ پرچہ خرید کر پڑھنا ہماری تہذیبی روایات میں شامل نہیں ہے لوگ بعد از اصرار اس کے خریدار بنتے ہیں اور مدتِ خریداری کے اختتام پر اگر تجدید خریداری کا نوٹس بھیجا جائے تو اس کا بُرا مانتے ہیں اس کا جواب نہیں دیتے اور حد تو یہ ہے کہ دفتر سے پرچہ کی ترسیل روک دی جائے تو ناراض ہوتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ کیا پرچہ جاری رکھنے تو ہم کہیں بھاگے جانے والے تھے۔ دیر سویر سارا زرِمبادلہ بیک وقت وصول کر لیتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی صاحبِ حیثیت شناسا خریدار کی مدتِ خریداری ختم ہوجانے کے بعد اور تجدیدِ خریداری کے نوٹس کا جواب نہ ملنے کے باوجود ہم نے پرچہ جاری رکھا تو ملاقات پر وہ صاحب ہمیں قانون بتاتے ہیں کہ مدتِ خریداری کے ختم ہونے پر آپ کو ترسیل روک دینی چاہئے تھی۔ پرچہ جاری رکھ کر آپ نے غلطی کی ہے۔ الغرض ہم اپنے شناسا خریداروں کے شکنجہ میں اسطرح پھنس جاتے ہیں کہ کہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے بنتی ہے اور نقصان ایک قومی ادارہ پبلیکیشن ٹرسٹ کا ہوتا ہے۔

ہمارے کچھ کرم فرما (بالخصوص بیرونی ممالک کے خریدار) زرِمبادلہ کی رقم خواہ وہ تجدیدِ خریداری ہو یا نئی خریداری اپنے کسی دوست کے ہاتھوں دفتر میں بھجوانے کا انتظام کرتے ہیں مگر حاملِ رقم اپنی مصروفیت میں یا تو اسکی ہدایت کو بھول جاتے ہیں یا بڑی تاخیر سے رقم دفتر میں پہنچا دیتے ہیں جس سے طرفین میں غلط فہمی بلکہ شکر رنجی پیدا ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ اگر وہ اپنی رقم ڈرافٹ بنا کر یا بذریعۂ پوسٹل آرڈر ارسال فرماتے تو زیادہ بہتر تھا۔

اُمید ہے کہ ہمارے کرم فرما اس امر کو ملحوظ رکھ کر ہم سے تعاون فرمائیں گے اور اپنا زرِمبادلہ اسی انداز سے ادا کریں گے کہ مدتِ خریداری کا اختتام سال کے اختتام کے ساتھ منطبق رہے تاکہ نئے سال کی آمد کے ساتھ تجدیدِ خریداری خود بخود یاد آجائے۔

**نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے اس کے خریدار بنئے اسے خرید کر پڑھئے۔**
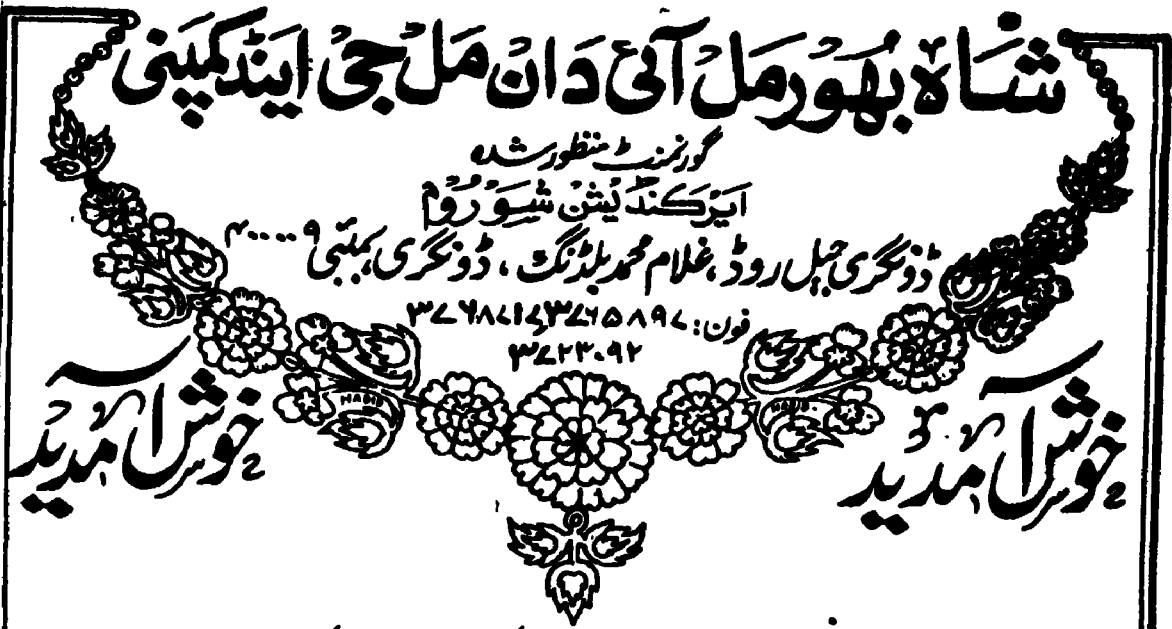
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱، ۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

# جدید تعلیم اور روزگار کے نئے مواقع۔

• طارق سجاد (الیکٹرونک انجینئر) رانچی

اکثر اسکول سے فارغ ہونے والے مسلم طلبہ سے آپ پوچھیے کہ آگے وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو آپ کو جواب یہی ملے گا کہ ابھی کچھ سوچا نہیں ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کہدیں گے کہ کسی کالج میں داخلہ لینا ہے۔ پھر جب آپ پوچھیں گے کہ کالج میں کون سے مضامین رکھیں گے تو جواب ہوگا "سائنس، آرٹس یا کامرس" مسلم طلبہ میں ابھی وہ شعور ہی بیدار نہیں ہو سکا ہے جس کے تحت وہ اپنے آگے کی تعلیم کو مکمل طور پر منصوبہ بند انداز میں پایۂ تکمیل کو پہنچا سکیں۔ اگر آپ مسلم طلبہ کے فکر و نظر کا تجزیہ کریں جو کالج میں داخلہ لینا چاہتے ہیں تو ان کو مندرجہ ذیل پانچ خانوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔

۱۔ ایسے طلبہ جو خاندانی اعتبار سے کاروباری یا زراعتی پس منظر سے آتے ہیں اور اس مقصد کے تحت کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں کہ انہیں مستقبل میں آگے چل کر اپنے پشتینی تجارت کو سنبھالنا ہے۔

۲۔ کچھ طلبہ ایسے ہوتے ہیں کہ گریجویشن کرنے کے بعد یا تو بیکار گھومتے رہتے ہیں یا کوئی چھوٹا موٹا دھندا شروع کر کے اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔

۳۔ بہت سی مسلم طالبات کالجوں میں داخلہ اس غرض سے لیتی ہیں کہ کم از کم گریجویٹ ہو جائیں تاکہ شادی میں آسانی ہو سکے۔ یہ بیداری حال سے ہی مسلم طالبات میں پروان چڑھی ہے۔

۴۔ چوتھے قسم کے طلبہ وہ ہوتے ہیں جو کسی پیشہ ورانہ مسابقتی امتحانات میں کامیاب نہیں ہو سکنے کی وجہ سے کالج کی تعلیم کو جاری رکھتے ہیں۔

۵۔ آخری قسم کے چند فیصدی طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو کسی خاص مقصد کے تحت کالجوں میں داخلے لیتے ہیں کہ یا تو کسی اچھے کیریئر سے منسلک ہو جائیں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

مؤخر الذکر طلبہ اپنے کیریئر کے معاملے میں نسبتاً حساس اور بیدار مغز واقع ہوتے ہیں پہلے دو قسم کے طلبہ کیریئر کونسلنگ اور کیریئر گائیڈنس سے اس لئے لاپرواہ ہوتے ہیں کہ ان کو اس کی اہمیت کا احساس ہی نہیں ہوتا ہے۔ وہ ایسے خاندانی پس منظر سے آتے ہیں جہاں حد وقت کی روزی حاصل کر لینا کافی سمجھا جاتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم یا پروفیشنل کیریئر ان کی نظر میں محض روپیوں کا ضیاع اور وقت کی بربادی ہے۔ اچھے خاصے تجارتی پس منظر سے آئے ہوئے طلبہ اپنے ذہن میں یہ بٹھا کر آتے ہیں کہ مسابقتی امتحانات کی تیاری اور پروفیشنل کورس کرنے سے کیا فائدہ آخر کار تو والد کے کاروبار ہی میں لگنا ہے۔ لہٰذا وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔

چوتھے قسم کے طلبہ میں خواہش تو ہوتی ہے کہ کسی اچھے پروفیشنل کورس میں داخلہ لے کر اچھا کیریئر بنائیں لیکن ایک دو بار ہی میڈیکل یا انجینئرنگ کے مسابقتی امتحانات میں بیٹھ کر تھک جاتے ہیں اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ شاید یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کے طلبہ کو کیریئر کے دیگر

پیشے سے بھی باخبر رکھا جائے۔ کیریئر کا انتخاب کسی مخصوص وقت
کی کوئی ہنگامی چیز نہیں ہے بلکہ صحیح وقت کسی صحیح فیصلہ
کے ساتھ صحیح کیریئر کا انتخاب کرنا آج وقت کی اہم ترین
ضرورت بن چکا ہے۔

آج دنیا نے علم و سائنس کے میدان میں
اتنی ترقی کرلی ہے کہ محض سطحی طور پر کچھ فیصلہ کرکے کوئی
بھی طالب علم اپنے مستقبل کے کیریئر کو درخشاں نہیں
بنا سکتا ہے۔ ڈنکل (DUNKEL) اور گیٹ (GATT)
کے سمجھوتے کے بعد امریکیت (AMERICANISM)
بری طرح سے ہمارے تعلیمی و معاشی نظام پر حاوی ہو چکا
ہے۔ جدید تعلیم اور وہ بھی اعلیٰ تعلیم جس کا کہ براہ راست
روزگار سے تعلق ہو۔ اب مہنگی سے مہنگی اور مشکل سے
مشکل تر ہوتی جارہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ
مسلم طلبہ مسابقتی (Competitive) اسپرٹ کو سمجھتے
ہوئے کیریئر کے نئے مواقع کی طرف رجوع کریں نہیں تو
محض کالج کی عام تعلیم پر اکتفا کرنے پر ان کو کچھ حاصل
ہونے والا نہیں ہے۔ اب وقت کی ضرورت یہ ہے کہ مسلم
طلبہ عام روایتی انداز سے ہٹ کر اسکول کے بالکل ابتدائی
حصے سے ہی اپنے کیریئر کی منصوبہ بندی کرنا شروع کردیں
کہ ان کو کس لائن میں کس طرح جانا ہے۔ اس کے لیے لازمی
ہے کہ اسکول پاس کرنے والے طلبہ کو کیریئر اور اعلیٰ تعلیم کے
تمام گوشے کی معلومات ابھی سے فراہم کردی جائیں تاکہ
وہ مستقبل میں اپنا میدان خود چن سکیں۔ ذیل ۲+
پاس کرنے والے طلبہ کے لیے پروفیشنل کورسز کی فہرست
اسی مقصد کے تحت دی جارہی ہے۔

**۱- انجینئرنگ اور ڈپلوما:** کمپیوٹر، الکٹرونکس،
میکینیکل، سول، الیکٹریکل،
سیرامکس (CERAMICS) کیمیکل (chemical) ٹیکسٹائل
(Textile)، ایئروناٹیکس (Aeronautics) خلائی
ٹیکنالوجی، ڈاکٹری وغیرہ۔

**۲- چند متعلقہ شعبے:** بحری (MARINE) تعمیراتی
(Architecture) کان کنی (MINING) پٹرولیم، آٹو
موبائل ٹیکنالوجی وغیرہ۔

**۳- ادویات:** (MEDICINE) آیوروید، ہومیوپیتھی،
طب یونانی، دندان سازی، دواسازی (Pharmacy)
وغیرہ۔

۴- نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن۔
۵- نیشنل لا اسکول۔
۶- ہوٹل مینجمنٹ۔ ۷- چارٹرڈ اکاؤنٹنسی۔
۸- کاسٹ اکاؤنٹنسی۔ ۹- کمپنی سکریٹریٹ۔ ۱۰- زراعتی
سائنس (AGRICULTURE) ویٹرنری/
ڈیری سائنس۔ ۱۱- اسکالسٹک اپٹیٹیوٹ ٹیسٹ (SAT)
برائے بیرون ملک کے کالج۔ ۱۲- نیشنل ڈیفنس اکاڈمی۔
۱۳- نیول اکاڈمی اور ۱۴- ٹافل (TOFEL) وغیرہ۔

اوپر کے تمام پروفیشنل کورسز میں داخلے
کے لیے مسابقتی امتحانات ہوتے ہیں جن میں انگریزی،
بنیادی ریاضی، عام معلومات (G.K) اور منطقی
(Logical reasoning) سوالات ہوتے ہیں۔
کچھ کورس کے امتحان کے ساتھ ساتھ انفرادی انٹرویو
(Personal Interview) اور گروپ
ڈسکشن (G.D) بھی ہوتے ہیں اوپر کے تمام شعبے
مسلم طلبہ کے لیے تقریباً نئے ہیں لہٰذا طلبہ کو ان تمام

پیشہ ورانہ کورسز کے بارے میں شروع سے ہی معلومات اکٹھی کرنی چاہئیں اور خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

اگر کسی وجہ سے اوپر کے پروفیشنل کیریئر میں کسی طالب کو کامیابی نہیں ملتی تو ہمّت بالکل نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ حوصلہ رکھتے ہوئے اپنے گریجویشن کورس کو مکمل کرلینا چاہیئے کیونکہ گریجویشن کے بعد طلبہ کے لئے بہت سے دیگر مواقع ہاتھ آجاتے ہیں جن کے چند نمونے مندرجہ ذیل ہیں۔

## یونین پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام مسابقتی امتحانات:

سول سروس، انڈین فارسٹ سروس، انڈین اکانومک سروس، انڈین اسٹیٹسٹیکل سروس، کمبائنڈ ڈیفنس سروس، انڈین انجینئرنگ سروس، کمبائنڈ میڈیکل سروس وغیرہ۔

۲۔ ریاستی پبلک سروس کمیشن ۳۔ بینک۔ پروبیشنری آفیسر۔ ۴۔ اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹیو آفیسر، جی آئی سی (G.I.C)، ایل آئی سی (L.I.C)

۵۔ مالیاتی ادارے ۶۔ انسپکٹر آف اکسائز (Excise) کسٹم، انکم ٹیکس وغیرہ۔

۷۔ اسسٹنٹ کمانڈنٹ۔ پارا ملٹری ادارہ (CISF، ITBP، CRPF، BSF) ۸۔ مینجمنٹ۔ ایم۔ بی۔ اے (M.B.A) اور سی اے ٹی (CAT)

۹۔ ماس کمیونیکیشن ۔ جرنلزم۔ اشتہار۔ پبلک ریلیشن، میڈیا۔ ۱۰۔ چارٹرڈ فائنانس انالسٹ (FA)

۱۱۔ گارمنٹ مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی ۱۲۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ فارن ٹریڈ ۔ ۱۳۔ تعلیمات ۔ بی۔ ایڈ، ایم، ایڈ۔

۱۴۔ لائبریری سائنس۔ بی لب۔ ایم لب۔ ۱۵۔ ماسٹر ان کمپیوٹر سائنس (M.C.A)

نقوشِ کوکن

پوسٹ گریجویشن کے بعد بھی بہت سارے ایسے میدان ہیں جن کو طلبہ اختیار کرکے اپنا کیریئر بہترین بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بائیو کیمسٹری، بائیو ٹیکنالوجی، مائیکرو بائیولوجی، جینٹک انجینیئرنگ ماسٹر ان فائن آرٹس، ماسٹر ان فائینس اینڈ کنٹرول (MFC) وغیرہ۔

غرض اس طرح ۲+، گریجویشن اور پھر پوسٹ گریجویشن کے بعد ہر مرحلے میں طلبہ کے لئے ایک سے ایک کیریئر کے مواقع ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم طلبہ شروع سے ہی کیریئر پلاننگ، کیریئر کاؤنسلنگ اور کیریئر گائیڈنس پر خصوصی توجہ دیں۔

واضح رہے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا اور اچھے سے اچھا کیریئر بنانے کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ کوئی شخص مادّہ پرستی کا شکار ہوجائے۔ مسلم طلبہ کو اپنا بہترین کیریئر بنانے کا مقصد صرف یہ ہونا چاہیئے کہ وہ جہاں بھی جس عہدے پر رہیں ایک پکّا و سچّا مومن و مسلم بن کر دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ چند گنے چنے مسلمان جو اعلیٰ عہدے پر پہنچتے ہیں وہ بھی غیروں کے رنگ میں رنگ کر احساسِ کمتری کے ساتھ مسلمان کی غلط ترجمانی کرتے ہیں۔ ایک مومن جب اپنا کیریئر بنا کر اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ اسلام اور مسلمانوں کا صحیح ترجمان بن سکتا ہے ۔ ●●

★ جو شخص احسان کرتا ہے اسے چپ رہنا چاہیئے لیکن جس پر احسان کیا گیا ہو اسے بولنا چاہیئے۔۔۔ ●●

# غزلیں

## اقبال اختر چپلون
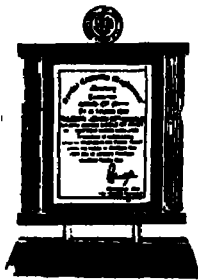
بے رُخی تھی شہر میں اکرام کا موسم نہ تھا
میرے دل کے آبلوں کا دور تک مرہم نہ تھا

خون میں ڈوبی ہوئی فصلِ بہاراں الاماں!
اس سے پہلے گلستاں میں اس قدر ماتم نہ تھا

کیا بتائیں، کس قدر بارِ گراں تھی زندگی
کوئی اپنے درد کا درماں نہ تھا، ہمدم نہ تھا

سسکیاں، محرومیاں، تنہائیاں، رسوائیاں
دل کی ویرانی کا ایسا تو کبھی عالم نہ تھا

یہ بھی شاید ہے مصائب کا اثر ورنہ کبھی
شاعری میں تیری اختر اس قدر دم خم نہ تھا

## الیاس شاد ٹرمبے، بمبئی

تیری خاموش نگاہوں سے عیاں ہوتا ہے
کچھ نہ کہنے سے بھی الفت کا گماں ہوتا ہے

پیکرِ درد بنا ہوں میں تری الفت میں
درد ہوتا ہے مگر ہائے کہاں ہوتا ہے

ہائے کم بخت تجھے دل کی لگی کیا معلوم
آگ لگتی ہے تو کیا خوب سماں ہوتا ہے

یہ متاعِ غمِ ہستی ہے تجھے کیا معلوم
زخم رستا ہے تو دل اور جواں ہوتا ہے

وقت ہر شخص کو دیتا ہے صدائیں لیکن
آدمی اپنے مقدر سا نشاں ہوتا ہے

زندگی ڈھونڈتی ہے شاد نیا گھر ہر پل
موت کی راہ میں ہر ایک مکاں ہوتا ہے

## تاج الدین خطیب، شہابی، تریو ردھن

ریزہ ریزہ جب ہوا باہم تو وہ پتھر ہوا
اور جو ریزہ جدا سب سے ہوا کنکر ہوا

یوں سمجھ لو کھو گیا وہ وادئ افلاک میں
ناز جس کو اپنی پروازِ تخیل پر ہوا

ہاں مسافت بھی مسافر کے لئے ہے لازمی
فاصلہ طے اپنی منزل کا سدا چل کر ہوا

زیست کا اصلی مزہ احساس درد و غم میں ہے
غم نہ ہو تو زندگی کا تجربہ کیونکر ہوا

حیف ہم نے جھوٹ کو سچ کے برابر کر دیا
عہد نو میں ایک جیسا سنگ اور گوہر ہوا

فکر کا یہ وقت ہے اولادِ ابراہیم پر
کس قدر مقبول اب گھر گھر فنِ آذر ہوا

اے خطیب انسانیت پر ہے سبھی دار و مدار
جس میں یہ جذبہ نہ ہو وہ آدمی کیونکر ہوا!

## ابو شاہد، راج واڑی، مہاڈ

کہنے کو تو ایک پل میں ہوں
صدیوں سے بھی افضل میں ہوں

میری باتوں میں مت آنا
میرا کیا ہے پاگل میں ہوں

وہ ہے آگ اگلتا سورج
نرم ہوا کا آنچل میں ہوں

حدِ نظر تک تو ہی تو ہے
اپنی آنکھ سے اوجھل میں ہوں

کیسا تبسم، کیسی خوشیاں
رنج و غم کی دلدل میں ہوں!!

آنسو چمکے جگنو بن کر
چھالہ بولے چھاگل میں ہوں

ختم کرو بے کار کی باتیں
شاہد نیند سے بوجھل میں ہوں

**اشفاق احمد قریشی**

معروفیت میں مہلت کم ہے
تم سے ملنے کی فرصت کم ہے
زندگی بٹ چکی ، کاموں میں
راتوں میں بھی ، راحت کم ہے
کیا دیں جواب ، ہر ایک خط کا
خط لکھنے کی ، عادت کم ہے
چھوٹی چھوٹی ، باتیں سیکھیں
لوگوں کے پاس ، فرصت کم ہے
ٹوٹ کر کسے چاہیں اشفاق
ہر دل میں اب چاہت کم ہے

**بستوی عبدالمتین ناز**

بادل اداسیوں کے دل پہ اُمڈ آئے
یاد آ رہے ہیں تیری زلفوں کے سائے
تیرے ستم کے مارے تقدیر کے ستائے
یہ آرزو کے پودے اب تک پنپ نہ پائے
الفت کی وادیوں میں دکھ درد ہم سفر تھے
پھولوں کی آرزو تھی کانٹوں کے زخم کھائے
یوں چاند بادلوں میں چھپ کر نکل رہا ہے
محبوب جیسے کوئی رُخ سے نقاب اٹھائے
بازارِ عشق میں ہم دل لے کے آ کھڑے ہیں
کیا جانئے کہ گاہک کب آئے، کون آئے
اے ناز دلبروں کا مت اعتبار کرنا
کرتا پھرے گا ورنہ اک روز ہائے ہائے

# غزلیں

**اسرار الحق اسرار، کھٹولا میرٹھ**

بہت مایوس کیوں ہو آئینوں کو غور سے دیکھو
وفا والے بھی ہوں گے دوستوں کو غور سے دیکھو
نہ جانے اور بھی کیا کیا پسِ پردہ دکھائی دے
کھنکتی ، جگمگاتی محفلوں کو غور سے دیکھو
ہمارا کیا کہ ہم ہر پل نئے زخموں کے خوگر ہیں
تم اپنے خنجروں کو ، بازوؤں کو غور سے دیکھو
تمہاری شخصیت بھی ریزہ ریزہ ہو گئی ہو گی
بکھرتے ٹوٹتے ان آئینوں کو غور سے دیکھو
میسر ہو نہ ہو منزل سفر کا آسرا تو ہو
قدم اٹھنے سے پہلے راستوں کو غور سے دیکھو
ہمارے ہی لہو کی سرخیاں ہیں جا بجا ہر سو
تم اپنے شہر کی رنگینیوں کو غور سے دیکھو
کسی کی چھپاتی شخصیت پر رشک کیا کرنا
چراغوں کے تلے تاریکیوں کو غور سے دیکھو
تماشا ہی سہی اسرار غرقابی میری لیکن
ذرا اپنے بھٹکتے ساحلوں کو غور سے دیکھو

**تسنیم انصاری**

تذکرہ میرا بعنوانِ محبت کر گیا !!
باتوں باتوں میں وہ اظہارِ حقیقت کر گیا
قول کا سچا تھا کتنا وہ میرا فرماں روا
تخت پر جس کے ہاتھ بھی حکومت کر گیا
مطمئن ہے وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑ کر
اور میں خوش ہوں کہ وہ میری حمایت کر گیا
آج پھر انصاف کے سینے پہ گولی چل گئی
آج پھر قانون مجرم کی وکالت کر گیا
علم کا دریا تھا لیکن آگہی سے دور تھا
بات بے موقع نصیحت بے ضرورت کر گیا
ایک بچہ یوں کھلونا توڑ کر خاموش ہے
جیسے خود کو پوچھتا ہو کیوں شرارت کر گیا
آج بھی اپنے گھروں میں ہے وہ شاہانہ روش
باپ جب بوڑھا ہوا بیٹا بغاوت کر گیا

## صاف صاف

ہم اگر بیٹھے رہیں منہ پھاڑ کے
خود تو گرنے سے رہے پھل جھاڑ کے

شہر میں مسلم رئیسوں سے ملے
راستے میں پیڑ دیکھے تاڑ کے

ہم انہیں کیسے شرافت خاں کہیں
جن کے گھر میں مال آئے بھاڑ کے

ان کو ہر مسجد کے مینارے سے دیکھ
ہم نے رکھی ہیں لکیریں پاڑ کے

شہر کے لنگڑوں پہ آئی ہے ہنسی
دیکھتے ہیں خواب مینار کے

جیب میں بندوق کا لائسنس ہے
شیر کیوں لپکے گا ہم پہ دھاڑ کے

آنے والی نسل کے کام آئیں گے
شعر رکھے گا ہمارے گاڑ کے

آؤ منہ پھٹ گھاٹ پر چل کر بیٹھیں
ہے وہاں دوست اپنا شنکر باڑ کے

منہ پھٹ ناگپوری

نقش کوکن

## سیف اللہ سیف ۔ بورلی مانڈلہ

جبیں جھکا دی یہی سمجھ کر کبھی تو دیدار یار ہوگا
مری جبیں کو زمیں پہ رکھنا کبھی تو سجدہ شمار ہوگا

تڑپ رہی ہے یہ زیست پیہم سراپا حزن و ملال ہو کر
اگر نہ سہہ لوں میں حادثاتِ غم تو دل جلوں میں شمار ہوگا

دیار ساقی کی جستجو میں جب جام و مینا کی بات آئی
بنا ہو جام بکف یہاں گر تو میکدہ بے قرار ہوگا

گذاری ہیں مدتیں جو ہم نے نظر تو آئے کبھی کہیں بھی
کہاں نہ بھٹکا تیری لگن میں کہاں مرا غم گسار ہوگا

وفا پرستی چلی گئی اب نئے زمانے کا یہ تغیر
وفا برائے وفا ہے لب پہ مگر دلوں میں نہ پیار ہوگا

زمانہ مانوس ہو چکا ہے نقاب تم ہی الٹ دو اپنا
گلے لگا دو خلوصِ دل سے کہ سیف کو کچھ قرار ہوگا۔

اے دل جاناتا اس غم کو مٹا دینا
دھیرے سے ذرا اپنے چلمن کو ہٹا دینا
سوچو! دل بسمل کو تڑپانے سے کیا حاصل
گر نہ ہو مسیحائی مقتل ہی سجھا دینا
اس شہر نگاراں کا شیوہ ہے یہی شاید
اک گھر کو بسا لینا، اک گھر کو مٹا دینا
اشعار کے جھرمٹ میں پنہاں ہے رہ منزل
باتوں میں نہ شاعر کی باتوں کو اڑا دینا
ہے منزل الفت کی ہر راہ کٹھن یارو
چلتا ہے بشیر اس پر تم دل سے دعا دینا

بشیر حسین کھوت

# مہاراشٹر اردو اکاڈیمی

حسن عباس فطرت

کہا جاتا ہے کہ اردو کا علاقہ شمال ہے جنوب نہیں۔ لیکن جہاں تک اردو کے چلن اور اس کی قدردانی کا سوال ہے اس میں مہاراشٹر، اندھرا، کرناٹک اور مدراس سبھی شامل ہیں۔ خصوصاً آزادی کے بعد جب سے اردو کو اترپردیش میں جڑ سے مٹانے کی کوششیں شروع ہوئیں مذکورہ بالا ریاستوں میں اردو کا چرچا کافی بڑھ گیا۔ آج کرناٹک اور مہاراشٹر سے اردو کے معیاری روزنامے و ہفتہ وار اخبارات اتنی کثرت سے شائع ہوتے ہیں جو بعض اعتبارات سے اپنی آپ مثال ہیں۔ حیدرآباد کو ہی لیجئے وہاں منظم و مضبوط کام کرنے والی تین چار اردو نیوز ایجنسیاں ہیں۔ جن کا اپنا عملہ ایک اخبار کے عملہ سے کم نہیں جبکہ شمالی ہند میں اس کی مثال شاذ و نادر ہی ملے گی۔ سنہ ۱۹۶۰ء میں بنگلور سے عثمان اسد نے "نشیمن" ویکلی شروع کیا تو اس نے ایک زمانہ میں اپنا سرکیولیشن ایک لاکھ کے اوپر کر لیا تھا آج بھی بیس ہزار سے کم نہیں چھپتا ہوگا۔ بیس سال پہلے "انقلاب" بمبئی کے دفتر میں "اردو ڈائجسٹ لاہور" کے مدیر الطاف حسین نے جب مجھ سے سنا کہ "انقلاب" پچیس، تیس ہزار کے قریب چھپتا ہے تو بہت متعجب و خوش ہوئے۔

اردو اکاڈیمی بہار و اترپردیش میں بنی تو مہاراشٹر و کرناٹک و آندھرا پردیش سرکار بھی اس کی ہم قدم ہوئی اور اردو مطبوعات و مصنفین و اردو حلقہ کو مالی و مادی امداد کے منصوبے یہاں بھی بنائے گئے۔ عمل کی دنیا میں کون آگے کون پیچھے رہا یہ الگ ایک سوال ہے ویسے تو دہلی کی اردو اکاڈیمی نے "ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر" کا مقولہ سچ کر دکھایا اور اس ننھی منی اکاڈیمی کے سکریٹری سید شریف الحسن نقوی تو اشاعت کتب و دہلی کتھا کے تعلق سے سب پر سبقت لے گئے۔ اترپردیش کی اردو اکاڈیمی کا بجٹ تمام ریاستوں سے زیادہ ہے اس کے ممبران۔ کام کے شعبے، اشاعت کتب ہر ایک اعداد و شمار کے لحاظ سے فائق ہے۔ دیگر اکاڈیمیوں کی باتیں چھوڑ کر ہم مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈیمی پر آتے ہیں جو شنکر راؤ چوہان کی پہلی سرکار کے زمانے میں سنہ ۱۹۷۴ء میں قائم ہوئی اس کے محرک و کرتا دھرتا مرحوم خواجہ عبدالغفور تھے۔ جو ادیب بھی تھے۔ حیدرآباد کے زندہ دلوں کے نمائندہ اور ادب نواز بھی۔ ابتداء بہت مختصر و منحنی تھی۔ خواجہ صاحب G.A.D. کے سکریٹری تھے۔ انہوں نے ایک جوان صحافی، خوشنویس و آرٹسٹ سردار عرفان کو ایک میز، کرسی اور الماری دلائی۔ انگریزی اور مراٹھی میں نکلنے والا رسالہ "قومی راج" اردو میں نکلنے لگا۔ سردار عرفان اسے بڑی محنت و حسن کاری سے لکھتے و سجاتے بھی اور دفتر میں بیٹھ کر وزیر اعلیٰ کے نام اردو عریضوں کا انگریزی ترجمہ بھی کر دیتے اور اکاڈیمی کے تعلق سے دو چار مراجعین سے نپٹتے بھی رہتے تھے ہاں تو اردو اکاڈیمی کی تشکیل ضرور ہو گئی تھی مگر ممبران میں بمبئی کے چند نامور اردو و مراٹھی ادیب ہی نمایاں تھے جو سال میں ایک دو بار جمع ہو جاتے۔ بہرحال پہلے اکاڈیمی جنرل ڈپارٹمنٹ میں شامل تھی اور سچوالیہ کے پانچویں منزلہ پہ تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اسے الگ دفتر ملا۔ وزارتوں کے بدلنے سے اس کی بناوٹ بھی بدلی۔ ممبری میں بمبئی ہی کے نہیں، ناگپور، پونا، مالیگاؤں، اورنگ آباد کے ادیب و شعراء کو بھی جگہ ملنے لگی۔ مگر اس کو سرکاری بندھنوں سے نجات نہ ملی۔ کافی داد و فریاد کے بعد بھی اکاڈیمی آزاد ادارہ نہ بنی بلکہ چیرمین و صدر کے چشم و ابرو پہ کام کرتے رہنا ہی اس کا امتیاز رہا۔

ڈاکٹر ظ انصاری کی صدارت کے زمانے میں اکاڈیمی نے کچھ ٹھوس کام کیا۔ اس سے پہلے سہ ماہی "امکان" ہی اکاڈیمی کا اشاعتی سرمایہ تھا۔ مگر ظ انصاری مرحوم نے اردو سے مراٹھی اور

مراٹھی سے اردو کا سلسلہ شروع کیا جو بہت موثر و کامیاب رہا۔ اردو والوں نے مراٹھی شعراء و ادباء کو جانا اور مراٹھی والوں نے اردو کے جدید ادب سے واقفیت حاصل کی۔ انصاری صاحب نے اس سلسلے میں کافی محنت کی اور دیگر تمام امور کو مقرر و منظم کر دیا اور اکاڈیمی میں نئی تاریخ کا آغاز ہوا اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اس سال اکاڈیمی کے ممبروں کا چناؤ بمبئی سے کم اور باہر سے زیادہ ہوا۔ ذو تین ممبروں کے سوائے کمیٹی تقریباً نئے ممبروں پر مشتمل تھی اور انہوں نے ٹھوس کام پر زیادہ توجہ دینے کی سفارش کی۔

انعامات کے لئے افراد کے انتخاب میں بھی اس کا خیال رکھا کہ اگر مہاراشٹر میں اردو ادب کی نمایاں و بزرگ ہستی موجود ہے تو ہمیں اسے ملکی انعام میں ترجیح دینا چاہئے دیگر یہ کہ آل انڈیا ایوارڈ کو ڈاکٹر ظ انصاری ایوارڈ و ریاستی ایوارڈ کو جانثار اختر ایوارڈ۔ اردو مراٹھی ترجمہ پر انعام کو مادھو جولین ایوارڈ اور سال کی نئی تخلیقی صلاحیت والے ایوارڈ کو ساحر لدھیانوی ایوارڈ کا نام دیا جائے۔

ایوارڈ پانے والے صاحبان اور ان کے کارناموں کی تفصیل نقش کوکن کی پچھلی اشاعت میں دی گئی ہے میرا خیال ہے کہ اس پر نظر کرنے کے بعد ہر منصف مزاج اردو داں طبقہ اعتراف کرے گا کہ مہاراشٹر اردو اکاڈیمی میں نظری طور پر ایک خوشگوار و مناسب تبدیلی آئی ہے اور جلد ہی عملاً بھی اس میں انقلابی تبدیلی آئے گی۔

## مستقبل کا حال

بتانے والے شخص نے ایک خاتون سے پوچھا "کیا آپ اپنے میاں کے مستقبل کا حال جاننا چاہیں گی ؟"

خاتون نے جواب دیا "بالکل نہیں! آپ اس کے ماضی کے بارے میں کچھ بتائیے تو مہربانی ہوگی۔"

# جب خشت بنے تو کام چلے

## اردو کی پرائمری تعلیم

• عبدالغنی عثمان پاڈسکر - ہرنئی.

کہانی نہیں بلکہ مانی ہوئی حقیقت ہے کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح پرائمری ایجوکیشن ہائر ایجوکیشن کی سیڑھی ہوتی ہے۔

کوکن کے کئی سماجی ادارے اپنے حلقے میں ہائی اسکول، ہائر ایجوکیشن، یونیورسٹی تعلیم اور پروفیشنل تعلیم کیلئے جدوجہد کرتے ہیں، تعلیمی اداروں سے منسلک رہ کر سوشل ورک میں اپنا قیمتی وقت، پیسہ اور توانائی کو صرف کرکے "معیارِ تعلیم" بلند کرنے اور قوم کی تعلیمی حالات کو سُدھارنے میں سالہا سال صرف کرتے ہیں، نتیجہ میں حصولِ تعلیم کا اوسط تو بڑھ چکا ہے مگر "معیارِ تعلیم" روز بروز گرتا ہی جاتا ہے۔

یہاں یہ امر غور طلب ہے کہ غیر قوم کے طلباء و طالبات کا معیار تعلیم اوپر کی طرف اُٹھ رہا ہے مگر اردو ذریعۂ تعلیم کے طلباء و طالبات کا معیار گرتا ہی نہیں بلکہ زوال پذیر نظر آرہا ہے۔ ایس۔ ایس۔ سی کے بعد چند بچوں کو اچھے کالج میں ان کے پسند اسٹریم میں داخلہ مل جاتا ہے، لیکن ایک بڑی تعداد کو سوائے آرٹس کالج کے داخلہ نہیں ملتا اگر سائنس یا کامرس میں داخلہ ملتا ہے تو صرف سیٹ بھرنے کیلئے مگر H.S.C کے رزلٹ کے بعد ان کا بھی پتہ کٹ جاتا ہے۔ اگر کسی طرح سلسلۂ تعلیم جاری رکھا بھی تو گریجویشن کرنے کے بعد ان کے سامنے حصولِ ملازمت کا بھی

نقش کوکن

مسئلہ ہوتا ہے۔ ہمارے پاس تقریباً چالیس سالوں کا مشاہدہ تو تھا ہی مگر گزشتہ ۹ سال سے عملی تجربہ بھی ہے اور اگر ایک سطر میں بیان کیا جائے تو یوں ہے کہ "پرائمری اسکولس" کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کے وجہ قوم کے بچے کی تعلیم کو سولی پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ مگر ساری قوم، سماجی ورکرز، والدین، اربابِ تعلیم اور محکمۂ تعلیم تماشہ دیکھ کر خاموش ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس اہم مسئلہ کو ہم نے کبھی سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ بلکہ پرائمری اسکولس کی ناقص تعلیمی کارکردگی کو نظر انداز کرتے ہوئے "ہائر ایجوکیشن" کے خواب دیکھنے میں محو ہیں۔

پرائمری اسکول کسی بھی گاؤں، کسی بھی قصبہ یا تعلقہ کا ہو، ان کے نتائج پورے سات سال یعنی اول سے لیکر ہفتم تک تقریباً سو فیصد رہتے ہیں۔ شاذ و نادر کوئی پرائمری اسکول ہوگا جہاں نتیجہ ۹۰ فی صد لگتا ہوگا۔ سو فیصد رزلٹ کا حال یہ ہے کہ پندرہ پندرہ سال کوئی بچہ ساتویں کلاس میں ناکام ہی نہیں ہوتا اور اس اسکول کو "آدرش" اسکول تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہ دلآویز تصویر دیکھ کر والدین خصوصاً وہ جو بیرونِ ممالک میں برسر روزگار ہیں اساتذہ کو تحفہ تحائف سے نوازتے ہیں۔

ساتویں میں کامیاب ہوکر آٹھویں جماعت میں داخلہ لینے والے بچوں کی تعلیم کا یہ حال

[illegible] میں دو صحیح جملے لکھنے نہیں آتے۔
حساب کا یہ عالم ہے کہ سو تک گنتی اور دس تک پہاڑے نہیں آتے۔ پانچویں تا ساتویں تین سال تک انگریزی مضمون پڑھنے کے بعد بھی مکمل A.B.C.D نہیں آتی۔

تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ ساتویں میں جو بچے پہلے دوسرے یا تیسرے نمبر سے کامیاب ہوا اور جس کا اوسط فی صد ۷۵ اور ۸۵ کے درمیان ہے تو اساتذہ اتنے بھاری بھر کم مارکس کس طرح دے پاتے ہیں۔

ہمارے اپنے ناقص خیال میں یہ ایک مکمل سازش ہے، قوم کو ناکارہ کرنے کی، قوم کو دوسری قوم کے مقابلے میں مجبور و بے بس کرنے کی، بچوں کی سات سال کے طویل عرصہ میں یہ کیفیت یا حالت کیجاتی ہے کہ جب وہ آٹھویں میں داخلہ لے تو اپنے آپ کو ایک مصیبت میں جکڑا پاتا ہے۔ سات سال مکمل آزادی کے بعد آٹھویں، نویں اور دسویں کے یہ تین سال ان کے لئے سزا با مشقت کے مصداق ہوتے ہیں۔ اور آٹھویں میں جو پچاس بچے داخلہ لیتے ہیں اس میں سے صرف ۱۵ یا ۲۰ ہی دسویں تک پہنچ پاتے ہیں گویا ۷۰ تا ۸۰ فی صد طلبا و طالبات ناقص پرائمری تعلیم کے بھینٹ چڑھ جاتے ہیں اور بمشکل بیس یا دس فی صد اچھی تعلیم کے زیور سے جنہیں خداداد ذہانت نصیب ہے وہ آراستہ ہو پاتے ہیں۔ پرائمری ساتویں کامیاب کر کے آٹھویں میں آنے والے بچوں میں سات سال کا خسارہ تین سال میں مکمل پورا کر پاتے ہیں اور کئی ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنہوں نے ۷۵ تا ۸۰ فی صد مارکس ایس، ایس، سی امتحان میں حاصل کئے ہیں۔ یہ ان کی خداداد صلاحیت ہے۔

پرائمری اساتذہ کا یہ کہنا ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کو غیر تعلیمی یعنی حکومت کے کئی اور کام کرنے پڑتے ہیں مثلاً مردم شماری، الکشن ڈیوٹی، نسبندی، بھینس اگائے، بیل، مرغی اور انڈوں کا اندراج کرنا پڑتا ہے، یہ یقیناً ظلم ہے اور ارباب تعلیم کا دھیان اس طرف مبذول کرنا ضروری ہے مگر یہ کام تو مراٹھی اسکول والے بھی کرتے ہیں۔ پرائمری کے اساتذہ کے تعلق سے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سات سال کا عرصہ کافی طویل ہوتا ہے اور غیر تعلیمی ڈیوٹی سال بھر نہیں ہوتی، اور سب کے سب اساتذہ ڈیوٹی پر نہیں رہتے۔ اگر ایماندارانہ طریقہ پر حاضری کے ایک سال کے چار ماہ بھی یعنی ۳۳ فیصد ایام میں پڑھایا جائے تو بھی کافی ہو سکتا ہے، چوتھی تک بچوں کو روکا نہیں جا سکتا مگر پانچویں چھٹی یا ساتویں میں ان کو روکا جائے تو بھی بہتری آ سکتی ہے۔

ہمارے ایک قریبی دوست اور انکی بیگم نے انکی بچی کی ایک کتاب لا کر ہمیں بتائی، بالکل نئی، صاف ستھری بلکہ کئی صفحات ایکدوسرے سے چسپاں تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ آج ہی خریدی گئی ہے۔ بچی کے تعلیم یافتہ اور سماجی کاموں سے منسلک والدین نے بتایا کہ سالانہ امتحان ہو گیا۔ مگر ایک سال بعد بھی کتاب صحیح و سالم ہے۔ پھر سال بھر کیا پڑھایا گیا غالباً کتاب کو کھولا ہی نہیں گیا ہو۔ یہ شکایت نہیں بلکہ ایسے کئی حقائق ہیں کہ پرائمری تعلیم کے تعلق سے ایک داستان لکھی جا سکتی ہے۔

ہمارے ہائی اسکول میں ان ہی پرائمری اسکولس کے بچے آئیں گے۔ جن کا تعلیمی جذبہ، جن کی تعلیمی گرفت، تعلیمی ذوق و شوق سات سال میں ضائع کیا جاتا ہے

انکی تعلیمی رغبت کو مفلوج کیا جاتا ہے ایسے بچے جب ہمارے ہائی اسکول سے H.S.C , S.S.C امتحانوں میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل نہیں کر پاتے تو مجبوری و سخت مایوسی کی حالت میں D. ED کر لیتے ہیں اور یہی طلباء وطالبات پرائمری اسکولس پر مدرس بن کر آتے ہیں۔ ایک غیر معیاری حصولِ تعلیم کے بعد جو مدرس بن کر آتا ہے۔ قوم کے نونہالوں کو کیا سدھار یا سنوار سکتا ہے؟ اس کی ساری صلاحیتیں ایکدم دم توڑ دیتی ہیں اور جب کوئی اکادکا اپنے سینئر اساتذہ کو دن میں چار وقت بچوں کے ہاتھ کی بنی چائے پیتے، کرسی پر پاؤں رکھ کر بیٹھتے، روزانہ دیر سے آتے اور گاؤں کی سیاست میں الجھا دیکھتے ہیں تو فرسٹریشن: مایوسی کا شکار ہوتا ہے اس کا جوش کہیں بھی تعلیمی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ابھرتا ہو تو وہ اکیلا کچھ نہیں کر پاتا اور آخر وہ اپنی مالی بھلائی کے لئے ان میں شامل ہو جاتا ہے۔

یہاں یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ آج بھی پرائمری میں چند ایسے اساتذہ ہیں جو اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دے رہے ہیں مگر ایسے اساتذہ کا کیا جنہیں

(۱) صحیح اردو بولنے ۔ لکھنے نہیں آتی

(۲) حساب میں بالکل صفر ہے ۔

(۳) تاریخ جغرافیہ صرف رٹانے کا کام کر سکتے ہیں۔

(۴) انگریزی خود کو آتی ہے مگر پڑھانے کا مسئلہ ہے۔

قوم کے بچوں کا وہ کیا کر پائیں گے ؟

ہمارے پاس مثالیں ہیں کہ ہائی اسکول میں آنے کے بعد پرائمری صدر مدرس اور مدرس کے خود کے بچے سال دو سال آٹھویں دسویں میں فیل ہونے کے بعد تعلیمی سلسلہ منقطع کر لیتے ہیں اور شاذونادر S.S.C میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو ان کے مارکس ۴۰ فیصد سے اوپر نہیں ہوتے۔

پرائمری اساتذہ کا تعلق بھی ہماری اپنی قوم سے ہے، لہٰذا یہ بھی ہمارا اپنا مسئلہ ہے، مگر اس مسئلہ کو جلد از جلد نپٹا نہیں گیا تو "تعلیمی معیار" اس قوم کو بربادی کے دہانے پر پہنچا دے گا کسی بھی مسئلہ کو جلد از جلد حل کر لینا چاہیئے۔ تلخیاں اور تنقیدات کی پرواہ کئے بغیر "پرائمری تعلیم" کو صحیح سطح پر لائے بغیر ہمارے ہائر ایجوکیشن کے سارے خواب جوں کے توں رہ جائیں گے اور قومی دھارے سے ہم اتنے الگ تھلگ رہ جائیں گے کہ اس کا سدھار مشکل ترین ہو جائیگا۔

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم قوم کے ہونہاروں میں ہیرے جواہرات کو اجاگر کرنے میں لگا ہوا ہے، کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ S.S.C کے بعد کیا؟ ضلع رائیگڑھ کے مختلف اہم مقامات پر طلباء وطالبات کی صحیح رہنمائی کے لئے پروگرام منعقد کر رہا ہے، سعودی عربیہ جدّہ میں جناب محمد علی مقادم صاحب قوم کے ہونہاروں کی بہترین کارکردگی کے خواہاں ہیں۔ تو ایک پچھڑے ہوئے گاؤں میں پرائمری میں تعلیم و تدریس کو ایماندارانہ طریقہ پر انجام دینے کے بعد ایک ہائی اسکول میں کلرک کے عہدہ پر جناب محسن شہاب کم سے کم ۱۲ تا ۱۶ گھنٹے قوم کے بچوں کے تعلیمی معیار کو بہترین بنانے میں جٹے ہوئے ہیں۔

آزادی سے قبل اردو پرائمری اسکولس کو بہتر سے بہترین اساتذہ جو صرف ساتویں پاس ہوا کرتے تھے مہیا ہوئے اور آج بھی ان کے شاگردان کو بھلا نہیں پا رہے ہیں۔ یہ تھے وہ اساتذہ جو ہمیشہ قوم کی بھلائی اور ایمانداری کی ڈیوٹی پر تکیہ کئے ہوئے تھے۔

آج ایک ایسی "تحریک" کی ضرورت ہے جو اس مسئلہ کو حل کرنے میں معاون ثابت ہو، ہر تعلقہ اور ضلع کے سطح پر کام کیا جانا چاہیئے۔ کچھ لوگوں کو اپنا وقت، اپنی توانائی اور جہاں تک ممکن ہو اثر ورسوخ استعمال کرکے حکومت پر زور دینا چاہیئے کہ "پرائمری اساتذہ سے صرف تعلیمی خدمات لئے جائیں، پرائمری اساتذہ کی کارکردگی پر نظر رکھی جائے، امتحانات کے پرچے کو ایمانداری اور صحیح طریقہ سے جانچا جائے"۔

اسکول کے اوقات میں وقت کی پابندی کا لحاظ رکھا جائے۔ پرائمری کے جانچ کے لئے جو انسپکٹر آتے ہیں ان کو جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ محکمۂ تعلیم کے پاس اگر کسی ٹیچر کی شکایت جائے تو فوری طور پر اس کی جانچ پڑتال کرا کر ضرورت پڑے تو ٹیچر کے خلاف کارروائی کی جائے۔

صدر مدرس اگر ریٹائرڈ ہو جائے تو اس کی جگہ پُر کرنے (آج ایک سال تک لگ جاتا ہے) میں تاخیر نہ ہو۔

باشندگانِ کوکن کی سادگی لاپرواہی اور آپسی گروپ بندی یا خلیج کی ملازمتیں ہمیں اس اہم پرائمری تعلیم کے گرتے ہوئے معیار سے دور رکھ رہی ہے۔ لیکن یہ کیفیت کسی نہ کسی لمحہ مصیبت اور پریشانی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

آیئے، کچھ لوگ بڑھ کر اس کام کو انجام پذیر کرنے کے لئے اپنی نیک خدمات پیش کریں۔ انشاءاللہ ایک اچھی اور خوشگوار صبح کی امید ہمارے سامنے ہے...

# گروتھ بانڈز

## اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل سنوارنے کا ایک سنہرا موقعہ

● احمد ایم مہسانیوالا ایم اے

بمبئی کی ایک کمپنی "ایڈونچر پلانٹیشن لمیٹڈ" نے ساگ کے درخت اور اسٹرابیری کے پھل کی پیداوار فروخت کی ایک بہترین و مفید اسکیم بنائی ہے۔ اس کے لئے زمین پونہ ضلع کے ملشی تعلقہ میں پوڑھ نامی گاؤں میں خرید رکھی ہے۔ پیداوار اور اس کی نشوونما نامی گرامی ماہرین کی نگرانی میں ہوگی۔ کمپنی کے عہدیداران بھروسہ مند اشخاص ہیں اور اسکیم سے ملنے والے فائدے یقینی اور قابل اعتماد ہیں۔

اس اسکیم میں ہر خواہشمند شخص کو حصّہ لینے کا سنہرا موقعہ فراہم کیا گیا ہے۔ کمپنی کے نام ایک ہی بار رقم روپئے ۶۰۰۰ نقد یا ڈمانڈ ڈرافٹ کے ذریعہ عرضی کے ساتھ دینا ہے۔ کمپنی آپ کو اسکیم کے دوسرے سال سے ۱۴ ویں سال تک اسٹرابیری کی پیداوار فروخت کے ذریعہ ہر سال ۱۲۰۰ روپئے ادا کریگی اور ۱۵ ویں سال میں ۳ لاکھ ۴۴ ہزار ۴ سو روپئے ساگ کی لکڑی بیچ کر ادا کئے جائیں گے۔ اسے اسکیم "ڈی" کہا گیا ہے۔

اسکیم 'سی' میں چھٹے، ۹ ویں اور ۱۲ ویں سال میں ۱۲۰۰ روپیوں کے عوض ۱۱۰۰۰، ۲۲۵۰۰ اور ۷۵۰۰۰ روپئے اور ۱۵ ویں سال کے آخر میں ۱ لاکھ ۲۹ ہزار ۵ سو روپئے ادا کئے جائینگے۔
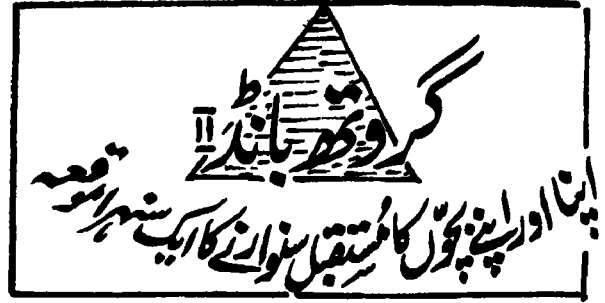
ان دونوں اسکیم میں ۲۰ روپئے کے اشامپ پیپر پر قانونی دستاویزات پر دستخط ہونے پر ۲ سال بعد والا ۱۲۰۰ روپئے کا ایک چیک اور ۱۵ سال بعد کی تاریخ کا ۶۰۰۰ روپئے کا ایک چیک فوراً دئے جائینگے۔

اسکیم 'اے' اور 'بی' میں ۶۰۰۰ روپئے چیک کی جگہ بنک کی ۶۰۰۰ روپئے ادائیگی کی فکسڈ ڈپازٹ رسید ملیگی۔ مگر اس کے لئے کمپنی کو کچھ رقم بنک میں جمع کرانا پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے کمپنی کے پاس کم رقم رہ جاتی ہے اور اس پر ادا کیا جانیوالا منافع بھی گھٹ جاتا ہے اور فکسڈ ڈپازٹ بنک سے ملنے والا سود کچھ لوگ پسند نہیں کرتے۔ یوں بھی اپنی ۶۰۰۰ روپیوں کی رقم ۱۲۰۰ روپیوں کی ۵ قسطوں میں ۶ سال کے عرصے میں واپس مل ہی جاتی ہے۔ اس لئے اسکیم 'سی' اور 'ڈی' ہی زیادہ مفید و مناسب اور حلال ذریعہ ہے۔

اگر کوئی شخص پیسوں کی سخت ضرورت کی وجہ سے یہ گروتھ بانڈ بیچنا چاہے تو کسی کو بھی بیچ سکتا ہے اور کمپنی ۱۰ روپئے فیس لیکر گروتھ بانڈ نئے خریدار کے نام کر دیگی۔ کمپنی خود بھی یہ بانڈ ۶ سال کے بعد کسی بھی وقت خرید سکتی ہے۔ خرید کی قیمت ہر سال اعلان کی جائیگی۔ ۶ سال بعد کی قیمت ۲۲۰۰۰ روپئے اعلان کی جا چکی ہے۔

کمپنی نے اس اسکیم کے گروتھ بانڈ کے خریدار کو ۵۰۰۰۰ روپیوں کا پرسنل اکسیڈنٹ بیمہ مفت میں فراہم کیا ہے۔

اگر کسی سال اسٹرابیری کی پیداوار ٹھیک نہ ہو پائے تو کمپنی اس کی کمی اگلے سال پوری کردیگی۔

جناب احمد محمد مہسانیوالا، بلاک نمبر ...

نقش کوکن

، گورنمنٹ سرونٹ کوآپریٹیو سوسائٹی، سیکٹر ۲، دجے روڈ،
نئی پنویل، ضلع، رائیگڑھ۔ فون: ۷۴۵۱۹۷۸،
اس اسکیم کے ایجنٹ ہیں اور بھیونڈی میں بھی
بمقام ۴۸، بندر محلہ، فون: ۲۰۷۱۶ اور
۲۲۲۲۷ پر ہر سنیچر، اتوار ملیں گے۔ اگر کوکن و
قرب وجوار کے کسی گاؤں یا شہر میں ۲۰/۲۵
لوگ اس اسکیم میں حصہ لینا چاہیں تو وہ بذاتِ
خود حاضر ہوکر مکمل خدمت انجام دیں گے۔
زیادہ سے زیادہ لوگ اس سنہرا
موقعہ کا ضرور فائدہ اٹھائیں۔ N.R.E اکاؤنٹ
والوں کو بھی اس کی خریداری کھلی ہے ●●

## کوکنی قطعات

(طنز و مزاح)

از: جاوید درو ے

●

دیو اپلیا ایک ہاتات ٹھیوا
دنیا اپلیا دُوسریا ہاتات ٹھیوا
ایک ہاتاچی دوسر بالا خبر نکو
ہی بات دھندیاچی دھیانات ٹھیوا

●

نرڈالوکانا، تے تملا سلام کرتیل
شرافت داکھوا، تے تملا نسلام کرتیل
مانوسکی چو آز بن ہیوچ صلوتہے
تیانا راجہ بنوا، تے تملا غلام کرتیل
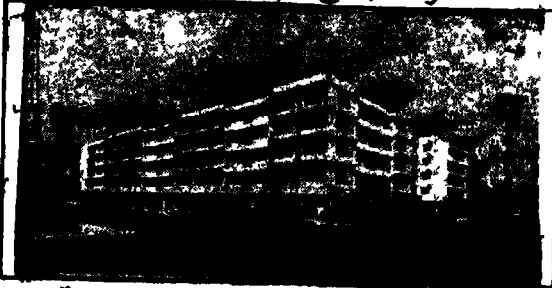
# اگر اور جیتے رہتے!

● از:- شیخ اسماعیل - نیروبی - کینیا (مشرقی افریقہ)

دیوار پر ایک نوجوان جوڑے کی تصویر ایک قیمتی فریم میں آویزاں تھی اور اسی فریم کے شیشے کے باہر ٹھونس کر رکھی ہوئی ایک اور گرد آلود تصویر اپنی زبوں حالی کی داستان پیش کر رہی تھی۔

یہ بہت پرانا واقعہ نہیں ہے۔ یہی کوئی سال سوا سال کی بات ہے جب کہ انگلینڈ گیا ہوا تھا۔ جب بھی میں بیرون ملک جاتا ہوں۔ میری یہ کوشش رہتی ہے کہ میں اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں سے ملوں۔ خصوصاً اُن لوگوں سے جن کے ساتھ پُرانے مراسم رہ چکے ہوں۔ اس لحاظ سے انگلینڈ میرے لئے بہت ہی "زرخیز" ثابت ہوا کیونکہ وہ لوگ جن سے ملنے کا میں متمنی تھا ملک کے کونے کونے میں آباد ہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اکثریت انکی ہے جن کا تعلق کسی زمانے میں مشرقی افریقہ سے رہا تھا۔

بلیک برن، لیسٹر، برمنگھم اور لوٹن سے ہوتا ہوا میں واپس لندن آگیا تھا تاکہ وہاں چند دن گزار کر میں کینیا واپس لوٹ جاؤں۔ ایکدن میں اپنے میزبان کے ہمراہ لندن کی ایک ایسی فیملی کے گھر گیا جس کے ساتھ بچپن سے میرے تعلقات رہے تھے۔ ڈور بیل بجائی تو ایک بچی نے دروازہ کھولا اور ہمیں ایک کمرے میں بٹھا کر "آپ تشریف رکھیں۔ گرینی (دادی/نانی) وہ سامنے والے شاپنگ سینٹر گئی ہیں۔ بس اب آنے والی ہی ہیں" کہہ کر اوپر چلی گئی۔

میرے ساتھی قریب ہی میز پر پڑے رسالے میں منہمک ہو گئے اور میں خیالات کے اتھاہ سمندر میں ڈوب گیا۔ مذکورہ خستہ حال تصویر دیکھ کر مجھے اس بزرگ کا ماضی یاد آیا جس کی وہ تصویر تھی۔ دور دور تک تلخیاں ہی تلخیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

نام اُن کا کچھ اور تھا، مگر ہر خاص و عام میں وہ "چیف" کے نام سے مشہور تھے جس کی وجہ یہ بتائی جاتی تھی کہ گزرے وقتوں میں کینیا پولس میں وہ چیف انسپکٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ میں انہیں چاچا کہا کرتا تھا۔

چاچا چیف ہندوستان کے بٹوارے سے کئی سال پہلے تلاش معاش میں افریقہ آ گئے اور کافی عمر پاکر ادھر ہی کی مٹی میں دفن ہوئے۔ ہندوستان میں ان کا تعلق ہلکے ہی قصبے سے تھا، مگر ان سے میری پہلی ملاقات نہ اسی ملک میں ہوئی۔ جب بچپن میں میں نے بھی نہ ہی کی طرح اپنا آبائی وطن چھوڑ کر اس سرزمین پر قدم رکھا تھا۔ اُنھ

نقش کوکن

دلوں وہ اپنی نئی نویلی دلہن کو انڈیا سے بیاہ کر لائے تھے۔
اور وہ پہلی بار امید سے تھی۔ نسبتاً بیوی اپنے میاں سے
بہت ہی کم عمر لگتی تھی۔

شادی کے بعد چاچا چیف نے
کریچو نامی ایک چھوٹے سے شہر میں اپنا خود کا ہوٹل
کھول لیا تھا جس کا نام رکھا تھا "رنگی ٹھاٹھو ہوٹل"
یعنی ترنگی ہوٹل۔ شاید اس نام کی نسبت بھارت کے
ترنگی جھنڈے سے تھی کیونکہ وہ پکے نیشنلسٹ تھے
اور یہاں مشرقی افریقہ میں رہ کر ہندوستان کی
آزادی کا دم بھرا کرتے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ انکی
سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے ہی انہیں پولس کی
نوکری سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔ یہ اس دور کا ذکر
ہے جب سلطنت برطانیہ میں کبھی سورج غروب نہیں
ہوتا تھا

ایک لمبے عرصے تک چاچا چیف
سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی کیونکہ میں نیروبی میں زیر
تعلیم تھا اور وہ اپنے شہر میں اپنا مستقبل سنوارنے
میں لگے ہوئے تھے۔ نو دس سال کے بعد تعلیم سے
فارغ ہو کر جب میں نے نوکری اختیار کر لی تو کام
کے سلسلے میں اکثر میرا کریچو جانا ہوتا۔ ماشاءاللہ اب
وہ چھ بچوں کے باپ تھے اور افزائش نسل کا سلسلہ
ابھی تک جاری تھا۔ بال بچوں کے رہن سہن سے یہ
اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ شبانہ روز کی محنت کے
باوجود ہوٹل کی آمدنی سے ان کا بمشکل ہی گزارا ہو رہا
تھا۔ تھوڑے عرصے کے لئے "ڈیری" یعنی دودھ
سپلائی کرنے کا دھندہ بھی آزما کر دیکھا مگر قسمت نے
یاوری نہیں کی اور غنیمت اسی میں سمجھی کہ اپنی تمام تر

ققش کو کرے

توجہ ہوٹل پر ہی مرکوز کی جائے۔ چاچا چیف اپنے
اپنے کاروبار کو اس لئے بھی فروغ نہ دے پائے کہ ان کی
عمر بڑی اور بچے ابھی چھوٹے چھوٹے تھے۔ ۱۹۶۳ء
میں کینیا کو آزادی ملنے کے بعد وہ تو مقامی سٹیزن بن
گئے مگر انکی بیوی نے یہاں کی قومیت لینے سے مصلحتاً
انکار کر دیا تھا۔ اس کی اگر بس چلتی تو وہ اپنے
برٹش پاسپورٹ کو تعویذ سمجھ کر گلے میں لٹکائے پھرتی۔
نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قانوناً اپنے گھر کے کاروبار میں خاوند
کا ہاتھ بٹا سکتی تھی نہ ہی شوہر کے جیتے جی انہیں اور
بچوں کو لے کر انگلینڈ جا کر رہ سکتی تھی۔

چاچا چیف اس طرح تنہا زندگی کے
نشیب و فراز کا مقابلہ کرتے رہے۔ چند سالوں کے بعد
جب وہ تھک ہار کر اس دنیا سے منہ موڑ گئے۔ وہ
اپنے پیچھے ایک بیوہ اور کل آٹھ بچے چھوڑ گئے۔ انکی
آنکھ مندنے کی دیر تھی کہ ان کے بیوی بچوں کو
انگلینڈ جا کر منتقل ہونے کے تمام حقوق مل گئے اور
اس طرح پورا کنبہ ۲ دو مہینوں کے اندر افریقہ
چھوڑ کر یورپ کے لئے روانہ ہوا۔

میرے خیالات کا تسلسل ڈور بیل
کی آواز سے ٹوٹا۔ اسی بچی نے اوپر سے اتر کر اپنی
گرینی کے لئے دروازہ کھولا۔ پورے پندرہ ۱۵ سال
کے بعد چاچی میرے سامنے کھڑی تھی۔ اسے دیکھ کر
کسی کو یہ گمان تک نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ آٹھ بچوں کی
ماں اور کم از کم ایک بچے کی دادی یا نانی تھی۔ وہ
مجھے بہت گرمجوشی سے ملی اور پھر میرے ساتھی کا
نام لے کر ان سے مخاطب ہوئی۔
"تم لوگ ایک ڈنر کر کے ہی جاؤگے۔"

" شکریہ، مگر آپ مجھے معاف رکھیں۔
میں رات کو ساڑھے نو دس بجے تک آکر مہمان کو لے
جاؤں گا" میرے ساتھی نے معذرت کی اور چلے گئے۔
چاچی نے اپنی رام کہانی سنائی جو
اس کی صرف انگلینڈ کی زندگی سے تعلق رکھتی تھی۔
اس نے بتایا کس طرح انگلینڈ آکر اس کے وارے
نیارے ہو گئے اور پورے خاندان کو تمام جھنجھٹوں سے
نجات حاصل ہوئی۔ کئی بچوں کے گھر آباد ہو گئے۔
اور جو دو تین باقی رہ گئے تھے وہ پالی ٹیک میں پڑھتے
اور ہاسٹل میں رہتے ہیں۔ اس فیملی کے آسودہ
حالی کے قصے خود چاچی کی زبانی سن کر مجھے انتہائی
مسرت ہوئی تھی۔ چاچی سب سے بڑے بیٹے کے
پاس رہتی تھی اور وہ بچی جو اس وقت گھر میں اوپر
نیچے دوڑ رہی تھی اسی بیٹے کی اولاد تھی۔ دیوار پر فریم
کی ہوئی تصویر اسی بڑے بیٹے کی شادی کے موقع پر
لی ہوئی تھی۔

دوران بحث چاچی نے بھولے
سے بھی افریقہ یا افریقہ والوں کا ذکر نہیں کیا۔ شاید
وہ جان بوجھ کر اپنے تلخ ماضی کو جدھر چھوڑ آئی
تھی ادھر ہی رکھنا چاہتی تھی۔ میں نے بھی اسے
ماضی کے اندھیرے میں دھکیلنا مناسب نہیں سمجھا
مگر وہ سامنے والی چاچا چیف مرحوم کی تصویر مجھے بری
طرح کھٹک رہی تھی۔ موقع پا کر میں نے اپنے دل کی
بات کہہ ہی دی۔

" اس گھر میں چاچا چیف کی
تصویر کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے اسے دیکھ کر بڑی
کوفت ہو رہی ہے۔ بھلا اس سے کون انکار کر سکتا ہے
کہ مرحوم نے تمہیں اور اپنے آٹھ بچوں کو بڑی محنت و
مشقت سے پالا پوسا تھا لیکن جس لاپرواہی سے
ان کی تصویر کو اس فریم کے باہر ٹھونس کر رکھا گیا
ہے وہ ہرگز ان کے شایان شان نہیں ہے۔ غریب کو
جیتے جی تو کبھی سکون میسر نہیں ہوا، کم از کم ان کے مرنے
کے بعد ان کی تصویر ہی کو احتراماً فریم میں ڈال کر
کسی مناسب جگہ لٹکا دیا ہوتا۔"
اتنا کہنا تھا کہ چاچی سیخ پا ہو گئی۔
جیسے میں نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔
" آٹھ نہیں تیرہ بچے کہو" وہ
چلائی۔ " تم تو صرف ان ہی کو جانتے ہو جنہیں میں
نے جنم دیا تھا۔ ہماری شادی سے پہلے تمہارے چاچا
کی ایک افریقی بیوی بھی تھی جس کے بطن سے پانچ
بچے پہلے سے ہی موجود تھے۔ میں بھی سوچتی کہ ہوٹل
کی معقول آمدنی کے باوجود گھر کی تنگدستی مٹتے کیوں
نہیں ہٹتی تھی۔ میں تو شکر کرتی ہوں پروردگار کا کہ
اس نے بڑھاپے کے دن تھوڑے کر دیئے اور آج ہمیں یہ
اچھے دن نصیب ہوئے۔ اس کی پہلی بیوی بچوں کا راز
بوڑھا اپنے سینے میں چھپائے اپنے ساتھ لے گیا۔ جانتے ہو
یہ راز ابھی حال ہی میں کھلا؟ پوچھو گے کیسے؟ میری
سوکن نے مجھے ممباسہ سے ایک خط لکھا جس میں تمام تفصیلات
درج تھیں۔ ساتھ ہی اس نے مجھ سے مالی امداد طلب کی تھی
اور ثبوت کے طور پر یہ تصویر بھی ساتھ بھیج دی تھی۔
جب سے اس راز کا انکشاف ہوا ہے مجھے تمہارے چاچا
کے نام سے بھی نفرت ہو گئی ہے۔ اگر یہ بچی ضد نہ کرتی
تو میں اس تصویر کو کبھی کی آگ کی نذر کر چکی
ہوتی۔" ●●

نقش کوکن

# عالمی فٹبال کپ

احمد باھنے (ٹرامبے)

کھیل کی دنیا میں فٹبال کا کھیل مقبول ترین مانا جاتا ہے شاید ہی دنیا کا کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں پر یہ کھیل کھیلا جاتا نہ ہو۔ عالمی سطح پر کھیلا جانے والا یہ کھیل ورزشی اعتبار سے بھی اولین مقام رکھتا ہے۔ اس کھیل کا عالمی اجتماع سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۳۰ء کو یوروگوائے میں منعقد ہوا جس میں دنیا کی ۱۶ ٹیموں نے حصہ لیا جس کو چار مختلف گروپ میں رکھا گیا۔ سیمی فائنل میں میزبان یوروگوائے یوگوسلاویہ کو ایک مقابلے چھ گول سے شکست دے کر فائنل میں پہنچی جبکہ دوسرے سیمی فائنل میں ارجنٹینا نے اتنے فرق سے امریکہ کو ہرایا۔ فائنل میں میزبان یوروگوائے نے ارجنٹینا کو دو کے مقابلے چار گول سے شکست دے کر پہلا عالمی فٹبال کپ کا خطاب حاصل کیا۔

۱۹۳۴ء میں دوسرے عالمی فٹبال کپ کا انعقاد اٹلی میں کیا گیا جس میں دنیا کی مختلف ملکوں کی ٹیموں نے شرکت کی لیگ میچوں کے دور کے بعد سیمی فائنل میں چیکوسلواکیہ نے جرمنی کے خلاف ۱۔۳ سے فتح پائی جبکہ میزبان اٹلی نے آسٹریا کے مدمقابل ۱۔صفر سے جیت حاصل کی اور فائنل میں بھی اتنے فرق سے چیکوسلواکیہ کو زیر کرکے چیمپئن کا تاج پہن لیا۔

۱۹۳۸ء میں تیسری مرتبہ اس کھیل کا انعقاد فرانس میں ہوا۔ پچھلے دونوں عالمی کپ کی طرح

بقیہ صفحہ پر

اس بار بھی لیگ میچوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد سیمی فائنل میں دفاعی چیمپئن اٹلی نے برازیل کے خلاف کامیابی حاصل کی دوسرے سیمی فائنل میں ہنگری کی ٹیم نے سوئیڈن کی ٹیم کو ایک مقابلے پانچ گول شکست دے کر فائنل میں اس نے اٹلی کے خلاف دو کے مقابلے چار اسکور سے شکست کھائی اور دوسری مرتبہ اٹلی کو چیمپئن کا اعزاز حاصل ہوا۔

۱۹۴۲ء سے ۱۹۵۰ء کے درمیان دوسری جنگ عظیم کی بدولت اس کھیل کا عالمی اجتماع نہیں ہوا۔ ۱۹۵۰ء کو چوتھے عالمی فٹبال کپ کی میزبانی برازیل نے حاصل کی اس بار ۱۳ ملکوں نے شرکت کی پورا ٹورنامنٹ لیگ میچوں کے تحت کھیلا گیا جس میں یوروگوائے کی ٹیم اولین مقام حاصل کرکے دوسری مرتبہ عالمی چیمپئن کا اعزاز حاصل کیا۔

۱۹۵۴ء کو عالمی فٹبال کے مقابلے سوئٹزرلینڈ میں منعقد ہوئے۔ سیمی مقابلے مغربی جرمنی اور آسٹریا رہا مغربی جرمنی نے ۱۔۶ سے کامیابی حاصل کی دوسرا مقابلہ دفاعی چیمپئن یوروگوائے اور ہنگری کے درمیان رہا جس میں ہنگری نے ۲۔۴ سے فتح حاصل کی فائنل مقابلہ مغربی جرمنی نے ہنگری کے خلاف دو کے مقابلے تین گول سے جیت کر پہلی مرتبہ اس نے عالمی اعزاز حاصل کیا۔

چھٹا عالمی فٹبال کپ ۱۹۵۸ء کو
سوئیڈن میں منعقد کیا گیا۔ سولہ مختلف ملکوں کی ٹیموں
نے اپنے اپنے گروپ میچ کھیل کر سیمی فائنل کے لئے
میزبان ملک سوئیڈن دفاعی چیمپئن مغربی جرمنی، فرانس
اور برازیل نے کوالی فائی کیا سیمی فائنل میں فرانس کو
برازیل نے پانچ کے عوض دو گول سے شکست دی ادھر
دوسرے سیمی فائنل مقابلے میں میزبان ملک نے مغربی
جرمنی کو ۱-۳ سے ہرایا۔ فائنل میچ میں برازیل نے
سوئیڈن کو دو کے مقابلے پانچ گول داغ کر فتح کا
جھنڈا پہلی مرتبہ لہرایا۔ فائنل میچ میں برازیل کے شہرت یافتہ
کھلاڑی پیلے کا اہم رول رہا۔

۱۹۶۲ء کے فٹبال کے عالمی میلے میں
برازیل اعزاز برقرار رکھنے میں کامیاب رہی اس نے
فائنل میں چیکوسلواکیہ کو ایک مقابلے تین اسکور سے
زیر کیا۔ سیمی فائنل میں برازیل نے میزبان چلی کو ۲-۴
سے ہرایا جبکہ سلواکیہ نے یوگوسلاویہ کو ایک عوض
تین گول سے ہرایا۔

۱۹۶۶ء کے عالمی فٹبال کپ مقابلے
منعقد کرنے کا شرف انگلستان کو حاصل ہوا اور وہی چیمپئن
رہی اس نے آخری مقابلے میں فاضل وقت کے بعد
مغربی جرمنی کے خلاف ۲-۴ سے فتح پائی۔ اس مرتبہ
سیمی فائنل میں انگلستان کا مقابلہ پرتگال سے ہوا جس میں
اس نے ۱-۲ سے فتح پائی دوسری سیمی فائنل مقابلے
میں مغربی جرمنی نے روس کے خلاف ایک عوض دو گول
سے فتحیاب رہی۔

میکسیکو میں ۱۹۷۰ء کے نویں عالمی
فٹبال کپ کے مقابلے کا اہتمام کیا گیا سولہ الگ الگ
ملکوں کی ٹیموں نے گروپ میچ کھیلے اور سیمی فائنل کے لئے
اٹلی، مغربی جرمنی برازیل اور یوروگوئے کی ٹیموں نے
نام لکھوائے سیمی فائنل میں اٹلی نے اپنا شاندار مظاہرہ
کرتے ہوئے گذشتہ رنر اپ مغربی جرمنی کو تین کے بدلے
چار گول سے شکست دی اور دوسرے سیمی مقابلے میں
برازیل نے یوروگوئے کے خلاف ۱-۳ سے جیت حاصل
کی۔ فائنل مقابلہ میکسیکو شہر میں کھیلا گیا جس میں
ایک لاکھ دس ہزار تماشائیوں نے لطف اٹھایا فائنل
میں برازیل نے اٹلی کو ایک کے بدلے چار گول بنا کر
کامیابی کا پرچم لہرایا۔

دسویں عالمی فٹبال کپ میزبان مغربی جرمنی
جیت لیا۔ اس نے آخری مقابلے میں ۱-۲ سے فتح
پائی یہ مقابلے ۱۹۷۴ء کو ہوئے۔ جس میں سیمی فائنل
کے مقابلے نہیں ہوئے تھے چار گروپوں سے دو سرفہرست
ٹیم کو فائنل کے لئے چن لیا گیا اس طرح مغربی جرمنی
دوسری دفعہ عالمی فٹبال کپ ٹائٹل جیتنے میں کامیاب رہی۔

۱۹۷۸ء کے گیارہویں عالمی فٹبال کپ
میچوں کا انتظام کرنے کا شرف ارجنٹینا کو حاصل رہا۔ اس
مرتبہ بھی سیمی فائنل کے مقابلے نہیں۔ چار گروپ میں
دو بہترین ٹیموں کا انتخاب کرکے فائنل میچ ہوا۔ اور
آخری میچ کے لئے جن دو ٹیموں کا انتخاب کیا گیا وہ ٹیمیں
تھی ارجنٹینا اور ہالینڈ میزبان ملک ارجنٹینا فائنل
میں فتحیاب رہی اس نے ہالینڈ کو تین عوض ایک
گول سے شکست سے ہمکنار کیا۔

۱۹۸۲ء میں عالمی فٹبال کپ انعقاد کرنے
کا اعزاز اسپین کو حاصل ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں اس
مرتبہ ۲۴ ملکوں کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ جس کو مختلف چھ

گروپ میں تقسیم کیا گیا۔ سیمی فائنل میں قدم رکھنے میں اٹلی، پولینڈ، مغربی جرمنی اور فرانس کامیاب رہی۔ پہلا سیمی فائنل میں اٹلی نے ایک مقابلے دو گول سے پولینڈ کو شکست دے دی دوسرے سیمی فائنل مقابلے میں جرمنی فتحیاب رہی اس نے فرانس کو پنالٹی کک سے ۴-۵ سے شکست دی۔ فائنل میں اٹلی نے مغربی جرمنی کے مدمقابل ایک کے مقابلے تین گول سے جیت حاصل کر کے تیسری مرتبہ چمپئن کا تاج پہن لیا۔

تیرہویں عالمی فٹبال کپ کا اجتماع

۱۹۸۶ء میں دوسری مرتبہ میکسیکو میں ہوا۔ اس بار بھی ۲۴ ملکوں ٹیموں کو چھ الگ الگ گروپ بانٹ دیا گیا۔ سیمی فائنل پہلا مقابلہ ارجنٹینا اور بلجیم کے درمیان ہوا تو دوسرا مقابلہ مغربی جرمنی اور فرانس کے بیچ رہا۔ ارجنٹینا اور مغربی جرمنی سیمی فائنل جیتنے میں کامیاب رہی دونوں نے اپنے مدمقابل کو دو صفر سے زیر کیا، فائنل میکسیکو شہر میں ایک لاکھ چودہ ہزار ناظرین کے بیچ رہا جس میں بڑے سنگھرش مقابلے کے بعد ارجنٹینا نے مغربی جرمنی کو دو عوض تین گول سے شکست دی۔

۱۹۹۰ء کے عالمی فٹبال کپ اٹلی میں منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں ۲۴ ٹیموں نے شرکت کی جس پر براعظم ایشیا کی نمائندگی جنوبی کوریا اور متحدہ عرب امارات نے کی۔ لیگ میچوں کا دور ختم ہونے کے بعد سیمی فائنل کے لئے میزبان اٹلی، ارجنٹینا، مغربی جرمنی اور انگلستان کوالی فائی کیا۔ دونوں سیمی فائنل کے نتائج ٹائی بریکر کے بعد کئے گئے اور فائنل کے لئے میزبان اٹلی اور مغربی جرمنی کا مقابلہ ہوا۔ جس میں فاضل وقت کے بعد پنلٹی داغ کر مغربی جرمنی کو تیسری مرتبہ عالمی فٹبال کپ کا خطاب حاصل کیا۔

اب تک عالمی فٹبال کپ مقابلے کے لئے

فرانس، میکسکو، ارجنٹینا، چلی، یوگوسلاویہ، برازیل، بولیویا، رومانیہ، پیروگوائے، پیرو، امریکہ، یوراگوائے، بلجیم، اٹلی، چیکوسلواکیہ، جرمنی، سوئیزرلینڈ، اسپین، ہالینڈ، سوئیڈن، ہنگری۔ مصر۔ ڈچ ایسٹ انڈیز، پولینڈ، انگلستان، کیوبا، ترکی، کوریا، آسٹریا، بلغاریہ، پرتگال، مراکش، آسٹریلیا، اسکاٹ لینڈ، ہیتی۔ کمرون، شمالی آئرلینڈ، سودیت یونین، نیوزی لینڈ، الجیریا، السلواڈور، کویت، ڈنمارک ان ملکوں کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ پندرہویں عالمی فٹبال کپ مقابلے ۱۷ جون ۱۹۹۴ء سے ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء تک متحدہ ریاست امریکہ میں منعقد ہوں گے جس میں کل ۵۲ میچ کھیلے جائیں گے جس میں پتہ چل جائے گا کہ یہ اعزاز کون حاصل کرتا ہے۔ کون پیلے اور میرا ڈونا بن کر سامنے آتا ہے۔

نقش کوکن

## حاضر جواب

• ایک صاحب کو ایک بڑے فنکار سے ملنے کا اتفاق ہوا تو کہا "آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی" فنکار کچھ منہ پھٹ واقع ہوا تھا فوراً بولا "لیکن مجھے تو آپ سے مل کر خوشی نہیں ہوئی"۔ وہ صاحب بھی کچھ کم نہ تھے فوراً بولے "آپ بھی میری طرح ذرا سا جھوٹ بول لیتے تو آپ کا کیا بگڑ جاتا"

••

# نئی روزگار یوجنا

• پیداوار کے طریقہ کار کو آزادانہ طور پر چلانے کی نئی تکنیک نے روزگار کی متعدد نئی راہیں کھولدی ہیں۔ آٹھویں منصوبے کے آغاز میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ بے روزگاروں میں سے تقریباً ۷۰ لاکھ کا تعلق تعلیم یافتہ طبقے سے ہے اس بے روزگار طبقے کو مزید روزگار فراہم کرنے کے لئے وزیر اعظم شری نرسمہا راؤ نے ۱۵ ار اگست ۱۹۹۳ کو ایک نئی اسکیم کا اعلان کیا۔ اس اسکیم کا نام وزیر اعظم روزگار یوجنا (PMRY) ہے نجی روزگار کے ایک لاکھ روپے تک کے پروجیکٹ اس اسکیم میں شامل ہیں اور اگر دو یا دو سے زیادہ لائق لوگ ساجھے داری میں شامل ہوں تو فی ساجھے دار ایک لاکھ روپے تک کی امداد فراہم کی جا سکتی ہے۔ تجارت لگانے والے شخص کو مجموعی منصوبے کی ۵ فیصد رقم خود لگانی ہوگی اور ۹۵ فیصد رقم بنک کے ذریعے سے مناسب شرح پر بطور قرض دی جائیگی۔

۱۸ سے ۳۵ برس کی عمروں کے درمیان آنے والے بے روزگار جن کے خاندان کی سالانہ آمدنی ۲۴ ہزار روپے سے کم ہو وہ لوگ مختلف منصوبوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ سماج کے کمزور طبقات سے وابستہ لوگوں اور خواتین کو ترجیح دی جائیگی اس منصوبے میں ۲۲.۵ فیصد ریزرویشن شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب کے لئے ہوگا اور ۲۷ فیصد دیگر پسماندہ طبقات کے لئے ہوگا۔

اس اسکیم کے تحت قرضہ جات کیلئے کسی متوازی ضمانت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قرضہ جات لوٹانے کا عرصہ ۳ سے ۷ برس کے درمیان ہوگا حکومت ۱۵ فیصد سبسیڈی دے گی اور یہ بذریعہ ریزرو بنک آف انڈیا ہوگا۔

قرض منظور کئے جانے کے بعد تاجروں کی تربیت کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے گا۔

متعدد ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے اس یوجنا میں شامل ہونے والے افراد کے لئے ٹیکسوں میں رعایت اور دیگر سہولیات دینے کا اعلان کیا ہے۔

(ام ہیں ا۔ ن م ۱۹۹۶۔ ۴۔ ۱۸)

••

## مضمون نگار حضرات سے

• مضامین، مختصر اور جامع ہوں. خوشخط اور صاف لکھے گئے ہوں۔

• ایسے مضامین جو اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں معاون ہوں، سماج کے فرسودہ رسم و رواج کے تدارک کے لئے اصلاحی انداز کے حامل ہوں۔

• کاغذ کے ایک ہی طرف لکھے جائیں اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ دی جائے تاکہ کاتب کو پڑھنے میں دقت نہ ہو۔

• اپنا نام اور پورا پتہ صفحۂ اوّل پر ہی لکھ دیا جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (ادارہ)

خوشخبر! خوشخبر! خوشخبر۔
شہر رتناگری میں ماروتی مندر سے ۵ منٹ کے
راستہ پر اودھم نگر کے پُرنور اور پورے مسلم ماحول میں
ہماری نئی عمارت کا کام تیزی کے ساتھ جاری ہے۔
آج تک ہم نے نازیہ اپارٹمنٹ اور دوستی اپارٹمنٹ
کا کام پورا کر کے وقت سے پہلے ہی تابع دے دیا ہے اور اب ہماری تیسری عمارت
"یارانہ اپارٹمنٹ"
کا کام بھی بڑی تیزی سے چل رہا ہے انشاء اللہ اسے بھی جلد ہی پورا کیا جائیگا۔ اودھم نگر
پڈویکر کالونی جہاں پر ۹۵ فیصد مسلم آبادی ہے اور شہر و قرب وجوار میں جانے کیلئے S.T بسوں
کا پورا انتظام ہے۔ کالونی میں مسجد اور بچے بچیوں کے لئے عربی تعلیم کے الگ الگ مدرسے ہیں۔
آج ھی رابطہ قائم کیجئے
"یارانہ اپارٹمنٹ" پڈویکر کالونی
اودھم نگر، رتناگری۔ فون نمبر: ۲۳۶۶۱
بکنگ اور تفصیلی معلومات کیلئے ملئے:
اے۔ ایم۔ بی۔ بلڈرز اودھم نگر۔ رتناگری۔
علی میاں قاضی۔ منصور شرگاؤنکر اودھم نگر،
تاج الدین ہوڑیکر، امر کرواڈہ =

سطح پر حکومت نے نوازتے ہوئے سات ہزار کے گراں قدر انعام کا حقدار قرار دیا ہے سرپنچ محترم کی خدمات کا اعتراف حکومت نے کیا اور عوام الناس بھی کر رہی ہے گاؤں کی جامع مسجد سے آگے کا کچا راستہ تارکول کا بنانے میں موصوف کی مساعی قابل ستائش ہے۔

(نامہ نگار عباس حسین سروے)

## رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے سنہ ۱۹۹۴-۹۵ء تعلیمی سال کے لئے درج بالا اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتہ پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ جس پر ایک روپئے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔

عرضیاں (درخواست نامے) وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۴ء ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں درجۂ ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانے والے

(۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی اداروں میں تعلیم پانے والے۔

(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے

(۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری و سندھودرگ ضلعوں کے جو میڈیکل کالجوں میں تعلیم پانے والے

یادداشت: ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عریضہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں پانچسو روپئے اس طالب العلم کو دئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہے۔

**ایم ڈی مستری**

سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری بمبئی سب کمیٹی

## گرام ابھیان مہم میں شیوں کا دوسرا نمبر

جناب محمود اسماعیل پالکر سرپنچ گروپ گرام پنچایت شیوں برزگ کی قیادت میں حال ہی میں کھیڈ تعلقہ میں گرام ابھیان مہم میں اس گرام پنچایت نے دوسرا نمبر حاصل کیا۔ سرپنچ پالکر صاحب کی قیادت میں گذشتہ چند سالوں سے ایسے کارہائے نمایاں انجام پائے ہیں کہ ضلعی

## کویت یونیورسٹی میں اردو تعلیم

کویت یونیورسٹی میں حال ہی میں اردو کی تعلیم کے لئے ایک علاحدہ شعبہ قائم کر دیا گیا ہے یہ پہلا موقع ہے کہ خلیج کے کسی ملک میں اردو کی تعلیم کے لئے ایک علاحدہ شعبہ کا قیام عمل میں آیا ہے معلوم ہوا ہے کہ کویت کے عرب باشندے اردو کی تعلیم سے خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اردو کی تعلیم کے فروغ کے لئے ریسرچ اسکالروں کا تبادلہ کا پروگرام ہے اس سلسلہ میں ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ تبادلہ کا امکان ہے۔

(رہنمائے دکن۔ حیدرآباد)

## بحر احمر اور بحر مردار کو باہم مربوط کرنے کی اسکیم

تل ابیب (فانا) اٹلی اور ورلڈ بینک نے ایک تجزیاتی مطالعہ کے نتیجہ میں بحر احمر اور بحر مردار کو باہم مربوط کر کے پن بجلی پیدا کرنے کی ایک اسکیم تیار کی ہے۔ اسکیم کے مطابق بحر مردار کے نشیبی وقوع کی وجہ سے بحر احمر کا پانی بتدریج بحر مردار میں لایا جائیگا

کیونکہ بحر احمر کی سطح بحر مردار سے کافی اونچی ہے پانی کے ریلے کی مدد سے ٹربائن چلائی جائے گی جس سے پن بجلی پیدا ہوگی اس منصوبہ سے ... میگاواٹ پن بجلی تیار کی جاسکے گی واضح رہے کہ بحر مردار دنیا میں سب سے نشیب میں واقع پانی کا ذخیرہ ہے اور اس حقیقت کی طرف قرآن میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر اس اسکیم پر عملدرآمد کے لیے اس خطہ کے تمام ممالک کی باہم رضامندی ضروری ہوگی کیونکہ اس کا نصف مشرقی حصہ اردن کے زیر کنٹرول ہے جبکہ نصف مغربی حصہ اسرائیل کے زیر تسلط ہے۔ جنیوا کنونشن کے مطابق فلسطینی قضیہ کے فریقین کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس خطہ میں کوئی غیر ضروری تعمیرات کر سکیں

## مبارک کاپڑی اوکیشنل گائڈنس پروگرام کے مبلغ

نقش کوکن

ضلع رائے گڈھ کے مختلف مقامات پر کوکن بائر ایجوکیشن یونٹ نے اوکیشنل گائڈنس کا انتظام کیا تھا جس میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعاون نے سونے پہ سہاگا کا کام کیا کوکن کے اردو طلبہ کے لیے پہلی بار اس قسم کے پروگرام کئے گئے شریوردھن مہسلہ، گوریگاؤں اور روہا میں N. K. T. T. کے چیف پروگرام آرگنائزر جناب مبارک کاپڑی نے ریسورس پرسن کے طور پر شریک ہوکر نہ صرف طلباء اور ان کے والدین کی رہنمائی فرمائی بلکہ حاضرین کی طرف سے پوچھے گئے تمام سوالات کے اس قدر اطمینان بخش جوابات دئے کہ لوگوں نے اوکیشنل گائڈنس کی اہمیت اور افادیت کو اچھی طرح محسوس کیا۔ کوکن بائر ایجوکیشن یونٹ نے تعطیلات میں ان پروگراموں کا انعقاد کیا تھا لہٰذا ہر مقام پر طلباء کی تعداد قدرے کم تھی مگر والدین اور علم دوست شرکاء مجلس نے تعلیمی سال کے دوران پروگرام منعقد کرانے کی استدعا کی ہے۔

جناب مبارک کاپڑی جنہوں نے جنرل نالج کے مقابلے منعقد کرکے اردو ذریعہ تعلیم کے طلباء میں بیداری کی لہر دوڑائی ہے اوکیشنل گائڈنس پروگراموں میں مبارک صاحب کی شرکت نے معلومات آفریں باب کا اضافہ کیا ہے اپنی کاروباری مصروفیات میں سے وقت نکال کر کوکن کے دیہی مقامات کا دورہ کرنا مبارک صاحب کی قومی ہمدردی اور اردو طلباء کے تئیں ان کی محبت کا بین ثبوت ہے

## سات تاڑ مسجد کے ٹرسٹیوں کا انتخاب

مسجد بندر ریلوے اسٹیشن کے قریب سات تاڑ مسجد واقع ہے گرچہ کہ یہ چھوٹی سی مسجد ہے مگر آمدنی کافی ہے ایک اندازہ کے مطابق سالانہ پانچ لاکھ روپئے کا بجٹ ہے اسلئے بورڈ آف ٹرسٹیز کے چناؤ کے موقع پر بڑا جوش و خروش رہتا ہے حال ہی میں ۱۵ / مئی ۹۴ء کو بورڈ کا پانچ سالہ چناؤ عمل میں آیا تمام ممبران نے اتفاق رائے سے الحاج محمد بھائی پرکار (مالک پرکار ایجنسی اور کوکن بینک کے نو منتخبہ ڈائریکٹر) جناب عبدالرحمٰن عبدالرزاق پٹھان عرف شاہد پٹھان (انڈین بینک کے اعلیٰ افسر) اور جناب اعجاز احمد جمل کو ٹرسٹی نامزد کیا۔ یہاں کے لوگوں نے تینوں ٹرسٹیوں سے یہ امید وابستہ کی ہے کہ وہ مسجد کی آمدنی سے ایک ہوسٹل تعمیر کریں جو طلباء کے لئے مختص ہو تاکہ حصول تعلیم کے لئے بیرون شہر سے آنے والے مسلم طلباء کے لئے یہ ہوسٹل نہ صرف سہولت کا باعث بنے بلکہ آمدنی کا ذریعہ بھی بن جائے۔

## شیروں کی تعداد

ہندوستان کو یہ امتیاز اور فخر حاصل ہے کہ یہاں پر دنیا بھر میں شیروں کی کل آبادی ۶۰ فیصد رہتا ہے تازہ ترین اعداد و شمار (۱۹۸۹ء) کے مطابق ملک میں شیر کی تعداد ۴۳۳۴ سے بھی زیادہ ہے

جبکہ ۱۹۷۲ء میں یہ تعداد ۱۸۲۷ تھی۔ آٹھویں دہے میں ملک بھر میں شیروں کے تحفظ کے سلسلے میں ایک وسیع مہم چلائی گئی تھی تاکہ اس عظیم الشان جانور کی نسل کو ختم ہونے سے بچایا جاسکے۔

## کوکن اسپتال موربہ کے عطیہ دہندگان

کوکن ہسپتال موربہ کے جشن افتتاح کی تفصیلی رپورٹ گذشتہ شمارہ میں شریک اشاعت ہے۔ اس افتتاحی تقریب کے لئے کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ سے ۱۴ افراد پر مشتمل ایک وفد موربہ آیا تھا اور اس طرح اس ہسپتال کے لئے انہوں نے وامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون کا حق ادا کیا۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اس ہسپتال کا بند پڑا ہوا کام شروع کرنے اور اسے از سر نو مکمل روپ عطا کرنے میں جن حضرات نے اپنا زر کثیر عطا کیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) حاجی اسحاق داؤد ہرنیکر (جن کے ہاتھوں ہسپتال کا افتتاح ہوا) اکیس لاکھ روپے (۲) حاجی انور نور آٹھ لاکھ روپے (۳) جناب عبداللہ لنگڑ بکر ڈھائی لاکھ روپے (۴) جناب آدم صاحب ہرنیکر ڈیڑھ لاکھ روپے (۵) جناب داؤد دھنشے ایک لاکھ روپے (۶) جناب حاجی عبدالرحمٰن بڑے ایک لاکھ (۷) جناب قاسم دھنشے ایک لاکھ (۸) جناب سلیمان عثمان بندرکر ایک لاکھ اور جلسہ میں گورے گاؤں کے جناب داؤد شریف نے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔

## کرڑوی میں تقریب اعزازات

یکم مئی ۱۹۹۴ء "مہاراشٹر ڈے" کے موقعہ پر دی ایجوکیشن سوسائٹی کرڑوی کے صدر اراکین سوسائٹی اور جماعت المسلمین کرڑوی نے محفل منعقد کی جس میں ضلع پریشد ابتدائی مدرسہ کرڑوی، ثانوی مدرسہ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڑوی (کوکن رتن) کے تدریسی عملے کی بے لوث خدمات کا اعتراف کیا گیا نیز درس گاہ کے وہ طلبہ جنہوں نے اعلیٰ تعلیمی لیاقت حاصل کی ہے ان کو سراہا گیا۔ بڑی دیر سے اس سہانی تقریب کا انتظار تھا۔

جلسے کی صدارت جناب موسیٰ موڈک (سابق ایم ایل اے) نے کی۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر ضلع پریشد رتناگری کے وائس پریسیڈنٹ جوگلے صاحب موجود تھے۔ عالی جناب عبدالرحمٰن ابو قاضی اور سابق سکریٹری جناب غنی بھوبنل کے علاوہ محکمہ تعلیم سے تعلقہ سنگمیشور کے بی ای او جناب ڈلمی ڈی پاٹل موجود تھے۔ سوسائٹی کے سکریٹری جناب کرنل عبدالستار موڈک نے مہمانوں کا تعارف کیا ادارے کے پریسیڈنٹ جناب عبدالرحمٰن موڈک صاحب نے اسکول کی تفصیلی تعلیمی رپورٹ پیش کی۔ اعزاز پانے والے سابق طالب علم جناب ڈاکٹر انصار جوے (ایم بی بی ایس) مولانا حافظ اخلاق احمد عبدالکریم بھاٹکر سمیر گرڈبڑے (گولڈ میڈلسٹ، ہندی، مراٹھی کمپوزٹ ۹۳) اور ساتھ ساتھ سنگمیشور تعلقہ کے اردو تعلیمی اداروں کے ایکسٹینشن آفیسر فاروق ٹیل کو بال بھارتی سوئم جماعت کی بیش بہا تحقیقی و تنقیدی کارکردگی پر شال پیش کی گئی، ابتدائی و ثانوی ادارے کے کل اساتذہ کو یادگار تحائف پیش کئے گئے اس موقع پر سابق طالبہ دلنواز خطیب تھالوجسٹ، سابق ہیڈ ماسٹر موڈیکر صاحب (مثالی مدرس مہاراشٹر اسٹیٹ) اور ڈاکٹر نارکر کی خدمات کا ان کی غیر موجودگی میں اعتراف کیا گیا۔ جناب ڈاکٹر جوے (خازن) نے شکریہ ادا کیا جناب سراج مومن نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

جلسہ کی کامیابی کے لئے ادارے کے مقامی سرگرم اراکین خصوصاً جناب اسمٰعیل جوے (نانا) جناب اسمٰعیل بھوبنل صدر جماعت المسلمین اور ان کے جملہ اراکین نیز نوجوانان نے ہر طرح سے تعاون دیا۔

## پرتھوی میزائل کا دوسرا تجربہ بھی کامیاب

۹ جون کو چندی گڑھ میں پرتھوی میزائل کو داغنے کے دوسرے کامیاب تجربے کے ساتھ اندرون ملک تیار کردہ اس میزائل کے فوجی استعمال کی راہ ہموار ہوگئی۔ آج کا تجربہ لگاتار چودھواں تجربہ رہا جس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہندوستان اپنے میزائل پروگرام کو بند کرنے کے لئے کسی دباؤ میں نہیں آئے گا۔

وقائعی ماہرین کا خیال ہے کہ امریکہ نے پاکستان
کو جو سولہ ایف ۱۶ طیارے فراہم کئے ہیں
پرتھوی ان کا حقیقی جواب ہے ۔

## لندن میں طارق غزالی

بنک آف انڈیا کے جناب رفیق تانگی صاحب
نے اطلاع دی ہے کہ کھیڈ ضلع رتناگری
کے جناب غلام ربانی غزالی کے فرزند طارق
غزالی جو لندن میں سکونت پذیر ہیں اور
پچھلے دس بیس سالوں سے ٹیکسٹائیل کے
اپنے کاروبار میں اچھی ساکھ قائم کی ہے
سماجی خدمات میں بھی اتنی ہی گہری دلچسپی
رکھتے ہیں آپ کی انہیں خصوصیات کی بنا
پر کوکنی مسلم آرگنائزیشن لندن نے انہیں
سال رواں میں جوائنٹ سکریٹری چن لیا
ہے اولی العزم اور جواں سال طارق
غزالی قوم و ملت کے لئے معاون ثابت
ہوں یہ دلی دعا ہے ۔

## کوسہ ممبرا (ضلع تھانہ) میں کارپوریٹر لیسین سرمے کی فعال کارکردگی

کوسہ جیسے مسلم علاقہ میں تالاب
کے گرد احاطہ تعمیر کرکے تفریح کا سامان
پیدا کرنے، بچوں کے لئے گارڈن اور
فوارہ نصب کرنے کے لئے کارپوریٹر
یسین سرمے کے مطالبہ پر کارپوریشن
نے ۸ لاکھ روپئے مختص کئے ہیں گذشتہ
مہینہ کام کا آغاز ہوا اس موقعہ پر انتت
ترسے (میئر) بھی موجود تھے جنہوں نے
اپنی تقریر میں قبرستان کی تعمیر کے لئے
۵ لاکھ روپئے مختص کرنے کی خوشخبری بھی
سنائی۔ کارپوریشن کی ۱۲ سالہ تاریخ
میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ مسلم قبرستان
کے لئے یہ رقم منظور کی گئی ہے۔ اس سے
احاطہ کی تعمیر اور اندر رشیڈ کی درستگی
عمل میں آئے گی۔ میونسپل کمشنر شری
پربھاکر منچیکر کا تعاون اس سلسلہ میں
قابل قدر ہے۔

## مجروح سلطانپوری کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ

فلمی گیتوں کے لکھنے کے تقریباً
پچاس سال بعد ہندوستانی سینما کی
نمایاں خدمات کے اعزاز میں نغمہ نگار
مجروح سلطانپوری کو دادا صاحب پھالکے
ایوارڈ سے نوازا گیا ۱۹۶۹ء سے یہ
ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ مجروح صاحب پھالکے
ایوارڈ حاصل کرنے والی پچیسویں شخصیت
اور اولین نغمہ نگار ہیں ۔
دادا صاحب پھالکے ایوارڈ سونے
کا کنول پھول ایک لاکھ روپئے نقد اور ایک
اعلیٰ قسم کی اونی قسم کی شال پر مشتمل ہے
جو اس ماہ کے اواخر میں صدر جمہوریہ شری
شنکر دیال شرما ۴۱ ویں قومی فلم ایوارڈ کے
موقعہ پر عطا کریں گے ۔

## ایچ ایس سی کے نتائج

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سکنڈری
اینڈ ہائر سکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام
مارچ ۱۹۹۴ء میں منعقد بارہویں جماعت
(ایچ ایس سی) کے امتحانات کے نتائج
۷۴،۹۹ فیصد رہے ۔ پونے، ناگپور،
کولہاپور، امراوتی اور ناسک ڈویژنل بورڈ
کے بھی نتائج ظاہر کردئے گئے۔

اردو مضمون میں سب سے زیادہ
مارکس حاصل کرنے والی بھیونڈی کے رئیس
ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج ضلع تھانہ کی
مومن صادیہ مشتاق احمد نے ۸۷ فیصد نمبر
حاصل کئے جبکہ عربی مضمون میں سینٹ زیویرس
کالج بمبئی کے طالب علم کریم شاداب محمد شفیع
نے ۸۰ فیصد نمبر حاصل کئے۔ فارسی میں
انجمن اسلام جونیئر کالج بائیکلہ سے اسداللہ
گوہر آریہ نے ۸۴ فیصد نمبر حاصل کرکے
میرٹ لسٹ میں اپنی نمونیت کا اعزاز حاصل
کیا ۔

مذکورہ مضامین کے علاوہ میکینیکل
میکینکل انجینئرنگ سائنس کورس میں گورنمنٹ
میکینکل کالج الہاس نگر ضلع تھانہ کے

ساجد محمد یوسف شیخ نے ۷۶ فیصد نمبر حاصل کئے اس طرح فوڈ پریزرویشن کورس میں صوفیہ کالج بمبئی کے طالب علم مرزا جواہر جاوید نے ۷۷ فیصد نمبر حاصل کرکے میرٹ لسٹ کا اعزاز حاصل کیا۔ نیشنل اردو ہائی اسکول اور جونیئر کالج کلیان کی شاہین شاہنواز نے جنرل فاؤنڈیشن کورس میں سب سے زیادہ ۷۷ نمبر حاصل کئے۔

امسال مہاراشٹر کے بمبئی عظمیٰ سمیت تمام ۶ اضلاع سے ایچ ایس سی امتحانات میں کل ۶۵ لاکھ ۲ ہزار ۱۴۷ طلبہ نے شرکت کی جس میں ۳۵ لاکھ ۰ ہزار ۵۱۳ طلباء کامیاب ہوئے جبکہ خاص بمبئی عظمیٰ میں کل ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۷۹ ۲ طلباء نے امتحان میں شرکت کی تھی جس میں سے صرف ۸۹ ہزار ۱۱۴ طلباء کامیاب ہوئے۔

بمبئی ڈویژنل بورڈ کے چیرمین شری موہن اوٹے نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ڈویژن سے ایچ ایس سی امتحانات میں کل ۷۱ ہزار ۵۴۳ لڑکے اور ۵۶ ہزار ۷۴۰ لڑکیوں نے شرکت کی تھی جس میں لڑکوں کے نتائج کا فیصد ۶۳٫۸۷ اور لڑکیوں کے نتائج کا فیصد ۷۶٫۵۲ رہا اس طرح بمبئی ڈویژن کے کل نتائج کا فیصد ۶۹٫۴۷ رہا۔

## تلولی میں نئے اسکول کا سنگ بنیاد

یکم جون ۱۹۹۴ء کو تلولی تعلقہ بھیونڈی میں محمد یوسف رئیس کی عطا کردہ زمین پر ۲۷ مئی کو صغرا بی بی محمد یوسف رئیس اردو ہائی اسکول تلولی کی عمارت کا سنگ بنیاد مولانا مختار احمد ندوی (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند) کے ہاتھوں رکھا گیا اسکول کے لئے جناب اقبال گورے محمد یوسف گورے نے بھی زمین کا عطیہ دیا۔

پروگرام کا افتتاح ذاکر نثار کی قرأت سے ہوا۔ اقراء ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی تلولی کے صدر جناب رئیس نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ سوسائٹی کے جوائنٹ سکریٹری محمد یاسین مرکر نے سوسائٹی کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی مولانا مختار احمد ندوی نے اسلام میں علم کی اہمیت اور افادیت پر بھرپور روشنی ڈالی موصوف نے لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم پر بھی زور دیا

جلسے کی صدارت جناب عبدالحمید ناچن (جنرل سکریٹری تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم) نے کی نظامت جناب اقبال عثمان نے کی۔ آخر میں اقراء ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے سکریٹری آصف رئیس نے شکریہ کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## وہور میں اوکیشنل گائیڈنس کیمپ

یکم جون ۹۴ء کو کوکن بائز ایجوکیشن یونٹ کی جانب سے مجندار ہائی اسکول وہور ضلع رائے گڈھ میں مہاڈ تعلقہ کے سبھی اردو ہائی اسکولس و جونیئر کالجیس کا اوکیشنل گائیڈنس کیمپ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مجندار ایجوکیشنل ٹرسٹ کے سکریٹری ایڈمنسٹریٹیو آفیسر

جناب غلام محمد ٹیل صاحب نے کی مہمان خصوصی جناب عبدالرؤف مجندار صاحب تھے اور معزز مہمان ایڈوکیٹ اکبر احیانے و جناب عبدالستار احیانے تھے چونکہ یہ کیمپ کوکن بائز ایجوکیشن یونٹ نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی رہنمائی و سرپرستی میں انجام دیا گیا اس لئے محترم الحاج جناب ایچ۔ بی۔ مقدم بحیثیت سرپرست شریک رہے۔

پروگرام کا آغاز ماسٹر انجم ٹیل نے تلاوت کلام پاک سے کیا اور جناب شکیل احمد کنڈوسے نے استقبال و خیر مقدم فرمایا اس کے بعد کوکن بائز ایجوکیشن یونٹ کے سکریٹری جنرل وروح رواں جناب عبدالوہاب دینشے صاحب نے یونٹ کی غرض و غایت و اوکیشنل گائیڈنس کیمپ کی ضرورت و اہمیت و افادیت بیان کی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے نوجوان فعال روح رواں، مبارک کاپڑی صاحب نے مسلسل ڈھائی گھنٹے دسویں بارہویں کے طلباء و طالبات کو مختلف پیشہ وارانہ کورسیس کی سیر حاصل تفصیلی معلومات دی۔ کاپڑی صاحب نے اس پیشہ وارانہ کورسیس کی افادیت و اہمیت کو بہت ہی دلچسپ انداز میں پیش کیا اس کے بعد اعزازی مہمان ایڈوکیٹ اکبر احیانے مہمان خصوصی جناب عبدالرؤف مجندار نے اس کیمپ کے تعلق سے اپنے تاثرات بہت ہی خوبصورت انداز میں پیش کئے ایچ۔ بی۔ مقدم صاحب

نے مختصر مگر جامع انداز میں تعلیم اور تعلم کی افادیت کو بہترین تمثیل کے ذریعہ سمجھایا۔ ضلع بھر ان کیمپوں سے طلباء وطالبات وسرپرست حضرات میں جو جذبۂ بیداری پیدا ہوا اور دلچسپی کا باعث کیسے بنا مؤثر انداز میں بیان کیا۔ آخر میں جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ کو ان کی اس بے لوث خدمات پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج پورے رائیگڈھ ضلع میں ہفتہ بھر سے یہ ایجوکیشنل گائیڈنس کیمپ ہائر ایجوکیشن یونٹ نے منعقد کئے صحیح معنوں میں اس کا سہرا نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو ہے کیونکہ سالہا سال سے کوکن کے اردو ہائی اسکولس کے ہیڈ ماسٹر صاحبان، اساتذہ محنت کر رہے تھے اچھے نتائج دے رہے تھے طلباء امتیازی شان سے کامیابی حاصل کر رہے تھے مگر ان بے چارے اساتذہ کی خدمات کا طلباء کی شاندار کامیابیوں کی داد دینے والا قدر کرنے والا کوئی نہ تھا۔ یہ عظیم کام آج گیارہ سال سے اگر کوئی انجام دے رہا ہے تو وہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم دے رہا ہے جو مثالی ہیڈ ماسٹر حضرات کو مثالی اساتذہ کو اور شاندار کامیابی سے ہمکنار ہونے والے طلباء کو اعزازات سے انعامات سے نواز رہا ہے ان کے خدمات کی اور محنتوں کی قدر کر رہا ہے۔ یہ ان کی بے لوث خدمات قابلِ صد ستائش ہی نہیں بلکہ کوکن کے مسلم اردو نواز حلقہ پر احسانِ عظیم ہے اور ان کی اس گیارہ سالہ بے لوث خدمات ہی کا نتیجہ ہے کہ رائے گڈھ ضلع کے نوجوان فعال لیکچرر جناب عبدالوہاب دے منشے صاحب کے دماغ میں کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا اور انہوں نے اپنے نوجوان ساتھیوں کی مدد سے اس کی بنیاد رکھی یہ کوکن کے لئے فخر کی بات ہے۔ آخر میں جناب پٹیل صاحب نے شکریہ ادا کیا کہ صدارت کا اعزاز عطا کیا گیا۔

کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ کے خزانچی جناب شبیر خطیب نے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض جناب شکیل کڈونے انجام دئے۔ انجمن حمایت اسلام مہاڈ کے صدر جناب ڈاکٹر اے اے دیشمکھ صاحب بھی اس پروگرام میں بہ نفس نفیس حاضر رہے۔

## الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ

الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ جس کی بنیاد تین سال پہلے ڈالی گئی تھی۔ جس کے پیچھے اہم مقصد بیرونی ممالک جانے والے نوجوانوں کو مالی امداد دینا اور سماج کے بے سہارا، بے روزگار اور غریب ومفلس افراد کو چھوٹا موٹا کاروبار کرنے کے لئے مالی اعانت کرنا تھا۔ اس مطابق آج تک بیرونی ممالک جیسے کویت، دوبئی، سعودی عربیہ، بحرین، مسقط، قطر وغیرہ عرب گلف جانے والے تقریباً دو سو نوجوانوں کو اس سوسائٹی نے مالی اعانت کی ہے اور ماشاءاللہ وہ تمام نوجوان وہاں بہترین تنخواہ پر برسر روزگار ہیں۔ اسی طرح کافی چھوٹے موٹے کاروبار کرنے والے افراد کو بھی اعانت کی ہے جو روٹی، روزی حاصل کر رہے ہیں۔

بینک کے شیئر ہولڈر کی تعداد ۷۹۷۱ ہے۔ گذشتہ سال بنک کا لین دین تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپئے ہوا اور منافع ایک لاکھ ۳۲ ہزار ۷۸۴ روپئے ہوا اور جاری سال ۲۵ لاکھ روپئے ڈپازٹ حاصل کی گئی۔ اس طرح ۳۳ لاکھ روپئے قرض تقسیم کی گئی اور ایک لاکھ ۲۲ ہزار روپئے بڑی بینکوں میں جمع کئے گئے۔ علاوہ سوسائٹی کا نقد سرمایہ تقریباً آٹھ لاکھ روپئے ہے اس سوسائٹی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے آج تک کسی بنک سے قرض نہیں لیا ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے چیرمین شیخ حسین قاضی صاحب کی ہمہ تن کوشش سے خود کے بل بوتے پر ڈپازٹ حاصل کی گئی اس کا نتیجہ ہے کہ جاری سال میں سوسائٹی نے کافی منافع حاصل کیا ہے اور ڈائرکٹر بورڈ نے پچھلی میٹنگ میں یہ طے کیا ہے کہ شیئر ہولڈر حضرات کو سال رواں کا آٹھ فیصد ۸٪ منافع تقسیم کیا جائے۔

اس سوسائٹی کے بانی قمری ایڈوکیٹ وجے سنگھ جادھو، قائد ملت سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر جناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے آمدار مشتاق انتولے کی وقتاً فوقتاً رہنمائی

حاصل رہی ہے۔ ماسوا ڈاکٹر اے اے دیشمکھ۔ ایڈوکیٹ اے۔ ایچ خطیب صاحب، ایڈوکیٹ اکبر احسانے، جناب رشید سیٹھ احسانے، جناب ابراہیم سیٹھ تاج اور داؤد سیٹھ پالساری، جناب علی خان دیشمکھ عرف الفلاح سیٹھ، جناب نظام الدین انتولے، ڈاکٹر پورکر اور جناب عبدالحمید مالونکر صاحب کا انمول تعاون رہا ہے۔

سوسائٹی کا حلقہ عمل مہاڈ تعلقہ ہے مگر ڈائرکٹر بورڈ کی پُر زور کوشش ہے کہ اس کا حلقہ عمل پورا رائے گڑھ ضلع ہو جائے

(غلام محمد پٹیل منیجنگ ڈائرکٹر)

## حاجی ملنگ درگاہ کے ٹرسٹی

تھانے کے اسسٹنٹ چیریٹی کمشنر نے ایک حکمنامہ کے ذریعے جناب ناصر خان افضل خان، شری مارو تی ہری پاٹل اور شری پی پی گورسیھا پتی کو حاجی ملنگ درگاہ کا ٹرسٹی مقرر کیا ہے۔

کلیان کے ناصر خان صاحب طویل عرصے سے حاجی ملنگ درگاہ کے لئے بے لوث خدمت کر رہے ہیں وہ حاجی ملنگ جامع مسجد کے صدر اور حاجی ملنگ پہاڑ پر واقع دارالفلاح ویلفیر سوسائٹی کے چیف ایڈوائزر بھی ہیں۔

## N.K.T.F. کے حلقہ عمل میں توسیع

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے دس سالوں تک کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ کی جو خدمت انجام دی ہے اور دے رہا ہے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پچھلے سال فورم نے بمبئی اعظمی اور مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کو اپنے حلقہ عمل میں شامل کیا ہے اور اب نئے سال ۹۵-۱۹۹۴ء کے لئے کوکن کے اردو پرائمری اسکولوں کی طرف فورم نے اپنی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ ضلع پریشد کے دفاتر سے اردو پرائمری اسکولوں کی فہرست حاصل کی گئی ہے مگر اس میں بھی کچھ ادارہ چھوٹ جانے کا احتمال ہے اس لئے کہ ہر سال نئی نئی اسکولیں کھل رہی ہیں۔ بقول شخصے

"ہر لحظہ ہے برنگ دگر یار جلوہ گر"

میں کس طرح تصور جاناں کیا کروں

اگر کوکن کے اردو ہائی پرائمری اسکولز کے ہیڈ ماسٹر صاحبان ہم سے رابطہ قائم کریں تو عنایت ہوگی۔ سکریٹری N.K.T.F.

سماجی کارکن نفیس جناب الحاج محمد پرکار کافی مقبول اور محترم ہیں: "پرکار ایجنسی" نامی اپنے کاروبار کی نیکی اور اعتماد کے ساتھ ساکھ قائم کرنے کے بعد آپ نے سماجی خدمت کی طرف اپنا رخ موڑ دیا ہے اور کوکن بنک کے حالیہ الیکشن میں بورڈ آف ڈائرکٹرز پر چن کر آئے ہیں۔ بالاصل چپلون کے باشندہ ہیں۔ دور اندیش بزنس مین ہیں اور نوجوان ہیں۔ نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست اور سرگرم فرما ہیں۔ حال ہی میں مسجد نیدراسٹیشن (بمبئی) سے قریب واقع سات تار مسجد ٹرسٹ کا جب انتخاب عمل میں آیا، آپ کو بالاتفاق رائے ٹرسٹی چنا گیا یہ آپ کی مقبولیت کی روشن مثال ہے۔

کوکن بنک کے الیکشن کے بعد چپلون برانچ کی ایڈوائزری کمیٹی میں چند تبدیلیاں کی گئیں مگر بالخصوص آپ اور دیگر چند با اثر شخصیتوں کی وجہ سے یہ مرحلہ بھی پُر امن طریقہ پر حل ہو گیا۔

ادارہ دعا گو ہے کہ خدا آپ کے کاروبار کو ترقی عطا فرمائے اور آپ کو ترقی کے اعلیٰ مدارج عنایت ہوں۔

الحاج محمد پرکار

افق کوکن پر نمایاں ابھرنے والے

## جناب غلام محمد پیش امام انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر منتخب

انجمن اسلام جنجیرہ کی مجلس منتظمہ کے اجلاس منعقدہ ۵ جون سنہ ۹۴ء میں جناب غلام محمد مشیر احمد پیش امام کو بلا مقابلہ

متفقہ طور پر انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر کے عہدہ پر منتخب کیا گیا۔

## مولانا اسمٰعیل گھلٹے کے اعزاز میں جلسہ

اسرولی [تعلقہ سروڈ جنجیرہ] کے باشندے مولانا اسمٰعیل گھلٹے صاحب نے دارالعلوم عربیہ کھنتاریہ (گجرات) سے "فاضل" کی سند حاصل کی جس کے لئے آپ کے اعزاز میں جماعت المسلمین اسرولی نے ۲۲ مئی ۹۴ء کی شب استقبالیہ جلسہ منعقد کیا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالسلام جموصاحب (استاد مدرسہ شریور دھن) نے فرمائی۔ جماعت المسلمین اسرولی کی جانب سے مولانا اسمٰعیل صاحب کی خدمت میں "صحیح مسلم شریف" اور شال تحفۃً پیش کی گئی۔

جلسے کی نظامت محمد صاحب گھلٹے (سکریٹری جماعت) نے کی۔

مراسلہ نگار
(اشتیاق عبدالمجید گھلٹے)

## ضرورت ہے

ضرورت ہے کوکن میں اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکول کے لئے ایک بی اے بی ایڈ ٹیچر کی جو آٹھویں تا دسویں جماعت کے طلباء کو عربی پڑھا سکے اپنی تعلیمی قابلیت کے اسناد اور تجربہ کی تفصیلات کے زیروکس کاپی کے ساتھ لکھئے یا ملئے۔

منیجر نقش کوکن ۸-۳-۴۔ نوانگر نزد ڈاکیارڈ روڈ، ریلوے اسٹیشن۔ مجگاؤں بمبئی ۱۰ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکرگزار ہے۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں۔

## درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب فرزند علی شیخ محمد روگھے | روہا |
| جناب محسین میاں عبدالغفور شیٹے | روہا |
| جناب عثمان یونس نورے | 〃 |
| جناب عمر طاہر ماپکر | 〃 |
| جناب عبدالقادر عبدالرحمٰن بودھلے | 〃 |
| جناب زین الدین محمد پروںکر | 〃 |
| جناب عبدالصمد شیخ علی زنجیرکر | 〃 |
| ہیڈ ماسٹر اردو ہائی اسکول | 〃 |
| جناب فاروق یوسف کرکیرے | 〃 |
| جناب جعفر عمر پروںکر | 〃 |
| جناب محسین یوسف نائیک | فرارے |
| یونائیٹڈ اردو ہائی اسکول | فرارے |

## مسلم طلبہ کی ایس ایس سی امتحان میں امتیازی کامیابی پر ایک نظر

۱۔ نائٹ اسکولوں میں دوم۔ ابرار احمد جمال احمد۔ قریش نگر نائٹ اسکول کرلا (ویسٹ)
۲۔ اردو میں بورڈ میں اول۔ تبریز احمد اسمٰعیل سکتے (شاد آدم ٹیکنیکل ہائی اسکول بھیونڈی)
۳۔ ہندی مراٹھی میں اول۔ اکرم ولی محمد خان۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول وکھرولی
۴۔ ثانوی زبان اردو میں اول۔ فیصل یوسف راؤت۔ ڈاکٹر اے آر اندرے اینگلو ہائی اسکول راجگڑھ
۵۔ فارسی میں اول۔ صدیقی سعدیہ ملکہ نجم الاسلام۔ انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کرلا
۶۔ عربی میں اول۔ محمد طارق جلال الدین خان۔ نیشنل اردو ہائی اسکول امبرناتھ
۷۔ مراٹھی عربی میں اول۔ محمد آصف اکبر سعید اللہ۔ آئیڈیل ہائی اسکول چیتا کیمپ بمبئی

سنہ ۱۹۹۳ء میں N.K.T.F. کے ضلعی سطح کے مقابلوں کا آغاز ضلع رتناگری کے سینیئر حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ میں ہوا انجمن تعلیم کھیڈ کے کارکنان نے بھرپور تعاون کیا۔ تصویر میں جناب محمد عمر پرکار N.K.T.F. والوں کا استقبال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۲۱ دسمبر ۹۳ء کو کرلا ممبئی میں منعقدہ تقریری مقابلے کے ججز محترمہ عظمیٰ ناہید۔ پروفیسر قاسم امام اور جناب مرزا بیگ مقررین کو دئے گئے نمبروں کی جانچ کر رہے ہیں۔

N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلہ میں جناب رحمان خان مہاڈیک کو انجمن تعلیم کھیڈ کی جانب سے جناب لالو سیٹھ موکاشی گلدستہ پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
بتاریخ ۱۱ دسمبر ۹۳ء

# کوکن میں جامعہ محمدیہ کی نئی شاخ

اس سال جامعہ محمدیہ منصورہ کی نئی ابتدائی شاخیں کھولی جارہی ہیں۔ ان میں پہلی شاخ کا افتتاح ۱۲ رجون ۹۴ء کو مہسلہ ضلع رائے گڑھ میں ہوا۔ حضرت مولانا مختار ندوی کے ساتھ جامعہ محمدیہ کا ایک وفد سنیچر کے دن مہسلہ پہنچا جہاں معززین علاقہ نے آپ حضرات سے کوکن میں پہلے سلفی تعلیمی ادارے کے قیام، اس کے ترقیاتی امور اور مزید تعلیمی ادارے کے قیام پر گفتگو کی۔ دوسرے دن جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کی اس شاخ برائے طلبہ وطالبات کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا جس کا نام مدرسہ محمدیہ برائے طلبہ وطالبات رکھا گیا ہے۔

اس افتتاحی اجلاس میں کوکن کے تمام علاقوں کے خواص بڑی تعداد میں حاضر تھے۔ صدر جماعت المسلمین جناب محمد شریف حسوارے نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کے ساتھ مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔

(محمد شاہ جمال ندوی)

# اوکیشنل گائیڈنس کیمپس

"کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ" کے زیر اہتمام "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" کی اعانت سے مئی ۹۴ء کی تعطیلات کے دوران کوکن میں پہلی بار دسویں اور بارہویں جماعت کے طلباء وطالبات کے لیے "اوکیشنل گائیڈنس کیمپس" چھ مراکز پر منعقد کئے گئے۔ یونٹ کے مینجنگ کمیٹی نے عالی جناب مبارک کاپڑی صاحب (نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سرگرم رکن) کو "مین آف دی کیمپس" خطاب عطا کیا ہے۔ کیونکہ ان کیمپس کے دوران انہوں نے تقریباً ۲۵۰ طلباء وطالبات وسرپرست حضرات کو اپنی بہترین گائیڈنس کے ذریعے فیض پہنچایا۔ ہر مرکز پر خصوصیت سے بارہویں جماعت کے طلباء وطالبات نے اپنے مسائل کا اطمینان بخش حل پایا۔ عالی جناب ایچ۔ بی مقادم صاحب نے جو اس یونٹ کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں کیمپس کو کامیاب بنانے میں ذاتی طور پر حاضر رہ کر تعاون کیا۔ ہر مرکز پر گاؤں کی بزم جیسے بزم تعلیم مہسلہ، سرپور ڈھن مروڈ، گورے گاؤں، ردہا اسی طرح فجندار ٹرسٹ وہور کا کافی تعاون رہا۔ یونٹ کی مینجنگ کمیٹی کے علاوہ یونٹ کے بہت ہی فعال اراکین جناب عنایت برزک الطاف خطیب، عمران فقیہ، مظفر ڈونگر کا ان کیمپس کی کامیابی میں بڑا ہاتھ ہے۔

کیمپس کمیٹی کے انچارج جناب شکیل احمد کڑوے نے انتہائی محنت سے ان کیمپس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

عبدالوہاب دھنشے<br>
جنرل سکریٹری<br>
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

# سرفراز ادھیکاری

ناگوٹھنہ ضلع رائے گڑھ کے جناب عبدالسلام ادھیکاری کے فرزند سرفراز نے فجندار جونیر کالج وہور سے بارہویں سائنس کے امتحان میں ۸۳ فیصد حاصل کرکے کالج میں اول آنے کا اعزاز پایا۔ P.C.B. گروپ میں اس ہونہار طالب علم نے ۸۱ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول سے SSC کا امتحان پاس کرنے کے بعد سرفراز ادھیکاری نے فجندار جونیر کالج وہور میں داخلہ لیا اور امتیازی شان کے ساتھ بارہویں کا امتحان پاس کیا ہے۔

اللہ سرفراز کو اعلیٰ تعلیم میں بھی یونہی نمایاں کامیابی سے سرفراز فرمائے یہ دعا ہے۔

# سنٹی زن اردو اسکول میں سلیم زکریا کی تقریر

طلبہ کو کتابوں کا کیڑا نہیں بناتے ہوئے اساتذہ کو ان کی فطری جبلتوں کو بیدار کرنے

کی کوشش کرنی چاہئے ان خیالات کا اظہار گذشتہ مہینہ وزیر تعلیم جناب سلیم زکریا نے کیا۔ وزیر موصوف نے سنی زن ایجوکیشن سوسائٹی اور ضلع رائے گڈھ کے زیر اہتمام چلنے والے اردو اسکول کے پلے گراؤنڈ کی افتتاحی تقریب میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ وزیر تعلیم نے سوسائٹی کی تعلیمی سرگرمیوں کی سراہنا کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کی۔ جناب سلیم زکریا نے تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی فٹ نیس کے لئے پلے گراؤنڈ کی اہمیت بھی واضح کی۔ آپ نے فرمایا کہ تعلیم کا مقصد اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایسی تعلیم حاصل کرنا چاہئے جس سے طلبہ کی فطری صلاحیتیں بیدار ہو کر سماج کو فائدہ حاصل ہو۔ موقعہ پر اسکول کے اساتذہ حضرات کو ان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف کی مومنٹو میں سوسائٹی کی جانب سے انہیں دی گئی یادگاریں بھی پیش کی گئیں۔

مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اپنی تقریر میں اس اسکول کی تعلیمی سرگرمیوں کو مزید وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا اور اسکول اسکالرشپ بھی دینے کا اعلان کیا۔ سرو شری شیکھر مہاترے، مدھوکر پاٹل، نور محمد ملا، اننت راؤ گائیکواڑ ملند پڈگاؤنکر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سے قبل ادارے کے صدر انور ٹھنگیکر نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ نثار علوتری نے ادارے کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اربن کے میونسپل کونسلرس فادر پریرا، سعید ملا اور دیگر معزز حضرات موجود تھے۔

## کوکن میڈیکو سوشل فورم کی نئی میڈیکل ڈائرکٹری کی اشاعت

کوکن میڈیکو سوشل فورم ایک رجسٹرڈ سماجی، فلاحی ادارہ جو ۱۹۹۰ء میں قائم کیا گیا اس نے چار سال کی قلیل مدت میں تین میڈیکل سیمینار۔ دو میڈیکل کیمپ، دو فیملی ویلفیئر پروگرام۔ طلباء کے لئے امدادی پروگرام اور ایک قومی یکجہتی پروگرام منعقد کئے۔ فورم نے ایک میڈیکل ڈائرکٹری شائع کی تھی جس میں بمبئی، تھانہ، کلیان، بھیونڈی کے تقریباً ۲۷ کوکنی مسلم ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکوز کی تصویروں کے ساتھ تفصیلی معلومات پیش کی تھی۔ آج ان علاقے کے ڈاکٹروں کی تعداد ۳۵۰ ہو چکی ہے اس تعداد کو دیکھتے ہوئے فورم نے ارادہ کیا ہے کہ میڈیکل ڈائرکٹری کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جائے جس میں کوکن علاقے کے کوکنی ڈاکٹرس۔ تھانہ، کلیان، بھیونڈی اور دنیا بھر کے کوکنی حضرات کے فوٹوز کے ساتھ نام شائع کئے جائیں گے۔ نئے ایڈیشن کے لئے ہمیں مارچ ۱۹۹۴ء تک ۳۵۰ ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکوز کے بائیو ڈیٹاز موصول ہو گئے ہیں۔ لہٰذا خطہ کوکن سے وابستہ ڈاکٹروں، پیرامیڈیکوز جو ہندوستان یا بیرونی ممالک میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں ان سے اپیل ہے کہ وہ اپنے بائیو ڈیٹاز ہمیں ذیل کے پتے پر جلد سے جلد روانہ کریں تاکہ نئی ڈائرکٹری کے ایڈیشن میں مع فوٹو کے شامل کیا جا سکے۔ ذیل کے ڈاکٹرس بائیو ڈیٹا جمع کریں گے

پتہ: ۱، جنرل سکریٹری ٹیمیں بلڈنگ وانچو واڑی ماہم بمبئی ۴۰۰۰۱۶

ڈاکٹر حسین نہا کور فون ۴۶۳۲۴۶
ڈاکٹر قیوم مقدم 〃 ۴۶۴۲۳۰
ڈاکٹر دلاور دلوی 〃 ۶۳۱۷۱۸۷
ڈاکٹر امتیاز شیخانی 〃 ۳۷۵۴۳۴۲
ڈاکٹر مصباح چوگلے واشی 〃 ۷۶۶۰۱۷۹
ڈاکٹر طارق قاضی کلیان 〃 ۲۵۳۵۵
ڈاکٹر نثار نغری بھیونڈی 〃 ۲۰۵۴۰

## ۷ کالجوں کو کاروباری مضامین پڑھانے کی اجازت

بمبئی یونیورسٹی کے سات کالجوں کو پہلی بار گریجویشن کی سطح پر کاروباری مضامین پڑھانے کی اجازت دی گئی ہے وائس چانسلر نے یہ اعلان کیا کہ روپارل کالج، رزجی مونجی، کشن چند چلارام، بھنے ہند، نیکلر ویجے اور برلا کالج کو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے کاروباری نصاب کی اجازت دے دی ہے۔

ہر کالج میں ۴۰ طلبا کو اس نصاب میں داخلہ دیا جائے گا۔ تین برس گریجویشن نصاب کے دوران انہیں ان مضامین کے چھ پرچے دینے ہوں گے۔

## شمسی صاحب کا نقل مکان

جناب علی ایم شمسی کی شخصیت کوکن میں بالخصوص اور بمبئی عظمیٰ ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر بھر میں بالعموم کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ علم وادب کی محفل ہو یا تعلیم و تعلم کا میدان، سماجی خدمت ہو یا ایمبولنس جیسا فلاحی اور بینک جیسا اقتصادی ادارہ ہر منزل پر شمسی صاحب کے

کالج اور ان کے مضامین اس طرح ہونگے
رویا ٹیل کالج، انڈسٹریل کیمسٹری اور انسٹرومینٹیشن۔ نرسی مونجی۔ کمپیوٹر اپلیکیشن، ٹورزم اینڈ ٹراویل مینجمنٹ ٹیکس پروسیزز۔ انٹرپرینکس کشن چند چیلا رام انڈسٹریل کیمسٹری۔ بایوٹیکنالوجی جے ہند کالج۔ انٹرومینیشن۔ ایڈورٹائزنگ سیلز پروموشن اینڈ سیلز مینجمنٹ ٹورزم اینڈ ٹراویل مینجمنٹ۔ پودار کالج کمپیوٹر اپلیکیشن، ٹورزم اینڈ ٹراویل مینجمنٹ کیلکروے کالج۔ بایوٹیکنالوجی، فارین ٹریڈ اینڈ پروسیجر، ٹیکس پروسیجر اینڈ پریکٹس۔ برلا کالج۔ بایوٹیکنالوجی۔ کمپیوٹر اپلیکیشن۔

عوام و خواص کی نگاہوں کا مرکز بنے رہے۔ بمبئی میونسپل کارپوریشن میں درس و تدریس سے شروع کیا ہوا آپ کا سفر ،، تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا ،، کے مصداق منزل بمنزل بلندیوں کی طرف ہی گامزن رہا اور ہنوز یہ سفر جاری ہے دریں اثنا آپ کے قیام و رہائش نے بھی کئی چولے بدلے، ڈونگری پر حضرت بابا عبدالرحمٰن شاہ کے مرقد پر انوار کے سامنے شمیمہ ریسٹورنٹ کے بالائی منزل پر آپ کا قیام تھا آپ جب بمبئی آئے تھے۔ وہاں سے میگھ دوت بلڈنگ مجگاؤں میں منتقل ہو گئے میگھ یعنی بادل کی گھن گرج سے اکتائے تو گھوگھا اسٹریٹ (فورٹ) فاؤنٹن کے علاقہ میں مکان لیا۔ بڑا کشادہ اور ہوا دار مکان تھا۔ مگر عقابی روح جب بیدار ہوئی تو آسمان کی بلندیوں میں منزل نظر آئی اور اس طرح اگری پاڑہ کے آکاش (آسمان) اپارٹمنٹ میں جا کر آباد ہوئے سترہویں منزلہ پر عالیشان فلیٹ جہاں سے باہر جھانکتے تو حد نظر تک شہر بمبئی کی ساری عمارتیں بونی نظر آتی تھیں۔ مگر "چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لیکر چلو" جس کا شیوہ رہا ہو وہ اس جگہ کب تک اکتفا کرتا۔ شمسی صاحب نے فیصلہ کیا کہ میانہ قد کا ایک دو منزلہ مکان تعمیر کریں گے۔ ایسا مکان جس میں خانوادہ کے تمام افراد کے لئے کشادگی کے ساتھ رہنے کا انتظام ہو اور اس لئے نئی بمبئی کے حصہ نیرول میں آپ نے اپنا دو منزلہ

مکان تعمیر کیا جس میں سیلف کنٹینڈ سات بیڈ روم ہیں پہلے منزلہ پر عالیشان ہال ہے۔ نیچے کار پارکنگ کے لئے جگہ ہے اور اوپر گملوں کی کیاریوں سے گھرا ہوا بالاخانہ (ٹیریس) جس پر باذوق (تقریباً) دو سو افراد کی محفل منعقد کی جا سکتی ہے بمبئی کی گھما گھمی سے دور پرسکون ماحول میں تعمیر کردہ اس عمارت کا نام ہے۔

**(کنج عافیت)**

آکاش اپارٹمنٹ کے سترہویں منزلہ سے اتر کر نیرول کے سیکٹر ۱۷ میں بتاریخ ۱۰ مئی ۹۴ء جمعہ کے روز شمسی صاحب نے نقل مکان کر لیا ہے اور اس طرح ڈونگری پر حضرت بابا عبدالرحمٰن شاہ کی درگاہ کے سامنے سے نقل مکانی کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا۔ نیرول کی جامع مسجد کے سامنے اس نے اپنی منزل پائی ہے۔

نئی بمبئی میں شمسی صاحب کی تشریف آوری سے یہاں کے مکینوں کو ایک نیا حوصلہ ملا ہے اس لئے کہ ان کے سہانے خواب جو قومی منصوبوں کی صورت میں ابھی تک نامکمل ہیں شمسی صاحب کی قیادت، رہنمائی اور سرپرستی ہی سے پورے ہوں گے ان کی تکمیل کی راہیں ہموار ہوں گی۔ لہذا پورے جوش و خروش کے ساتھ نئی بمبئی کے باشندے شمسی صاحب کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔

# کنسلٹنگ روم کا افتتاح

ڈاکٹر امام الدین انڈرے (جنرل سرجن) جن کا تعلق سائیگاؤں، تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ سے ہے۔
ان کی کنسلٹنگ روم کا افتتاح

۵ جون ۱۹۹۴ء، بمقام پرنس علی خان ہوسپٹل مجگاؤں بمبئی میں ہوا۔ اکابرین اسلام ڈاکٹرس حضرات، عزیز و اقارب و قرب و جوار کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے ڈاکٹر موصوف کی کامیابی کے لئے دعائیں دیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم اردو میڈیم سے حاصل کرنے کے بعد نہایت ہی محنت و مشقت سے سلسلۂ تعلیم جاری رکھا ایم ایس (جنرل سرجری) میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ پھر گاندھی اسپتال بمبئی میں پریکٹس کی اور اب الحمدللہ روزانہ شام ۷ سے ۹ بجے تک (۷ سے ۹) پرنس علی خان ہوسپٹل مجگاؤں، بمبئی اور تین سے پانچ شام (۳ سے ۵) ارپن نرسنگ ہوم کرلا میں خدمات انجام دے رہے ہیں

ڈاکٹر صاحب دیندار ہیں ان کے دل میں اپنی قوم کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچانے کا جذبہ ہے اس لئے عوام الناس اس نوجوان ڈاکٹر سے علاج کرا کے ان کی ہمت افزائی کریں۔ غریب مریضوں کے علاج کے وقت ڈاکٹر موصوف ان کی غربت پر خصوصی دھیان دے کر ان کا علاج کرتے ہیں۔

چونکہ کرلا اور مجگاؤں آمد و رفت کے اعتبار سے ایسے علاقے ہیں جہاں جانے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی اس لئے عوام الناس نوجوان اور ہونہار ڈاکٹر سے فیض پا سکتے ہیں

منجانب: ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت
(ہومیوپیتھ کرلا)

نقش کوکن

# انجمن مسلمانانِ مجگاؤں بمبئی کا جلسۂ عام

انجمن مسلمانان مجگاؤں۔ ڈاکیارڈ روڈ بمبئی کی ترین ویں سالانہ جنرل باڈی میٹنگ زیر صدارت جناب علی میاں عبدالغنی کالسیکر صاحب (صدر انجمن) ۱۸ مئی ۹۴ء کی شب میں شریف بلڈنگ کے بالاخانے بمقابل ڈاکیارڈ روڈ، ریلوے اسٹیشن منعقد ہوئی۔

صدر جلسہ نے حاضرین کا استقبال کیا جناب ابوبکر عبداللطیف ملا صاحب (اعزازی جنرل سکریٹری) نے گذشتہ جلسہ عام کی روداد پیش کی اور ساتھ ہی ساتھ محاسبہ شدہ حسابات کی پیشی اور منظوری ہوئی۔

بعد میں عہدیداران و اراکین مجلس منتظمہ کا حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) جناب علی میاں عبدالغنی کالسیکر (صدر)
(۲) جناب محسن عبدالکریم ٹھاکور (نائب صدر)
(۳) جناب ابوبکر عبداللطیف ملا (سکریٹری)
(۴) جناب طیب حسین میاں سرنگ (نائب سکریٹری)
(۵) کیپٹن ضیاء الدین عبدالحمید حکیم (اعزازی خزانچی)

## اراکین مجلس منتظمہ

(۱) جناب محمد حسین عمر (۲) جناب افتخار احمد مختار احمد (۳) جناب فقیر محمد عثمان سنگرار (K. C)
(۴) جناب اقبال آدم گرگری (۵) جناب علی میاں عباس کرنیکر (۶) جناب محمد اسمٰعیل فقیر محمد خان (۷) جناب سعید نور محمد شیخ،

انجمن کے ہمدرد ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے اپنے خاندان کے چار بہو اور بیٹیوں کو بھی لائف ممبر بنوایا۔ نیز بلڈنگ فنڈ میں پانچ سو روپیہ کا عطیہ عنایت فرمایا۔ اسی طرح دو اشخاص رکن حیاتی ہوئے جن کے نام
(۱) جناب محمد خان محمد اسمٰعیل
(۲) جناب خان جاوید محمد اسمٰعیل ہیں

ہر سال کی طرح محاسب کی ذمہ داری فقیہہ اینڈ کمپنی کو دی گئی۔ اعزازی جنرل سکریٹری کے شکریہ کے ساتھ جلسہ عام کا اختتام ہوا۔

نامہ نگار ابوبکر عبداللطیف ملا (سکریٹری)

جولائی

## عکسِ کوکن کا جشنِ افتتاح

کوکن کے قومی شاعر جناب اختر راہی نے اپنی مثنوی عکس کوکن میں کوکن کے فطری اور تہذیبی حسن کو تقریباً دو ہزار اشعار میں نمایاں کیا ہے۔ شخصیات اور واقعات کو عکس کوکن میں یوں محفوظ کیا گیا ہے کہ اس کی صدائے بازگشت کوکن کی وادیوں اور پہاڑیوں میں ہمیشہ گونجتی رہے گی۔ مثنوی عکس کوکن اردو زبان و ادب کی تاریخ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ جس کی رونمائی کا جلسہ بروز سنیچر ۹ جولائی شام کے پانچ بجے، اکبر پیر بھائی میموریل ہال، انجمن اسلام وی ٹی پر منعقد ہو رہا ہے جس میں اردو ادب کی اہم شخصیات اور شہر کے صاحب ذوق حضرات شریک ہو رہے ہیں

کتاب کا اجراء علی سردار جعفری کے ہاتھوں ہوگا۔ صدارت کالی داس گپتا رضا فرمائیں گے۔ جشن کا افتتاح پرنسپل اے اے منشی کریں گے۔ مہاراشٹر حکومت کے وزیر تعلیم جناب سلیم زکریا مہمان خصوصی ہوں گے۔ مثنوی عکس کوکن پر جناب کیفی اعظمی، ہارون رشید، ڈاکٹر یونس اگاسکر اور عبدالاحد ساز اظہار خیال فرمائیں گے۔ نظامت ڈاکٹر زہرہ موڈک کی ہوگی۔

یہ مثنوی عکس کوکن پبلی کیشن کمیٹی نے ثبات پبلی کیشن کے زیر اہتمام شائع کی ہے۔ اراکین عکس کوکن پبلی کیشن کمیٹی جشن عکس کوکن کے کنوینر لطافت قاضی اور احمد سورتی آپ سے شرکت کی درخواست کرتے ہیں

## ڈاکٹر وقار شیخ کی اسٹاک ہوم

بمبئی اسپتال کے الرجی اور استھما کے مشہور معالج ڈاکٹر وقار شیخ اسٹاک ہوم (سویڈن) میں ہوئی الرجی اور امینولوجی کی عالمی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ فخر کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر وقار ہندوستان کے وہ واحد ڈاکٹر ہیں جنہوں نے اس کانفرنس میں انڈیا کی نمائندگی کی۔ اس کے علاوہ انڈین جرنل آف کلنیکل پریکٹس (آئی۔ جے۔ سی۔ پی) نامی جریدے کی جانب سے بھی انہیں یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اس عالمی کانفرنس کی کارروائی کو کوور کریں۔

انشاءاللہ ۲۶ جون سے ۲ جولائی تک کی اس کانفرنس سے ڈاکٹر وقار بہت کچھ نئی چیزیں سیکھ کر اپنے وطن کے لوگوں کو اس کا فیض پہنچائیں گے۔

## سچی خبریں نئی دنیا کی

کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے کوکن کے تعلق سے عام خیال یہی ہے کہ یہ غیر اردو داں خطہ ہے مگر لوگوں کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ڈیڑھ سو سال قبل شہر رتناگری سے مولوی محمد اسمٰعیل بڑے "معتمد الفیض" نامی اردو ہفتہ وار شائع کیا کرتے تھے اس کی صرف اشاعت رتناگری سے ہوتی تھی ایسا نہیں ہے بلکہ "جگ منتر" نامی اردو کا ایک پریس بھی رتناگری میں تھا اور وہیں وہ پرچہ زیور طبع سے آراستہ ہوتا تھا۔ اپنے بزرگوں کی اس روایت کو زندہ کرنے کی کوشش میں ۲۲ مئی ۹۴ء سے "سچی خبریں نئی دنیا کی" کے نام سے ایک ہفت روزہ جاری کیا گیا ہے جس کی ادارت ساکھرتر کے جناب ایم غالب کے ذمہ ہے اور اردو کے جواں فکر شاعر جناب پرویز باغی اس کے نگراں ہیں۔ شروع کے چار شمارے زیر نظر ہیں جو واقعی سچی خبروں پر مشتمل ہیں امید ہے کہ ضلع رتناگری سے نکلنے والا اردو کا یہ واحد ہفتہ وار اردو داں حلقہ میں بے حد مقبول ہوگا۔

# ایس ایس سی کا نتیجہ ۵۶ فیصد

بمبئی ڈویژنل بورڈ میں شیر وڈ...

## اردو

زبان میں ۹۲ فیصد نمبر حاصل کرکے بورڈ میں اول پوزیشن پانے والے تبریز احمد اسمٰعیل سکتے (شاد آدم ٹیکنیکل بھیونڈی) کو مرحوم حاجی سید محمد یاسین بخش کوکن ٹیلنٹ فورم، کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک باندرہ ایجوکیشن سوسائٹی، بزم نسواں مہاراشٹر، انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ اے وائی عبدالحسین ہنگاپوروالا جیسے سات ایوارڈ سے نوازا گیا ہے ۹۲ فیصد نمبر حاصل کرکے عربی زبان میں اول پوزیشن والے طالب علم محمد طارق جلال الدین خان کو رحمانی فاؤنڈیشن اور عبداللہ الشبلی ٹرسٹ ایوارڈ دیے گئے۔

ہائی اسکول گرگام کے طالب علم ویدیا پرکاش وسنت نے ۷۰۰ میں ۶۶۴ مارکس حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی ہے جبکہ اورنگ آباد کے طالب علم سچن جگناتھ نے ۷۰۰ میں سے ۶۷۵ مارکس حاصل کرکے ریاست بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ مارچ میں ایس ایس سی امتحان میں بمبئی ڈویژن کے ۱۵۶ مراکز کے تحت ۲ لاکھ ۲۹ ہزار ۹۴۹ طالب علموں نے شرکت کی جن میں ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۶۰۳ طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔

اس طرح نتیجہ ۵۶٫۱۵ فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال ۱۹۹۳ء میں ۵۹٫۷۰ فیصد تھا۔

بمبئی عظمیٰ میں ۷۲ تھانے میں ۲۵ اور رائے گڈھ میں ۱۰ امیدوار میرٹ لسٹ میں آئے ہیں جبکہ بمبئی شہر کا نتیجہ ۶۰٫۵۲ فیصد، تھانے کا ۵۲٫۲۹ فیصد اور رائے گڈھ کا ۳۹٫۰۱ فیصد رہا۔

ایس ایس سی نتائج کے مطابق میرٹ لسٹ میں ایک بھی مسلم طالب علم کامیاب نہیں ہوا ہے۔

ضلع تھانے میں شاد آدم ٹیکنیکل ہائی اسکول بھیونڈی کے تبریز احمد اسمٰعیل سکتے نے اردو میں اول پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ بمبئی ڈویژن میں انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول وکھرولی کے اکرم ولی محمد خان نے دوسری زبان کے طور پر مشترکہ ہندی، مراٹھی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ رائے گڈھ بورلی میں پنجتن کی ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش اسکول کے فیصل یوسف راؤت نے دوسری زبان کے طور پر اردو میں اول حاصل کی۔

کرلا انجمن گرلز ہائی اسکول کی سعدیہ ملکہ نجم الاسلام صدیقی نے فارسی اور نیشنل ہائی اسکول امبرناتھ کے محمد طارق خان جلال الدین نے عربی میں اول پوزیشن حاصل کی۔

آئیڈیل ہائی اسکول کے محمد آصف اکبر سعد اللہ نے مراٹھی عربی میں مشترکہ اول پوزیشن حاصل کی۔

# شادی خانہ آبادی

## سمیع الدین بیلنکر ۔ نزہت ملا

کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور کے جناب سمیع الدین احمد بیلنکر کی شادی نزہت بنت موسیٰ ملا کے ساتھ ۲۹ مئی ۹۴ء کو سرے ہائی اسکول ہال رتناگری (شہر) میں انجام پائی۔

## ناز صاحب کو صدمہ

شہر بمبئی کے سابق میئر ڈاکٹر علی محمد ناز کی دختر اور معروف آرکیٹکٹ جناب سلیم دوا والا کی بھابی محترمہ منیر حسین دوا والا کا ۲۷ جون ۹۴ء کو بعمر ۴۲ سال بمبئی میں انتقال ہوگیا

# حاجی مستان کا انتقال

دلت مسلم سرکشا مہا سنگھ کے لیڈر الحاج مستان مرزا ۲۵ جون ۹۴ء کو اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔ وہ ۷۲ سال کے تھے۔

# انتقال پُر ملال

## شاکر سوپاروی کو صدمہ

سوپارہ ضلع تھانہ کے جواں فکر شاعر جناب شاکر سوپاروی کی نواسی ارم ارم جہاں بنت نوشاد گادے کا ۱۲ مئی ۹۴ء کو علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

## سید عبد الغفور کو صدمہ

واشی نئی بمبئی کی معروف شخصیت جناب سید عبد الغفور کی والدہ کا طویل علالت کے بعد یکم جون ۹۴ء کو مینا ہسپتال بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین ان کے وطن تلوجہ ضلع رائے گڑھ میں عمل میں آئی۔ جلوس جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے۔

## مالگاؤں سے موصولہ موت کی خبریں

(۱) ۲۱ اپریل ۹۴ء کو عبد الصمد برزک متوطن ہرکول ضلع رائے گڑھ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔

(۲) ۱۶ اپریل ۹۴ء کو جماعت المسلمین وڑولی ضلع رائے گڑھ کے نائب صدر جناب عبد الرحیم عبد اللہ ہرگے کی والدہ خدیجہ بی کا انتقال ہوگیا۔

(۳) ۱۹ اپریل ۹۴ء کو عبد القادر عبد الغنی دھفشے کی والدہ عزیزہ بی کا انتقال ہوگیا۔

## زین الدین موٹر والا کا انتقال

داؤدی بوہرہ فرقہ کے اہم رکن سابق میونسپل کارپوریٹر (بمبئی) الشیخ زین الدین موٹر والا طویل علالت کے بعد ۹ جون ۹۴ء کو سیفی ہسپتال بمبئی میں انتقال کر گئے۔

مرحوم دو بار میونسپل چناؤ میں کامیاب ہوئے تھے اور بمبئی میونسپل مارکیٹ وگارڈن کمیٹی کے چیئرمین رہے علاوہ ازیں مختلف میونسپل کمیٹیوں کے ممبر رہ چکے ہیں۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ قوم وملت کے فلاحی کاموں میں گذرا تھا۔

## ایک عہد ساز شخصیت کی رحلت

کچھ شخصیتیں ایسی یادگاریں چھوڑ جاتی ہیں جو ان کی یاد دلایا کریں گی جناب زین. جی رنگون والا نے بمبئی مرکنٹائل کو آپریٹو بنک لمیٹڈ کی شکل میں اپنی جد وجہد اور حکمت عملی کی جو یادگار چھوڑی ہے وہ نسل در نسل بنک کی عمارت پر رنگون والا کی شخصیت کے گہرے سارے دنیا کے سامنے پیش کرتی رہے گی۔

مرکنٹائل بنک کو نہ صرف ملک بلکہ براعظم ایشیا کے ممتاز کوآپریٹو بنکوں میں اعلیٰ ترین مقام دلانے میں زین العابدین غلام حسین رنگون والا کی خدمات کبھی فراموش نہیں جا سکیں گی اس بنک کو باقاعدہ بنک بنانے اور اس کے دائرہ کار کو وسیع تر بنانے میں قدم قدم پر رنگون والا نے بے مثال کارنامے انجام دئے یہ انہیں کی شبانہ روز دلچسپی اور محنت کا نتیجہ ہے کہ مرکنٹائل بنک روز بروز فعال ترقیوں کی منزلیں طے کرتا گیا جب کہ عام مشاہدہ ہے کہ مسلمانوں کی سرگرمیوں اور کوششوں سے قائم کئے جانے والے ادارے بن تو جاتے ہیں لیکن زیادہ دنوں تک باقی نہیں رہ پاتے کچھ تو آپسی پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں کچھ کھا جاتی ہے اور کچھ ناقص کارکردگی کے سبب ناکامی کے اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں۔

اکیاسی سالہ رنگون والا کا انتقال ۲۹ مئی ۹۴ء کو لندن میں ہوا ان کی آخری رسومات لندن ہی میں ادا کی گئی۔

رنگون والا جیسی عہد ساز شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے جو اپنے بعد کی نسلوں کے لئے مشعل راہ بن جاتی ہیں اور ان کے مستقبل کی جد وجہد کے لئے ایک ہمت اور حوصلے عطا کرتی ہیں۔

## قادر بانگی کو صدمہ

جماعت المسلمین سارنگ (بمبئی) تعلقہ داپولی کے سابق صدر جناب عبد القادر

حسام الدین بانگی کے بھائی احمد عرف لالہ بانگی جو دارالسلام مشرقی افریقہ کے وظیفہ یاب پوسٹ ماسٹر تھے ۱۲ رجون ۹۴ء کو طویل علالت کے بعد اپنے گاؤں سارنگ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کے سبھی فرزندان جن میں ڈاکٹر شاہنواز دندان ساز ہیں افریقہ سے منتقل ہو کر انگلستان میں سکونت اختیار کر چکے ہیں۔

## شفیع شیخ کو صدمہ

نقش کوکن کے سابق کارکن جناب تاج محمد اور موجودہ اسٹینو جناب شفیع شیخ کے پدر بزرگوار جناب حاجی عبدالکریم کا ۱۵ رمئی ۹۴ء کو بعمر ۸۰ سال کرلا بمبئی میں انتقال ہو گیا۔

## نظر ناگلیکر کو صدمہ

شہر رتناگری کے معروف آرکیٹکٹ انجینئر جناب نظر ناگلیکر کے والد عبدالقادر عبدالرحمٰن ناگلیکر (سابق متولی جماعت المسلمین رتناگری) ۱۳ رمئی ۹۴ء کو بعمر ۶۵ سال رحلت فرما گئے۔

## اسمٰعیل چوگلے کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب اسمٰعیل عبدالقادر چوگلے کی شریک حیات شریفہ بی کا ۳۱ رمئی ۹۴ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

(نامہ نگار عبدالغنی پاؤسکر)

## عبدالرزاق گوتھے کو صدمہ

جمعہ جماعت المسلمین مینارہ مسجد محلہ گوولکوٹ چپلون کے صدر (وظیفہ خوار مدرس) جناب عبدالرزاق محمد علی گوتھے کی چچا زاد عابدہ محمد اسحاق گوتھے ۲۷ اپریل ۹۴ء کو ضعیف العمری میں (بعمر ۹۰ سال) انتقال کر گئیں۔

## حسن شیخ نہیں رہے

ونگورلا ضلع رتناگری کے جناب حسن اے شیخ جو ترک وطن کر کے کراچی پاکستان میں سکونت پذیر تھے، اپریل ۹۴ء کو راہی عدم ہو گئے۔ تقسیم ہند سے قبل مرحوم بمبئی مسلم لیگ کے سکریٹری تھے اور پاکستان چلے جانے کے بعد قائد اعظم کے قریبی ساتھیوں میں تھے۔ آخر وقت تک آپ سینٹر رہے اور ملک و قوم کی خدمت کی۔

(نامہ نگار حاجی محمد یوسف)

## ڈاکٹر ٹھیکاسن کو صدمہ

حلقہ کے معروف صحافی اور سماجی کارکن ڈاکٹر ایم ڈی ٹھیکاسن متوطن کونڈیورہ تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری کے پدر بزرگوار داؤد احمد صاحب ٹھیکاسن کا ۳ رمئی ۹۴ء کو بعمر ۸۵ سال انتقال ہو گیا۔

## آدم نصرت کو صدمہ

سابق انسپکٹر آف پولس (بمبئی) اور کوکن کے کہنہ مشق شاعر جناب آدم نصرت کی معمر والدہ اور بمبئی کے جانے مانے وکیل جناب نورالدین بھاٹکر کی خوشدامن محترمہ حلیمہ بی سلیمان شرگا ؤنکر کا بعمر ۹۸ سال ۸ رجون ۹۴ء کو انتقال ہو گیا۔

(نامہ نگار عبدالغنی پاؤسکر)

## ابراہیم سروے کو صدمہ

انڈین نیوی سے سبکدوش ایکس سروس مین جناب ابراہیم حسین سروے کی والدہ حوا بی کا ۲۲ اپریل ۹۴ء کو کرلا بمبئی میں انتقال ہو گیا۔

## یوسف مالم مرحوم

حاجی قاسم چال۔ ٹانک بندر کی معروف شخصیت یوسف محمد مالم متوطن راجپور کا مختصر سی علالت کے بعد حبیب اسپتال میں ۲۱ رجون ۹۴ء کو انتقال ہوا۔

شریک غم
یوسف داؤد منشی، نذیر عثمان کونڈکر

## بغدادی خاندان کو صدمہ

مودی اسٹریٹ فورٹ بمبئی میں کبھی "یوسف اینڈ کمپنی" نامی جو کاروباری ادارہ تھا اس کے مالک مرحوم جناب یوسف سیٹھ بغدادی کی تیسری اور سب سے چھوٹی دختر ثریا زوجہ شرف الدین مومن کا ۲۴ رجون ۹۴ء کو امریکہ میں انتقال ہو گیا۔

# گوشِ بر آواز
## قارئین کے خطوط

•

کوکن میں تک بندی کا ہیں کیسے مرتکب ہوا نہیں جانتا۔ ممکن ہے قبلہ شرف صاحب کی شاگردی کا شرف کار فرما ہو اور محرک رہا ہو۔

★ "گوشِ بر آواز" کا سلسلہ ادارہ اور قارئین کے درمیان بہت خوشگوار رابطہ کا وسیلہ ہوتا ہے اسے جاری رکھیئے [1]

**جاوید دروے، مالیگاؤں**

---

[1] لیجئے! حسب فرمائش کالم حاضر ہے۔ دیگر قارئین بھی اس طرف توجہ فرمائیں تو سلسلہ جاری رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ورنہ مشکل ہے (ادارہ)

---

★ نقشِ کوکن پابندی سے ملتا ہے۔ غزل اور چھ ماہیاں نظمیں ارسال کی ہیں [1] ماہیا پنجابی کی صنف ہے جو اردو میں در آئی ہے پاکستان میں اس پر زیادہ کام ہوا ہے۔

**نذیر فتحپوری، پونہ**

---

[1] مرسلہ نظمیں شائع ہوئی ہیں۔

---

★ نقشِ کوکن میں چھپنے والے شعراء میں مجھے تسنیم انصاری کی غزلیں پسند آئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نقشِ کوکن کے ذریعہ تسنیم انصاری بہت جلد معتبر شاعر کی شکل میں ابھریں گے اور شائقین کو اپنی جانب متوجہ کریں گے۔

**سلیم نجے پوری**

---

★ جون ۹۴ء کے تازہ شمارہ میں جناب مہر سلامی کی ۱۹۵۷ء میں لکھی نظم انکی تصویر کے ساتھ نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے کیا مہر صاحب کے پاس اب کوئی تازہ کلام نہیں ہے

**اسلم مورو مسکر۔ ممبئی**

---

★ "آئینۂ ماضی" کے عنوان سے ماضی (قریب و بعید) میں منعقدہ تقریبات کی تصویروں کا سلسلہ بڑا دلپسند تھا۔ اسے کیوں بند کیا گیا؟ اگر آپ مناسب جانیں تو ہم بھی کچھ تصویریں caption کے ساتھ بھیج سکتے ہیں۔ یہ تصاویر جب قارئین کے زیر مطالعہ آتی ہیں تو وہ ان ہستیوں کے تعلق سے اپنے بزرگوں سے پوچھ تاچھ کرتے ہیں یہ اچھا سلسلہ تھا جسے جاری رہنا چاہیئے [3]

**عثمان بندر کر۔ ممبئی**

---

[3] اس صفحہ "آئینۂ ماضی" کی افادیت سے ہم واقف ہیں اور قائل بھی۔ مگر دکھ اس بات کا ہے کہ جن کی تصویریں چھپیں انہوں نے یا ان کے چاہنے والوں نے "سراہنا" کا کوئی خط نہیں بھیجا البتہ ان کے ہم عصر عمائدین نے اپنی تصویر شریک اشاعت نہ پاکر اس صفحہ کی اشاعت پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ضرور کیا ہے اور انکی تعداد زیادہ ہے۔

---

Sunday 19-6-94 Main speeker was Dr Mohd. Zaki Kirmani who specially came from Aligarh on request of Prof A H Rizvi, the president of the society Dr M Z Kirmani is an Islamic scholar and is editor for the Journal of Muslim Association for Advancement of science (MAAS) Aligarh

Dr Rafique Sarkh was the chemistry professor of Pune Collage also talked on the occasion Both talks and get-togehter were lively and interesting M E society takes vocational classes and looks after educational needs

Contact Prof Rizvi, Bombay Tel 6262569

## WEDDINGS

Married in Nairobi ABdul Shakoor Ismail Palekar to Fauzia daugher of Mr Dawood Khan, a Naqshe Kokan life member, on 30th April, 1994

Married in Nairobi Kalim son of ABdul Shakoor Sheikh of London to Zaham daugher of Yusuf Khan of Nairobi on 22nd April, 1994

Jameel S/o Haji Abdul Razzak Kalsekar getting married with Tabassum D/o A Sattar A Gitay on 2-7-94 at Bombay

## OBITUARY

HAJI MASTAN 68 yrs old Muslim Activist died o heart attack on 25-6-94 in Bombay He was the found leader of Dalit Muslim Unity On the advice of Ja Prakash he took more intrest in social and political fiel of Muslims

A Kader A Rehman Naglekar the father of engineer builder Mr Nazeer Naglekar died in Ratnagiri on 15-6 94 He was the Mutawalli of Jame Masjid Ratnagiri fo many years in the past During his tenure Jame Masji was renovated He was respected as a good natur businessman and a social worker

Rangoonwala Zain husband of Shreen, father of Akhtar Shamim, Saleem, Saeeda, Zaheeda Co-founder o Bombay Mercantile Co-operative Bank Ltd left for hi hevenly abode in 28th May 1994, in London

Haji Abdul Karim Shaikh the father of the pattern o Naqshe Kokan Mr Shafi Shaikh died on wednesday 15-6-94 Late Mr Abdul Karim was religous and Go fearing man

Univercity, followed by a Masters Degree in Education MFD ) in 1957 He was appointed Principal of a econdary school in Bombay He was active in teachers movements and all the important post belives a delegate o World Federation in London

He arrived in London in 1968, got a job with Linguaphone Institute He attended a number of ducational courses in academic teaching He was Chairman of Sub committee of delegates of religions other then the Church of England

He has been an active member of many political, cultural and educational associations including the United Nations Association Southwark, the National Association for Multi Racial Education (NAME) and several Asian organications

He is surrounded by a considerable number of community workers and friends from many religious groups of all faiths and from different racial background

## MR. HASAN SAYED WRITES FROM SOUTH AFRICA

Our new democratic South Africa has shown the world a great change, peaceful election, change of hearts in all the people peaceful in the transitional peroid

My neighbour and friend Abdullah Omar is a Minister of Justice in the new cabinate He is also a patron of Bazme Adab We met him, I am going to see him again There are many Muslims in the new Parliament and in Cabinet Insha Allah we hope, we pray and we strive for a better future for ALL

## MR.S.M. USMAN OF TANGA, TANZANIA

This year the Tanga and Africa did not get the usual rainfall and due to the less rainfall which arrived late and stopped suddenly resulted in the bad food crop The food crop will not be sufficient till the end of the year and with this situation thousands of refugees have arrived in Tanzania from the neighbouring country of Rwanda which is plunged into a civil war It is tribanism which is causing senseless killing of innocent people Old people, women and children are all killed and by the army or the opposition party Many were killed and dumped into river Kagera which flows into lake Victoria, the largest fresh water lake in Africa which supplies water to Tanzania, Kenya and Uganda Almost 40,000 bodies were found floating in the Uganda side of the lake and the Government had to impose emergency measures to see that spedimic diseases like Cholera ect should not spread in the area International voluntary bodies were on their toes yo clear the bodies from the lake and to help the refugees On our side more than 5 lakhs refugees have arrived and more are arriving every day The situation is being fought with the help of UN but is still far from satisfactyory Food supplies have to be obtained from outside the country and the communication being poor the service is slow Food prices are soaring and have reached new levels There is a danger of Burundi also plunging with the same sort of ethnic violence because they also havce two tribes of Hatus & Tulsis in the country

## MISS UNIVERSE, 1994

Sushmita Sen 18, dark-eyed Delhiite, has brought glory to the country She is the first Indian beauty to be crowned Miss Universe in the 43-year old history of the beauty pageant

## ELECTROAL REFORMS

With the special Parliament session being convened to pass Bills on Electroals Reforms, the topic has gained immediacy as well as wide coverage Election commissioner, Seshan has made to concerned to examine the need for electroal reforms and bills that have crept into the system over the year

## 1995 - UN YEAR OF TOLERANCE

On May 18, the Uunited Nations decided to pay tribute to Mahatma Gandhi by declaring 1995, the year of Gandhi's 125th birth anniversary, as the UN Year of Tolerance The nodal agency for implementing this decision, UNESCO, has planned several programmes for the promotion of Tolerance, understanding and peace it will also sponsor functions to celebrate Gandhi's birth anniversary

## ISLAMIC SCIENCE

The Muslim Educational Society Versova Bombay held a talk on Islamic Science at its premises on

The need of the hour is that like-mineed professionals, management experts should put their heads together They must analyse the genesis of a communal riot in such a manner that future incidents can be precisely anticipated and arrested The human element participating in killings and arson must be identified The underworld and vested interests investigated In short,the cause and effect of a communal holocaust should be thoroughly researched and documented Remedial actions and recommendations to government agencies and judiciary are communicated Programs of economic upliftment of individuals and groups on a community level ae initiated Only such concrete steps and even-handed policies can meet the greatest challenge facing the responsible citizens of our strife-torn country

## CONVENTION OF MUSLIM SOCIAL SCIENTISTS

BANGALORE

The first ever convention of the muslim social scientists was held in Bangalore on June 11 and 12 Dr B Sheikh Ali former vice chancellor of Mangalore and Goa Universities presided Delegates from all over the country participated in the convention held at Muslim Orphanage, New Complex Dickenson road, Bangalore Nearly 250 delegates mostly professors and professioners, of all the faculties of arts and sciences from all over Indian Universites were present for the convertion Dr K G Munshi of Ahmedabad, Dr Manzoor Ahmad of Institute of objective studies, Mr D A kazi of Himalayas, Zameer pasha depty sec Education Dept & shah kadri sayed mustafa were among the fore-front to arrange and manage the programmes etc On 11-6-94 V C Dr D M Narjundappa inaugurated the function with this encouraging speech Dr Mumtaz Ali khan of Al-Amin released the souvenir with his welcome speech Daniyd kazi thanked the guests & audience On 12 6 94 Khusro would not attend and Dr A Haseeb chaired the function and gave his thought-provoking valedictary lecture Prot-Sheikh Ali's lecture, contemporary India-role of Muslim social scientis was appreciated

Many panel discussions on different-subjects were held and their concluding remarles and suggesetions were read by their chairmen on the validectory function On the whole convention was a good get together, sharing, coordination and food for thought and hope

## CITIZEN SCHOOL URAN

The inaugration of new playground for the Citizen School PANVEL was done on friday 17th June 1994 at the hands of Hon- Minister Mr SALIM ZAKARIA A grand function was arranged by the society and the prizes were given to the teachers who had put more then 10 years services in the school SALIM ZAKARIA was the Chief guest

URAN Muncipal President Mr MHATRE presided President of the URAN Education society MR ANWAR TUNGEKAR & convenor Dr Numan TUNGEKAR welcomed and introduced the guests and dignatories Salim Zakaria helped to get the ground from the Municipality for the school

After the thought provoking speches by the chief guest, president and guests, the grand function ended with the thanks given by the secretory Mr A Sattar Silhotri

## W.I.T NURSING COURSES

Nursing classes for girls and ladies will be started from 15th July 1994 at womens India Trust Panvel S S C passed girls above 18 yrs should apply to W I T Center, Bandar Rd Panvel, Raigad

## U.K. NEWS

Madan Mohan Kalia Honoured in the queen's birthday honours list June 1994

Her Majesty the Queen has graciously appointed Mr Madan Mohan Kalia, a Member of the order of the British Empire (MBE) for services to the Community in South London This honour recognises Mr Kalia's long service to the community in general and to the ethnic minorities in particular Kalia is the contributer of Naqshe Kokan from London He left Bombay for London in 1968 Kalia was born in Amritsar, India He graduated from the Punjab Univercity, Lahore He served in the Defence Department (GHQ- Military Secretary's Branch) In 1954 he obtained a degree of Bachelor of Teaching (BED ) from the Bombay

places of worship have been desecereted and no Hindu girl can ever enter a Sikh Gurudwara or a Sikhg girl contemplate entering a Hindu Mandir-neither of them can enter a Masjid! Such are the depths of moral and ethical degradation that the Hindus, Muslims, Sikhs have fallen into

I am convinced that riots can never be eliminated from our country

In our political system one needs to appeal to only half of the electorate to snatch power The other half continues to accuse and abuse the ones in power for every action - good or otherwise The loser considers it his duty to denounce each and every act of the winner even if he knows that some decisions and legislations are for the good of the whole country

Communal riots can never come to an end because they bestow power to vested interests Till there is even one man left who stands to gains from communal strife, there will be many who will support and encourage him, in the name of safegaurding religion by killing friends and foes alike belonging to the other community

Let me take a specific example of the Muslims Their socio-economic condition over the past decades is pitiable It is the old question of who came first - the chicken or the egg They could not get jobs, therefore they did not bother to study or did they not study therefore they could not get jobs I think the former is more nearer to truth History is witness to the fact that any society or group has only flourished when they could first ensure their economic stability Land ownership is the first recorded economic activity of mankind on earth Everything else follows, once food is assured

There is no doubt that muslims have been facing a lot of hardships in independent India It is this depreviation of a decent livelihood that created a mass upheaval in the community Muslim children born in independent India 30/40 years ago are now adults full of dynamic vitality inherent in this community

When this youth discovered that he could not get a decent livelihood he was disillusioned At about the same time, coincidently, anti-social activities surfaced

Mafia like gangs started gaining ground. These gangs needed man-power They offered instant and easy source of income to this massive youth power Energetic young boys discovered that for a seemingly straith forward job of carring a bag from one place to another they could get Rs 50/- or more Why work and slog, they argued They can earn their day's quota for just an hour's work The rest of the day and night was available for free indulgence and enjoyment

These unemployed youth, who are frustrated and aimless fall an easy prey in the hands of unscrupulous power-brokers whose main aim is to grab power-by hook or by crook

On the political front, the anti-social elements made a disovery They awoke to the fact that they have been financing the politicians and providing the much needed muscle power to win elections They used to utilise these politicians to get away scot free from the consequences of their nefarious activities They argued that instead of financing these politicians and depending on them for five years, why not contest the elections themselves! Today the country is facing the consequences Bad elements, by gaining political power, through the defective electoral system, are at the help of affairs in government, shaping the destiny of our country

The Hindu ruling class was and is well aware of the Muslim predicament They could mastermind the situation and push the Muslims in the wrong direction

It is a significant observation that when a communal disturbance breaks out in a suburb of Bombay, curfew is indiscriminately clamped in far away Muslim dominated areas of South Bombay The newspapers give banner headlines and the world at large concludes that it is the Muslims who are the rogues When news filters down that their coreligionists are at the receiving end, the agitated young men come out on the streets in small groups to discuss the hot news The armed police often shoots point blank on these unarmed youngsters Flash point - another communal riot is perpetrated

Commissions, seminars, discussions spring forth like frogs in the rainy season They created a lot of dust and fury When the dust settles, we are back to square one.

cheep controversies and sensationalism, as well as yellow journalism All this we know keeps up our ethics but keeps us away from profits, as we make ends meet in publishing Naqshe Kokan The only option left with us in managing costs is "trimming our fat" —— paper quality, get-up, etc And now ! the considering if English Supplement is required by our readers or not — and to discontinue it, if not We therefore solicit our readers advice, sugestions whether or not to continue the English Supplement and if yes what contents in it are really needed, avoiding the unnecesary matter

Awaiting your valued responses

**EDITOR**

## NEWE & HAPPENINGS

### THE GENESIS OF A COMMUNAL RIOT AND HOW TO COMBAT IT

*By K M Aarif*

**President United Economic Forum Bombay Branch**

Not in the distant past, talking in terms of Muslims and Hindus was tabboo One discussed such subjects only in hushed voices Even the newspapers would report clashes betweeen the two "communities" without mentioning the word Muslim or Hindu All that has now changed Today one can freely talk about Muslims and Hindus without any inhibition Even the National English press devotes precious space to analyse a communal disturbance Lead articles and even editorials categorically state that it was the Muslims who suffered the most during the riots in Meerut, Ahmedabad, Bhiwandi, Bombay and now in Pune and Aurangabad

Surprisingly there has never been thorough indepth analysis of the genesis of a communal riot Discussions by armchair philosophers, politicians and pseudo-intellectuals cannot be construed as useful to shed light on this complex subject

I detest the peurile speeches generally heard at seminars I feel that such speech-making is a mere rhetoric act - it produces a lot of noise and heat, hue and cry signifying nothing

This artice is an attempt to interact with the reader about the underlying cause and effect of communal strife in the country

To begin with i would like to raise some questions th[at] are, in opinion important enough for the politic[al] pundits and every thinking person to ponder upon [and] perhaps search for some answers

Why do communal clashes occur in our country ?
Can communal riots be eliminated ?
Are they caused by Muslim fundamentalists or Hind[u] fundamentalists ?
Is the situation aggravated by socio-econom[ic] backwardness of the whole country ?
Are communal riots deliberately engineered by veste[d] interests ?
Who benifits from communal riots ?
What is the cost to the nation as a whole ?
Can the political system prevalent in this country eve[r] allow the causes of a communal holocaust to b[e] removed from the Indian psyche ?
There are many other questions that come to mind [I] shall only think aloud and put my views accross so tha[t] there is some food for thought Some concret[e] conclusions could perhaps emerge therefrom

To begin with one cannot deny that social, ethical & moral values are generally on a decline in the whol[e] country This phenomenon cuts accross barriers of al[l] religions, caste, creed, religion, etc

In the past our parents and grand parents used to advise their daughters when they ventured out, that if anyone tries to misbehave with them on the road, they should immediatly take help of some decent, well-dressed person passing by Then came a time when the goondas, thiefs, bootleggers and anti-soci[al] elements started wearing clean, decent clothes One could not mistake clean and good clothes for decency The same elders told their daughters that if they me[t] any mischief monger, they must immediatly complai[n] to the policeman or go to a police station Soon the[y] realised that a policeman or a police station is not th[e] safest place for their daughters to contact What with harrassement and corruption, they can not depend on enforcement agancies of law and order Disillusion[ed] with them, a last resort was to the pleces of worshi[p] The parents now told their daughters that if they eve[r] met with the danger, they should take shelter in Mandir, Masjid, Gurudwara But atlast, even thes[e]

**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| Editor | Dr Abdul Karim Naik |
| Associate Editor | Capt F M Mistry |
| Sub-Editor | I Patni, H Pathan (Advocate) |
| Consultant Editors | A kays, Dr S I Kadri |
| Ext Editor | Mubeen Maniyar |

**OUR HONOURARY REPRESENTATIVES**

| | |
|---|---|
| BAHRAIN | A. RAZZAK SARDAR |
| DUBAI | SIDDIKA U KHERATKAR |
| PAKISTAN | Y BOMBAYWALA |
| | KAMRUDDIN KAZI |
| DOHA QATAR | HASAN A.K CHOUGLE |
| EAST AFRICA | SHAIKH ISMAIL |
| | SAHIR SHIWL |
| SOUTH AFRICA | HASSAN SYED |
| | A.R OSMAN |
| TANZANIA | MUKHTAR MURUDKAR |




## EDITORIAL
## ENGLISH SUPPLEMENT TO CONTINUE OR NOT ?

Agreeing to the suggestion of our readers and wellwishers, specially from abroad, we commenced with the Naqshe Kokan English Supplement of a few pages along with the urdu magazine of Naqshe Kokan The objective of the English suppliment was to acquant and inform our children who are educated in English and may not know to read Urdu, of the activities news/ happenings and development in particular in our community and amongts Muslims at large in and outside Kokan .

We appeal to our ardent readers to provide us with news and happenings at their end especially from South Africa, East Africa, the Middle East countries and U K for publishing in part of the much needed creating of better rapport and integration amongst the community A budding community like ours cannot afford to naglect the importance of the mass media and information technology in this modern age

We know much needs to be done at our end, but your dynamic support, suggestion and boosting our reach and readership are the vital ingredient to fuel the fire in us for doing whatever we can for our community to develop and grow in real terms to excel We many a times wonder! Should we continue with the English supplementry or are the English reader interested in news/matter other than that we provide We urge a scincere reaction on this point from the readers before we are compelled due present unviable financial consideration to discontinue the English Supplement Many of our regular Urdu readers feels that the English Supplement is not necessary If the English knowing readers feel otherwise we request them to write to us about their opinion regarding the need of the English Supplement The objective of the English Supplement which was to acquainting English knowing readers and children about our educational, cultural and religious heritage, we know may be belittled But if readers are not intrested in reading about it in English,it is belittled, anyway Why waste resources involved over it?

As our readers are well aware, Naqshe Kokan in striving to be objective and informative, has been a non-sectarian and non-political magazine It avoids

اشاعت کا ۳۰واں سال

اردو / انگلش ماہنامہ

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۸ | ماہ اگست ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیق کھیر ٹکر (دوبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سبقوے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)
مختار مرووڈکر (دارالسلام)

رہنماگری: آئی/ وائی سوالکر عبدالمجید دالی جھگاڈوکر نئی بمبئی؛ محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ الف نواگر ہیڈ اکیا روڈ
ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ 3710695

مقام طباعت: ایوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم اگست ۱۹۹۴ء

کتابت: حافظ زبیر احمد جاوید ندیم

اس ماہ کے

## نقوش

# کوکن کی علمی خدمات کے چند نقوش پارینہ

ابراھیم احمد سندیکر

اِبراھیم احمد سندیکر

کوکن کے کہساروں کے گوشہ گوشہ میں صدیوں سے دینی و علمی مراکز قائم تھے جہاں علماء و فضلا علم کی شمعیں روشن کیئے . . لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ گذری ہوئی ان صدیوں میں جو اہلِ علم و فن اٹھے اور انہوں نے اپنے زمانہ میں جو علمی اور ادبی کارنامے انجام دیئے وہ نہ کہیں قلمبند ہوئے اور نہ کہیں منظرِ عام پر آئے سوا اس کے کہ شہر بمبئی و اکناف میں کوکنی حضرات نے جو علمی خدمات انجام دیں ان سے علمی دنیا کچھ حد تک واقف ہے لیکن ان اہلِ علم کے کارنامے جو دیہی علاقوں میں انجام پائے امتدادِ زمانہ کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ البتہ کبھی کبھی اتفاق سے خاک کی دبیز تہ میں پوشیدہ کچھ ایسی ہی شخصیتیں اور ان کے کارنامے اُبھر آتے ہیں۔

کوکن میں اردو اور فارسی کا چلن صدیوں کی بات ہے۔ عادل شاہی اور نظام شاہی کے زیر اثر کوکن میں کئی ایسے خطے ہیں جہاں اردو یا دکھنی روزمرّہ کی زبان رہی ہے اور یہی زبانیں علم و دین کی اشاعت کا ذریعہ بنی رہیں۔ کون جانتا ہے کہ سوا سو سال پہلے مروڈ میں ایک پرنٹنگ پریس بھی تھا جس میں اردو اور فارسی کی کتابیں چھپتی تھیں۔ حال ہی میں مجھے فارسی کی ایک چھوٹی سی کتاب "مَالَابُدَّ مِنْہُ۔ در مذہب امام شافعیؒ" پڑھنے کا اتفاق ہوا جو ۱۲۹۴ھ (مطابق ۱۸۷۶ء) میں بہ تصحیح قاضی محمد سعید انسپکٹر محکمۂ تعلیم سابق ریاست جزیرہ، مطبع عباسی مروڈ جزیرہ جنشان میں چھپی تھی۔ ۱۰۶ صفحات کی اس کتاب میں چھوٹی چھوٹی فصلوں اور ابواب میں مختلف موضوعات پر فقہ شافعی کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ موضوعات میں ایمان، طہارت، نماز، روزہ، حج و عمرہ، زکوٰۃ و فطرہ، سنّت و فرائض وغیرہ مسائل جو ایک مسلمان کیلئے جاننا ضروری ہے۔ فارسی میں درج ہیں کتاب کے خاتمہ پر یہ عبارت ہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہ در این ایام بجہت انجام نسخۂ بے نظیر و رسالۂ دل پذیر مالا بد منہ فارسی مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ باہتمام منشی ظہور الحسن صاحب و بہ تصحیح جناب قاضی محمد سعید صاحب انسپکٹر سررشتۂ تعلیم در مطبع عباسی، جزیرہ جنشان مقام مروڈ در ماہ ربیع الاوّل ۱۲۹۴ھ زیورِ طبع پوشید"

اس کے بعد فہرست اس سُرخی سے شروع ہوتی ہے۔ "فہرست رسالہ مالا بد منہ در مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ من تصنیف شیخ نورالدین محمد صفوی" فہرست کے تحت عنوانات کے ساتھ صفحہ وار ابواب اور فصلیں درج کی گئی ہیں۔

اس کتابچہ کے مطالعہ سے خاص طور سے دو باتیں نمایاں طور پر میرے سامنے آئیں۔ ایک یہ تھی کہ آج سے سوا سو سال پہلے مرُوڈ میں ایک پرنٹنگ پریس کا وجود تھا جس میں فارسی کی کتابیں طبع ہوتی تھیں۔ دوسری یہ کتاب ایک مقامی عالم قاضی محمد سعید کی تصحیح سے چھپی تھی۔ اس کتاب کے مطالعہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں اس خطہ کی گذشتہ صدی کی چند اہلِ علم شخصیتوں اور ان کے کارناموں کو جن کے تعلق سے کچھ باتیں ذہن میں محفوظ ہیں عوام سے روشناس کروں چنانچہ یہ کتاب میرے اس مضمون کی محرک بنی۔

جہاں تک پریس کا تعلق ہے کوشش بسیار کے باوجود یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مرُوڈ میں یہ پریس کس جگہ تھا اور کس کی ملکیت تھا۔ افسوس اس بات کا ہے اس کا نہ کہیں ذکر ملتا ہے اور نہ ہی اس کے وجود کے کوئی آثار ملتے ہیں۔ سوا سو سال پہلے پریس کے وجود کی بنا پر اس امکان سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فارسی کے ساتھ ساتھ اس پریس میں اردو کی بھی کتابیں چھپتی رہی ہونگی۔ فقہ شافعی کی کتاب کا فارسی میں چھپنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس وقت عام طور پر مقامی مسلمانوں میں اردو کے ساتھ ساتھ فارسی پڑھنے اور جاننے والے بھی کافی تعداد میں موجود تھے جن کے استفادہ کے لئے یہ کتاب چھپی تھی۔ دراصل میں نے اپنے بچپن میں دیکھا تھا کہ اس وقت مسلمانوں میں پڑھا لکھا آدمی عام طور پر اردو کے ساتھ فارسی بھی جانتا تھا۔ افسوس ہے کہ ماضی کی یہ روایت ختم ہوئی اور آج فارسی جاننے والے خال خال نظر آتے ہیں۔

پریس کے تعلق سے یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ۱۹۰۶ء میں انجمن اسلام جنجیرہ نے مرُوڈ میں ایک پرنٹنگ پریس جاری کیا تھا جس میں انجمن کے دفتر کے کاغذات، اجلاس کی روداد اور رپورٹیں وغیرہ چھپتی تھیں۔ اس پریس میں سابق ریاست جنجیرہ میں رائج اردو کی ابتدائی نصابی کتابیں بھی چھپتی تھیں۔ یہ پریس تجارتی اصولوں پر قائم نہ ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی خاص آمدنی نہیں تھی اور وہ چند سالوں میں بند ہوا۔ لیکن یہ بات بعید از امکان نہیں ہے کہ انجمن نے وہی پُرانا پریس خریدا ہو جو مطبع عباسی کے نام سے ۱۸۷۶ء میں وجود میں تھا۔

سابق ریاست جنجیرہ میں انیسویں صدی کے نصف اوّل تک خانگی مکاتب کا رواج تھا اور جا بجا اُردو، فارسی اور عربی کے مراکز تھے جن میں مقامی علماء و فضلاء درس و تدریس کے ساتھ ساتھ علمی اور اصلاحی خدمات انجام دیتے تھے۔ ۱۸۷۳ء سے اُردو کے سرکاری مدارس کا اجراء ہونے لگا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جدید تعلیم کا آغاز ہو رہا تھا مگر عام طور پر لوگ اس کی طرف راغب نہیں ہو رہے تھے البتہ کچھ دور اندیش شخصیتیں اپنی قدیم روایات کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کے لیے بھی ترغیب دیتی رہیں۔ اس عہد کی سب سے اہم شخصیت نواب سر سیدی احمد خان کی تھی جنہوں نے ۱۸۸۳ء میں جدید تعلیم کی تحریک شروع کرتے ہوئے ریاست میں اردو، مراٹھی اور انگریزی کے سرکاری مدارس قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور ۱۸۸۶ء میں مرُوڈ میں ہائی اسکول جاری کیا جس میں اردو فارسی کا انتظام کیا۔ اسی طرح نازلی بیگم نے خواتین میں بیداری پیدا کر کے تعلیم نسواں کے لئے کوششیں کیں۔ جناب قاضی

محمد سعید قاضی محمود مہسلائی جن کی تصحیح سے یہ کتاب "مسائل بُدّھ مِنّہ درمذہب امام شافعیؒ" چھپی تھی۔ جدید تعلیم کی ترغیب دینے والوں میں تھے۔ قاضی محمد سعید موضع آرا ٹھی کے باشندے تھے۔ اردو اور فارسی کے عالم تھے۔ ریاست جنجیرہ میں محکمۂ تعلیم میں ایجوکیشنل انسپکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ نے دو حکمرانوں نواب سیدی احمد خان اور نواب سیدی ابراہیم خان کا عہد دیکھا تھا۔ آپ نواب سیدی احمد خان کے آتالیق بھی رہ چکے تھے۔ علم دوست تھے اور اپنے وقت میں مسلمانوں میں تعلیم عام کرنے میں کوشاں رہے۔ غالباً سنہ ۱۹۱۰ء میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوئے تھے۔ اپنی کوششوں اور نواب سیدی احمد خان کے شاہی عطیہ سے سنہ ۱۹۰۶ء میں آپ نے اپنے گاؤں آراٹھی میں ایک شاندار مسجد بھی بنوائی تھی۔ قاضی صاحب کے معاصرین میں اس خطّہ میں متعدد علمی شخصیتیں مصروف عمل تھیں۔ جن میں سے چند کا ذکر مقصود ہے۔ شریوردھن میں ایک عالم و فاضل بزرگ حضرت محی الدین تاجرؒ ہو گزرے ہیں جن کا سال وفات سنہ ۱۲۴۴ھ (مطابق سنہ ۱۸۲۸ء) ہے۔ اردو (قدیم دکھنی) فارسی اور عربی کے عالم تھے۔ آپ شاعر بھی تھے اور تاجر تخلص رکھتے تھے۔ آپ تینوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ آپ نے شریوردھن میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا تھا۔ درس و تدریس اور پند و نصائح سے اپنے شاگردوں کے ایک بڑے حلقہ کو اور عوام کو فیض پہنچایا تھا۔ آپ کا ایک مخطوطہ کتب خانۂ جامع مسجد بمبئی میں موجود ہے۔ حضرت محی الدین تاجر کا نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

الٹی سمجھ کے لوگ محی الدین جہاں کے ہیں
سنتا ہے کون کسی کا خیر الکلام آج

عشق آکر دین اور ایمان ہمارا لے گیا
چھین کر تسبیح مصلیٰ آشکارا لے گیا

خود اپنے وصال کی تاریخ فارسی میں کہی تھی "نمازِ ما آخر شد" (۱۲۴۴)

شریوردھن میں ایک اور صاحب منشی عبدالقادر خلیفہ صاحب قلم اور اردو، فارسی کے قادر الکلام شاعر اور ادیب تھے۔ اختر تخلص تھا۔ آپ ڈرامہ نویس بھی تھے۔ آپ کو تاریخی قطعات کہنے کی مہارت تھی اور اپنے وقت میں تعمیر شدہ مسجدوں کے تاریخی قطعات فارسی میں کہے ہیں آپ سنہ ۱۳۳۲ھ میں انتقال کر گئے۔

مہسلہ شروع ہی سے ایک تعلیمی و دینی مرکز رہا ہے جہاں اہل علم و قلم کا ہمیشہ دور دورہ رہا ہے۔ یہاں سید علی سید حسین قادری جن کی وفات سنہ ۱۲۹۲ھ (مطابق سنہ ۱۸۷۴ء) میں ہوئی اپنے وقت کے ایک جیّد عالم تھے۔ قرآن مجید اردو اور فارسی کی تعلیم بمبئی میں حاصل کی تھی۔ عربی اور فارسی میں خوش نویس اور قرأت میں فصیح تھے آپ نے اپنے مکان میں ایک مکتب جاری کیا تھا جس میں قرآن شریف اردو اور خوش خطی کی تعلیم دیتے تھے۔ اپنے گاؤں مہسلہ میں خطیب اور قاضی بھی رہے۔ آپ بابا مدرس سید کمال الدین کے والد محترم تھے۔ مولوی شیخ داؤد ابراہیم پینبکر حیدر آباد دکن کے سرکاری مدرسہ میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کے شاگردوں میں کئی نامور شخصیتیں ہوئی ہیں۔

مہسلہ میں اپنے زمانہ کی سب سے اہم شخصیت سیّد کمال الدین سیّد علی قادری عرف بابا مدرس

کے نام سے مشہور تھے۔ قدیم علمی روایات کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کے حامی تھے۔ اردو و فارسی میں صاحب قلم تھے۔ آپ نے ۱۸۷۶ء میں مہسلہ میں مدرس کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان کے مسلم رہنما سرسید احمد خان کی تعلیمی تحریک کا اثر بمبئی اور کوکن کے دور افتادہ مقامات پر ہو رہا تھا ان حالات میں بابا مدرس نے درس و تدریس کے ساتھ قوم کی اصلاح کے عظیم کام کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ سرسید احمد خان کی قائم کردہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے انیسویں اجلاس میں جو ۱۹۰۳ء میں بمبئی میں منعقد ہوا تھا۔ جنجیرہ میں جو مندوبین شریک ہوئے تھے انکی قیادت کی تھی۔ اور اس کے بعد انجمن اسلام جنجیرہ میں مختلف مدارس میں نائب مدرس اور صدر مدرس کے فرائض انجام دیتے رہے اور ۱۹۲۳ء میں ایجوکیشنل انسپکٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ جنجیرہ کے چار حکمرانوں کا عہد دیکھا تھا۔ شاہی دربار میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ آپ کی علمی اور اصلاحی کارناموں اور بین الاقوامی خدمات کا ذکر ایک طویل بات ہوگی۔ اپنی ساٹھ سالہ علمی زندگی میں اپنی علمیت اور کارناموں کی بنا پر اس خطہ کی علمی اور سماجی تاریخ میں وہ ایک ناقابل فراموش نقش چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کے ہم عصر مہسلہ کے ایک اور عالم دین مولوی امیر الدین ابراہیم چوگلے طویل عرصہ تک درس و تدریس اور تبلیغ دین میں مصروف رہے۔ اسی زمانہ میں مہسلہ کے قریب موضع کھرسئی میں ۱۸۷۶ء میں شمالی ہند کے مدرسہ سے فارغ التحصیل مولوی ابراہیم پینکر، مولوی محمد علی چاندلے، مولوی حکیم عبدالرحمٰن چاندلے اور مولوی فضل اللہ چاندلے اسی طرح امبیت میں مولوی عبدالغفور کوکاٹے، اگر ڈانڈا میں مولوی نظام الدین کوکاٹے درس و تدریس کے ساتھ علمی خدمات میں مصروف تھے۔

کوڑکی میں مولوی محمد علی عبدالرحمٰن کوکاٹے جو مدرسۂ نظامیہ حیدرآباد کے فارغ التحصیل تھے خاص طور سے تعلیم نسواں کے لیے کوشاں رہے۔ تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے قرآن مجید کا اردو میں ترجمہ بھی کیا تھا۔ آپ نام و نمود سے دور حد درجہ سادہ مزاج اور عالم باعمل تھے۔ آپ مولانا عبدالشکور کوکاٹے کے جو ریاست جنجیرہ میں ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشنس تھے والد محترم تھے۔

مروڈ میں سید یوسف سید ابراہیم الحداد ایک صوفی منش صاحب علم و عمل شخصیت تھے۔ فارسی کے عالم تھے۔ گذشتہ صدی کے اواخر سے ایک عرصہ تک سر سیدی احمد خان ہائی اسکول میں فارسی کے استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ کلثوم بیگم کے استاد اور نواب سیدی محمد خان کے اتالیق رہ چکے تھے۔ جنجیرہ کی علمی تحریک میں پیش پیش تھے۔ غالباً ۱۹۲۳ء میں رحلت کر گئے۔ بورلی پنچتن میں سیف الدین شیخ داؤد اندڑے اپنے وقت کے عالم اور صاحب قلم تھے۔ ریاست جنجیرہ میں مختلف عہدوں پر فائز تھے ۱۹۱۰ء میں محکمۂ تعلیم میں انسپکٹر بھی رہے اور قوم میں تعلیم کی اشاعت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔

اسی دور میں کوکن کے ایک دوسرے حصہ رتناگری میں مولوی محمد اسمٰعیل ایک جید عالم دین اور مبلغ اسلام عظیم الشان علمی و دینی و اصلاحی کارنامے انجام دینے میں مصروف تھے۔ آپ نے رتناگری میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا۔ ایک پریس بھی جاری کیا۔ کتابیں تصنیف کیں جن میں تحفۂ احمدیہ، تحفۂ ابراہیم خانیہ، تحفۂ الزار الاسلام

وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے اخبار ورسالہ بھی جاری کئے تھے۔ جنجیرہ کے نواب سیدی ابراہیم خان اور سیدی احمد خان نے بطور قدردانی آپ کی سرپرستی کی تھی۔
مولوی صاحب نے سنہ ۱۳۰۳ھ (مطابق ۱۸۸۶ء) میں وفات پائی۔

یہ چند نقوش ماضی کے ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے عہد میں درس و تدریس اور ذکر و فکر کے ذریعہ علم و دین کی شمعیں روشن کیں، اپنے علم و عمل سے لوگوں کو فیض پہنچایا اور خاموشی سے اس دُنیا سے رخصت ہوئے۔ ان کے نام کے ساتھ ان کا علم و فن اور انکی علمی کاوشیں بھی آج پوشیدہ ہو کر نایاب ہو گئی ہیں۔
کوکن کے اس مردم خیز خطہ میں معلوم نہیں کس کس جگہ اور کیا کیا گوہر ہائے گرانمایہ زیرِ زمین مدفون ہیں۔ دانشوروں کے لئے ایک تحقیق کا مسئلہ ہے ..........!

## ماں کی دُعاء

حضرت موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر نبی تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا کی اور ہمکلامی کیلئے چُنا۔
آپ جب کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ سے کلام کیلئے جاتے تو آپ کی سلامتی کی دعا آپ کی والدہ محترمہ کے مقدس لبوں پر ہوتی تھی۔
والدۂ محترمہ کے انتقال کے بعد جب آپ کوہِ طور پر جانے لگے تو غیب سے آواز آئی۔
"اے موسیٰؑ! ذرا سنبھل کے چلو! اب تمہارے لئے دُعا کرنے والے لب خاموش ہیں"
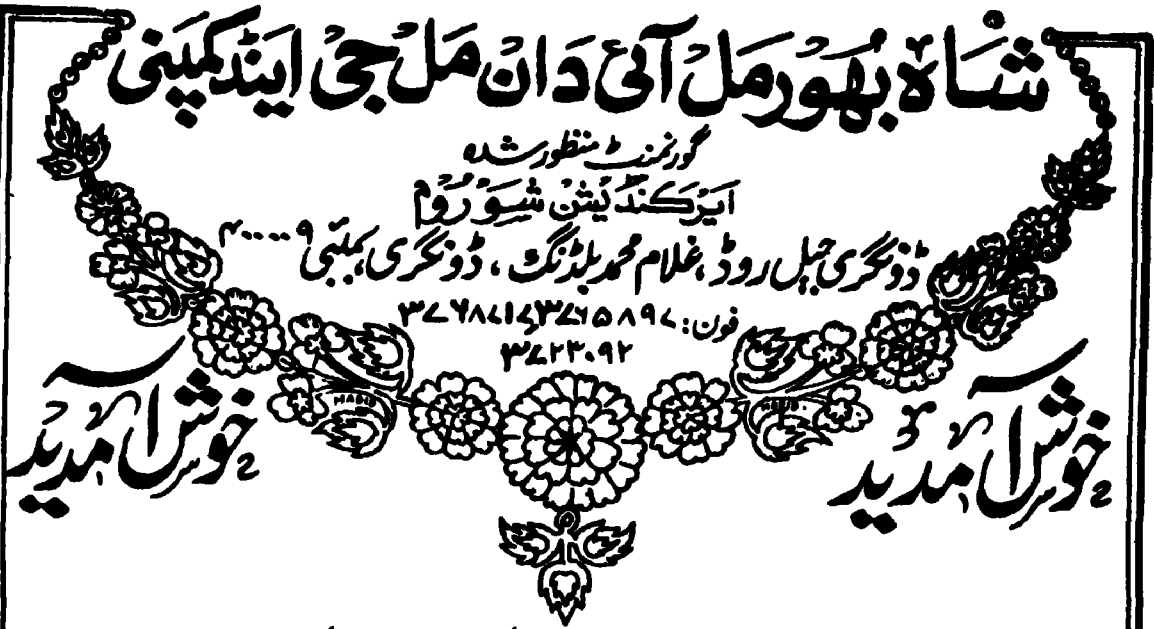
## غزل

حمید سورتی

رُک سکے گا نہ حق بیاں ہم سے
چھین لیں چاہے جسم و جاں ہم سے

اپنی محنت کا یہ کرشمہ ہے
زندگی ہے رواں دواں ہم سے

کہکشاں پر کمند ڈالی ہے
سہما سہما ہے آسماں ہم سے

ساری دنیا پہ ہے نظر اپنی
دُور ہے اپنا ہی مکاں ہم سے

ذکر اہلِ وفا کا جب ہوگا
ہوگی منسوب داستاں ہم سے

رنج و غم میں بھی مُسکراتے ہیں
کیا کہیں ہوں گے سخت جاں ہم سے

دشمنوں سے بھی دوستی کر لیں
سیکھ لیں پیار کی زباں ہم سے

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۸۱،۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

# "باغِ اِرَم" - امریکہ پر آشکار

محمد سعید ٹولکر (دوبئی)

محمد سعید علی ٹولکر

(• ٹولکر صاحب کا مضمون "حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا" قسط وار نقش کوکن میں شائع ہو رہا ہے ابھی تین قسطیں شائع ہو چکی ہیں پچھلے ماہ اس لئے ناغہ کیا گیا تا کہ زیرِ نظر مضمون جو محمد سعید صاحب کا ہی لکھا ہوا ہے مگر اس سلسلے کی کڑی نہیں ہے آپ کے مطالعے میں آئے تو مغالطہ نہ ہو۔ ۰۰ ادارہ)

" باغِ اِرَم کی حوروں نے ہے گوندھ کے لایا
سہرا "

بچپن میں خوبصورت سجے ہوئے منڈپ تلے دولہا کیلئے یہ سہرا ہم بہت جھوم جھوم کے گاتے تھے ۔ دولھے کو گویا یہ تاثر دیا جاتا کہ میاں تم نے دنیا کی ایک حور حاصل کی اس لئے اس کے عوض میں جنّت کی دسیوں حوروں نے خود اپنے ہاتھوں گوندھا ہوا یہ سہرا تمہیں تحفتہً عنایت کیا ہے۔ میاں دولہا ان نشاط انگیز اور سرور آگیں لمحات میں کوثر و تسنیم کی لذّت محسوس کرتے ہوئے اپنے آپ کو دنیا کا ایک عظیم فاتح تصوّر کرتا۔ ہمارے بھی بڑے ارمان اور آرزوئیں تھیں کہ " باغِ اِرَم " کی حوریں اپنے ہاتھوں گوندھا سہرا ہمارے سر پر باندھیں۔ مگر صد افسوس کہ ہمیں اس جہاں کی حور کا عطیہ ملنے تک یہ سنہری رسم نقطۂ معدوم بن گئی۔

اِرَم کا بھاری بھرکم تصور بچپن ہی سے ہمارے ذہن پر منقوش تھا جیسے ہم جنت کی معنیٰ ہی لیتے تھے۔ جب ہمارے اسلامی شعور نے انگڑائیاں لینی شروع کی اور ہم نے قرآنِ پاک کا مدبرانہ مطالعہ شروع کیا تب باغِ ارم کی حقیقت عیاں ہو گئی۔ سورۃ الفجر میں یوں مذکور ہے۔

" اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ (الفجر آیت ٦ اور ٧)

" کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد اور اونچے اونچے ستونوں والے اِرَم کے ساتھ کیا (معاملہ کیا)! "

عاد عرب کی ایک قدیم قوم تھی جو آج سے تقریباً چھ ہزار سال پیشتر جنوبی عرب عمان سے کچھ ہی میل دور آباد تھی۔ قرآن پاک میں اس قوم کا ذکر اٹھارہ سورتوں میں آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عاد لفظ کو ۲۴ بار استعمال کیا ہے اس قوم سے متعلق گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ یہ اس زمانے کی طاقتور قوم تھی۔ اسے انجینئرنگ اور دیگر فنون میں کمال حاصل تھا۔ وہ بڑی قابلِ رشک قوت و ثروت اور تمکن و تسلط کی مالک تھی۔ سورۃ الشعراء میں آیت ۱۲۸ سے ۱۳۵ تک اس کے کمالِ عروج اور سوپر پاور ہونے کی نشاندہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا تھا۔ مادی اور جسمانی کشادگی اور برتری عطا کی تھی۔ باغوں، چشموں نیز مال و مویشیوں کی کثرت سے

یہ قوم بڑی خوشحال تھی لیکن جب یہ قوم کبر و نخوت،
بدکاری، عیش و عشرت اور شرک و سرکشی میں مبتلا
ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ھود علیہ السلام کو
ان کی طرف رسول مبعوث کیا۔ حضرت ھودؑ نے
اس قوم کو صراطِ مستقیم پر لانے کی کوشش کی مگر یہ
مسلسل آپؑ کی تکذیب کرتی رہی۔ آخر کار اللہ کا
عذاب آیا اور پوری قوم تباہ ہوگئی۔ چنانچہ سورہ
اَلحَاقّۃ کی آیت ۵ اور ۶ میں ہے کہ " اور قوم
عاد کو ایک تیز اور تند ہوا سے ہلاک کیا گیا جسے (اللہ نے)
ان پر سات رات اور آٹھ دن مسلط کیا تھا"

سورۃ الفجر میں اِرَم ذَاتُ العِمَاد
کے بارے میں اکثر مفسروں نے فرمایا ہے کہ "اِرَم"
اس جنت کا نام ہے جسے عاد کے بیٹے شدّاد نے
بنائی تھی اور اسی کی صفت ذَاتِ العِمَاد ہے۔
یعنی وہ عظیم الشان عمارت جو بہت سے ستونوں پر قائم
سونے چاندی اور جواہرات سے بنائی گئی تھی۔ جب یہ
عالیشان محل تیار ہوا اور شدّاد نے اپنے رؤسائے
مملکت کے ساتھ اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ
تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کرکے سب کو ہلاک کیا اور
سارے محل مسمار کر دیئے۔

عربی ادب کی معروف کتاب "الف لیلیٰ"
میں اِرَم ذَاتِ العِمَاد کے بابت یہ ہے کہ اِرَم شدّاد
کی ایسی دارالسلطنت تھی جو سونے چاندی کے ستونوں
پر بنائی گئی تھی۔ یہ علاقہ عود و لوبان کے کاروبار کا سب
سے بڑا مرکز تھا۔ لیکن اللہ کے عذاب نے اسے زمین میں
دھنسا دیا۔

عربوں کی ایک عام روایت ہزاروں
سالوں سے چلی آرہی ہے کہ اِرَم ایک سونے چاندی
کی بنائی بستی تھی جس کی مثال زمین پر نہیں ملتی۔ اللہ
کے عذاب نے اسے زمین میں گاڑ دیا اسے جو بھی دریافت
کرے گا وہ پاگل ہوگا۔ بہر حال قرآن پاک کے دلائل اور
عربوں کی روایات سے باغِ اِرَم کا یہی تصور آتا ہے کہ
شدّاد نے ایک ایسی دارالسلطنت تعمیر کی تھی جو بیش
بہا ستونوں پر کھڑی ہوگی اور جس کے اطراف واکناف
میں انسانوں پر مستی طاری کرنے والے لوبان کے سرسبز
درختوں کے لہلہاتے باغات، چشمے اور نہریں رواں
دواں ہونگی۔

اب آیئے ہم دیکھیں کہ شدّاد کی اس باغِ
اِرَم کو اس زمانے کی سپر پاور پر اللہ تعالیٰ نے کیسے اور
کیوں آشکار کیا!

مشہور امریکن فلم ساز نکولس کلپ
( NICOLICE CLIP ) کو عربین فلیکس نامی
ایک فلم تیار کرنی تھی۔ یہ کتاب برطانوی سیاح برٹریم تھامس
نے لکھی تھی۔ اس سیاح نے اس کتاب میں چھ ہزار سال
پُرانے ایک دفن شدہ چاندی سونے کے شہر کا ذکر کیا تھا۔
نکولس کلپ نے اسے ایک افسانوی شہر تصور کیا اور اس
نے اسے کوئی خاص اہمیت نہیں دی مگر فلم میں کام کرنے
والے ایک مسلم عظیم اداکار نے اسے سمجھایا کہ افسانہ نہیں
بلکہ حقیقت ہے اور اس نے کلپ کو عربی ادب کی معروف
کتاب الف لیلیٰ پیش کی (غالباً یہ اداکار عمر کا عمر شریف
ہوگا جو انگریزی فلموں میں اداکاری کے جوہر دکھاتا ہے یا اداکار
انتھونی کوین ہو جس نے عمر مختار فلم کے بعد اسلام قبول کیا ہے)
الف لیلیٰ کو پڑھنے کے بعد نکولس کلپ کو یقین آگیا۔ اس نے
فوراً امریکہ کی ناسا کے جیٹ پروپلشن لیبوریٹری

(J P L) سے رجوع کیا۔ حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد ناسا کے سائنسداں نے اپنی ٹیکنیکی خصوصیات کو اِرَم کی کھوج میں بروئے کار لانے کی آمادگی ظاہر کی۔ انہوں نے مخصوص شٹیل ریڈار سسٹم کو اس کا معائنہ کرنے پر بھیج دیا۔ اس ریڈار میں یہ قوت موجود تھی کہ ریت کی لاکھوں ٹن لدی ہوئی سطح سے گزر کر اندرونی تہہ میں پڑی ہیئیت کو دیکھ سکے۔ ریڈار نے لی ہوئی تصویروں سے سائنسدانوں کو یہ یقین ہوا کہ اس صحرائے بے آب وگیاہ کی زیر زمین لاکھوں ٹن ریت کے نیچے ضرور کوئی بڑا شہر یا قلعہ مدفون ہے۔ انہوں نے فوراً مسوری اسٹیٹ یونیورسٹی کے ماہرین آثار قدیمہ کی خدمات حاصل کی۔ ان ماہرین نے اپنے ہمراہ ایک پوری ٹیم اور ملٹری کے سینکڑوں رضا کارلئے اور دسمبر ۱۹۹۱ء کو کھدائی کا آغاز کیا۔ کئی ہزار ٹن ریت نکالنے کے بعد انہیں شروع شروع میں مٹی کے ٹھیکرے اور لوبان کے گودام دستیاب ہوئے۔ آخر دو ماہ کی سخت مشقت کے بعد لاکھوں ٹن ریت ہٹا کر انہوں نے اپنے سامنے "باغِ اِرَم" کی ایک عظیم خاص قلعہ نما عمارت کو دیکھا۔ اسے دیکھ کر ہی مہم جو کے دلوں میں سرور وشادمانی کے سوتے اُبل پڑے۔ ان کا کارواں فرطِ مسرت سے رقص کناں تھا۔ قلعہ کا معائنہ کرنے کے بعد ماہرین کو معلوم ہوا کہ قلعہ آٹھ دیواروں پر محیط ہے جس کے مینار اور دیواریں کبھی بھی توڑی نہیں جا سکتیں۔ ہر دیوار ۲ فٹ موٹی، ۱۲ فٹ اونچی اور آٹھ فٹ لمبی ہے۔ اس ہشت پہلو عمارت کے ہر گوشے پر ایک ایک مینار ہے جس کا قطر دس فٹ ہے اور اونچائی تیس فٹ ہے۔ یہ سارے مینار اِرَم کی امتیازی خصوصیت ہیں۔ دریافت شدہ میناروں والی اس قلعہ نما

نقش کو کرتے

عمارت سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ یہی وہ مقام اِرَم ہے جس کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ الفجر میں آیا ہے۔

حضرت ھودؑ کی اپنی قوم کو اس تنبیہ سے بھی بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ پوری قوم عادؑ کو اونچی ستون والی عمارتیں اور محل (PALACES) تعمیر کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ چنانچہ سورۃ الشعراءؔ کی آیت ۱۲۸ اور ۱۲۹ میں حضرت ھودؑ فرماتے ہیں" (اے قوم) تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ تم ہر اونچے مقام پر ایک یادگار عمارت بنا ڈالتے ہو اور بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا تمہیں یہاں ہمیشہ رہنا ہے"!

امریکن آثارِ قدیم کے ماہرین کو اب تک باغِ اِرَم کے علاوہ لوبان کے بڑے بڑے گودام، آبخوردان، اونٹوں کی ہڈیاں اور اس دور کے کئی سکے دستیاب ہوئے ہیں مگر تعجب خیز بات یہ ہے کہ وہاں انہیں ایک بھیانک چٹانی غار بھی ملا ہے جس کے اندر میلوں گہرائی تک کیا ہو سکتا ہے اس کا انکشاف ہونے میں فی الحال کئی سال لگیں گے۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس غار کی کھدائی کیلئے ماہر ترین انجینیروں کی ضرورت پڑیگی۔ مہم جو ماہرین یہ بھی کہتے ہیں کہ ابتک جو بھی دستیاب ہوا ہے یہ اس دور کے تہذیب کا بہت چھوٹا سا حصّہ ہے۔ اس بھیانک غار کی کھدائی کیلئے عمان نیشنل بینک نے تعاون کرنے کا وعدہ کیا ہے اور سال بھر میں اس غار کے اندر کے رازوں پر سے پردہ اٹھے گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت ۵۳ میں فرمایا ہے " ہم (ان قوموں کو) عنقریب اپنی نشانیاں ان کے گرد ونواح میں دکھائیں گے نیز خود ان کے اپنے وجود میں بھی یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ یہ (قرآن) حق ہے"۔

دنیا میں جب بھی کوئی قوم اللہ کے
اقدار سے بے رُخی برت کر جبر و تشدد، ظلم و ستم اور کبر و
نخوت میں مبتلا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تربیت کیمطابق
انہیں اپنے رسول کے ذریعہ تباہ شدہ قوموں کے کھنڈرات
اور مدفون نشانیوں کو دیکھ کر ان سے عبرت حاصل
کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں بھی عاد،
ثمود، لوط کی قوموں کے تباہ شدہ نشانیوں پر بار بار
غور کرنے کی تاکید کی ہے۔ ہم اپنی بے حسی اور بے
بصیرتی کی وجہ سے اپنی ذمہ داری کو سنبھالنے میں ناکام
رہے۔ قرآن کی آواز کو ایسی قوموں کے گوش گزار نہ کر سکے۔
یہ ہمارا مجرمانہ تغافل ہے۔ اب ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے خود ہی مداخلت کر کے وقت کی سوپر پاور کا میلان
ان تباہ شدہ کھنڈرات اور مدفون محلات کی جانب
کر دیا ہے تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کر کے اپنے آپ
کو بچائیں۔ ہو سکتا ہے قوم عاد کی نشانیوں کے دستیاب
ہونے کے بعد ناسا کے ذریعہ قوم لوط کی بحر احمر میں
غرق شدہ بستیاں بھی دریافت ہوں۔

دراصل اللہ کی قدرت سے بے رُخی
برتنے والی قومیں عروج پر پہنچ تو جاتی ہیں مگر ان کا یہ
عروج وقتی اور ہنگامی ہوتا ہے۔ اخلاقی اقدار سے
بے اعتنائی ان قوموں کی تعمیری بنیادوں میں ٹائم بم
رکھ دیتی ہے اور جب اس کے پھٹنے کا وقت آتا ہے
تو ان کے تہذیب و تمدن کی یہ مضبوط عمارت دھڑام
سے زمیں بوس ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ حضرت نوحؑ کی قوم
سے لے کر آنجہانی سوویت یونین کے سُرعت انگیز زوال
تک چلتا آرہا ہے۔ پہلی قوموں کو وقت کا رسول عذاب
کی خبر دیتا تھا اور پھر عذاب آتا تھا۔ جیسے سیلاب،
آندھیاں، بجلیوں کی کڑک، آسمان سے پتھروں کی
بارش، زلزلے، بستیوں کی سمندر میں غرقابی اور زمین
میں پوری بستی کا دھنس جانا وغیرہ۔ اب چونکہ
نبوت کا سلسلہ ختم ہوا ہے اس لئے اللہ پاک اپنی
اس سنت سے قوموں پر تباہی لاتا ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (البقرہ آیت ۲۵۱)
(اگر اللہ بعض انسانوں (قوموں) کو بعض سے دفع نہ کرے تو
زمین میں فساد برپا ہوگا)

اس طرح کے انقلابات ایک ہی شب میں
نہیں آتے۔ اللہ کے حکم سے اس کے لئے زمانے کے
تقاضے فضا ہموار کرتے ہیں، انسانی شعور میں تبدیلی
آتی ہے حق پرستوں کو بیدار کیا جاتا ہے، باطل کو کچلنے
کی دلیری پیدا کی جاتی ہے۔ جذبۂ جہاد ابھارا جاتا ہے اور
پھر ایسی حق مزاج قوم باطل کو تباہ کر دیتی ہے اور باطل
دفع ہو جاتا ہے۔

موجودہ سوپر پاور اس معاشرہ کا نام ہے
جہاں مظالم عام ہیں، جور و استبداد ہے، بے انصافی
ہے، دھاندلی ہے، ناسور سوچیں ہیں، طغیان مزاجی ہے
اور اللہ کے دین سے عداوت ہے۔ اگر اس نے "باغ اِرم"
سے عبرت نہ لی تو ایمان افروز اُمّتِ وُسطیٰ اسے فنا کے
گھاٹ اُتار کر جہانِ نو کے نقشے مرتب کرے گی۔
انشاء اللہ کیونکہ "ہم ایسی قوموں کو سزا دیتے ہیں"
(سورۃ الاحقاف آیت ۲۵)
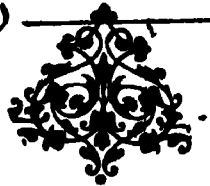
## بھوک

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

بنگال ۱۹۴۳ء سے ۱۹۹۳ء صومالیہ تک

صرف ڈھانچے، صرف سانسیں، صرف چہرے، صرف آنکھ
بھوک اک تصویرِ غم ہے زندگی کا ایک داغ
آج پھر گذری ہوئی آدھی صدی کا در کھلا
موت کا منظر ہے گھر گھر موت کا دفتر کھلا
ہولناکی بھوک کی بنگال سے گزری تو ہے
اور شکست و ریخت کا اک سلسلہ چلتا رہا
کھا رہے ہیں چھال کپڑے جانور کی کھال تک
عصرِ حاضر کا نیا صومالیہ پامال ہے
جنگ اک دیوانگی ہے بے وقاروں کا وقار
آج کی مجبوریاں انسان کو کھا جائیں گی
جسم بھی کاٹیں اگر بے گوشت اس کو پائیں گے
خون میں روٹی بھگو کر دشمنی کیا کھائے گی
آگ سی تپتی زمیں پر ابر کا سایہ نہیں
یہ شجر کے شہر تھے سارے شجر بے برگ ہیں
آج سائے کے لئے باقی نہیں کوئی شجر
آئینے ہیں ریزہ ریزہ اب یہاں تالاب کے
کرگسوں نے جھرمٹوں میں گھیر کر لاشیں رکھیں
ہم نئی تاریخ کے مجرم بنائے جائیں گے
گر خموشی اوڑھ کر سوتے رہے بے حس رہے
کیوں ضمیر و دل کی آوازیں سنی جاتی نہیں
اپنے اندر کی کوئی آواز تو سن لیجئے

نعیم الدین نعیم
(جنجیرہ مرودی)

## اے آزادیٔ وطن

شربتِ دیدار پی کر تشنگی باقی رہی
وصل کی شب بھی مری آوارگی باقی رہی
آبیاری کے لئے دے کر لہو مر ہم گئے
تب کہیں جا کر تری تابندگی باقی رہی
جان دے کر جانِ جاناں ہم نے جانا حُر ہوئے
پھر رقیبوں کے سبب شرمندگی باقی رہی
کج کلاہوں کا سبق دہرا چکے ہیں رہنما
لاکھ سر ٹپکے تری پائندگی باقی رہی
ہو گئی تجھ سے موثر تیری دنیا تری
نطق روشن ہی رہے اگر تیرگی باقی رہی

## کربِ آزادی

جلال قادری (دوحہ قطر)

سوچا تھا وطن آزاد ہوا
آزاد ہیں ہم
زنجیرِ غلامی ٹوٹ گئی
کیا سوچا غلط ؟
تحریک یہ اپنی پابندی
آزاد وطن میں آج بھی ہے
کل تک تو "غلامی" پابندی تھی
"آزادی" تو اب کٹھ پتلی ہے

# منڈل کمیشن

# مسلم پسماندہ برادریاں

ہندوستان کے آئین میں دلتوں یا ہریجنوں، عورتوں اور سماج کے پچھڑے لوگوں کو خصوصی مراعات دینے کی وکالت کی گئی ہے۔ دستور کے نفاذ کے بعد ہی اچھوت ذاتوں کی فہرست مرتب کر کے ان کو درج ذیل قوم قبائل، (انوسوچت جات اور جن جات) کے نام سے پکارا گیا۔

ان ذاتوں کو اوپر اٹھانے کے لئے آئین میں انتظامات کئے گئے کہ سرکاری نوکریوں اور ودھان سبھاؤں اور لوک سبھا میں ان کی آبادی کے حساب سے نمائندگی دی جائے اس عمل کو ریزرویشن یا آرکشن کا نام دیا گیا۔

اس طرز پر پچھڑی ذاتوں کے ریزرویشن کا انتظام کیا گیا۔ آئین کی دفعہ ۳۴۰ میں کہا گیا کہ صدر جمہوریہ ایک کمیشن کے ذریعہ معلوم کریں کہ ملک میں کون کون سی ذاتیں سماجی اور تعلیمی طور پر پچھڑی ہوئی ہیں ان ذاتوں کو بھی انوسوچت ذاتوں کی طرح ریزرویشن اور دوسری سہولتیں دی جائیں۔

اسی بنیاد پر ۱۹۵۳ء میں کاکا کالیلکر کی صدارت میں پچھڑا ورگ کمیشن بنا۔ اس کمیشن نے ۱۹۵۵ء میں اپنی رپورٹ دے دی جس میں پچھڑی ذاتوں کے لئے ریزرویشن نوکریوں میں دینے کے ساتھ ہی دیگر رعایتوں کی سفارش کی گئی۔ مگر اس وقت سرکار نے وسائل کی کمی کا بہانہ کر کے ان سفارشات پر عمل درآمد سے معذوری ظاہر کی۔ ان حقوق کو حاصل کرنے کے لئے پچھڑی ذاتوں نے اپنی لڑائی نہیں لڑی اور اسی خاموشی کے نتیجہ میں ان کو نقصان اٹھانا پڑا۔

آج اگر حقوق حاصل کرنے کے لئے مسلم پسماندہ برادریوں نے خاموشی اختیار کر لی تو ان کو ان کے حقوق کوئی نہیں دے دیگا خواہ انہوں نے بھرپور ووٹ دے کر سرکار بنائی ہو۔

۱۹۷۷ء میں جنتا پارٹی کی سرکار بنی تو اس نے بھی پچھڑی ذاتوں کے ترقی کے لئے ایک کمیشن بنایا۔ اس کمیشن کے چیرمین بندیشوری پرشاد منڈل تھے۔ یہ بہار کے وزیراعلیٰ بھی رہ چکے تھے۔ مگر اس وقت ممبر پارلیمنٹ تھے۔

منڈل صاحب نے پورے ملک میں گھوم گھوم کر پتہ لگایا کہ وہ کون کون سی ذاتیں ہیں اور کون مسلم برادریاں ہیں جو سماج میں تعلیمی اور اقتصادی اور سماجی برادری کی بنیاد پر پیچھے رہ گئی ہیں۔ انہوں نے اپنی دوربین (نگاہ) سماجی اقتصادی اور تعلیمی پسماندگی پر مرکوز کی اور یہ ان کی وسعت نگاہ تھی کہ انہوں نے ہندوؤں کے ساتھ ہی مسلم پسماندہ برادریوں کی بھی نشاندہی کی اور ان کو بھی دستوری مراعات دی جانے کی برابری کی بنیاد پر سفارش کر دی۔

ان ہندو اور مسلم ذاتوں اور برادریوں کو انہوں نے نوکریوں، تعلیمی میدان اور کاروبار میں آگے بڑھانے کے لئے مخصوص مراعات دیئے جانے کی

نقش کوکب

کی سفارش کی ۔ انہی کی سفارشوں کا نام منڈل کمیشن رپورٹ ہے ۔
یہ رپورٹ انہوں نے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء کو صدر جمہوریہ کو پیش کردی ۔ مگر اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا ۔ جنتا دل کی سرکار بنتے ہی وی پی سنگھ نے ۷ اگست ۱۹۹۰ء کو منڈل کمیشن رپورٹ بننے کا حکم دے دیا جس کے تحت ۲۷٪ کا کوٹا سرکاری ملازمتوں میں پسماندہ برادریوں کا مقرر کیا گیا ۔ اس کا اعلان ہوتے ہی جو فرقہ وارانہ صورتحال بنی اس کی قیمت مسلمانوں کو بابری مسجد کی شہادت کی شکل میں چکانا پڑی ۔
ریزرویشن کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے لہٰذا مسلمان اپنا حق لینے کے لئے تیار ہو جائیں ورنہ انہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے ۔
منڈل کی رپورٹ کے مطابق تیرانوے ہندو ذاتوں کو پچھڑا قرار دیا گیا ہے ۔ اور ۲۸ مسلم برادریوں کو یہ سہولت ملے گی ۔

## منڈل کمیشن میں آنے والی مسلم برادریاں

۱ ۔ رنگ دھوبی ۲ ۔ دھنیا نداف ۳ ۔ فقیر
۴ ۔ گدی ۵ ۔ مسلم بنجارہ ۶ ۔ حلال خور (مسلم مہتر یا حسناتی برادری ۷ ۔ مسلم کاشتھ ۸ ۔ حجام ۹ ۔ تیلی مسلم
۱۰ ۔ مومن انصار ۱۱ ۔ گھوشنا ۱۲ ۔ انصاری ۱۳ ۔ بازیگر
۱۴ ۔ بھنا ۱۵ ۔ بھٹیارا ۱۶ ۔ قصاب (بکر قصاب یا چکوا)
۱۷ ۔ گدچپالی ۱۸ ۔ درزی ۱۹ ۔ رنگریز ۲۰ ۔ قلندر
۲۱ ۔ جھوجھا ۲۲ ۔ قصائی (قریشی) ۲۳ ۔ کسکر ۲۴ ۔ کنجڑا
۲۵ ۔ لوہار مستری ۲۶ ۔ منہیار ۲۷ ۔ میواتی ۲۸ ۔ میراسی

ان تمام مسلم برادریوں کے صاحب نظر اس بات پر نظر رکھیں کہ ان کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں، ملازمتوں میں جگہیں اور اقتصادی ترقی کے لئے ہندو پسماندہ ذاتوں کی طرح امداد مل رہی ہے یا نہیں؟ نہیں مل رہی ہے تو متحد ہو کر اپنے حقوق حاصل کرنے کی لڑائی کے لئے میدان میں اتریں ۔ ان کی اس لڑائی میں مسلم مجلس ملی مفادات کی بنا پر ان کے شانہ بشانہ نہ صرف کھڑی رہے گی بلکہ اس راہ میں آنے والی دشواریوں کو بھی برداشت کرے گی یہ سیاسی لڑائی ہے اور مسلم سیاسی پلیٹ فارم سے ہی کامیابی کے ساتھ لڑی جا سکتی ہے ۔
مسلم مجلس پہلے ہی مسلم پسماندہ برادریوں کے لئے علاحدہ کوٹا مقرر کئے جانے کا مطالبہ کر چکی ہے ہندو بیک ورڈ اور مسلم بیک ورڈ میں آبادی کے تناسب سے مسلم بیک ورڈ کا جو حصہ بنتا ہے اسی تناسب سے مسلم بیک ورڈ کو ملازمتوں میں جگہ دی جانی چاہئے ۔
ملازمتوں میں حصہ داری کی اس تقسیم کے لئے مسلمانوں کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ پوری ملت کی ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ ہے ۔ یہ پسماندہ برادریاں ترقی کریں گی تو پوری ملت اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکے گی چند مفاد پرست اپنے ذاتی نفع کے لئے اسے دوسرا رخ دینے کی کوشش کریں گے جس کے لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اس کو بنیاد پرستی یا فرقہ پرستی کا نام دینے والے اسی زمرہ میں آئیں گے یہ منڈل کمیشن کی سفارشات ہندو اور مسلم پسماندگی کی بنیاد پر ہے اور دونوں فرقوں کے پسماندہ گروہوں کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہے ۔ اس لئے اس کی روح کے مطابق دونوں کے الگ الگ مفادات کی نگرانی ہی منڈل کمیشن رپورٹ کی صحیح ترجمانی کہی جاسکے گی ۔
سرکار کو ایمانداری سے اس پر عمل کرانے کے لئے مسلم بیک ورڈ کے ساتھ ناانصافی نہ ہونا چاہیئے ۔ اس پر عمل کرانے کے لئے موٹے طور پر "تین اور ایک" کا اصول طے کر دینا چاہیئے ۔ یعنی تین ہندو بیک ورڈ اور ایک مسلم بیک ورڈ یا پھر ہندو بیک ورڈ اور مسلم بیک ورڈ کی آبادی کے تناسب سے ۲۷٪ کی تقسیم کر کے بیک ورڈ کا جو تناسب ہو ملازمتوں میں مسلم بیک ورڈ برادریوں کی تقرری ہونا ہی انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہوگی ۔

## ان برادریوں کو ملنے والی سہولتیں

۱ ۔ ان برادریوں کو عمر میں پانچ سال کی چھوٹ ملے گی ۔

(مقابلہ کے امتحان اور دیگر جگہوں پر۔)

۲ ـ محکمہ جاتی ترقی میں بھی ۲۷٪ کا اصول برتا جائے گا۔

۳ ـ روسٹر کا طریقہ انوسوچت ذاتوں اور جن جاتی کی طرح ہوگا (باری باری سے ملنے والی ترقی کی ان کو جانکاری)

۴ ـ قومیائے گئے بینکوں، صوبائی اور مرکزی انڈرٹیکنگ اداروں میں بھی ۲۷٪ ریزرویشن ہوگا۔

۵ ـ سرکاری امداد سے چلنے والی نجی اداروں میں بھی ۲۷٪ فیصد ریزرویشن کا اصول برقرار رہے گا۔

۶ ـ ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک پسماندہ برادریوں کے بچوں کو کوئی فیس دینا نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ کتابیں وظیفہ، کھانے، کپڑے اور ہوسٹلوں میں ہر طرح کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

۷ ـ پسماندہ یا پچھڑے ورگ کی نمایاں آبادیوں میں تعلیم بالغاں کا انتظام کیا جائے گا۔

۸ ـ پچھڑے ورگ کے طلباء کے لئے ریزی ڈینشل (اقامتی) کالجوں کا قیام عمل میں لانے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ ان کالجوں کے طلبا کو ساری سہولتیں سرکار فراہم کرے گی۔ ساتھ ہی ٹیکنیکل تعلیم کا بندوبست بھی کیا جائے گا۔

۹ ـ یونیورسٹیوں، کالجوں، تعلیمی اداروں میں بھی ۲۷٪ کا اصول برقرار رہے گا۔

۱۰ ـ روزگار دلانے والے ٹیکنیکل اداروں میں بھی ان کے لئے ۲۷٪ ریزرویشن رکھا گیا ہے۔

۱۱ ـ پچھڑے ورگ کے لوگوں کو مالی امداد دینے کے لئے الگ مالیاتی کارپوریشن قائم کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

۱۲ ـ پسماندہ برادریوں کے لوگوں کو اپنا کاروبار چلانے کے لئے بھرپور مالی امداد دینے کو بھی کہا گیا ہے۔

۱۳ ـ اس طبقہ کی ترقی و خوشحالی کو یقینی بنانے کے لئے پچھڑا اورگ، وکاس نگم بننے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ منڈل کمیشن رپورٹ میں ان طبقوں کو آگے لے جانے کے لئے سجھاؤ دئے گئے اس میں ترمیمات کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ مسلم پسماندہ برادریاں اور ملت کی خوشحالی سے دلچسپی رکھنے والے دیکھیں کہ ان کے حق میں منڈل کمیشن رپورٹ پر کہاں تک عمل درآمد ہو رہا ہے۔

(بشکریہ "ندائے گواسٹ")

# یومِ آزادی

از: نوگل بھارتی، اڑولی۔ رائے گڑھ

مبارک ہو ہر ایک بھائی بہن کو یومِ آزادی
مبارک ہم سفیرانِ چمن کو یومِ آزادی
سرِ ساحل ہوائیں کہتی ہیں اترا کے موجوں سے
مبارک موجۂ گنگ و جمن کو یومِ آزادی
بڑی قربانیوں کے بعد یہ دن ہم نے دیکھا ہے
مبارک ہو ہر ایک بھائی بہن کو یومِ آزادی
اسی دن ہم کو آزادی ملی تھی بعد مدت کے
مبارک آج کی ہر ہر کرن کو یومِ آزادی
کسی مذہب کسی ملت کے ہوں سب کو مبارک ہو
مبارک سارے اربابِ وطن کو یومِ آزادی

صبا صحنِ چمن میں آج نوگل سب سے کہتی ہے
مبارک لالہ و سرو سمن کو یومِ آزادی

# غزل

عبدالحمید سولکر ظہور

کچھ ایسے لوگ زمانے میں پائے جاتے ہیں
قدم قدم پہ جو ہردم ستائے جاتے ہیں

مٹا کے سارے ثبوتوں کو خوش ہوئے مجرم
بڑے ادب سے وہ تھانے بٹھائے جاتے ہیں

یہ کیسے راز ہیں ان کو سمجھ سکا نہ کوئی
گلے لگا کے گلے بھی دبائے جاتے ہیں

یہ قتل عام نہیں ہے تو اور کیا شے ہے
زہر دواؤں کے اندر ملائے جاتے ہیں

ظہور آج کے اس دور کی نہ کچھ پوچھو
ہوس کی آگ میں کتنے جلائے جاتے ہیں

# ممبئی (کوکنی میں)

زاہد عبدالمطلب پرکار (کیپ ٹاؤن)

اٹھرا درسانی ممبئی ایلو جیو ماز دگود عادت ہے
جکرے تیکرے بگاداتی زہو پرپٹی دارت ہے

پورا لانہ کھیلیا زاگو نہ اسکول نشیبات ہے
ہزار خوندر آنگار نہ گیلے پن جوانز دن سلامت ہے

پخا بشاٹما بات پہرانی پاؤ بھاجی چی پڑھت ہے
جو پائی لابجیل پوری کھایالا آزون فراغت ہے

زاہد ممبئی لا ایلو پن آز موٹو دچارات ہے
کیپ لا رہتے پن تیا چادل ملکھا ساٹھی تڑپت ہے

نقش کوکن

# ایک نظم

ساری دنیا
جیسے ایک پاتال ہے
جس کی سطح پہ اجلا پانی
تہہ میں میلا کیچڑ۔
فسادی ۔
ایک شریر لڑکا ہے
جو شرارتاً
یا جانے انجانے
پاتال میں پتھر برساتا ہے!
شہر کا چوکیدار ۔
گاؤں کا الہڑ جوان
پاتال کا گندا پانی دیکھ کر
جھلا جاتا ہے
پھر خود ہی مسکراتا ہے۔
جب اپنی جیب بھری پاتا ہے !!!

جمال الدین جمال

اگست ۹۴

نقش کوکن

# بھگت سنگھ کون تھا؟

منورما دیوان

۲۳ مارچ ۱۹۹۴۔ آج بھی جب میں نے ایک کے بعد دوسرے انگریزی روزنامہ اخباروں کے پنے پلٹے تو جانے کیوں مجھے ہر سال کی طرح پھر مایوسی اور افسوس کا احساس ہوا۔ کہیں بھی ان عظیم شہیدوں۔ بھگت سنگھ۔ سکھ دیو اور راج گرو کا ذکر نہیں تھا جنہیں ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو پھانسی دے دی گئی تھی اور پنجاب میں فیروزپور کے دریائے ستلج کے کنارے مٹی کا تیل ڈال کر شہیدوں کی لاشوں کو جلا دیا گیا تھا۔ یہ وہ دن تھا جس روز صرف لاہور اور پنجاب میں نہیں بلکہ لاکھوں ہندوستانی گھروں میں چولہے نہیں جلے تھے اور صفِ ماتم بچھ گئی تھی۔

۲۳ مارچ ہی کے روز راجدھانی میں منعقد نوجوانوں اور طالب علموں کے ایک جلسے میں جب مجھے بولنے کا موقع ملا تو میں نے نوجوانوں سے پوچھا کہ کیا وہ یہ جانتے ہیں کہ آج یومِ شہید ہے۔ بھگت سنگھ، سکھ دیو اور راج گرو کی شہادت کا دن؟ تب ایک کمسن نے اٹھ کر مجھ سے پوچھا "میڈم، بھگت سنگھ کون تھا؟" تو یقین جانئے مجھے اس بچے کی نادانی پر غصہ نہیں آیا بلکہ رونا آیا تو ہندوستان جیسے ملک کی بدقسمتی پر جہاں کے بچے اور نوجوان یہ سوال پوچھتے ہیں کہ "بھگت سنگھ کون تھا؟"۔

کیا ہمارے ملک کی اس سے بڑی بدقسمتی کچھ اور ہو سکتی ہے کہ آج ہمارے بچے جو ملک کا مستقبل ہیں نقش کو کتے یہ سوال پوچھیں کہ "بھگت سنگھ کون تھا؟"۔ اگر گزشتہ ۴۷ برسوں کے آزاد ہندوستان کی تاریخ کے پنے پلٹنے شروع کریں تو ہمیں اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ ان برسوں میں ہمارے حکمرانوں نے باقاعدہ یہی کوشش کی کہ بھگت سنگھ جیسے انقلابیوں اور شہیدوں کا نام تبھی لیا جائے جب ان کے اپنے سیاسی مفاد کے لئے یہ ضروری ہو جائے۔ وہ ہندوستان جس نے پورے ۲۰۰ برسوں تک برٹش سامراجیت کا سیاسی، اقتصادی اور تہذیبی استحصال برداشت کیا اور نوآبادیاتی حکمران کی سازش جس ہندوستان کے اتحاد، امن اور خود مختاری کو ابھی تک توڑنے میں لگی ہوئی ہے اسی ہندوستان نے آزادی ملنے کے ۲۰ سال بعد تک ۲۳ مارچ کے یومِ شہید کو اس لئے بھلائے رکھا کہ اسے یاد رکھنے سے "کومن ویلتھ" کو ٹھیس پہنچتی ہے کیونکہ کومن ویلتھ کی صدر برطانیہ کی ملکہ ایلزابیتھ ہیں۔ اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہوں گی کہ ہندوستان جیسے ملک کو آزاد ہونے کے بعد برطانیہ کی بنائی گئی کومن ویلتھ میں شامل ہونے سے کتنا بھاری نقصان سیاسی نظریئے سے تو ہوا ہی ہے لیکن اقتصادی نظریئے سے بھی یہ نقصان کم نہیں ہوا۔

۲۳ مارچ کے ذکر کی بات تو چھوڑ دیئے، وہ آزاد ہندوستان جس کے منہ پر ہمیشہ یہ کالکھ پتی رہی کہ اس نے آزادی حاصل کرنے کے بعد اپنا پہلا گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بنایا جس نے ہندوستان کی تقسیم بھی کروائی

اور یہاں فرقہ واریت کے ایسے خوفناک بیج بوئے کہ جس کی خونی فصل ہم ابھی تک کاٹ رہے ہیں، اسی آزاد ہندوستان میں جہاں سرکاری طور پر ۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء کے یوم جلیان والا باغ کو قومی دن کے طور پر منانے کا نام تک نہیں لیا گیا۔ پورے ۲۰ سال تک ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو باقاعدہ یہ ہدایتیں دی گئی تھیں کہ جب بھی ہندوستان کی جدوجہد آزادی کا ذکر کیا جائے اس میں کہیں بھی "برٹش سامراجیت" کا نام نہ لیا جائے۔ صرف غیر ملکی سامراجیت ہی کہا جائے۔ ہمارے حکمران کو خدشہ تھا کہ اس سے برٹش جذبات کو ٹھیس لگے گی اور ہندوستان برطانیہ تعلقات خراب ہوں گے۔

اسی لئے آزادی ملنے کے ۲۰ سال بعد جلیان والا باغ میں شہیدوں کی یادگار بنائی گئی ہے اور حسینی والا پنجاب میں تینوں شہیدوں بھگت سنگھ، سکھ دیو اور راج گرو کی یاد میں سمارک بھی بنایا گیا۔ یہ تب ہوا جب آنجہانی اندرا گاندھی وزیر اعظم بنیں تب انہوں نے مجاہدینِ آزادی کو بھی سرکاری طور پر عزت بخشی۔ لیکن ۲۰ برسوں میں کافی نقصان ہو چکا تھا تب تک ہمارے اسکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں میں کہیں بھی تحریکِ آزادی کی کہانی نہیں پڑھائی گئی اور اسی ڈھنگ کی ہندوستانی تاریخ بچوں کو پڑھائی جا رہی تھی جیسا کہ غیر ملکی حکمران ہمیں پڑھانا چاہتے تھے۔

پھر حسینی والا میں بنی شہیدی یادگار پر ہر برس ۲۳ مارچ کو باقاعدہ یوم شہیداں منایا جانے لگا۔ تحریک آزادی کی جدوجہد میں پلے اور بڑے ہوئے میرے جیسے لاکھوں ہندوستانیوں کو یہ امید بندھی کہ ہو سکتا ہے "دیر سے آئے درست آئے" سچ ثابت ہو اور ان الفاظ

نقش کو کن

کو بھی عزت ملے۔ "شہیدوں کی چتاؤں پر لگیں گے ہر برس میلے۔ وطن پر مٹنے والوں کا یہی باقی نشاں ہوگا۔" لیکن ہمارے ملک کی بڑی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ ہم برصغیر ہوتے ہوئے بھی غیر ملکی طاقتوں کے اثر کے خلاف وہ جدوجہد نہیں کر پائے جیسا کرنے کی ہماری صلاحیت تھی۔ بدقسمتی سے ناوابستہ تحریک اور ایفرو ایشیائی اتحاد بھی ختم ہو گیا۔

ادھر ہمارے لیڈران ہر وقت یہی رونا روتے رہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی بدقسمتی یہی ہے کہ یہاں کم سن بچوں اور نوجوانوں میں "حب الوطنی" کا جذبہ نہیں ہے۔ وہ بھگت سنگھ، سکھ دیو اور راج گرو کی طرح ہنستے ہنستے ملک کے لئے شہید ہو جانے کی روایت کو بھول چکے ہیں۔ لیکن نوجوانوں پر الزام لگانے والے یہ بھول گئے کہ ہم نے تو انہیں یہ بتایا ہی نہیں کہ بھگت سنگھ، سکھ دیو اور راج گرو کون تھے۔

ہمارے فلم پروڈیوسر تو "گبر سنگھ" جیسے ڈاکو کو بہت بڑا ہیرو بنا کر پیش کرتے رہے۔ اس سلسلے میں قارئین کو پھر سے یہ بتانا چاہوں گی کہ میں نے "شعلے" فلم کے پروڈیوسر سپی صاحب سے یہ شکایت کی تھی کہ کیا وہ بھگت سنگھ، اور دوسرے شہیدوں کو ہیرو بنا کر اس طرح کی بڑی فلم نہیں بنا سکتے تھے۔

ظاہر ہے کہ جب ہمارے فلموں کے چہیتے ہیرو ڈاکو اور اسمگلر بنائے جائیں گے تب "گبر سنگھ" بھگت سنگھ پر حاوی ہو جائیں گے۔ تب اگر ۲۳ مارچ کے روز ہندوستانی بچے یہ سوال پوچھیں کہ "بھگت سنگھ کون تھا"؟ تو تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ برٹش حکمرانوں نے تو بھگت سنگھ، راج گرو، اور سکھ دیو کو ایکبار پھانسی لگائی تھی لیکن ہم نے تو پچھلے ۴۷ برسوں میں ان جیسے شہیدوں کا قتل نہ جانے کتنی بار کیا ہے۔ ●●

**X-RAY • PATHOLOGY • ECG •**

**MEDICAL CHECK-UP**

*High Quality at Reasonable Cost*

AIDS (HIV) 1/2 ) & HBS AG TESTS BY ELISA METHOD ON AUTOMATIC MICROPLATE ELISA READER OUR SPECIALITY

**MODERN DIAGNOSTICS**
6 MERCHANT BLDG , NEAR HABIB HOSPITAL, 177, JAIL ROAD (E), DONGRI, BOMBAY - 400 009
PHONE 373 68 72

NAIK ICE & COLD STORAGE

NAIK SEA FOODS PVT LTD.

NAIK TRAVELS

RATNAKAR CANNING INDUSTRIES

408, Emca House, 4th Flr 299
Shahid Bhagatsingh Road,
Bombay - 400 038
Tel · off 261 27 74 / 261 03 29
Resi 202 87 05 / 202 70 05
Telex · 11 - 6853 NAIK IN

**WITH BEST COMPLIMENTS FROM**

**OYSTER TRAVELS & TOURS PVT. LTD.**

206, Ram-Nimi, 2nd Floor, 8. Mandlik Road, Colaba, Bombay - 400 001
Telephone 204 39 82, 204 15 35, 204 15 40 Fax : 91-22-285 4224
Telex· 011-81007 OTT IN CABLE · VICEGERENT BOMBAY

# قوم کا خادم

غلام مصطفیٰ

اندھیری رات تھی، فضا خاموش تھی۔ ایک نیک دل انسان جس کے جگر میں سارے جہاں کا درد تھا، وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ ہر چیز پر گہری نظر ڈالتا اور ہر آواز پر پوری توجہ کرتا۔ اچانک دور اسے روشنی سی نظر آئی۔ اس نے اس طرف تیزی سے قدم بڑھائے۔ قریب پہنچ کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک چھوٹا سا خیمہ ہے جس کے سامنے ایک اعرابی اپنے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے غمگین بیٹھا ہے اس کے پاس ایک اونٹ کھڑا ہے۔ اعرابی اپنے دکھ اور غم میں اس طرح کھویا ہوا تھا کہ اسے آنے والے کا خیال تک نہ ہوا اور وہ اس وقت چونکا جب اسے اس نیک انسان نے سلام کیا۔

اعرابی نے سلام کا جواب دے کر پوچھا: "تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو؟"

نیک دل انسان نے جواب دیا: "میں مسلمانوں کا خادم ہوں۔ سیر کے لئے باہر نکلا تھا کہ اس طرف ویرانے میں روشنی دیکھ کر آ پہنچا۔ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم کون ہو اور یہاں اس طرح کیوں پریشان بیٹھے ہو؟"

اسی دوران خیمے کے اندر سے کسی کے رونے کی آواز آئی جسے سن کر نیک دل انسان نے حیرت سے پوچھا: "یہ رونے کی آواز کس کی ہے؟"

اعرابی نے کہا: "یہ میری بیوی کی آواز ہے۔ ہم لوگ بہت دور سے آرہے ہیں۔ ایک تو پردیس، اوپر سے غریبی، پھر میری بیوی کی طبیعت خراب ہوگئی۔ میری یہ حالت ہے کہ نہ تو لوگوں سے واقفیت ہے اور نہ اتنی رقم کہ کسی دایہ کا انتظام کر سکوں، اس لئے پریشان بیٹھا ہوں۔"

نیک دل انسان نے کہا: "گھبراؤ نہیں۔ میں ابھی ایک دایہ کا انتظام کرتا ہوں جو بغیر کسی معاوضے کے تمہاری بیوی کی مدد کرے گی۔"

یہ کہہ کر نیک دل انسان تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا مدینے کی طرف واپس ہوا۔ وہ سیدھا اپنے گھر پہنچا، جہاں اس کی فرماں بردار بیوی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے جاتے ہی اعرابی کی کہانی اپنی بیوی کو سنائی۔ وہ فوراً اپنی غریب بہن کی مدد کے لئے تیار ہوگئی۔ اپنے شوہر کی طرح وہ بھی ایک سچی مومنہ تھی۔ دونوں ذرا سی دیر میں اعرابی کے پاس پہنچ گئے۔ نیک دل انسان نے اعرابی سے کہا: "انہیں خیمہ میں جانے دو، یہ تمہاری بیوی کی مدد کریں گی۔"

اعرابی نے کہا: "اس تکلیف اور عنایت کا بہت بہت شکریہ! آپ نے بڑی زحمت فرمائی۔ اچھا تو یہ بتائیے کہ آپ حضرت عمرؓ کو جانتے ہیں؟ سب لوگوں کا خیال ہے کہ وہ بہت ہی سخت انسان ہیں۔"

نیک دل انسان نے کہا: "بے شک وہ بہت سخت انسان ہیں۔" اعرابی نے کہا: "مجھے حیرت ہے کہ ایسے سخت انسان کو خلیفہ کیوں منتخب کیا گیا ہے؟"

نیک دل انسان نے کہا: "شاید اس سے اچھا خادم تلاش نہ کر سکے ہوں گے۔" اعرابی نے چونک کر کہا: "خادم! اس سے تمہارا کیا مطلب ہے۔"

اسی وقت خیمے کے اندر سے آواز آئی:

"امیر المومنین! اپنے دوست کو خوش خبری اور مبارکباد دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فرزند عطا کیا ہے۔"

لفظ "امیر المومنین" پر اعرابی حیرت زدہ رہ گیا۔ اب وہ سمجھا کہ جس شخص سے وہ آزادانہ باتیں کرتا رہا ہے وہ کوئی خادم نہیں بلکہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ اس احساس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا اور وہ خوف سے کانپنے لگا۔ پھر اس نے نہایت ہی شرمندگی سے عرض کیا:

"یا امیر المومنین! میں اپنی گستاخی پر معافی چاہتا ہوں۔" حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: "فکر نہ کرو۔ میں تم جیسا ہی آدمی ہوں۔ لوگوں کی خدمت میرا فرض ہے۔"

(قوم کا سردار وہ ہے جو اس کا خادم ہو)

●●

## کوکن کے لوگ — کل اور آج

★ کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی "الحمد للہ" کہتے تھے۔

آج اچھا کھانا پیٹ بھر کھانے کے بعد بھی کہتے ہیں: "مزہ نہیں آیا۔"

★ کل لوگ اللہ کی راہ میں ایسا خرچ کرتے تھے کہ کسی کو خبر تک نہیں ہوتی تھی

آج اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے پہلے فوٹو کھنچواتے ہیں۔

★ کل گھروں سے تلاوت قرآن کی آوازیں سنائی دیتی تھیں

آج ٹی وی اور ریڈیو پر فحش گانے گھروں میں گونجتے ہیں۔

مرسلہ: رحمان بھاردے

بوریولی بمبئی ۹۱

---

### "زنگ لالی حنا" کا بقیہ

.... آپ مجھے طلاق بھی دے سکتے ہیں.. لیکن اب تک اس نیک کام کی انجام دہی میں تم نے تاخیر کیوں کی؟..

...... میں نے تمہارے اتنے بھیانک روپ دیکھے ہیں کہ اب مجھے کسی اور بھیانک انجام کا خوف نہیں ستاتا۔

"نہ مجھے تمہاری سزا کی پرواہ ہے اور نہ جزا کی تمنا....... ! آپ مجھے کیا طلاق دیں گے ..... میں خود تم سے خلع کی فرمائش کرتی ہوں اور یہ رہی میری عرضی!"...... اتنا کہہ کر حنا نے اپنے پرس سے ایک رقعہ نکال کر عادل کے ہاتھوں میں تھما دیا ——●●

## اقوالِ زرّیں

(۱) جس شخص نے علم حاصل کیا مگر اس پر عمل نہیں کیا گویا اس نے ہل جوتا اور دانہ نہیں ڈالا"

—— (حضرت شیخ سعدیؒ)

(۲) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

—— (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) "وہ سب سے بڑا پہلوان ہے جس نے غصہ پر قابو پا لیا۔"

—— (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

(۴) "جب تم پر غصہ غالب آجائے تو خاموشی اختیار کرو۔"

—— (مامون رشید)

(۵) "بدگمانی تمام فائدوں کو روک لیتی ہے۔"

—— (حضرت غوث الاعظمؒ)

—— مرسلہ: عبداللطیف محمد حسین گھاٹے / مانڈلہ ——

# کوکن کا عکس

## اختر راہی کے آئینۂ شعر میں

عبدالاحد ساز

اختر راہی صاحب کی تازہ طویل شعری تصنیف "عکس کوکن" ہماری عصری شعریات کے گلکدے میں ایک بہت ہی سجے سنورے مرقعہ رنگ و بو کا اضافہ ہے۔ اس کتاب نے باقاعدہ منظر عام پر آنے سے پہلے ہی مشاہیر ادباء و شعراء اور اچھی تصانیف کا انتظار کرنے والے قارئین کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ خصوصاً وہ صاحب ذوق لوگ جو آرٹ کے ساتھ زمین اور زمانے کی باہمی گہری رشتگی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس وسیع و بسیط نظم کے مطالعہ کے ابھی سے مشتاق ہیں۔ اس منظومے کے اس قدر باعث جذب و کشش ہونے کی وجہ تکنیکی بھی ہے۔ موضوعی بھی فنی و تخلیقی بھی۔

تکنیکی وجہ ظاہر ہے اس شعری تخلیق کی، مثنوی کی ہیئت ہے۔ فی زمانہ اردو شاعری میں پابند صنف سخن کے نام پر صرف غزل ہی پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ ہے۔ بقیہ پابند اصناف تقریباً قریب قریب متروک ہو چکی ہے۔ نظمیہ شاعری کی عنان "آزاد نظم" کے ہاتھ ہے۔ بلکہ اب تو نثری نظم بھی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے مستعد ہو رہی ہے۔ بحر سے ہٹ کر آہنگ میں مصرعے کہنے اور لفظوں کو برتنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اظہار کے نئے پیرائے ابلاغ و ترسیل کی نئی جہتیں اور معنویت کو چھونے کے نئے انوکھے اور اچھوتے راستے تلاشے اور تراشے جا رہے ہیں۔ یہ ساری فنکارانہ کاوشیں (نئے تقاضوں کے نام پر کی جانے والی سہل انگاریوں اور دھاندلیوں کو چھوڑ کر) یقیناً مبارک و مسعود ہیں۔ اور ہمارے نئے شعر کہنے والے بدلتی ہوئی دنیا کے تناظر میں اظہار کے ایک نئے چیلنج سے نبرد آزما ہیں۔ اس صورت حال میں اگر غور کریں تو کسی شاعر کا ایک بہت پرانے چیلنج سے نبرد آزما ہو جانا بھی کوئی آسان بات نہیں ہے۔ ایک ہشت پہلو مثنوی کی ہیئت میں طویل منظوم کرنا بجائے خود کارے دارد ہے اختر راہی نے بڑی لگن اور جتن کے ساتھ تمام تقاضوں تلازموں اور روایتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے مثنوی گوئی کا حق ادا کیا ہے۔

جہاں تک موضوع کا تعلق ہے وہی بات جو تکنیک کے ضمن میں کہی گئی ہے موضوع کے تعلق سے بھی صادق نظر آتی ہے۔ یعنی اس دور میں ایسے موضوعات کو شاذ ہی نظم کیا جا رہا ہے۔ ہر چند کہ یہ بڑی نظم کا موضوع نہیں ہے۔ اس موضوع پر کوئی بڑی فکری نظری یا دانشورانہ نظم شاید نہیں کہی جا سکتی نہ ہی ایسی کوئی توانا نظم جو اپنے جذبے یا احساس یا کیفیت کے اندر تک اترنے اور پھیلنے میں قاری کو شریک کر کے اسے زندگی کے تجربۂ نشاط و الم کی گہرائی سے دوچار کر دے۔ مگر اس سے قطع نظر یہ واقعہ ہے کہ اس موضوع کا کینوس نہایت وسیع ہے۔ کوکن کے وسیع و عریض خطۂ زمین کا قدرتی حسن اس کے محل وقوع کی جغرافیائی ترجیحات اس کا دیہی کلچر اور شہری تمدن تاریخی مقامات، اور تہذیبی آثار اہم واقعات اور نمائندہ شخصیات ان کا کما حقہ بطرز احسن و خوبی تین ابواب پر مشتمل اس مثنوی میں کیا ہے۔ یوں تو ہماری پرانی شاعری میں ملکوں اور خطوں کی تہذیب و تاریخ پر بیش بہا طویل نظمیں اور رزمیہ و بزمیہ

داستانوں پر مبنی معرکۃ الآراء مثنویاں موجود ہیں لیکن حالِ جاری میں ایسے کسی موضوع پر کوئی طویل نظم نہیں ملتی ہے اس طرح عکسِ کوکن تکنیک اور موضوع کے اس امتزاج کی بنا پر جو بیک وقت پرانا اور روایتی بھی ہے۔ اور اس عہد میں مفقود ہونے کی وجہ سے نیا اور نرالا بھی۔ ایک منفرد شعری تصنیف بن جاتی ہے۔

تیسری وجہ جو مذکورہ دونوں وجوہات پر فائق ہے وہ اس نظم کا تخلیقی عنصر اور فنی پہلو ہے۔ اختر صاحب کہنہ مشق اور قادرالکلام شاعر ہیں۔ اساتذہ اور کلاسکس کا خاطر خواہ مطالعہ رکھتے ہیں۔ مثنوی گوئی کی روایات اور ملحوظات سے باخبر ہیں۔ زیرِ توجہ کتاب میں آغاز سے انجام تک بیانیہ کا بہاؤ، تشبیہات و استعارات کا حسن، مصرعوں کی دروبست الفاظ کی نشست و برخاست، موضوع کے مختلف پہلوؤں کی صوری و معنوی ترتیب اور ایسے کئی محاسن شاعری کی فنی مہارت پر دال ہیں۔ ان لوازم کے علاوہ جو چیز خاص طور پر اس مثنوی میں تخلیقیت کا جادو جگائے ہوئے ہے وہ ہے شاعر کی ارضِ کوکن سے داخلی، جذباتی اور ذہنی وابستگی۔ ایک طویل نظم میں تخلیقی انہماک کو برقرار رکھنا خاصا دشوار گذار مرحلہ ہے۔ اختر راہی اپنی نغمگی و شاعری کی دھن میں مگن، بڑے خلوص کے ساتھ اس مرحلہ سے گذر کرتے ہوئے ایک درسی یا انضباطی انداز سے لکھی گئی اپنی طویل نظم کو ایک فنی شاہکار اور شعری سوغات بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

میں اپنی اس ادنیٰ سی تعارفی بحث کو مدلل کرنے کے لیے "عکسِ کوکن" سے کئی اشعار بطور نمونہ کلام پیش کرنے سے دانستہ گریز کر رہا ہوں۔ اوّل تو اس لیے کہ یہ کتاب اس قدر قابلِ مطالعہ ہے کہ قاری سے یہ تقاضہ کیا جائے کہ وہ خود اس وادئ زرنگار کی سیر کرے اور اپنی پسند کے لعل و گہر خود چن لے۔

دوئم یہ کہ ابھی یہ شعری تصنیف بالکل تازہ ہے اس پر بہت کچھ لکھا جانا ہے۔ بہت بہتر لکھنے والے اس کا جائزہ لیں گے اور محاسبہ کریں گے۔ اسے تحسین کے آئینہ خانوں میں سنواریں گے۔ اور تنقید کی کسوٹی پر پرکھیں گے۔ اس طرح یہ اپنی حقیقی قدر و قیمت کے تعین کے ساتھ اور نکھرتی جائے گی اور دیرپا اثرات مرتب کرے گی۔ اس لئے نمونہ کے طور پر بیس، پچیس اشعار درج کرکے قاری کی تشنگی کو خواہ مخواہ "فرزند و کجدار" کی منزل میں لا چھوڑنا سرِدست نامناسب سا لگتا ہے۔

ایک کامیاب اور خوبصورت تخلیق، تخلیق کار کے ظاہر و باطن میں ایک جہانِ مسرت آباد کر دیتی ہے۔ اس مسرت کی لہر کو میں نے اس کتاب کے سرورق کی دیدہ زیبی اس کے اندازِ پیش کش کے حسن اور اس کی کتابت و طباعت کے سلیقے میں بھی محسوس کیا اور خود اختر راہی کی آنکھوں کی سرشاری چہرے کی بشاشت گفتگو کے وقت لہجے کے متفکرانہ شانِ افتخار اور حرکات و سکنات کی طمانیت و آسودگی میں بھی دیکھا ہے۔ "عکسِ کوکن" کے مطالعے کے دوران دو تین مرتبہ اختر راہی صاحب سے میری ملاقات ہوئی اور ہر بار میں نے ان کی نظم کو ان کی شخصیت کے ساتھ ہم آہنگ پایا۔ کسی تخلیقی کاوش کے سوز و ریاضت کا نچوڑ وقت کا بھلا ایسی تخلیقی مسرت سے بڑھ کر اور کیا صلہ ہو سکتا ہے۔

صاحبِ مضمون جناب عبدالاحد ساز مثنوی عکسِ کوکن کے جشنِ اجراء میں بطورِ خاص مدعو تھے۔ آپ کا پڑھا ہوا مقالہ ہدیۂ قارئین ہے۔

(ادارہ)

تبصرہ

# پانچواں آسمان

مصنف : ساحر شیوی
تبصرہ نگار : انور خان

ساحر شیوی

" پانچواں آسمان " ساحر شیوی کا پانچواں شعری مجموعہ ہے جو ان کی شعرگوئی پر قدرت کا ثبوت ہے ساحر شیوی کو شعر کی ہر صنف پر یکساں قابو ہے۔ وہ بڑی سادگی سے لیکن متاثر کن پیرائے میں اپنی بات کہہ جاتے ہیں۔ ان کے دل میں انسان کے لئے بڑا پیار ہے۔ وہ اسکی عظمت کے قائل ہیں اور انسانیت کے لئے یہ دردمندی انکی شاعری کا خاص موضوع ہے۔ آج ہر طرف تعصب بڑھ رہا ہے اور اس کے نتیجے میں تشدد سے زمین کا کوئی خطہ خالی نہیں۔ اس صورت حال کا ساحر شیوی کو دکھ ہے۔

زندگی کے راستے سب تنگ ہیں
بے رُخی ہے، بے کلی ہے ہر طرف
آدمی کوئی نظر آتا نہیں

---

یہ فرقہ پرستی یہ تعصب کا جہاں
کیوں خون خرابوں میں پھنسا ہے انسان
آپس میں رکھیں بیر سکھاتا نہیں دھرم
جی لے جو سلیقے سے تو جینا انساں

اپنے ملک سے دور کینیا (افریقہ) کی سرزمین پر انہوں نے اپنوں اور پرایوں کی بے پناہ محبت بھی پائی اور ہر انسان کی طرح دوستوں کی محبت اور نفرت کی دھوپ چھاؤں بھی دیکھی۔ تعصب کی آنچ میں جلنے سے وہ بارہا بال بال بچے ہیں اور تشدد کے نتیجے میں موت کو انہوں نے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ پانچ بار ان پر قاتلانہ حملے ہوئے ہیں۔

لوٹنے والوں نے تو لوٹ لیا
اور میں ان کو دیکھتا ہی رہا
لے گئے زر بھی اور گاڑی بھی
خون پسینے کی جو کمائی تھی
اس قدر تھا لہولہان بدن
جیسے کھیلی ہو خون کی ہولی

اور میں سوچتا رہا آخر
کس کی خاطر میں
اب بھی زندہ ہوں
جستجو جس کی تھی بہت دن سے
موت آکر نکل گئی مس سے
اور میں دیکھتا رہا اس کو
کس قدر سخت جان ہوں میں بھی

موت کا خوف آج کے انسان کا مقدر ہو چکا ہے۔

(۱) یہ میری صبحیں یہ میری شامیں
کہوں میں کیسے گزارتا ہوں
دماغ و دل میں ہے خوف سا اک

میں موت سے پہلے مر چکا ہوں
ہر ایک لمحہ یہ سوچتا ہوں
میں سو رہا ہوں کہ جاگتا ہوں
ہے کس کو حق میری زندگی پر
میں خود سے کیوں دور بھاگتا ہوں

(۲) احساس کے دلدل میں اتر جاتا ہوں
سوکھے ہوئے پتوں سا بکھر جاتا ہوں
ہے رحم کے قابل مری ہستی یا رو
اب اپنے ہی سائے سے میں ڈر جاتا ہوں

قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ موت سے آنکھ ملانے کے باوجود وہ انسان سے مایوس نہیں۔ شب و روز تعصب اور تشدد سے آنکھیں چار کرتے ہوئے بھی وہ کہتے ہیں۔

انسان کے حالات سے مایوس نہ ہو
صبح تک لے کسی بات سے مایوس نہ ہو
جب ٹھوکریں کھائے گا سنبھل جائیگا
اس زیست کے لمحات سے مایوس نہ ہو

آندھی میں دیا اپنا جلانا ہے مجھے
طوفاں میں سفینہ بھی چلانا ہے مجھے
میں نیند سے بیدار ہوا ہوں ساحر
خوابیدہ زمانے کو جگانا ہے مجھے

یہ انسان پر اعتماد، اپنے لوگوں سے محبت، اپنی سرزمین سے پیار کا نتیجہ ہے کہ وطن سے ہزاروں میل دور رہ کر بھی وہ اپنے گاؤں، اپنے لوگوں، اپنے وطن کو کبھی نہیں بھولتے۔ جب گاؤں کی یاد آتی ہے وہ نغمہ خواں ہو جاتے ہیں:

صبح بھی جلوہ بار گاؤں میں ہے
شام بھی لالہ زار گاؤں میں ہے
دوستی اور پیار گاؤں میں ہے
زندگی کی بہار گاؤں میں ہے
شاید آجائے لوٹ کر بھولا
آج بھی انتظار گاؤں میں ہے
شہر میں آگیا تو کیا ساحر
میرا دل میرا پیار گاؤں میں ہے۔

نظم، غزل، رباعی، حمد، نعت ہر صنف میں انہوں نے اپنی قدرت کا ثبوت دیا ہے اور اس کا اعتراف آج کے ادیب و شعرا نے کھلے دل سے کیا ہے۔ سید معراج جامی لکھتے ہیں: "ساحر کے کلام میں درد، کسک، ٹیس اور کرب اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ موجود ہے۔ ایک مثالی امیرانہ زندگی میں جذبۂ طہارت اپنی پوری آن بان کے ساتھ زندہ ہے۔ ساحر ایک دردمند، مخلص، ملنسار اور خوش کلام و خوش شکل انسان ہیں۔"

کرشن موہن کے نزدیک "ساحر کی نظمیں، مطالعۂ کائنات یعنی مشاہدات اور تجربات کی غماز ہیں اور ان کے گیتوں میں ملن کی نرمی اور برہ کی کسک ہے۔ ساحر کا اسلوب صاف شفاف، شیریں، لطیف اور شستہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ نظر کش الفاظ ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں اور سادگی سے بڑی سے بڑی بات کہہ دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار اس کا بیّن ثبوت ہیں۔

نڈھال ہوں مجھے سونے دو دامنِ شب میں
سحر اگر ہو مقدر میں تو جگا دینا

خاص لوگوں میں جب رہا کرنا
عام لوگوں کا بھی بھلا کرنا

کس حال میں زندہ ہے وہ جانے مگر اس کے
اب دل کے دھڑکنے کی آواز نہیں آتی۔

کوکن اردو رائٹرز گلڈ کی ہر کتاب کی طرح یہ کتاب بھی بڑی خوبصورت چھپی ہے اور ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔ ●●

## حسین دلوائی

• ابھی کچھ دن قبل مہاراشٹر اقلیتی کمیشن کے چیئرمین حسین دلوائی صاحب نے جرأت سے کام لے کر جو رپورٹ حکومت کو پیش کی ہے اس کا حکومت نے نوٹس بھی لیا ہے دہلی میں بھی اس کے چرچے ہوئے اور عوام بھی حسین دلوائی صاحب کی اس جرأت کو سراہ رہے ہیں۔ ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ انہیں رشتہ دیوا کونسل کا ٹکٹ نہیں دیا۔ سچ ہے حق بات کہنے والے کو بہت کچھ کھونا پڑتا ہے مگر وہ عوام میں زندہ رہتا ہے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

(اے۔ اے۔ خان)

••

## اودھ کلچرل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے تعلیمی وظائف:

• اودھ کلچرل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی نے ۱۹۹۴ء ۱۹۹۵ء کے لئے مندرجہ ذیل وظائف دینا طے کیا الف ••• میڈیکل اور انجینئرنگ کے ۲ طلبہ کو برائے فیس مبلغ پانچ پانچ ہزار روپیہ فی طالب علم کو سالانہ دیا جائے گا۔

ب ••• بی اے، بی ایس سی، بی کام کے چار طلبہ کو ماہانہ دو سو روپیہ فی طالب علم کو دیا جائے گا۔

ت ••• بارہویں کلاس کے ۶ طلبہ کو مبلغ دو سو روپیہ فی طالب علم ماہانہ دیا جائے گا)

(ج) • دسویں کلاس کے دس طلبہ کو مبلغ ۱۵۰ روپیہ فی طالب علم ماہانہ دیا جائے گا (ج)

• فارم دفتر اودھ کلچرل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی سے تقسیم کئے جائیں گے جس کے جمع کرنے کی تاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۴ء مقرر کی گئی ہے۔

••• سید عباد اللہ۔ جنرل سکریٹری

اودھ کلچرل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی ویلفیئر اسٹیٹ ۲۶۹- بلاسس روڈ، بمبئی نمبر

## مسز سلویٰ حکیم بی، اے، میں کامیاب:

• جناب عبدالصمد نورالدین مقدم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کی دختر اور کیپٹن نقیر محمد مستری (نائب مدیر "نقشِ کوکن") کی نواسی سلویٰ جو کیپٹن ضیاء الدین حکیم صاحب کے بھتیجہ اعجاز محمد علی حکیم سے بیاہی گئی ہے امسال اس تے ایس، این، ڈی، ٹی یونیورسٹی بمبئی سے بی اے کا امتحان درجہ اول میں کامیاب کیا۔ - - - - - - ••

## شاداب اسٹیٹ کنسلٹنٹ

• جناب الطاف قاضی اور عمر جمعدار کے اشتراک سے داشی میں اسٹیٹ کنسلٹنسی کا ادارہ قائم ہوا جس کا دفتر ویلفیئر چیمبر کے گراؤنڈ فلور پر سیکٹر، (۱۷) میں واقع ہے۔ فون نمبر: ۷۶۸۲۵۸۳

الطاف قاضی صاحب کوکن
کے سماجی خدمتگار جناب ایم ایم قاضی
کے فرزند ہیں جو گوونڈی حلقہ میں برسوں
خدمات انجام دینے کے بعد اب واشی منتقل
ہوگئے ہیں اور عمر جمعدار تو واشی کے
بے لوث سوشیل ورکر ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

## عادل شمسی کی ہمہ جہت کامیابی:

● کوکن بنک کے
سابق چیرمین اور معروف سماجی رہنما جناب
علی ایم شمسی کے خلف اکبر جناب عادل شمسی
نے امسال عثمانیہ یونیورسٹی سے بی کام کی
سند حاصل کی ہے۔

عادل شمسی نے جب ایس ایس سی
امتحان پاس کیا تھا تو انہیں ۸۴ فیصد نمبرات
حاصل تھے۔ بارہویں ایچ ایس سی ،
الیکٹرانکس کا امتحان جب صابو صدیق پالی
ٹیکنک سے پاس کیا تو درجۂ اول حاصل
تھا لہٰذا سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے
اسی ادارہ سے انڈسٹریل الیکٹرونکس کا
ڈپلوما درجۂ دوم میں کامیاب کیا۔ اس
کے باوجود علم کی طلب باقی تھی لہٰذا
حیدرآباد جاکر عثمانیہ یونیورسٹی میں داخلہ
لیا اور اکسٹرنل اسٹوڈنٹ کی حیثیت سے
پارٹ ۔۱ فرسٹ ڈویژن اور پارٹ ۔۲
سکینڈ ڈویژن میں کامیاب کیا اسی طرح
N.I.I.T. نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف
انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کمپیوٹر چھ ماہی کورس
بھی مکمل کیا ۲۲ سالہ نوجوان عادل شمسی
کی ہمہ جہت کامیابی پر ہم انہیں دلی
مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں
عملی زندگی میں بھی وہ اپنے والد محترم
کی طرح سرخرو ہوں ۔۔۔۔ ..

## جناب ابراہیم احمد سندیلکر انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ بمبئی کے صدر منتخب:

● جناب ابراہیم احمد سندیلکر حال
ہی میں انجمن اسلام جنجیرہ کے بمبئی حلقہ کے
متفقہ رائے سے صدر منتخب ہوئے اس
حیثیت سے وہ اب انجمن اسلام جنجیرہ کے
نائب صدر بھی ہیں۔

علاوہ ازیں جناب سندیلکر صاحب
اس انجمن کی کوآرڈینیشن (co-ordination)
کمیٹی کے چیرمین بھی ہیں۔ موصوف انجمن اسلام
جنجیرہ ضلع رائیگڈھ کے علاوہ انجمن اسلام
بمبئی میں پچھلے چند سالوں سے ایڈمنسٹریٹیو
افیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ کوکن کے اردو
ہائی اسکولوں میں بیداری کی لہر دوڑانے
والے نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے آپ
سکریٹری ہیں اور کئی سماجی وتعلیمی
انجمنوں سے منسلک ہیں ۔۔۔ ..

## آصف تانبے

● کھیڈ ضلع رتناگری کی تانبے فیملی
کے رکن جناب عبداللہ ابراہیم تانبے کے
فرزند آصف تانبے نے امسال
بی ای کمپیوٹر (B.E COMPUTER)
کی ڈگری حاصل کی ہے۔

جناب عبداللہ تانبے ۱۹۶۳ء
سے کویت میں سرکاری محکمہ بجلی اور پانی میں
ملازم ہیں ۱۸ سال سے انکی فیملی بھی وہیں
ان کے ساتھ ہے لہٰذا آصف کی تعلیم K.G
سے لے کر بارہویں سائنس تک بورڈ آف
سینٹرل ایجوکیشن نئی دہلی کے زیر عمل مکمل ہوئی۔
اور ۱۹۸۹ء میں انہوں نے پونہ آکر ڈی
وائی پاٹل کالج میں کمپیوٹر انجینئرنگ کے
چار سالہ کورس میں داخلہ لیا اور امسال
اس ذہین طالب علم نے بی ای کمپیوٹر
کے امتحان میں کامیابی کے ساتھ سند حاصل کی۔

علم کی پیاس ابھی بجھی نہیں ہے نوجوان انجینئر آصف تانبے کا ارادہ ہے کہ کچھ دیر تجربہ حاصل کر لینے کے بعد سلسلۂ تعلیم جاری رکھیں گے اور کمپیوٹر سائنس میں اعلیٰ ڈگری بھی حاصل کریں۔ خدا انہیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔۔

(مرسلہ: عبدالقادر تانبے)

## اے آئی جے ہائی اسکول روہا:

• تین سال قبل روہا، ضلع رائے گڈھ کے مسلم نوجوانوں نے روہا ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اردو ہائی اسکول جاری کیا۔ جعفر ایرونکر، عبدالصمد چوگلے، عبدالصمد زنجیرکر، عثمان روہیکر، مجید حسن چوگلے، حسن میاں شیٹے، عثمان دبیر، قادر بودے اور گاؤں کے دیگر صاحبان نے اپنا قیمتی وقت دیکر چندہ جمع کیا اور ایک شاندار عمارت میں آٹھویں کلاس کی ابتدا ہوئی۔ ورنہ اس سے قبل اردو ساتویں پاس کرنے کے بعد بچے مراٹھی آٹھویں میں داخل ہوتے تھے یا اسکول چھوڑنے پر مجبور ہوتے تھے۔ امسال ادارہ ہٰذا کی اولین بیچ ایس ایس سی مارچ ۹۴ء کے امتحان میں شریک ہوئی اور ۷۲ طلبہ وطالبات میں سے ۴۵ کامیابی سے ہمکنار ہوئے اسی طرح پہلے ہی سال نتیجہ ۵۹ء۴۹ رہا — جس میں ایک ڈسٹنکشن، ۹ فرسٹ کلاس، ۲۳ سیکنڈ کلاس اور ۲ دو پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ آصفہ محمد یوسف دبشی ۷۶ء۶۷ فیصد نمبر پاکر اول آئی تو نبیلہ حنیف دبیر ۷۱ فیصد کے ساتھ دوم اور رشیدہ عثمان ٹلکے نے سوم نمبر پایا۔ اس کامیابی کا سہرا ہیڈ ماسٹر شیخ اور معاون اساتذہ، اعزازی منیجر حمید زنجیرکر اور حمید ٹلا کے سر جاتا ہے۔

• بچوں میں علم کی لگن دیکھتے ہوئے ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور اراکین و مقامی علم دوست حضرات نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس سال حکومت سے اجازت لے کر جونیئر کالج شروع کیا جائے۔ کوشش جاری ہے اگر اجازت مل گئی تو گیارہویں کلاس کا کورس شروع کریں گے۔ صاحبان خیر اور علم دوست حضرات سے تعاون کی استدعا ہے۔۔

منجانب عبدالصمد چوگلے
اعزازی جنرل سکریٹری

## خواتین کیلئے معاشی پروگرام

• آئیڈیل لیڈیز موومنٹ کی جانب سے ضرورتمند خواتین کو خود کفیل بنانے کے لئے مختلف کورسیز شروع کئے جارہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ تمام کورسیز بلافیس ہوں گے۔ فی الوقت شروع کئے جانے والے کورسیز مندرجہ ذیل ہیں:

فیشن ڈیزائننگ، اسکرین پرنٹنگ، اسٹین گلاس، مہندی، کیلی گرافی، آرٹ ڈیزائننگ، فیبرک پینٹنگ، جرنلزم، بیوٹیشن، ٹیلرنگ، فائل سوپ، اگربتی بنانا وغیرہ۔

کلاسیس شروع ہونے کیلئے کم از کم ۱۰ طالبات کا ہونا ضروری ہے اس سے کم درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

کلاسیس شروع کرنے کی تاریخ کا جلد اعلان ہوگا جو طالبات خواتین فارم لیکر گئی ہیں وہ جلد از جلد بھر کر واپس کریں تاکہ ہمیں تعداد کا صحیح اندازہ ہوسکے۔۔

عظمیٰ ناہید کنوینر آئیڈیل لیڈیز موومنٹ۔ باندرہ۔ بمبئی۔

## کونڈیولی اردو اسکول میں ہندی امتحانات!

• کونڈیولی اردو اسکول تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں بمبئی ہندی یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۲۷ فروری ۹۴ء کو ہندی دیوناگری لیپی سے لے کر ہندی بھاشا رتن تک امتحانات ہوئے تھے۔ اس امتحان میں کل ۵۰ طلباء وطالبات شریک تھے۔ 1 دیوناگری لیپی: اوّل نمبر سکندر محمد شفیع ملاجی اور شکیلہ

عبدالرحمٰن سردار ۹۰ مارکس، دوم نمبر بلقیس شوکت بیگ ۸۸ مارکس سوم نمبر محسن عبدالغنی مقدم ۸۵ مارکس۔

۲۔ پردیش: اوّل نمبر آسمہ محمد علی کٹھالے ۹۱ مارکس۔ دوم نمبر عرفان ابراہیم ٹنکیکر ۹۰ مارکس سوم نمبر آسمہ شفیق احمد صدیقی ۸۹ مارکس۔

۳۔ پربھما: اوّل نمبر نیلم آدم شاہ ۷۰ مارکس دوم نمبر اشفاق اسحٰق ڈاورے ۶۶ مارکس۔

۴۔ مدھیما: اوّل نمبر مسعود حبیب پرکار ۱۳۱ مارکس، دوم نمبر تنظیم عمر ردا[illegible] ۱۲۳ مارکس سوم نمبر تبسّم فیض احمد ملّاجی ۱۱۱ مارکس

۵۔ اُتما: نعیمہ عباس مقدم ۲۰ مارکس لے کر کامیاب ہوئی۔

۶۔ بھاشا رتن: صلاح الدین [illegible] میاں [illegible] (پرائمری معلم اردو اسکول [illegible]) ۸۱ مارکس لے کر کامیاب ہوئے۔

ان تمام طلباء و طالبات کی رہنمائی کونڈیولی اردو اسکول کے معاون مدرس جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سردے (گوونکوٹ) نے کی تھی۔۔۔

**نقش نوازی یہ ہے کہ آپ**
**نقش کوکن کے خریدار بن جائیے۔۔**

## ایکموز ایمپلائمنٹ انفارمیشن سنٹر:

• ایکموز ایک فلاحی ادارہ ہے جو سماجی خدمات کے پیش نظر بے روزگار افراد کو حصول روزگار میں مدد دیتا ہے اور اس کام کے لئے کسی طرح کی کوئی فیس نہیں لیتا۔ ہمارے بے روزگار نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ ادارہ ھٰذا سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

پتہ: ایکموز ۱۷۹ وزیر بلڈنگ پہلا مالہ۔ شالیمار ہوٹل کے اوپر بھنڈی بازار بمبئی ۳

## فارم برائے امتحانات جامعہ اُردو، علیگڈھ:

• تمام امیدواران جامعہ اردو علیگڈھ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فارم امتحانات جامعہ اردو سینٹر دارالعلوم اسلامیہ تعلیم القرآن ٹرسٹ گلشن نگر او شیورہ جوگیشوری پر آگئے ہیں۔ فارم پُر کرنے کی آخری تاریخ بلا تاخیر فیس ۲۵ جولائی اور تاخیر فیس کے ساتھ ۲۵ اگست ۹۱ء ہے۔ خواہشمند حضرات فوراً سینٹر پر آکر فارم پُر کریں۔ فارم پُر کرنے کے لئے اپنے ساتھ ضروری کاغذات مع تین عدد فوٹو ضرور لائیں:

مہتمم سینٹر، دارالعلوم اسلامیہ تعلیم القرآن ٹرسٹ، گلشن نگر، جوگیشوری، بمبئی

فون: ۶۲۸۰۸۸۸

## قرۃ العین حیدر کو اعزاز:

• قرۃ العین حیدر کو ملک کے سب سے بڑے ادبی اعزاز یعنی ساہتیہ اکیڈمی کی "فیلوشپ" سے نوازا جانا ایک ایسا بیحد اہم واقعہ ہے جس پر اُردو والے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں، اس وقت مس حیدر صرف ہندوستان یا برصغیر کے ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر ایک بڑی فکشن رائٹر ہیں۔ ان کا ناول "آگ کا دریا" دنیا کے بڑے جدید ناولوں کے صف میں رکھے جانے کے قابل ہے، جن لوگوں نے راجہ راؤ، آر، کے نارائن، رُتھ جھابوالا اور انیتا دیسائی جیسے مشہور ہندوستانی ادیبوں کے ناولوں کا مطالعہ کیا ہے وہ بے جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرۃ العین حیدر کسی بھی اعتبار سے ان مشہور و معروف لکھنے والوں سے کمتر درجے کی ادیب یا ناول نگار نہیں ہیں۔۔۔

## مدرسہ صالحات ٹرسٹ سات بنگلہ۔ اندھیری:

• مدرسہ صالحات ٹرسٹ۔ سات بنگلہ۔ اندھیری (ویسٹ) کے زیر اہتمام پچھلے رمضان المبارک سے پنج وقتہ نماز اور تراویح کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔

اب انشاء اللہ اسی مسجد میں یکم اگست ۹۴ء سے مدرسہ تعلیم القرآن کا بھی انتظام شروع ہونے جا رہا ہے۔ اہل سات بنگلہ و قریب و جوار کے لوگوں سے گذارش

ہے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔
اور اپنے بچوں کا نام اور پتہ مسجد ہذا کے پیش امام صاحب کے پاس لکھوائیں۔
پتہ: مدرسہ صالحات ٹرسٹ، پنک اپارٹمنٹ، سات بنگلہ۔ ورسوا روڈ۔ اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۶۱ (نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی)
فون نمبر ۶۲۳۵۶۸۶ ——— ••

## ہرنئی کے سبھی اساتذہ کا تبادلہ:

• ضلع پریشد اُردو اسکول ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری جہاں تقریباً ۳۰۰ طالبات وطلبہ پہلی سے ساتویں تک زیر تعلیم ہیں اور سات تا آٹھ اساتذہ انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے پر مامور ہیں باشندگانِ ہرنئی ان اساتذہ کی کارکردگی سے بیحد ناخوش تھے کیونکہ یہ اساتذہ زیادہ تر سیر وتفریح میں اپنا وقت گزاتے تھے اور گاؤں کی سیاست میں الجھے ہوئے رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم پر بہت بُرا اثر پڑا اور یہ بات گاؤں میں ہائی اسکول کے اجراء کے بعد کھل کر سامنے آئی لہٰذا ایک تحریک چلا کر ضلع پریشد اور محکمہ تعلیم کے افسران کو صورتحال سے آگاہ کیا گیا نتیجہ میں ایک ٹیچر کے علاوہ سبھی اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا۔ مقامی باشندگان نے نئے اساتذہ کو مکمل تعاون دینے کا وعدہ کیا ہے ••
نقش کوکن

## کوکن یوتھ ایسوسی ایشن (ساٹولی، بمبئی) کا سالانہ فری میڈیکل اور آئی کیمپ:

• کوکن یوتھ ایسوسی ایشن (ساٹولی بمبئی) اور "لانجہ پترکار سنگھ" کے توسط سے "فری میڈیکل کیمپ" منعقد کیا گیا۔ امسال یہ کیمپ لانجہ تعلقہ کے "گرامین اسپتال" میں کیا گیا۔ تقریباً ایک ہزار سے زائد مریضوں کے ماہر ڈاکٹروں کے معائنہ اور تشخیص کے بعد دوائیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ آنکھوں کی بیماری کے ڈاکٹروں کے ذریعے آنکھوں کی جانچ اور علاج کے ساتھ ساتھ ضرورتمند مریضوں کو مفت چشمے دیئے گئے۔ تقریباً تین لاکھ روپئے کی اعلیٰ قسم کی دوائیاں عطیات کے طور پر جمع کرکے بمبئی کے ڈاکٹر اسحاق بربارے نے مہیا کیں۔

میڈیکل کیمپ کا افتتاح رتناگری ضلع پریشد کے شری راجہ بھاؤ لیمیئے کے ہاتھوں سرانجام پایا۔ رتناگری ٹائمز کے ایڈیٹر اور رتناگری ضلع پریشد کے نائب صدر شری پرکاش بھابل نے میڈیکل کیمپ کے صدر کی ذمہ داری نبھائی اس کے علاوہ (رتناگری کے سول سرجن) شری اشوک راؤ پول (ضلع اروگیہ ادھیکاری) شری وی۔ جی ویدیئے (ڈپٹی سپرانٹنڈنٹ) ساما، دبی کرن، شری پربھاکر کاسیکر (ضلع پی، آر، او) ڈاکٹر محمد اسحاق بربارے (بمبئی) اور شری وی، ایس، بامنے (جنرل منیجر بھارتی شپ یارڈ) اور کئی معزز مہمانوں نے اس میں شرکت کی۔

ان سیکڑوں مریضوں کے معائنے اور تشخیص کا کام لانجہ تعلقہ کے سول ہسپتال اور مختلف پرائمری ہیلتھ سینٹرس کے ماہر ڈاکٹروں اور اسٹاف کے علاوہ مقامی طبّی ماہرین نے سرانجام دیا۔ اس بے لوث انسانی خدمات کیلئے ڈاکٹر حضرات خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔ اس کیمپ میں ضرورت کے مطابق تمام مریضوں کے مفت ایکسرے، کارڈیوگرام، خون و پیشاب کی فوری جانچ اور ذیابطیس کے علاج کا بھی انتظام کیا گیا تھا••

جنرل سکریٹری رفیق بربارے
(کوکن یوتھ ایسوسی ایشن، ساٹولی، بمبئی)

## حاجی صاحبان

• بیوہ، پنہالجہ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری سے جن حضرات نے امسال فریضۂ حج ادا کیا۔ ہم انہیں دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

• حاجی یوسف خان عمر خان سرگردہ • حاجی عبدالرحیم محمد شریف خان سرگردہ • حاجی قمرالدین ابراہیم خان سرگردہ • حاجی محمد عبدالغفور صاحب چوگلے • حاجی عبدالرزاق جمال خان سرگردہ۔
اللہ تمام حجاج کرام کا حج قبول فرمائے (آمین)
(دعاگو: محمد یٰسین عبدالمجید سرگردہ)

## سرفہرست آنیوالے کامیاب طلباء کے لئے
# انعام

کوکن میں اُردو ہائی اسکولوں کی تعداد لگ بھگ سو کے قریب پہنچ رہی ہے۔ ان ہائی اسکولوں میں S.S.C مارچ ۹۴ء کے امتحان میں کامیاب ہو کر بنا امتیاز PERCENTAGE سرفہرست آنیوالے طلبہ کے لئے ہمارے ایک مخیر علم دوست کرم فرمانے انعام دینا طے کیا ہے۔ لہٰذا اُردو ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین سے گذارش ہے کہ N.K.T.F نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کی جانب سے بھیجے گئے سرکیولرز کی خانہ پُری کر کے فوراً لوٹائیں تاکہ سرفہرست طلباء و طالبات کے لئے انعام کی رقم بھیجنے میں تاخیر نہ ہو۔ طالبہ اگر سرفہرست آئے تو اسے طالب العلم (BOY) سے ڈیڑھ گنا انعام دیا جائیگا۔ اس خصوصی انعام کے حصول میں آپ کے تعاون پر ہم شکر گزار ہوں گے۔ آپ کے عدم توجہ / تعاون ایک ذہین اور ہونہار طالب العلم / طالبہ کو انعام سے محروم رکھ سکتا ہے۔

خیال رہے کہ نقش کوکن میں شائع ہونیوالی خبروں میں سرفہرست آنے والے بچوں کے نام کو بنیاد بنا کر انعامات کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ انعام پانے کیلئے ہمارے مرسلہ فارم کی خانہ پُری کر کے ہمیں لوٹانا ضروری ہے۔۔

سکریٹری: N.K.T.F

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں =

## درونِ ہند خریدار :

- جناب ایچ، اے دلوائی ——— ملاڈ۔
- " اسماعیل حاجی علی مُلّا ——— ڈونگری۔
- ڈاکٹر یعقوب حسن شیخ ——— سانکلی اسٹریٹ۔
- جناب محمد علی خان ——— ماہم
- کیپٹن ضیاءالدین حکیم ——— مجگاؤں: بمبئی
- جناب شریف علی مُلّا ——— مجگاؤں: بمبئی

## ناراض نہ ہوں

• آپ کے حلقہ کی کوئی خبر، رپورٹ، تذکرہ، رحلت یا اسی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں۔ ہمارے باضابطہ نامہ نگار نہیں ہیں جو ہمیں خبریں پہنچائیں لہٰذا آپ ہی اپنی خبر کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر لکھ کر سپرد ڈاک کریں۔

(ادارہ)

## کرلا (رتناگری) میں ڈرائنگ کے مقابلے :

• مہاراشٹر کامگار منڈل شاخ مانڈوی رتناگری کی طرف سے کرلا اُردو بوائز اسکول میں ڈرائنگ کے مقابلے انعقاد پذیر ہوئے جن میں کرلا اُردو بوائز، جووے مراٹھی اور کرلا مراٹھی اسکول کے طلباء و طالبات نے حصّہ لیا تھا۔

تقریب کے آغاز میں مانڈوی کامگار کلیان کیندر کے منتظم اعلیٰ شری سی۔بی۔ متانے نے حاضرین کا استقبال کیا۔ کامگار کلیان آفیسر مدھوسودن جوشی نے چلائے جانے والے پروجیکٹ (منصوبہ جات) سے متعلق جانکاری دی۔ اور ضلع پبلسٹی آفیسر شری کاسیکر صاحب نے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اور ڈرائنگ کے مقابلوں میں کامیاب شدگان کو انعامات سے نوازا۔ اپنی صدارتی تقریر میں کرلا گروپ گرام پنچایت کے سرپنچ جناب کے۔ ایچ مجگاؤنکر نے کلیان کیندر کی طرف سے چلائے جانیوالے پروجیکٹ کو تعاون دینے کی یقین دلائی۔

تقریب کے آخر میں کرلا اُردو بوائز اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالمجید مجگاؤنکر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور تعاون دینے کا وعدہ فرمایا۔

بچوں کے ڈرائنگ مقابلوں میں کامیاب طلباء (طالبات جن کو انعامات سے نوازا گیا وہ حسب ذیل ہیں :

پہلا نمبر: معصور نورالدین مہسکر
(کرلا اُردو بوائز اسکول)

دوسرا نمبر: آصف جمال الدین مقادم
(کرلا اردو بوائز اسکول)

تیسرا نمبر: انکیت نانڈگاؤنکر
(کرلا مراٹھی اسکول)

چوتھا نمبر: منوج موہن پنچال
(جووے مراٹھی اسکول)

بطور ہمت افزائی انعامات :

- توفیق زکریا مقادم (کرلا اردو بوائز اسکول)
- سہیل معراج جامکر ( " " " " )
- صادق علی میاں مجگاؤنکر ( " " " )
- راکیش رویندر جوشی (کرلا مراٹھی اسکول)
- نریش ایشونت بھاٹکر ( " " )
- رشمی کیتن رویندر کیر (جووے مراٹھی اسکول)
- سندیپ مدھوکر پاٹل ( " " " )
- سائی پرساد سنیل بھونڈولکر ( " " " )
- منگیش پرکاش چاپڑے (کرلا مراٹھی اسکول)
- کرتی پربھاکر چوہان (جووے مراٹھی اسکول)

ممتحن کے طور پر شری شورام ڈھیپے (صدر مدرس، کرلا مراٹھی اسکول) شری اشوک ناچن کر (جووے مراٹھی اسکول)، محترمہ عزیزہ اسماعیل سولکر (کرلا اردو اسکول) محترم شوکت عبدالغفور قاضی (کرلا اردو اسکول) نے اپنے اپنے فرائض انجام دیئے۔

## جناب غلام پیش امام صدر انجمن کا تعلیمی دورہ (ضلع رائے گڈھ):

• انجمن اسلام جنجیرہ کے نومنتخب صدر جناب غلام محمد پیش امام نے اسکولوں کے معائنے اور طلباء میں تعلیمی رغبت پیدا کرنے کی غرض سے انجمن کے زیر اہتمام جاری ہائی اسکولوں اور جونیئر کالج کا دورہ کیا۔ غلام پیش امام کا تعلق مروڈ جنجیرہ سے ہے آپ علمی، ادبی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ انجمن اسلام جنجیرہ ایک فعال تعلیمی ادارہ ہے جس کے تحت ضلع رائے گڈھ میں، ہائی اسکول، جونیئر کالج، ٹیکنیکل اسکول اور طلبہ کل ایسے سولہ ادارے جاری ہیں۔ صدر انجمن کے اس دورے میں انجمن کے سکریٹری عبدالرحمٰن دفعدار، مشتاق دروزی، فاطمہ لقمان پٹھان، اور انجمن کے دیگر اراکین شامل تھے۔

مہسلہ حلقے کے صدر نظیر حسن قادری صاحب علالت کی وجہ سے اس دورے میں شریک نہیں ہوسکے۔ اس موقع پر مہسلہ انجمن اسکول میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں محمد شریف جوسوارے، چیئرمین انجمن اسکول مہسلہ اور غلام محمد پیش امام صاحب نے طلبہ کو خطاب کیا۔ بعد میں اسکول کے اساتذہ کی ایک خاص میٹنگ رکھی گئی، جس میں ان کی شکایتوں اور مسائل پر غور کیا گیا۔ ••

# رتناگری اور سندھودرگ

## اضلاع کے مسلم طلبہ کو وظیفے:

• کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۵/۱۹۹۴ء تعلیمی سال کیلئے درج بالا اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب روایت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبا زیل کے پتہ پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ جس پر ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو بھیجکر درخواست نامہ حاصل کریں۔

عرضیاں (درخواست نامے) وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۴ء ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں درجہ ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانیوالے۔

(۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی اداروں میں تعلیم پانے والے۔

(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانیوالے۔

(۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری و سندھودرگ ضلعوں کے جونیئر کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

**یادداشت:** ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عرضیاں داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں ۵۰۰ روپے اس طالب العلم کو دیئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہے۔۔۔

ایم ڈی مستری
سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری
بمبئی سب کمیٹی
۷۶۔ گرگاؤں روڈ۔ اوپیرا ہاؤس
بمبئی ۴۰۰۰۰۴

نقش کوکن

## مثنوی عکسِ کوکن کا اجرار

۹ر جولائی ۹۴ء کی شام
انجمن اسلام اکبر پیر بھائی (ایرکنڈیشن)
ہال میں کوکن کے کہنہ مشق شاعر
اختر راہی کی شعری تصنیف " مثنوی
عکسِ کوکن " کا اجرار اردو دنیا کی
برگزیدہ ہستی جناب علی سردار جعفری
کے ہاتھوں عمل میں آیا اردو کے بلند نقاد
جناب کالی داس گپتا رضا صدر نشین تھے۔
عکسِ کوکن پبلی کیشن کمیٹی
(جس کے اراکین نے اپنے ذاتی صرفہ سے
اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا) کی
دعوت پر شہر کی معزز ہستیاں اور
آسمان اردو کے روشن ستاروں سے
ہال بھر گیا تھا۔ کمیٹی کے رکن کیپٹن فقیر محمد
مستری نے حاضرین کا استقبال فرمایا
اور جناب علی ایم شمسی نے پبلیکیشن کمیٹی
کی رپورٹ پیش کی مہاراشٹر کالج بمبئی
کے سابق پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس جنتی
کی تقریر سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ جواں
فکر شاعر و ادیب جناب عبدالاحد ساز
اور اردو ہفت روزہ بلٹز کے مدیر
جناب ھارون رشید نے تصنیف اور
صاحبِ تصنیف پر اظہارِ خیال کیا۔
رسمِ اجرار کے فوراً بعد کمیٹی
کے بزرگ رکن جناب ایچ بی مقدم
نے جناب اختر راہی کی گلپوشی فرمائی۔
کمیٹی چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
نے اختر راہی کو ادبی شال پیش کی۔
اور مہمانِ خصوصی سردار جعفری کے
ہاتھوں شمسی صاحب نے صاحبِ کتاب
کو کیسہ زر پیش کیا جس میں پندرہ ہزار
روپے کا کراس چیک موجود تھا۔
جناب ہارون رشید نے کتاب
کے صوری حسن کی تعریف کرتے ہوئے
اسے بدیسی کتابوں کے مقابلہ کی کتاب
کہا تو سردار جعفری صاحب نے صاحبِ
کتاب کو کوکن کے قومی شاعر کا درجہ عطا کیا۔
برہانی کالج میں شعبۂ
اردو کی صدر محترمہ ڈاکٹر زہرہ موڈک
کی دلکش نظامت نے پروگرام میں
جان ڈال دی۔ کنوینر حمید سورتی صاحب
کے اظہارِ تشکر کے بعد پروگرام اختتام
پذیر ہوا۔
مثنوی عکسِ کوکن کی کتابت
و طباعت سے لے کر جشنِ اجرار کے انعقاد
و انصرام تک ساری کاروائی پروفیسر
قاسم امام صاحب کے تعاون کی رہینِ
منت ہے۔ خود صعوبتیں برداشت کیں
اور کمیٹی کا نام روشن کیا۔ جلسہ میں
انہوں نے حاضرین کی ضیافت کا بھی
خاصہ انتظام کیا تھا۔

••

## جرنلزم اسکالرشپ

یونائٹیڈ ماس میڈیا ایسوسی
ایشن جرنلزم میں داخلہ لینے والے طلبا،
و طالبات کو ۸۰۰ روپیہ ماہانہ اسکالر
شپ فراہم کرتا ہے ۹۵-۱۹۹۴ء کے
تعلیمی سال کیلئے ادارہ نے ۱۵ طلبا،
و طالبات کو اسکالر شپ دینے کا فیصلہ
کیا ہے۔ وہ طالبِ علم جو کسی یونیورسٹی
یا کسی تسلیم شدہ ادارہ کے صحافت
میں داخلہ لے چکے ہوں یا لینے والے
ہوں درج ذیل پتہ پر ۲۰ روپیہ
کا ڈرافٹ یا منی آرڈر " یونائٹیڈ
ماس میڈیا ایسوسی ایشن " کے نام بھیج
کر اسکالر شپ کے فارم حاصل کر سکتے
ہیں۔ درخواست جمع کرنے کی آخری
تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء ہے۔

ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس
(ایکزیکیوٹو ڈائرکٹر) یونائٹیڈ ماس میڈیا ایسوسی ایشن
۱۶۲۔ ذاکر باغ، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵
فون: ۶۳۵۱۵۷

## مضمون نویسی کا کل ہند مقابلہ

اٹامک انرجی کے شعبہ نے نیوکلیر
سائنس اور ٹیکنالوجی میں آل انڈیا مقابلہ
مضمون نویسی کا اہتمام کیا ہے۔ اس
مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبا،

انرجی آپشنس ان انڈیا۔ رول آف نیوکلیر پاور یا انپیکشنس آف ریڈیو، اسوٹوپس اور آیونائزنگ ریڈیشنس۔ اسٹیٹس ان انڈیا ان مضامین سے کسی دو کا انتخاب کر سکے ہیں۔ وہ طلباء جو گریجویشن کیلئے کسی انڈین یونیورسٹی یا انسٹی ٹیوشن میں باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مقابلہ کے مستحق ہیں۔ اس مقابلہ مضمون نویسی میں شرکت کی آخری تاریخ ۲۶ر اگست ہوگی۔

## نوجیون ہائی اسکول کی پیش رفت

دیکھتے دیکھتے نوجیون ہائی اسکول راجہ پور نے ربع صدی پوری کرلی اور اب سلور جوبلی منانے کے موقف میں ہے۔ کمیٹی کے صدر اور چیف ایگزیکیٹیو افسر جناب حاجی عثمان سیٹھ چوگلے اور جناب باوا صاحب قاضی جو عازمین حج بیت اللہ ہوئے تھے ان کے لوٹ آنے پر یہ پروگرام کیا جانے کی امید ہے ——— اسی کے ساتھ ہی نئی تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح بھی عمل میں آئیگا گرچہ کہ ضرورت کے پیش نظر نئے تعلیمی سال سے یعنی ۶ر جون ۹۴ء کو بچوں نے نئی عمارت میں درس لینا شروع کیا ہے۔

دوسری مسرت افزار خبر یہ ہے کہ اس ہائی اسکول میں جونیر کالج برائے آرٹس اور سائنس شروع کیا گیا ہے۔

شہر راجہ پور کے قرب و جوار کے وہ بچے جو حصول علم کے تو خواہش مند تھے مگر قیام و طعام کے مسائل سے دوچار ہوکر سلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ پاتے تھے انکی تکالیف کو مدنظر ایک "مسلم بورڈنگ" کا بھی انتظام کیا گیا ہے جہاں ہائی اسکول اور کالج کے بچے استفادہ کرسکتے ہیں ——— ••

## مسعود ظفر خان سرگردہ

وکٹوریا ہائی اسکول ماہم بمبئی کا طالب العلم مسعود ظفر خان سرگردہ متوطن پنہالجہ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری نے امسال ایس ایس سی امتحان میں تقریبًا ۷۱ فیصد نمبر حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی یہ ہونہار طالب العلم گرچہ کہ فی الوقت اپنے دادا جناب محمد علی خان کے سایۂ عاطفت میں رہتا ہے تاہم اس کی تعلیمی ترقی کے لئے اس کے والد جناب ظفر خان سرگردہ جو سینٹرل مارکیٹ پٹرول اسٹیشن دوحہ قطر میں منیجر ہیں انکی رہنمائی کو بڑا دخل ہے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے مسعود سرگردہ نے انجینیرنگ میں داخلہ لیا ہے ——— ••

## شہر بلرامپور میں ایک تعلیمی ادارے کا قیام

صوبہ اترپردیش کے مشہور ضلع گونڈہ میں شہر بلرامپور کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جہاں مسلم وکلاء اور دانشور حضرات کی اچھی خاصی تعداد پائی جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے یہاں کوئی ایسا عربی ادارہ نہیں جہاں کتاب و سنت کی صحیح تعلیم کا انتظام ہو حالانکہ یہی شہر بلرامپور ہے جہاں اس صدی کے بالکل اوائل میں محدث کبیر علامہ عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری مؤلف تحفۃ الاحوذی تشریف لائے اور ایک مدرسہ قائم کیا جو سنہ ۱۹[illegible]ء تک جاری رہا۔ بعد میں وہ گردش ایام کی نذر ہوگیا۔

کافی عرصے تک بڑی شدت کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کیجا رہی تھی کہ شرک و بدعت کے اس گڑھ میں توحید کا چراغ روشن کیا جائے لیکن بعض دشواریاں

ی وجہ سے اب تک یہ خواب شرمندۂ تعبیر
نہ ہو سکا تھا اب ذمہ داران المرکز الثقافی
الاسلامی بھیکم پور نے بلرامپور میں
جامعۃ الملک فیصل الاسلامیہ
کے نام سے ایک ادارہ قائم کر کے تعلیم و
تبلیغ کی شمع روشن کی ہے ویسے فی الحال
ادارہ کیلئے نو کمروں پر مشتمل دو عمارتیں
کرایہ پر بازار کے اندر ہی حاصل کر لی
گئی ہیں جس میں ۳۰ مئی ۱۹۹۴ء کو
مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے نائب
امیر جناب مولانا عبدالسلام رحمانی صاحب
اور جھنڈا نگر سے شائع ہونے والے "نور
توحید" کے ایڈیٹر مولانا عبدالمنان
سلفی صاحب کے ذریعہ باقاعدہ اس
کا افتتاحی و تعارفی پروگرام ہو کر ۳۱ مئی
۱۹۹۴ء کو تعلیم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
جامعہ میں عربی جماعت رابعہ تک
تعلیم اور طلبہ کے قیام و طعام کا مکمل
انتظام ہے۔ اصحاب ثروت حضرات
سے تعاون کی پُرخلوص گذارش ہے۔
درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
جامعۃ الملک فیصل الاسلامیہ
پرینیا تالاب۔ بلرامپور، ضلع گونڈہ،
یو پی۔ ۲۷۱۲۰۱

اردو پڑھئے، لکھئے، بولئے
اور دوسروں کو سکھائیے۔۔

# قطر میں عالمی مشاعرہ

دوحہ کی فعال ادبی تنظیم "مجلس
فروغ اردو ادب" قطر کے زیر اہتمام پہلا فقید
المثال خالص غیر تجارتی "عالمی مشاعرہ
۹۴ء جشن مختار" جمعرات ۲ رجون ۱۹۹۴ء
بمقام شیراٹن ہوٹل منعقد ہوا جس میں
ہندو پاک اور مشرق وسطی کے تقریباً
دو درجن شعراء نے شرکت کی۔
استقبالیہ مجلس کے چیف
آرگنائزر جناب جلیل احمد نظامی نے
فرمایا مجلس کے چیئرمین جناب محمد عتیق
صاحب نے آئندہ سال ہونیوالا عالمی
مشاعرہ ۱۹۹۵ء جشن کیفی کا اعلان کیا۔
بانی مجلس جناب ابن الحبیب احقر
(مصیب الرحمٰن) نے مجلس کا مختصر تعارف،
اظہار کارہائے ادبی خدمات کے ساتھ
معاونین، کارکنان مجلس، شعراء بالخصوص
سلیم جعفری صاحب کا شکریہ ادا کیا جن
کے تعاون سے یہ پروگرام عمل پذیر ہو سکا۔
جناب موسیٰ زینل موسیٰ (اسسٹنٹ
انڈر سکریٹری وزارت الاطلاعات و
ثقافت حکومت قطر) نے بطور صدر عالیجناب
ڈاکٹر عبدالعزیز الکواری (وزیر اطلاعات
و ثقافت حکومت قطر) کے نمائندہ کی
حیثیت سے شرکت کی۔ خاص کر ہندو
پاک کے سفراء کی شرکت باعث صد افتخار
سمجھی گئی۔
جناب موسیٰ زینل موسیٰ کے
بدست تقریباً تین سو صفحات کا مجلہ
"مشاعرہ ۹۴ء جشن مختار" کی رسم
اجراء ہوئی۔ جسے تمام سامعین و
شعراء میں تقسیم کیا گیا۔
مشاعرہ کی صدارت جناب کیفی
اعظمی نے کی اور مہمان خصوصی تھے
ماہنامہ "شمع" دہلی کے صحافی و
و مدیر اعلیٰ جناب یونس دہلوی۔
جناب سلیم جعفری (دبئی) نے نظامت
کی باگ ڈور سنبھالی۔ جن شعراء
نے اپنا اپنا کلام سنا کر داد تحسین وصول
کی وہ ہیں: کیفی اعظمی صاحب اعزاز۔
محشر بدایونی، خمار بارہ بنکوی، عاصی
کرنالی، جون ایلیا، ندا فاضلی، امجد
اسلام امجد، افتخار امام صدیقی، امیر
قزلباش، منظور ہاشمی، جوگا سنگھ
انور، تجیندر ادا، پاپولر میرٹھی،
انور جلال پوری، لیاقت علی عاصم،
طاہر فراز، قمر حیدر قمر (سعودیہ) ظہور
اسلام (دبئی) اور مقامی شعراء میں
جلیل احمد نظامی، خوشنود نخاری، فیروز
برہانپوری، رشید نیاز اور احمد علی سوز تھے۔
تقریباً بارہ سو سے زائد خواتین و حضرات نے نو بجے
شب تا پونے تین بجے صبح پوری توجہ سے شعراء کو
سنا انہیں داد تحسین سے نوازا۔
(نامہ نگار: قاف احمد)

# مبارکباد

## ڈاکٹر اے۔ آر۔ اُندرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج

## کے طالب علم

## فیصل یوسف راؤت

کو جو

### اُردو مضمون میں بمبئی بورڈ میں اوّل رہا

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی بمبئی بورڈ کے ایس ایس سی امتحان میں اردو مضمون (بطور ثانوی زبان) میں ہمارے ہائی اسکول کا طالبعلم اوّل رہا ـــــ امسال ہمیں بڑی مسرت اس بات پر بھی ہو رہی ہے کہ فیصل کی ابتدائی تعلیم اردو زبان میں نہیں ہوئی تھی ۱۹۹۱ء کے کویت کے انخلاء کے دوران بھارت آنے والے فیصل نے تین سال کے قلیل عرصے میں اردو سیکھ کر اردو میں ۸۵ فیصد نمبر حاصل کر کے بمبئی بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کر لی۔

ایک مضمون میں بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کرنے کی یہ لگاتار دوسری کامیابی اس اسکول کو ملی جو ایک گاؤں میں واقع ہے اور حکومت مہاراشٹر نے جسے تعلیمی اعتبار سے پچھڑا ہوا علاقہ بھی قرار دیا ہے۔ ہمیں تم پر ناز ہے فیصل!

ـــــــــــــــ پرنسپل و اسٹاف ممبران

ڈاکٹر اے۔ آر۔ اندرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج۔ بورلی پنچتن۔ تعلقہ شریوردھن۔ ضلع رائے گڈھ۔

## سفینہ :

" سفینہ " مسلم خواتین کی ایک سماجی اور اصلاحی تنظیم ہے جو اپریل ۱۹۹۳ء میں معرض وجود میں آئی ہے۔ مسلم خواتین کی ایک تنظیم قائم کرنے کا خیال بمبئی کے فسادات کے بعد مسلم لائرز فورم Muslim lawyer's Forum کو آیا ڈاکٹر صفیہ الکولوی اس کی صدر منتخب کی گئیں۔ انہوں نے اس ادارے کی بنیاد ڈالی اس کا نام تجویز کیا۔ ابتدائی کام شروع کیا۔ وہ ایک ممتاز ماہر تعلیم ہیں اور اعلیٰ شخصیت کی مالک بھی۔

" سفینہ " کے مقاصد میں خواتین میں تعلیم، سماجی بیداری، شہری فرائض اور حقوق سے آگاہی صحت اور حفظانِ صحت، صفائی اور جمالیاتی نکتہ نظر ہنر اور فن سکھانا، قانونی مشورے، نفسیاتی معاملات میں رہبری، خواتین میں گھر یلو جھگڑے اور خودکشی کو روکنا وغیرہ وغیرہ۔

خواتین سے درخواست ہے کہ وہ سفینہ کے ممبر بنیں : مزید معلومات فون: ۳۰۹۸۲۱۲ پر حاصل کریں۔۔ دنجمہ شیخ، مجگاؤں، بمبئی۔

## روہا کی کامیابی

روہا ضلع رائیگڑھ کے جے ایم راٹھی جونیئر کالج (انگلش میڈیم) کی طالبہ تزئین عبدالصمد زنجیر کرنے اس سال ایچ ایس سی کے امتحان میں اوّل نمبر سے کامیابی حاصل کی۔ اسے کل 78،33 فیصد نمبر ملے۔ یہ بات اس لئے بھی قابلِ فخر ہے کہ شہر۔۔۔ وہاں میں ایک مسلم طالبہ انگلش۔۔۔ میڈیم سے اوّل درجہ میں پاس ہوئی

## ڈاکٹر عزیز سماج وادی پارٹی میں شامل

۲۳ جون ۹۴ء کو سماج وادی پارٹی کے ایک سمّیلن میں ڈاکٹر ایم اے عزیز نے پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں پارٹی کے آل انڈیا سکریٹری شری رگھو ٹھاکر (ایم پی) اور کنوینر شری نندا (بہار حکومت کے وزیر) شریک تھے۔ شری رگھو ٹھاکر نے ڈاکٹر عزیز کے پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور انہیں بمبئی پردیش کا جنرل سکریٹری کا عہدہ تفویض کیا۔ خیال رہے کہ دو سال قبل ڈاکٹر عزیز نے جنتا دل سے اس لئے استعفیٰ دیدیا تھا کیونکہ بمبئی میئر الیکشن میں جنتا دل نے شیو سینا سے ساز باز کی تھی۔ ڈاکٹر عزیز نے اپنی تقریر میں ملائم سنگھ کو غیر جانب دار اور سیکولر رہنما کہا

## ماسٹر مظہر خان کی نمایاں کامیابی

داپولی ضلع رتناگری کے نامور وکیل روشن خان کے پوتے اور ڈاکٹر ابراہیم خان کے فرزند ماسٹر مظہر خان نے امسال بارہویں کے امتحان میں ۹۴ فیصد مارکس لے کر شاندار کامیابی حاصل کی۔ موصوف بمبئی کے روئیا کالج میں زیرِ تعلیم رہے آپ کی بہن مہر النساء گرانٹ میڈیکل کالج (جے جے ہسپتال) میں ایم بی بی ایس کے فائنل سال میں زیرِ تعلیم ہے۔ وکیل روشن خان صاحب جنہوں نے درس و تدریس سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا تھا اپنے فرزند ڈاکٹر ابراہیم خان کو زندگی کے عملی میدان میں کامیاب دیکھا اور اب پوتے پوتی کو بھی زیورِ علم سے آراستہ دیکھ رہے ہیں یہ ان کی نیک نفسی کا ثمرہ ہے۔ اللہ انہیں صحت و تندرستی عطا فرمائے۔۔

## ڈاکٹر موڈک کامیاب

• اضلاع کوکن کے گریجویٹ اسمبلی حلقہ کا چناؤ ۱۵ جون کو ہوا جس میں بے جے پی کے امیدوار ڈاکٹر اشوک موڈک بھاری ووٹوں سے کامیاب ہوئے۔ چھ امیدوار میدان میں تھے۔ اس حلقہ میں ضلع تھانہ (۱۵ ہزار ووٹرس) ضلع سندھودرگ (۲۲۸۵ ووٹرس) ضلع رتناگری (۲۸۲۳ ووٹرس)

اور ضلع رائے گڈھ (۶۲۸۶ ووٹرس) شامل ہیں. تقریباً ۱۵ ہزار گرتکویٹس ایسے ہیں جن کا ووٹرس کی حیثیت سے آج تک اندراج نہیں ہوا ہے. گذشتہ چناؤ میں یہاں سے بھاجپا کے وسنت پٹوردھن کامیاب ہوئے تھے انہوں نے کانگریس کے مشتاق انتولے کو شکست دی تھی. مشتاق انتولے کو رائے گڈھ، رتناگری اور سندھودرگ میں اکثریت حاصل ہوئی تھی مگر ضلع تھانہ کے ووٹروں نے پٹوردھن کی ڈوبتی نیا کو پار لگایا تھا۔

تھانہ کے کلکٹر شری اروند ریڈی نے بتایا کہ مجموعی طور پر ۶۸٫۹۱ فیصد ووٹنگ ہوئی. سندیافتہ ووٹروں کی کل تعداد ۲۷ ہزار ۵۳۴ ہے جن میں سے ۱۷ ہزار ۹۱۶ افراد نے ووٹ دیئے. سب سے زیادہ ووٹنگ ضلع رتناگری میں ہوئی۔ ۵۲٫۵۶، ضلع رائیگڈھ ۶۸٫۸۱ فیصد سندھودرگ میں ۶۹۴٫۰۷ فیصد اور ضلع تھانہ میں ۶۰٫۳۷ فیصد ووٹنگ ہوئی تھی۔ ••

## پناما میں مسلمان:

نئی دہلی (فانا) وسطیٰ امریکہ کے ملک پناما میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ڈھائی ہزار ہے جو مختلف مسائل سے دوچار ہیں اور وہ دنیا بھر کی مسلم تنظیموں اور انجمنوں سے یہ آس لگائے ہوئے ہیں کہ وہ ان کی مدد کے لئے آگے آئیں گی. بین الاقوامی اسلامی نیوز ایجنسی کے بموجب پناما کی مسلم کمیونٹی کو سر دست اسلامی لٹریچر، مبلغین اور دینی معلمین کی ضرورت ہے۔ واضح رہے ۱۹۳۸ء میں چرچ نے ایک قانون جاری کر کے پناما میں مسلمانوں کی آمد پر پابندی لگا دی تھی کیونکہ چرچ کو اسلام کے پھیلاؤ کا خدشہ تھا۔ رواں صدی کے دوران ہند نژاد اور لبنانی نژاد مسلمانوں نے دو مسجدیں تعمیر کرائیں. ملک میں دو اسلامی مراکز اور مدارس بھی قائم ہیں. لیکن یہ مسلمانوں کی جملہ ضروریات کی تکمیل کے لئے ناکافی ہے۔ ••

## سیّدہ تبسّم قادری کی کامیابی:

• داپولی ضلع رتناگری کے نیشنل اردو ہائی اسکول سے کامیاب ہونے والی یہ شاگردہ ہمیشہ نمایاں کامیابی حاصل کرتی رہی ہے ابھی اس نے S.S.C کلاس میں ۶۹٪ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور اس کا ارادہ آگے تعلیم جاری رکھنے کا ہے جس کے لئے وہ داپولی کے A.G. ہائی اسکول کے درجہ گیارہویں میں سائنس کیلئے داخلہ لے رہی ہیں۔ تبسّم حضرت قبلہ سید حسام الدین صاحب کردہ والے کی پوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے یونہی تعلیم کے میدان میں آگے بڑھائے۔ آمین •• "قادری برادران، کردہ"

## سائی میں سب پوسٹ آفس

• ساکنانِ سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ (جناب علی ایم شمسی کا وطن مالوف) کی مساعی جمیلہ سے ۵۲ سالہ برانچ پوسٹ آفس اب سب پوسٹ آفس میں تبدیل ہوگیا ہے جس کا افتتاح ۲۴ مئی ۹۴ء کو حلقہ کے معروف عامدار (رکن اسمبلی) شری اشوک سیٹھ صابلے کی صدارت میں سابق B.D.O تعلیم جناب حسین محمد قاسم سولکر کے ہاتھوں انجام پایا۔

اس پوسٹ آفس کے لئے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر جناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے اور جناب مشتاق انتولے صاحب کی کرمفرمائی اور رہنمائی کو بڑا دخل ہے اس پوسٹ آفس سے سائی کے قرب و جوار کے تقریباً ساٹھ مومنعات کو سہولت ہوگی۔ اس پروگرام میں رائیگڈھ محکمہ ڈاک کے افسر اعلیٰ جناب ایم اے مقدم اور مانگاؤں ڈیویژن کے انسپکٹر شری نمڈے بھی موجود تھے ••.......

# روشن ستارے

## تبریز احمد سکتے

### اردو میں اوّل:

• مارچ ۹۴ء ایس ایس سی امتحان میں شاد آدم ٹیکنیکل ہائی اسکول، بھیونڈی ضلع تھانہ کا طالب علم تبریز احمد اسماعیل سکتے نے مضمون اُردو میں ۹۲ مارکس حاصل کرکے پورے بمبئی ڈویژنل بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور بمبئی ڈویژنل بورڈ کی جانب سے مندرجہ ذیل چھ انعامات کا حقدار قرار پایا۔

(۱) مرحوم سید محمد یاسین پرائز
(۲) نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پرائز
(۳) کوکن مرکنٹائل بنک لمیٹیڈ پرائز
(۴) باندرہ ایجوکیشنل سوسائٹی پرائز
(۵) بزم نسواں مہاراشٹر پرائز
(۶) انجمن اسلام نجیرہ مرود پرائز۔

نیز اس ہونہار طالب علم نے مجموعی طور پر ۸۶ فیصد نمبر حاصل کئے اور اپنے ہائی اسکول میں سرفہرست رہا۔ ••

## حنا مومن کی نمایاں کامیابی:

• بھیونڈی کی حنا اسرار مومن نے سلوچنا سنگھانیا انگلش میڈیم ہائی اسکول میں امسال ایس ایس سی کے بمبئی بورڈ کے امتحان میں ۹۱ فیصد نمبر حاصل کئے۔ ••

## شاہین کریل:

• نیشنل اردو ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کلیان ضلع تھانہ کی طالبہ شاہین کریل نے فاؤنڈیشن کورس کے مضمون میں بورڈ میں ٹاپ کیا ہے ۷۷ مارکس ملے ہیں۔ ••

## فضیل محمد کی نمایاں کامیابی

• اورز ضلع رائیگڈھ کے فضیل محمد طیب ریتھار نے امسال S.S.C. امتحان میں ۸۸ فیصد نمبر حاصل کرکے امتیازی شان سے کامیابی حاصل کی۔ ••

## ناظر اعظمی:

• ای ایس انگلش اسکول نوڑیل کے مدرس جناب نوشاد احمد مونس اعظمی (معروف شاعر) ایم اے بی ایڈ کے فرزند ناظر نوشاد اعظمی نے ایس ایس سی امتحان میں ۸۲٫۷۱ فیصد نمبر حاصل کرکے اپنے والد محترم اور ہائی اسکول کا نام اونچا کیا ہے۔

اس ہائی اسکول کا نتیجہ ۸۶ فیصد رہا جس میں نصف تعداد میں بچے فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوئے۔ ••

## رضوان فڈ نائیک

• مارچ ۹۴ء کے ایچ ایس سی (بارہویں) کا نتیجہ ظاہر ہوا تو کولہا پور ڈویژن میں ضلع رتناگری کے ۹ طلبا میرٹ لسٹ میں آئے ان میں رضوان محمد خان فڈ نائیک ۶۷ء۹۰ فیصد نمبرات کے ساتھ سولہویں نمبر پر رہا البتہ رتناگری اور سندھو درگ دونوں ضلعوں میں اس کی پوزیشن اوّل رہی بلکہ شعبہ سائنس جس میں وہ زیر تعلیم تھا میرٹ لسٹ میں اس کا نمبر تیسرا تھا اسے ۵۴۴ نمبر ملے ہیں سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے یہ ہونہار طالب العلم الیکٹرونکس انجینیر بننے کا آرزو مند ہے۔

ضلع پریشد رتناگری میں محکمہ تعلیمات کے سبھاپتی جناب حسین خان فڈ نائیک اس کے عم محترم (چچا) ہیں۔۔

## فیصل یوسف راوت

• ڈاکٹر اے آر انڈرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج پنچتن پوری، ضلع رائے گڈھ کا طالب العلم فیصل یوسف راوت امسال ممبئی بورڈ کے ایس ایس سی امتحان میں اُردو مضمون (سیکنڈ لینگویج) میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ فیصل کی ابتدائی تعلیم اردو زبان میں نہیں ہوئی تھی ۱۹۹۱ء میں کویت کے انخلاء کے دوران وہ ہندوستان آیا اور تین سال کے قلیل عرصہ میں اس نے اردو میں وہ مہارت حاصل کی کہ ۸۵ نمبر پاکر بورڈ میں اردو (بطور ثانوی زبان) کے اوّل انعام پر قبضہ جمالیا۔

ایک مضمون میں بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے کی یہ لگاتار دوسری کامیابی اس اسکول کو ملی ہو ایک گاؤں میں واقع ہے جسے حکومت مہاراشٹر نے تعلیمی اعتبار سے پچھڑا ہوا علاقہ قرار دیا ہے

## مبینہ جوالے

• مہاراشٹر اُردو ہائی اسکول، کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری کی طالبہ مبینہ رفیق جولے نے امسال ایس ایس سی امتحان میں ۱۴ء۷۷ فیصد نمبرات کے ساتھ امتیازی کامیابی حاصل کی اور اپنے ہائی اسکول میں سرِ فہرست رہی اس ہونہار طالبہ نے ہائی اسکول کے پریلمنری امتحان میں ۸۵ فیصد نمبر حاصل کئے تھے۔

مس روبینہ امراض قلب کے ماہر معالج ڈاکٹر نظیر جولے کی بھتیجی اور پدم شری مرحوم کپتان فقیر محمد جولے کی پوتی ہیں۔۔

> "لوگوں سے کوئی بات انکی سمجھ سے بالاتر نہ کہو۔ کہو گے تو کسی نہ کسی کے لئے فتنہ بن جائے گی"
>
> (حضرت عبداللہ بن مسعود)

## افضل محمد عظیم ناخواہ

• امسال S.S.C کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ میں ٹیپل ہائی اسکول ممبرا کے ہونہار طالب علم افضل محمد عظیم ناخواہ بھی شامل ہیں، جنہیں S.S.C میں 75ء 75 فیصد نمبر ملے ہیں۔ افضل ناخواہ شہر رتناگری سے قریب موضع سٹر گاؤں کے باشندہ ہیں اللہ اس بچے کو علم کے میدان میں کامیابی عطا کرے (آمین)۔۔۔۔۔۔

## فوزیہ شنوارے

• آڑہ تعلقہ داپولی کے نوجوان سوشل ورکر جناب عبداللطیف شیخ حسن شنوارے کی صاحبزادی فوزیہ نے

نقشہ پر کرنے

نیشنل ہائی اسکول، داپولی سے ایس، ایس، سی، کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کر کے فرسٹ ایئر سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ آڑہ گاؤں کی یہ دوسری طالبہ ہے جس نے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا ——— ***

## انتقال کا بقیہ

## اسحاق عباس مقدم کی رحلت

• بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ کپتان (ہاربرنگ ماسٹر) اسحاق عباس مقدم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی جو اپنے فرزند کو سعودی عربیہ روانہ کرنے کے لیے بمبئی آئے تھے بیٹا تو رخصت ہو کر برسر روزگار ہو اگر اسحاق مقدم موٹ کر گاؤں نہیں جا سکے۔ ۲۳ رجولائی ۹۴ء کی شب میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے واشی نئی بمبئی میں جان بحق ہو گئے۔ ان کا جسد خاکی وطن لے جا کر سپرد خاک کیا گیا۔۔

## انور خان کی حادثاتی موت

پیوہ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب انور خان جو ابوظہبی میں برسر روزگار تھے ——— جولائی ۹۴ء کی شب میں ان کی رہائش گاہ کو آگ لگنے سے فوت ہو گئے۔ ان کا جسد خاکی بمبئی لا کر سپرد خاک کیا گیا۔۔

## ڈاکٹر مونس رضا کا انتقال

• دہلی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر مونس رضا ۱۹ رجولائی ۹۴ء کو بوسٹن (امریکہ) میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایک عرصہ سے علیل تھے۔

۶۹ سالہ ڈاکٹر مونس رضا غازیپور کے مشہور وکیل جناب بشیر حسین زیدی کے فرزند اور مشہور شاعر و ادیب راہی معصوم رضا کے بڑے بھائی تھے۔

دو سال قبل دہلی یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ سے سبکدوش ہونے کے بعد مرکزی حکومت نے انہیں ICCR کا ڈائریکٹر مقرر کیا تھا ——— ..

## عبدالرحیم ہرگے چل بسے

• جماعت المسلمین ورڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے نائب صدر اور گرام شکشن سمیتی کے سبھاپتی جناب عبدالرحیم عبداللہ ہرگے طویل علالت کے بعد ۱۲ رجولائی ۹۴ء کو انتقال کر گئے۔

(نو گل بھارتی)

## حسین احمد واگھو مرحوم:

جناب حسین علی صاحب واگھو متوطن راجہ پور کا ۶ رجون ۹۴ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

(مرسلہ: علی میاں کرنیکی)

The easy way
To keep your worries away
Save a little everyday
with
DEVELOPMENT CO-OPERATIVE
BANK LTD.
(A Scheduled Bank)
Central Administrative Office
204, Raheja Centre,
Nariman Point,
Bombay 400 021
A NETWORK OF 29 BRANCHES
SPREAD OVER IN MAHARASHTRA.
ANDHRA PRADESH AND GUJARAT
COMPUTERISED PERSONAL SERVICE
URBAN SCHEDULED BANK IN THE SERVICE
OF THE COMMON MAN

# ایس۔ ایس۔ سی ۱۹۹۴ کے نتائج

## آدرش ہائی اسکول کرجی ضلع رتناگیری :

• کل ۳۶ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جن میں ۳۰ طلبہ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس طرح اسکول کا مجموعی نتیجہ ۸۳٫۳۳ فی صد رہا۔ ماسٹر شاہنواز حسین کھوت ہ نے ۸۱ فی صد نمبر حاصل کرکے اسکول میں اوّل پوزیشن حاصل کرلی۔۔

## بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری :

• اس اسکول نے اپنی گزشتہ سنہری روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی ایس ایس سی بورڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

۴۷ طلبا امتحان میں شریک ہوئے جن میں ۴۶ طلبہ نے کامیابی حاصل کی۔ اسکول کا نتیجہ ۹۷٫۸۷ فیصد رہا۔ ایک نے امتیازی درجہ میں، ۱۴ اوّل درجہ میں، اور ۲ سوّم درجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ اس اسکول کا طالب علم عارف اسمٰعیل مرکر ۸۵٪ ۹۷٫ فیصد مارکس حاصل کرکے سرِفہرست رہا۔۔

## ای، ایس، انگلش اسکول، لوئر نوڑبل، ضلع رائے گڈھ :

• مارچ ۱۹۹۴ء کے ایس ایس سی امتحان میں۔ ای، ایس، انگلش اسکول لوئر نوڑبل سے ۶۳ امیدوار شریک ہوئے تھے جن میں ۵۴ امیدوار کامیاب ہوئے۔ اور ہائی اسکول کا نتیجہ ۸۶ فیصد رہا۔ ۵۴ کامیاب امیدواروں میں تین کو امتیازی درجہ حاصل ہوا ہے ۲۶ امیدوار درجہ اول میں کامیاب ہوئے اور بقیہ ۲۵ امیدوار درجہ دوم میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کسی بھی امیدوار کو درجۂ سوم حاصل نہیں ہوا ہے۔ اسکول میں آنے والے تین امیدوار کی تفصیل ذیل کے مطابق ہے :

اوّل مقام : ہاشم عبداللہ شیخناگ : حاصل کردہ نمبر : $\frac{589}{700}$ = فی صد ۸۴٫۱۴۔

دوّم مقام : ناظر نوشاد اعظمی۔ حاصل کردہ نمبر : $\frac{579}{700}$ = فی صد ۸۲٫۷۱ -

سوّم مقام : مس تنظیم فقیہ غلام احمد خطیب۔ حاصل کردہ نمبر $\frac{565}{700}$ = ۸۰٫۷۱ فیصد ..

## واگھیورے اردو ہائی اسکول، ضلع رتناگری :

• ۱۵ طلبا میں سے ۱۲ طلبہ کامیاب ہوئے۔ اس طرح نتیجہ ۸۰٪ فیصد رہا۔ الوارے کلیم احمد نے ۷۶٫۱۴٪ نمبر حاصل کرکے امتیازی درجہ میں کامیابی حاصل کی۔ چار طلباء فرسٹ کلاس میں، ۴ طلباء سکینڈ کلاس میں اور تین طلباء پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ فرسٹ کلاس میں پاس ہونے والے طلباء کے نام اس طرح ہیں :

(۱) گوبھٹے سمیر محی الدین : ٪ ۶۶٫۰
(۲) بغدادی اسمار محمد صالح : ٪ ۶۱٫۸۵
(۳) رونانے بلال حسن : ٪ ۶۱٫۱۴
(۴) الوارے اقبال عبدالکریم : ٪ ۶۱٫۰

## انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شری وردھن :

• امسال مذکورہ [illegible] کالج کا بارہویں آرٹس کا نتیجہ ۶۳ فی صد رہا۔ نیز ایس ایس سی کا نتیجہ ۶۳٫۵ فی صد رہا۔ جو [illegible] کیلئے [illegible] رزلٹ ہے۔ ذیل کی دس طالبات نے اول درجے میں کامیابی حاصل کی :

مس ذکیہ میلانا احسان اللہ بردڈ نے ۸۵٫۷۱٪ نمبرات کے ساتھ اول نمبر اور مس آسیہ رفیق خطیب نے ۲۸٫۷۱٪ نمبرات

سے کر دوسرا انعام پایا۔ اکبری غلام محی الدین ٹھانگے (۸۵٫۶۷٪) شاذیہ سید مشتاق قادری (۷۱٫۶۵٪) قیصری عبدالمجید مجاور (۴۲٫۶۲٪) زینت عباس پٹھان (۴۲٫۶۲٪) غزالہ عبدالغفور قاضی (۷۵٫۶۰٪) تحسین محمد حنیف کھمکر (۲۸٫۶۰٪) فرحین عبدالرحیم قاضی (۱۴٫۶۰٪) اور انجم اسمٰعیل نارکر (۶۰٪)

اسکول ہٰذا کا پارلیمانی انتخاب ۲ جولائی ۹۴ء کو ہوا۔ جس میں نجمہ اقبال آرائی (اسپیکر) عنبرین اقبال آرائی (نائب اسپیکر) سیمین محمد صاحب آرائی (جنرل سکریٹری) آمنہ عطاء اللہ مہاڈی (جوائنٹ سکریٹری) اور نجیب پاؤسکر (گیدرنگ سکریٹری) اکثریتی ووٹوں سے چُنے گئے۔۔ (المرسل: خلیل احمد)

## جرمن پرکار ہائی اسکول، بانکوٹ:

• ادارہ ھذا کا رزلٹ ۷۸٫۱۲٪ رہا۔ طالبہ منیرہ ذوالفقار احمد اعظمی ۸۱٪ مارکس حاصل کرکے اسکول میں فرسٹ اور منڈنگڑھ سینٹر میں تیسری آئی۔ عائشہ یوسف سنگے ۵۷٫۶۷٪ مارکس حاصل کرکے اسکول میں سیکنڈ اور مُلّا سمیر حسین ۷۱٫۶۲٪ مارکس حاصل کرتے ہوئے تھرڈ آئے۔ ۱، ڈسٹنکشن ۳، فرسٹ کلاس ۱۲، سیکنڈ کلاس اور ۹ پاس کلاس میں پاس ہوئے۔ اسکول ہٰذا کی قابلِ ذکر کامرانی یہ ہے کہ منڈنگڑھ سینٹر میں رزلٹ کے اعتبار سے اوّل ہے۔۔

## نیشنل ہائی اسکول، لاٹون، ضلع رتناگری۔

• ادارہ ہٰذا نے ۱۹۸۲ء کے بعد کے تمام تاریخ کا ریکارڈ توڑ کر ۶۲٫۲۸ فی صد کے ساتھ شاندار کامیابی حاصل کی۔ ۱۴ طلباء میں سے ۹ کامیاب ہوئے۔ جن میں ۲ فرسٹ کلاس اور باقی ماندہ سکنڈ کلاس میں پاس ہوئے۔ نوشاد علی خان دیشمکھ ۷۱ فی صد اور احمد ابن حشمت علی مقادم ۶۹ فی صد مارکس حاصل کرکے اسکول میں پہلے اور دوسرے نمبر پر رہے۔ جناب قمر اعظمی قریشی گزشتہ جولائی سے اس اسکول کے ہیڈ ماسٹر منتخب ہوئے۔ اور یہ انکی کارکردگی کا پہلا نتیجہ ہے لہٰذا قمر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ باذوق انتظامیہ کمیٹی کے زیرِ نگرانی اس اسکول کی ترقی کا دور اب شروع ہو رہا ہے۔ خدا منڈنگڑھ تعلقہ کے اس اولین ہائی اسکول کی دن دونی ترقی کرے اور اس کا سہرا قمر صاحب کے سر ہے۔ اسکول کی بنیاد یعنی ۱۹۶۲ء سے آج تک پہلی بار گاؤں اور قریب وجوار کے علم دوست حضرات نے اسکول میں اوّل آنیوالے اور مضامین میں اوّل آنے والے طالب العلم کو کل ۲۱ انعامات رکھے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان انعامات کا نتیجہ بہتر ہونے کی شاید یہی وجہ ہو۔ ان ۲۱ انعاموں میں سے تقریباً ۱۵ انعامات نوشاد دیشمکھ اور احمد مقادم نے حاصل کئے ہیں۔۔

(مرسلہ: عبداللہ فلیے، صدر مدرس سارنگ)

## ماڈرن اردو ہائی اسکول کوندیورہ

• ماڈرن اردو ہائی اسکول کوندیورہ تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری سے ۷ بچے پاس ہوئے۔ ادارہ ہٰذا کی کامیابی کا فیصد ۵۴ رہا۔ ترنم ریاض خطیب نے ۵۸ فیصد نمبر کے ساتھ اوّل مقام حاصل کیا۔ تمنّا امتیاز خطیب کو ۵۶ فیصد مارکس ملے وہ دوسرے نمبر رہی اور راحیلہ زین الدین شیکاسن ۵۵ فیصد نمبر پاکر تیسرے نمبر پر آئی۔

دیگر کامیاب طلباء کے نام اس طرح ہیں: سعید داؤد شیکاسن، الماس محمد علی واگلے، ناظمہ عبداللہ مادرے اور نواز موسیٰ کاپڑی۔۔

## لٹل اسٹار انگلش اسکول، چراغ نگر، گھاٹکوپر۔

• اسکول ھٰذا سے ۴۳ بچے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ ۴۳ نے کامیابی حاصل کرلی جن میں درجۂ اول میں ۱۵، درجہ دوم میں ۱۴ اور ۴ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے.......••

## نوجیون ہائی اسکول راجہ پور ضلع رتناگری ۔

• ادارہ ھٰذا کا امسال کامیابی کا فیصد ۷۷ رہا۔ بیش تر بچے درجہ اول میں کامیاب ہوئے۔ تین بچوں نے امتیازی کامیابی حاصل کی جن میں وحید ملّا ۷۶ فیصد، فرزانہ قاضی ۷۳ فیصد اور جناب اسرار احمد صاحب (صدر مدرس) کی صاحبزادی ثمینہ سید نے ۷۰ فیصد نمبر حاصل کیے۔۔۔••

## انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، روہا، ضلع رائے گڈھ

• ادارہ ھٰذا کی پہلی بیچ امسال شریکِ امتحان ہوئی۔ ۳۷ میں سے ۳۵ نے کامیابی حاصل کی اس طرح ادارہ کی کامیابی کا فیصد ۹۴ء۵۹ رہا۔ ایک ڈسٹنکشن، اور ۹ فرسٹ کلاس، ۲۳ سکنڈ کلاس اور ۲ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔

نقش، کوکنے

طالبہ آصفہ محمد پردیسی نے ۷۱ء۶۶ فیصد نمبرات کے ساتھ اول نمبر حاصل کیا، نبیلہ حنیف دبیر نے ۷۱ فیصد مارکس لے کر دوسرا نمبر پایا تو رشیدہ عثمان ٹلکے سوم نمبر پر آئی••

## مہاراشٹر اُردو ہائی اسکول، کرڑوئی، ضلع رتناگری:

• کل ۳۳ طلبہ شاملِ امتحان ہوئے ۲ نے امتیازی درجہ ۶ نے اول درجہ ۲۲ طلبہ نے دوم درجہ جب کہ ۲ طلبہ نے پاس درجہ حاصل کیا۔

اس طرح مجموعی نتیجہ ۹۷ فیصد رہا۔

ہونہار متعلم میں طالبہ مبینہ رفیق احمد چوگلے نے ۷۷ء۱۴ فی صد نمبرات حاصل کرکے اوّل رہیں۔ اقبال محبوب ملّا ۷۷ فی صد نمبرات حاصل کرکے دوم نمبر پر رہے۔ فیاض اسمٰعیل کونڈیکر نے ۷۱ء۳۶ نمبرات کے ساتھ سوم نمبر حاصل کیا۔

اس نتیجہ کی خاص پہچان سوشل سائنس کے نمبرات ہیں۔ طالب العلم عبدالرزاق محمد کھانگے نے ۹۲ نمبرات حاصل کرکے سب کو خوش کردیا۔ لہٰذا مضمون کے اساتذہ جناب سراج احمد مومن اور جناب اے۔ ڈی بھاکنے نے طالبعلم کو ۱۰۰ روپے بطور انعام پیش کیے۔ اس نتیجہ پر خاص و عام میں خوشی کا اظہار کیا گیا۔۔۔

## فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول برائے طلبہ، جوگیشوری، ممبئی۔

• مارچ ۱۹۹۴ء کا نتیجہ ۷۵ فیصد رہا۔ کل ۱۰۴ طلبہ امتحان میں شریک تھے۔ جس میں ۱۱ طلبا نے امتیازی درجہ ۱۸ طلبہ فرسٹ کلاس میں، ۴۳ طلبہ سکنڈ کلاس میں اور ۵ طلبہ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے طلبہ اور طالبات کی دونوں اسکولوں میں اوّل آنیوالے ہونہار طالب علم شیخ ظفر اقبال نے سب سے زیادہ ۸۹ فیصد مارکس حاصل کیے۔ دوم آنے والے طالب علم پٹیل ضمیر احمد نے ۸۳ فیصد اور سوم آنے والے طالب العلم مقبول حسین خواجہ حسین نے ۸۱ء۴۲ فیصد مارکس حاصل کیے۔۔۔ ••

## نیشنل اردو ہائی اسکول، تلوجہ ضلع رائے گڈھ

• ادارہ ھٰذا کا امسال ایس ایس سی کا نتیجہ ۵۲ فیصد رہا اگرچہ مجموعی طور پر یہ رزلٹ اوسط درجے کا ہی کہا جائے گا بہت سے بچوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی اس کے علاوہ پہلی مرتبہ طالبات نے بھی حصہ لیا اور کامیابی حاصل کی۔ پانچ طلبہ فرسٹ ڈیویژن میں آئے:

(۱) ملیل فاروق غلام محمد ۶۵ فی صد۔
(۲) خان سعدیہ نسرین اعجاز ۶۳ء۴۷ فی صد۔
(۳) خان سلمان عبدالرحمٰن ۶۲ فی صد
(۴) خان عمار عبدالرحمٰن ۶۰ء۴۳ فیصد
(۵) پٹیل انیسہ محمد اسلم ۶۰ فی صد

## ملت ہائی اسکول، مہرون، جلگاؤں :

• ملت ہائی اسکول مہرون کا ۹۲ فیصد نتیجہ رہا۔ صبا آفرین ضیاءالدین شیخ نے ۸۴٫۷۱ فیصد مارکس حاصل کرکے اوّل پوزیشن، تسنیم کوثر نثار احمد نے ۸۲٫۲۸ فیصد مارکس حاصل کرکے دوم اور شریف سرفراز خان ۸۱٫۴۲ فیصد مارکس حاصل کرکے سوم پوزیشن حاصل کی۔ ••

## نوبوگس انگلش ہائی اسکول مہاڈ :

• ادارہ ہٰذا جس کے صدر ڈاکٹر اے اے دیشمکھ ہیں اس ادارہ کے چار طلبا نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

(۱) نسرین عبدالرحیم بھارے ۸۶ فیصد۔
(۲) تنظیم غلام احمد خطیب ۸۱ فی صد۔
(۳) فرحین اسلم خان دیشمکھ ۸۰ فیصد۔
(۴) تزئین اسماعیل خطیب ۷۵ فی صد۔

## اے کے آئی اردو ہائی اسکول، پنہالجہ تعلقہ کھیڈ (رتناگری)

• ادارہ ہٰذا کا نتیجہ ۹۰٫۶۹ فیصد رہا۔ گیارہ بچے شریک امتحان ہوئے تھے جن میں ۱۰ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ان میں ۳ درجۂ اول میں ۶ درجۂ دوم میں اور ایک پاس کلاس میں کامیاب ہوا۔

اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنیوالے طلبہ کے نام اس طرح ہیں :

(۱) ذوالفقار یوسف خان سرگروہ ۶۷٫۵ فیصد
(۲) مبین ہارون چھکولے ۶۳ فی صد۔
(۳) نزہت حنیف خان سرگروہ ۶۲ فیصد ••

## عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ ضلع تھانہ :

• اس ادارہ کا نتیجہ ۸۸٫۸۸ فی صد رہا۔ کل ۶۳ طالبات نے امتحان میں شرکت کی۔ اردو، سائنس اور سوشل سائنس کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ ۵ طالبات نے امتیازی نمبرات حاصل کئے۔ ۱۵ طالبات نے اوّل درجہ میں اور بقیہ ۳۶ طالبات نے درجہ دوم میں کامیابی حاصل کی۔ مندرجہ ذیل طالبات نے اسکول میں اوّل، دوم اور سوّم پوزیشن حاصل کی :

۱۔ میرکر شاذیہ نذیر ٪ ۷۹٫۴۲
۲۔ کھوت نزہت محمد صالح ٪ ۷۹٫۱۴
۳۔ شیخ سمیرہ عبدالصمد ٪ ۷۷ ••

## نیشنل ہائی اسکول، ہرنئی ضلع رتناگری :

• ادارہ ھٰذا سے ۲۱ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے ۱۸ کامیاب ہوئے۔ اس طرح نتیجہ ۸۶ فیصد رہا۔ امسال پہلی بار عربی اور مراٹھی کمپوزٹ مضامین کے ساتھ بچوں نے امتحان دیا تھا جس کا نتیجہ صد فیصد کامیابی میں نکلا۔ اردو، سائنس میتھس اور سوشل اسٹڈیز کا نتیجہ بھی صد فیصد ہے البتہ انگریزی کا نتیجہ ۸۶ فیصد رہا۔

اعجاز اسحٰق پٹھان ۷۵ فیصد مارکس کے ساتھ اوّل، مختار احمد یوسف ہنیر کر ۶۸ فیصد نمبر پاکر دوم اور فیاض عبداللہ قاضی سوم آیا جسے ۶۶ فیصد مارکس ملے۔ درجہ اوّل میں ۷ درجہ دوم میں ۸ اور پاس کلاس میں تین طلبہ کامیاب ہوئے ہیں ••

## حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالستہ، چپلون ضلع رتناگری :

• ادارہ ھٰذا سے ۳۶ طلبہ و طالبات شریک امتحان ہوئیں ۳۳ نے کامیابی حاصل کی اور نتیجہ ۹۱٫۶۶ فی صد رہا۔ کامیاب ہونے والوں میں ۳ امتیازی نمبروں سے، پندرہ (۱۵) فرسٹ کلاس میں، ۱۴ سیکنڈ کلاس میں اور صرف ایک پاس کلاس میں کامیاب ہوا۔

مبین غلام محی الدین پرکار ۸۵٫۱۴ فیصد نمبر حاصل کرکے سرفہرست رہا۔ اس ہونہار طالب العلم نے سائنس میں ۱۴۰، میتھس میں ۱۴۰، انگریزی میں ۱۸۶ اسی طرح سوشل سائنس میں بھی ۸۶ نمبر حاصل کئے۔

دوسرے نمبر پر ذوالفقار علی عبدالوہاب پرکار آیا جنھیں ۷۹٫۵۷ فیصد

نمبر حاصل کئے۔ تیسرے نمبر پر طالبہ تبسم نظیر مقادم رہی اسے ۷۵٫۱۴ فیصد نمبر ملے ہیں۔

## مہسلہ اور اطراف کی اسکولوں کے نتائج:

• امسال ضلع رائے گڈھ میں مہسلہ اور اطراف کی اردو اسکولوں میں ایس ایس سی کے نتائج اس طرح رہے۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۲۷ فیصد رہا۔ صبیحہ عبدالغفور ہسپائل نے ۸۴ فیصد مارکس حاصل کر کے مہسلہ سینٹر میں اوّل مقام حاصل کیا اسی طرح بارہویں سائنس کا نتیجہ ۵۹ فیصد رہا۔

بارہویں میں وسیم حجوانے نے ۶۵ فیصد مارکس حاصل کر کے کالج میں اول مقام حاصل کیا۔ انجمن اسلام جونیئر کالج شریوردھن آرٹس کا نتیجہ ۶۲ فیصد رہا۔ اس کے علاوہ ایس ایس ہائی اسکول اور جونیئر کالج مور بہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رتناگری کا بالترتیب ۵۲ اور ۴۲ فیصد رہا۔ دسویں میں الماس باسط خان ۸۴ فیصد مارکس اور بارہویں میں رخسانہ راؤت نے ۷۹ فیصد مارکس حاصل کیا۔ مولانا آزاد ہائی اسکول پالگولی ایس ایس سی کا نتیجہ گذشتہ سال سے کم رہا۔ ۱۷ طلبہ میں سے چار ہی کامیاب ہوئے۔

## پرنسپل رضیہ نظام الدین احمد سیرت میموریل لیکچر:

• مسز زکیہ خطیب کی زیر صدارت بزم نسواں مہاراشٹر کی منعقدہ میٹنگ ۱۵ جولائی ۹۴ء میں پرنسپل مسز رضیہ نظام الدین احمد کے سانحۂ ارتحال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا اور دعا کی گئی کہ خدا مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز مسز رضیہ کی یاد کو برقرار رکھنے کے لئے رسول اکرمؐ کی ذات والاصفات سے ان کے والہانہ جذبۂ عقیدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ طے کیا گیا کہ بزم اپنے صرفے سے ہر سال "سیرۃ میموریل لیکچر برائے خواتین" کا اہتمام کرے گی اور کسی نامی مقرر خاتون کو سیرت النبیؐ پر بولنے کیلئے مدعو کرے گی۔ اس سلسلے کے پہلے افتتاحی لیکچر کے لئے بزم نے پرنسپل مسز رشیدہ قاضی کا نام تجویز کیا ہے۔ جلسۂ سیرت کا انعقاد انشاءاللہ ماہ اگست / ستمبر میں ہوگا۔

(بزم نسوانِ مہاراشٹر۔ بمبئی ۸)

نقش کوکن کے خریدار بنئے
اور
اپنے احباب و متعلقین کو بطور تحفہ عطا کیجئے۔

## انگلستان کی تازہ خبریں

(۱) ۲۳ جون ۹۴ء ۲۶ جون تک دارالعلوم ڈیوسبری انگلینڈ میں عالمی اجتماع بحسن و خوبی انجام پایا اس میں تقریباً پچاس ہزار لوگوں نے شرکت کی۔

(۲) خلافت کانفرنس ۱۹۲۳ء کے بعد پہلی مرتبہ ۷ اگست ۹۴ء کو برمنگھم میں ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں دنیا کے ممتاز علماء قائدین و اکابرین حصہ لیں گے۔

(نامہ نگار: ابراھیم بغدادی (انگلینڈ)

## N.K.T.F کے حلقۂ عمل میں توسیع

نقش کوکن نے پچھلے سال سے بمبئی شہر اور اس کے مضافات کے اردو ہائی اسکول کو اپنے حلقۂ عمل میں شامل کیا ہے اور اب کوکن کے اردو پرائمری اسکولوں کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ ضلع پریشد کے دفاتر سے اردو اسکولوں کی فہرست حاصل کی گئی ہے اور مجمدار جونیئر کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحد صاحب کی اس سلسلہ میں خدمات حاصل کی ہیں۔

تفصیلات اگلے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

# انتقالِ پُرملال

## ڈاکٹر عبدالرزاق شیخ مرحوم

• گوا مسلم ایسوسی ایشن (دہلی) کے صدر جناب عبدالرزاق شیخ ۳ ؍جولائی ۹۴ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم نہایت خوش مزاج رہبر تھے۔ ..

## حسن میاں خانزادہ کو صدمہ

• دیرینہ نقش نواز جناب حسن میاں خانزادہ کی خوشدامن اور بانیٔ انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ سیدی ظفر شیخانی مرحوم کی اہلیہ ۱۱؍مئی ۹۴ء کو مروڈ میں بعمر ۹۸ سال رحلت فرما گئیں۔ ..

## شوکت گاڈنکر کو صدمہ

• کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک بمبئی کے ایک اعلیٰ افسر جناب شوکت گاڈنکر کی والدہ حمیدہ حبیب خان گاڈنکر کا ۱۲؍جولائی ۹۴ء کو ان کے وطن پوئنگڑھ ضلع رتناگیری میں ضعیف العمری کے عالم میں انتقال ہو گیا۔ ..

## مراد علی لوکھنڈے کو صدمہ

• ۲۵ جون ۹۴ء کو جامع مسجد ڈیڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کے پیش امام جناب مراد علی شیخ محمد لوکھنڈے کے چھوٹے بچوں میں سے محمد کا مختصر سی علالت کے بعد بمبئی میں (جہاں وہ زیر علاج رہا) انتقال ہو گیا۔ ..

(نامہ نگار: محمود مظہر قاضی)

## عائشہ بی جعفر کا انتقال

• ۵ ؍جولائی ۹۴ء کو موربہ ضلع رائے گڑھ میں محترمہ عائشہ بی محمود جعفر کا مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

(مرسلہ: انور موربوی)

## کیپٹن رزاق بھوبنل کا انتقال

• کیپٹن عبدالمجید بھوبنل کے والد کیپٹن عبدالرزاق اسماعیل بھوبنل متوطن سیطوڑہ ضلع رتناگری کا ۲۷ مارچ ۹۴ء کو انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے ہندوستانی بحریہ (R.I.N) میں اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا اور ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے کیپٹن بن کر سندھیا کمپنی سے سبکدوش ہوئے۔ پسماندگان میں کیپٹن عبدالمجید اپنے والد کے نقشِ قدم پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ لائف ممبر تھے۔ درد مند دل رکھتے تھے۔ افسوس کہ ان کے انتقال کی خبر ہمیں بہت تاخیر سے ملی۔ ..

## مسز رضیہ احمد کا انتقال

• انجمن خیرالاسلام جونیئر کالج آف ایجوکیشن کی سابق پرنسپل و مشہور سماجی کارکن مسز رضیہ احمد کا گذشتہ مہینہ انتقال ہو گیا۔

محترمہ رضیہ احمد نے اپنے کیریئر کی شروعات گورنمنٹ کالج آف آرٹس اینڈ سائنس اورنگ آباد میں اکنامکس کی لیکچرار کی حیثیت سے کی تھی۔ جون ۷۳ء سے اگست ۸۸ء میں سبکدوش ہونے تک مرحومہ لے کے آئی کالج آف ایجوکیشن کرلا کی پرنسپل رہیں۔

مسلم خواتین اور بچوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کی غرض سے ہر سال عظیم الشان پیمانہ پر خواتین کے لئے عید میلاد کی تقریب کا انعقاد مرحومہ کا معمول تھا۔ جلسہ المالطیفی ہال صابو صدیق ٹیکنیکل اسکول بمبئی ۸ میں منعقد ہوتا تھا جس میں شہر کی معزز خواتین کثیر تعداد میں شریک ہوتی تھیں۔ ..

بقیہ صفحہ [illegible] پر

اشاعت کا ۳۰واں سال

ماہنامہ اردو/انگلش

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۹ | ستمبر ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری/مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیرٹکر (دبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سینقوے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)
مختار مرود ڈکر (دارالسلام)

رہنما گری: آئی/وائی سولکر عبدالمجید دائی/جگاڈنکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ـ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲/اے نواگر نیرڈ اکیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم ستمبر ۹۴ء

کتابت: فیض احمد، جاوید ندیم، زبیر احمد

اس ماہ کے

## نقوش

اپنے ہاتھوں سے سُلایا ہے تجھے زیرِ زمیں — موت کا تیری نہیں اب بھی مگر دل کو یقیں

## آٹھویں برسی پر خراجِ عقیدت

وہ ایک عورت تھی ،
پیکر لطافتوں کا
وہ ایک بیوی تھی ،
ایک دیوی ــــ وفا کا پیکر
وہ خُلق و ایثار تھی مجسّم
وہ مہر و اخلاص تھی سراسر
وہ پاک دامن، فرشتہ سیرت
شعار خدمت، مزاج اطاعت
محبت اُس کے لئے عبادت
عنایتِ بے حساب تھی وہ
رفاقتوں کی کتاب تھی وہ
وہ اپنی چاہت کو ،
اپنی عظمت کو ،
اپنی سطوت کو ،
رکھ کے قدموں پہ اپنے شوہر کے
سرفرازی کا تاج پہنے
بلند تر تھی زمانے بھر سے
ایک دولت تھی

اُس کی نظروں میں
جیسے دونوں جہاں سے افضل
وہ ایک بیوی تھی ،
ایک دیوی ــــ وفا کا پیکر
وہ ایک ماں تھی ،
محبتوں کا اتاہ ساگر
وہ اپنے بچوں کی ناز بردار
مامتا کا اُمنڈتا دریا
وہ شفقتوں کا لطیف سایہ
وہ اپنی ہستی مٹا کے ،
بچوں کی زندگی کو بنانے والی
سب آفتوں سے بچانے والی
ہزار سیلِ غم و الم ہوں
کبھی نہ دیکھا اُسے ہراساں
پہاڑ بن کر وہ روکتی تھی ،
ہر ایک آندھی ہر ایک طوفان ،
خلوص، شفقت، رفاقت، الفت
مسرتوں کی تمام دولت ،

زبیدہ محمد شفیق موڑکر
وفات ۲۱ ستمبر ۸۶ء

جو اُس کے دامن میں تھا
وہ سب کچھ ،
لُٹا دیا راہِ زندگی میں
گزر گئی بزمِ آب و گِل سے وہ فاتحانہ
وہ ایک عورت ــــ جو کل حقیقت تھی
ایک خوابِ بہار ہے اب
وہ نُور بن کر بکھر چکی ہے
وہ یاد بن کر
دلوں کی دُنیا میں بس گئی ہے
وہ روح بن کر نہ جانے
کن رفعتوں میں پرواز کر رہی ہے

سوگواران :- محمد شفیق ــــ اسلم ، اسماء ، ندیم ، فردوس ۔

پانچویں قسط

# حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا

# کعبہ کا کعبہ ڈھانے کا عیسائی منصوبہ

از: محمد سعید علی ٹولکر۔ (دبئی)

"اے رسولؐ آپ کے رب کی جانب سے آپؐ پر جو نازل ہوا ہے (قرآن) اسے لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر آپؐ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچایا نہیں (ہاں) اللہ آپ کو انسانوں سے محفوظ رکھیگا (انسانوں کے ہر شر سے ہمیشہ آپکی حفاظت کریگا) (سورۃ المائدہ آیت ۶۷)

"اے انسانوں! غور سے سنو کہ تعریف کئے گئے کی تعریف (ہمیشہ) کی جائے گی۔ ساٹھ ہزار نوے دشمنوں میں ہم اس کی حفاظت کریں گے" (سات ہزار سال پہلے کی ہندوؤں کی کتاب اتھروید کانڈ نمبر ۲۰ سوتر ۱۲۷)

خیر و شر کا تصادم اور حق و باطل کا تزاحم ہمیشہ سے ہی چلا آرہا ہے۔ جہاں حق کی آواز اٹھیگی، باطل کی فریب کاریاں اور سنجریاں اسے دبانے کیلئے پوری قوت کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوں گی۔ جہاں کہیں بھی چراغِ مصطفویؐ نور افشاں ہوگا شرارِ بولہبی اس سے ستیزہ کار نظر آئے گا۔ حریفانِ نتیجہ شکن اسے گل کرنے کو ہمہ وقت، ہمہ تن اور ہمہ جہت مسلسل کوشاں دکھائی دیں گے مگر ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حق ہی کا ساتھ دے گا اور اس کی نصرت صرف حق والوں کے ہی حصہ میں آئے گی۔ چنانچہ جناب باری تعالیٰ خود اس کا اظہار کرتا ہے کہ "اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ ○ (سورۃ المومن آیت ۵۱) (یقیناً) ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد اس زندگی میں بھی کریں گے اور آخرت میں بھی)"!

اللہ کا آخری نبی ایک عظیم انسانؐ، ایک عظیم ہادیؐ، دھرتی کا ایک عظیم سپوتؐ اور تمام انبیاء میں ایک عظیم پیغمبرؐ ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ پر آپ کی حفاظت کی ذمہ داری تمام انسانوں اور تمام انبیاء سے زیادہ آتی ہے اور اس کا اقرار خود اس نے سورۃ المائدہ آیت ۶۷ میں کیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس عظیم پیغمبرؐ کے توسط سے اپنا معین کردہ دینِ انسانوں تک پہنچانا تھا۔ جس عظیم پیغمبرؐ کو سدرۃ المنتہیٰ کے پرے سر لامکاں تک بلانا تھا، جسے سارے ہی انسانوں کیلئے ایک اسوۂ حسنہ (THE TOP MODEL) بنانا تھا، جسے تمام انبیاء میں "بالائے ہر بالائے تر" ثابت کرنا تھا، جسے خلقِ عظیم اور رحمۃ للعالمین جیسے خطاب سے نوازنا تھا، جس کے دستِ مبارک سے قیصر و کسریٰ کے قصرِ مشید کو ڈھانا تھا، جس کے ذریعہ انسانوں میں حریتِ فکر و عمل پیدا کرنا تھا جس کے ذریعہ نظام ہائے کہن کی بساط اُلٹ دینی تھی جس کی قیادت میں عساکرِ خود آگاہ اور عصارۂ روزگار جماعت تشکیل دینا تھی۔ اور سب سے اہم ترین یہ کہ جسے حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا بنا کر ساری دنیا کو منور کرانا تھا، اس لئے عدل اور عقل دونوں کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسؐ کی حفاظت بہر حال کرنا ہی حق ہے۔

" افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم میں سالہا سال سے (صحابۂ کرام رضؓ کے بعد سے اب تک) یہ عقیدہ چلا آرہا ہے

کہ روم کی زیرِ سلطنت ابی سینیا (ETHOPIA) ملک کا سپہ سالار ابرہہ قیصرِ روم کے حکم پر ساٹھ ہزار کی فوج لے کر ۵۶۹ سنہ عیسوی میں مکہ معظمہ پر حملہ کر کے کعبہ شریف کو ڈھانے کیلئے آیا تھا"

لیکن یہ بات نہایت ہی قابلِ غور ہے کہ عیسائیوں کو اگر کعبہ شریف ڈھانا ہی تھا تو انہیں اپنی تاریخ کے پورے چھ سو سال ملے تھے۔ اس دوران انہیں کعبہ شریف ڈھانے کا خیال تک نہیں سوجھا۔ حالانکہ وہ بنی اسماعیل (عربوں) کے شروع ہی سے دشمن تھے۔ انہیں یکلخت ۵۶۹ سنہ عیسوی سال ہی انتخاب کرنا پڑا۔ آخر کیوں؟ کیا یہ ایک معمہ نہیں ہے؟

ذرۂ خاک نے بنی اسرائیل کی ساڑھے تین ہزار سال کی تاریخ اور ان کا اس دوران کا مزاج پڑھا۔ عیسائیوں کی چھ سو سال کی تاریخ (حضرت عیسیٰؑ سے حضور پُر نور ﷺ کی پیدائش تک کی) اور ان کا مزاج پڑھا، اسلام کے عروج سے اب تک یہودیوں اور عیسائیوں کے رعونت انگیز جذبات کو جانچا، ان کے دنیا کی مفاد پرستی کا جائزہ لیا۔ انکے پندارِ نفس اور زعمِ باطل کو تول کر دیکھا، انکی خوئے سرکشی اور مکر و فریب سازی سے آگاہی حاصل کی، ان کی رد باہ بازی کو پرکھا ان کے انبیاء علیہ السلام سے دشمنی اور انہیں قتل کرنے کی انکی سازشیں اور اس پر ان کے عملی اقدام کا بہ نظرِ عمیق مطالعہ کیا اور پھر ابرہہ مکہ معظمہ پر حملہ کا سال اور تاریخ پر غور و تدبر کیا تو اس ذرۂ خاک کا اس ضمن میں یہ نظریہ قائم ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ فریب (کید) اور یہ چکما دینے والی چال کعبہ شریف کو ڈھانے کی ہی نہیں تھی بلکہ ان کا اصل مقصد اور عزمِ مصمم کعبہ کا کعبہؐ کو ڈھانے کا تھا تاکہ (نعوذ باللہ) نہ رہے بانس نہ بجے بانسری کے مصداق عیسائی ایک ہی تیر میں دو شکار کرنا چاہتے تھے۔

ماہنامہ نقش کوکن

دونوں کعبہ ڈھانا چاہتے تھے۔ آیئے اس پر ذرا ہم غور کریں۔

تاریخ گواہ ہے کہ ابرہہ کو مکہ معظمہ پر اٹیک کرنے کا جو وقت قیصر نے چن لیا تھا اس کے ٹھیک ۵۰ دن بعد دنیا کے عظیم سپوت ؐ اور عظیم پیغمبر ؐ کا اس دنیا میں ورودِ اطہر ظہور میں آنے والا تھا۔ اسے یہودی اور عیسائیوں نے خوب جان رکھا تھا نیز قیصر نے بھی۔ بات دراصل یہ تھی کہ پورے حجاز میں یعنی مکہ، مدینہ، طائف، خیبر، نجران، بدر جیسے مقامات، پر ان سارے علاقوں میں یہودی علماء کافی تعداد میں آباد تھے۔ ان میں، انجم شناس، ستارہ بین، کاہن، فال نکالنے والے، ٹونے ٹوٹکے سے لوگوں کو فریب دینے والے، نقشِ سلیمانی سے فال نکال کر لوگوں کو بیوقوف بنانے والے یہودی تھے۔ عرب اپنی مشکلات کیلئے ان ہی کے پاس جاتے اور انہیں ہی اپنا مشکلکشا سمجھتے تھے۔ عربوں کی اسی کمزوری سے یہودی علماء اپنی تجوریاں گرم اور گدیلے نرم کئے جا رہے تھے۔ ان تمام یہودی علماء کو تورات کی حضرت موسیٰؑ کی یہ پیشین گوئی قطعی معلوم تھی کہ وہ نبی (آخری نبی ؐ) فاران (مکہ) کی پہاڑیوں سے ظاہر ہوگا۔"

(بائبل حصہ تورات، پرانہ قرار۔ استثنا۔ باب ۳۳۔ جملہ ۲) اس نبی کی آمد کے بابت یہودیوں میں آپس میں ہمیشہ چرچا ہوتا تھا اور وہ اس کے انتظار میں تھے۔ وہ یہ بھی جان گئے تھے کہ اس نبی کے ظہور میں آنے کا وقت بس آچکا ہے۔ یہودیوں کو اس بات کا علم تھا اس کی خبر خود قرآن (سورۃ البقرہ آیت ۸۹) یہودی بنی اسماعیل (عربوں) کو یہانتک دھمکی دیتے تھے کہ وہ نبی جب آئیگا تو اس کے ساتھ مل کر ہم تم لوگوں کو (عربوں کو) فنا کے گھاٹ اتار دیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ یہودیوں کو انکی امید کے خلاف انہیں اپنے علم کے ذریعہ یہ پتہ چلا کہ وہ نبی تو بنی اسماعیل

(عربوں کی) شاخ میں پیدا ہونے والا ہے نہ کہ بنی اسحاق کی
(یہودیوں کے) شاخ میں ۔ اس بات کا علم ہوتے ہی مکہ اور
اطراف کے یہودیوں نے متفق ہو کر یہ خبر فوراً قیصرِ روم تک
پہنچا دی کہ وہ نبی اب دنیا میں آنے ہی آنیوالا ہے اور جو
اسماعیلی شاخ میں پیدا ہو کر روم و فارس کے قصرِ مشید کی
بنیادیں ہلا کر رکھ دیگا۔ قیصر نے اسی آن اپنے دربار کے
انجم شناس، ستارہ بین، کاہن۔ نجومیین اور فقیہوں،
راہبوں کو طلب کرکے ان سے کنڈلیاں اور جنتریاں نکال کر
معلوم کیا۔ ان تمام نے متفقہ طور پر آخری نبی کے دنیا میں آنے
کا وقت، جگہ، خاندان حتٰی کہ قبیلہ تک بتادیا۔ ستارہ بین
یا انجم شناس عالم الغیب تو قطعی نہیں۔ لیکن ان کے پاس کچھ
سفلی علم ہوتا تھا جس کی رو سے وہ کسی بزرگ یا نبی کے دنیا
میں آنے کی خبر بخوبی دیتے تھے۔ (یاد رہے کہ اس زمانے میں
یونان، مصر، روم اور ہندوستان میں اس قسم کا علم بڑے
زوروں پر تھا جس سے جنتریاں اور کنڈلیاں نکالی جاتی تھیں)
اسی قسم کے علم کے زور پر ستارہ شناسوں نے حضرت ابراہیمؑ
کی دنیا میں آنے کی آمد کی خبر وقت کے بادشاہ نمرود کو دی تھی.
اور کہا تھا کہ یہ پیدا ہونے والا بچہ تیری حکومت کیلئے خطرہ
ثابت ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ کی پیدائش کا وقت اور جگہ کا
تعین ستارہ شناسوں نے وقت کے فرعون کو بتا کر کہا کہ یہ
بچہ تجھے اور تیری حکومت کو نیست و نابود کر دیگا۔ یہ سنتے ہی
فرعون نے اس سال پیدا ہونے والے تقریباً ستر ہزار بچوں کو
قتل کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو ہر حال میں
محفوظ کیا۔ ہندوؤں میں بھی ایک روایت ہے کہ شری کرشن
جی کے پیدائش سے پہلے جوتشوں نے وقت کے راجہ کونس کو
بتایا کہ تیری بہن کے بطن سے پیدا ہونے والا ایک بچہ تیری
حکومت کا خاتمہ کرے گا۔ کونس (कंस) نے یہ جان کر
اپنی بہن کے بطن سے پیدا ہونے والے پانچ بھانجوں کو قتل
کیا لیکن شری کرشن جی جب پیدا ہوئے تو ان کے والد محترم
دسودیو نے انہیں اسی رات فوراً باحفاظت دوسری جگہ
منتقل کر کے یشودھا نام کی ایک زچہ کے پاس دیا اور اس
کی لڑکی اپنے گھر لا کر کونس کو بتایا کہ اس وقت لڑکا نہیں بلکہ
لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اس طرح اللہ نبیوں اور بزرگوں کو
بچاتا رہا ہے۔

حضورؐ تو دنیا کے خاص پیمبرؐ اور ہادیٔ اکبرؐ ہونے
کے ناطے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو متعدد بار اس زندگی میں بچایا
ہے (آپ کی حفاظت کی ہے) مثلاً جنگ بدر میں، جنگ اُحد
میں، جنگ تبوک میں جبکہ قیصر روم نے آپؐ کو اور آپ کے
ساتھیوں کو مٹانے کیلئے موتا کے مقام پر ایک لاکھ کی فوج
بھیجی تھی۔ آپؐ کے دلیر صحابہؓ نے جن کی تعداد صرف تین ہزار
تھی اتنی بڑی مسلح فوج کو کچھ گھنٹوں میں شکست فاش دی۔
یہاں بھی آپؐ کو کامل فتح اور آپؐ کی حفاظت اللہ نے بھرپور
کی۔ متعدد غزوات میں آپکی حفاظت، نماز کی حالت میں آپؐ
کو پتھر سے کچلنے کیلئے ابو جہل آیا اس وقت آپؐ کی حفاظت،
سورۃ ابولہب نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی ایک بھاری
پتھر لے کر بپھری ہوئی شیرنی کی طرح آپؐ کا سر مبارک
کچلنے نکلی اس وقت آپکی حفاظت۔ یہودیوں نے آپؐ کو
زہر دیکر قتل کرنے کی سازش کی اس وقت آپؐ کی حفاظت،
ہجرت کے دوران مکہ سے مدینہ تک آپؐ کی پوری حفاظت اور
رسائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی حفاظت
اس دنیا میں کی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپکی حفاظت (حسب وعدہ)
آپؐ کے وصال کے بعد بھی بھرپور کی ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ:

قیصر روم نے ۵۵۵ھ/ ہجری میں آپؐ کی قبر
مبارک سے آپؐ کا جسدِ اطہر نکال کر روم لیجانے کی سازش

۔۔۔ دو عیسائیوں کو
عربی زبان پر عبور حاصل کرا کر اچھی تعلیم و تربیت اور پلان
کر نو مسلم کے بہانے مدینہ منورہ بھیج دیا۔ ان دونوں نے
کے مطابق کام شروع کیا۔ یہ دونوں رات کو زمین
میں سرنگ بناتے اور دن کو بظاہر عبادت میں غرق رہتے۔
سے جسدِ اطہر کچھ ہی فاصلہ پر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے
شام کے بادشاہ حضرت نورالدین زنگیؒ کو خواب کے
ذریعہ اس سازش کی خبر دی۔ نورالدین زنگیؒ نے فوراً
مدینہ پہنچکر ان دونوں ملعون کو گرفتار کر کے بروزِ جمعہ
سرِ عام قتل کیا۔ اس کے بعد نورالدین زنگیؒ نے اپنے خود
کے خرچ سے روضۂ اطہر کے چاروں سمت زمین کے اندر
پانی لگنے تک سیسہ پگھلا کر سیسہ کی دیواریں کھڑی کر دی
تاکہ اس قسم کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائے۔ یہ رہی آپؐ

کی اس دنیا سے رخصت کے بعد کی حفاظت، جو اللہ تعالیٰ
عزیز حکیم ہستی آپؐ کی حفاظت اس دنیا میں کر سکتا ہے،
اس دنیا سے جانے کے بعد بھی کر سکتا ہے۔ وہی اللہ آپؐ
کی حفاظت آپؐ کے اس دنیا میں آنے سے پہلے بھی بھرپور
کر سکتا ہے۔ یہ ثابت ہوا (آپؐ کے دنیا میں تشریف آوری
سے ۴۰ دن پہلے آپؐ کی آپؐ کے ساٹھ ہزار دشمنوں سے کس
معجزانہ انداز میں اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے ••

(اگلی قسط میں مدلّل پڑھیئے)

"جو شخص بُروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر
تہمت ضرور لگائی جاتی ہے چاہے وہ بُروں کی سیرت
اختیار کرے یا نہ کرے۔"
(حضرت شیخ سعدیؒ)

| ڈپازٹ اسکیم | رقم (روپیوں میں) | مدت (سال میں) | سالانہ متوقع منافع (فیصد) | سہ ماہی ادائیگی (فیصد) | ماہانہ ادائیگی (فیصد) | اسکیمیں |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| فکسڈ متعین | ۱۰۰۰۰ اور زائد | ۱، ۲، ۳ | ۱۶ تا ۲۰ | ۴ | ۱٫۲۵ | مجموعی جمع شدہ غیر مجموعی جمع شدہ |
| | ۵۰۰۰ تا ۱۰۰۰۰ | ۱، ۲، ۳ | ۱۶ تا ۲۰ | ۴ | ۱٫۲۵ | ؍ |
| | ۲۵۰۰ تا ۵۰۰۰ | ۱، ۲، ۳ | ۱۴ تا ۱۸ | ۲٫۵ | — | ؍ |
| | ۱۰۰۰ تا ۲۵۰۰ | ۱، ۲، ۳ | ۱۲ تا ۱۶ | ۳ | — | ؍ |

● حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات سے ہندو پاک کے مسلمان بڑی گہری عقیدت رکھتے ہیں۔ آپکے مناقب اور حالاتِ زندگی سننے سنانے کیلئے اہتمام کئے جاتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کی محفلیں منعقد کیجاتی ہیں۔

سچ یہ ہے کہ آپکی زندگی سراپا زہد و تقویٰ، پرہیزگاری و غنا، تبلیغ اسلام اور پند و موعظت سے عبارت تھی۔ آپکی یہ انفرادیت ہے کہ آپ نے کبھی شریعت کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا بلکہ سنّت کے بیحد پابند تھے "رہا کمالِ تصوّف میں شرع کا پابند" آجکل کے نام نہاد صوفی یہ تصور دیتے ہیں کہ طریقت میں کمال شریعت کو چھوڑے بغیر نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ غیر اسلامی معتقدات ان لوگوں نے تصوّف میں داخل کر دیئے جس کی وجہ سے "تصوّف" کا نام بدنام ہو گیا۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جنکو اہلِ علم بڑے پیر کے نام سے یاد کرتے ہیں سنّت کے بڑے پابند تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا دو سال تک آپکی خانقاہ میں مہمان رہا اور پھر آپ سے اجازت لے کر جانے لگا آپ نے اس سے پوچھا "آپ کس لئے آئے تھے؟" اس نے عرض کیا "میں آپ کا مرید بننے کے ارادے سے آیا تھا لیکن دو سال تک میں آپ کی خدمت میں رہا لیکن مجھے ان دو برسوں میں آپ کی کوئی کرامت نظر نہیں آئی اس لئے بیعت کا ارادہ ترک کر کے واپس جا رہا ہوں۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم نے دو برسوں میں میرا کوئی عمل خلافِ سنّت دیکھا ہے۔ کہا حضرت آپ سنّت کے بہت پابند ہیں۔ میں نے آپ کا کوئی عمل سنّت کے خلاف نہیں دیکھا۔ فرمایا: "ایک امتی کا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر سختی سے عمل کرنا ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔"

آج محفلوں میں جب آپکا ذکر ہوتا ہے تو لوگ جذبۂ محبّت میں نعرے لگاتے ہیں کہ "ہم غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے" مگر عرض کرنا یہ ہے کہ دامن ہاتھ میں اگر ہے تو نہیں چھوڑینگے لیکن دامن اگر ہاتھ میں آیا ہی نہ ہو تو اسکے چھوڑنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔

ہم ہر سال بڑے پیر کی صداقت کا واقعہ پڑھتے اور سنتے ہیں کہ ڈاکوؤں کو تک آپ نے سچ سچ بتا دیا کہ آپ کے بغل میں چالیس اشرفیاں موجود ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ والدہ ماجدہ نے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ ڈاکوؤں نے توبہ کر لی۔

لیکن کیا ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں حضرت کی طرح سچ کو اپنی زندگی کا اصول بناتے ہیں کیا ہم بھی سنّت کی پابندی کرتے ہیں؟ کیا غیر اسلامی تصوّف کی بھول بھلیوں سے اپنے کو دور رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر چل رہے ہیں اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو ہمارا بڑے پیر کی محبّت کا دعویٰ درست ہے ورنہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح معنی میں حضرت سیدنا عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والا بنا دے تاکہ ہم کو سعادتِ دارین نصیب ہو۔ آمین۔ ●●

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۶ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳۰۰۰۰۳

فون: ۵۵۵۸۵۸، ۵۵۵/۵۵۲۲۳۳

# مہر کی ادائیگی کا مسئلہ

## چند قابلِ توجہ پہلو!

عمران غنی عادل (ابوظبی)

راقم الحروف نے اپنے سابقہ مضمون "عورتوں پر مردوں کو فضیلت کس لئے؟" کے ضمن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مہر کی رقم کو بھی عورتوں کی آمدنی میں شامل کیا تھا۔ اس سلسلے میں مزید چند سوالات مہر، وراثت، جہیز اور عورتوں کی ملازمت وغیرہ جیسے مسائل پر سامنے آئے ہیں۔ اگرچہ ان کا جواب بھی چند سطروں میں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب سابق تفصیل سے دیا جا رہا ہے تاکہ مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر حتی الوسع شرحِ صدر حاصل ہو سکے۔ علاوہ ازیں راقم الحروف محسوس کرتا ہے کہ آج دینی احکام سے بے خبری اور نامنصفانہ رسم و رواج کے سبب مسلم معاشرہ میں جو طرح طرح کے مسائل پیدا ہو گئے ہیں، ان کا ایک پائیدار حل یہی ہے کہ ناواقفیت کو واقفیت میں بدلنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح کے معاشرتی مسائل پر کھل کر گفتگو کی جائے۔ تعلیم و تبلیغ اور افہام و تفہیم کے ذریعہ قلب و نگاہ میں وسعت پیدا کی جائے۔ اگرچہ اس جواب سے معاشرتی خرابیوں کو جانچنے، اپنی کوتاہیوں کا جائزہ لینے اور مسئلے کی گرہ کشائی میں کچھ بھی مدد مل سکی تو سمجھئے کہ خاکسار کی محنت ٹھکانے لگی اور حقیقتاً یہی اس محنت کا حاصل ہوگا۔ فی الوقت مہر کے مسئلے پر وضاحت پیشِ خدمت ہے۔

### عورتوں کا حقِ مہر؟

سورۂ نساء کی ایک آیت کے ضمن میں سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے وراثت، وصیت اور ملازمت کے نقشے کو کنے دریافت کیا گیا ہے کہ۔ ذریعہ حاصل ہونے والی آمدنی کے ساتھ ساتھ مہر کی رقم کو بھی عورتوں کی آمدنی میں شمار کیا ہے۔ لیکن عام مشاہدہ ہے کہ مہر کی رقم اگر پچیس پچاس یا سو دو سو اور پانچ سو روپے ہو تو نقد ادا کر دی جاتی ہے لیکن دس بیس یا پچیس پچاس ہزار روپے ہو تو یہ رقم عورتوں کو طلاق کے بعد ملتی ہے یا پھر عورت کی وفات کے بعد اس کے ورثاء کو مل پاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شوہر کے وفات پا جانے پر عورتوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ مرنے والے کو اپنا حقِ مہر معاف کر دیں، تاکہ شوہر کی بخشش ہو جائے۔ چنانچہ صدمہ اور شدتِ غم کی کیفیت میں عورت اس مہر کو بھی معاف کر دیتی ہے ایسی صورت میں مہر کو عورتوں کی آمدنی میں کس طرح شمار کیا جا سکتا ہے۔ کیا مہر کی ادائیگی کو طلاق مل جانے یا وفات پا جانے تک معلق رکھنا صحیح ہے؟ براہِ کرم واضح فرمائیے کہ نکاح کے بعد مہر کی ادائیگی کا مقصد کیا ہے اور اس کی ادائیگی کتنی مدت میں ہونی چاہئے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ رقم کتنی ہو سکتی ہے اور متوسط طبقے کے فرد کے لئے مہر کی رقم اوسطاً کتنی ہونی چاہئے؟

### پاکیزہ رشتہ کی بنیاد

قرآن حکیم اور معتبر احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ مہر بیوی کا شرعی حق ہے، جس کی ادائیگی نکاح کے بعد مرد پر فوری طور سے لازم آتی ہے، بلکہ مہر ہی وہ چیز ہے جس کی بنا پر ایک مرد کو عورت پر حقوقِ شوہری حاصل ہوتے ہیں۔ شریعت

اسلام نے نکاح کی طرح مہر کی ادائیگی کو بھی جائز تعلق اور پاکیزہ رشتہ کی بنیاد بتایا ہے۔ مہر ادا نہ کرنے کی نیت رکھنے والوں کو بدکار کہا گیا ہے۔ مسند امام احمد" میں درج اس حدیث سے مہر کی اہمیت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

"جس کسی نے عورت سے نکاح کیا اور نیت یہ رکھی کہ مہر دینا نہیں ہے، وہ زانی ہے"۔

## مہرِ موجل کا مطلب

جہاں تک مہر کی ادائیگی کا سوال ہے اسے نقد رقم یا مال ہی کی کسی قسم میں سے ہونا چاہیے۔ جیسے سونا، چاندی یا کوئی زیور وغیرہ وغیرہ البتہ نقد کی سہولت نہ ہونے کی صورت میں علماء کہتے ہیں کہ کوئی جائداد، مکان، دکان، زمین یا ان میں سے کسی کی آمدنی کا کوئی حصہ بھی مہر میں لکھوایا جا سکتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ ضرورت سے زائد جائداد ہر کسی کے پاس تو ہوتی نہیں، چنانچہ حالات بسا اوقات ایسے ہو سکتے ہیں کہ مطلوبہ رقم ایک مرد ادا کرنے کی پوزیشن میں نہ ہو اس قسم کی صورت حال کے پیش نظر ہی علماء نے مہرِ معجل اور مہرِ موجل کی دو الگ الگ اصطلاحوں میں بیان کیا ہے۔ مہرِ معجل کا مطلب ہے وہ مہر۔ جو بعجلت ادا کر دیا جائے اور مہرِ موجل وہ مہر ہے جو تاخیر سے ادا کیا جائے۔ یہ دوسری صورت محض ایک رعایت ہے جو لڑکی یا اس کے والدین کی طرف سے دی جاتی ہے گویا یہ ایک ایسا قرض ہے جس کی ادائیگی کا وعدہ کیا جاتا ہے اس رعایت کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ مہر کی ادائیگی کو اس وقت تک معلق رکھا جائے جب تک عورت کو طلاق نہ مل جائے یا وہ فوت نہ ہو جائے۔ وفات پا جانے کے بعد مہر کی رقم عورت کے کس کام کی؟ رہا طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی کا مسئلہ تو اس طرح کی نیت اور ارادہ ہی نکاح کے مقصد کو زائل کر دیتا ہے۔

## دو طرفہ ستم؟

بدقسمتی سے ہمارا معاشرہ اس معاملے میں بھی دو طرفہ ستم ظریفی کا شکار ہے۔ ایک طرف لڑکی والے لڑکے والوں سے اصرار کر کے زیادہ سے زیادہ مہر باندھنے کی کوشش اس لئے کرتے ہیں تاکہ مرد کبھی کسی حالت میں لڑکی کو طلاق نہ دے سکے اور اگر دے تو اس کا بھاری بھرکم جرمانہ مہر کی صورت میں ادا کرے۔ دوسری طرف لڑکے والے بھی یہ سوچ کر زیادہ مہر باندھنا قبول کر لیتے ہیں کہ لینا دینا کس کو ہے، اس بہانے مفت میں مالداری کی نمائش ہو جائے تو کیا برا ہے؟ مہر کے معاملے میں یہ تمام باتیں نیتوں کی خرابی پر دلالت کرتی ہے جب نکاح کی ابتدا ہی میں نیتوں کی خرابی موجود ہو اور بے اعتمادی اور خوف و خدشات کی پرچھائیاں اپنا سایہ ڈال لیں تو ازدواجی تعلقات میں خیر و برکت کے اجالے کب اور کیسے نمودار ہوں؟

چنانچہ قوت برداشت یا اعتماد کی کمی یا ذہن و مزاج کی ناموافقت کی بنا پر ازدواجی تعلقات جب بار بار کشیدگی کی انتہائی حدود تک پہنچ جاتے رہیں تو باعزت طور پر علیحدگی صرف اس وجہ سے ممکن نہیں ہو پاتی کہ طلاق دینے کی صورت میں مرد کو دس یا پچاس ہزار روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس بنا پر عورت نہ سکون سے جی سکتی ہے نہ عزت کے ساتھ چھٹکارہ حاصل کر کے اپنے لئے دوسرا راستہ اختیار کر سکتی ہے۔ اگرچہ آج قرونِ اولیٰ کی طرح کا وہ مسلم معاشرہ بھی موجود نہیں ہے جس میں مطلقہ یا بیوہ عورتوں سے نکاح کرنا معیوب نہیں بلکہ عین کارِ ثواب، 'کارِ خیر' سمجھا جاتا تھا، تاہم تکلیف دہ ساتھی کی اذیت سے تنہائی کا دکھ بہتر سمجھ کر ایک عورت یہ فاصلہ بھی طے نہیں کر سکتی۔ کیونکہ نکاح کے وقت باندھی جانے والی مہر کی رقم چھوڑ کر خلع حاصل کر لے یا دونوں خاندانوں کی طرف سے مقرر کردہ ثالث حضرات، فریقین کے حالات اور مرد کی مالی استطاعت کو دیکھتے ہوئے مہر کی رقم میں مناسب کمی بیشی کر لیں اور اسے فریقین کے لئے قابل قبول بنا دیں۔ بدقسمتی سے اپنے حقوق سے واقف رہنے والے اپنے فرائض و حدود سے واقف نہیں ہوتے اس بنا پر یہ مسئلہ اکثر و بیشتر ضد اور انا کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

## برادری اور جماعت کی ضرورت

اس طرح کے معاملات اور مواقع پر برادریوں اور جماعتوں کی ضرورت ابھر کر سامنے آتی ہے جہاں مہر اور جہیز وغیرہ کے سلسلے میں ایک مقدار متعین کر دی جاتی ہے تاکہ نزاع پیدا نہ ہو۔ مثلاً۔ بعض برادریوں میں مہر کی رقم پچیس پچاس سوا سو، ڈھائی سو اور پانچ سو روپے رکھی گئی ہے۔ ان میں امیر و غریب کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ بلاشبہ برادریوں اور جماعتوں کی طرف سے مہر وغیرہ کی مقدار کا مقرر کیا جانا نیک شگون ہی کہا جائے گا۔ کیونکہ لوگ بھی عام طور پر برادری اور جماعت کے فیصلوں کو بلا حیل و حجت تسلیم کر کے چلتے ہیں۔ البتہ اس بات کا لحاظ رکھا جانا چاہئے کہ مہر وغیرہ کی رقم کا تعین حالات کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامی کی روشنی میں کیا جائے ظاہر ہے کہ اس معاملے میں ہمارے اسوۂ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات سے بڑھ کر کون مثال بن سکتا ہے ؟

## مہر کی بنیاد کیا ہو؟

بعض برادریوں اور جماعتوں میں مہر کی رقم کم سے کم مقرر کرنے کا جو رواج پایا جاتا ہے۔ یقیناً وہ بالکل بے بنیاد نہیں ہے بلکہ اس رواج کی پشت پر بعض علماء کی آراء موجود ہیں۔ جس میں ام المومنین حضرت ام سلمہ کے مہر کو بنیاد بنایا گیا ہے اور جو معتبر روایات کے مطابق دس درہم مقرر ہوا تھا اسی طرح ام المومنین حضرت صفیہ کا مہر ان کی آزادی کو قرار دیا گیا تھا جو جنگ خیبر کے موقع پر قید ہو کر آئی تھیں چونکہ ان کا تعلق یہودی قبیلے کے اعلیٰ خاندان سے تھا اس لئے کسی اور کی غلامی میں دینے کے بجائے انھیں آزاد کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے عقد نکاح میں لے لیا تھا۔ چنانچہ حضورؐ کے حسن سلوک اور رشتہ داری کی اس نسبت نے مدینے کے یہودی قبائل کے دلوں میں ایک طرح کا نرم گوشہ پیدا کر دیا تھا ایسا لگتا ہے یہی مصلحت اس نکاح میں پوشیدہ بھی تھی۔ مذکورہ بالا دونوں مثالیں مخصوص حالات کے سبب استثنائی نوعیت رکھتی ہیں تاہم مہر کی کم سے کم رقم مقرر کرنے کے لئے اگر ان استثنائی واقعات کو بنیاد بنایا جاتا ہے تو دیگر ائمہ ازواج مطہرات کی مثالوں کو مہر کی بنیاد کیوں نہیں بنایا جا سکتا جن کے نکاح چار سو درہم مہر پر کئے گئے تھے ؟

## ازواج مطہرات کا مہر

مشہور عالم دین مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب علم الفقہ میں ازواج مطہرات کے نکاح و مہر کا ایک نقشہ (چارٹ) دیا ہے جس میں ام المومنین حضرت خدیجہ کا مہر بارہ اوقیہ (چار سو اسی درہم) اور ام المومنین حضرت ام حبیبہ کا مہر چار سو دینار بتلایا گیا ہے۔ اگرچہ چار سو دینار والی روایت کے بارے میں مولانا محمد سعید انصاری (رفیق دار المصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ یوپی، ہندوستان) نے اپنی تالیف "اسوہ صحابیات" میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ چار سو دینار کا ذکر راوی کا سہو معلوم ہوتا ہے، چار سو درہم ہی ہونا چاہئے، کیونکہ روایت کے مطابق بیشتر ازواج مطہرات کے نکاح کا مہر چار سو درہم ہی رہا ہے" الغرض چار سو دینار (ہندو پاک کی کرنسی کے اعتبار سے چالیس تا پچاس ہزار روپئے) والی روایت من و عن تسلیم کر لیا جائے اور جیسا کہ اسی روایت میں صراحت ہے کہ حبش کے بادشاہ نجاشی نے مذکورہ رقم حضورؐ کی طرف سے خود ادا کر دی تھی تو حضور کے سکوت کے پیش نظر اسے زیادہ سے زیادہ مہر کے لئے مثال بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک استثنائی واقعہ ہوگا۔ کیونکہ ازواج مطہرات کی اکثریت کے نکاح کا مہر، جن میں حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ، حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت میمونہ بنت حارث اور حضرت جویریہؓ بنت حارث شامل ہیں چار سو درہم مقرر ہوا تھا۔ ایک اور تحقیق کے مطابق ام المومنین حضرت خدیجہ کے بطن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہؓ کا مہر بھی بارہ اوقیہ (چار سو اسی درہم) مقرر کیا گیا تھا۔ بالفاظ دیگر ازواج

مطہرات کی اکثریت اور آپؐ کی چاروں صاحبزادیوں کا مہر پانچ سو درہم سے زیادہ نہ تھا۔ جو ہند و پاک کی موجودہ کرنسی کے اعتبار سے کم و بیش چار ہزار تا پانچ ہزار روپے بنتے ہیں۔

## مہر کی مقدار

اس سے واضح ہوتا ہے کہ متوسط طبقے کے لئے مہر کی کم سے کم مقدار چار ہزار تا پانچ ہزار روپئے مقرر کی جائے تو غلط نہ ہوگا، البتہ غریب افراد کے لئے مہر کی کم سے کم رقم مرد کی مالی استطاعت کے مطابق سوا سو روپئے، ڈھائی سو روپئے اور پانچ سو روپئے بھی مقرر کی جا سکتی ہے۔ نیز کسی شخص کی مالی حیثیت اس کی بھی متحمل نہ ہو تو برادری اور جماعت کے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ لڑکی کا حق مہر ادا کرنے میں اس غریب انسان کی مدد کریں۔

## ایک صائب مشورہ

مذکورہ بالا تفہیم سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کتنی ہونی چاہئے اور یہ بھی کہ افراط و تفریط سے قطع نظر اعتدال و توسط کا راستہ وہی ہے جو اسوۂ رسالتمآب ﷺ اور ازواجِ مطہراتؓ کی مثالوں سے ابھر کر سامنے آتا ہے۔ البتہ اس سلسلے میں جہاں یہ پہلو قابلِ توجہ ہے کہ مہر کا تعین مرد کی خاندانی حیثیت، معاشرتی مرتبہ اور مالی استطاعت کے مطابق ہونا چاہئے وہیں یہ بات بھی توجہ طلب ہونی چاہئے کہ شادی کے دیگر ضروری اور غیر ضروری اخراجات کے مقابلے میں مہر کی رقم فوری طور پر ادا کرنے کو ترجیح دی جائے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ حالات کل کیا ہوں۔ علاوہ ازیں جن لوگوں کے مہر موجل باندھے گئے تھے اور رقم کی زیادتی کے سبب وہ اس کی ادائیگی سے اب تک قاصر رہے ہیں، ایسے تمام لوگوں کو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی کتاب "حقوق الزوجین" میں نہایت صحیح اور صائب مشورہ دیا ہے کہ

"وہ اپنی بیویوں کو مہر کی رقم اس حد تک کم کرنے پر راضی کر لیں، جنہیں وہ یکمشت یا قسطوں میں جلد از جلد ادا کر سکتے ہوں"

اور نیک بخت بیویوں کو بھی مشورہ دیا ہے کہ "وہ اس کمی پر راضی ہو جائیں"۔

## قابلِ توجہ بات

واقعہ یہ ہے کہ معاشرتی معاملات اور ازدواجی تعلقات میں حقوق کی ادائیگی کا قدم قدم پر خیال رکھنا ہوتا ہے۔ بعض چیزیں بہت چھوٹی اور غیر اہم نظر آتی ہیں لیکن ان کی حیثیت اس اینٹ گارے کی سی ہوتی ہے جو عمارت کی دیواروں اور ستونوں کو سہارا دیتے ہیں۔ بلاشبہ فیاضی کے ساتھ حقوق کی ادائیگی ہی سے وہ اعتماد پیدا ہوتا ہے جو ازدواجی زندگی کی عمارت کو مستحکم بناتا ہے۔ کاش ہم ان کی اہمیت و ضرورت کا واقعی احساس کر سکیں۔۔

## می گویم مسلمانم

شرف کمالی

اللہ پر جس کا ایمان ہے وہ مسلمان ہے
جس کی کشتی کا اللہ نگہبان ہے وہ مسلمان ہے
عرش سے فرش تک جن کی جولانیاں وہ ہیں کرّوبیاں
جس کے دل میں ملائک کا ایقان ہے وہ مسلمان ہے
آسمانی صحائف کو جو معتبر مانتا ہے مگر!
موجزن جس کے سینے میں قرآن ہے وہ مسلمان ہے
انبیا پہلے دنیا میں آئے کئی معتبر ہیں سبھی
جان جس کی محمدؐ پہ قربان ہے وہ مسلمان ہے
جو قیامت کی تصدیق کرتا رہے حق سے ڈرتا رہے
وہ جو بارِ گنہ پر پشیمان ہے وہ مسلمان ہے
جس کا ایمان ہے حسنِ تقدیر پر نقصِ تقدیر پر
جو سمجھتا ہے اللہ نگہبان ہے وہ مسلمان ہے
موت کے بعد درپیش ہے زندگی بات سچ ہے یہی
وہ جسے اپنی ہستی کا عرفان ہے وہ مسلمان ہے
اے شرف کبر و نخوت سے ہم دور ہیں ہم مسلمان ہیں
عجز سے ذاتِ باری کے مشکور ہیں ہم مسلمان ہیں

## نعتیہ غزل

مغل اقبال اختر

اُمّی لقب کو صاحبِ قرآں بنا دیا
ذرّے کو جیسے مہرِ درخشاں بنا دیا
معراج کے بہانے بلایا خدا نے یوں
عرشِ بریں کا آپؐ کو مہماں بنا دیا
رب سے دعائیں مانگ کر امّت کے واسطے
محشر کی مشکلات کو آساں بنا دیا
دے کر نگاہِ دردِ خدا نے حضورؐ کو
سارے جہاں کے درد کا درماں بنا دیا
انسانیت سے دور تھے، پتھر کے دل تھے جو
ایسی نگاہ ڈالی کہ انساں بنا دیا
اختر دیا وہ درس بدوؤں کو آپؐ نے
کانٹوں بھری زمیں کو گلستاں بنا دیا

## تجربہ

خطیب شہابی

جو شخص گفتگو میں پیمبر لگا مجھے — وہ ہر معاملے میں ستم گر لگا مجھے
جو جانتا تھا شیشۂ دل کی نزاکتیں — پہلے اسی کے ہاتھ کا پتھر لگا مجھے
جب دستیاب ہو نہ سکا کوئی خضرِ راہ — خود اپنا عزم جزم ہی رہبر لگا مجھے
عالم جو اپنے علم کا عامل نہ بن سکا — اس سے تو اک گنوار ہی اچھا لگا مجھے
سچ ہی جو بولتا رہا اس دورِ کذب میں — وہ شخص عہدِ نو کا پیمبر لگا مجھے
احساسِ درد جس میں ذرا بھی نہ ہو خطیب
انسان کے بجائے وہ پتھر لگا مجھے

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:۔ شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

مرزا حفاظت بیگ ماہر، برہانپوری

ہندوستان میں مختلف مذاہب، فرقے اور الگ الگ زبانیں بولنے والے لوگ بستے ہیں۔ کثرت میں وحدت، اس ملک کا مطمح نظر رہا ہے۔ یہ صوفیوں، رشیوں، منیوں، سادھوؤں اور سنتوں کا ملک ہے۔ یہاں خواجہ معین الدین چشتی، شیخ فرید شکر گنج، جہانگیر سمنانی، اشرف سمنانی، نظام الدین اولیاء، گوتم مہاویر، کبیر، روہیداس، شنکر اچاریہ اور دیگر نے یکجہتی کے گل کھلائے ہیں۔ ان بزرگوں نے جو اہمیت مقرر کی ہے اس سے اتفاق و اتحاد، ہم آہنگی، یگانگت اور بھائی چارگی ظاہر ہوتی ہے انہوں نے ہمیں دور اندیشی اور عقل سے کام لینے کا درس دیا ہے۔ ہمیں تعلیم دی۔ سماج میں رہنے کے قابل بنا دیا۔ تہذیبی، تمدنی، اخلاقی اور معاشرتی بنیادوں کو سامنے رکھ کر خالص ہندوستانی طرز زندگی عطا کیا۔

اساتذہ قوم کے معمار ہوتے ہیں، سماج میں وہ اعلی کردار اور اہمیت کے مالک ہوتے ہیں۔ انکی رہنمائی قوم اور آنیوالی نسلوں کیلئے مشعل راہ ہوتی ہیں، ملک کی ترقی، بہبودی اور خوشحالی میں انکا بڑا حصہ ہے لہٰذا انکی اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سال میں ایک دن اساتذہ کیلئے مخصوص کیا گیا ہے جسے ہم "یوم اساتذہ" کہتے ہیں۔ اسی طرح کچھ مخصوص دن اور بھی ہیں جسے ہم ہندوستانی بلا تفریق مذہب و ملت قومی تہوار کی طرح مناتے ہیں۔ مثلاً یوم آزادی، یوم جمہوریہ، یوم پرچم، یوم طلبہ، یوم والدین وغیرہ۔

یوم اساتذہ منانے کا مقصد یہ ہے کہ عوام یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اساتذہ ہمارے درمیان اہم شخصیت کے
نقش کو کن

مالک ہیں۔ مستقبل کو سنوارنے اور بنانے کی پوری ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ہوتی ہے یہی طلبہ اور آنیوالی نسلوں کو پروان چڑھاتے ہیں "ماں باپ بچوں کو عرش سے فرش پر لاتے ہیں لیکن استاد اسے اچھے اخلاق اور زیور علم سے آراستہ کر کے فرش سے عرش تک پہنچا دیتے ہیں" لہٰذا استاد کی قدر و منزلت کو دوبالا کرنے کے لئے ہر سال ۵ ستمبر کو "یوم اساتذہ" منایا جاتا ہے۔

"یوم اساتذہ" کے موقع پر جگہ جگہ جلسے اور پروگرام ہوتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نیتاؤں، حکمرانوں اور اساتذۂ کرام کے خیر خواہوں کی تقریریں ہوتی ہیں۔ اساتذہ کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں ان کی خوشحالی کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ رہائش کے معقول انتظام کے لئے وعدے اور قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ مستحق اساتذہ کو انعام واکرام اور ایوارڈ (اعزاز) سے نوازا جاتا ہے۔ یوم اساتذہ پہلے ۷/ جنوری کو منایا جاتا تھا پھر ۵ ستمبر کو یوم اساتذہ مقرر کیا گیا اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ ہمارے سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے ۵ ستمبر کو جنم لیا تھا۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن صدر جمہوریہ بننے سے پہلے مدرس تھے۔ خوش فہمی کے شکار اساتذہ یہ سوچکر خوش ہو رہے تھے کہ ہم پیشہ ہم پیشہ کی قدر کرتا ہے اس کے دکھ درد کو سمجھتا ہے ممکن ہے کہ ڈاکٹر رادھا کرشنن صاحب بہتر قدم اٹھائیں اور اپنے ہم پیشہ بے حال اساتذہ کو بحال کر دیں لیکن ایسا نہیں ہوا۔

استاد نچلا بیٹھنا نہیں چاہتا۔ وہ اپنی ذہانت اور جوہر مدرسے کی چار دیواری میں استعمال کرتا تھا۔ اس نے اپنے سوچنے کا انداز بدلا، طریقہ بدلا۔ سماجی کاموں اور ٹیوشن میں دلچسپی لینے لگا۔ اپنا الو سیدھا کرنے کیلئے سیاست میں، تجارت میں غرض کہ ایک وقت میں بہت سا کام انجام دینے لگا۔ اور اس لعنت کو اپنا کر اپنے فرائض کو بھول بیٹھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہفتم جماعت کے طلبہ اپنا نام اور میٹرک کے طلبہ آج صحیح خط

نہیں لکھ سکتے۔ اخلاقی قدریں خوابِ خیال ہوگئیں۔ طلبہ بے ادب، جاہل اور سرکش ہوگئے۔ جب پانی سر سے اونچا ہوگیا تو اربابِ حکومت نے آنکھیں کھولیں اور اساتذہ کی تنخواہ میں اضافہ کرکے ان کو بحال کردیا۔ پہلے دانت تھے تو چنے نہ تھے اور اب دانت بھی ہیں اور چنے بھی اس کے باوجود تعلیمی حالت ناقص ہے۔ اخلاقی قدروں کا فقدان ہے۔ ٹیوشن جیسی دیگر لعنتوں میں گرفتار ہوگئے۔ اپنی قوم کا خیال اور ذمہ داریوں کا احساس بالکل ختم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج سماج میں اساتذہ کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ کسی بھی طرح پیسے بٹورنا انکی فطرت میں شامل ہے۔

آج وقت کا تقاضا ہے کہ اساتذہ اپنے آپ کو سنواریں، اپنی ذات میں وہ ساری خوبیاں پیدا کریں جو اساتذہ کی شایانِ شان ہیں۔ عوام انکی قدر و منزلت کو تسلیم کریں طلبہ انکی جوتیاں سیدھی کرنے کو فخر سمجھیں، یعنی اساتذہ کے حرکات و سکنات، اقوال و کردار، افعال و اعمال، عادات و اطوار اور خصائل ایسی ہوں کہ طلبہ پر اس کا اچھا اثر پڑے۔ چونکہ ان میں تقلید کا مادّہ ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے استاد کا سراپا روشنی کا مینار، اس کا کردار قابلِ صد احترام اور اس کی زندگی طلبہ کے لئے مشعلِ راہ ہونی چاہیئے ★★

ایک استانی بچوں کو کہانی سنا رہی تھی کہ "ایک بکری کا بچہ بڑا شریر تھا۔ اپنی ماں کا کہنا نہیں مانتا تھا۔ ایک روز ماں کے منع کرنے کے باوجود بچہ اپنے گلہ سے بہت دور نکل گیا۔ اسی روز ایک بھیڑیا وہاں آیا تھا جس نے بکری کے بچہ کو کھالیا۔
دیکھا آپ نے ماں کی نافرمانی کا انجام۔ کلاس میں سے ایک بچہ نے جواب دیا "میڈم اسے اگر بھیڑیا نہ کھاتا تو ہم کھاجاتے۔"

# شریمتی پرنسپل سعیدہ نائیک

از: نجمہ شیخ لائبریرین انجمن اسلام
اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، بمبئی ۱

ہمارا شہر بمبئی میں تعلیم کے میدان میں مسلم خواتین کم ہی نظر آتی ہیں مگر اب جو بیداری کی ہر دوڑی ہے تو ہر قدم پر ہر شعبے میں مسلم خواتین کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے قدم بقدم زمانے کے ساتھ سماجی اور معاشی حالات کا مطالعہ کرنا انکی زندگی کا ایک جز بن گیا ہے۔ اور اس مطالعہ کی روشنی میں اپنی اور اپنے اطراف کی پوزیشن کو پہچاننے اور اسے خوب سے خوب تر کرنے کی کوشش کا جذبہ ابھر رہا ہے۔

اسی جذبہ کے تحت محترمہ سعیدہ محمد صدیق نائیک صاحبہ نے بھی کام کا بیڑہ اٹھایا ہے جنہوں نے اپنے اطراف کے ماحول کا مطالعہ نہایت دور اندیشی اور گہرائی کے ساتھ کیا ہے اور یہ جذبہ انہیں ورثہ میں ملا ہے ان کی رگوں میں نائیک خاندان کا خون دوڑ رہا ہے۔

سانولا رنگ، تیکھا ناک نقشہ، اور ذہانت سے بھرپور آنکھیں، نرم لہجہ، میٹھے بول اور گفتگو میں چشمے جیسی روانی، علمی قابلیت، تقریر کی شگفتگی اور بیباکی، سلیقہ شعار، صوم صلوٰۃ کی پابند، فرمانبردار، سمجھدار رفیق حیات اور ہم دو ہمارے دو کے مطابق خوبصورت بچوں کی ذمہ دار ماں، سسرال میں بڑی بہو کے فرائض انجام دینے والی سعیدہ، حقیقت میں جامع صفات ہیں۔

محترمہ سعیدہ صدیق کانوینٹ کی تعلیم یافتہ ہیں جنہوں نے عروس البلاد بمبئی کے "سینٹ زیویرس کالج" سے بی، اے کی ڈگری حاصل کی پھر بھی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا "کالج آف سوشل ورک" سے "ماسٹر آف سوشل ورک" کی ڈگری نمایاں طور پر حاصل کیں۔ دوران تعلیم نہ صرف انہوں نے کتابوں سے استفادہ کیا بلکہ عملی طور پر مقامی حالات کا جائزہ بھی لیا۔ انکی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ کس طرح ان مسائل کو سلجھایا جائے۔

دوسروں کے درد کو سمجھنا اور انہیں سلجھانا، تسلی دینا اور انکی تلافی کرنا سب کے بس کی بات نہیں۔ ابتدا میں یہ ایک اُمنگ تھی، لگن تھی، لگن نے جذبہ کا رنگ اختیار کر لیا۔ جذبہ دن بدن بڑھتا ہی گیا۔ ان کے خیالات جامد نہیں متحرک ہیں وہ جمود کی نہیں حرکت کی قائل ہیں۔

محمد صدیق نائیک صاحب سے ازدواجی رشتہ میں بندھ گئیں تو بمبئی سے رتناگری آکر بس گئیں۔ مقامی حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ جن کے پاس جذبہ، جوش اور ہمت ہو وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتے ایسی حالت میں قدرت بھی ان کیلئے مواقع پیدا کر دیتی ہے۔ انکی محنتوں کا خوب سے خوب تر جزا دیتی ہے۔ اور پھر زندگی میں وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں انہیں عزت، شہرت اور اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔

جامع صفات شخصیت کی مالک محترمہ سعیدہ محمد صدیق نائیک نے نتیجے میں ایک جدید طرز کا (انگریزی طریقۂ زبان) کینڈر گارڈن اسکول کا افتتاح

(جو آج سے ٹھیک دس سال قبل ہوا تھا) کیا۔ رتناگری میں انگریزی طرزِ تعلیم کے گرلز اسکولوں کا فقدان تھا لڑکیوں کیلئے اردو تعلیم ہی کافی سمجھی جاتی تھی۔ تاہم دوراندیش والدین زمانے کے بدلتے ہوئے رُخ کو بھی دیکھ رہے تھے، سمجھ رہے تھے۔ غرض لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔ سعیدہ صاحبہ کی دن رات کی محنت، لگن نے اپنا اثر دکھایا۔ جو پرائمری سکنڈری اسکول سے ہوتے ہوئے آج ہائی اسکول تک پہنچ گئی۔ پانچ کینڈرگارڈن کے طلبہ شروع سے ہونیوالے اس ہائی اسکول میں فی الحال ایک ہزار طلبہ زیورِ تعلیم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور اس سال کے پہلے بیچ ایس ایس سی (S.S.C) کے امتحان میں دس طالبات شریک ہوئی تھیں۔

"محمد صدیق نائیک کانوینٹ ہائی اسکول" انگریزی میڈیم اسکول ہے۔ محترمہ سعیدہ محمد صدیق نائیک صاحبہ اس اسکول کی ڈائرکٹر اور فاؤنڈر پرنسپل ہیں۔ رتناگری کے مقامی اور اندرونی علاقے کی مسلم لڑکیاں انگریزی تعلیم سے فیضیاب ہو رہی ہیں۔ جن کا مقصد تعلیمی معیار کو اونچا کرنا ہی نہیں بلکہ اپنی قوم کی لڑکیوں کو صحیح تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ تاکہ آنیوالی نسل موجودہ نسل سے زیادہ سلیقہ مند اور باشعور طریقہ سے اپنی زندگی گزارے۔ اور اسی وجہ سے یہ ڈسپلین کی سختی پابند ہیں۔ یہاں ٹرینڈ ٹیچر کی نگرانی نہ صرف نصابی تعلیم کی طرف توجہ دی جاتی ہے بلکہ انہیں لوکل سطح پر دیگر امتحانی مضامین کے لئے بھی تیار کیا جاتا ہے جن میں ہر سال اسکول نمایاں کامیابی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بحیثیت پرنسپل ان کا یہ رویّہ اپنے طلباء کے والدین اور سرپرستوں سے ایک پرنسپل کا نہیں بلکہ ایک صلاح کار، ہمدرد دوست کا ہوتا ہے۔ جو وقت بہ وقت ان سے ملتی ہیں اور صلاح لیتی ہیں۔

سماجی خیر خواہ 'نائیک' خاندان کی نورِ نظر سعیدہ صاحبہ کی ان تعلیمی خدمات کی کامیابی کی آخری منزل تک پہنچنے میں ان کے خاوند محترم محمد صدیق نائیک صاحب کا خصوصی ہاتھ اور ساتھ رہا۔ سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک، تعلیم نسواں و خواتین کی ترقی کے دلدادہ، بیوی کی تعلیمی سرگرمیوں میں نہ صرف انہوں نے دلچسپی لی بلکہ ہر مرحلے پر اپنی شریکِ حیات "سعیدہ"، کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ یہ ایک دوسرے کے بہترین دوست اور ساتھی ہیں اس کے علاوہ خاندان کے دیگر افراد کا تعاون بھی خاص التماس ہے۔ ہم ان کی اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں ••

---

بقیہ "ووکیشنل گائیڈنس" •

لہٰذا والدین اور سرپرست حضرات کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بچے کو دہم یا دوازدہم میں پہنچتے ہی ماہرین مراکزِ ووکیشنل گائیڈنس سے رجوع ہو کر تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی حاصل کریں۔ بعدازاں کسی تعلیمی شعبہ جات کا یا کسی پیشہ کا انتخاب کریں ••

---

## ایک میں تین :

• قدرت نے ایک ایسا پودا تخلیق کیا ہے جس میں تین خاصیتیں ہیں۔ ایک حلال، ایک حرام اور ایک مکروہ (طبعی) اس پودے سے ہمیں خشخاش حاصل ہوتی ہے جو حلال ہے مگر اسی پودے سے افیم نکلتی ہے جو حرام ہے اور اس کے بوند سے پستک کی ڈھوڑی ملتی ہے جو مکروہ ہے ••

# غزلیں

## عبدالرحیم نشتر

منافقت سے رچے شہر میں کہاں جاؤں
ہیں صورتوں پہ نئی صورتیں جہاں جاؤں

ادھر زمین ، ادھر آسمان روشن ہے
میں ایسی تیز چکا چوند میں کہاں جاؤں

دکھاؤں جوہر تلوار کس مقابل کو
کھڑے ہوں سامنے دشمن تو درمیاں جاؤں

میں چاہتا ہوں کوئی گیت بن کے نکھروں میں
وہ چاہتے ہیں فقط صورتِ فغاں جاؤں

سمجھ لیا تھا کہ آفاق گم ہوئے مجھ میں
میں اپنے آپ سے نکلوں تو بیکراں جاؤں

## حق سارودی

بازار میں ہوتی ہے قدروں کی تجارت بھی
اخلاق بھی بکتا ہے بکتی ہے شرافت بھی

سوکھے ہوئے پیڑوں کے سایوں کا بھروسہ کیا
شاخوں سے جھلکتی ہے سورج کی تمازت بھی

ہر شخص کو دنگوں نے سنجیدہ بنا ڈالا
بچے ہیں کہ ڈرتے ہیں بھولے ہیں شرارت بھی

ہر ظلم روا رکھنا ہر ایک سزا لکھنا
لفظوں میں مگر رکھنا تھوڑی سی مروت بھی

بازار سیاست میں کردار نہیں ملتا
عزت بھی ہے، شہرت بھی، دولت بھی ہے وجاہت بھی

جس شخص کے سینے میں قرآں کی محبت ہے
اس شخص کے قدموں میں دنیا بھی ہے جنت بھی

شعروں میں میرے اے حق کیا کیا نہ سمٹ آیا
اس عہد کی تلخی بھی ماضی کی صداقت بھی

نفش سے کوکٹ

## تسنیم انصاری

چشم بے منظر میں خوابوں کے سفیر آتے رہے
بے صدا بستی میں تفریحاً فقیر آتے رہے

سر قلم ہوتے رہے نوحے رقم ہوتے رہے
مجلسوں میں مرثیہ پڑھنے دبیر آتے رہے

"آدمی منت کش ارباب عرفاں ہی رہا"[1]
دستگیر آتے رہے روشن ضمیر آتے رہے

کوئی چارہ گر کوئی مشکل کشا آیا نہیں
ذہن کی اونچائیاں لے کر مشیر آتے رہے

پہلے اک ایوان استبداد بنوایا گیا
اور پھر فرعون و شداد و شمیر[2] آتے رہے

ظرفِ ارباب کرم کی آزمائش کے لئے
پھر کوئی غالب نہ آیا گو فقیر آتے رہے

[1] مصرعہ اسرارالحق مجازؔ
[2] مصرعہ سابق وزیر اعظم اسرائیل

## مونس اعظمی

ہمدم بھی اجنبی ہوا دشمن بھی اجنبی
رہرو بھی اجنبی ہوا رہزن بھی اجنبی

صیاد نے اسیر کیا ہے بہار میں
موسم بھی اجنبی ہوا گلشن بھی اجنبی

میں ٹوٹے آئینے میں کروں عکس کیا تلاش
وہ دل بھی اجنبی ہوا درپن بھی اجنبی

ساز طرب سے اب تو کوئی واسطہ نہیں
جھانجھر بھی اجنبی ہوا کنگن بھی اجنبی

آزاد شاعری کا ہے اردو پہ یہ کرم
شاعر بھی اجنبی ہوا اور فن بھی اجنبی

کوچہ وہی ہے صرف وہ منظر بدل گیا
غرفہ بھی اجنبی ہوا چلمن بھی اجنبی

مونس نے سر جھکایا تھا جس سنگ در پہ کل
وہ گھر بھی اجنبی ہوا آنگن بھی اجنبی

# EX-SERVICE MAN
# کیلئے پنشن اسکیم

اِنڈین نیوی، آرمی اور ایئر فورس کے سابق فوجی کی بیواؤں کے لئے (۱) جس کسی نے کم از کم پندرہ سال نوکری کی اور سبکدوش ہوئے اور انہیں پنشن ملتی تھی انکی بیواؤں کو بھی حکومت ہند کی جانب سے پنشن مل سکتی ہے اس کا اطلاق ۲۲ ستمبر ۷۷ء سے ہے۔ لہٰذا اس تاریخ کے بعد وفات پانے والوں کی بیوائیں بیورو آف سیلرز، چیتا کیمپ، مانخورد، بمبئی ۴۰۰۰۸۸ سے رجوع فرمائیں۔

(۲) اگر پنشنر اور اس کی زوجہ دونوں وفات پا چکے ہوں تو ان کا کوئی بچہ اگر HANDICAP یعنی جسمانی طور پر معذور ہے تو وہ بھی پنشن پانے کا حقدار ہے بشرطیکہ اس کی معذوری کا سرٹیفکیٹ (جو ممالک سے مل سکتا ہے) اس کے والد کا سروس بک اور والدین کی رحلت کا سرٹیفکیٹ درج بالا پتہ پر پیش کرتے ہوئے عرضداشت کی جائے۔

(تفصیلی معلومات اور رہنمائی کے لئے راقم الحروف اپنی خدمات پیش کرتا ہے)

(۳) ایسے سابق فوجی Ex-Serviceman جنہوں نے پندرہ سال سے کم سروس کی مگر وہ دوسری عالمی جنگ ← (2nd World War) میں شریک تھے انہیں حکومت مہاراشٹر نے اکتوبر ۱۹۸۹ء سے پنشن اسکیم لاگو کی ہے جو ماہانہ تین سو روپئے ہے۔

سابق فوجی کی وفات کی وجہ سے اس کی بیوہ بھی اس وظیفہ کی حقدار ہے بشرطیکہ وہ اپنے شوہر کا موت کا سرٹیفکیٹ (Death certificate) مرحوم کے ساتھ کی ہوئی شادی کا سرٹیفکیٹ اور مہاراشٹر کا باشندہ ہونے کا سرٹیفکیٹ پیش کرے۔ میں خود سابق فوجی (نیوی) ہوں اور اس سلسلے میں واقفیت رکھتا ہوں۔ لہٰذا اپنے بھائی بہنوں کی رہنمائی کے لئے مذکورہ مضمون بغرض اشاعت "نقش کوکن" کے لئے بھیجا ہے۔ اگر ذاتی طور پر مدد کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر رابطہ قائم کیا جائے۔

• ابراھیم حسین سروے •

بی ۶۱۔ "پاسبان" پہلا منزلہ، ہال روڈ، کرلا، بمبئی ۷۰

# ووکیشنل گائیڈنس

شکیل احمد کڈو
(ڈیپرٹر پاسر)
{انجمن اسلام ایگری ہائی اسکول، مرود جنجیرہ}

ووکیشنل گائیڈنس کی ابتداء امریکہ کے شہر "بوسٹن" میں 1905ء میں "فرینک پارسن" نامی شخص نے کی۔ اسے بابائے ووکیشنل گائیڈنس بھی کہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ووکیشنل گائیڈنس کی شروعات شہر بمبئی میں جارجرڈ اکاؤنٹنٹ باٹلی بائے نے 1941ء میں پارسی برادری کیلئے کی۔ فی الحال ہمارے ملک میں ووکیشنل گائیڈنس کا کام حکومت کے ماتحتی میں ہو رہا ہے اور کچھ نجی ادارے بھی ہیں جو خدمتِ خلق کے طور پر ووکیشنل گائیڈنس کا کارِ خیر کر رہے ہیں جس میں "دی کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ" بھی ہے جس نے نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے اشتراک و تعاون کے ساتھ مئی 94ء کی تعطیلات میں دہم اور دوازدہم کے طلباء اور والدین کی رہنمائی کیلئے رائیگڈھ ضلع کے چھ تعلقوں میں ووکیشنل گائیڈنس کے کیمپ کا انعقاد کیا۔

بہت ہی کم طلباء اور والدین ووکیشنل گائیڈنس سے واقفیت رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں لہٰذا زیادہ سے زیادہ طلباء و والدین ووکیشنل گائیڈنس سے واقف ہوں اور اس سے مستفیض ہوں اس غرض سے یہ مضمون سپردِ قلم کیا جا رہا ہے۔

"ووکیشنل گائیڈنس" کے لغوی معنی ہیں پیشے کے انتخاب کے متعلق ماہرانہ مشورہ یا رہنمائی۔ زندگی میں انسان کو وقتاً فوقتاً رہنمائی کی ضرورت پیش آتی ہے مثلاً جب کوئی شخص قانونی شکنجہ میں پھنستا ہے تو وہ ماہرِ قانون (وکیل) سے مشورہ کرتا ہے اس سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جب کسی شخص کو کوئی بیماری جکڑ لیتی ہے تو وہ اس سے نجات پانے کیلئے ڈاکٹر کے پاس چلا جاتا ہے اس کے مشورے کے مطابق دوائیں لیتا ہے اور اپنی صحت کو بحال کر لیتا ہے۔ رہنمائی کی ایک مثال اور عرض ہے جب کسی شخص کو مکان تعمیر کرنا ہوتا ہے تو وہ ماہرِ تعمیرات (سِول انجینئر) سے تخمینہ پلان حاصل کرتا ہے اور اپنی پسند کا نیز اپنی بجٹ کا گھر تعمیر کرتا ہے بس اسی طرح جب بچہ دسویں کلاس میں پہنچ جاتا ہے تب بچہ اور والدین یا سرپرست کو ماہرین یا مراکز ووکیشنل گائیڈنس سے رابطہ قائم کرنا چاہئے تاکہ وہ صحیح رہنمائی حاصل کر کے اپنے نصب العین میں کامیاب ہو سکے۔ حکومت ریاست مہاراشٹرا کا ووکیشنل گائیڈنس کا ہیڈ آفس بمبئی میں (انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن مہانگر پالیکا مارگ بمبئی ۱) ہے۔ جبکہ اس کے چھ برانچ آفیسیس: امراوتی، اورنگ آباد، کولہاپور، ناگپور، پونا اور ناسک میں ہیں۔ جہاں ضرورتمند طلباء و والدین کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ نے مختلف تعلیمی شعبوں اور مختلف پیشوں کی معلومات کے کتابچے مرتب کئے ہیں جنہیں مونوگراف (Mono graph) کہتے ہیں جو لگ بھگ ۹۰ ہے تک ہیں آپکو جس تعلیمی شعبہ کا مونوگراف درکار ہو وہ آپکو بلا معاوضہ اس ادارے سے مل سکتا ہے جس میں مطلوبہ پوری معلومات درج ہوتی ہیں۔ جیسے کالج اور انسٹی ٹیوٹ کے نام، پتے، چلنے والے کورسیس، داخلہ فیس، کورس کی میعاد وغیرہ کی تفصیلات ہوتی ہیں۔ ہماری ریاستی حکومت نے یہ سہولت رفاہِ عام کیلئے رکھی ہے۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو اس سہولت سے مستفید ہونا چاہیئے: بچّہ کے مستقبل کا دار و مدار رہنمائی پر منحصر ہوتا ہے۔ صحیح رہنمائی بچے کے مستقبل کو سنوار سکتی ہے غلط رہنمائی سے اس کا مستقبل بگڑ بھی سکتا ہے۔

بقیہ ص ۱۸ پر

# کوکن میں دارالعلوم امام احمد رضا

تاثرات :۔ رحانی محمود
سابقہ پرنسپل انجمن اسلام ماہم بمبئی

رتناگیری کا ایک چھوٹا سا خوبصورت پہاڑی سلسلہ جسکے اطراف دھان کے سرسبز لہلہاتے کھیت بل کھاتی ہوئی ندیاں ناریل و آم و دیگر پھلوں سے لدے ہوئے درختوں کی قطاریں۔ قدرت کی ان حسین رنگینیوں کے درمیان کونڈویرے نام کا ایک گاؤں سنگمیشور تعلقہ میں ہے۔ اس میں پانچ ایکڑ زمین کو گھیری ہوئی عالیشان عمارت نور وایمان کی ضیا پاش کرنوں کو سمیٹے رہبری کا کام انجام دے رہی ہے۔ عمارت دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ جہاں لڑکے لڑکیوں کے لئے مدرسہ و ہوسٹل دونوں کا انتظام ہے۔ یہ مدرسہ اہلسنت امام احمد رضا کے نام سے منسوب ہے۔

بانئ مدرسہ محترم جناب الحاج اسماعیل احمد جانی ہیں۔ بمبئی کی مشہور و معروف شخصیت جو ہمہ گیر خوبیوں کی مالک ہے۔ آپ حضور اکرم حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت الفت رکھتے ہیں۔ جسکا اعجاز و عملی ثبوت یہ مدرسہ دارالعلوم امام احمد رضا کی شکل میں سامنے آیا ہے۔

آپ نے مدرسہ کی باگ ڈور و حسن انتظام کے لئے جس شخصیت کا انتخاب کیا ہے وہ شخصیت محترم مفتی محمد ابراہیم مقبولی صاحب کی ہے جو مدرسہ کے روح رواں اور کوکن کی جانی مانی شخصیت ہے۔

تقریباً آج سے پانچ سال قبل اس مدرسہ کا آغاز دو طالبات سے ہوا تھا۔ آج بفضل خدا اس میں ۱۷۵ لڑکے اور ۱۵۰ لڑکیاں زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔

ہوسٹل میں طعام و رہائش کا بلا معاوضہ (فری آف چارج) انتظام ہے۔ بہترین دینی تعلیم سے مرصع اساتذہ و معلمات بچوں کو سنوارنے میں جٹے ہیں۔ جن کی مدد سے ہر سال حافظ، قاری، مولوی عالم، عالمات بن کر باہر نکلے جا رہے ہیں۔

لڑکا لڑکیوں کے لئے حفظ، ناظرہ، دینیات عالمیت اوّل تا پنجم شعبہ جات ہیں۔ اس کے ساتھ انگلش عربی ٹائپنگ، ٹیلرنگ پکوان کی کلاسیس بھی منسلک ہیں۔ اور لڑکوں کے لئے دینی تعلیم کے علاوہ کمپیوٹر ٹیکنیکل کورس بھی شامل ہیں۔ ایڈمیشن کی مانگ دن دونی رات چوگنی ترقی پر ہے۔

پرنسپل صاحب کی تبلیغ واشاعت اسلام سے متاثر ہو کر نہ صرف بچے بلکہ ان کی مائیں بھی ہفتہ عشرہ ٹھہر کر دینی فرائض سیکھ کر فیض یاب ہوتی ہیں (جیسے نماز، کفن وغسل کے طریقے وغیرہ) اب تک نہ صرف کوکن کے عوام ہی فیضیاب ہوئے ہیں بلکہ گوا، ایم پی، یوپی، آندھرا پردیش، بمبئی کرناٹک کے مختلف حصوں سے لوگ اپنے بچوں کو لئے داخلے کی جستجو میں چلے آرہے ہیں۔ پچھلے سال لندن سے آکر دو لڑکیوں نے ایڈمیشن لیا تھا۔ غرض اس پر آشوب دور اور قیامت خیز حالات میں آج انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو چکا ہے کہ اس کی بقا اور نجات کا راستہ کون سا ہے۔؟؟

چنانچہ صراط مستقیم کی رہبری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و محبت کے لئے یہ مدرسہ دارالعلوم امام احمد رضا کونڈویرے۔ رتناگیری سب کے لئے کھلا ہے، جو آپ کے بچوں کی نیک سیرت کی تشکیل اور ان کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔

نقشِ کوکن

# آدمی

ایس نظام الدین سعد
(ای۔ ایس۔ انگلش اسکول، لوئر توڑیل)

عجب ہے آدمی احساسِ ننگ و عار نہیں
زباں کا پاس نہیں اور دل میں پیار نہیں
ہوا ہے جب سے چلن ظلم و جبر کا ہر سو!
کسی غریب کی آہوں کا اب شمار نہیں

ہوس و حرص کا پیکر بنا ہے ہر انساں!
خلوص و مہر کا مطلق نہیں ہے نام و نشاں
نظر اُٹھا کے جو دیکھو تو کیا امیر و غریب
جفا پرست جہاں میں ملیں گے سب یکساں

سیاہ قلب میں شیطان آج پھرتا ہے
تضاد قول میں اور فعل میں بھی رہتا ہے
نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ہے انساں کو
یہ گرگٹوں کی طرح آج رنگ بدلتا ہے

اسے غرور ہے دولت کا اور طاقت کا
بسا رہا ہے نیا شہر اک رقابت کا
یہ انتشار کا عالم، یہ نفرتوں سے کا ہجوم
لگے ہے قرب زمانے میں اب قیامت کا

نکل رہا ہے جنازہ جہاں سے اُلفت کا
چراغ بجھنے کو آیا ہے آج عصمت کا
کوئی خلیق نہیں ہے کوئی رفیق نہیں
فضا میں زہر گھلا ہے شدید نفرت کا

یہ رنگ و نسل کا فتنہ کبھی اُٹھاتا ہے
زباں کے نام پہ کتنوں کا خوں بہاتا ہے
ہے اس جہاں میں فقط چار روز کا مہماں
ہر ایک آن نئے گل مگر کھلاتا ہے

تعصّبات کا آنکھوں پہ ہے چڑھا پردہ
ڈگر ڈگر پہ عداوت، فریب، کا جلوہ
سماں ہے شہر یذیراں کا آج ہر جانب
ضمیر سارے زمانے کا ہو گیا مُردہ!

## تبصرہ

کتاب کا نام: — **تاریخ خاندیش کے بکھرے اوراق**

مصنّف: — ڈاکٹر اکبر رحمانی

صفحات: — ۸ + ۱۳۲ مجلّد مع گرد پوش قیمت: — ۵۰ روپیے

ناشر: — ایجوکیشنل اکادمی، اسلام پورہ، جل گاؤں ۴۲۵۰۰۱

ملنے کا پتہ: — مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، بمبئی — دہلی — علی گڑھ

---

ادبی، تعلیمی اور صحافتی حلقوں میں پروفیسر ڈاکٹر اکبر رحمانی کی ذات محتاجِ تعارف نہیں. وہ ایک ادیب، محقق، صحافی اور ماہرِ تعلیم کی حیثیت سے اب تک معروف تھے۔ زیرِ تبصرہ کتاب انکی شخصیت کے ایک اور پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ اس کتاب کا موضوع ہے: تاریخ. اور اس فن میں بھی انہوں نے جس حقیقت پسندی، دیانتداری اور انصاف پسندی کا ثبوت دیا ہے وہ ڈاکٹر اکبر رحمانی کے اعلیٰ درجے کے مؤرّخ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ خاندیش کی تاریخ جس پر تاریکی کے پردے پڑے ہوئے تھے انہیں ہٹانے اور اس کے درخشاں ماضی کو منظرِ عام پر لانے کے لئے مصنف نے جو تحقیق و جستجو کی، جو محنت و عرق ریزی، ملک و بیرونِ ملک کی لائبریریوں کو کھنگالا اور اس طرح تاریخ خاندیش کے بکھرے اوراق کو جس سلیقہ مندی سے مرتب کیا یہ بجائے خود ایک بڑا تاریخی کارنامہ ہے۔ مصنّف کا کمال یہ ہے کہ اس نے تین چار ہزار سال کے عرصہ پر پھیلی ہوئی خاندیش کی تاریخ کو ۱۳۲ صفحات میں بیان کرکے گویا سمندر کو کوزے میں بند کیا ہے۔ ہمیں خاندیش کے تعلق سے کتنی ہی باتوں کا پتہ چل جاتا ہے کہ خاندیش کتنی قدیم بستی ہے، خاندیش نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور خاندیش پر کن کن خاندانوں اور بادشاہوں کی حکومت رہی. مسلمانوں کے دورِ حکومت میں کیا کیا علمی و تعلیمی سرگرمیاں رہیں، مغلوں نے خاندیش کا نام بدلنے کی کیوں کوشش کی. شہنشاہِ اکبر نے فیضی کو خاندیش کی سفارت پر کیوں بھیجا تھا اور یہاں اس کا استقبال کس شاہانہ انداز میں ہوا، فیضی نے فاروقیوں کی لائبریری میں کس کتاب کو تلاش کیا. غرض کہ خاندیش کے بارے میں ایسی کتنی ہی باتیں ہیں جو ابتک میری نظر سے بھی نہیں گزری تھیں. اس طرح یہ کتاب معلومات کا ایک خزانہ ہے۔

اس کتاب کا سب سے اہم اور معرکتہ آلارا مضمون "اورنگ زیب کی داستانِ معاشقہ افسانہ یا حقیقت؟" ہے. مہاراشٹر میں اورنگ زیب کی شخصیت و کردار پر کئی ڈرامے اور ناول لکھے گئے ہیں. اور ان میں اورنگ زیب کے کردار کو کافی مسخ کیا گیا ہے. مراٹھی ناول "شہنشاہ" میں اورنگ زیب کی داستانِ معاشقہ کو جس مبالغہ آرائی سے بیان کیا ہے اس کی حقیقت مصنّف نے مختلف فارسی تواریخ و دستاویزات کی روشنی میں غیر جانبدارانہ انداز میں بیان کرکے مخالفین کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ ایک مضمون میں مصنّف نے اورنگ زیب کی اس فارسی سند کو نقل کیا ہے جو خاندیش کی تحصیل ایرنڈول کے ہندو پجاریوں اور برہمنوں کو دی گئی تھی۔ اس سند کے ذریعہ اورنگ زیب نے برہمنوں کو مندروں میں پوجا پاٹ کے فرائض انجام دینے کے لئے چند گاؤں بطور مددِ معاش اور خیرات عطا کئے تھے اس سند سے اورنگ زیب کی رواداری اور فیاضی کا پتہ چلتا ہے اور اس کے ہندو دشمن ہونے کی تردید ہوتی ہے.

زیرِ تبصرہ کتاب کل گیارہ تاریخی و تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ ممتاز ادیب و عالم مولانا محمد حنیف ملی نے لکھا ہے اور ان کی اس رائے سے مجھے پورا اتفاق ہے کہ یہ

کتاب اسلوب تعبیر کی انفرادیت اور مواد کی فراہمی کو دیکھتے ہوئے ادب، بلاغت، تاریخ و جغرافیہ اور شعر و سخن کا گلدستہ معلوم ہوتی ہے۔ دیباچہ ممتاز [illegible] محمد حسن فاروقی نے لکھا ہے انکی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب [illegible] سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے بالعموم اور اہل خاندیش کیلئے با[illegible]ص ایک عظیم الشان اور گرانقدر تحفہ ہے یقیناً اس سے کوئی انکار نہ کرے گا۔

ڈاکٹر اکبر رحمانی "سنہرے گفتنی" کے تحت خاندیش کی مفصل تاریخ کے منصوبے کا بھی اعلان کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت خاندیش کی سیاسی، ادبی اور مذہبی تاریخ کل چھ جلدوں میں شائع ہوگی۔ ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ڈاکٹر اکبر رحمانی کے ساتھ بھرپور تعاون کریں ••

(تبصرہ نگار: ڈاکٹر مرزا خلیل)

---

## سہ ماہی مجلّہ ترسیل بمبئی

سرپرست: علی میاں مقدم، مرتبان: ساحر شیوی، وسیم خواجہ

مدیر: یونس اگاسکر معاون مدیر: شرف کمالی، انجم عباسی۔

● "ترسیل" کوکن اردو رائٹرز گلڈ کا سہ ماہی آرگن ہے جو ادھر سال بھر سے نہایت پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، یہ اس کا تیسرا شمارہ ہے، اس میں سب سے پہلے اس کے مدیر ڈاکٹر یونس اگاسکر کا اداریہ ہے اور پھر مختلف فنکاروں کی تخلیقات ہیں جو اس شمارے کا فنکار، نظم، غزلیں، مضامین، طنز و مزاح، افسانے، مراٹھی ادب، نقد و نظر اور ترسیل نامے کے عنوانات کے تحت بالترتیب دی گئی ہیں اور آخر میں انجم عباسی کا لکھا ہوا نقوش تاباں کا ایک ورق ہے، جو دراصل مجلہ ترسیل کے سرپرست جناب علی میاں مقدم کی سوانح عمری ہے جو جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔

یہ ساری تخلیقات نئی نسل کے ان فنکاروں کے زور قلم کا نتیجہ ہیں جو اپنے اپنے موضوع پر پورے اعتماد کے ساتھ قلم اٹھاتے ہیں اور اپنی محنت اور لگن سے اردو زبان و ادب کے سرمایہ میں گرانقدر اضافہ کر رہے ہیں۔

ویسے یہ ساری تخلیقات معلوماتی اور دلچسپ ہیں مگر اس مجلّہ کے دو عنوان "اس شمارے کا فنکار" اور "مراٹھی ادب"، خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں، اس شمارے کا فنکار کے تحت مختلف فنکاروں کا سیر حاصل تعارف ہوتا ہے اور مراٹھی ادب کے تحت مراٹھی تخلیقات کا اردو ترجمہ، پہلے عنوان کے تحت اب تک تین فنکاروں کا تعارف ہو چکا ہے۔ انور خان ـــ سلام بن رزاق اور عبدالاحد ساز اس طرح مراٹھی ادب کے تحت ان تین شماروں میں متعدد نامور مراٹھی ادیبوں اور شاعروں کی تخلیقات کے ترجمے باری باری جگہ پا چکے ہیں۔

کوکن اردو رائٹرز گلڈ نے، ساحر شیوی کی سرپرستی میں اردو زبان و ادب کی جو گرانقدر خدمت انجام دی ہے وہ اس کی شائع کردہ علمی ادبی کتابوں کی طویل فہرست سے ظاہر ہے۔ اب اس مجلہ کی اشاعت سے، گلڈ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے اور اپنی سرگرمیوں کو اور وسیع کر دیا ہے، مجلّہ کی موجودہ اٹھان بتاتی ہے کہ گلڈ کی شائع کردہ کتابوں کی طرح اس کا یہ آرگن "ترسیل" بھی جلد ہی اردو ادب کی تاریخ میں اپنی جگہ بنائے گا۔ وہ سارے کارکن جو براہ راست یا بالواسطہ اس مجلہ کو مقبول عام بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ہماری مبارکباد کے مستحق ہیں ••

(تبصرہ نگار: ڈاکٹر حامد اللہ ندوی)

**تبصرہ کیلئے کتاب کی دو جلدیں ارسال کریں**
(ادارہ)

# ہندوستان کی آبادی

ہمارے ملک میں ہر دس سال میں ایک دفعہ پورے ملک کی مردم شماری ہوتی ہے۔ آزادی کے بعد ۱۹۵۱ء میں پہلی دفعہ ملک کی جو مردم شماری ہوئی تھی تو ہندوستان کی آبادی ۳۶ کروڑ ۱۱ لاکھ تھی ۱۹۶۱ء میں ۴۳ کروڑ ۳۶ لاکھ تھی ۱۹۷۱ء میں ۵۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ۱۹۸۱ء میں ۶۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ہوگئی اور ۲۵ مارچ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ملک کی آبادی بڑھ کر ۸۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ہوگئی ـــــ اس طرح دس سال کے عرصہ میں ہندوستان کی آبادی میں ۲۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ گویا ایک انڈونیشیا کی بڑھوتری ہوئی ہے۔ ماہرین آبادیات کا کہنا ہے کہ اگر آبادی میں اضافہ کی موجودہ شرح یعنی دس سال میں ۲۵٪ کی اضافت جاری رہی تو اس صدی کے اختتام تک ہندوستان کی آبادی ایک ارب تک پہنچ جائے گی۔

نئی مردم شماری کے مطابق ایک ہزار مردوں کے مقابلے میں عورتیں ہیں ملک کی کم از کم ۵۶ فیصد آبادی خواندہ ہوگئی ہے خواندگی میں صوبہ کیرالا ۹۰٪ کے ساتھ بدستور سب سے آگے ہے۔ اب دنیا کی آبادی ۶۱٪ آبادی ہندوستان میں آباد ہے ملک کا سب سے بڑا شہر بمبئی آبادی میں آگے ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ہوگئی ہے۔ اس کے بعد کلکتہ کا نمبر آتا ہے جس کی آبادی اس وقت ایک کروڑ ۸ لاکھ ہے دہلی ۹۳ لاکھ آبادی کے ساتھ تیسرے نمبر پر آتا ہے اس کے بعد بالترتیب مدراس، حیدر آباد اور بنگلور رہے۔

بھارت میں مسلم آبادی میں اضافہ کی شرح کا تناسب دس سال میں ۳٪ ہے جبکہ ہندوؤں میں ۲۵ فیصد ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان کی جملہ آبادی میں مسلمانوں کا تناسب مندرجہ ذیل ہے۔

| سال | کل آبادی | مسلم آبادی | مسلم تناسب |
|---|---|---|---|
| ۱۹۵۱ء | ۳۶ کروڑ، ۱۱ لاکھ | ۳ کروڑ ۵ لاکھ | ۹.۶۹٪ |
| ۱۹۶۱ء | ۴۳ ″ ۳۶ ″ | ۴ ″ ۶ ″ | ۱۰.۶۷٪ |
| ۱۹۷۱ء | ۵۴ ″ ۸۰ ″ | ۶ ″ ۱۳ ″ | ۱۱.۶۲٪ |
| ۱۹۸۱ء | ۶۷ ″ ۲۰ ″ | ۸ ″ ۳ ″ | ۱۲.۶۱٪ |
| ۱۹۹۱ء | ۸۴ ″ ۴ ″ | ۱۲ ″ ۶۶ ″ | ۱۵.۶۰٪ |

## ساورکر بیرسٹر نہیں تھے؟

مہاراشٹر ٹائمز، لوک ستا اور دیگر مراٹھی اخباروں نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے بانی ونائک دامودر ساورکر کو لندن میں وکالت کا کورس مکمل کرنے کے باوجود بیرسٹر کی سند سے محروم رکھا گیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ ہندوستان کی تحریک آزادی میں حصہ لیتے تھے۔ ساورکر نے لندن کے تعلیمی ادارہ گریز اِن میں ۱۹۰۶ میں داخلہ لیا تھا تین سال رہ کر انہوں نے وکالت کا کورس پورا کیا تھا۔ جب سند دینے کا موقع آیا تو مذکورہ ادارہ کے ڈائرکٹروں نے برٹش حکومت کیخلاف سرگرمیوں کا الزام عائد کر کے ڈگری نہ دینے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کیخلاف ساورکر نے اعلا حکام کے شکایت درج کرائی۔ تحقیقات کیلئے کمیٹی مقرر ہوئی پندرہ دن تک انکوائری ہوتی رہی۔ ساورکر کیخلاف کوئی الزام ثابت نہ کیا جا سکا بالآخر کمیٹی نے عملی سیاست میں حصہ نہ لینے کی شرط پر ڈگری دینے کا فیصلہ کیا لیکن ساورکر نے اسے قبول نہیں کیا۔ یہ انکشاف ہندوستانی سفیر مقیم لندن شری بھاسکر گھوریڑے نے ان سرکاری دستاویزات کی روشنی میں کیا ہے جو لندن سے ملیں۔

# جب خشت بنے تو کام چلے

۱۹۸۳ء میں نقش کوکن ٹیلینٹ فورم نے مضمون نویسی کے مقابلوں سے کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے درمیان اپنی سرگرمی کا آغاز کیا تھا۔ تقسیم انعامات کے جلسہ میں کوکن کے صاحب ثروت، مقتدر، معزز اور علم دوست ہستیوں سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جنہوں نے N.K.T.F کے جذبہ کی خوب سراہنا کی اور کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے بچوں میں ٹیلینٹ کی تلاش کرنے پر زور دیا۔ ایک صاحب خیر نے تو اگلے تعلیمی سال کیلئے اخراجات کا بار اپنے ذمہ لیا اور یہیں سے ان بچوں کے درمیان مقابلوں کا دور شروع ہوا۔ جناب مبارک کاپڑی کا تعاون سونے پر سہاگہ کا کام دے گیا اور حکیم الامت، شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا یہ شعر فورم کی سرگرمیوں کا آئینہ دار بن گیا ؎

"عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے انکو اپنی منزل آسمانوں میں"

یقین جانئے N.K.T.F ٹیم کے بیشتر ممبران اپنی پیرانہ سالی کے باوجود نوجوان نظر آتے ہیں اور نوجوان اراکین سوجھ بوجھ میں منجھے ہوئے بزرگ ثابت ہوتے ہیں۔

پچھلے گیارہ/بارہ سال سے N.K.T.F کی سرگرمیاں بلاناغہ جاری ہیں اور اس کے اتنے اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں کہ مہاراشٹر کے متعدد اضلاع سے فورم کے اراکین کو دعوتیں ملیں کہ وہ ان کے حلقہ میں آکر اس قسم کے پروگرام ترتیب دیں۔ مگر اپنی کاروباری مصروفیتوں کی وجہ سے ہم مجبور رہیں اور معذور بھی۔ لہٰذا ہمارا ایک ہی جواب ہے: کہ اگر ملک کے دیگر اضلاع میں بھی مقامی کارندے اس قسم کے پروگرام ترتیب دیں تو اس دیش میں تعلیمی انقلاب لا سکتے ہیں۔

"چلو تو سارے زمانہ کو ساتھ لیکے چلو"

عوام کے پیہم اصرار اور رہبر قوم ڈاکٹر رفیق زکریا صاحب کی ہدایت پر پچھلے سال ہم نے شہر ممبئی اور اس کے مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کو اپنے حلقۂ عمل میں شامل کیا اور اب ہر طرف سے یہ درخواستیں آرہی ہیں کہ پرائمری اسکولز جو تعلیمی ترقی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اس بنیاد کو مضبوطی عطا کی جائے۔ پرائمری کے بچوں پر توجہ دی جائے تو انشاءاللہ سکنڈری کے نتائج بھی خوب سے خوب تر نکلیں گے۔ لہٰذا ہم نے کوکن کے پرائمری اردو اسکولوں کو بھی اپنے حلقۂ عمل میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب این اے واحد (رائیگڈھ) محترمہ نیلم فضل ماسٹر (رتناگری) اور جناب داؤد چوگلے کو (تھانہ) کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

ارادہ ہے کہ مضمون نویسی کے مقابلہ سے ہی اس کا بھی آغاز کیا جائے۔ نیز ضلعی سطح پر جب سکنڈری کے مقابلے منعقد ہوں گے وہیں پر پرائمری ساتویں کے بچوں کو بلاکر انکی استعداد اور معیار کے مطابق جنرل نالیج کا مقابلہ بھی ترتیب دیا جائے تاکہ بچوں میں چھپے ہوئے جوہر کو چمکایا جائے، انکی ہمت افزائی کی جائے۔ انہیں انعام و اکرام سے نوازا جائے۔

"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!"

ہم درخواست کرتے ہیں کہ پرائمری اردو اسکولوں کے صدر مدرسین ہم سے تعاون فرمائیں۔ بچے قوم کی امانت ہیں۔ مستقبل کے معمار ہیں۔ اگر انکی تعمیر و تشکیل میں ہم معاون ثابت ہوئے تو انشاءاللہ ملت کے سامنے بھی سرخرو ہوں گے اور عاقبت بھی سنور جائے گی۔

پائے شکستہ رکنا بڑھنا آج نہیں تو کل پہنچے گا
منزل اپنی سوچی سمجھی رستے اپنے دیکھے بھالے

•• ابراہیم احمد سندیلکر
سکریٹری N.K.T.F

## مہاراشٹر کے چھوٹے شہروں کیلئے مرکزی امداد

آٹھویں پانچ سالہ پلان کے تحت مہاراشٹر میں ۲۰ چھوٹے شہروں کی ترقیاتی اسکیمیں تیار کی گئیں ہیں ۔ شہری ترقی کی وزیر شریمتی شیلا کول نے پارلیمنٹ میں بتلایا کہ ان قصبوں اور شہروں کی ترقی کیلئے صوبائی سرکار کو ۵۶ کروڑ روپئے کی رقم قرضہ کے طور پر دیجائیگی۔

انہوں نے کہا کہ گذشتہ تین برسوں کے دوران میں صوبہ کے ۲۵ چھوٹے شہروں کی ترقی کیلئے ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ روپئے کی رقم دی جاچکی ہے ۔ اس اسکیم کے تحت جن قصبوں کی ترقیاتی اسکیموں کیلئے رقم دی گئی ہے ۔ ان میں ضلع رتناگیری کے شہر چپلون کو ۱۲ لاکھ روپئے شامل ہیں ۔

## الحسنات کا قابل تحسین اقدام

الحسنات ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی جو پچھلے بارہ تیرہ سالوں سے نئی ممبئی میں اردو ہائی اسکول چلاتی ہے حسب سابق امسال بھی اپنے ہائی اسکول کے طالبات بچوں کے ساتھ واشی نئی ممبئی کے ہائی اسکولوں میں اول دوم اور سوم آنے والے سبھی بچوں کے اعزاز میں ایک جلسۂ تہنیت الودعیا بنک ہال واشی میں ۲۱ جولائی ۹۴ء کی سہ پہر میں منعقد کیا ۔ جس کی صدارت حلقہ کے معروف سماجی جناب سراج مرزا صاحب نے فرمائی سابق وزیر حکومت مہاراشٹر اور ہندی اکاڈمی کے چیئرمین شری رام منوہر ترپاٹھی مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو تھے ۔ دیگر مہمانوں میں شری نند کشور نوٹیال ہندی بلٹز کے مدیر ۔ کیپٹن نظیر محمد شیخ، مدیر ماہنامہ نقش کوکن اور کوکن بنک کے سابق چیرمین جناب علی ایم شمسی جو فی الوقت نئی ممبئی میں سکونت پذیر ہیں شریک جلسہ ہوئے ۔ شمسی صاحب نے شمع جلا کر جلسہ کا افتتاح فرمایا اور اپنی مختصر افتتاحی تقریر سے پروگرام میں جان ڈال دی ۔ تقریباً ۱۰۵ طلبا وطالبات کو حسب مراتب نقد انعامات میڈل اور اسناد امتیاز عطا کی گئیں ۔ جناب اقبال کو اسٹیج کی نظامت نے پروگرام کا تنظیم و نسق درست رکھا ۔ سوسائٹی کے سکریٹری جناب عبدالرؤف خان نے حاضرین کا استقبال فرمایا ۔ مولانا مہدی حسن کی تلاوت سے پروگرام شروع ہوا ۔ واشی کا معروف مراٹھی ہفت روزہ "واشی" کے مدیر شاہجہاں شیخ اور ہندی مہانگری ایکسپریس کے مدیر سلیم شیخ بھی معزز مہمانوں میں تھے ۔

## ماہیگری کورس

اضلاع کوکن (تھانے رائے گڑھ رتناگیری، اور سندھو درگ) یہ چاروں اضلاع ساحل سمندر پر واقع ہیں اسلئے سمندر کی لازوال دولت مچھلیوں کے شکار اور ان کی افزائش پر یہاں کے لوگوں کی دلچسپی قائم ہے ۔

چونکہ ماہی گیری غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کرنے کا ایک ٹھوس ذریعہ ثابت ہوئی ہے اسلئے حکومت نے ماہی گیری (فشریز) کی صنعت کے فروغ اور ارتقاء کیلئے جدید سائنس اور ایجادات کی روشنی میں نت نئے شعبے قائم کئے ہیں ۔ ان شعبوں میں داخلہ حاصل کرکے نوجوان لوگ نہ صرف اپنے مستقبل کو سنوار سکتے ہیں ۔ بلکہ فشریز کی صنعت قائم کرکے سینکڑوں افراد کو ملازمت و روزگار فراہم کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں ۔ یہاں ہم ایسے کورسز کی معلومات دے

رہے ہیں جس میں دسویں اور بارہویں کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبا و طالبات داخلہ لے کر نام اور دولت دونوں پر اپنی گرفت قائم کر سکتے ہیں۔ ریاستی حکومت اور مرکز نے انڈسٹریل فشریز سائنس فشریز وائڈ فشریز کوسٹل ہائیڈرولوجی تشارک پروسیسنگ ٹیکنالوجی، فش کلچر فش فارمنگ، فشریز اکوا کلچر وغیرہ کے کورسیز شروع کئے ہیں۔ علاوہ ازیں ان لینڈ فشریز اور فش پروسنگ کو داخل نصاب کیا ہے۔ اس میں داخلہ کے لئے دسویں میں کامیابی ضروری ہے۔ اس میں داخلہ ہر سال جون اور جولائی میں ہوتا ہے۔ ان تعلیمی اداروں کے نام اور پتے درج ذیل ہیں۔

(۱) آرٹس اینڈ کامرس کالج اندا پور (پونے) ۲۔ ویر بھاؤ راؤ پاٹل جونیئر کالج دیوا پور ستارا۔ ۳۔ سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فشریز ایجوکیشن، جے پی روڈ ورسوا، ممبئی ۶۱۔

مندرجہ بالا اداروں میں ایک سال (؟) مدت میں ان لینڈ فشریز ڈیولپمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن اینڈ فشریز ایکسٹینشن ٹیکنکس کی تعلیم دی جاتی ہے۔

## آدرش ہائی اسکول کرجی میں انتخابات

آدرش ہائی اسکول، کرجی تعلقہ کھیڈ کل ۵۳ طلبا و طالبات شریک

ضلع رتناگری میں طلبہ کے درمیان "اسکول کی کابینہ" انتخابات تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے تین دن تک بچوں نے ووٹ حاصل کرنے کے لئے تقریریں کیں۔ دس عہدوں کے لئے تیس طلبہ نے الیکشن میں حصہ لیا۔

۱۵ جولائی کو ووٹنگ ہوئی اور ۱۶ جولائی کو نتائج ظاہر کئے گئے۔ منتخب شدہ طلبہ مندرجہ ذیل ہیں۔

وزیر اعظم ۔ پرکار ارشد عبدالکریم
وزیر خاتون ۔ تانبے صبینہ اسماعیل
وزیر کھیل ۔ ہنوارے امام جعفر باشاہ
وزیر مالیات۔ حمدولے حبیب داؤد
وزیر برائے بزم۔ حمدولے توفیق اسماعیل
وزیر برائے باغ۔
سیر و تفریح ۔ حمدولے شبانہ حسن
وزیر برائے کوآپریٹو اسٹورس حمدولے سفینہ (؟)
وزیر برائے سائنس کلب ۔ حمدولے انیس امیرالدین
وزیر برائے تنظیم ۔ حمدولے سیف علی اکبر
وزیر لائبریری ۔ پرکار ساجد داؤد ۔

## مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کا نتیجہ

ایس۔ ایس۔ سی ۹۴ء امتحان میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کا نتیجہ گذشتہ تمام نتائج میں سب سے زیادہ یعنی ۹۲٫۴۵ فیصد رہا۔ امتحان ہوئے جس میں سے ۲ امتیازی نمبر سے ۱۰ اول درجہ میں ۳۴ دوم درجہ میں اور صرف ۳ سوم درجہ میں کامیاب ہوئے ۔

عنایت عباس کھڑس ۸۶٫۵۷ فیصد مارکس حاصل کئے اور اسکول میں اول رہا۔ عاشق انعامدار نے ۷۶٫۴۳ فیصد مارکس اور انیسہ بدرالدین بے بل نے ۷۱ فیصد مارکس حاصل کرکے دوم اور سوم پوزیشن پائی۔

مضامین کے اعتبار سے اوّل آنے والے طلبا کے نام اور مارکس حسب ذیل ہیں۔

اُردو ۔ عنایت عباس کھڑس ۹۷ مارکس
مراٹھی ۔ انعامدار عاشق حسین ۶۲ ”
انگریزی ۔ عنایت کھڑس ۸۴ ”
ریاضی ۔ عنایت عباس کھڑس ۱۴۱ ”
سائنس ۔ (۱) عنایت عباس کھڑس (۲) عاشق انعامدار ۱۲۲ ”
سماجی علوم ۔ شبانہ عبدالمجید بدر ۸۳ ”

## سیٹیزنز ایجوکیشن سوسائٹی اورن ضلع رائےگڑھ کا قابل تقلید اقدام

ادارہ ہذا نے اپنے ہائی اسکول میں بچوں کی ہمت افزائی کی خاطر درج ذیل انعامات کا اعلان کیا ہے۔

ریاضی کا اسپیشل انعام:۔ جو طالب العلم یا طالبہ ایس ایس سی امتحان میں مضمون ریاضی میتھمیٹکس میں ۹۰ فیصد یا اس

سے زیادہ نمبر حاصل کرے اسے دیاجائیگا امتیازی شان۔ بارہویں میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے طالب العلم کو ۱۹۹۱ء سے یہ انعام جاری کیا گیا ہے

**BE کا انعام**:۔ الیکٹرانک انجنئرنگ میں جو طالب العلم ڈگری حاصل کرے اسے اس انعام سے نوازہ جائے گا۔

**مرحوم محمد حسین ڈاکرے یادگاری انعام**

ہر سال سال ایس ایس سی امتحان میں اسکول میں اول اور دوم نمبر پانے والے دونوں طلبہ کو یہ انعام دیاجائے گا۔

**مرحوم مختار احمد سلوتری یادگاری انعامات**

درج ذیل طلبہ کو اس انعام سے نوازاجائیگا

(۱) ایس ایس سی میں اس ہائی اسکول میں اول اور دوم پانے والے طلبہ کو

(۲) ادارہ بیسٹ بوائے اور بیسٹ گرل منتخب کرے انہیں

(۳) جو طالب العلم یا طالبہ اسکول میں ملنسار منتخب ہو اور سال رواں کا آل راؤنڈر اسٹوڈنٹ اور بہترین آل راونڈ اقبلیٹ

مرسلہ ڈاکٹر نعمان الوزتنگیکر۔

## "مسلمان احساس کمتری کا شکار نہ ہوں"

بلکہ دوسروں کے شانہ بشانہ چلیں اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ کہ ہم تعلیم کے میدان میں دوسروں کی برابری کرنے کی کوشش کریں۔

اسی تحریک کی ایک کڑی اندھیری سٹی زن اردو نائٹ ہائی اسکول کا مارڈ اندھیری (بمقابل) اندھیری ریلوے اسٹیشن (ویسٹ) ہے۔

وہ لوگ جو دن میں ملازمت یا پیشہ کرتے ہوں۔ یا کسی وجہ سے اپنی تعلیم کو مکمل نہ کر سکے ہوں۔ وہ رات میں آٹھویں۔ نویں۔ اور دسویں جماعت میں فوراً داخلہ لیں اور بذریعہ تعلیم اپنے آپ کو احساس کمتری کا شکار ہونے سے بچائیں۔

انشاء اللہ اسی سال سے آرٹس اور کامرس میں جونیر کالج بھی شروع ہونے جارہا ہے۔ تاکہ دن میں اپنی مصروفیت کے بعد رات میں اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

سورکٹیا مسلم گھانچی جماعت اور اندھیری سٹی زن ایجوکیشن کمیٹی دونوں نے مل کر وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ مقامی کاونسلر جناب اسماعیل بھائی مکوانا صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ انہیں مذید ہمت اور طاقت دے آمین۔

نامہ نگار

مبین عبداللطیف حاجی

سات بنگلہ (اندھیری ویسٹ)

فون نمبر ۶۲۳۵۶۸۶

## ایچ ایس سی کے بعد ایل ایل بی کا پانچ سالہ کورس

۱۸۵۵ء سے قائم گورنمنٹ لاء کالج چرچ گیٹ، جسے لاء کا سرچشمہ ہونیکا فخر حاصل ہے وہ صرف بمبئی میں بار کونسل آف انڈیا رولز کے مطابق ایچ ایس سی (بارہویں جماعت) کے بعد کل وقتی نیا پانچ سالہ کورس جاری کررہا ہے یہ کورس یونی ورسٹی آف بمبئی سے منظور شدہ ہے۔

پانچ سالہ کورس بار کونسل آف انڈیا کے اس ریزولیشن کے مطابق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پیشہ ورانہ قانونی تعلیم کے معیار میں سدھار ہے۔ اور گورنمنٹ لاء کالج لاء ایجوکیشن کے میدان میں بعض اہم تجربات کرکے نئی زمین ہموار کررہا ہے۔ مذکورہ کورس کے ذریعہ طلبہ کو ان کی فنی صلاحیتوں لیگل لاء کی معلومات اور دیگر تجربات حاصل کرکے قانونی پیشہ کے ماہر بننے میں مدد ملے گی اس کورس میں طلبہ کو انگریزی تاریخ سماجیات پولٹیکل سائنس اور معاشیات لیگل مضامین کے ساتھ پڑھائے جائیں گے۔

گورنمنٹ لاء کالج کا پتہ، اے روڈ چرچ گیٹ بمبئی نمبر ۴۰۰۰۲۰ ہے۔

## سوپارہ مسجد کا انتخاب

الوارہ کوکنی جماعت وازہ محلہ جمعہ مسجد ٹرسٹ سوپارہ ضلع تھانہ۔ (رجسٹرڈ) کی جنرل میٹنگ میں ساٹھ اراکین نے شرکت فرمائی ٹرسٹیان محمد الیاس بوٹیکے شاکر سوپاروی اور محمد ایوب بوٹیکے نے حساب پیش کیا۔ جسے بلا بحث منظور کیا گیا۔ بعدہ رائے دہی کے ذریعہ ۵ ٹرسٹیان کا انتخا۔ عمل

میں آیا جبکہ آٹھ اراکین نے ٹرسٹی شپ کے لئے نام دیئے تھے ــــ
(۱) لیاقت حسین میاں بوٹے چیف ٹرسٹی
(۲) حاجی عصمت عبدالحمید بوٹے نائب صدر
(۳) زبیر احمد بوٹے بی اے ایس ای ایم جنرل سکریٹری (۴) ساجد قاضی خازن
(۵) محمد بلال عبدالحمید بوٹے ٹرسٹی ـ

## سدھار کمیٹی سوپارہ ـ

سنہ ۱۹۸۷ء سے جاری سدھار کمیٹی سوپارہ نے ان سالوں میں کافی مقبولیت حاصل کی ہے ـ امسال ضلع پریشد اردو اسکول ـ انجمن خیرالاسلام اردو ھائی اسکول اور زلیخا بیگم ذکریا انگلش ہائی اسکول کے علاوہ مراٹھی اور انگلش اسکول کے تقریباً سو طلباء وطالبات کو یونیفارم دیئے گئے ـ ادارہ بیواؤں کو ہر ماہ سو روپیے نقد امداد دیتا ہے میڈیکل کے لئے پانچ سو روپے ضرورت مند کو دیئے جاتے ہیں ـ طلباء وطالبات کو ہر سال کے جی سے بارہویں کلاس میں اوّل نمبر سے کامیاب ہونے پر انعامات دیئے جاتے ہیں ـ

سیرۃ النبی کا انعامی جلسہ منعقد کیا جاتا ہے ـ

نامہ نگار شاکر سوپاروی
جنرل سکریٹری

## کرڈوئی اردو اسکول کی شاندار کامیابی

۹۳/۹۴ء میں لئے گئے مڈل اسکول اسکالرشپ کے امتحان میں کرڈوئی اردو پرائمری اسکول تعلقہ سنگمیشور کے کل چار طلباء شریک ہوئے تھے ـ سبھوں نے کامیابی حاصل کی ـ کامیاب طلباء (۱) انیس نظام فاروقی (۲) فیض احمد موسیٰ ملاّ (۳) فہیم فاروق پٹیل (۴) شعیب اقبال تتریورد ھنکر کو معلم درجہ محترمہ نسیمہ قاضی اور صدر معلمہ محترمہ نجمہ ملاّ کی رہبری حاصل رہی ـ

## سنگاپور میں مسلمان

نئی دہلی (فانا) اسلامک دعوا آرگنائزیشن کے سربراہ شیخ ابوبکر محی الدین کے مطابق سنگاپور کی کل ۳۰ لاکھ آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۱۶ فیصد ہے ـ سنگاپور کے آئین میں مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی ضمانت دی گئی ہے ـ سنگاپور کے آئین میں مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی ضمانت سنگاپور کے پانچ مذاہب میں اسلام ہی واحد مذہب ہے جو مذہبی اختیارات سے لیس ہے ـ اور ان پر عمل درآمد کے لئے اسے قانونی تحفظ بھی حاصل ہے ـ انہوں نے بتایا کہ سنگاپورین سپریم اسلامک کونسل ایک مشاورتی ادارہ ہے جو مسلمانوں کے امور ومسائل کے سلسلے میں صدر مملکت کو مشورہ دیتا ہے ـ مسلمانوں کے لئے ملک میں ایک شرعی عدالت اور شادی بیاہ کے لئے ایک رابطہ دفتر بھی قائم ہے ـ واضح رہے کہ سنگاپور ۱۹۶۵ء تک ملائیشیا کا ہی ایک وفاقی صوبہ تھا لیکن سنگاپور میں آباد با اثر چینی النسل گروہ اور ملائیشیائی گروہ کے درمیان نسلی کشیدگی کے نتیجے میں ایک معاہدہ کے تحت ۹ راگست ۱۹۶۵ء کو سنگاپور ایک آزاد ملک بن گیا ـ

## اقبال کوارے نئی بمبئی مائناریٹی سیل کے چیئرمین

واشی نئی بمبئی ـ معروف سوشل ورکر لائنز اقبال عبدالرزاق کوارے متوطن دولو بلی تعلقہ چپلون ضلع رتناگیری کو یکم اگست ۹۴ء سے نئی بمبئی میں اقلیتی سیل کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے ـ مہاراشٹر مائناریٹی سیل کے چیئرمین اور سابق وزیر حکومت مہاراشٹر عالیجناب پروفیسر جاوید خان صاحب ... تھا ... اور ... با الخصوص اقبال کوارے کی تقرری پر بہت پر امید ہیں ـ

واشی کے شیئرز لائن اقبال کوارے اور ان کی رفیقہ حیات لائن لیڈی محترمہ نوری صاحبہ کو ارسے بلا امتیاز مذہب ...

ملت لوگوں کی ضرورت میں ہمیشہ کام آتے ہیں اسی لئے انہیں عوام الناس میں مقبولیت اور ہردلعزیزی حاصل ہے ۔ عالم نوجوانی کے چند سال خلیجی ممالک میں گذارنے کے بعد جب نئی بمبئی آباد ہونے لگی تو اقبال صاحب نے چھوٹا موٹا کاروبار شروع کرکے واشی میں مستقل سکونت اختیار کی اور اس علاقہ کی سماجی، سیاسی، تہذیبی اور ثقافتی ترقی میں ہاتھ بٹاتے رہے یہی وجہ ہے کہ آج آپ منگل کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کے ڈائریکٹر تو وشال کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کے خازن ہیں ۔ لائنس کلب آف نیو بمبئی کوپر کھیرنے کے وائس پریسیڈنٹ تو مہاراشٹر پردیش قومی تنظیم کے جوائنٹ سکریٹری ہیں ۔ انجمن اسلام بمبئی نے واشی میں جب اردو ہائی اسکول کی شروعات کی تو اس کی پہلی انتظامیہ کمیٹی کے اراکین میں کوارے صاحب بھی شامل تھے ۔ واشی جو امن وسکون کا گہوارہ مانا جاتا ہے اسی واشی کے پولس اسٹیشن کی طرف سے قائم کردہ امن کمیٹی کے کوارے صاحب فعال رکن ہیں ۔ اور انہیں خدمات کی قدر کرتے ہوئے آپ کو نئی بمبئی میں کانگریس مائناریٹی سیل کا چیرمین مقرر کیا گیا ہے ۔

روزنامہ انقلاب کے بانی فخرِ صحافت عبدالحمید انصاری صاحب کے زمانہ میں نقشِ کوکن آپ روزنامہ انقلاب کے نامہ نگار تھے ۔ اور وہیں سے سماجی خدمات کا شوق بڑھا ۔ آج کوئی سا بھی جلسہ ہو نظامت وخطابت کا اچھا درک رکھتے ہیں ۔ ہم اقبال صاحب کی تقرری پر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں ۔ اور مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

## صمدیہ ہائی اسکول بھیونڈی

صمدیہ ہائی اسکول بھیونڈی کا مارچ ۹۴ء ایس ایس سی کا رزلٹ باون فیصد رہا ۔ امسال دس طلبہ فرسٹ کلاس اور تین امتیازی نمبروں (ڈسٹنکشن) سے کامیاب ہوئے ان کے نام حسب ذیل ہیں ۔ (۱) مومن ناظرہ محمد صابر (۲) مومن سلیم حفیظ الرحمٰن (۳) انصاری شاہین محرم علی ۔

اسکول کی طالبہ ناظرہ محمد صابر مومن چھیاسی (۸۶) فیصد مارکس حاصل کرکے شہر کے تمام اردو ہائی اسکولوں کی طالبات میں اول آئی ۔ یہی طالبہ فارسی میں چوراسی (۸۴) مارکس حاصل کرکے شہر میں فارسی میں اول آئی شہر کی ایک فعال انجمن "انجمن فروغ تعلیم" اور مشہور ادارہ "لائنس کلب آف بھیونڈی" کی جانب سے خوبصورت شیلڈ، نقد انعامات، قلم کا سیٹ اور سند دی گئی ۔ فارسی کے معلم مولانا اسحاق صاحب کو فارسی کے بہترین معلم کے اعزاز سے نوازا گیا ۔

## کپل دیوکو اکادمی کا ایوارڈ

کپل دیو کو اس سال پریہ درشنی اکادمی کے اسپورٹس مین ایوارڈ سے نوازا جائے گا ۔ ۲۵ ہزار روپے کی تھیلی پر مشتمل یہ اسپورٹس ایوارڈ ۱۶ ستمبر کو بمبئی میں اکیڈمی کی سالانہ تقریب میں کپل دیو کو دیا جائے گا ۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ شرد پوار اس تقریب کی صدارت کریں گے ۔

## ڈاکٹر نیاز پاتے کا اعزاز

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے ایک سابق طالب علم نے حال ہی میں ستارہ سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی ۔ ان کی اس شاندار کامیابی پر مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں چپلون ایجوکیشن سوسائٹی اور مہاراشٹر ہائی اسکول کی جانب سے ایک جلسۂ تہنیت کا انعقاد کیا گیا تھا ۔ مسندِ صدارت پر نوکون ایجوکیشن سوسائٹی کے چیرمین اور چپلون تعلقہ کانگریس کمیٹی کے سابق صدر ایڈوکیٹ شادی ۔ برُٹے جلوہ فگن تھے ۔

صدر مدرس جناب مغل اقبال نے مہمانوں کا استقبال فرمایا ۔ نیاز احمد پاتے اس اسکول کے تیسرے طالب علم ہیں جنہوں نے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی اور ثابت کر دکھایا کہ اعلیٰ تعلیم

حاصل کرنے کے لئے کسی مخصوص میڈیم
یا حالات کا سازگار ہونا ہی ضروری نہیں
بلکہ اپنی محنت اور لگن کے بل بوتے پر
نمایاں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔
صدر جلسہ کے ہاتھوں ڈاکٹر کی گلپوشی
کے بعد سوسائٹی کے عہدیداران اور
اسکول کے اساتذہ کرام نے اپنی نیک
خواہشات کا اظہار فرمایا۔

## اردو پرائمری اسکولز

امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
نے خطۂ کوکن کے پرائمری اردو اسکولوں
کو بھی مقابلوں میں شامل کرنے کا فیصلہ
کیا ہے جس کے لئے ہم نے ضلع پریشد
کے دفاتر سے اسکولوں کی فہرست حاصل
کی ہے۔ کوکن کے چاروں اضلاع کے
اردو پرائمری اسکولوں کی فہرست باری
باری شائع کی جائے گی تاکہ اگر کسی اسکول
کا نام فہرست میں شامل ہونے سے
رہ گیا ہو تو آپ اس کی نشاندہی کرسکیں
اسی وقت ضلع رائے گڑھ کی فہرست
پیش ہے۔ ملاحظہ ہو۔

## ضلع پریشد ضلع رائیگڑھ کے اردو پرائمری اسکولوں کی فہرست

### تعلقہ علی باغ

۱ پرائمری اردو اسکول ریودنڈا
۲ " " " رام راج
[illegible] پرائمری اردو اسکول ریودنڈا
۳ " " " " شیہ گاؤں
۴ " " " " سوگاؤں

### تعلقہ پین

۱ اردو پرائمری اسکول پین
۲ " " " انتورے
۳ " " " گاگوڈے

### تعلقہ پنویل

۱ پرائمری اردو اسکول پنویل
۲ " " " تلوجہ
۳ " " " آپٹہ
۴ " " " باراپاڑہ
۵ " " " وڈگھل
۶ " " " داونگے
۷ " " " ادھا
۸ " " " دوے پھڈ
۹ " " " دوے

### تعلقہ اُرن

اردو پرائمری اسکول اُرن

### تعلقہ کرجت

۱ اردو پرائمری اسکول کرجت
۲ " " " نیرل
۳ " " " سویلے
۴ " " " محمدالوی
۵ " " " پوشل
۶ " " " کن پاڑہ
۷ " " " کالم
۸ " " " سلاٹے
۹ " " " دمات

(اگر کسی گاؤں کے نام کے ہجے میں سہو ہو گیا ہے تو برائے کرم آپ تصحیح کروائیں)

### تعلقہ خالاپور

۱ اردو پرائمری اسکول پرلی خورد
۲ " " نھانے لونے

### تعلقہ روہا

۱ پرائمری اردو اسکول روہا
۲ " " " کولاڈ
۳ " " " " کوکربان
۴ " " " " نہوا
۵ " " " ناگوٹھنہ
۶ " " " کھارت

### تعلقہ پالی

۱ اردو پرائمری اسکول پالی

### تعلقہ جنجیرہ مروڈ

۱ اردو پرائمری اسکول مروڈ
۲ " " " " اگردانڈا
۳ " " " " کھارآمبولی
۴ " " " " اُسرول
۵ " " " " سالاؤ
۶ " " " " بورلی
۷ " " " " مانڈلہ
۸ " " " " والوٹ
۹ " " " " چوروڈا
۱۰ " " " " مانجری
۱۱ " " " " مجگاؤں
۱۲ " " " " دیہور

### تعلقہ مانگاؤں

۱ اردو پرائمری اسکول مانگاؤں

## غاور کی یاد میں ایک سیمینار

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکادیمی کی جانب سے ۳۰ جولائی ۱۹۹۴ کو بدیع الزماں خاور حیات و فن کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد مستری ہائی اسکول مزناگری کے وسیع ہال میں ہوا جس کی صدارت مدیر اردو بلٹز جناب ہارون رشید نے کی۔ خاور کے حیات و فن پر مفصل اقبال اختر آپا سلاگر، وقار قادری خالد آزادی، اور محترمہ نیلم فضل ماسٹر نے اپنے مضامین پیش کئے۔

جناب آدم نصرت کی کتاب دانائے راز کی رسم اجرا جناب ہارون رشید کے ہاتھوں اسی موقع پر عمل میں آئی بعد ازاں، آدم نصرت صاحب کی صدارت میں ایک شعری نشست کا انعقاد ہوا۔ جس میں مغل اقبال اختر، شاہد ندیم پرویز باغی، ابراہیم آذر، وقار قادری سراج خان، صابر مجگانوی، ظہور کرلوی انوار احمد، رفیق وستا، اعجاز خان نے اپنے کلام سے نوازا۔

ہمرا اردو اکادیمی جناب خالد آزادی کے شکریے پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

## عمان میں سونا کے وسیع ذخائر دریافت

نئی دہلی (وفانا) عمان آئندہ ماہ جولائی سے تجارتی بنیادوں پر سونا نکالنا شروع کر دے گا۔ حال ہی میں عمان میں سونا کے وسیع ذخائر کا پتہ چلا ہے۔ عرب امارت کے روزنامہ اتحاد نے عمان وزارت تیل کے ایک افسر کے حوالے سے بتایا کہ سونا کی پیداوار کے لئے ایک نیا پلانٹ لگایا گیا ہے۔ یہ پلانٹ ہر سال خام تانبے سے تقریباً ۵۰۰ کلوگرام سونا کشید کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ پلانٹ وسط جولائی سے اپنا کام شروع کر دے گا اور دس برسوں تک اسی مقدار میں سونا نکلتا رہے گا۔ اگر سونا کی نئی کانوں کا پتہ چلا تو اس کی مدت کار میں توسیع کی جائے گی۔

## مجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج ویلور
## اسکول پارلیمنٹ

ادارۂ ہذا میں تعلیمی سرگرمیوں کے آغاز کے ساتھ ہی اسکولی پارلیمنٹ انتخابات کی گہما گہمی رہی۔

۹ راگست ۱۹۹۴ء کو پولنگ ہوئی کل پندرہ انتخابی حلقوں میں سے ہر ایک میں تقریباً ۹۸ اور ۹۹ فیصد پولنگ ہوئی۔

جمہوری پارٹی جس کے ۹ ر امیدوار شاندار فتح یابی سے ہمکنار ہوئے دوسرے نمبر پر اتحادی پارٹی کے ۸ ر امیدوار تیسرے نمبر پر عوامی پارٹی کے ۷ ر امیدوار اور چوتھے نمبر پر انقلابی پارٹی کے ۶ ر امیدواروں نے کامیابی حاصل کی۔

جمہوری پارٹی کے امیدوار کا وزیر اعظم بننا تقریباً طے ہے۔

اس پورے انتخابی عمل میں عالی جناب پٹیل غلام محمد صاحب (انتظامی افسر اعلیٰ ادارۂ ہذا) جناب مختار احمد فامے (الیکشن کمشنر) اور دیگر تمام اساتذہ کرام کے اشتراک کا مثالی نمونہ دیکھنے کو ملا۔

## ۱۵ راگست کے کئی اہم واقعات

ہندوستان کی تاریخ میں ۱۵ راگست کا دن اہمیت کا حامل ہے۔

اس تاریخ کو ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کو انگریزی سامراجی شکنجے سے آزادی ملی تھی لیکن یہ تاریخ صرف اس لئے اہمیت کی حامل نہیں ہے بلکہ ۱۵ راگست کو اور بھی کئی اہم تاریخی واقعات ہوئے ہیں۔

۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہونے کے بعد بہادری کے لئے پرم ویر چکر اور ویر چکر دینے کی شروعات بھی اسی دن ہوئی۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۵ راگست ۱۷۷۲ء کو دیوانی اور فوجداری عدالتیں الگ الگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے نے اسی دن ۱۸۵۴ء میں کلکتہ سے ہگلی تک مسافر گاڑی چلائی۔

پن کوڈ ۱۵ راگست ۱۹۷۲ء کو لاگو کیا گیا۔ دوردرشن کے پروگراموں کا ملک بھر میں رنگین ٹیلی کاسٹ اسی روز ۱۹۸۲ء میں شروع ہوا۔

یورپ میں دوسری سلیسیائی جنگ اسی دن ۱۷۴۴ء میں شروع ہوئی۔

جنوبی اسٹریلیا ۱۵ اراگست ۱۸۳۴ء کو برطانیہ کا غلام بنا اور برطانیہ اور چین کے بیچ اسی دن ۱۹۰۶ء میں تبت کے بارے میں ایک سمجھوتا ہوا۔

پناما شہر ٹرانسپورٹ کے لئے ۱۵ اراگست ۱۹۱۴ء کو کھولی گئی۔ امریکہ نے اسی دن ۱۹۱۸ء میں روس سے سفارتی تعلقات ختم کئے۔

مشرقی جرمنی نے اسی دن ۱۹۶۱ء میں برلن کی دیوار بنانے کا کام شروع کیا۔ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے بیچ ۱۵ اراگست ۱۹۶۲ء کو نیو گنی تنازعہ پر سمجھوتہ ہوا۔ صدام حسین نے اسی دن ۱۹۹۰ء میں ایرانی علاقوں سے اپنی فوج ہٹانے کی پیشکش کی۔

فرانسیسی جنرل نپولین بونا پورٹ کا جنم ۱۵ اراگست ۱۷۶۹ء کو اسکاٹش ناول نگار سر والٹر اسکاٹ کا جنم اسی دن ۱۷۷۱ء میں ہوا۔

## ہارون رشید کا شن وانی رتناگیری میں

(جناب ہارون رشید (علیگ)

کی رتناگیری کی تشریف آوری کے موقع پر محترمہ نیلم فضل ماسٹر نے اردو صحافت کے موضوع پر رتناگیری آکاشن وانی پر انٹرویو لیا۔ جو بھرپور معلومات و دلچسپ سوالات و جوابات پر مبنی تھا۔ ہارون رشید صاحب نے اردو صحافت کے حال و مستقبل و آج کل پرچوں پر جو مالکانہ اختیار ایڈیٹر کی بیباکی وصاف گوئی کے آڑے آجاتے ہیں اس پر کافی زوردار دلیلیں پیش کیں اور ماضی و حال کے اخبارات میں کیا فرق آگیا ہے۔ کچھ پیشہ وارانہ ہو گئے ہیں کچھ وقت کے تقاضوں سے اپنی صحیح حالت بنا نہیں پائے۔ اس پر تنقید بھی کی اور امید بھی کی کہ آئندہ پرچہ ایڈیٹر کی اپنی رائے کو زیادہ موثر بنانے کی کوشش کریں گے۔ اقبال کے اس شعر کو اپنا پسندیدہ شعر کہا۔

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کردے

کہ تیری بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

بحیثیت مجموعی نیلم فضل ماسٹر کے دلچسپ سوالات و ہارون رشید صاحب کے دل کو چھونے والے جوابات نے اس انٹرویو کو رتناگیری کی تاریخ کا ایک یادگار انٹرویو بنا دیا۔

(نامہ نگار)

## نجندار ہائی اسکول واوہن کا جلسہ

۷ اراگست ۱۹۹۴ء کو نجندار ہائی اسکول واویں کے چیرمین جناب اسمٰعیل کربیلکر صاحب کی قیام گاہ کے وسیع و عریض صحن میں امسال بھی پرائمری و ایس۔ ایس۔ سی۔ میں اول و دوم کامیاب ہونے والے طلبہ و طالبات کیلئے جلسہ تقسیم انعامات منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا دوسرا پہلو واویں ہی کے رئیس اعظم جناب حاجی عثمان تابے اور عبداللہ تابے صاحب جو فی الوقت بغرض تجارت ساؤتھ افریقہ مقیم ہیں۔ ان کا استقبال کرنا تھا۔ پروگرام کی صدارت جناب ابوالکلام خان صاحب سب ڈویژنل آفیسر ٹیلی کمیونی کیشن نے فرمائی۔

صدر پروگرام و مہمان کرام کا استقبال اور تعارف نجندار ہائی اسکول واویں کے ہیڈ ماسٹر جناب عبدالرحمٰن ابارے صاحب نے کیا۔

تعارف کے بعد گل پوشی کی گئی۔ کامیاب طلبہ و طالبات کو مہمان خصوصی کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد پرائمری اسکول و ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات نے اردو، مراٹھی اور انگریزی میں بڑے ہی خوبصورت انداز میں اپنے تاثرات پیش کئے۔

بعد گرام تنکشن کمیٹی کے چیرمین جناب دلدار کربیلکر اور مراٹھی زبان میں دھاردلی واویں گروپ گرام پنچایت کے سرپنچ دوارکاناتھ رانگارٹے صاحب نے بڑے ہی دلنشین انداز میں سامعین کو خطاب کیا۔

نجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج کے سکریٹری و ایڈمنسٹریٹیو آفیسر عالی جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی عبداللہ تابے کی نسبت سے فرمایا کہ موصوف سرزمین واویں کے پہلے گریجویٹ ہیں۔ گو کہ آج بغرض

تجارت افریقہ مقیم ہیں لیکن اپنے وطن کی کشش اکثر د بیشتر آپ کو یہاں کھینچ لاتی ہیں ۔

آپ نے اس سے قبل جب ہائی اسکول کی بنیاد رکھی گئی تھی اپنی جانب سے مالی طور پر بھر پور تعاون فرمایا تھا ۔ اور آج موصوف نے پانچ ہزار روپئے عطیہ پیش کرتے ہوئے علم دوستی کا عملی ثبوت دیا ہے ۔ رئیس اعظم جناب عثمان تانیے صاحب نے بھی دس ہزار کی رقم بطور اعانت عطا فرمائی ۔ نیز حاجی عثمان صاحب کی رفیق حیات نے بھی پرائمری و ہائی اسکول کے طلبہ کے لئے پانچ پانچ سو روپئے عطا کئے ۔ علاوہ ازیں عثمان صاحب نے اسی سال اسکول کی عمارت میں تقریباً تین ہزار روپئے خرچ کئے ہیں ۔

## کیپٹن اِبراھیم موڈک

کیپٹن ابراہیم حسین موڈک متوطن نے ۱۹۵۱ء میں ایس ایس سی کا امتحان کامیاب کر لینے کے بعد جہازی افسر بننے کا فیصلہ کیا اور برٹش پیٹرلیم اور کالٹیکس کے تیل بردار جہازات پر سروس اختیار کی معینہ مدت پوری کر لینے کے بعد نارن گوینگ سیکنڈ میٹ اور اس کے بعد ۱۹۶۰ء میں چیف میٹ کا امتحان M.O.T. بمبئی سے کامیاب کیا ۔

مگر عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں نظر آتی ہے انکو اپنی منزل آسمانوں میں

کیپٹن موڈک نے ۱۹۶۳ء میں لندن میں نارن گوینگ ماسٹر کا امتحان پاس کیا ۔ پلے ماؤتھ سے ریڈار آبزرور کورس مکمل کیا اور ۱۹۶۹ء میں ساؤتھ امپٹن انگلستان سے ٹینکر سیفٹی کورس مکمل کر لیا ۔

۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۵ء تک مختلف و متعدد جہازات پر ماسٹر کپتان کی خدمات انجام دیں جن میں جنرل کارگو جہاز، تیل بردار جہاز، کیمیکل جہاز وغیرہ بھی شامل ہیں ۔

موصوف نے شپ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ سنگاپور سے فیلو شپ انسٹی ٹیوٹ آف پرسنل مینجمنٹ سنگاپور کی رکنیت، اور انسٹی ٹیوٹ آف پروفیشنل مینجر اینڈ منسٹریٹر لندن کی رکنیت حاصل کی ۔

کیپٹن موڈک ۱ اپریل ۷۵ء سے ۷۷ء کے اواخر تک آریا نیشنل شپنگ لائین ایران کے مرین سپرنٹنڈنٹ رہے اس کے بعد ترقی پا کر شپنگ منیجر بنائے گئے ۔ ۱۹۷۹ء میں ایران کو عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے آپ نے خیرباد کہا اور ۱۹۸۰ء کا ایک سال اتھینس میں گریک شپ اونرس کے نمائندہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ۔ اپنی ساری ملازمت کے دوران آپ آسٹر مرین مینجمنٹ پناما کے مینجنگ ڈائرکٹر، میلونی شپنگ سنگاپور کے ڈائرکٹر، فولادی جنرل ٹریڈنگ کمپنی دوبئی کے ڈائرکٹر، یونیورسل گارمینٹ مینوفیکچرنگ کمپنی اجمان کے مینجنگ پارٹنر رہے ہیں ۔

۶۰ سالہ کیپٹن موڈک (موصوف) اردو، انگلش، مراٹھی، ہندی اور فارسی زبانیں بڑی روانی کے ساتھ بول سکتے ہیں ۔

## خالد موڈک کی شاندار کامیابی

خالد موڈک نے چارٹرڈ اکاؤنٹنسی C.A کے امتحان میں جو مئی ۹۴ء میں منعقد ہوئے تھے امتیازی کوشش [illegible] نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ——

زمانۂ طالب العلمی میں خالد کا شمار اسکول
کے ذہین طلباء میں ہوتا رہا ۔ انہوں نے
ہائر سکنڈری امتحان درجۂ اول میں
کھیڈ ضلع رتناگیری کے پاس کیا پھر رتناگیری
آگئے اور کالج میں داخلہ لیا ۔ ۱۹۹۰ء میں
درجۂ اول میں بی کام کا امتحان پاس
کیا اور اپنی لگن اور محنت سے ۔ ۰.۸۰ ۔ ۲ کا
امتحان بھی ۲۵ سال کی عمر میں پاس کیا
ہے ۔ شاندار تعلیمی ریکارڈ کے ساتھ ہی
خالد کو اسپورٹس میں بھی گہری دلچسپی
ہے ۔ اور طلباء کے لئے فلاحی پروگرام
ترتیب دینا اور سماجی خدمات میں
پیش پیش رہنا آپ کا مشغلہ ہے ۔ ہم
انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش
کرتے ہیں ۔

اعجاز راوت
لکچرار S.I.W.S. کالج بمبئی ۔

## مروڈ سینٹر میں اول

ایس ۔ ایس ۔ سی امتحان مارچ
۱۹۹۴ء مروڈ سنٹر میں انجمن اسلام
جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ کا ہونہار طالب العلم
فقیہہ زاہد ملا سجّاد نے ۷۰۰ میں سے
۵۸۴ مارکس حاصل کر کے سینٹر میں اول
مقام حاصل کیا ۔ اسے ۸۳.۴۲ فیصد
نمبرات ملے ۔ سوشل سائنس میں
۹۷ مارکس حاصل کر کے ہائی اسکول میں
نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔ ۔ مذکورہ طالب العلم
نے صابو صدیق پالی ٹکنک ممبئی میں
الیکٹرانک انجنیرنگ کے کورس میں
داخلہ لیا ہے ہم تمام اسٹاف ممبران زاہد
سجاد فقیہہ کو مبارکباد دیتے ہیں ۔
اور دعا گو ہیں کہ وہ مستقبل میں بھی
اسی طرح کامیابی حاصل کر کے اپنا نام
روشن کرے ۔

اسی طرح اسکول کی ایک ہونہار
طالبہ الطاف نسرین عبدالمجید نے بھی
۵۴۷ مارکس حاصل کر کے امتیازی
درجہ میں کامیابی حاصل کی اس کے
علاوہ دس طلباء و طالبات فرسٹ
کلاس میں کامیاب ہوئے اور دیگر
سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے ۔

(نامہ نگار شکیل احمد علی کرڈو
اسٹاف سکریٹری)

نقش کوکن

## ثاقب آصف چوگلے کی کامیابی

مروڈ تعلقہ ضلع رائیگڈھ
کورلئی گاؤں کے ماؤنٹ کارمل ہائی
اسکول کا طالب العلم ثاقب آصف
چوگلے ۸۵.۴۷ فیصد نمبرات حاصل
کر کے ایس ۔ ایس ۔ سی امتحان ۱۹۹۴ء
میں اپنی اسکول میں اول نمبر سے
کامیاب ہوا ۔ اسے سماجی علوم میں
۹۲ فیصد نمبر ملے ہیں ۔

(نامہ نگار سیف اللہ سیف)

## دانتوں کی حفاظت

دانتوں کی حفاظت و چمک دمک
کے لئے مندرجہ ذیل آسان گھریلو نسخے
(۱) ٹھنڈے پانی میں تھوڑا سا لیموں
کا رس ڈال کر اس پانی سے کلی کریں
تو دانت کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں
(۲) سرسوں کے تیل میں پیسی ہوئی ہلدی
ملاکر دانت صاف کرنے سے دانت کا
کیڑا مر جاتا ہے ۔ اور دانت چمک دار
دکھائی دیتے ہیں ۔
(۳) دانت یا مسوڑھے کے درد کے دوران
وہاں پیاز کا ٹکڑا رکھنے پر راحت ملتی ہے ۔
(۴) دانتوں میں سے خون آنے کی صورت
میں ٹماٹر کا رس دن میں تین مرتبہ تھوڑا تھوڑا
پی لیں خون کا آنا بند ہو جائے گا ۔
(۵) تلسی کے پتوں کے رس میں پسی کالی
مرچ ملاکر اس کی گولی بنائیں جس دانت
میں درد ہو وہاں یہ گولی رکھیں درد
دور ہوگا ۔

## عوامی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ

حاجی غفار ہوٹو والا کی گراں قدر خدمات
عوامی کوآپریٹیو بینک لیمیٹڈ کا
قیام جولائی ۱۹۷۳ء میں ایک چھوٹے
پیمانہ پر ہوا ۲۲ برسوں کے عرصہ میں
یہ ادارہ کئی نشیب و فراز سے گزرا لیکن

اپنی جگہ بدستور قائم رہنا اور پچھلے ۷، ۸ برسوں میں اس نے قابل قدر ترقی کی ہے۔ جو ہیڈ آفس کے علاوہ اس کی دیگر دو برانچوں کی صورت میں ظاہر ہے جس ادارہ کا آغاز ایک ننھے پودے کی شکل میں ہوا تھا اس نے آج تناور درخت کی صورت اختیار کر لی ہے ان تمام کامرانیوں کا سہرا عوامی بینک کے موجودہ چیرمین جناب حاجی غفار موسٹر والا ایس۔ای۔ایم کے سر بندھتا ہے جو بینک کے چیئرمین ہونے کے ساتھ ساتھ پلگر مس سوشل ورکرس کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔

حاجی غفار موسٹر والا کی چیئرمین شپ سے پہلے عوامی بینک کا شمار B کلاس میں ہوتا تھا۔ ان کی مسلسل کوششوں کے بعد اب یہ بینک A کلاس میں شمار کی جا رہی ہے اور اس کا دائرہ صرف کوآپریٹیو بینک تک محدود نہ رہ کر مرکنٹائل بینک تک وسیع ہو گیا ہے لہٰذا رجسٹرار آف کوآپریٹیو سوسائٹیز کے آڈر مورخہ ۲۶ رمئی ۹۴ء کے مطابق اس کے پرانے نام عوامی کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ میں ترمیم کر کے اب عوامی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ رکھ دیا گیا ہے۔ جس کا اطلاق پیر ۱۵ راگست ۹۴ء سے ہوا۔ موصوف کے عمل پیہم اور دیگر ڈائرکٹران کے گرانقدر تعاون نے ہی بینک کو اس مقام تک پہنچایا ہے۔ اس کامیابی میں بہت بڑا ہاتھ بینک کے جنرل منیجر علی محمد عبدالغنی سوریہ کا بھی ہے۔

سوریا صاحب جنرل منیجر کے علاوہ اسٹاف ڈائرکٹر کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ بینک کی اس نمایاں ترقی میں اس کے ایک اہم ستون اکبر حسین طیب پترا والا کی جہد مسلسل کا بھی کافی دخل رہا ہے عوامی بینک کے قیام کا مقصد ہی مسلم عوام کی فلاح و بہبود ہے جن میں ایک قابل تحسین قدم قوم کے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا ہے۔

عوام کو برسوں سے یہ شکایت تھی کہ الیکٹرک بل کلکشن کیلئے مناسب تعداد میں کاؤنٹر نہیں کھولے گئے ہیں عوامی بینک نے اس عوامی تکلیف کو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے ہیڈ آفس کے علاوہ اپنی تمام برانچوں میں الیکٹرک بل کلیکشن کاؤنٹر کھول رکھے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو کافی سہولت مہیا ہو گئی ہے

عنقریب عوامی بینک کی دو نئی شاخیں (۱) پٹیل سولی آرکیڈ، کیڈی کارنر، ناگپاڑہ جنکشن بمبئی ۸ اور (۲) میرا روڈ (ایسٹ) ضلع تھانہ میں کھل رہی ہیں یہیں نہیں جس عوامی بینک کو اب تک صرف بمبئی شہر میں کام کرنے کی اجازت تھی وہ اب رجسٹرار نے بینک کی درخواست پر بڑھا کر تھانہ ڈسٹرکٹ تک کر دی ہے انشاء اللہ جلد ہی مزید شاخیں ضلع تھانہ کے اہم مقامات پر کھولی جائیں گی۔

عوامی بینک کی پہلی برانچ محمد علی روڈ پر قائم کی گئی جس کے موجودہ منیجر محمد امین آصف ہیں۔ ناگدیوی اسٹریٹ پر اس کا ہیڈ آفس واقع ہے جس کے منیجر ایک زندہ دل نہیں بلکہ انسان محمد معظم تنگیکر ہیں اور دوسری برانچ جو جے جے اسپتال کارنر پر واقع ہے اس کے منیجر سلیم مجید خان ہیں۔

عوامی بینک کا پورا اسٹاف وقت پر حاضر رہ کر نہایت مستعدی اور تندہی سے اپنے فرائض کو انجام دیتا ہے۔ چونکہ آپ کا یہ بینک خالص عوامی ہے اور اس کی غایت خالص عوامی بہبود ہے لہٰذا امید ہے کہ عوام اپنے اس پھلتے پھولتے مالی ادارہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونگے اور اس بینک کو اپنے تعاون سے زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں گے۔

## کوکن میں نابارڈ کے آفس

نیشنل بنک فار اگریکلچر اینڈ رورل ڈیولاپمنٹ نے کوکن کے رائے گڑھ اور رتناگیری ضلعوں میں اپنے ڈسٹرک آفس کھولے ہیں۔ جو حضرات زراعت۔ ڈیری مرغی رمچھلی پالن وغیرہ میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ ان سے مندرجہ ذیل پتوں پر مزید جانکاری کے لیے رجوع کریں۔

ضلع رائے گڑھ

دی ڈسٹرکٹ ڈیولاپمنٹ منیجر نابارڈ۔ شری بنگلہ۔ ودیا نگر۔ نزد ہوٹل روی کرن ریوس روڈ۔ علی باغ۔ ۴۰۲۲۰۱ فون نمبر ۴۳۲۳ (۰۲۱۴۳) ضلع رتناگیری۔

دی ڈسٹرکٹ ڈیولاپمنٹ منیجر نابارڈ۔ کیلکر بنگلہ ۴۴۵ ا ایچ تھیبا پیلیس شیواجی نگر۔ رتناگیری ۴۱۵۶۱۲ فون نمبر ۳۶۵۳ (۰۲۳۵۲)

# شاگرد کامیاب تو اُستاد سرفراز

## N.K.T.F کی بےمثال کوشش

پچھلے چند سالوں سے نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے صوبہ میں چھپے ہوئے جوہر کو اُبھارنے، انکی ہمت افزائی کرنے اور ان کی صلاحیتوں سے والدین، اساتذہ اور عوام النّاس کو واقف کرانے کی قابلِ قدر خدمت اپنے ذمّہ لی ہے اور ضلعی سطح پر نیز بمبئی میں آل کوکن تعلیمی مقابلے منعقد کرکے اس کے خاطر خواہ نتائج اخذ کئے ہیں۔

ان مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے بچوں کو علیٰ الترتیب ایکسو پچیس (۱۲۵) سو (۱۰۰) اور پچہتر روپے نقد بطور انعام اور سندِ امتیاز سے نوازا جاتا ہے۔ کبھی کسی طالب العلم کی غیر معمولی کارکردگی سے خوش ہو کر ڈاکٹر عبد الکریم نائیک (N.K.T.F کے چیرمین) نے یا کسی علم دوست ہستی نے اپنی جیب خاص سے اس کامیاب طالب العلم کے استاد کو بھی انعام پیش کیا ہے ۔۔۔ مگر امسال N.K.T.F نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر سینٹر پر تقریر، جنرل نالیج، ریاضی اور انگریزی اس طرح ہر شعبہ میں اوّل آنے والے امیدوار کے استاد کو ایک سو (۱۰۰) روپے نقد بطورِ ہدیۂ تبریک پیش کئے جائیں گے اور سندِ امتیاز بھی عطا کی جائیگی۔

اگر وہ استادِ محترم جلسہ میں حاضر ہیں تو فبہا ورنہ اس کامیاب طالب العلم طالبہ کے ہاتھوں یہ رقم اور سندِ امتیاز ارسال کی جائے گی۔

اساتذۂ کرام کی قدر افزائی کے طور پر ہماری یہ ادنیٰ سی کوشش ہے اُمید ہے کہ پسند خاطر ہوگی۔۔

خیر طلب

ابراہیم احمد سندملکر

سکریٹری: N.K.T.F

## اندھیری کانگریس سیوا دل کی شاخ کا افتتاح

۷راگست ۹۴ء کو ہما سوسائٹی ساٹ بنگلہ۔ اندھیری ویسٹ میں کانگریس سیوادل کی شاخ کا افتتاح، جناب بابو بھائی بھوان جی (صدر مہاراشٹر پردیس کانگریس سیوادل) کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ جس میں مقامی لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جناب حشمت خان کی سرپرستی میں شاخہ پرمکھ کی ذمہ داری جناب نواب جعفر شریف اور جناب پنکج شرما کو دی گئی تربیت کی ذمہ داری جناب آر-لی۔ یادو صاحب نے قبول کی۔ ہما سوسائٹی کے سرگرم رکن جناب اسد خان اور حلقہ کے سوشل ورکر جناب مبین محمد الطیف حاجی نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

۱۵راگست ۹۴ء کو پہلی بار ہما سوسائٹی (ساٹ بنگلہ) میں پرچم کشائی ہوئی — جو حضرات سیوا دل کے ممبر بننا چاہتے ہیں وہ اپنے دو چھوٹے فوٹو اور بائیو ڈیٹا کے ساتھ جناب حشمت خان سے رابطہ قائم کریں۔ ان کا فون نمبر ۶۲۸۵۰۲۲ ہے

الداعی:- مبین حاجی

## ولو خاندان کو مبارکباد

کوکن مرکنٹائیل بینک کے ڈائریکٹر جناب ایم آر ولو (ایڈوکیٹ) کو آئیڈیئل ایجوکیشن سوسائٹی رتناگیری نے اپنے سالانہ جلسۂ عام منعقدہ ۲۳راگست ۹۴ء میں سوسائٹی کا چیرمین چن لیا ہے۔ آئیڈیئل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام رتناگیری میں ایک گرلز ہائی اسکول (بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول) جاری ہے۔ اس انتخاب پر نیز ان کی دختر فرزانہ نے چارٹرڈ اکاؤنٹنسی CA کا امتحان پاس کیا ہے اس کے علاوہ مزید مبارکباد اس بات کی بھی کہ موصوف کی بڑی صاحبزادی محترمہ نسیمہ قاضی صاحبہ انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول بلاسس روڈ بمبئی ۸ کی پرنسپل بن گئی ہیں۔ یکے بعد دیگرے تین خوشیاں اس خاندان کو اللہ مبارک کرے۔

نقش کوکن

## (موت کا حقیقت)

### حسینی مُلّا کو صدمہ

نقش نواز حسینی ملّا کے پدر بزرگوار جناب عمر ملّا کا پچھلے مہینہ ان کے وطن راجیواڑی میں انتقال ہوگیا۔

### محمد کاپڑی مرحوم

راجیواڑی تعلق مہاڈ کے جناب محمد کاپڑی خوبصورت بمبئی میں زیر علاج تھے ۲۳راگست ۹۴ء کو راہی عدم ہوگئے انکا جسد خاکی انکے وطن لیجا کر سپرد خاک کیا گیا۔

### اسماعیل موڈک کا انتقال

کٹروئی (ضلع رتناگیری) کی ایک معزز ہستی اور آزاد ہند لاج (بمبئی) کے پارٹنر جناب اسماعیل قاضی کا مختصر علالت کے بعد گذشتہ ماہ انتقال ہوا۔ آپکی ابتدائی تعلیم نیشنل ہائی اسکول داپول میں ہوئی تھی (شفیق موڈک)

### عبدالرحمٰن قاضی کو صدمہ

عبدالرحمٰن عبدالقادر قاضی (متوطن کردوئی) مقیم کیپ ٹاؤن (ساؤتھ افریقہ) کی بہن آمنہ اسحٰق قاضی کا بعمر ۶۰ سال ۱۵راگست ۹۴ء کو انتقال ہوا۔ (مرسلہ شفیق موڈک)

## مسلمانوں کو فیل کر دیا جاتا ہے

ریاستی اقلیتی کمیشن کے چیرمین سین دلوائی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مسلمان ملازمتوں کے تحریری امتحان میں تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن زبانی امتحان میں ناکامیاب بتا کر انہیں ان کے بنیادی حق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

انہوں نے مثال دی کہ مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں ۵۱۰ مسلمانوں نے عرضیاں دی تھیں، جن میں سے ۵۰ تحریری امتحان میں کامیاب ہوئے لیکن زبانی امتحان میں ان میں سے ایک کو بھی پاس نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ۵۰ میں سے ایک کا بھی پاس نہ ہونا کسی تعصب پرستی کی طرف اشارہ ہے۔

اس طرح کی تعصب پرستی کے سبب ہی سرکاری ملازمتوں اور بینکوں میں مسلمانوں کا آدھے فیصد سے ایک فیصد تک ہی رہ گیا ہے۔ انہوں نے انتہائی جذباتی انداز میں کہا کہ مسلمان اگر ملازمتوں میں اس کے ساتھ ناانصافی کی شکایت کرتا ہے تو وہ ...

بھی ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ بھیک ہرگز نہیں مانگ رہے ہیں۔

## "قابلِ تحسین اقدام"

گوول کوٹ تعلقہ چپلون ضلع رتناگیری کی ایک مخیر شخصیت حاجی عباس حاجی شمس الدین گوہٹے مقیم ممباسہ (کینیا) نے مینارہ مسجد گوول کوٹ کے لئے اپنی ذاتی کھیتی باڑی کی تقریباً ساڑھے انیس (۱۹½) گنٹھے زمین وقف کرکے ثواب جاریہ حاصل کرلیا ہے۔

اسی طرح دوسرے صاحب خیر جناب جعفر خان عبداللہ خان پھسان نے اس زمین میں ناریل کے سو پودے لگانے کا اعلان کرکے ثواب جاریہ حاصل کیا ہے۔

دونوں مخیر شخصیتوں کی فراخ دلی پر جماعت المسلمین مینارہ مسجد محلہ گوول کوٹ جملہ اراکین ان کے شکر گذار ہیں۔

## مارچ ۹۵ء میں چپلون تک ٹرینیں جانے لگیں گی

۱۰ راگست ۹۴ء مہاڈ ڈیوٹرن کے کوکن ریلوے کارپوریشن کے چیف انجنیئر مسٹر ڈی جی دیوے نے اخباری نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران کہا ہے کہ کوکن ریلوے کا ویر چپلون سیکشن پر کام کافی آگے بڑھ چکا ہے اور

نقش کوکن

چپلون تک ریلوے سروس مارچ ۱۹۹۵ء تک جاری کر دی جائے گی۔

انہوں نے ان افواہوں کی تردید کی کہ کوکن ریلوے کارپوریشن کو کسی قسم کی مالی دشواریوں کا سامنا ہے۔

مسٹر دیوے نے بتایا کہ رائیگڈھ اور رتناگیری کے درمیان ناتو واڑی نامی مقام پر ۵ء۴ کلو میٹر لمبے زمین دوز راستہ میں کھدائی کا کام اس ماہ کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اور اس کے فوراً بعد پٹریاں بچھانے کا کام شروع کر دیا جائے گا ریلوے لائن کے نیچے لکڑی یا سمینٹ کے سلیپرس کے بجائے ربڑ کی شیٹ بچھائی جائے گی تاکہ زمین دوز راستوں میں مجموعی طور پر ۲۷ کلو میٹر تک پھیلے ہوئے ٹنلس میں ریل پٹریوں کی دیکھ ریکھ کے اخراجات میں کمی کی جا سکے۔ کوکن ریلوے کی کل لمبائی ۷۶۰ کلو میٹر ہے۔

## رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے مسلم طلبہ کو وظیفے!

• کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی ممبئی سب کمیٹی نے ۹۵/۱۹۹۴ء تعلیمی سال کیلئے درج بالا اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت: وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبا ذیل کے



پتہ پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ جس پر ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو بھیجکر درخواست نامہ حاصل کریں۔

عرضیاں (درخواست نامے) وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۴ء ہوگی۔

(۱) ممبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں درجہ ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانیوالے۔

(۲) ممبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی اداروں میں تعلیم پانے والے۔

(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجنیئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانیوالے

(۴) ممبئی عظمیٰ کے اور رتناگری و سندھودرگ ضلعوں کے جونیئر کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

**یادداشت:** ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں، وہی عریضہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں ۵۰۰ روپئے اس طالب العلم کو دیئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہے۔..

ایم ڈی مستری
سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری
ممبئی سب کمیٹی
۷۶۔ گرگاؤں روڈ۔ اوپیرا ہاؤس
ممبئی ۴۰۰۰۰۴

## صبا عباس ہیٹوکر

ایڈوکیٹ اور لوٹری پبلک جناب عباس محمود ہیٹوکر کی دختر صبا نے اس سال ایس ایس سی امتحان میں ۸۸،۵۷ فیصد نمبرات حاصل کرکے اپنے اسکول سینٹ ایگنیس کلیر روڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ سائنس اور میتھس میں اسے بالترتیب ۹۶،۶۶ اور ۹۴،۶۶ فیصد نمبرات ملے۔ صبا نے سیڈنم کالج آف کامرس میں داخلہ لیا اور اس کا ارادہ C.A کرنے کا ہے۔

## کوکن میڈیکو کا مفت میڈیکل کیمپ

۳۱ر جولائی ۹۴ء کو بمقام انجمن اسلام بالا یتیم خانہ ورسوا ممبئی میں کوکن میڈیکو سوشل فورم کی جانب سے مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹرز اور جنرل فزیشین (۲۰ بیس) شامل تھے۔ ایرکنڈیشن ایکسرے والی ایمبولینس کا بھی انتظام تھا جس سے بچوں کے امراض کے مطابق ایکسرے نکالے گئے اور ان کو رپورٹ دی گئی آنکھوں کی جانچ سے بعد بچوں کو مفت چشمہ بھی دیا گیا تقریباً ۵ ہزار روپے کی دوائیں تقسیم کی گئیں اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں ڈاکٹر شوکت شیخ آنکھوں کے امراض کے ماہر اشتیاق شیخانی (سرجن) ڈاکٹر سوشیل نکھاٹے بچوں کے امراض کے ماہر، ڈاکٹر فہمیدہ شیخ عورتوں کے امراض کی ماہر۔ ڈاکٹر آنل۔ اوپیڈیٹریسٹ ڈاکٹر محسن دانتوں کے مرض کے ماہر ڈاکٹر وی ایم منڈانے۔ ڈاکٹر تسنیم رنگ والا۔ ڈاکٹر حسین ٹھاکور (کنوینر) ڈاکٹر اقبال صدیقی۔ ڈاکٹر قیوم مقادم ڈاکٹر شعیب ڈاکٹر شاہدہ شیخ ڈاکٹر فرح رئیس ڈاکٹر ناصر دوے۔ ڈاکٹر سائرہ شیخ۔ ڈاکٹر نسرین شیخ۔ ڈاکٹر نور محمد پٹیل ڈاکٹر حنیف کھاٹکور ڈاکٹر زاھد بیگ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور قیمتی وقت دے کر پروگرام کو کامیاب بنایا۔

یتیم خانہ کے منتظمین میں چیرمین قمر سکندر صاحبہ سپروائزر شاہدہ مسز شیخانی اور سوشل ورکرس تیبیا نے کیمپ کو کامیاب بنانے میں بہت محنت اور کوشش کی اور سبھی طرح کا انتظام بخوبی انجام دیا۔

ڈاکٹر حسین ٹھاکور نے شکریہ ادا کیا اور یتیم خانہ کے انتظام کی تعریف کی۔ یتیم خانہ کی جانب سے ڈاکٹرز حضرات کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

(مرسلہ ڈاکٹر حسین ٹھاکور)

## عارف میرکر

بیگم عزیزہ داؤد نائک گرلز ھائی اسکول رتناگیری کا طالب العلم عارف اسماعیل میرکر نے ایس۔ ایس سی (مارچ ۹۴) کے امتحان میں ۸۵ر۷۹ فیصد نمبر حاصل کئے اور ھائی اسکول میں سرفہرست رہا۔

امتیازی نمبرات اور درجۂ اوّل کے ساتھ کامیابی حاصل کرنے والے چودا دیگر بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) زبیر راجپورکر ۲۸ر۷۲ (۲) خلیل پانجری ۷۱ر (۳) قمر النساء روسطی ۸۵ر۰ (۴) ساجد ٹمکر ۷۱ر۶۹ (۵) الطمش لاابارڈے ۶۸ر۸ ۔

(٦) نزہت شیخ ۴۲،۶۸ (۷) سلیمان ہورلیکر ۶۸ فیصد (۸) شبنم سولکر ۶۵ (۹) مسعودہ ملا ۷۵ و ۶۴ (۱۰) ایف این کھرلکر ولٹے ۴۲ و ۶۳ (۱۱) عشرت سولکر ۲۸ و ۶۳ (۱۲) آمینہ سولکر ۶۲ فیصد (۱۳) ایس این رلجاپکر ۲۸ و ۶۱ (۱۴) ریشماں سولکر ۶۰ فیصد

## "اطلاع عام"

(بجانب:- کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ) خطۂ کوکن کے تعلیمی مسائل و معیار پر غور و خوض کرنا اور مارچ ۹۴ کے H.S.C اور SSC میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے اعزازی جلسے کی غرض سے کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ ماہ نومبر ۹۴ میں ایک ایجوکیشن کانفرنس منعقد کرنے جا رہا ہے جس میں خطۂ کوکن کے ماہرین تعلیم اور ہر گاؤں کے افراد کو شرکت کے لئے مدعو کیا جائے گا چونکہ کانفرنس تعلیمی ہے اسلئے خطۂ کوکن کے تمام تعلیم یافتہ افراد کا چاہے وہ تدریسی پیشہ، ڈاکٹرس، انجنیئرس، وکلا و دیگر کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنا نہایت ضروری ہے اسلئے ایسے تمام حضرات سے ایک مودبانہ گذارش ہے کہ وہ جہاں کہیں ہوں فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اپنا نام، کوالیفیکیشن، گاؤں کا نام اور سروس کی جگہ کا مکمل پتہ بھیج دیں تاکہ آپ سے رابطہ قائم کرکے آپ تک اس کانفرنس کا دعوت نامہ پہنچا دیں۔

سکریٹری عبدالوہاب اسمعیل دھنسے جنرل سکریٹری کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ] پتہ مدینہ منزل مغل محلہ مقام پوسٹ شری وردھن

نقش کوکن

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں۔

## درون ہند خریدار

| نام | مقام |
|---|---|
| جناب قاسم یونس جلگاؤنکر | سلیمان |
| جناب مرتضیٰ محمد خان | ہمیرا |
| جناب عبداللہ ایف محمد ساکھرکر (سرپنچ) | رتنا گیری |
| جناب محمود احمد خان | بمبئی |
| جناب نوشاد عمر دبیر | مجگاؤں بمبئی |
| جناب محمود بابا بودے | مجگاؤں بمبئی |
| جناب سعید زبیر | ڈونگری بمبئی |
| جناب فرید احمد زین الدین صدیقی | اگرڈنڈا |
| جناب محمد حسین صدیقی | جوگیشوری |
| ڈاکٹر شیخ رستم | کالاچوکی بمبئی |
| جناب فاروق فیصل | باندرہ |
| پروفیسر ایچ این کلانیہ | بائیکلہ |
| جناب عبدالرشید اے کے خانزادہ | جوہو بمبئی |
| جناب الطاف محمد صاحب قاضی | گونڈی |
| جناب امتیاز سلیم دادے | بمبئی |

## بیرون ہند خریدار

| نام | مقام |
|---|---|
| جناب سعید محبوب قادری | تنزانیہ |
| جناب سعید زبیر زبیدہ قادری | تنزانیہ |
| جناب سعید قاسم الحداد | یوکے |
| جناب نذیر مقادم | کراچی پاکستان |

## عبدالرؤف پٹیل۔

### ھاؤسنگ ریپئر بورڈ میں

مسلم لیگ (بنات والا) مہاراشٹر کے سکریٹری عبدالرؤف پٹیل کو حکومت مہاراشٹر کے تشکیل کردہ ہاؤسنگ ریپئر بورڈ میں ایک رکن کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ بارہ رکنی اس بورڈ میں عبدالرؤف پٹیل تنہا مسلم رکن ہیں۔

## شریوردھن میں تعلیمی کانفرنس اور مذاکرہ!

بزم اتحاد و ترقی شریوردھن کے ماتحت انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کے وسیع میدان میں اردو مدارس کی زبوں حالی، طلباء میں مطالعہ کا فقدان اور معیار تعلیم کے تنزل پر مذاکرہ کیا گیا۔ اس کانفرنس کی صدارت جناب مولانا امان اللہ صاحب بروڈ صدر بزم اتحاد و ترقی نے کی۔ مہمان خصوصی جناب محمد علی سرکھوت موجود تھے۔ سعداللہ کرامے صاحب نے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بچوں میں معیار تعلیم اور مطالعہ کا رجحان کیسے پیدا ہو؟ اس بات پر مذاکرہ کرنے کی ترغیب دی جناب محمد علی سرکھوت صاحب نے اپنی پُرمغز اور مدلل تقریر میں کہا کہ آج ہماری سب سے بڑی کمزوری ایمان کی ہے۔ اس کمزوری کو تعلیم کے فروغ سے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔

میں چاہوں گا کہ پرائمری کے طلباء کو اپنی محنت کا میدان بنائیں کہ وہ کس طرح صحت مند۔ ان کی صلاحیتیں کیسے اُجاگر ہوں ان میں وقت پابندی کا احساس پیدا ہو۔

اخیر میں کچھ تجاویز جناب اسرار کردمے اور جناب املکر عبدالرشید صاحب نے پیش کیں۔

بالآخر پختہ ارادوں کے ساتھ ۲۸ راگست ۱۹۹۴ء کو عام اجلاس لے کر مجوزہ کلاس کا افتتاح کیا جائیگا

مراسلہ نگار

خلیل احمد

## شریوردھن میں کھیلوں کے مقابلے

۸ تا ۱۰ راگست ۹۴ء پورے شریوردھن تعلقہ کے اسکولوں کے درمیان مختلف کھیلوں کے مقابلے تحصیلدار کی نگرانی میں ہوئے انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج شریوردھن کے طلباء و طالبات نے بھی فزیکل ٹیچر جناب افضل خان پٹھان کی رہنمائی میں حصہ لیا اور کامیابیاں حاصل کیں دعا ہے کہ یہ بچے ضلع اور ریاستی سطح کے مقابلوں میں بھی کامیابی حاصل کریں۔

سو میٹر دوڑ میں ریشمہ عبدالرحمٰن ٹھانگے (اوّل) مبشر محی الدین ٹھانگے (دوم) سیمین محمد صاحب آرائی (سوم) دو سو میٹر کی دوڑ میں مبشر ٹھانگے (اول) ریشمہ ٹھانگے (دوم)

چار سو میٹر دوڑ میں لُبنا مظہر آرائی (اوّل) سیمین آرائی (دوم) سیمین سرکھوت (سوم) گولہ پھینک میں شیرین ڈانگے (اول) قیصری ابراہیم مولوی (دوم) فوزیہ عبدالشکور نارکر (سوم)

تھالی پھینک میں اسد سالوٹ بلیکر (اوّل) شیرین ڈانگے (دوم) فوزیہ عبدالشکور نارکر (سوم)

لمبی چھلانگ میں لُبنا مظہر آرائی (اول) سیمین آرائی (دوم)

۱۰۰×۴ میٹر ریلے دوڑ میں لُبنا آرائی سیمین آرائی، سیمین سرکھوت اور نوشین عقیل جلال اول رہیں — مبشر ٹھانگے، مجاہد محی الدین ٹھانگے زرتاب اسرار کردمے اور فہیم کردمے نے دوم نمبر حاصل کیا۔

مراسلہ نگار

نائلہ لوگڑے

شعبۂ نشر و اشاعت

## سلمان ماھمی کو اعزاز

کوکن کا واحد اردو ہفتہ وار "نوزان" کے مدیر جناب سلمان ماہمی صاحب کو مہاراشٹر پردیس کانگریس کمیٹی نے تھانہ شہر میں اقلیتی سیل کا چیئرمین مقرر کیا ہے اس تقرری پر ہم سلمان صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ادارہ)

**نقش کوکن کے خریدار بنئے**

# انتقالِ پُر ملال

## مسز قمر النساء عبدالوہاب کا انتقال

فاروق ہائی اسکول جوگیشوری (برائے طالبات) کی ہر دلعزیز معلمہ مسز قمر النساء وہاب ۳۰ر جولائی ۹۴ء کو راہیٔ عدم ہو گئیں۔ مرحومہ نے چودہ سال تک سروس انجام دی تھی۔

## سیدنا صاحب کی اہلیہ کا انتقال

داؤدی بوہرہ جماعت کے سربراہ سیدنا محمد برہان الدین صاحب کی اہلیہ محترمہ امت اللہ آئمہ صاحبہ کا ۱۸ر اگست ۹۴ء کو لندن میں انتقال ہو گیا۔ ان پر دل کا شدید دورہ پڑا تھا ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

## عزیز بیگ کو صدمہ

جناب عبدالعزیز بیگ متوطن داپولی ضلع رتناگیری کے بھائی انور بیگ جو اسماعیلیہ ہسپتال میں زیر علاج تھے ۱۶ر اگست ۹۴ء کو انتقال کر گئے۔

## مرزا محمد اسماعیل شروانی مرحوم

پونہ کے ایک بزرگ شاعر، ادیب و نقاد مرزا محمد اسماعیل شروانی ایک سو دس سال کی عمر میں پچھلے مہینہ انتقال کر گئے۔

نقش کوکن

## جناب حنیف خان کا انتقال

بمبئی شہر کی نامی گرامی ہستی جناب محمد حنیف خان صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا بروز بدھ ۳ر اگست کی صبح دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ وہ خان اینڈ کمپنی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس فرم کے پارٹنر تھے۔ موصوف شہر کے مشہور سماجی کارکن تھے اور کئی اہم اداروں کے ٹرسٹی بھی تھے۔ انہوں نے شہر کے کئی تعلیمی اداروں کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ مہاراشٹر کالج کی بنیاد رکھنے میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا اس کے علاوہ انقلاب کے لئے انکم ٹیکس کے مسائل پر ایک کالم بھی برسوں تک لکھتے رہے۔ مرحوم نقش کوکن کے خیر خواہوں میں تھے اور اکثر اپنے مشوروں سے نوازتے رہے ——— بنت حوا نامی پرچہ بھی جاری کیا تھا۔

## ممتا سیٹھ کا انتقال

تلوجہ ضلع رائے گڑھ کی معزز شخصیت (سابق متولی) جناب ممتا سیٹھ کا پیر ۸ر اگست ۹۴ء کو انتقال ہو گیا۔

## ابراہیم خطیب مرحوم

پنویل ضلع رائے گڑھ کے جناب ابراہیم عبداللہ خطیب ۶ر اگست ۹۴ء کو علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔

## اے وائی شیخ کو صدمہ

آل انڈیا پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری جناب عبدالستار شیخ کی بیگم صاحبہ کا جمعہ ۵ر اگست ۹۴ء کو تھانہ میں انتقال ہو گیا۔

## قاسم دادن کا انتقال

قاسم یوسف دادن (ریٹائرڈ مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ) متوطن بندر لے راجپور مختصر سی علالت کے بعد کرلا میں ۱۲ر اگست ۹۴ء کو انتقال ہوئے۔

شریکِ غم

مبین عبداللطیف حامی

علی میاں عباس کرنیکر

## عبدالقادر لالو نہیں رہے

مراد پور لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ کے جماعت المسلمین کے صدر جناب عبدالقادر حاجی ابراہیم لالو کا ۱۳ر اگست کو ضعیف عمری ۹۳ سال میں انتقال ہو گیا۔

آپ بمبئی میں جناب شہاب الدین کیلکر کے ساتھ پرانے بنگال پورہ میں ہوٹل چلایا کرتے تھے۔ بعد آپ گاؤں جا کر سماجی کام میں جٹ گئے۔

لاٹون گرام پنچایت کے آپ پہلے سرپنچ کی حیثیت سے متفق رائے سے چن کر آئے تھے۔

مرسلہ:۔ عبداللہ ولیلے مراد پور

# مسلمانوں کیلئے پولس فورس میں ملازمت کے مواقع

انتہائی معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ بمبئی عظمیٰ کے پولس کمشنر پولس فورس میں اکتوبر ۱۹۹۲ء سے پولس کانسٹبل کے عہدہ کیلئے بھرتی کا کام شروع کریں گے۔ بھرتی کا کام خود پولس کمشنر کے زیر نگرانی میں کیا جائے گا۔ اُمیدوار کیلئے کم از کم تعلیمی لیاقت دسویں جماعت کا پاس ہونا ضروری ہے اور اسے عام بول چال کی مراٹھی سے واقفیت ہونی چاہیئے۔ پولس کمشنر اس بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار نہیں دیں گے بلکہ امپلائمنٹ ایکسچینج سے کہیں گے کہ وہ اس ضمن میں اُن کے ہاں رجسٹرڈ شدہ درخواست روانہ کریں انتہائی معتبر ذرائع سے یہ پتہ چلا ہے کہ امپلائمنٹ ایکسچینج سے یہ کہا جائے گا کہ وہ ان کے یہاں رجسٹرڈ شدہ ناموں میں مسلمان امیدواروں کے نام بھی ارسال کریں۔

لہذا تمام صحت مند مسلم نوجوانوں سے جو دسویں جماعت پاس کر چکے ہوں اور جو عام بول چال کی مراٹھی جانتے ہوں، یہ درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے نام امپلائمنٹ ایکسچینج میں رجسٹرڈ کروادیں۔

## امپلائمنٹ ایکسچینج کا پتہ

ریجنل امپلائمنٹ ایکسچینج، اولڈ سکریٹریٹ بیرک، نزد بمبئی یونیورسٹی بمبئی ۴۰۰۰۳۲ ٹیلیفون ۲۴۴۶۹۷

تعلیمی قابلیت — دسویں کلاس پاس — لمبائی:- ۱۶۵ سینٹی میٹر

سینہ:- ۷۹ سینٹی میٹر (جو پھلا کر زیادہ سے زیادہ ۸۴ سینٹی میٹر ہو)

عمر کی قید:- ۱۸ سال سے ۲۵ سال تک (پچھڑی ذات کے امیدواروں کو ۵ سالہ چھوٹ)

عام امیدواروں کی سفارش امپلائمنٹ ایکسچینج سے ہوگی مگر پولس میں جو لوگ کام کرتے ہیں ان کے خاندان کے کسی ایک فرد کو امپلائمنٹ ایکسچینج کی سفارش کے بغیر عریضہ کرنے کی اجازت ہے۔

بمبئی اور بیرون بمبئی کے مختلف اداراے اس پوسٹ کیلئے قابل نوجوانوں کو فوری اوپر دیئے گئے امپلائمنٹ ایکسچینج میں اپنا نام رجسٹرڈ کرانے کی ہدایت کریں۔ مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل صاحبان سے فون پر فوری رابطہ قائم کریں۔

**جناب کے ایم عارف (صدر) فون:- 4927435**

ڈاکٹر اے کے نائک فون: 3766601 جناب رضوان فاروقی فون: 6428395

جناب اسلم فقیہہ فون: 4130562 اور جناب سلیم دوادالا فون: 6452572

**UNITED ECONOMIC FORUM**

107, M I ESTATE, OFF DR E MOSES ROAD WORLI, BOMBAY-400 018.
• Tel 4927435/4923412 • Fax 4929413
• E Mail (X 400) C IN A-VSNB F-VSNBOM S-PPI G-AARIF

## اس ماہ کے
# نقوش




اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ
# نقش کوکن بمبئی
اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ — شمارہ ۱۰ — اکتوبر ۹۲

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سبتوے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانکڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)
مختار مرووڈکر (دارالسلام)

زرنیاگری: آئی / دائی / سولکر عبدالمجید دائی / جگناؤ نگر نئی ممبئی؛ محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ـــ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے
خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳ ارا نواگر نیز ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ 37/0656

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم ۹۲ء

کتابت: [illegible] / زبیر احمد

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے

# سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۸۵۸۱، ۸۵۵۸۵۹/۸۵۵۳۲۳۳

اداریہ

# زرِ مبادلہ میں رعایت

لائف ممبر شپ کے تعلق سے تلخ تجربہ کے بعد (جس کا ذکر پچھلے شماروں میں آچکا ہے) ہم نے لائف ممبر بنانا موقوف کر دیا ہے۔ البتہ جو لوگ لائف ممبر بننے آتے ہیں انہیں طویل مدت کا خریدار بنا کر زرِ مبادلہ میں دس فیصد رعایت دی جاتی ہے۔ یعنی موجودہ شرح کے مطابق پانچ سالوں کے ۳۰۰ روپوں کے بجائے ۲۷۰ روپے لئے جاتے ہیں تاکہ انہیں پانچ سالوں تک ہر مہینہ پرچہ ملتا رہے۔

اس پر بھی کچھ لوگ اصرار کرتے ہیں کہ انہیں لائف ممبر بنایا جائے اور جواب میں ہماری پیش کش نامنظور کرتے ہوئے سالانہ تجدید خریداری اچھی ہے کہہ کر ایک سال کا زرِ مبادلہ ادا کرتے ہیں۔ "اچھی ہے" کی یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ "اچھی ہے" ہمارے حق میں ہی اچھی ہے اس لئے کہ (خدا نہ کرے) اگلے پانچ سالوں میں زرِ مبادلہ بڑھانا ہو تو تجدید خریداری میں نئی شرح سے رقم وصول کرنے کا ہمیں حق حاصل ہوگا۔

ہر سال اپنے خریداروں کو RENEWAL کی زحمت سے بچانے کے لئے آج بھی ہم اس بات پر قائم ہیں کہ لوگ کم از کم پانچ سالوں کے لئے خریدار بنیں تاکہ ہم انہیں (درونِ ہند یا بیرونِ ہند خریداری پر) دس فیصد رعایت دے سکیں۔

نقشِ کوکن نے پچھلے تبس ۳۲ سالوں سے اردو زبان و ادب کی خدمت کی ہے۔ اور اب تو صوری اور معنوی اعتبار سے اس کا رنگ روپ نکھر آیا ہے۔ یہ سب آپ کرمفرماؤں کی نقش نوازی کا نتیجہ ہے۔ اللہ کرے آپ کی نقش نوازی اسی طرح جاری رہے اور ہمیں بہتر خدمت کا موقع نصیب ہو۔ ••
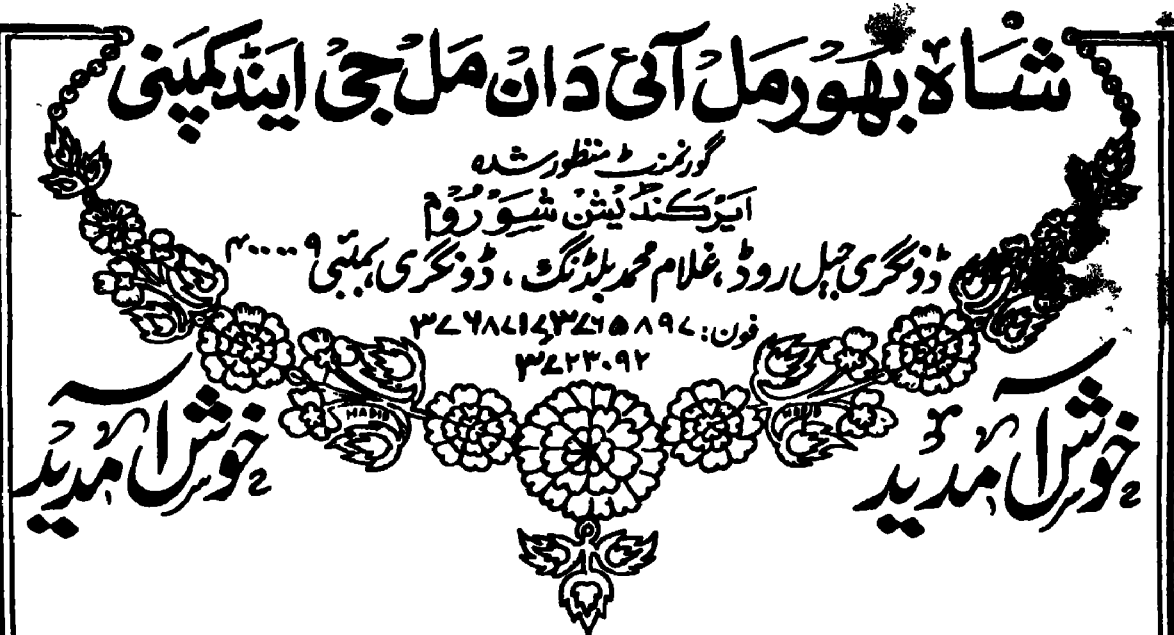
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

# حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا

چھٹی قسط

# "کعبہ کا کعبہ ڈھانے کا عیسائی منصوبہ"

محمد سعید علی ٹولکر

قیصر روم کے انجم شناسوں، ستارہ بینوں، فقیہوں اور راحباروں نے اپنی کنڈلیوں کے ذریعہ جب اسے یہ بتایا کہ وہ بنی اسماعیل کی شاخ میں فلاں گھرانے اور قبیلے میں بس اب پیدا ہونے ہی والا ہے تو اس کے نیز اس کے دربار کے یہودیوں اور پادریوں کے تحت الشعور میں دبے زہریلے سانپ بُری طرح زہر افشاں اور شعلہ ریز ہوئے۔ انہوں نے آتشِ انتقام میں فوراً خفیہ سازش (کید) کرکے اپنی سلطنت کے زیر کمان ابی سینیا (ETHOPIA) کے کمانڈر اِن چیف کو خط لکھ کر فوراً مکہ معظمہ کو نیست و نابود کرنے کا فرمان جاری کیا۔ ابرہہ نے اسی آن ساٹھ ہزار مسلح فوج مع ۱۳ ہاتھی اور سینکڑوں گھوڑوں کے اپنے ساتھ لئے مکہ کی جانب روانہ ہوا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس دن ابرہہ ابی سینیا سے مکہ کی طرف نکل پڑا اس کے صرف ۴۰ دن بعد ہی دنیا کے عظیم سپوت اور آخری پیغمبر ﷺ کا ورودِ اطہر اس دنیا میں ہونے والا تھا۔ پچھلی قسط میں ہم نے پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی دنیا اور آخرت میں نصرت اور حفاظت کرتا ہے (سورۃ المومن آیت ۵۱)۔

یہاں یہ ذرۂ خاک اللہ تعالیٰ کے اس عذاب نادر اور عذابِ شدید کو بھی پیش کرے گا جو ابرہہ کے لشکر پر نازل ہوا تھا۔ یقیناً جب سے انسان نے تہذیب کے دائرے میں قدم رکھا ہے، تب سے اس کی ہدایت کیلئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے اور اللہ ان کی حفاظت کرتا رہا ہے انبیاء علیہ السلام

متصل کوکن

کے دشمنوں کو ختم کرنے کیلئے جو بھی عذاب آئے ہیں وہ تمام عذاب ابرہہ اور اس کے لشکر کو دیئے گئے عذاب کے سامنے کمتر اور ہیچ ہیں۔ نوح ؑ کا طوفان لیجئے یا لوط ؑ کی غرقابی کا عذاب لیجئے، قوم ہود، قوم ثمود کے عذاب پر غور کیجئے یا فرعون اور اس کے لشکر کو فنا کرنے والا عذاب تصوّر کیجئے۔ یہ تمام عذاب الگ اور ابرہہ کے ساٹھ ہزار لشکر کو فنا کرنیوالا عذاب ایک الگ ہی نوعیت کا اور بدترین عذاب تھا۔ چرخِ کہن نے پہلی بار ایسا عذاب دیکھا ہے۔ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ عذاب دنیا میں تشریف لانے والے اس کے محبوب ترین اور عظیم ترین آخری پیغمبر ﷺ کے دشمنوں کو عذاب تھا اور جو عیسائیوں اور یہودیوں کی سب سے بڑی منحوس ترین کَیَدُ (خفیہ سازش) تھی۔ طائف سے ابرہہ ابھی مکہ کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ اسی آن آسمانی فوج یعنی سپاہیانِ الٰہی ابابیل کا روپ دھار کر آن کی آن میں پہنچ گئی۔ اس نادر النوادر فوج نے ابرہہ کے لشکر پر گولیاں (حِجَارَۃً مِّن سِجِّیْل) برسانا شروع کی۔ ان گولیوں میں وہ کیمیاوی زہر آلود مادہ تھا کہ دشمن کے جسم کو چھوتے ہی اسی آن اس کا گوشت سڑ گل جاتا اور وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر زمین پر ڈھیر ہو جاتا۔ چند ہی لمحات میں اللہ کے ان سپاہیوں نے ابرہہ اور اس کے لشکر کا کام تمام کیا اور واپس ہو گئے۔ دنیا اب تک سجیل کی ان گولیوں کا

سراغ نہ لگا سکی کہ زمین کے کس مقام سے آئیں [illegible] اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ کے حسن تدبیر کے آگے کس کا مکر چل سکتا ہے! یہ گولیاں بردار لشکر ڈھونڈتے پر اس سیارے پر نہیں ملے گا اور نا ہی گولیاں۔ کیونکہ یہ تو عرش کا لشکر تھا نہ کہ فرش کا۔

[illegible] سائی کعبہ کا کعبہ ڈھانے آئے تھے اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ فیل میں عیسائیوں کی اس خفیہ سازش کیلئے "مکر" لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ "کَیْدَھُمْ" یعنی ان کی کَیْد (ان کی خفیہ چال) لفظ استعمال کیا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھانے والے پلان کیلئے اللہ نے "مکر" لفظ استعمال کیا ہے (سورۃ آلِ عمران آیت ۵۴)۔ دراصل "مکر" الگ چال ہے اور "کید" الگ چال ہے۔ مکر وہ چال ہوتی ہے جو بظاہر اور براہِ راست انجام دی جاتی ہے اسے اردو میں چکما دینے والی چال بھی کہا جا سکتا ہے یا انگریزی میں جیسے STRATAGEY لفظ آتا ہے۔ چال یا تدبیر کیلئے عربی میں مکر، حیلہ، خدعہ اور ایسے درجنوں بھر الفاظ ملتے ہیں مگر سورۃ فیل کا "کَیْدَ" لفظ اپنی جگہ اتنا فِٹ ہے کہ اس جگہ ان میں سے دوسرا کوئی بھی لفظ استعمال ہوتا تو اصل مطلب لِم (ربط واقع) نکل نہیں سکتا تھا۔ کَید میں جو خاص اور بنیادی مقصد ہوتا ہے اسے پوشیدہ رکھا جاتا ہے اور اس کو پورا کرنے کیلئے دوسرا حیلہ یا بہانہ تیار کرنا پڑتا ہے۔

درحقیقت ادب لطیف وعمیق کی ایک خصوصیت ہوتی ہے ایمائیت (SUGGESTIVE NESS) یعنی بات کھلے کھلے الفاظ میں کرنے کی بجائے بلیغ اشارہ میں کی جائے اور اسے قاری کی حسنِ فہم پر چھوڑ دیا جائے۔ ذرّہ خاک کو اللہ کی آخری کتاب میں یہ اندازِ بیان پڑھنے کو ملا ہے

لطفش کوکس

اس کیلئے انسان اگر وسعت نظر اور کشادگیٔ علم سے کام لے تو ایسے الفاظ کا مضمر مفہوم اس کے سامنے آسکتا ہے۔ حضورؐ کی تعلیم وتربیت میں ایسے الفاظ کا مضمر مفہوم سمجھنے اور معاملہ فہمی کے اوصاف صحابۂ کرامؓ میں آچکے تھے۔ یہاں ذرّہ خاک سورۂ الطارق کی وہ آیت پیش کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ جو حضورؐ کے قتل کی سازش کے دوران نازل ہوئی تھی۔ " اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ۙ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۚ" (سورۃ الطارق آیت ۱۶-۱۵) ("اے رسول) وہ لوگ (کفار مکہ ومشرکین ویہود) اپنی خفیہ تدبیر میں لگے ہوئے ہیں اور میں (اللہ) اپنی خفیہ تدبیر کرنے میں مشغول ہوں" یہ واقع اس وقت کا ہے جب آپ مکہ سے مدینہ ہجرت کیلئے نکلنے والے ہی تھے کہ کفار ومشرکین نے اسی رات بند کمرے میں یہ منصوبہ (خفیہ تدبیر) بنایا کہ قریش کے ہر قبیلے کا سردار اپنے ہاتھ میں تلوار لے کر پھر تمام سردار مل کر حضورؐ کو (نعوذ باللہ) بریک وقت ایک ہی گھاؤ میں قتل کیا جائے تاکہ بنی ہاشم ان تمام قبیلوں کا اکیلے انتقام ہی نہ لے سکے (یاد رہے کہ کفار قریش ومشرکین مکہ کو یہ چال یہودیوں نے ہی سکھائی تھی) اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کر کے حضورؐ کو آپؐ کے دشمنوں کے ارادوں سے آگاہ کیا۔ یہاں اس سورۃ کے اس آیت میں بھی اللہ نے کَید ہی لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ سورۃ الانفال آیت ۳۰ میں لفظ "کَیْد" نہیں بلکہ لفظ "مکر" استعمال ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دشمن کھلے عام آپؐ کو گرفتار کرنے یا جلاوطن کرنے کی سوچ میں تھے۔ ابھی قتل کرنے کا منصوبہ بنانے کی سوچ مکمل طور پر ان میں در نہیں آئی تھی۔ اصل مطلب دھیان میں آنے کے لئے یہاں اس گفتگو پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے جب ابرہہ نے حضرت عبدالمطلب

کو طائف میں بُلا کر آپ سے مخاطب ہوا تھا۔ آپ اس وقت کعبہ کے منتظم تھے آپ سے (عبدالمطلب سے) ابرہہ اس طرح کہنے لگا کہ "ہم مکہ میں کسی ذی روح کو تکلیف دینے نہیں آئے ہیں۔ ہم آپ کا کعبہ منہدم کریں گے اور واپس جائیں گے" ابرہہ کی گفتگو کا پہلا جملہ قابلِ غور ہے۔ حالانکہ کعبہ ہی ڈھانا تھا تو اس جملے کی کوئی ضرورت ہی پیش نہیں آنی چاہیئے تھی۔ لیکن ابرہہ کے قلب سیاہ اور ذہنِ باطل میں رچے بسے ارادے اس کے مکر و فریب کے چلمنی پردوں سے پھوٹ کر باہر نکل ہی پڑے۔ نفسیات (Psychology) کا یہ اصول ہر دنی الطبع لوگوں کی قساوتِ قلبی ایسے مواقع پر اور بھی شدید ہو جاتی ہے اور اس کا اظہار برملا اس طرح ہوتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب کوئی معمولی آدمی نہیں تھے۔ آخری پیغمبر ص کے دادا جو بننے والے تھے! ابرہہ کی گفتگو سے آپ بھانپ گئے کہ اس سے مکہ کے تمام لوگوں کو جان کا خطرہ ہے اور ابرہہ کا یہ مکر نہیں بلکہ کید ہی ہو سکتی ہے۔ اسی لئے آپ نے مکہ واپس آ کر تمام لوگوں کو فوراً مکہ سے دور ایک وادی میں چھپا دیا جہاں سے ان سب نے ابرہہ کے ساٹھ ہزار لشکر کو فنا کے گھاٹ اُترتے دیکھا۔ قرآن پاک میں کید (خفیہ چال) یہ لفظ ایک جگہ بڑا معنی خیز استعمال ہوا ہے۔ جب مصر کے بادشاہ عزیز نے حضرت یوسف ع کو پاکدامن، اعلیٰ صفت اور حسن و جوانی کا ایک بلّوریں مجسمہ دیکھا جو صرف اور صرف اللہ کا مطیع ہی تھا تو اپنی بیگم سے مخاطب ہو کر کہا "اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ" (بے شک تیری خفیہ چال (کید) بڑی بھاری (خطرناک) تھی)" (سورۃ یوسف آیت ۲۸)

"کید" اس لفظ کا مفہوم اس آیت سے بھی واضح ہوتا ہے۔ جیسے خود اللہ تعالیٰ نے کافروں اور مشرکوں کی تباہی کیلئے استعمال کیا ہے۔ بڑی غور طلب آیت یہ ہے: "جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ (کافروں اور مشرکوں نے) انہیں ہم رفتہ رفتہ ایسی بربادی کی طرف لئے جا رہے ہیں کہ اس کا انہیں علم تک نہیں ہے۔ انہیں ڈھیل دی جا رہی ہے (کیونکہ) اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ (بیشک میری تدبیر بڑی بھاری ہے)" (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۳) اس کی مثال خود قرآن میں بھی موجود ہے مثلاً کہ کافروں کو کیسے تباہ و برباد کیا جاتا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ فرعون جب حضرت موسیٰ ع کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر کے کنارے پہنچا تو اسے اور اس کے لشکر کو نظر آیا کہ سمندر پار کرنے کے لئے راستہ بنا ہے۔ حالانکہ وہ واقعی میں راستہ نہیں تھا۔ یہ اللہ کی جانب سے کَیْد کا مظاہرہ تھا اور اسی لئے سمندر میں اترنے کے بعد فرعون اور اس کا لاکھوں لشکر ڈوب مرا۔ یہ اللہ کا اصل مقصد تھا۔

اب ہم سورۃ فیل کا لفظ "کید" اور سورۃ الطارق کا لفظ "کید" (جن کا ذکر آ چکا ہے) کو سامنے رکھ کر یہاں اللہ تعالیٰ کی اس آیت کو جوڑ دیتے ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰) "(اے محمد ص اور اے مومنوں) آپ سے یہود اور نصاریٰ (اسرائیل اور عیسائی) کبھی خوش نہیں رہیں گے (آپ کے ہمیشہ ہی دشمن بنے رہیں گے)" اب ان آیتوں کو سامنے رکھ کر ان پر بہ نظرِ تعمق و تدبر غور کیا جائے تو ابرہہ کا لشکر مکہ کے نواح میں آنے سے لے کر سے ابی سینیا (ETHOPIA) تک اور وہاں سے روم تک کے قیصر کے دربار تک کا سارا مفہوم و مقصد دھیان میں آ جاتا ہے۔ مزید ذرا توجہ

فرمائی جائے تو قیصر روم اور اس کے دربار کے یہودیوں اور عیسائیوں، الجم شناسوں اور کاہنوں کی خفیہ تدبیر (کید) کے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کے الفاظ کسی بھی اہل خرد (TOP GINIUS) کے کانوں میں صاف گونجنے لگیں گے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ قیصر کا یہ منصوبہ یقیناً بلا شک "کعبہ کا کعبہ" ڈھانے کا ہی تھا۔

بات مکمل سمجھ میں آنے کیلئے ذرۂ خاک خود حضورؐ کی حدیث پیش کرے گا جس میں ایک عام انسان کی عظمت اور احترام بھی کعبہ سے کہیں زیادہ یہ ثابت ہوا ہے نیز اسی حدیث سے سورۃ فیل کے "کید" کی طرف صاف اشارہ ملتا ہے۔

" اللہ کے رسولؐ نے ایک بار طواف کے دوران خانہ کعبہ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

" کتنا پاکیزہ ہے تو اور کیسی خوشگوار ہے تیری فضا، کتنا عظیم ہے تو اور کتنا محترم ہے تیرا مقام، مگر اللہ کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، ایک مسلمان کی جان اور مال کا احترام اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے" (ابن ماجہ۔ حدیث نمبر ۳۹۳۲)

یہاں اس حدیث میں ایک عام مسلمان کی حرمت اور عظمت کعبہ سے بھی زیادہ ثابت ہوئی تو پھر حضورؐ کی عظمت کا کیا کہنے! اسی لئے ثابت ہوا کہ ابرہہ عیسائیوں کے فرمان پر کعبہ نہیں بلکہ کعبہ کا کعبہ ڈھانے آیا تھا۔

اگر صحابہ کرامؓ کی طرح ہم بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی نفسیات کو سمجھیں گے تو پھر سے ہم دنیا کے امام بنیں گے۔ اور پوری دنیا کی بادشاہت کا تاج ہمارے سر پر پھر سے سجے گا۔ انشاء اللہ ۔۔۔

(باقی آئندہ)

# غزلیں

## حمد
رفیق احمد دستا

حسین تو، خوش لباس تو ہے
اِدھر اُدھر آس پاس تو ہے
ہے پانیوں میں سرورِ تیرا
شراب تو ہے گلاس تو ہے
قلم قلم جلوہ گاہ تیری
ورق ورق، اقتباس تو ہے
یہ آسماں اور یہ چاند تارے
بلندیوں کی اساس تو ہے
کہیں کھڑا اس حدِ یقیں پر
کہیں بعید از قیاس تو ہے
وہ بدگماں تو نہیں ہے تجھ سے
رفیق دستا اداس تو ہے

٭

## غزل
اقبال احمد اقبال

نظر میں تجربے اور حادثے گماں میں رکھ
غزل کا تیر اٹھا، فکر کی کماں میں رکھ
سپاٹ لہجے کی دعوت پہ کون آئے گا
خلوص و ولولہ، خوفِ خدا اذاں میں رکھ
ستم کی بات نہیں وقت کا تقاضہ ہے
ثمر ہو جس پہ وہی شاخ گلستاں میں رکھ
کہاں بہلتے ہیں بچے بھی اب کھلونوں سے
سجا کے جنگ کا سامان ہی دکاں میں رکھ
نئے زمانے سے اقبال انحراف نہیں
پرانے دور کی تصویر بھی مکاں میں رکھ!

٭

## نعمت
عبدالحمید سولکر ظہور

تپتے ہوئے صحرا میں
اک بوند کی تلاش
مایوسیوں کے سائے
بڑھتے ہی جا رہے تھے
گھٹتا سا دم
سوکھے سے لب
بوجھل قدم — منزل سے دور
اور —
جسم آلودہ میرا
اس تیز و تند طوفاں میں
مجھ پر غشی طاری رہی
پھر —
دور دیکھا قافلہ
قدموں میں پھر جنبش ہوئی
مایوسیوں کے ابر — گویا یک بیک سے چھٹ گئے
میں تیز تر چلتا رہا
اور قافلے سے جا ملا
پھر جان مجھ میں آگئی
پانی بھی کیا اک چیز ہے
نعمت ہے!
نعمت ہے!

٭

## بزدلی
وقار قادری

جانے دو
چُپ سادھو
کچھ مت بولو —!
وقار میاں
کچھ بولو گے تو بات بڑھے گی
گھر گھر میں دوڑے گی
لوگ کہیں گے
اچھے گھر کا لڑکا تھا
یہ کیا بولا —!؟
چُپ چاپ رہو
آنکھیں میچے پڑے رہو
کچھ مت بولو
کچھ مت سوچو —!
کیوں سوچتے رہو؟
کڑھتے رہو
جی کو ہلکان کئے دیتے ہو
چلنے دو
جیسا جو کچھ بھی چلتا ہے
خاموش رہو
بولو گے تو بات بڑھے گی
گھر گھر میں پھیلے گی

٭

# حج وزیارت ٹورز ۱۹۹۵ء

## بیت المقدس، عراق کے تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارتوں کے مختلف پروگرام

ایشیا کے سب سے بڑے حج وزیارت ٹورز منظم کرنے والے ادارہ **مسلم ٹورز کارپوریشن بمبئی** کی سولہ سالہ تجربہ کار رہنمائی میں ۱۹۹۵ء کے فریضۂ حج بیت اللہ کی ادائیگی اور قبلۂ اول بیت المقدس اور عراق کے تمام مقاماتِ مقدسہ ● بغداد شریف ● کربلا معلی ● نجف اشرف ● کوفہ ● کاظمین ● سامرہ ● بلد ● مسیب ● نبی ایوبؑ ● الرفاعی ● بابل ● سلمان پاک ● جارڈن میں عمان کی زیارتیں اور تاریخی مقامات کی سیر و سیاحت کیلئے ہمارے منظم کردہ ٹورز میں شریک ہوکر اپنے سفرِ حج وزیارت کو نہایت پُرسکون، اطمینان بخش طریقہ پر کامیابی کے ساتھ مکمل کریں۔ یہ تمام ٹورز انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ہوں گے۔ مکہ معظمہ میں حرم شریف سے نزدیک ترین عالیشان عمارت "مرکز مکہ" اور دوسری عمارتوں میں آرام دہ رہائش۔ طبی امداد۔ ایئرکنڈیشن ٹرانسپورٹ۔ ہر عقیدہ کے علماء کی رہنمائی۔ شمالی ہند/ جنوبی ہند/ گجراتی/ مہاراشٹرین/ کوکنی طرز کا تازہ اور سادہ کھانا۔ اپنی پسند کے مطابق بمبئی۔ دہلی۔ کلکتہ۔ مدراس سے روانگی اور واپسی۔ بیت المقدس اور عمان میں تھری اسٹار ہوٹلوں میں قیام۔ عراق میں ٹورسٹ ہوٹلوں میں قیام۔ تجربہ کار گائڈ اور بے شمار دوسری سہولیات کے ساتھ۔ مزید تفصیلات کیلئے ۷۰ صفحات کی باتصویر کتاب پندرہ روپیہ میں ذیل کے پتوں سے لیکر ملاحظہ فرمائیں۔ شرح ٹکٹ کی ادائیگی چار آسان قسطوں میں۔ ۱۵ نومبر ۱۹۹۴ء تک سیٹ ریزرو کرانے پر شرح ٹکٹ میں پانچسو روپے کی رعایت۔ تمام ٹورز کا مختصر تعارف جدول ذیل میں ملاحظہ ہو

| ٹور نمبر | ٹور کا نام | تفصیلاتِ ٹور | بمبئی | دہلی | مدراس | کلکتہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۰ | حج ٹور ۱۹۹۵ء ٹورسٹ کلاس | ۳۰ سے ۳۳ دن کا سفر مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی زیارتوں اور فریضۂ حج بیت اللہ ۱۹۹۵ء کی ادائیگی کے ساتھ | ۵۸۰۰۰/- روپے | ۵۸۰۰۰/- روپے | یہ ٹور کلکتہ اور مدراس سے نہیں جائیگا | |
| ۹۱ | حج ٹور ۱۹۹۵ء ڈی لکس کلاس | ۳۰ سے ۳۳ دن کا سفر مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی زیارتوں اور فریضۂ حج بیت اللہ ۱۹۹۵ء کی ادائیگی کے ساتھ | ۶۵۰۰۰/- روپے | ۶۵۰۰۰/- روپے | ۷۱۰۰۰/- روپے | ۷۰۵۰۰/- روپے |
| ۹۲ | حج ٹور ۱۹۹۵ء سپر ڈی لکس کلاس | ۳۰ سے ۳۳ دن کا سفر مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی زیارتوں اور فریضۂ حج بیت اللہ ۱۹۹۵ء کی ادائیگی کے ساتھ | ۸۴۵۰۰/- روپے | ۸۴۵۰۰/- روپے | ۹۱۰۰۰/- روپے | ۹۰۲۵۰/- روپے |
| ۹۳ | حج ٹور ۱۹۹۵ء لکزری کلاس | ۳۰ سے ۳۳ دن کا سفر مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی زیارتوں اور فریضۂ حج بیت اللہ ۱۹۹۵ء کی ادائیگی کے ساتھ | ۱۰۷۰۰۰/- روپے | ۱۰۷۰۰۰/- روپے | ۱۱۲۵۰۰/- روپے | ۱۱۳۰۰۰/- روپے |
| ۹۴ | حج وزیارت ٹور ۱۹۹۵ء فرسٹ کلاس | ۴۸ دن کا پروگرام حج ۱۹۹۵ء اور صرف عراق کی تمام زیارتوں کے ساتھ۔ | ۷۱۰۰۰/- روپے | ۷۱۷۵۰/- روپے | یہ ٹور کلکتہ اور مدراس سے نہیں جائے گا | |
| ۹۵ | حج وزیارت ٹور ۱۹۹۵ء ڈی لکس کلاس | ۴۷ دن کا سفر حج ۱۹۹۵ء بیت المقدس اور عراق کی زیارتیں ایک ہی سفر میں۔ | ۸۴۰۰۰/- روپے | ۸۴۷۵۰/- روپے | ۹۰۰۰۰/- روپے | یہ ٹور مدراس سے نہیں جائیگا |
| ۹۶ | حج وزیارت ٹور ۱۹۹۵ء ڈی لکس کلاس | ۳۷ دن کا سفر حج ۱۹۹۵ء اور بیت المقدس کی زیارتوں کے ساتھ۔ | ۷۷۰۰۰/- روپے | ۷۷۷۵۰/- روپے | یہ ٹور کلکتہ اور مدراس سے نہیں جائے گا | |

### ٹور ۹۷ عمرہ ٹورز ۹۵-۱۹۹۴ء

۱۵ دن کا روحانی سفر۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی زیارتوں اور عمرہ کے ارکان کی ادائیگی کیلئے ڈی لکس سہولیات کے ساتھ بمبئی۔ دہلی۔ مدراس سے روانگی، ستمبر ۱۹۹۴ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۹۵ء کے درمیان ہر پندرہ دن میں ایک گروپ۔ شرح ٹکٹ بمبئی/ دہلی سے ۲۹۰۰۰/- روپے، مدراس سے ۳۳۰۵۰/- روپے

### ٹور ۹۸ اسپیشل رمضان عمرہ ٹورز ۹۵-۱۹۹۴ء

۳۴ دن اسپیشل رمضان عمرہ ٹور۔ ان حضرات کے لئے ہے جو ماہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ سرزمین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں گزارنے کے خواہش مند ہیں بمبئی/ دہلی اور مدراس سے روانگی۔ ۳۰ جنوری ۱۹۹۵ء، واپسی ۴ مارچ ۱۹۹۵ء۔ شرح ٹکٹ: بمبئی/ دہلی سے ۴۰۰۰۰/- روپے، مدراس سے: ۴۴۶۰۰/- روپے

### ٹور ۹۹ عمرہ وزیارت ٹورز ۹۵-۱۹۹۴ء

۲۸ دن کا عظیم الشان روحانی سفر۔ عمرہ بیت المقدس اور عراق کی تمام زیارتیں ایک ہی سفر میں ڈی لکس کلاس سہولیات کے ساتھ۔ لکزری اور آرام دہ پُرسکون سفر۔ بمبئی اور دہلی سے روانگی ۱۰ جنوری ۱۹۹۵ء سیٹ ریزرویشن کی آخری تاریخ ۲۰ دسمبر ۹۴ء ہے۔ شرح ٹکٹ: ۵۸۰۰۰/- روپے ڈی لکس مع قیام و طعام

**سیٹ ریزرویشن۔ درخواست فارم۔ تفصیلی پروگرام کی کتاب اور دیگر معلومات کیلئے ان پتوں پر رجوع کریں**

● حاجی محمد ایوب صاحب میمن ڈیری فارم ۹۰/۸۸ ابراہیم محمد مرچنٹ روڈ، کھڑک بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۳۷۴۳۳۶۱ ● الحاج عبدالقادر، نئی ہرولی ۲۵۱۔ سینٹر اسٹریٹ پونہ (مہاراشٹر) فون: ۶۲۰۹۹۴۳ ● الحاج احمد ہاشم شیخ ہاشمی اسپتال ۵ پیر واڑی احمد نگر (مہاراشٹر) فون: ۲۶۸۹۲ ● حاجی محسن نظام الدین ناخدا ۱۵ نظام منزل۔ سوداگر محلہ بھیونڈی۔ فون: ۲۳۹۷۵ ● حاجی اقبال جسیم سردار ۱۲۵ جسیم سردار کمپاؤنڈ، درگاہ روڈ بھیونڈی۔ فون: ۲۳۱۳۱ ● الحاج بدیع الزماں یزدانی یزدانی اپارٹمنٹ۔ تکیل پورہ۔ آواری باغ ناگپور ۲ فون: ۴۲۱۹۷، ۴۱۰۰۸ ● حاجی محمد ایوب صاحب لیڈ کیٹ بلڈ ۱۵ حاجی ایل بی، نگپور جنرل اسٹور، دلال چوک اول گنج روڈ۔ ناگپور (مہاراشٹر) ● شمیم احمد ہیرا ماؤنٹ نی سینٹر متصل خوجہ جماعت خانہ، خان عبدالغفار خاں روڈ۔ تاجنا پیٹھ، اکولہ ● الحاج مولوی سعید احمد حاجی عبدالستار صاحب ۲۵۳ نشاط روڈ، اسلام پورہ مالیگاؤں۔ فون: ۲۳۱۵۶ ● الحاج اے۔ آر خان، چاچا ایسل والے ۳/۳۷، ہری دوار، وڈالا روڈ ناسک (مہاراشٹر) ● عبدالحمید حاجی امین ہرولی ۱۱ شنی وار پیٹھ۔ شولاپور (مہاراشٹر) ● حاجی حمید گلاب حاجی والے، گلاب روشن بنگلہ ۳۳ ای بگلا پارک متصل ای ایس آئی ایس اسپتال کولہاپور (مہاراشٹر) فون: ۲۹۱۲۶۶ ● الحاج شیخ منظور احمد۔ سی/۲ کوکاری محل۔ ول پھیہ روڈ۔ نزد مین مسجد کلیان ضلع تھانہ (مہاراشٹر) ● جناب ڈاکٹر حاجی سعید احمد صاحب۔ دیارام روڈ۔ لاتور ۴۱۳۵۱۲ مہاراشٹر۔ فون: ۲۱۷۸۶ ● الحاج سید پیران حسینی قادری معرفت انجمن تحصیلدار ۴۹۲-۵-۲-۵ مہاراشٹر نانڈیڑ (مہاراشٹر) ● کبیر الدین محمود طاہر تاج فشریز۔ میرکار واڑہ۔ رتناگری۔ فون: ۲۲۶۸۶۔ یا پتہ ذیل پر براہ راست ہیڈ آفس سے رجوع کریں

**مسلم ٹورز کارپوریشن** پوسٹ بکس ۴۳۵۷ بمبئی ۴۰۰۰۰۸ — متصل نیو بمبئی سینٹرل پوسٹ آفس بمبئی
فون: ۶۶۰۹۱۶ - ۶۶۰۹۱۱ - ۶۶۰۹۹۴ فیکس: [illegible]

# مذہب اسلام میں علم کی اہمیت

از: شکیل احمد گدو، انجمن اسلام ایگری ہائی اسکول، مرڈ، جنجیرہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم اس مذہب کے پیروکار ہیں جسکی ابتدا ہی پڑھنے سے ہوئی۔ حضورؐ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی وہ تھی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ قرآن مجید میں رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً یعنی اے خدا میرے علم میں زیادتی (برکت) فرما۔ متعدد احادیث سے بھی علم کی اہمیت واضح ہوتی ہیں۔ جیسے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ ۔ حضورؐ نے فرمایا: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ آپؐ کی ایک اور حدیث ہے "علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے چین جانا پڑے۔ علم کی اہمیت کے تعلق سے آپؐ نے صرف ہدایتوں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ عملی طور پر کر کے بتایا۔ جیسے جنگ بدر میں جو کفار قیدی بنے انکی رہائی کیلئے حضورؐ نے یہ شرط رکھی کہ وہ ہمارے ان پڑھ مسلمانوں کو لکھنے پڑھنے کی تعلیم سکھائیں۔ جنگ بدر اسلام کی پہلی جنگ تھی اور اس طرح یہ مسلمانوں کا پہلا مدرسہ بنا جسمیں انہیں لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔ ویسے مسلمانوں کو آپؐ بھی درس دیتے تھے مگر چونکہ آپؐ اُمّی تھے لکھنا پڑھنا نہیں سکھا پاتے لہٰذا حضور پر نورؐ کی ہدایت پر تعلیم یافتہ کفار قیدیوں سے مسلمانوں نے استفادہ کیا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ آج کے ہمارے کچھ علماء جب علم سیکھنے کی بات آتی ہے تو ان کا سارا زور دین پر ہوتا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث کا مطلب ہی یہ بتلاتے ہیں کہ علم دین حاصل کرنا مردوں اور عورتوں پر فرض ہے۔ جبکہ حدیث میں دین کا لفظ ہی نہیں ہے۔ حدیث میں جو ملک چین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے مراد دنیوی علم ہی ہو سکتا ہے، کیونکہ اس دور میں دینی علوم کا مرکز سرزمین عرب ہی تھی۔

مسلمان ہونے کے ناطے دینی علم حاصل کرنا ہمارا اولین فرض ہے مگر فرضِ ثانی دُنیوی علوم ہے اسے نہیں بھولنا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے دنیا انسان کیلئے بنائی۔ اور دنیا حاصل کرنے کیلئے دُنیوی تعلیم ضروری ہے۔ جبکہ دینی علم اُخروی دنیا کے لئے ضروری ہے۔ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اپنی بندگی کیلئے دنیا میں بھیجا ہے۔ تو میں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی خالص بندگی کیلئے فرشتوں کو پیدا کیا ہے جو دن رات اسکی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے ہیں جبکہ بندوں کو "لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ" کی تعلیم دی گئی ہیں لہٰذا ہمیں علمِ دین کے ساتھ دُنیوی علوم بھی حاصل کرنا چاہیئے۔

حضور پر نورؐ کے دورِ اقتدار میں جیسی مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوتی گئیں، دائرۂ حکومت بڑھتا گیا۔ آپؐ پہلے دعوتِ حق خط و کتابت سے دیتے تھے اس بارے میں جب یہودیوں سے خط و کتابت ہونے لگی تو مسئلہ زبان کا پیش آیا۔ کیونکہ یہودیوں کی زبان عبرانی تھی الغرض آپؐ نے اپنے ایک صحابی کو یہ زبان سیکھنے کی ہدایت کی تاکہ اس زبان میں خط و کتابت کی جا سکے۔ یعنی حضور پر نورؐ نے دینی و دُنیوی علم میں کوئی تفریق نہیں کی۔

تاریخ اسلام کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی دنوں میں مسلمانوں کو بہت سارے علوم پر دسترس حاصل تھا کئی علوم کے موجد مسلمان تھے۔ کئی ایجادات مسلمان سائنسدانوں نے کی ہیں جیسے جابر بن حیان، بو علی سینا، الھیثم، الرازی وغیرہ۔ یورپ کے

بقیہ کوکن

اسکولوں، یونیورسٹیوں میں ان مسلمان سائنسدانوں کی کتابیں نصاب میں پڑھائی جاتی تھیں یعنی مسلمانوں کے علمی ذخائر سے دیگر اقوام نے استفادہ کیا۔ بالخصوص انگریزوں نے مسلمانوں کی تحقیقات اور ایجادات سے استفادہ کیا اور یہ قوم ساری دنیا پر حاوی ہوگئی۔

مگر ہم مسلمانوں نے اپنے علم کے دائرے کو سکیڑ کر اپنے آپ کو محدود کر لیا ہے اور اسی لئے آج ہم دنیاوی علوم کیلئے دیگر اقوام کی محتاج ہیں۔ آج دنیا میں دولتمند عرب قوم ہے مگر علم کی دولت سے محروم۔ اور اسی لئے وہ دوسری اقوام کی محتاج ہے کیونکہ دنیوی اسباب چلانے کیلئے دنیوی تعلیم ضروری ہے جو ان کے پاس نہیں ہے۔

آخر میں بوعلی سینا کے ایک واقعہ پر مضمون کو ختم کر رہا ہوں۔ بوعلی سینا نے درس کے دوران اپنے شاگرد سے دریافت کیا کہ جب کوئی چیز مقدار میں بڑھتی ہے تو اس کی قدر و قیمت گھٹ جاتی ہے مگر ایک چیز ایسی ہے جو مقدار میں جتنی بڑھتی ہے اس کی قدر و قیمت بھی اسی طرح بڑھتی ہے۔ شاگرد نے کہا وہ چیز علم ہے۔ انسان کے پاس جتنا علم بڑھتا ہے۔ اس کی قدر و منزلت میں بھی اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے۔

آج ہم مسلمانوں کی قدر و قیمت کیا ہے؟ آپ سبھی جانتے ہیں کہ آج کا مسلمان گاجر مولی کی طرح کٹ رہا ہے چاہے وہ مسلمان ہندوستان کا ہو، فلسطین کا ہو یا بوسینا کا آج اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو اگر اپنی قدر و قیمت بڑھانی ہے تو اس کو بلا تفریق خوب سے خوب علم حاصل کرنا چاہیئے تاکہ وہ دنیا میں کسی قوم کا محتاج نہ رہے۔ بلکہ ہر کام اپنے بل بوتے پر کرے اور اپنے علم و فن کا لوہا منوائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سوچ اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ••

---

# علی باغ نہیں ــــــ بلکہ شری باغ

سلمان • ماہمی

حسن گاؤں (ضلع تھانہ) کو آسن گاؤں بنا دیا گیا۔

احمد نگر ــــ نگر میں تبدیل ہو رہا ہے اور نگ آباد کو سمبھاجی نگر بنانے کی کوشش ہو رہی ہے ــــ اور اب کوکن کے خوبصورت ساحلی علاقہ علی باغ کو شری باغ میں تبدیل کرنے کی غرض سے بمبئی کے ایک مراٹھی روزنامہ نے یہ انکشاف کیا ہے کہ علی باغ کا قدیم نام شری باغ تھا۔ اس لئے اب شری باغ ہی کہنا چاہیئے۔

علی باغ ــــ ضلع رائیگڈھ میں واقع ہے۔ ضلع رائیگڈھ کا قدیم نام قلابہ تھا۔ اس ضلع میں چھتر پتی راجہ شیواجی کا قلعہ رائے گڈھ تھا جسے راجدھانی کا درجہ حاصل تھا اس لئے سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے نے قلابہ کو "رائیگڈھ" میں تبدیل کر دیا تھا۔ علی باغ کو رائیگڈھ کے صدر مقام کا درجہ حاصل ہے۔ یہ خوبصورت شہر۔ ساحلِ کوکن کی مانگ کی افشاں ہے۔ بمبئی سے پین۔ نیول ہائی وے سے ہوتے ہوئے ۱۲۵ کیلو میٹر کا فاصلہ طے کرکے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ دوسرا راستہ بحری ہے۔ بمبئی کے بھاؤ کے دھکے سے بذریعہ لانچ ریوس اترتے ہیں اور یہاں سے ۳۰ کیلو میٹر دور علی باغ ہے۔

راستے سے سفر کرتے ہوئے اطراف میں پہاڑیوں کا سلسلہ اس کے درمیان سے گزرتی ہوئی سڑک راستہ کے دونوں طرف لہلہاتے کھیت اور ہرے بھرے جنگلوں نے اس شہر کے حُسن میں چار چاند لگائے ہیں۔ علی باغ کے سمندر کا حُسن تو لازوال ہے۔ اس لئے بمبئی کے اکثر لوگ تفریح کیلئے علی باغ کے ساحل پر آتے ہیں۔

اخبار میں مضمون نگار دُور کی کوڑی لاتے ہوئے لکھتا ہے کہ "شری پھل" کا مطلب ناریل ہوتا ہے۔ یہ ناریل علی باغ میں بکثرت ہوتا ہے اسی لئے "شری باغ" ہی کہنا چاہیئے۔

اب اس مدیر سے کوئی یہ پوچھے کہ سب سے زیادہ ناریل کیرالا میں ہوتا ہے۔ یہاں اتنا ناریل ہوتا ہے کہ حکومت غیر ملکوں میں درآمد کرکے کروڑوں روپئے کا زرِ مبادلہ حاصل کرتی ہے۔ علاوہ ازیں ناریل سے تیل تیار کرنے اسے سکھانے اور انواع و اقسام کے آرائشی سامان بنانے کے جتنے کارخانے کیرالا میں ہیں اتنے ہندوستان کے کسی بھی شہر میں نہیں ہیں اور اگر ساحلِ سمندر پر ناریل کے درختوں کی بہار کا ذکر کرتا ہے تو گوا کو کیوں کر نظر انداز کیا جائے؟ گوا کے رومان پرور ساحل کو ناریل کے گھنے درختوں نے جو شباب بخشا ہے کیا اس کا تصوّر ہمارے ملک کا کوئی ساحلی علاقہ کر سکتا ہے۔؟ ــــ اِن حقائق کے باوجود اگر کوئی علی باغ کو شری باغ کہنے پر بضد ہے تو ہمارا تجربہ کہتا ہے کہ یہ کسی کی بڑبڑاہٹ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کچھ "ذہین افراد" کا دماغ کارفرما ہے۔ ان لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے اخبار میں مضمون شائع کراتے ہیں پھر مدیر کے نام خطوط روانہ کرکے مضمون کی اشاعت پر مبارکباد دیتے ہوئے مضمون نگار کی رائے سے یا اس کے انکشاف سے متفق ہونے کا اعلان کرتے ہیں پھر حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ عوام کی اکثریت علی باغ کی نہیں بلکہ شری باغ کی حامی ہے۔ اس لئے فوراً نام تبدیل کر دیا جائے۔

دوسری طرف ہم مسلمان ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اخباری باتوں پر دھیان دینا یا مضامین کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ زمانہ "بدلتے حالات کا آئینہ" ہے۔ اس آئینہ میں تحریروں کی صورت میں جو تصویریں بنائی جاتی ہیں انہیں ہم لاپرواہی سے نظر انداز

کر جاتے ہیں۔ اور اخباروں کی خبروں کو اپنی روایتی آسائش پسندی کے لبادوں میں ڈھانک کر بے فکری کی نیند سو جاتے ہیں۔

اس وقت ہماری ملت کی کم و بیش یہی حالت ہے اطراف کے حالات میں تبدیلیاں دیکھنے کے باوجود ہم لاپرواہی کے شکار ہو رہے ہیں۔ حالات کے آئینہ میں زندہ جاوید تصویریں دیکھنے کے باوجود آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے یہ کہاوت ہم پر صادق آرہی ہے۔ کیا ہم اب بھی سوتے ہی رہیں گے۔ ..

دُنیا جس چال پر چل رہی ہے، چلنے دیجئے، اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں، لیکن خود آپ کس راہ پر چل رہے ہیں؟ اس کی ذمہ داری یقیناً آپ پر ہے، آپ اپنے طرزِ عمل سے کس تمدّن کی تائید کر رہے ہیں؟ آپ اپنی روزانہ زندگی سے کس نظامِ تہذیب کو قوّت پہنچا رہے ہیں؟ آپ کا دِل دوسروں کی خدمت کرکے زیادہ خوش ہوتا ہے، یا دوسروں سے خدمت لے کر؟ آپ کی دلچسپی خانقاہوں میں زیادہ ہوتی ہے یا بازاروں میں؟

آپ کو لطف اس میں آتا ہے کہ آپ کے منہ پر آپ کی تعریف اور دوسروں کے پیچھے ان کی ہجو و بدگوئی ہو رہی ہو، یا اس کے برعکس اس میں کہ آپ کی کوتاہیوں اور لغزشوں پر آپ کے سامنے آپ کو ملامت کی جا رہی ہو اور دوسروں کی خوبیوں اور فضیلتوں کی داد ان کے پیچھے دی جا رہی ہو؟ اپنی جگہ پر سوچئے، اور فیصلہ کیجئے کہ آپ کی زندگی کا رُخ ان دو سمتوں میں سے کس جانب ہے؟ کہیں خدانخواستہ بے سوچے سمجھے آپ اس تمدّن، اس تہذیب اس نظامِ زندگی کو تو مدد نہیں پہنچا رہے ہیں جس کا انجام دوسری دُنیا میں نہیں اسی دنیا میں رُسوائی ہے؟

—مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

# غزلیں

## سیفی سرونجی

سیکڑوں خواب دکھاتا ہے مجھے
وہ اشاروں سے بلاتا ہے مجھے

دوست ٹھکرا کے گذر جاتا ہے
میرا دشمن ہی اٹھاتا ہے مجھے

وعدہ کر کے بھی نہیں آتا وہ
کیوں سرِ راہ بٹھاتا ہے مجھے

کھو گئی نیند مری آنکھوں سے
کون راتوں کو جگاتا ہے مجھے

زندہ رہنا بھی ہے مشکل سیفی
وہ شب و روز ڈراتا ہے مجھے

## عارف رائے بریلوی

وعدہ جو کر گئے ہیں تو آئیں گے شام تک
یہ ہجر کا جنازہ اٹھائیں گے شام تک

تسکین دے رہی ہے آ آ کے ان کی یاد
وعدہ ہے شام کا تو نبھائیں گے شام تک

یہ بات اور ہے کہ ابھی ہی سے سوچ لیں
کیا ان کو دل کا حال سنائیں گے شام تک

دیدار ایک مجھ پہ فقط منحصر نہیں
مشتاقِ دید جو ہیں سب آئیں گے شام تک

آئیں گے وہ ضرور نئے چاند کی طرح
عارف ہم اپنے گھر کو سجائیں گے شام تک

## متین انصاری

ہجر کی رات میں جگنو نہیں رہنے دے گا
وہ مری آنکھ میں آنسو نہیں رہنے دے گا

شعر کہنے کا کہن سال طریقہ میرا
میرے الفاظ میں خوشبو نہیں رہنے دے گا

رہنے دے گا نہ کبھی وہ کوئی منظر باقی
شاخ پہ کوئی پکھیرو نہیں رہنے دے گا

زندگی بھر کی مری تشنگی بجھ جائے گی
مجھ کو پیاسا وہ لبِ جو نہیں رہنے دے گا

سو جتن شوق سے تم کیجیے متین انصاری
چین سے نفس کا بچھو نہیں رہنے دے گا

## وفا راجواڑی

یہ جان کے مغرور نہ ہو میں نے کیا کچھ
انسان کی ہر اک سوچ پہ کرتا ہے خدا کچھ

سنتے ہیں بڑا تم نے اسے ساتھ دیا ہے
اس شخص کے بارے میں نہیں تم کو پتہ کچھ

اب وہ ہیں بلند اپنے قدوں سے تو مجھے کیا
کہنے یہ میں آیا ہوں تو کہنے دے ذرا کچھ

قسمت کا ستارا ابھی آندھی میں ہے بابا
اس وقت نے باندھی ہے مرے سر پہ ہوا کچھ

بے حس ہے وفا تو تو پریشان ملیگا
آباد جو ہوتا ہے تو افکار بڑھا کچھ

P.K.F گروپ
کوکن حج کارپوریشن ®
۹۵/۱۹۹۴ء کے حج اور عمرہ کے زائرین کی خدمت میں اس سال پھر حاضر ہیں
اگر اس سال بفضل تعالیٰ آپ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں تو فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔ انشاءاللہ آپ کا حج اور عمرہ کا سفر ہمارے ساتھ پُرکیف اور آرام دہ ہوگا اور آپ ہمارے ساتھ سفر میں اجنبیت محسوس نہیں کریں گے، بلکہ بالکل گھریلو ماحول پائیں گے، تجربہ کار مخلص رہنما ہر وقت ہر مرحلے پر آپکی رہنمائی کیلئے موجود رہیں گے۔
کوکن حج کارپوریشن کی منفرد خصوصیات
۱۔ حج کا سفر ۴۵ روزہ اور عمرہ کا سفر ۱۵ روزہ ہوگا۔
۲۔ مکہ اور مدینہ میں ایئرکنڈیشنڈ رہائش جو حرم اور مسجد نبوی سے بالکل قریب ہوگی۔ ۳۔ لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر آپ کے لئے تیار رہیگا۔ ۴۔ تمام سفر ائرکنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا۔
۵۔ اردو، عربی، کوکنی اور انگریزی جاننے والے تجربہ کار رہنما ہر وقت آپکی رہنمائی اور خدمت کیلئے موجود ہوں گے۔
۶۔ طبّی سہولیات کیلئے ڈاکٹر موجود رہیں گے، جو سعودی حکومت کی طبّی سہولیات حاصل کرنے میں آپکی مدد کریں گے۔
۷۔ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات اور مساجد کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جائیں گی۔ ۸۔ خلیجی ممالک افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجی صاحبان کیلئے مکہ میں ہمارا اُوز جوائنٹ کرنے کی سہولیات موجود ہیں۔ ۹۔ بہترین انتظامی سہولیات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لیجاتے ہیں تاکہ ہر حاجی کو ہماری ذاتی خدمات دے سکیں، اسلئے مایوسی سے بچنے کیلئے اپنی سیٹ بُک کریں
(یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ اور حکومت ہند کے مہیا کردہ F.T.S کے تحت ہوگا۔
تفصیلی معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں۔
۱۔ ضمیر احمد قادری
ہیڈ آفس کوکن حج کارپوریشن
۷۹ کامبیکر اسٹریٹ، بمبئی ۳
فون: ۳۷۶۵۹۶۹/۳۷۱۹۲۳۱/۳۷۸۲۶۱۷ فیکس: ۳۷۳۸۴۴۹
۲۔ محمد پرکار پرکار ایجنسی،
۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ بمبئی ۳
فون
۳۴۳۲۴۶۶/۳۴۴۲۳۴۴/۳۴۳۶۹۷۹ فیکس ۳۴۲۸۲۷۱
۳۔ شکیل احمد فرید
برانچ آفس: کوکن حج ٹور کارپوریشن
۵۶ تمیر نظام پور، چیتیل محلہ، بھیونڈی
ضلع تھانہ۔ فون ۳۰۶۹۳
(کوڈ ۰۲۵۲۲)

# سکّے کے دو رُخ

از: غلام احمد محمد اسماعیل جھمّام
دھور۔ مہاڈ۔ ضلع رائے گڈھ

میں اپنی تحریر کا آغاز شاعر مشرق علّامہ اقبال ؒ کے اس شعر سے کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے نصف صدی قبل قوم کی رو بزوال حالت کو دیکھ کر کہا تھا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

ماہنامہ نقش کوکن جولائی ۹۴ء میں جناب عبدالغنی عثمان پاڈسکر کا مضمون "دو حبب خشت بنے تو کام چلے" نظر سے گذرا اور ناچیز قلم اٹھانے پر مجبور ہوا۔ موصوف نے جس انداز میں پرائمری مدرسین پر کیچڑ اچھال کر انہیں پوری قوم کو ناکارہ بنانے جیسی ناقابل معافی سازش کے لئے مورد الزام ٹھہرایا نیز اردو مدرسین پر مراٹھی اساتذہ کی برتری جتانے کی کوشش کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے حالات کا ٹھیک اور صحیح ڈھنگ سے جائزہ لیتے تو بہتر ہوتا۔

بہرحال میں اپنے مضمون کو طول نہ دیتے ہوئے اصل مقصد کی طرف آرہا ہوں۔ پرائمری تعلیم سے قوم نے جو امّیدیں وابستہ کر رکھی ہیں وہ حق بجانب ہیں۔ مگر کیا کرنا اس قوم کے نام نہاد لیڈروں اور سماجی مصلحوں کو جو محض اپنی ذاتی مفاد اور کرسیوں کی خاطر قوم کے اس تباہ حال ادارے کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔ فی الحال اردو پرائمری تعلیمی ادارے جن

مسائل سے دوچار ہیں ان میں سب سے اہم مسئلہ اساتذہ کی قلّت نیز سیاسی و سماجی غیر ضروری اثر و رسوخ، اردو اساتذہ کی تقرری کے بارے میں جس غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے اس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ ترقی ملنے پر یا ریٹائرڈ ہونے کی صورت میں جو آسامیاں خالی ہو جاتی ہیں ان کو پُر کرنے کے لئے مہینوں تک گذر جاتے ہیں۔ نتیجتاً ایک مدرس کو چار چار کلاسیس اور بعض اسکولوں میں سات جماعتیں سنبھالنا پڑتی ہیں۔ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اس بے چارے کا کام ہی ان بچوں کو سنبھالنے کا رہ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں طالب علم کو اگر دس تک گنتی لکھنا مشکل ہو جائے تو تعجّب کی بات نہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ جگہ کا ہے۔ سات کلاسیس اور عمارت دو کمروں پر مشتمل۔ بھلا ایسی حالت میں مدرس کیا کر سکتا ہے۔ کیا یہ کام ان مدرسین کا ہے کہ سرکاری دفتروں میں جا کر اساتذہ اور جگہ کی قلّت کے لئے جھگڑتے بیٹھے۔ جواب نفی میں ہوگا۔ تو ایسے کئی مسائل ہیں ان کو حل کرنا قوم کے ان نام نہاد لیڈروں کا کام ہے جو ضرورت پڑنے پر دروازے پر دستک دیتے تو آتے ہیں اور کام پورا ہونے پر قوم کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

یہاں پر میں ایک مثال پیش کر رہا ہوں جس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پرائمری تعلیم کے گرتے ہوئے معیار کے لئے صرف پرائمری اساتذہ ہی ذمّہ دار نہیں بلکہ پورا سماج ذمّہ دار ہے۔

میرے ایک قریبی دوست پرائمری اسکول کے صدر مدرس ہیں۔ ادارہ پرائیویٹ ہے اس لئے تقرری میں منیجمینٹ کا دخل رہتا ہے۔ انہیں ایک ٹیچر کا تقرر کرنا تھا۔ جو درخواستیں آئی تھیں ان میں سے ایک امّیدوار

ضلع پریشد کے کسی افسرِ اعلیٰ کا قریبی تھا۔ لہٰذا اس کا تقرر ہوگیا۔ ایک دن ہیڈ ماسٹر صاحب۔ ان صاحب کی کلاس میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ تختۂ سیاہ پر مدرس بچوں کو تقسیم کا سوال سمجھا رہے ہیں۔ سوال تھا ۶ = ۶÷۶۱۲ ← جواب ۱۰۲ کے بجائے ۱۲ لکھا گیا تھا۔ جب صدر مدرس نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی تو وہ اپنی ضد پر قائم تھے کہ ان کا حاصل کردہ جواب ۱۲ صحیح ہے۔ مدرسہ کے دوسرے اساتذہ کو بلا کر ان کو سمجھانے کی کوشش کی گئی مگر وہ اپنی ضد پر قائم تھے۔ اب یہ معاملہ مینیجمنٹ کے پاس چلا گیا۔ صدر مدرس نے مینیجمنٹ کے لوگوں کو مدرس کی کمزوری سے آگاہ کیا۔ مگر ان کے پاس ضلع پریشد کے افسرِ اعلیٰ کی سفارشی چھٹی پہنچ چکی تھی۔ اس لئے وہ کہنے لگے کہ وہ بھی اپنی قوم کا ایک فرد ہے اگر ہم نے نوکری سے نکال دیا تو غریب بھوکوں مر جائیگا۔ مگر صدر مدرس کا ایک ہی جواب تھا "قوم کا ایک فرد اگر مر رہا ہو تو میرے قوم کے ان چالیس طلباء کے مستقبل برباد ہونے سے بہتر ہے"۔

موصوف نے اپنے مضمون میں اپنے ایک ساتھی کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سالانہ امتحان ہونے پر بھی بچے کی کتاب ایسی تھی جیسے ابھی نئی خریدی گئی ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ سو فی صدی جھوٹ ہے مگر ان والدین کا کیا کہنا کہ انھوں نے سال بھر اپنے بچے کی کتاب ہی نہ دیکھی ہو۔ بالفرض انھوں نے اس سے پہلے کتاب دیکھی تھی تو موصوف کو بتلانے کی بجائے متعلقہ ٹیچر یا صدر مدرس سے رجوع ہوتے یا پھر متعلقہ آفیسر کے گوش گذار کرتے تو صرف انہی کے بچے کا فائدہ نہیں ہوتا بلکہ قوم کے دوسرے بچے بھی اس سے مستفیض ہوتے مگر ان سے جھمیلوں میں پڑنے کے لئے والدین کو فرصت ہی کب ہے؟ صرف تنقید کرنے سے کام نہیں چل سکتا۔ کیا اس کوتاہی اور لاپرواہی کے لئے والدین ذمہ دار نہیں ہیں۔؟

آخر میں قوم کے نام نہاد سماجی، سیاسی کارکنوں سے مخلصانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ کاغذی گھوڑے دوڑانے کے بجائے میدانِ عمل میں آکر پرائمری تعلیم کے گرتے ہوئے معیار کو بلند کرنے کے لئے تن من دھن سے تیار ہو جائیں۔ اور سکے کے دوسرے رُخ کا بغور مطالعہ کریں۔ ••

نقشِ کوکن

# کوکنی قطعات

## طنز و مزاح

از: جاوید دروے

تیاچیا بدل بول لاں ترموپ ہے
تو سمجھے ایک پُرانی توپ ہے
تُمی ایلو گسیلو کال تُو کو اِسرون
ہیو ایناریا سکال چو تُملا تروپ ہے

---

شیدیا، سچّیا لوکا نا بنونا کائے مشکل ہے؟
شیگلا ور تیانا چڑونا کائے مشکل ہے؟
ذرا نانگ رنجون دین جاں فرمان ایکوا
مگہ مالا چو بوچکو بلونا کائے مشکل ہے؟

شرف کمالی

# خراجِ عقیدت

نئی بمبئی میں مائناریٹی سیل کا چیئرمن بنائے جانے پر بمبئی اور نئی بمبئی کے ۲۵ اداروں نے جناب اقبال کوارے کے اعزاز میں ۲۷ اگست ۹۴ء کو ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا تھا جس میں شرف صاحب کی لکھی گئی یہ نظم داتی کی ایک طالبہ ردبینہ مقدم نے پڑھ کر سنائی اور خوب داد حاصل کی ...... (ادارہ)

اقبال کوارے

مرحبا اے مادرِ کوکن کے فرزندِ عزیز
تیری دانائی نے تجھ کو کردیا دانائے راز
کانگریس! اندراجی کے خوابوں کی جو تعبیر ہے
خامیاں اپنی جگہ، خود غرضیاں اپنی جگہ
سنگھٹن ایسا کہ جس میں ہرشی ہے الماس ہے
فی الحقیقت روح اس میں ہے جواہر لال کی
یہ بڑا اعزاز ہے اقبال کوارے کے لئے
اس کی خاطر اب نئی بمبئی ہے میدانِ عمل
تو کہ منگل[۲] اور وشالی[۳] کے فداکاروں میں ہے
تو غریبی سے اُبھر آیا ہے اے میرے عزیز
مل گیا ہے یہ صلہ تجھ کو تیری خدمات کا
اقلیت کے سیل کے تو بن گیا ہے ناخدا

اہلِ کوکن ناز کرتے ہیں تیرے اعزاز پر
تیری خوشبو سے مہک اٹھی ہماری رہ گذر
اس نے شہرت ابھی پائی جو عالمگیر ہے
اس سے وابستہ مگر اس ملک کی تقدیر ہے
اس میں گاندھی جی کے سدھانتوں کی بھی بوباس ہے
کچھ مداوائے غمِ دل ہے تو اس کے پاس ہے
چیئرمن شپ اقلیت کے سیل کی بخشی گئی
کانگریس نے قدر کی ہے دو نویلی[۱] کے لعل کی
دو نویلی کے نوجوانوں کو تو تجھ پر ناز ہے
فطرۃً تو اک قلندر ہے مگر شہباز ہے
یہ وفاداری کا تیری واقعی انعام ہے
خدمتِ خلقِ خدا ہی سب سے افضل کام ہے

نتیجۂ فکر: شرف کمالی

۱؎ دو نویلی تعلقہ چپلون اقبال کوارے کا وطن ہے ۲؎ اور ۳؎ منگل کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی اور وشالی کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کوارے صاحب جس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل ہیں ۔۔۔

# مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے

# ۲۵ سنہرے سال

کسی دکان یا مکان کی سلور جوبلی ایک عام سی بات ہے
مگر کسی تعلیمی ادارے کے ۲۵ سال ؟
خاص بات نہیں ——— تاریخی بات ہے !
اُردو جسے کوئی سرکاری سرپرستی حاصل نہیں
لکھنؤ کے محلوں اور دلّی کے چاندنی چوک سے جو نکالی گئی ———
تو کوکن کی سنگلاخ وادیوں میں اسکو پناہ ملی
لہٰذا آج کوکن میں ۸۵ اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکول قائم ہیں۔ ———
مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون بھی ان میں سے ایک ہے
جو امسال اپنے قیام کی ۲۵ ویں سالگرہ منا رہا ہے
چپلون یوں بھی صرف رتناگیری ضلع ہی میں نہیں بلکہ پورے کوکن کیلئے ایک مرکزی مقام رہا ہے
قرب و جوار کے کئی قریوں اور دیہاتوں کیلئے یہ طبی سہولتوں اور تجارتی اداروں کا مرکز رہا ہے۔ ———
کئی لوگ یہاں اپنی گاڑیاں بدلتے ہیں اور کئی لوگوں کی یہاں قسمتیں بدل جاتی ہیں
اس لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھنے والے اس شہر میں اپنا ایک الگ مقام رکھتا ہے
مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون ؟
تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے ایک اچھی درسگاہ !
اسکی تعلیمی سرگرمیاں اس اسکول کی تابناکی تو جاذب نظر ہیں ہی
اسکی بزم اردو برسوں سے انتہائی متحرک رہی ہے
اور ادبی سرگرمیوں اور اردو کی خدمت کا مرکز رہی ہے
مرکزی علاقے میں واقع یہ شاندار ادارہ آج ۲۵ سال پورے کر رہا ہے
جس کے محرک ہیں سوسائٹی کے اراکین اور بہی خواہ، فعال ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ۔
اور اب جو توسیعی پروگرام وہ بنا رہے ہیں اس سے واضح ہو جاتا ہے؟

کہ یہ حضرات اس موڑ پر آکر تھکے نہیں ہیں
بلکہ تازہ دم ہوکر مستقبل کے منصوبوں کی تکمیل کیلئے پوری طاقت سے کوشاں ہیں
اور سلور جوبلی فنکشن کے ذریعے تقریبًا سات آٹھ لاکھ روپے جمع کرکے
کمپیوٹر اور ٹکنکی تعلیم کے مراکز کھولنےکا پروگرام بھی رکھتے ہیں
ہم ہمارے قارئین سے خصوصًا خلیجی ممالک میں مقیم ہمارے بھائیوں سے گزارش کرتے ہیں
کہ وہ ۲۵ سالہ اس شاندار ادارے کو دل کھول کر مدد دیں
اور ان کے مستقبل کے منصوبوں کی تکمیل میں اعانت کریں
یاد رکھئے ہمارے یہ تعلیمی درسگاہیں ہی ہماری وہ امانتیں ہیں
جو ہم اپنے آنے والی نسلوں کے لئے ورثے میں چھوڑ جائے والے

**مبارک کاپڑی**

# ووٹ دینے کی اجازت نہیں ہوگی

بمبئی میں ووٹ دینے کے لئے شناختی کارڈ بنانے کا کام شروع ہوچکا ہے

متذکرہ شناختی کارڈ محض ووٹ دینے کا اجازت نامہ ہی نہیں آپ کے شہری شناخت کا تصدیق نامہ بھی ہے۔ اس کی اہمیت مستقبل میں راشن کارڈ سے بھی کہیں زیادہ ہوگی مستقبل میں کسی کی بھی شہریت کے ثبوت کے طور پر یہی شناختی کارڈ طلب کئے جاسکتے ہیں لہذا شناختی کارڈ کو محض ووٹ دینے کی حد تک محدود نہ تصور کیا جائے آج جھوپڑ ابا سیوں کو کوئی اہم شہری ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے بنگالی قرار دیا جارہا ہے اسی طرح کل اسی شناختی کارڈ کو شہریت کی دستاویزی تسلیم کرلیا گیا تو جنہوں نے شناختی کارڈ نہیں بنوایا ہے ان کیسے خود کو شہری ثابت کرنے کے لئے کیا کیا جتن نہیں کرنے پڑیں گے اس حقیقت کو ضرور ملحوظ رکھیں

# "عورت انسانیت کی آبرو ہے"

مسز عزیزہ حسن دہلوی۔ لندن

حضرت آدم اور حوا جب زمین پر تشریف لائے تو انھیں سب سے پہلے جس چیز کا احساس ہوا وہ تھی حیا۔ کیونکہ دونوں جنت کے لباس سے محروم تھے چنانچہ دنیا میں پہلی بار ان کے ذریعہ ستر پوشی کیلئے درختوں کے پتوں سے کام لیا گیا حضرت آدم و حوا کے اس احساس سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ابتدا ہی سے انسان میں حیا کا جذبہ بدرجۂ اتم رکھا تھا

زمانے نے کچھ اس طرح پلٹا کھایا ہے کہ لوگوں نے سچ کو غلط اور غلط کو سچ کہنا شروع کر دیا ہے آج ہماری نظریں دیکھ رہی ہیں کہ دنیا میں بے حیائی دن بہ دن عام ہوتی جا رہی ہے اسکی ذمہ داری مغربی تہذیب کے سر ہے۔

ایک بچی جب اپنی ماں کے کوکھ سے جنم لیتی ہے تو اسے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا ہے کہ اس کے مستقبل میں کیا لکھا ہے بچی سے لڑکی بنی تعلیم کے لئے مدرسوں میں جانا شروع کیا آہستہ آہستہ دنیاداری کو پہچاننا شروع کیا دیکھتے دیکھتے جوان ہوئی اور جب جوان ہوئی تو یہاں سے اسکی زندگی شروع ہوتی ہے لڑکی جوان ہو جانے کے بعد ہر ماں باپ کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ایک اچھا گھر ملے اچھا رشتہ ملے اور بیٹی کی شادی کریں شادی انسان نقش کو کرنے

کی زندگی کا اہم موڑ ہے اور بہترین رفیق حیات کا مل جانا ایک نعمت سے کم نہیں وہ اب اس انتظار کی گھڑی میں ہے کہ کب دولہن بنے اور کب لڑکی سے عورت کا درجہ ملے۔۔۔ ---؟

## عورت کی زندگی تین ادوار میں تقسیم کیجا سکتی ہے

پہلے دور میں خوشی ہی خوشی ہے کسی کی ماں تو کسی کی بہن تو کسی کی محبوبہ تو کسی کی بیٹی تو کسی کی بہو تو کسی کی رفیق حیات تو کسی کی دادی کسی کی ساس وغیرہ وغیرہ

دوسرے دور میں رنج ہی رنج غم ہیں: شاید اس قسمت میں ماں بننا نہیں ہے بیوہ بنی (اس بیوہ پن میں اگر وہ چاہے تو دوبارہ دولہن بنکر ماں سوتیلی ماں بن سکتی ہے) اور ظالم لفظ جسے لکھتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ وہ ہے طلاق

تیسرے میں بدنامی ہے نہ جانے ایسی کون سی مجبوری یا حالات کی گردش تھی جو زمانے نے اس طرح پلٹا کھلایا کہ عزت کی زندگی گذارنے کے بجائے کوٹھے کی زینت بنی جو اسے

ویشیہ کا درجہ ملا یہ وہ جگہ ہے جہاں کوئی اپنی خوشی سے نہیں جاتا اور جب اسے یہ جگہ ملی پھر شرم وحیا اسکی زندگی سے بہت دور جا چکی ہوتی ہے سماج سوسائٹی ماں باپ بھائی بہن اسکو پہچاننے سے بھی انکار کرتے ہیں کوئی اسکے حالات اور مجبوری کی کہانی کو سننے کے لئے تیار نہیں مگر اتنی بڑی دنیا میں اللہ کا کوئی نہ کوئی بندہ اسے اپنی رفیق حیات بنانے کو تیار ہو جاتا ہے اور اسکو اس گندی نالی سے نکال کر ایک نئی زندگی دے دیتا ہے۔ وہ ممکن ہے اور ایسا ہوتا ہے۔

## عورت کا پانچ درجوں میں شمار ہے تین میں نہیں

(۱) ماں (۲) بہو (۳) ساس یہاں میں ساس کا درجہ بہو کی ماں کو دے رہی ہوں (۴) نند اور لیلہ مجنوں کے پیار کا درجہ بیٹا جو ہوا نمبر (۵)

انسان جب رشتہ اپنے بیٹی یا بیٹے کے لئے جوڑتا ہے تو وہ رشتہ اگر رشتے داری میں نہیں ہے تو ایک اور رشتے داری مل جاتی رشتے کی پہلی گھڑی پیغام سے شروع ہوتی ہے انسان جب اپنی اولاد کے لئے کسی کے گھر میں رشتہ لے کر جاتا ہے تو سب سے پہلے اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اللہ نے انکی اولاد کو زندگی دی اسلئے وہ آج کسی کے یہاں اپنے اولاد کی خوشی کے لئے رشتے کے تعلق سے قدم رکھ رہے ہیں اور یہاں سے اولاد کی زندگی کی شروعات ہوتی ہے اگر پیغام قبول نفقش کو کرے

ہوا تو دونوں طرف خوشیاں ہی خوشیاں آتی ہے پہلی گھڑی جو شروع ہوتی ہے سگائی (منگنی) سے جو لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر کا چراغ تھی دل و جگر کا ایک حصہ تھا اس دن سے وہ حصہ گھر کا آدھا حصہ ہو گیا اور چند ہی دن کی مہمان ہے ان کی لاڈلی بیٹی کو دلہن بنا کر اپنے گھر سے رخصت کرتے ہیں وہ بیٹی اپنے ماں باپ کے گھر سے اپنے مستقبل کی طرف پہلا قدم رکھ کر نکلتی ہے تو اپنے والدین کا گھر اسکے لئے پرایا بن جاتا ہے کیونکہ اب کسی کی بیوی بن گئی ہے۔ ماں باپ کی ذمہ داری ختم ہو گئی ہے

ماں باپ نے بیٹی کی شادی کر کے اپنی فکر دور کر دی دوسری طرف دولہے کے والدین کو بہو ملی اور اب اسکے مستقبل کی زندگی شروع ہوتی ہے۔ شروع شروع میں سبھی اسکی تعریف کرتے ہیں ساس سسرے نند دیور شوہر سب ہی محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں وہ بہت خوش ہے جیسے ساری دنیا کی خوشیاں مل گئی ہوں مگر، آنے والے کل سے کون واقف ہے آہستہ آہستہ لڑکی (بہو) نے شوہر کو اپنا مجنوں بنانا شروع کیا اور ساس نے داماد کو اپنے جال میں لیکر آہستہ آہستہ وہ لڑکا (بیٹا) جو کل تک والدین کے جگر کا ٹکڑا تھا اب ساس کے اشارے پر چلنے لگا یہ سب بیل بھر میں بہو نے کر کے دیکھا یا ظالم و مظلوم کون ماں یا ساس جبکی اپنی اولاد ہوتے ہوئے اسے آنے والے کل کی خبر ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہی ہے یہ وقت ہی بتلائیگا اب چلتے ہیں ساس کے رول پر یہ بہت ہی ذمہ داری کا ہے کیونکہ اللہ نے اسکے بیٹے کو

زندگی عطا کی اسلئے آج اُسے ایک بہو اور بیٹی
بھی کہوں تو بجا ہوگا کسی کی لاڈلی بیٹی ان
کے گھر کی بہو بنی شروع شروع میں تو پیار ہی پیار
ہے دیکھا مگر اب ظلم شروع ہوتے ہیں
یہ سب پیسے کیوجہ سے ہوتا ہے پہلے منگنی میں
جو کچھ تحفے ملے تو وہ کہاں گئے اور پھر
شادی میں والدین نے کیا دیا رشتے داروں
نے کیا دیا وغیرہ وغیرہ حساب شروع ہو جاتا ہے
اگر کم ہو تو لڑکی والے بہو (بیٹی) کو طعنے شروع
ہو گئے اور اگر ضرورت سے زیادہ ملا تو بھی کم ہے
وغیرہ وغیرہ یہ سب نندا ور ساس کے ظلم
شروع ہوتے ہیں اس نیک عورت کی زندگی
ظلم و ستم کے سوائے کچھ بھی نہیں وہ لڑکی
اپنے والدین کے بھائی بہن اور خاندان
کی عزت کی وجہ سے تمام ظلم و ستم
برداشت کرکے زندگی کے دن کاٹ رہی ہے کیونکہ
عورت انسانیت کی آبرو ہوتی ہے۔

زندگی کیا ہے؟ زندگی ہمیں بہت کم دیتی ہے
اور بہت کچھ چھین لیتی ہے عورت وفا کے نام پر
قربان ہو جاتی ہے مگر اسے اس کے
بدلے کیا ملتا ہے دکھوں اور غموں کے انبار
آنسوؤں کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ آہستہ
آہستہ اسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ نند کے رعب
داب کو اس نے اپنے دماغ میں لے لیا اور ایک
ڈر سا پیدا ہو گیا اور جوں جوں مدت بڑھتی گئی
یہ ڈر (ہمت توڑتا) ہے DEPRESSION کی شکل
انسان میں پیدا ہو جاتی ہے جو کہ یہ نند اور ساس
نے مل کر اس لڑکی کی زندگی ختم کر دی مگر جب
اسکے شوہر کو اس کا احساس ہوا تو علاج ممکن
نفسیات کو کرنے

نہ تھا وہ ہر خوشی اپنی رفیق حیات کو دینا
چاہتا ہے جسکے لئے بہت دیری ہوئی ہے...؟
نند اپنے والدین کے گھر میں دخل اندازی کرنا
چھوڑ دے اور اپنے سسرال میں انکے گھر
والوں کو پیار محبت سے پیش آئیں جو کہ اسکے
مستقبل کا گھر ہے تو پھر وہ ساس ظلم
ہی کیوں کرے ہر سانس میں ہی لاکھ گناہوں کے
فسانے۔

لکھے گا بھلا کاتب تقدیر کہاں تک

میرے خیال سے وہ ماں جس نے اپنے بیٹے
کو ایک نیک عورت رفیق حیات بنا کر دی اور اپنے
لیے بہو گھر میں لائی۔ تو تمام گھر کی ذمہ داری اور
چابیاں دے کر خود دنیا داری سے الگ ہو عبادت
میں مصروف ہو جائے جو کہ ایک نیک اور اچھی
عورت میں پایا جاتا ہے۔

کوئی بھی یہ بات پسند نہیں کرتا کہ اسکی حقیقت
اپنے اصلی رنگ روپ میں کسی پر ظاہر ہو
ایک وہ زمانہ تھا کہ مرد عورت کو پاؤں کی
جوتی سمجھتے تھے اور اب عورت مردوں کے لئے روپے
بنانے کی مشین ہے......؟

ساس اور نند کے بارے میں بہت
لکھ سکتی ہوں آنکھوں سے دیکھی ہوئی داستان
ہے لیکن آج اللہ کے فضل و کرم سے میں
بھی ایک ماں ہوں ساس بھی اور ابھی ابھی
دادی بھی بن گئی ہوں۔

تجھے خبر نہیں مجھ سے روٹھنے والے
ترے خیال کی خوشبو میرے دماغ میں ہے

جو (لڑکی) عورت بہو بن کر سسرال اہل خانہ
میں اپنے مستقبل کے گھر میں آئے تو اسے یہ خیال

ضرور رکھنا ہوگا کہ ماں باپ کے گھر سے ڈولی میں سوار ہو کر آئی ہے اور اسے اپنے مستقل [illegible] سے [illegible] جنازہ اُٹھے گا لہٰذا اپنے سسرال [illegible] خانہ کی عزت آبرو خوشی غمی اب اُسکے زندگی کا ذمہ بن گیا ہے جو کہ اسے اپنی ذمہ داری سمجھ کر زندگی کے دن ہنسی خوشی گذارے تو پھر وہ ماں ساس کا سوال ہی نہیں آتا ظالم عورت ہے......؟

اگر وہ لڑکی (عورت) اپنے خاوند کو اپنا غلام بنا کر اپنی ماں کے اشارے پر نچانا شروع کرے تو پھر اسکی ماں ساس نے اپنے داماد کو اپنے جال کر لیا اور آہستہ آہستہ وہ کسی کے بیٹے کو اپنے ماں باپ سے دور کرکے اپنا بنا لیتی ہے۔

ہوا کا دوسرا روپ نند جو کہ سب سے "ظالم عورت ہے" میرے اپنے خیال سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ لڑکی باپ کو اولاد میں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے وہ لڑکی عورت کسی کے گھر کی بہو ہونے کے باوجود بھی اپنے ماں باپ کے گھر میں اپنی بھابھی پر ظلم وستم چلاتی ہے مانا کہ یہ انکے ماں باپ کے گھر میں اپنی اسکا مستقبل گھر نہیں اس گھر سے اسکی ڈولی اٹھی ہے جنازہ نہیں جائے گا جو کچھ ظلم وستم بہو پر ہو رہے ہیں اس پر والدین نے اپنی آنکھوں پہ پردہ ڈال دیا ہے اور بیٹی ہی کو گلے سے لگائے بیٹھے ہیں وہ بیچاری بہو کیا کرے جب کہ اسکی آواز ہی اس گھر میں نہیں ہے۔ بہو تو صرف نام کی ہے مگر ایک نوکرانی کے برابر اسے سمجھا جا رہا ہے یہ سب نند کی مہربانی سے ہوا ہے۔

مگر جس بہو (عورت) نے صبر سے کام لیا اسکی دنیا عزت کرتی ہے کیونکہ جس ظلم وستم سے اس نے زندگی کے دن نکالے ہیں ہر کوئی جانتا ہے کہ کس دور سے جا رہی ہے نند کے ظلم وستم کے حد ہی نہیں رہی مگر اب ہندوستانی عورت (لڑکی) اپنا شوہر خود تلاش کرکے سسرال اہل خانہ سے پہلے ہی اپنا الگ گھر بسا لیتے ہیں مگر آزادی کا انجام خطرناک ہے۔ خدا بچائے رہے۔

# کتاب "رحمانی آیات" پر تبصرہ

محمد عبد الغفور ساقی تونڈیلوی

●

حکم ہوا ہے سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کا جواب "رحمانی آیات" پر تبصرہ قلمبند کر دوں۔

کتاب رحمانی آیات" باعتبارِ علائق و وجوہِ طباعت ایک ایسے وسیع کثیر طبقہ و جماعتِ انسانی کے جذباتِ دینی کی ترجمانی ہے کہ جس کے مصنف محمد سعید علی صاحب ہی کا اپنا ذاتی بیان و خیال نہیں بلکہ ہر مسلمان کے تقویت و سالمیتِ ایمان سے تعلق و گہری مناسبت رکھتا ہے بایں صورت جناب محمد سعید علی صاحب نے جو فرضِ لازمی انجام دے دیا ہے وہ تقریباً ہر مسلمان کا اپنا ذاتی فرض تھا۔ جناب محمد سعید علی صاحب کے سر اس کا سہرا رہا اور اس محققِ ادیان و نثار و فدائے اسلام و بانیٔ اسلام و پیغامِ بانیِ اسلام وہ کارنامہ انجام دیا جس پر تمام عالمِ اسلام جتنا بھی ناز کرے کم ہے واقعیت یہ ہے اس کتاب کی عالمی حیثیت سے شدید ضرورت تھی تقاضائے وقت کے تحت جناب محمد سعید صاحب نے پیش قدمی فرمائی اور وہ بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں نے آپ کی اس تصنیف کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا کتاب کے محاسن بر خود مصنف کی مذہبی مساعی جمیلہ اور مذہب میں مفکرانہ و تحقیقی نظر کے آئینہ دار ہیں۔ سلمان رشدی کے غیر دانشمندانہ، عامیانہ استدلال بے بنیاد اُمّ الکتاب قرآن کریم کی بابت جو اپنی کتاب شیطانی آیات میں کر لیا ہے اس کا ایسا مدلّل جواب "رحمانی آیات" میں دے دیا گیا ہے کہ سلمان رشدی کے تمام حامی معترضینِ اسلام و بانیٔ اسلام علاوہ ازیں لاعلم طبقۂ انسانی بلا تخصیص مذہب و ملت اسلام کی پوزیشن مستحکم بنانے کو کوکن جیسی غیر معروف سرزمین کے اس سپوت فرزندِ ارجمند نے ایک غیر معمولی کارنامہ انجام دے دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں جو ابواب آپ نے منتخب فرما کر زیرِ بحث و معرضِ تحریر میں لائے ہیں درج ذیل ہیں۔

باب ۱ رحمٰن کی حقیقت و ادراکِ رحمٰن آیۂ سرِ قرآن کریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط کی فضیلت و اہمیت اصل معنی و مفہوم اپنے خصوصی انداز میں بتاتے ہوئے رقمطراز ہیں اس حقیقتِ رحمٰن کا ادراک شرط و لازم و ملزوم ہے جس کے بغیر کسی بھی انسان کا بالخصوص مسلمان کا یقین و ایمان محکم و ثابت نہیں ہو سکتا۔

شرحِ رحمٰن و رحیم میں صاحبِ تصنیف نے بہت باریک پہلو پیش فرمائے ہیں اللہ رحمٰن و رحیم اسم معرفۃ اللہ اور اسم نکرہ رحمٰن و رحیم اسمِ ذاتی و اسمائے صفاتی کا فرق سمجھایا ہے۔

قرآن کریم کی مختلف آیات کے حوالوں سے اللہ تبارکؐ و تعالیٰ شانہٗ کی رفعت و عظمت ہیبت و جلال بزرگی، یکتائی و ہمتائی کے وہ نکات زیرِ بحث لائے ہیں کہ حجتِ توحید کا محل باقی نہیں رہ پاتا توحید کی تصدیق و تائید میں نہ محض قرآن کریم بلکہ تمام ہی مذہبی کتب انجیل، توراۃ، زبور، گیتا او بستا گر نتھوں پرانوں اپنشدوں کے اندراجات اصل الفاظ و معانی کے ساتھ باب اوّل میں شامل کر کے سطوحِ عام و عوام پہ یہ بات واضح کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ اصل و عینِ ذری کیا ہے؟ کارسازِ کائناتِ عالم اور اس کا انسان کے فہم و ادراک سے بعید لا اقفی و لا کیفی کاروبار کس درجہ پیمائش و احاطہ سے ماورا ہے اللہ تبارکؐ و تعالیٰ جل شانہٗ بحیثیتِ موجد، بحیثیتِ مبتدا، بحیثیتِ خالق اس کے اپنے الفاظ میں، کیونکر ہے یہ بات خوبی سے سمجھائی گئی ہے۔

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہ بمعنی موجد افلاک و زمیں۔

مَبدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرضِ ۝ بمعنی مبتدائے افلاک و زمین۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۝ بمعنی خالق افلاک و زمیں۔
فَطَرَ، مَبدَعَ، خَلَقَ کی تصریح فرمائی ہے۔

باب ۲ انسان کی حیثیت۔
باب ۳ شیطان کی حیثیت۔
باب ۴ شیطانی حربہ
باب ۵ اسرائیل کی شیطانی آیات۔
باب ۶ عیسائیوں کی شیطانی آیات۔
باب ۷ شیطان کی تنسیخ کی خاطر رحمٰن کا انسانِ عظیم۔
باب ۸ سلمان کی شیطانی آیات۔
باب ۹ فتویٰ حضرت امام خمینی

متذکرہ بالا ابواب کا انتخاب اور ان پر فیاضانہ وفاضلانہ، مبنی بر حقیقت بلا مبالغہ و استدلال ذاتی اختراع سے بچ کر بحث فرمائی ہے۔ یوں کہ تمام حوالے آیاتِ قرآن کریم سے ہیں، دلائل پختہ ہیں۔ سلمان رشدی کی شیطانی آیات کا ہر زاویہ سے جامع و مکمل تردیدی نسخہ ہے۔ تمام مسلمانوں کے حق میں دل آویز ثابت ہو گئی ہوئی کتاب شیطانی آیات کے تمام بے بنیاد اعتراضات و غلط بیانی کا دندان شکن جواب ہے اور مذہبی زاویۂ نگاہ سے خوب سے خوب تر ہے مصنف کا ملّت پر یہ احسانِ عظیم ہے جس کی خاطر وہ مبارکباد و خراجِ سپاس و شکر کے مستحق ہیں خدا اس مجاہد و حامیٔ دیں کو اس بے باکانہ بے لوث تحفظ مذہب کی خاطر تادیر زندہ رکھے اور ان کے نقوشِ قدم پر اوروں کو گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ وما توفیقی الّا باللہ

ظلم ہوگا اگر مصنف کی بابت خیال نہ ظاہر کیا جائے انکی شخصیت کا مختصر تعارف میری ذاتی معلومات کے تحت اور ان کے لفظوں میں یوں ہے: ان کی ولادت کوکن کے ایک نخلی کوکن

قریہ میں ہوئی جس کا نام ٹول خورد ہے ابتدائی تعلیم پرارا اردو اسکول میں ہوئی اس کے بعد مورتسر۔ عمر کے ۲۵ سال تک قرآن شریف کی ابجد الف ب سے لاعلم تھے۔ ظاہر ہے ایک معمولی قریہ ہیں جہاں صرف تین مکان مسلمانوں کے ہوں وہاں تعلیم و تدریس کا کیا انتظام ہو۔ مصنف کا بیان ہے کہ وہاں تاحال نہ اذان ہوتی ہے نہ نماز نہ مسجد نہ مدرسہ لامحالہ ان کو بچوں کی تعلیم کی خاطر گورنگاؤں میں مکان جائے قیام کا انتظام کرنا پڑا۔ وہاں مستقل بود و باش کا ان کا ارادہ نہیں چند اختلافی وجوہ کے تحت وہاں ان کا مقاطعہ، بائیکاٹ بھی ہوا۔ خلاصہ بیان یہ کہ حالات موافق و ناموافق کا ساتھ دیتے ہوئے باقاعدہ عملی زندگی بسر کر رہے ہیں وہ ایک باعمل مکمل اسلام ازم، سرکشتہ آہنگ دور جدید، اسلوب تو قائم کرنے کے خواہاں اور اس جانب سے کوشاں ہیں۔ کہ وقت کی تبدیل صورت ہیں روایت کو درایت میں تبدیل کر کے دقیانوس وقنوطیت سے باہر ہو کر دیہی سرسید کی مثال قائم کر رہے ہیں۔ اس میں کسی شبہ و اشتباہ کی قطعی کوئی گنجائش نہیں آج جسکی اشد ضرورت ہے قوم پر محسوس و غیر محسوس، معلوم و نامعلوم طور پر انحطاط کا منحوس سایہ نظر آ رہا ہے واقعیت یہ ہے اور انصاف کی بات ہے ہمارا جوان طبقہ خارجی خیرہ کن عوامل سے غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر اپنے اصلی جوہر کیمیا ہی سے ناآشنا ہوتا جا رہا ہے۔ بخدا اپنی فکری استعداد، ذہانت و فراست سے جو طرزِ بیان آپ نے اسلامی حوالوں سے اختیار کر لیا ہے وہ جدید کو قدیم کا رہینِ منت ہونے کا برخود موجب ہے۔ خدا ان کے حوصلہ میں اضافہ فرمائے۔ اور استقامتِ دیں کو تقویت عطا فرمائے۔۔۔
آمین ثم آمین

# پونہ کی علم دوست اور مقتدر شخصیت

# پی اے انعامدار

ریاستِ مہاراشٹر میں شہر پونا کو خاصی اہمیت حاصل ہے اسے علم کا میکہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے مسلم تعلیمی ادارے بھی انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ جہاں تعلیمی ادارے ہوں ظاہر ہے انہیں چلانے کیلئے ٹرسٹ بھی ہوں گے لیکن آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہاں تعلیمی ادارے اور ان کی تنظیمیں دو گروہوں میں منقسم ہیں۔۔۔ ہر گروہ اپنے آپ کو اور اپنے طریقۂ کار کے صحیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

سیاسی، سماجی اور تعلیمی میدان میں پی اے انعامدار کافی سرگرم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان میدانوں میں متنازعہ بھی ہیں۔ پی اے انعامدار کی مقبولیت اور ان کے متعلق لوگ کیا سوچتے ہیں۔ یہ جاننے کیلئے میں نے متموا، خاندانوں کے تقریباً ۳۷ باشعور افراد سے دریافت کیا تو ان میں ۲۹ ایسے تھے جن کا کہنا تھا کہ پی اے انعامدار صاحب نے مختصر وقت میں محنت و لگن سے یہ ثابت کر دیا کہ اگر ان جیسے دس بارہ ہماری قوم کو اور نصیب ہو تو یقین جانئے نقشہ ہی بدل جائے۔ بقیہ آٹھ لوگوں میں تین کو پی اے انعامدار سے ذاتی پرخاش تھی جب کہ پانچ لوگ انعامدار کی تصویریں اکثر اخبارات میں دیکھتے تھے۔ ان کا الزام تھا کہ انعامدار صاحب کرتے کم ہیں اور اخبارات میں چھپتے زیادہ ہیں۔

پی اے انعامدار کا اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کی پسماندگی اور اس کے تدارک کا اپنا الگ نظریہ ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ مسلمان پہلے اقتصادی طور پر مستحکم ہو جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقتصادی پوزیشن مستحکم کرنے کیلئے مسلمانوں کم از کم بیس سال تک سیاست سے الگ رہنا چاہئے۔ پارسیوں اور بوہروں کا ایک فیصد طبقہ بڑی مشکل سے سیاست کے دلدل میں پھنستا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے پاس مہاراشٹر میں انگلیوں پر گنے جانے والے لائق اسمبلی ممبران ہیں۔ پھر بھی کسی ایک مسئلے پر ان میں کبھی اتحاد نظر نہیں آیا۔

پیر باشاحسین عبدالرزاق المعروف پی اے انعامدار کو سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ تعلیمی میدان میں کام کرنا اور کروانا چاہتے ہیں۔ پی اے انعامدار کو ان لوگوں سے سخت نفرت ہے جو اقتصادی طور پر خود مضبوط نہیں ہیں لیکن سیاست کے دلدل میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ پہلے وہ خود مضبوط ہو جائیں پھر سیاست میں سرگرم ہوں۔ ایسے لوگوں کا بڑھاپے میں بہت بُرا حال ہوتا ہے۔

اپنے مخالفین کے الزامات سے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مخالفین کی طرف توجہ نہیں دیتا بس کام کرتے رہتا ہوں انہوں نے بتایا کہ اگر میرا کام مشکوک ہوتا تو کیا ہماری تنظیم سے متاثر ہو کر ورلڈ میمن فاؤنڈیشن ۲۵ لاکھ روپے کا عطیہ میڈیکل ٹرسٹ کو دیتا۔ اس کے علاوہ رنگون والا ٹرسٹ کے چیئرمین الگ سے پچاس لاکھ روپے کا ڈونیشن دیتے؟ یہ اس لئے ہوا کہ ہم نے حاجی غلام محمد ٹرسٹ کی سالانہ آمدنی ۸۶ ہزار سے ۷۰ لاکھ کر دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمان اقتصادی ہتھیار پھینک کر معاشی جنگ جیتنے کی بات کرتے ہیں۔ اس سے احساسِ کمتری ان پر غالب ہو جاتی ہے۔۔۔

# گوشِ برآواز

## قارئین کے خطوط

"نقش کوکن" ، ایک بہترین پرچہ ہے اس کے ذریعہ
ہمیں وہ سب کچھ پڑھنے ملتا ہے جو ایک پرچہ میں ہونا چاہیئے۔
دینی معلومات اس تاریک دور میں یہ ایک شمع کا کام کر رہا ہے۔
نقش کوکن نے پوری قوم کو اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔ دعا کرتا ہوں
کہ اللہ اس پرچہ کے ذریعہ پوری کوکنی قوم ایک اٹوٹ بندھن
میں بندھ جائے۔ اللہ آپ کو اس اچھی کوشش کا صلہ دے
مصطفےٰ عبداللطیف خان۔ ڈونگری بمبئی ۹

محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ نے گرلز کالج کے
بارے میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے۔ ہم اس سے
متفق ہیں اور ان کے ہاتھوں کو مضبوط کر کے ان کے
اس خیال کو حقیقت میں لانے کیلئے ساتھ دینے تیار ہیں
میں تمام خواتین سے اپیل کرنا چاہتی ہوں کہ
اس پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں اور وقت کی اس اہم
ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔
خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا
نیلم فضل ماسٹر (رتناگری)

جولائی "نقش کوکن" کا شمارہ باصرہ نواز ہوا،
زیرِ نظر شمارے میں جناب طارق سجّاد اور عبدالغنی پاؤسکر صاحب
کے مضامین انتہائی سنجیدہ فکر و عمل کی دعوت دیتے ہیں۔
"نقش کوکن" اس سمت بہت بڑا اور کارآمد کردار ادا کر رہا
ہے۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں سے
وابستہ محترم حضرات موجودہ روش اور اس کے یقینی بھیانک
نتائج پر اپنی نظر رکھتے ہوئے آج ہی سے محتاط ہو جائیں۔ بھائی
عبدالغنی پاؤسکر سے ہیں عملی آغاز اور اقدام کی امید کروں گا۔
وہ اس انتہائی اہم تحریک کو بنائے رکھیں۔۔
جاوید دردے (پانچوٹ، ضلع رتناگری)

مالیگاؤں سے اب ہمارا کنبہ مستقل طور پر کچھ
پانکوٹ اور اکثر رتناگری منتقل ہو گیا ہے (منتقل) لہٰذا آپ
سے گذارش ہے کہ ڈاکٹر عمران کے نام مالیگاؤں جانے والے نقش کوکن
کو آپ برائے کرم ذیل کے اڈریس پر ارسال کیا کریں۔ شکریہ
ڈاکٹر عمران دردے 721/5 مقدم ہاؤس
اروگیہ مندر۔ شیواجی نگر۔ رتناگری۔ ۴۱۵۶۱۲

اس بار نقش کوکن دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔ یوں لگا کہ اپنے
خواب کی تعبیر پوری ہو رہی ہے۔ ابراہیم احمد سندیلکر کی "چند نقوش بازمنہ"
دستاویزی تحریر ہے محمد سعید علی ٹولکر، باغ ارم سبق آموز بیان ہے
دیگر مضامین میں 'منڈل کمیشن، بھگت سنگھ کون تھا، کوکن کا عکس'،
عرق ریزی کا نتیجہ ہیں۔ خدا کرے جناب ساحر شیوی کا 'پانچواں آسمان'
اور پھر ساتواں آسمان کی پہلی منزل ہو۔ انور خان صاحب نے بھرپور تبصرہ کیا ہے
انگریزی کے صفحات صفحۂ نقش میں نہ تھے۔ یہ کیا ماجرا ہے۔۔
قاضی فراز احمد (دوحہ قطر) (لہ انگریزی ضمیمہ روک لیا گیا ہے۔)

١٩١٢ء سے عوامی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے
ESTD 1912
پرکار ایجنسی
حکومتِ ہند سے تسلیم شدہ ٹریول ایجنٹس
اضلاع کوکن، گجرات، کیرالا اور مدراس کے باشندوں کا قابلِ اعتماد ادارہ۔
بیرونِ ملک سفر کرنے اور ملازمت چاہنے والون کی رہنمائی کے لئے۔
پاسپورٹ، امیگریشن، ٹکٹوں کی بکنگ اور غیر ممالک میں سفر نیز ملازمت و روزگار کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔
پارکر ایجنسی بومبائی
ARKAR
AGENCY
TRAVEL AGENTS
(Recognised by Govt of India)
Ministry of Labour
REGD No BOM/PART/100/3/560/84
31, SHARIF DEVJI STREET, BOMBAY-400 003
پتہ:- ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ۔ بمبئی ۳ ۴۰۰۰۰۳

# کرکٹ کے میدان سے

محمود حسن قاسمی واشی

قسمت تو دیکھئے کہ ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا۔

کرکٹ کے میدان میں یہ شعر اس وقت نہ صرف کھیلنے والے کو بلکہ تماشائیوں کو بھی طرح طرح متاثر کرتا ہے جب کوئی کھلاڑی ۹۹ رن بنا کر آؤٹ ہو جائے اور سنچری بنانے سے محروم رہے یا کوئی ٹیم ایک رن سے ہار جائے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے ۹۹ رن پر آؤٹ ہونے والے کھلاڑی کے نام درج ذیل ہیں۔

## آسٹریلیا (۱۳ کھلاڑی)

(۱) کمیل رلے (۲) چارلس ماکٹنی (۳) ارتھر چپمین فیلڈ (۴) نیل براؤن (۵) کیتھ ملر (۶) ارتھر مارس (۷) کالن میک ڈالڈ (۸) باب کاویر (۹) ریان چیپل (۱۰) راس ایڈورڈس (۱۱) کم ہیوج (۱۲) ڈین جانس (۱۳) مارک واگھ

## انگلینڈ (۱۰ کھلاڑی)

(۱) ہربرٹ سرکلیف (۲) ایڈی پینٹر (۳) نارمن چارڈلی (۴) ایمک سمتھ (۵) ٹیڈ ڈیکسٹر (۶) ڈینس ایمس (۷) جوف بائیکاٹ (۸) گراہم گوچ (۹) مارٹن ماکسن (۱۰) مائک ارتھرٹن

## ویسٹ انڈیز (۵ کھلاڑی)

(۱) باب کھرستیانی (۲) ایلین رسے (۳) روہن کنہائی (۴) مارسس تاسٹر (۴) رچی رچرڈسن۔

## نیوزی لینڈ (۴ کھلاڑی)

(۱) جاک بیک (۲) رچرڈ ہیڈلی (۳) جان رائٹ (۴) دیپک پٹیل

## بھارت (۴ کھلاڑی)

پنکج رائے (۲) ایم۔ ایل جے سنہا۔ (۳) اجیت واڈیکر (۴) روی شاستری

## پاکستان (۵ کھلاڑی)

(۱) مقصود احمد (۲) ماجد خان (۳) مشتاق محمد (۴) جاوید میاں داد (۵) سلیم ملک

## جنوبی افریقہ ۳ کھلاڑی

ادبرے فالکنر (۲) پرسی شیل (۳) ٹرے ورگوڈارڈ

## مندرجہ ذیل ملکوں کی صرف ایک رن سے ہارنے والی ٹیم کا نام

(۱) پاکستان سیالکوٹ 16/10/76 بمقابلہ نیوزی لینڈ۔
(۲) آسٹریلیا۔ سڈنی 16/1/81 بمقابلہ نیوزی لینڈ۔
(۳) بھارت۔ حیدرآباد 9/10/87 بمقابلہ آسٹریلیا۔
(۴) آسٹریلیا۔ پرتھ۔ 2/1/88 بمقابلہ نیوزی لینڈ
(۵) آسٹریلیا۔ سڈنی۔ رات دن 12/12/89 بمقابلہ ویسٹ انڈیز
(۶) نیوزی لینڈ۔ ویلنگٹن۔ 6/3/90 بمقابلہ بھارت
(۷) نیوزی لینڈ۔ ہوبرٹ۔ 18-12-90 بمقابلہ آسٹریلیا

# کیلا

## شیریں اور خوشبودار پھل

اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے لذیذ، خوشبودار اور مفید پھل ہمارے لئے پیدا کئے ہیں۔ اس میں کچھ پھل سدا بہار قسم کے ہوتے ہیں۔ سب سے خاص بات یہ کہ قدرت نے ہر موسم میں الگ الگ قسم اور خواص کے پھل پیدا کئے ہیں۔ ان پھلوں میں کیلا، انگور، آم، سنترہ، انار، سیب، لیچی، آڑو، پپیتا، امرود، اننا س خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آج کے اس مضمون میں ہم کیلے کے خواص اور اس کی اہمیت کے بارے میں کچھ خاص باتوں کا ذکر کریں گے۔

کیلا ہر قسم کی آب و ہوا میں پیدا ہوتا ہے لیکن دوسری جگہوں کے مقابلے میں جنوبی ہندوستان میں اس کی پیداوار بکثرت ہوتی ہے۔ مہاراشٹر، آندھرا، کیرالا، بنگال اور بہار میں کیلا خوب پیدا ہوتا ہے۔ بنگال اور بہار میں پیدا ہونے والے کیلے سائز کے اعتبار سے بہت چھوٹے مگر اپنی خوشبو اور ذائقہ کے اعتبار سے بہت منفرد ہوتے ہیں۔ بہار میں حاجی پور کا چھوٹا کیلا جو سائز میں صرف ۳، ۴ انچ کا ہوتا ہے، اپنی مہک (خوشبو) اور شیرینی کے لئے پورے ملک میں مشہور ہے اسی طرح بھساول کا کیلا جو سائز میں حاجی پور کے کیلے سے تقریباً دوگنا بڑا ہوتا ہے، اپنے ذائقہ اور بھینی بھینی خوشبو کے لئے بڑا مشہور ہے۔ پکنے کے بعد بھی اس کا چھلکا ہرے رنگ کا ہی رہتا ہے۔ جبکہ حاجی پور کے کیلے کا چھلکا پکنے کے بعد پیلا ہوتا ہے۔

اپنے خواص کے اعتبار سے یہ ایک بڑا قیمتی اور لاجواب پھل ہے۔ اس کا گودا ملائم اور شیریں نیز خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کو چھیلنا انتہائی آسان ہے۔ اس میں بیج یا گٹھلی نہیں ہوتی۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

غذائیت کے اعتبار سے یہ ایک مکمل ترین پھل ہے اور اس میں وٹامن بھی بڑی مقدار میں ملتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کی نشوونما کے لئے کیلا لاجواب پھل ہے۔ اور اس کے اندر ایسے تمام اجزاء موجود ہیں جو بچوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ یہ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پکے ہوئے کیلے کے چھوٹے ٹکڑے کرلیں اور ان پر ذائقہ اور ضرورت کے مطابق نمک مرچ اور زیرہ چھڑک دیں۔ اس کے بعد لیموں کے تھوڑے سے عرق میں تھوڑی سی شکر ملا کر اس کو کیلے میں ملا دیں اور پھر اس کو استعمال کریں اس سے جسم میں پھرتی اور رونق آتی ہے۔

اگر دودھ میں کیلے کو پکا کر استعمال کیا جائے تو پیچش میں بہت مفید ہے۔ خربوزے کے تھوڑے سے بیج لے کر اسی مقدار میں کیلا لے کر پیس لیں اور یکجا کریں اور چہرے پر لیپ کرنے سے چہرے پر شگفتگی آتی ہے اور یہ لیپ چہرے کے تمام داغ دھبوں کو مٹا دیتا ہے۔

## مضمون نگار حضرات سے

- مضامین، مختصر اور جامع ہوں۔ خوشخط اور صاف لکھے گئے ہوں۔
- ایسے مضامین جو اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں معاون ہوں، سماج کے فرسودہ رسم و رواج کے تدارک کے لئے اصلاحی انداز کے حامل ہوں۔
- کاغذ کے ایک ہی طرف لکھے جائیں اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ دی جائے تاکہ کاتب کو پڑھنے میں دقت نہ ہو۔
- اپنا نام اور پورا پتہ صفحۂ اول پر ہی لکھ دیا جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ادارہ

## اعزاز منجانب ادارہ اوقاف

**قطر:** ادارہ اوقاف قطر (خلیج العرب) کے مشاغل ورکشاپ میں کام کرنیوالے جناب عبدالقادر قاسم دادن کا برائے سال سنہ ۹۴-۱۹۹۳ء بہترین ورکر کے طور پر انتخاب کیا گیا۔ لہٰذا کمیٹی نے ان کی محنت اور دیانتداری کی قدر کرتے ہوئے اجلاس میں انہیں سندِ امتیاز سے نوازا۔ مقامی اخبارات میں اس کی خبر شائع ہوئی۔ کوکنی برادری کے اراکین نے خاص طور پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور حلقۂ احباب نے بڑھ کر انہیں مبارکباد دی۔

موصوف کوکن بنک کے سابق ڈائرکٹر جناب اسماعیل دادن کے بھائی ہیں۔۔۔ (نامہ نگار: قاف احمد، قطر)

## تلک برسی:

یکم اگست ۹۴ء کو لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک کی یاد میں فل پرائمری اردو اسکول وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں تلک برسی منائی گئی۔ اس موقعہ پر اجتماعی صفائی کے بعد جماعت اوّل تا چہارم کے طلباء کے لئے مصوری کا انعامی مقابلہ رکھا گیا تھا جس کے جج معاون مدرسین جناب محمد حنیف بُرے اور جناب ابراہیم حلبگاؤنکر تھے۔ جناب عبدالمجید ٹول کے زیرِ صدارت منعقدہ جلسہ میں کامیابی حاصل کرنیوالے بچوں کو محترمہ دلدار بیگم عبدالرشید ہرنیکر کے ہاتھوں انعامات تقسیم کیے گئے۔

جلسہ میں قرب و جوار کے موضعات سے کئی لوگ تشریف لائے تھے جنہوں نے بچّوں کی ہمّت افزائی کے لیے عطیات پیش کئے۔۔۔ (نامہ نگار: نوگل بھارتی)

## غفور خان انڈین کونسل اگریکلچر ریسرچ کے ممبر نامزد:

انڈین کونسل آف اگریکلچر ریسرچ کرشن بھومی نئی دہلی کی پریس ریلیز کے مطابق غفور خان محمد خان کو وزیرِ زراعت بلرام جھاکھڑ نے ملک گیر پیمانے پر انڈین کونسل آف اگریکلچر ریسرچ کی مینجنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا ہے۔ یہ ادارہ حکومتِ ہند کے ماتحت ہے انہیں تین سال کے لئے ممبر بنایا گیا ہے۔

غفور خان ایس اے، ایم پی اے اور جوہولین اندھیری (ویسٹ) میں رہتے ہیں۔۔

## تفسیر دعوت القرآن:

ادارہ دعوت القرآن بمبئی (ٹرسٹ) کے زیرِ اہتمام جس کے چیئرمین جناب شمس پیرزادہ ہیں۔ ۲۶ جولائی ۹۴ء کو تفسیر دعوت القرآن اُردو کے مکمل شائع ہونے پر ایک تقریب اکبر پیر بھائی ہال وی ٹی بمبئی میں منعقد ہوئی۔ اس آخری جلد کا اجراء مولانا مختار احمد ندوی (امیر مرکزی جمیعتہ اہلحدیث ہند) کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس سے قبل اردو کی پہلی اور دوسری جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ تقریباً اٹھارہ سال پہلے ادارہ نے اس کام کا آغاز کیا تھا جو بفضلِ خدا پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے۔۔۔

نقش کوکن میں
اموات کی خبریں مفت شائع کیجاتی ہیں:

## اسلام نے خواتین کو مردوں سے زیادہ مالی تحفظ دیا ہے:

۲۸ اگست ۹۴ء اتوار کی شام میں وادی بی چوہان آڈیٹوریم، نریمان پوائنٹ، بمبئی میں منعقدہ سیمینار میں نوجوان اسلامی اسکالر اور معالج ڈاکٹر ذاکر نائیک نے (مدیر نقش کوکن اور ذہنی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے فرزند ثانی) نے بڑی مدلل اور معرکۃ الآرا تقریر سے غیر مسلموں کے ذہن سے اسلام سے متعلق کئی ساری غلط فہمیاں دور کر دیں، وہیں ہم مسلمانوں کو بھی خواتین کے تعلق سے کئی نقطے سمجھائے۔ اس سیمینار کا انعقاد بمبئی کے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے کیا تھا جس کا موضوع تھا "اسلام میں عورتوں کے حقوق جدیدہ یا فرسودہ"

ڈاکٹر ذاکر نائیک کی مدلل اور پُر مغز تقریر کے بعد سوال و جواب کا سیشن رکھا گیا تھا جس میں سامعین نے نہایت اہم، دلچسپ اور اکثر الجھانے والے سوالات کئے جن کے جوابات ڈاکٹر ذاکر نائیک نے انتہائی وضاحت کے ساتھ دیئے اور لوگوں کو مطمئن کیا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک اسلامیات پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ آپ نے مذہب اسلام اور قرآن و احادیث کا عمیق مطالعہ کیا ہے۔ آپ اسلام سے متعلق کسی بھی سوال کا جواب دلائل اور قرآن شریف کے حوالوں سے دیتے ہیں۔ مختلف الخیال، مختلف عقائد اور دیگر مذاہب کے لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔ کچھ برادرانِ وطن، اسکالرز بھی تقریر سننے کیلئے آئے تھے۔ جناب جسٹس ایم ایم قاضی۔ (مہاراشٹر ایڈمنسٹریٹیو ٹریبونل کے چیئرمین)، صدر نشین تھے۔ ••

## داگھیوڑے کا سالانہ جلسہ عام

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھیوڑے (بمبئی) کا سالانہ جلسہ عام ۱۵ اگست ۱۹۹۴ء کو پریتی کوآپریٹیو سوسائٹی، باندرہ میں جناب حسن داؤد ردمانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمانِ خصوصی جناب محمد صالح اسماعیل برڈ صاحب تھے۔

جلسہ کا آغاز حافظ محمد عمران حسوارے کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ سوسائٹی کی سال بھر کی کارگزاری کی روداد جناب قاسم یعقوب بجلے نے پیش کی۔ بعد ازاں مہمانِ خصوصی جناب محمد صالح برڈ صاحب کے ہاتھوں واگھیوڑے اُردو ہائی اسکول کے ان طلباء کو جنہوں نے ایس ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے اوّل، دوم اور سوّم حیثیت حاصل کی۔ "مریم کاپڑی ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ یہ انعام پانے والے خوش نصیب طلباء کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کلیم احمد انوارے ۲۔ سمیر محی الدین گرکھے ۳۔ اسماء محمد صالح بغدادی۔ اسی طرح جناب محمد صالح برڈ صاحب کے ہاتھوں سے واگھیوڑے اُردو ہائی اسکول سے اردو مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کلیم احمد انوارے کو "احمد صاحب آگاسکر ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ جناب خالد آگاسکر نے اپنے والد صاحب کی یاد میں جاری کیا ہے۔ اسی طرح کویت میں مقیم واگھیوڑے کے بچوں نے ایس ایس سی میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو ایک ہزار روپے نقد انعام سے نوازا اسے بھی کلیم احمد انوارے نے ہی حاصل کیا۔

جناب محمد صالح برڈ صاحب نے

اپنی تقریر میں سوسائٹی کی کارکردگی کی سراہنا کرتے ہوئے سوسائٹی کے لئے ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا۔ اس موقعہ پر جناب بروڈ صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کی یاد میں ایک ایوارڈ جاری کرنے کا اعلان کیا۔ جو واگھبیرے اردو ہائی اسکول سے ایس ایس سی میں اول، دوم اور سوم حیثیت حاصل کرنے والے طلبا کو بالترتیب =/۷۰۰ روپے =/۵۰۰ روپے اور =/۳۰۰ روپے دیا جائے گا۔

جناب یوسف عبدالقادر صابلے نے اپنی تقریر میں ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے خدمات کی سراہنا کی۔

جلسہ کے صدر جناب حسن داؤد دردمانی نے اپنے صدارتی خطبہ میں اسکول کی عمارت کی تعمیر کے سلسلے میں سوسائٹی کے منصوبے کا ذکر کیا اور کہا ابتک اسکول کی عمارت ۷۵ فیصد مکمل ہو چکی ہے اور انشاءاللہ اگلے برس تک عمارت کی تعمیر مکمل ہوگی۔ انہوں نے اس موقعہ پر باشندگان واگھبیرے سے فنڈ کی فراہمی کے سلسلہ میں تعاون کی گزارش کی۔

جلسہ میں باشندگان واگھبیرے کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی جن میں گاؤں کے ایک بزرگ جناب یوسف ،

عبدالقادر صابلے صدر مدرس جناب حسن میاں باوا لیلے اور انجمن کے دیگر عہدیداران شریک تھے۔ جلسہ کا اختتام عبدالغنی علوی کے رسم شکریہ پر ہوا۔۔۔

## ۲۷۰ اساتذہ کو ۱۹۹۳ کا نیشنل ایوارڈ

ملک بھر سے پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں کے مجموعی طور پر ۲۷۰ اساتذہ کو ۱۹۹۳ء کے نیشنل ایوارڈ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ۵ ستمبر ۹۴ء کو یوم اساتذہ کے موقعہ پر صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما وگیان بھون دہلی میں یہ ایوارڈ عطا کریں گے ہر ایک ایوارڈ ایک توصیفی سند ایک چاندی کا تمغہ اور نقد دس ہزار روپئے پر مشتمل ہے۔ بمبئی میونسپل کارپوریشن میں اردو سائنڈ کے ایک ٹیچر جناب عبدالصالح دوست محمد قاضی بھی ایوارڈ پانے والوں میں شامل ہیں۔

## پولس انسپکٹر شیخ محبوب پا کو صدر جمہوریہ میڈل:

پر بھنی شہر کے نیا مونڈھا پولس انسپکٹر شیخ مجیب کو امسال یوم آزادی کے موقع پر منعقدہ تقریب میں

ضلع کلکٹر ایس ایس سندھو کے ہاتھوں، صدر جمہوریہ میڈل پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں ضلع کے ممبر پارلیمنٹ، ممبران اسمبلی، ضلع سپرنٹنڈنٹ پولس، سول جج، سول سرجن کے علاوہ، معزز شہریان بھی، کثیر تعداد میں موجود تھے۔

جناب شیخ مجیب بنیادی طور پر دیگلور ضلع "ناندیڑ" کے متوطن ہیں۔ انہوں نے ایم اے (پبلک ایڈمنسٹریشن) امتیازی طور پر کامیاب کیا تھا۔ ۱۹۷۵ میں پولس محکمے سے منسلک ہونے کے بعد جناب شیخ مجیب نے دوران ملازمت مختلف مقامات پر قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ انہیں اب تک ۲۲۱ محکمہ جاتی توصیف ناموں سے نوازا گیا ہے ••

## ۱۴۴ میونسپل ٹیچر کو میئر ایوارڈ!

میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلیم ۱۴۴ اساتذہ کو درس و تدریس میں نمایاں خدمات انجام دینے پر میئر ایوارڈ دینے کا اعلان کیا جس میں اردو اسکول کے ۵ اساتذہ شامل ہیں۔

اخباری نمائندوں کی پریس کانفرنس میں تعلیمی کمیٹی کی چیئر پرسن الینا پینٹر نے اس کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۴۴ اساتذہ میں سے ۱۲۸ اساتذہ میونسپل پرائمری اسکول کے تین اساتذہ معذور طلبا کے اسکول کے ایک ٹیچر میونسپل ایڈیڈ پرائمری اسکول کی ۶ اساتذہ نان ایڈیڈ پرائیویٹ پرائمری اسکولوں کے ۱۶ اساتذہ شامل ہیں۔ ۱۴۴ اساتذہ میں ۱۳۲ خاتون اساتذہ اور صرف ۱۲ مرد ٹیچر شامل ہیں۔ میئر ایوارڈ یافتہ ٹیچروں میں اردو اسکولوں کی حنیفہ محمد یوسف (ہیڈ مسٹریس ڈلائل روڈ میونسپل اردو اسکول) نسیم جہاں اشرف علی (کھانڈیہ اسٹریٹ میونسپل اردو اسکول) شیخ سبحان انصاری (ہیڈ ماسٹر بازار روڈ اردو اسکول ۱) خورشید بیگم غلام دستگیر (پیٹیٹ میونسپل اردو اسکول) اور رضیہ محمد سہیل لوکھنڈوالا (داؤد فاضل بھائی پرائمری اسکول) شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آگری پاڑہ میونسپل انگریزی اسکول کی ہیڈ مسٹریس منیرہ اے پٹیل اور بھارت نگر میونسپل ہندی اسکول کے ڈپٹی ہیڈ ماسٹر شیخ بھلئی عبدالرزاق بھی شامل ہیں ••

## قاضی ابوصالح کو نیشنل ایوارڈ

بالارام اسٹریٹ میونسپل اردو اسکول ۱، کے صدر مدرس جناب قاضی ابوصالح کو ۵، ستمبر ۹۴ء کو صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے راشٹرپتی بھون میں ایک خصوصی تقریب میں بہترین معلم کا نیشنل ایوارڈ پیش کیا ہے۔ موصوف کو میئر ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ جناب قاضی ابوصالح کو بمبئی میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلیم میں، اردو سائڈ میں، درس و تدریس کا طویل تجربہ ہے کسی اردو معلم کیلئے یہ اعزاز نہ صرف، اساتذہ کو خراج تحسین ہے بلکہ اردو سائڈ کیلئے بھی باعث افتخار ہے ••

## واشی سے اپالو بندر آدھ گھنٹے میں

یکم ستمبر ۹۴ء کو گیٹ وے آف انڈیا (اپالو بندر) اور واشی، نئی بمبئی کے درمیان ہوور کرافٹ سروس شروع ہو گئی ہے۔ گنجان آبادی والے ان شہروں کے درمیان آمد و رفت کی تیز رفتار سہولتیں فراہم کرنے کے لیے حکومت نے انقلابی قدم اٹھایا ہے۔ گیٹ وے آف انڈیا اور واشی کے درمیان کا سفر اب، ۲۵/۳۰ منٹوں میں ممکن ہو گیا ہے۔ ایک طرفہ کرایہ سو روپے اور ریٹرن ڈیڑھ سو روپے ہے۔

اس کام کے لئے ۴ ہوور کرافٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ہر کرافٹ میں ۲۴ مسافروں کو بیٹھنے کی گنجائش ہے ••

# تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا انکی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اسکی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدّوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے" قوم و ملک کیلئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے۔ لہٰذا برطانیہ میں آباد کوئی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے جناب ابراہیم بغدادی صاحب سے (جو یو کے میں ہمارے نمائندہ خصوصی ہیں) رابطہ قائم کریں۔ ان کا پتہ ہے :

IBRAHIM BAGHDADI - 4C BOLAND STREET

BLACKBURN BB1 6LL PHONE: (0254) 56869

ذیل میں چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے ——— (ادارہ) ۔۔

## محترمہ شمیم چرفرے :

★ علم حاصل کرنے کے لئے عمر کی قید نہیں ہوتی، اگر دل میں شوق اور ولولہ موجود ہو تو انسان کسی بھی عمر میں تعلیم حاصل کرسکتا ہے چنانچہ اس کی تازہ مثال " محترمہ شمیم اسماعیل چرفرے" ہیں۔ جنہوں نے امسال ۹۴ء میں یونیورسٹی آف لیسٹر (LEICESTER) انگلینڈ سے پالیٹکس (POLITICS) ایکونومکس (ECONOMICS) اور سوشیل ہسٹری (SOCIAL HISTORS) میں بڑی شاندار کامیابی کے ساتھ بی، اے آنرز (B.A. HONOURS) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں۔

محترمہ کی پیدائش نیروبی کینیا (مشرقی افریقہ) میں ہوئی تھی اور وہاں پر سیکنڈری تک تعلیم مکمل ہونے کے بعد ۱۹۷۷ء میں معروف کوکنی ڈاکٹر اسماعیل چرفرے کے ساتھ رشتۂ ازدواجی میں منسلک ہوئیں، اور گذشتہ پندرہ سال سے انگلینڈ میں آباد ہیں۔ اور ان کے دو فرزند جن کی عمریں بالترتیب سولہ سالہ فیاض اور دس سالہ فرحان ہیں۔ موصوفہ مسٹر اینڈ مسز عنایت اللہ گیتے، متوطن پابرہ، تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کی صاحبزادی ہیں۔

قابلِ ذکر بات برطانیہ جیسے مصروف اور خودکار ملک میں جہاں گھر کی صاف صفائی کرنے، اور سودا سلف کرنے کے لئے کوئی گھریلو ملازم (HOUSE BOY) کی سہولت ہے نہ ہی برتن مانجھنے، جھاڑو لگانے، استری کرنے اور بچوں کی نگہداشت کے لئے کوئی آیا میسّر ہوتی ہے بلکہ تمام گھریلو کام ہر ایک میاں بیوی کو انجام دینا پڑتا ہے ایسی صورتحال میں موصوفہ کا گھر اور بچوں کی ذمہ داری نبھا کر تعلیم حاصل کرنا قابلِ ستائش امر ہے۔ جس کی تقلید میں قوم کے دیگر مرد اور عورتیں فائدہ اٹھا کر زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوسکتے ہیں۔ دراصل تعلیم ہی تمام معاشی آسودگی اور اخلاقی بلندی کا ذریعہ ہو کر انسان دینی اور دنیاوی نعمتوں سے سرفراز ہوسکتا ہے۔ ہم موصوفہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے انکی مزید ترقی اور کامرانی کیلئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں ۔۔ (مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

نقشِ کوکن

# نور احمد الڈے (بی اے آنرز)

★ یہ ہیں نور احمد عبدالکریم الڈے، متوطن بورلی پنچمن، تعلقہ شری وردھن، ضلع رائے گڈھ۔ حال مقیم بلیک برن، انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہو کر سینٹ میری کالج سے اکاؤنٹنگ (ACCOUNT) اور اکنومک ECONOMIC میں اے لیول کر کے "یونیورسٹی آف سینٹرل لنکاشائیر یو کے" سے صرف ۲۲ سال کی عمر میں بی، اے آنرز (HONOURS B.A) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ مزید سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے موصوف تین سالہ چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کا کورس مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

تعلیم کے علاوہ فٹ بال اور بیڈمنٹن موصوف کے بے حد پسندیدہ کھیل ہیں، کالج کی ٹیم میں ان کھیلوں میں کافی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ لہٰذا ہم انکی حالیہ کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور انکی آئندہ کامیابی کیلئے بھی دعا گو ہیں۔ (مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

# نائیلہ (بی۔ اے آنرز)

★ کیمرج اور آکسفورڈ جیسی دنیا کی مایہ ناز یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنا بچوں کی خوش قسمتی، اعلیٰ ذہنی قابلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی فخریہ اعزاز ہماری کوکنی مسلم قوم کی سب سے اولین دختر مس نائیلہ محمد صاحب اکھروارے کو حاصل ہے۔ جنہوں نے امسال ۹۴ء کیمرج یونیورسٹی انگلینڈ سے سوشیل اور پولیٹیکل سائنس میں صرف ۲۱ سال کی عمر میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہیں۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے موصوفہ ایجوکیشنل اور سائیکو لوجیٹ میں ایم ایس سی کی سند حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

نائیلہ کی پیدائش دارالسلام تنزانیہ میں ہوئی تھی۔ آپ کا آبائی وطن دیوے اگر/ نزد بورلی پنچمن/ تعلقہ شری وردھن، ضلع رائیگڈھ ہے۔ اور یہ فیملی ۱۹۷۵ء میں دارالسلام سے ترک مکانی کر کے لندن میں آباد ہو چکی ہے۔ موصوفہ کے والد جناب محمد صاحب دارالسلام میں "اسٹنڈرڈ بنک" میں کافی سال سے اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ اب فی الوقت لندن میں سیول سروس سے وابستہ ہیں۔ نیز اسے اتفاق کہئے یا قدرت کی نوازش! کہ اسی سال ہی نائیلہ کی والدہ نفیسہ بیگم نے لندن ٹیچر ٹریننگ سے B.ED (بی ایڈ) کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ اور ستمبر ۹۴ء سے مقامی پرائمری اسکول میں استانی کا عہدہ سنبھالینگی

یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ برطانیہ جیسے خود کار ملک میں گھریلو کام کاج کے لئے کوئی ہاؤس بائے میسّر ہے اور نہ ہی بچوں کی نگہداشت کیلئے کوئی آیا کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ ایسی صورتحال میں موصوفہ کا اپنے تین بچوں کی پرورش کر کے مذکورہ سند حاصل کرنا قابل ستائش امر ہے۔ ہم ان دونوں ماں بیٹی کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے مزید ترقی اور کامیابی کیلئے دعا کرتے ہیں۔ (مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

## ڈاکٹر محبوب سُروے

★ یوگانڈا (مشرقی افریقہ) میں پیدا شدہ لنکاشائر بلیک برن انگلینڈ میں مقیم ڈاکٹر محبوب عبدالقادر سروے متوطن گوولکوٹ چپلون ضلع رتناگری نے امسال فلاسفی ان انلائٹیکل سائنس میں ڈاکٹریٹ مکمل کرکے سند حاصل کی۔ یوکے میں یہ اعزاز حاصل کرنیوالے آپ اولین کوکنی ہیں ظاہر ہے کہ اپنے وطن والوں میں بھی اس تعلق سے آپ کو اولیت حاصل ہے۔

موصوف نے یونیورسٹی آف یارک (یورکشائر، انگلینڈ) سے ۱۹۸۹ء میں بی ایس سی کی سند اپلائیڈ سائنس میں حاصل کی اور سلسلۂ تعلیم رکھتے ہوئے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی جس کا مضمون رہا بایو سینور اور حال ہی میں آپ نے ڈاکٹریٹ کرلیا ہے۔ آپ کی تحقیق کا موضوع ہے ڈیولاپمنٹ آف فنڈامینٹل تھیوری، یہ تحقیقی اثر بایولوجی، بایوکیمسٹری، ایگروکیمیکل فوڈ سائنس، پیتھالوجی، اور فارماٹیکل سائنس پر اثر انداز ہے۔

ڈاکٹر محبوب سروے نے فلوریڈا۔ امریکہ، ایمسٹرڈیم، یارک اور بریڈفورڈ میں منعقدہ کانفرنسوں میں شرکت کرکے اپنے مقالے پڑھے ہیں۔ اس نوجوان ڈاکٹر کو ٹینس، بیڈمنٹن، اسکاش کھیلوں سے دلچسپی ہے اور کراٹے بھی جانتے ہیں۔

موصوف کی ان کامیابیوں پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور مزید ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔۔

(نامہ نگار: ابراہیم بغدادی)

نقش کوکن

## فوٹو شناختی کارڈ

اپنے قیمتی ووٹ کے جائز استعمال کیلئے آپکے پاس فوٹو شناختی کارڈ ہونا نہایت ضروری ہے۔ الیکشن کمیشن نے مختلف مرکزوں میں مختلف تاریخوں میں آپکے فوٹو گراف لینے کا انتظام کیا گیا ہے آپ کیلئے ضروری ہے کہ اعلان کردہ تاریخ پر مجوزہ مرکز میں پہونچیں تاکہ فوٹو گراف لیا جاسکے وہی مرکز آئندہ تاریخ پر آپ کا فوٹو شناختی کارڈ جاری کرے گا جسکی رو سے آپ ووٹ دینے کے اہل وحقدار ہونگے۔

ازراہ نوازش یاد رکھیں کہ یہ شناختی کارڈ دیگر مختلف معاملات میں کلیدی کارآمد ثابت ہوگا۔ لہذا یقینی طور پر شناختی کارڈ بنوالیں۔

## گلنار سُروے

نقش نواز جناب یوسف حسن سروے متوطن سولنی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کی دختر اور ڈاکٹر طالب سُروے کی بہن گلنار سروے نے امسال جون ۹۴ء میں خالصہ کالج ماٹونگا بمبئی سے بی ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ گلنار نے ودھیا پرسنی انگلش ہائی اسکول کرلا سے ایس ایس سی اور انجمن اسلام جونیئر کالج باندرہ سے ایچ ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا۔

## شرف الدین قاضی صاحب
### صدر منتخب

۱۸ ستمبر ۹۴ء کو کوکن یونیٹی سینٹر کرلا بمبئی کے سالانہ جلسہ عام میں نو منتخبہ عہدیداروں میں جناب شرف الدین قاضی پھر ایکبار صدر منتخب ہوئے ہیں جلسہ کی روئیداد اور دیگر تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

اکتوبر ۹۴ء

# اقبال کوارے کے اعزاز میں تہنیتی جلسہ

سنیچر ۲۷ اگست ۹۴ء کی شام اجو دیا بنک واشی کے خوبصورت ہال میں نئی بمبئی کے عظیم اور بے لوث سوشل ورکر جناب اقبال کوارے۔ (متوطن دولویلی تعلقہ چپلون ضلع رتناگری) کو مائناریٹی سیل کا چیرمین مقرر کئے جانے پر ممبئی اور نئی بمبئی کے مختلف فرقوں کے ۲۵ اداروں نے ایک تہنیتی جلسہ کا اہتمام کیا تھا جس کی صدارت ریاستی اقلیتی کمیشن حکومتِ مہاراشٹر کے چیرمین عالیجناب حسین خان دلوائی صاحب (جو اتفاق سے صاحبِ اعزاز جناب اقبال کوارے کے ہم وطن یعنی ایک ہی تعلقہ کے رہنے والے ہیں) کرنے والے تھے مگر ان کی عدم شرکت پر ممبئی ریجنل کانگریس میں مائناریٹی سیل، کے چیرمین جناب مصباح عالم صاحب نے فرمائی۔ ایک سینئر سیاستدان اور سابق وزیرِ حکومت مہاراشٹر شری دادا صاحب رو پوتے، ضلع تھانہ کانگریس رورل کمیٹی کے نائب صدر اور نئی بمبئی میونسپل کارپوریشن کے صلاح کار شری ہربنس سنگھ، ایم پی سی سی کے جنرل سکریٹری کرپاشنکر جی، نئی بمبئی کانگریس کے پارٹی لیڈر ڈی آر پاٹل، مشہور صحافی جناب سراج مرزا اور کوکن کی محترم ہستی و نقش کوکن کے مدیر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک معزز مہمانانِ تقریب تھے۔

جناب داؤد چوگلے کی تلاوتِ قرآن اور اس کے ترجمہ کے بعد شری ناسپول لکھنوی نے گیتا کے شلوک پڑھے اور جلسہ کا آغاز ہوا۔ ایک طالبہ روبینہ مقدم نے (جو ہندی کی ابھرتی ہوئی شاعرہ بھی ہے) جناب شرف کمالی نے اس موقعہ کے لئے لکھ کر بھیجی ہوئی نظم "خراجِ عقیدت" پڑھ کر سنائی اور محفل میں سماں باندھ دیا۔ یہ نظم اسی اشاعت میں صفحہ ۲۹ پر شامل ہے۔

جناب مبارک کاپڑی کی تقریر سے پروگرام کا آغاز ہوا اور اردو، مراٹھی، ہندی، انگریزی زبانوں میں شیخ گردجی، فادر ارلانڈو، روہت رائے، پی سی پاٹل وکیل۔ جمیل قاضی، راجیش گاونے وغیرہ عمائدینِ شہر اور معزز مہمانانِ تقریب نے جناب اقبال کوارے کی تقرری پر خوشی کا اظہار کیا اور نئی بمبئی کے لئے اسے فالِ نیک قرار دیا۔

جلسہ میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، پارسی وغیرہ مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگوں کے لائے ہوئے رنگ برنگی اور خوشبودار پھولوں کے ہار اور گلدستوں سے ہال مہک رہا تھا۔ صاحبِ اعزاز کی گلپوشی ہوئی۔ شال پیش کی گئی اور اس موقعہ کے لئے تیار کردہ چاندی کا یادگاری تحفہ صدرِ جلسہ مصباح عالم صاحب اور رو پوتے جی کے ہاتھوں اقبال کوارے صاحب کو عطا کیا گیا (زیرِ نظر تصویر اسی موقعہ پر لی گئی ہے)

جناب سلمان ماہمی صاحب
مدیر ہفت روزہ "فوزان" تھانہ،
کی بھی گلپوشی کی گئی اور صاحب صدر
کے ہاتھوں انہیں شال دی گئی اس لئے
کہ تھانہ شہر کے لئے انہیں بھی مائناریٹی
سیل کا چیرمین مقرر کیا گیا ہے۔ حاضرین
کی عشائیہ سے تواضع کی گئی۔ واشی کی
ایک ممتاز اور مخیر شخصیت جناب غلام
حسین کھتری میزبان تھے۔ پانچ گھنٹے
چلنے والے اس پروگرام کے نظم و نسق
کی برقراری جناب فقیر محمد بھنری صاحب
کے نظامت کے رہین منت کہی جاتی ہے۔

دریں اثناء خبر ملی ہے کہ جناب
عالم بھائی (ترکھے) کی سربراہی میں
قائم کردہ نئی بمبئی میں مائناریٹی سیل
ایکشن کمیٹی نے اقبال کوارے کی تقرری
پر اعتراض اٹھایا ہے اور چند اداروں کی
جانب سے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر کو ایک
میمورنڈم دیا ہے کہ جناب سید عبدالغفور
(سرپنچ شہر تلوجہ ضلع رائیگڑھ)
جو واشی کی ایک معتدر شخصیت ہیں۔
انہیں اس عہدہ پر برقرار رکھا جائے۔۔

نقش کوکن کے خریدار بنیے
اور
اپنے احباب و متعلقین کو بطور تحفہ عطا
کیجیے۔

## جاوید خان

پروفیسر جاوید خان وہ خوش
قسمت وزیر ہیں جو چھٹی مرتبہ ریاستی
کابینہ میں شامل ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ
کوئی بھی رہا ہو جاوید خان کے لئے
کہیں نہ کہیں جگہ نکل ہی آتی ہے کبھی
وزیر مملکت، کبھی وزیر، سب سے
پہلے وہ وسنت دادا پاٹل کی وزارت
میں وزیر مملکت برائے تعلیم تھے۔
اس کے بعد شیواجی راؤ نلنیکر اور
شنکر راؤ چوہان کے دور میں
بھی وہ کابینہ میں شامل رہے۔
شرد پوار کو وزیر اعلیٰ کے ہٹنے کے بعد
انہیں ریاستی وزیر برائے رہائش
کا قلمدان دیا گیا۔ شرد پوار کے سابق حلیف
اور بعد میں حریف بننے والے وزیر
اعلیٰ سدھاکر راؤ نائیک کے دور
میں بھی وہ کابینائی وزیر رہے لیکن
پوار کی واپسی کے بعد انہیں عہدے
سے ہٹا دیا گیا تھا۔

## پوار وزارت کی توسیع

وزیر اعلیٰ شرد پوار نے اپنی
کابینہ میں توسیع کرتے ہوئے مزید ۱۵
وزراء کو شامل کیا ہے جن میں ۵ کابینہ
درجے کے اور بقیہ ۱۰ وزیر مملکت ہیں
جن کے نام درج ذیل ہیں۔

کابینی درجہ کے وزراء

(۱) وجے سنگھ موہتے پاٹل
(۲) بن راؤ ڈھاکنے
(۳) پتنگ راؤ کدم
(۴) پروفیسر جاوید خان
(۵) روہیداس پاٹل

نئے وزراء مملکت

(۱) لکشمن راؤ ہتنکر
(۲) انیل پٹیل
(۳) پروفیسر لکشمن ڈھوبلے
(۴) شیواجی راؤ پنڈت
(۵) ڈاکٹر شرد کالے
(۶) ویلاس شرنیگار پوار
(۷) جے شیر ساگر
(۸) پروین بھونسلے
(۹) ماروت راؤ کوا سے
(۱۰) شریمتی ودیا بیلوسے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
نے بیداری کی ایک لہر
دوڑائی ہے اس لہر کو دور تک
لے جائیے

## بچے جمع اور تفریق کا ایک سوال بھی صحیح طور پر حل نہیں کر سکتے!

حال ہی میں وزارت انسانی وسائل و ترقی کے زیر اہتمام "ڈسٹرکٹ پرائمری ایجوکیشن پروگرام" کے تحت بشمول مہاراشٹر آٹھ ریاستوں کے ۴۶ اضلاع کی پرائمری تعلیم کے مطالعے و تجزیے سے یہ افسوسناک حقیقت سامنے آئی ہے کہ تحتانوی تعلیم کی صورتحال کئی علاقوں میں ناگفتہ بہ ہے۔ بچے جمع اور تفریق کا ایک سوال صحیح طور پر حل نہیں کر سکتے۔ اکثر و بیشتر جگہوں پر معلمین کی تعلیمی لیاقت مقرر کردہ معیار کی نہیں ہے اخراج کی شرح دہلا دینے والی ہے۔ — رشید [illegible] ہاشمی

علمِ حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔ (رسول اکرمؐ)

## بغیر کسی تعلیمی قابلیت کے راست ایم اے!

میسور یونیورسٹی ہندوستان بھر میں واحد یونیورسٹی ہے جہاں عمر کی بنیاد پر داخلہ ہوتا ہے اس کے لئے تعلیمی قابلیت کی کوئی ضرورت نہیں۔ کم از کم ۲۵ سال عمر کا ہونا ضروری ہے۔ مسلم امیدواروں کے لئے اردو میڈیم کی سہولت ہے مسلم امیدواروں کی رہنمائی کے لئے گائیڈنس سینٹر قائم کیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ امیدوار اس سے فیض اٹھا سکیں۔ اس کی مزید تفصیلات اور مفت رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔ سلیم سر پرنسپل مسلم ایجوکیشنل گائیڈنس پٹھان چال ہری نگر جوگیشوری (ایسٹ) بمبئی ۶۰

## جناب مغل اقبال اختر کی مراٹھی مقابلہ میں شاندار کامیابی!

یوتھ فارم منچ، جلگاؤں کے زیر اہتمام صوبائی سطح پر حال ہی میں ایک مراٹھی کا شعری مقابلہ منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں کوکن جواں فکر شاعر جناب مغل اقبال اختر پرنسپل مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون نے اپنی مراٹھی غزل اور قومی یکجہتی پر مبنی ایک مراٹھی نظم پیش کی تھی ان کی ان تخلیقات کی امتیازی خصوصیت کو سراہتے ہوئے اس مقابلہ میں ان کو خصوصی انعام سے نوازا گیا اور انہیں نقد رقم اور سند پیش کی گئی۔ ان کی اس کامیابی پر قرب و جوار کے سربرآوردہ حضرات نے انہیں مبارکباد پیش کی۔

جناب مغل اقبال اختر خطۂ کوکن کے اردو کے معروف شاعر ہیں۔ بسنہ ۱۹۸۸ء میں ان کا پہلا شعری مجموعہ "شامِ سحر" کوکن اردو رائٹرز گلڈ، نیروبی (جنوبی افریقہ) کے زیر اہتمام شائع ہو چکا ہے۔

علاوہ ازیں وہ مراٹھی زبان پر بھی دسترس رکھتے ہیں اور مراٹھی شاعری سے انہیں گہرا شغف ہے۔ مراٹھی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ "بھولیں ترخانی" عنقریب منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

(نامہ نگار: اندرے ابراہیم آزر)

## انجمن خیر الاسلام کا نئی ممبئی میں جلسہ عید میلاد النبیؐ

۲۱ اگست ۹۴ء کو انجمن خیر الاسلام نئی ممبئی نے کوپر کھرنا میں عید میلاد النبیؐ کا ایک جلسۂ عام منعقد کیا جس میں تھانہ ضلع کانگریس رورل کمیٹی کے نائب صدر اور نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے صلاح کار جناب ہربنس سنگھ مہمانِ خصوصی تھے۔ جلسہ میں حلقہ کے طلبہ جنہوں نے اپنے

امتحان میں امتیازی شان کے ساتھ کامیابی حاصل کی انہیں انعامات دیکر انکی ہمت افزائی کی گئی نیز جناب اقبال کوارے جنہیں نئی بمبئی میں مائناریٹی سیل کا چیرمین مقرر کیا گیا انہیں بھی اعزاز دیا گیا۔ جلسہ میں شری لکشمن پالوے شری شیورام پاٹل، ایڈوکیٹ بی سی پاٹل وغیرہ عمائدین بھی موجود تھے۔ جناب ایم ایم قاضی انجمن خیرالاسلام کے سربراہ ہیں اور کوپر کھیرنا لائنز کلب کے خازن مقرر کئے گئے ہیں۔ قاضی صاحب جب سے کوپر کھیرنا میں اپنا کاروبار شروع کیا ہے وہ مقامی طور پر کافی مقبول ہیں اور تعلیمی و سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ●●

## بمبئی پولس میں بھرتی
## مسلم نوجوانوں کیلئے سنہری موقع

یونائیٹیڈ اکنامک فورم بمبئی کے پریس ریلیز (نقش کوکن کے پچھلے شمارہ (ستمبر ۹۴ء) میں شائع شدہ اشتہار ملاحظہ فرمائیں) کے مطابق بمبئی پولس فورس میں بھرتی ہونے جارہی ہے۔ یہ بھرتی بمبئی پولس کمشنر کی زیر نگرانی اکتوبر ۹۴ء میں ہو رہی ہے۔ امیدوار کو دسویں کا امتحان پاس ہونا اور مراٹھی زبان کی جانکاری ہونی چاہئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات نہیں دیئے جائیں گے بلکہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے امیدوار لئے جائیں گے۔ مزید معلومات و تفصیلات کے لئے ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج اولڈ سیکریٹریٹ نزد بمبئی یونیورسٹی بمبئی ۳۲ سے رابطہ قائم کریں۔ ●●

## تلوجہ ہائی اسکول میں یوائزڈے :

حسب سابق نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ میں ٹیچرس ڈے کے موقعہ پر بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اسکول کے اساتذہ کی نگرانی میں ایس، ایس سی کے طلبہ و طالبات نے اساتذہ کے فرائض انجام دیئے۔ پرنسپل کے فرائض زبیر عبدالحمید پٹیل نے اور سپروائزر کے عبدالستار عبدالحمید پٹیل نے انجام دیئے۔ جلسے کی صدارت اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد خان دلشاد خان نے کی اور اناؤنسر کے فرائض جناب خورشید اعظمی نے انجام دیئے۔ شبانہ عبدالرشید پٹیل کی تلاوت قرآن پاک سے جلسے کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ صدارتی تقریر کے بعد کلاس ٹیچر جناب خورشید سید نے طلبا کی طرف سے اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ درج ذیل بہترین اسٹوڈنٹ اساتذہ کو انعامات سے نوازہ گیا۔

محمد شفیع محمد حنیف پٹیل۔
عارف محمود میاں قاضی
عمر عبدالرزاق پٹیل

انعام جونیئر کلاسیس

شبانہ عبدالرزاق ملاّ
شبانہ عبدالرشید پٹیل
سفیان اسماعیل پٹیل
پٹیل طیب عبدالقادر
پٹیل ظہور عبدالرشید ۔ ●●

## دارالسلام میں کھیلوں کے مقابلے

کوکنی جماعت دارالسلام کے نوجوانوں کی ٹیم توکل اسپورٹ کلب کی طرف سے ۱۸ راگست کو مختلف کھیلوں کے آپسی مقابلے منعقد ہوئے۔ آغاز کرکٹ میچ سے ہوا بعد ظہر والی بال اور مدرسہ کے طلبا کے مقابلے ہوئے۔ عصر بعد فٹبال کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ نوجوانوں کے مابین ہوا۔ مقابلہ دیکھنے کے لئے جماعت کے خواتین و حضرات کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔ تقریب کے آخر میں مقابلوں میں جیتنے والی ٹیم کو کوکنی جماعت کے نائب صدر جناب محمد قاسم گھرٹے کے ہاتھوں انعامات سے نوازا گیا۔ غیر شادی شدہ نوجوانوں نے فٹبال میچ جیت کر شادی شدہ

کھلاڑیوں پر فوقیت حاصل کی ۔۔۔

(نامہ نگار: مختار احمد مروڈکر، اعزازی نمائندہ دارالسلام تانزانیا)

## مروڈ میں مشترکہ جلسہ :

انجمن اسلام جنجیرہ، سیدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ میں طلباء والدین اور سرپرستوں کی رہنمائی کے لئے ایک مشترکہ جلسہ ۲۳ ستمبر ۹۴ء کو منعقد ہوا۔ انجمن اسلام کے صدر جناب غلام محمد پیش امام اور مہاراشٹر کالج کے سابق پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی اس جلسہ میں شرکت کی۔ انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمن جناب مشتاق درزی نے مہمانوں اور سرپرستوں کا استقبال کرتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر منشی صاحب نے تعلیمی مسائل اور خصوصاً ٹیکنیکل تعلیم کی اہمیت اور افادیت پر زور دیتے ہوئے سرپرستوں اور طلباء کی رہنمائی کی۔

صدر انجمن جناب غلام محمد پیش امام نے حاضرین کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی، کہ وقت کی ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمیں تعلیم کے تعلق سے صحیح قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اس انسٹی ٹیوٹ نے ایک اچھا موقعہ فراہم کیا ہے۔ اگر طلباء اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں تو وہ خود کفیل بن کر اپنے مستقبل کو بہتر سے بہتر بنا سکتے ہیں۔ جلسہ میں سرپرستوں نے بھی اپنے خیالات پیش کیے۔ اخیر میں پرنسپل مختار احمد خان نے شکریہ ادا کرتے ہوئے حاضرین کو یقین دلایا کہ وہ اس انسٹی ٹیوٹ کی کارکردگی کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کریں گے ۔۔

## شبیر یار خان عوامی محاذ کے نوجوان جنرل سکریٹری !

شہر پونا کی 'عوامی محاذ' تنظیم جیسے سماجی کاموں کی بنا پر پونا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ پچھلے ۱۵ برسوں سے عوامی خدمات انجام دے رہی ہے۔ شبیر یار خان پونا کے نوجوان طبقہ میں بہت ہی سرگرم سوشل ورکر کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ فی الحال وہ بہ حیثیت 'عوامی محاذ' کے جنرل سکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ عوامی محاذ پونا کی واحد ایسی تنظیم ہے جس کے چرچے پورے پونا شہر میں ہو رہے ہیں ۔۔

## حاجی محمود سلطان کا عطیہ

توجہ کی مخیر ہستی حاجی محمود سلطان صاحب نے سدھار کمیٹی سوپارہ کو غریب طلباء و طالبات کے لئے دس ہزار روپیوں کا سفید اور کھادی کپڑا دیا اسی طرح بھیونڈی کی ہر دلعزیز ہستی حاجی محمد شفیع مقری صاحب دو ہزار روپیوں کا سفید کپڑا دیا۔ سدھار کمیٹی ان حضرات کا شکرگزار ہے امید ہے دیگر مخیر حضرات بھی اس ادارے سے تعاون فرمائیں گے۔

## مورسہ میں چوری کی واردات

مورسہ ضلع رائیگڑھ میں عبدالرحیم محمد شریف دھنشے کے مکان کا قفل توڑ کر چوری کی گئی۔ چوروں نے چاندی، قیمتی کپڑے اور ۲۴ ہزار روپئے مالیت کا سامان بھی چرالیا۔ دھنشے صاحب بیرون ملک ملازمت کرتے ہیں ان کی اہلیہ اپنے میکے گئی ہوئی تھی۔ مانگاؤں پولس اسٹیشن میں شکایت درج کرنے پر تحقیقات ہوئی۔ چور ایک چھتری چھوڑ گئے جس پر انگریزی میں بائیکر ایم اے مختار لکھا ہوا ہے۔

ڈی ایس پی کی نگرانی میں پولس تحقیقات کر رہی ہے ۔۔

## انسٹی ٹیوٹ مرڈ کے نتائج!

انجمن اسلام جنجیرہ کا سیدی ظفر شیخانی میموریل کا یہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ گذشتہ کئی سالوں سے بہترین نتائج پیش کرتا رہا ہے۔ امسال اس انسٹی ٹیوٹ کے مختلف ٹریڈس (I.T.I) کے نتائج حسب ذیل رہے۔

**الیکٹریشین۔** ۱۹ طلبا شریک امتحان ہوئے۔ نتیجہ سو فی صد رہا۔ طالب علم فیاض حسین دلوی نے ۸۹ فی صد نمبر پاکر اوّل پوزیشن حاصل کی۔

اس ٹریڈ میں اوّل آنے والے فیاض حسین دلوی کے علاوہ دیگر ۵ طلبا نے ۸۰ فی صد اور اس سے اوپر نمبر لئے۔ ۹ طلبا نے ۷۰ فیصد اور اس سے اوپر نمبر حاصل کئے۔ اور باقی ماندہ چار طلبا نے ۶۰ فیصد اور اس سے زیادہ نمبر حاصل کرکے ایک شاندار ریکارڈ قائم کیا۔

نفیس کوکن

**ڈیزل میکانک ٹریڈ:**

نتیجہ ۹۴ فی صد رہا۔ طالب علم الطاف دھنشے ۷۷ فی صد نمبر حاصل کرکے اوّل آیا۔

**ویلڈر ٹریڈ:**

اس ٹریڈ میں نتیجہ ۶۲ فی صد رہا۔ اور طالب علم ضمیر رفیق قادری ۷۶ فیصد نمبر حاصل کرکے اوّل رہا۔

**موٹر میکانک وہیکل:**

اس ٹریڈ میں طالب علم ناظم ناڈکر نے ۸۷ فی صد نمبر حاصل کئے اور اوّل نمبر سے کامیاب ہوا۔ ہم ان طلباء کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ..

## روی شاستری ریٹائر:

انڈین کرکٹ ٹیم کے ایک آل راؤنڈر روی شاستری نے ۸ ستمبر ۹۴ کو فرسٹ کلاس کرکٹ سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا۔ ممبئی کے دراز قد چھریرے بدن کے اس کھلاڑی نے ہندوستان کے لئے اپنا آخری میچ ڈیڑھ سال پہلے کھیلا تھا اور طویل انتظار کے بعد بالآخر یہ کہہ کر اپنے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا کہ کرکٹ نوجوانوں کا کھیل بن گیا ہے اور میں نوجوان نہیں رہا۔ شاستری کی عمر ۳۲ سال ہے ۸۰-۱۹۷۹ء میں پہلی بار ۱۹ سال سے کم عمر کے کھلاڑیوں کے کپتان بن کر سری لنکا گئے تھے اور اب جبکہ چار ملکی سنگر ٹورنامنٹ سری لنکا میں جاری ہے آپ نے اپنے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ روی شاستری وہاں ٹیلیویژن کا منٹری کر رہے ہیں۔ ..

## شبینہ چولکر کی نمایاں کامیابی

انجمن خیر الاسلام گرلز ہائی اسکول مہاگیری، تھانہ کی طالبہ شبینہ عبدالغنی چولکر نے ایس ایس سی مارچ ۹۴ء میں ۸۸.۵۸ فیصد نمبر حاصل کئے۔ اردو مضمون سے اسے ۸۶ مارکس ملے۔ تھانہ میونسپل کارپوریشن نے یکم اگست ۹۴ء کو منعقدہ ایک تقریب میں اس ہونہار طالبہ کو دو ہزار روپے نقد انعام سے نوازا۔ ..

## سارنگ اردو اسکول میں اسکول کابینہ کی تشکیل!

سارنگ تعلقہ داپولی اردو اسکول کی کابینہ کی تشکیل کرکے منتخب وزراء کی حلف برداری کا پروگرام حسب سابق یوم جمہوریہ کے موقع پر کیا گیا۔ یہ انتخابات خفیہ رائے دہندگی کے تحت اسکول کی معاون مدرس عرفان قاضی

اور اعجاز کونڈوبلکر کی نگرانی میں کئے گئے۔ اس تشکیل کی خاص خوبی یہ ہے کہ مہاراشٹر سرکار کے قانون کے مطابق لڑکیوں کی ایک تہائی نشست کو مخصوص حلقۂ انتخاب میں رکھا گیا تھا۔ منتخب امیدوار اس طرح ہیں۔

وزیر اعظم: مشتاق حسین میاں مقادم نائب نیلوفر عثمان مقادم: وزیر تعلیم: تبریز عبدالغفور گھنسار، نائب: وحید ابراہیم بھاردے۔ وزیر صفائی: بسم اسماعیل چاندلے۔ نائب: شعیب عبدالغفور گھنسار۔ وزیر باغبانی: ہدایت عبدالرحمٰن بھالدے، نائب: موئد انور مقادم۔ وزیر سیر و تفریح، عارف عبدالجبار بھالدے۔ نائب: الماس حسین میاں گھنسار۔ وزیر کھیل: وسیم محی الدین مقادم۔ نائب: شبنم اسماعیل منیار۔ ●●

## مستری ہائی اسکول میں سالانہ تقسیم انعامات:

مستری ہائی اسکول، رتناگری، کے حاجی داؤد اسمٰعیل مستری آڈیٹوریم میں ۲۲ اگست ۹۴ء کو جلسۂ عید میلاد النبیؐ اور سالانہ تقسیم انعامات کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ جناب محمود داؤد مستری (چیئرمین اسکول کمیٹی اور اعزازی سکریٹری تعلیمی امدادیہ کمیٹی، رتناگری: بمبئی) نے صدر کے فرائض انجام دیئے۔ بطور مہمان خصوصی جناب ابراہیم خان طالب (چیف ایگزیکیوٹو آنیبر، تعلیمی امدادیہ کمیٹی) حاضر تھے۔ جناب حمید داؤد مستری (رکن تعلیمی امدادیہ کمیٹی) اور جناب عبدالستار لالہ (کوآپٹیڈ ممبر، تعلیمی امدادیہ کمیٹی) بطور معزز مہمان جلوہ افروز تھے۔

گزشتہ سال کھیلوں کے مقابلوں میں جن طلبہ و طالبات نے اوّل، دوم اور سوم نمبر حاصل کئے انہیں انعامات و اسناد سے نوازا گیا۔ ایس ایس سی امتحان مارچ ۹۴ء میں، اسکول کے اوّل، دوم اور سوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو بالترتیب: ۲۵۰، ۲۰۰، اور ۱۵۰ روپے کے نقد انعامات اور اسناد دیئے گئے۔ اس کے علاوہ اسکول میں سوم اور اردو مضامین میں اوّل آنے والی ایک طالبہ مس شبانہ اسحاق ہوڑیکر کو اسپیشل ایوارڈ کے طور پر ۲۵۰ روپے قیمت پر مشتمل ایک اردو لغات سے نوازا گیا۔ اس کے بعد ایس ایس سی امتحان میں جن مضامین کے نتیجے ۹۰ فیصد سے زائد تھے ان مضامین کے اساتذہ کو شال دے کر قدر افزائی کی گئی۔ جن میں اردو اور تاریخ شہریت کے لئے صدر مدرس جناب عبداللطیف مقادم، ہندی کے لئے جناب فلفوبکر، مراٹھی کے لئے محترمہ ملکہ سید، سائنس کے لئے جناب انوار احمد اور سید معین الدین ملّا ان اساتذہ کا شمار تھا۔ آخر میں ڈرائنگ کے مختلف امتحانات میں کامیاب طلبہ کو اسناد سے نوازا گیا۔ جس میں گورنمنٹ آف مہاراشٹر کی جانب سے ہونے والے انٹرمیڈیٹ ڈرائنگ امتحان میں A گروپ سے کامیاب ہونے والے طالب علم سونکر خلیل عثمان کا شمار تھا۔ تقسیم انعامات کے بعد اسکول کے صدر مدرس جناب مقادم صاحب نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

اسکول کے معاون مدرس جناب سراج احمد خان نے نظامت کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے ●●

## پیاز سے دمہ کا علاج

سبزی خوروں کو پیاز اور لہسن سے نفرت ہوتی ہے جبکہ دونوں کی اہمیت سے ڈاکٹر انکار نہیں کرتے۔ پیاز کے متعلق سائنس دانوں کی نئی تحقیق یہ ہے کہ اس کے استعمال سے امراض قلب سے مقابلہ کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور تو اور جرمنی میں دمہ کے مریض کو پیاز کا عرق پلایا جاتا ہے۔ جس سے دمہ کا مرض کافی قابو میں آجاتا ہے۔

## مسز رضیہ سہیل

امسال گریٹر بمبئی میونسپل کارپوریشن نے جن اساتذہ کو میئر ایوارڈ عطا کیا ان میں محترمہ مسز رضیہ سہیل لوکھنڈ والا بھی شامل ہیں۔

مسز رضیہ ایم سہیل لوکھنڈ والا نے ایس ایس سی امتحان مارچ ۶۶ء کو جعفر سلیمان گرلس ہائی اسکول سے کامیاب کیا تھا اور فرسٹ ایئر آرٹس سدھارتھ کالج سے کامیاب کرنے کے بعد ڈی ایڈ کورس کے لئے سینٹ زیویئر کالج میں داخلہ لیا آپ نے ۱۹۷۹ء میں داؤد فضل پرائمری انگلش میڈیم اسکول سے بحیثیت اسسٹنٹ ٹیچر اپنے تدریسی پیشے کی ابتداء کی۔ آپ اس اسکول میں آج تک اپنے فرائض منصبی انجام دے رہی ہیں دوران ملازمت آپ نے کئی ان سروس ٹریننگ مکمل کی ہیں۔ آپ نے آشا پاریکھ سے ای وی ایس میں ۴ سال کی تربیت مکمل کی ہے۔ آپ کے ماحولیاتی مطالعہ پر اسباق کو ویڈیو ٹیپنگ کے لئے منتخب کرنے کے بعد انہیں ٹی وی پر ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آپ بہترین گربہ رقص جانتی ہیں۔ شری اے بی سنگل کے ہاتھوں آپ کو انٹر اسکولس فینسی ڈریس مقابلہ میں پہلا انعام مل چکا ہے۔

مسز رضیہ ایم سہیل لوکھنڈ والا غیر تدریسی تحریکات، مباحثہ، تقریری مقابلہ، ڈرامہ، فینسی ڈریس کے مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ مختلف تنظیموں مثلاً این اے بی۔ معذوروں کی تنظیموں کے لئے فنڈ جمع کرنے پر انعامات بھی مل چکے ہیں۔

علاوہ ازیں انٹر اسکول مقابلوں اور نمائش میں بھی آپ کو انعامات سے بارہا نوازا گیا ہے۔

آپ بیگ محمد ہائی اسکول کے پرنسپل اور میونسپل کارپوریٹر جناب سہیل لوکھنڈ والا کی شریک حیات ہیں۔

ماہنامہ نقش کوکن

## کلیان میں یوم اساتذہ

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان میں حسب سابق یوم اساتذہ کے موقعہ پر تدریسی و غیر تدریسی عملے کے فرائض درجہ دہم کے طلبہ و طالبات نے انجام دیئے۔ بعد ازاں جناب محمد حنیف تانکی صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں جناب عبداللطیف اور جناب مسعود پیش امام صاحبان نے اساتذہ کے بلند کردار اور سماج میں موجودہ مقام پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے مہمان جناب شفیق احمد تانکی کے ہاتھوں بیس سالہ تدریسی خدمات کے صلہ میں جناب فضل کریم شیخ، محترمہ سلطانہ شیخ اور عبید فالکے، دیشپانڈے صاحبان کو شال پیش کی گئیں اور دیگر اساتذہ کو پین سیٹ سے نوازا گیا۔ محترمہ سعیدہ خان نے شکریہ ادا کیا اور نظامت جناب متین ڈلارے صاحب نے انجام دی۔

مرسلہ، محمد صادق

## وڈولی میں گٹ سمیلن

۲۵ اگست ۹۴ء کو کیندر اسکول وڈولی ضلع رائے گڑھ میں کیندر پرمکھ جناب توگل بھارتی کی صدارت میں ماہانہ گٹ سمیلن منعقد ہوا جس میں ٹرافی ہفت روزہ "کوکن کڈا" کے مدیر اور صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ایوارڈ یافتہ و ضلعی ایوارڈ یافتہ آدرش شکشک شری پرکاش ادھیکاری کو اعزاز دیتے ہوئے صدر جلسہ نے اردو اسکول وڈولی کی جانب سے خوبصورت ٹرافی پیش کیا۔

اپنی صدارتی تقریر میں توگل بھارتی نے فرمایا کہ کوکن کے مسلمانوں کی مادری زبان اردو ہے اور یہی یہاں کے اسکولوں کا ذریعہ تعلیم ہے کوکنی جو گھروں میں بولی جاتی ہے ہر (۳) بیس کلومیٹر کے بعد اسی کا لب و لہجہ بدل جاتا ہے لہٰذا اردو کو فوقیت حاصل ہوئی جو ہر لحاظ سے منفعت بخش بھی ہے۔

## برما کے اسکولوں میں اسلامی مضمون

مراٹھی اسکول سرکوں کے صدر مدرس ہتگم گروجی نے شکریہ ادا کیا اور قومی ترانہ پر جلسہ برخاست ہوا

نئی دہلی (فانا) جرمن گرین پارٹی جس کے بارے میں توقع ہے کہ وہ آئندہ اکتوبر میں ہونے والے پالیمانی انتخاب جیتے گی کے ایک امیدوار مسٹر سمیر ازگیر نے جرمن حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسکولی نصاب میں اسلام کو بحیثیت ایک مضمون داخل کیا جائے عربی روزنامہ عکاظ کے مطابق ازگیر نے اسلام کی تدریس کے لئے اہل اساتذہ کے تقرری کا بھی مطالبہ کیا ہے مسٹر ازگیر جو نسلاً ترک ہیں جرمنی کی ۲۵ لاکھ تارکین وطن آبادی کو مساوی وسیاسی وجائز حقوق دلانے کے لئے بھی تحریک چلا رہے ہیں۔

## ایک ضروری اعلان

"کوکن بائر ایجوکیشنل یونٹ"، جو خطہ کوکن کا ایک تعلیمی یونٹ ہے اس کے اغراض ومقاصد کے تحت یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ خطہ کوکن کے ایسے طلباء وطالبات جو HSC کے بعد ہائر ایجوکیشن کے لئے جارہے ہیں یا جانا چاہتے ہیں ان کے لئے یونٹ کی جانب سے کچھ اسکالرشپ دینا طے کیا گیا ہے لہٰذا ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے ۹۵-۹۴ اس تعلیمی سال میں ہائر ایجوکیشن کے لئے داخلہ لیا ہے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تفصیلی معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔ اور فارم حاصل کریں۔

نیازمند

عبد الوہاب دھنسے

جنرل سکریٹری

کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ

مدینہ منزل، مغل محلہ

مقام پوسٹ، تعلقہ، شریوردھن

ضلع رائے گڈھ: ۴۰۲۱۱۵

## اسلامی ٹیلی ویژن پراجکٹ

نئی دہلی۔ (فانا) رابطہ عالم اسلامی یا ورلڈ مسلم لیگ عالمی سطح کا ایک اسلامی ٹیلی ویژن چینل قائم کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہی ہے

مسلم ورلڈ لیگ کے سابق جنرل سکریٹری اور سعودی عرب کی شوریٰ کونسل کے نائب صدر ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نے اس طرح کے چینل کے قیام پر زور دیتے ہوئے کہا اس کے نتیجہ میں اسلام و مسلمانوں کی صحیح تصویر کا پیش کرنے میں مدد ملے گی۔ بالخصوص قادیانیوں کی طرف سے ٹی وی چینل قائم کرنے کے بعد اسلامی چینل کا قیام ازحد ضروری بن گیا ہے۔

ڈاکٹر نصیف نے عربی روزنامہ عکاظ سے بھی گفتگو کی۔

## قرآن کا برمی زبان میں ترجمہ

نئی دہلی (فانا) گذشتہ ماہ برما کے دارالحکومت رنگون میں قرآن کریم کے برمی ترجمہ کا نیا ایڈیشن منظر عام پر آگیا۔ واضح رہے ترجمہ کا کام آج سے ۔۳ برس قبل برما کے وزیر تجارت مرحوم علی راشید کی سربراہی میں ایک خصوصی کمیٹی نے انجام دیا اور اس کی اشاعت بھی عمل میں آئی لیکن اس کی کاپیاں بازار میں دستیاب نہیں تھیں۔

وامی کے ترجمان (اسلامک فیوچر) نے یہ انکشاف کیا کہ یہ کام انٹرنیشنل اسلامک کا ہے۔

## امریکہ میں پہلی اسلامی یونیورسٹی کا قیام

نئی دہلی (فانا) امریکہ کے مشہور شہر لاس اینجلز میں آئندہ ماہ سے ایک ایسی اسلامی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آرہا ہے جہاں اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم کی بھی اہتمام ہوگا امریکن پیسفک انٹرنیشنل یونیورسٹی کے نام سے موسوم یہ یونیورسٹی غیر کاروباری انداز میں کام کرے گی۔

یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر

احمد حسن عبداللہ نے "عرب نیوز" کو دئے گئے انٹرویو میں کہا کہ یونیورسٹی کے قیام کا بنیادی مقصد مغربی معاشرہ کے سامنے اسلام کی صحیح تصور پیش کرنا ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ جنہیں امریکہ کی شہریت حاصل ہے ۱۵ برسوں تک مختلف امریکی یونیورسٹیوں میں تدریس کا فریضہ انجام دے چکے ہیں۔

ڈاکٹر عبداللہ نے جو آج کل خلیجی ممالک کے دورے پر ہیں بتایا کہ یونیورسٹی کوئی باہری امداد نہیں لے گی اور اپنے وسائل پر ہی تکیہ کرے گی۔

## وسائل تعلیم کی مفت تقسیم

(۱) ۳۰ اگست ۹۴ء کو ضلع پریشد کیندر اسکول وڑولی ضلع رائے گڈھ میں نادار طلبہ کو مقامی تنظیم زکواۃ فنڈ سے دو ہزار روپے کے تعلیمی وسائل مفت تقسیم کئے گئے نیز گاؤں کے بیش مخیر حضرات نے بھی عطیات عنایت کئے۔

(۲) اردو بوائز اسکول موربہ ضلع رائے گڈھ میں نادار طلبہ کو موربہ کے مخیر حضرات نے پندرہ ہزار روپیوں کے تعلیمی وسائل مفت عنایت فرمائے

(مرسلہ نور موربوری)

## کل ضلع رائے گڈھ انعامی تقریری مقابلہ

۴ ستمبر ۹۴ء کو اردو گرلز اسکول موربہ ضلع رائے گڈھ میں بزم سیرت کے زیر اہتمام جامع مسجد موربہ کے پیش امام جناب یعقوب دھنشے کی صدارت میں سیرۃ النبی کا انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ مدیر ہفت روزہ فوزان تھانہ جناب سلمان ہاشمی جناب نعیم الدین مصباحی اور جناب مشتاق یعقوب دھنشے نے جج کے فرائض انجام دئے نعیم انصاری صاحب نے نظامت فرمائی کامیاب طلبہ کو (اول نمبر تا سوم) بزم سیرت کی جانب سے انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔ کچھ علم دوستوں نے بند لفافوں میں بھی انعامات پیش کئے

## سید عبدالغفور

ابھی چھ مہینے قبل فروری ۹۴ء کے شمارہ میں ہم نے تلوجہ گروپ گرام پنچائت ضلع رائے گڈھ کے الیکشن میں جناب سید عبدالغفور صاحب کے پینل کے کامیابی کی خبر دی تھی اور یہ بھی پیشین گوئی کی تھی کہ پنچائت کے سربراہ کے طور پر سید صاحب ہی منتخب ہوں گے۔
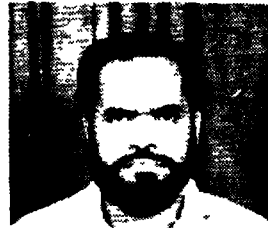
خوشی اس بات کی ہے کہ سید عبدالغفور صاحب، سرپنچ چنے گئے اور چھ مہینوں کی قلیل عرصہ میں سید عبدالغفور صاحب کی سربراہی میں گرام پنچایت نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے جو برسوں سے نہیں ہو پایا تھا۔

تلوجہ کے راستے خراب تھے تالاب میں جانور نہاتے تھے۔ لوگ گرمیوں کے ایام میں پانی کے لئے ترستے تھے گندگی بھرے گٹر راستوں پر بہتے تھے مگر اب نقشہ ہی دوسرا ہے تلوجہ اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا لہذا اہل تلوجہ سرپنچ سید عبدالغفور صاحب کے شکر گذار ہیں۔

## کیفی اعظمی کو ایک لاکھ کا ایوارڈ

اردو کے مشہور شاعر کیفی اعظمی کو حکومت اتر پردیش نے ایک لاکھ روپے کا ایوارڈ کا اعلان کیا ہے۔

۲۳ اکتوبر ۹۴ء وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کیفی کو یہ ایوارڈ پیش کریں گے۔ اتر پردیش کے گورنر موتی لال وو ہرہ اس تقریب کی صدارت فرمائیں گے اس تقریب میں کیفی اعظمی اور ان کی شاعری پر کا اجراء بھی ہوگا

## پچھلون میں تعلیم نسواں پر سیمینار

مہاراشٹر اردو اکیڈمی نے سنیچر

۱۷ ستمبر کو چپلون میں نیشنل اردو ہائی اسکول کے تعاون سے تعلیم نسواں کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا تھا۔ اس سیمینار میں شرکت کے لئے بمبئی کے اسمٰعیل یوسف کالج کی صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر میمونہ دلوی۔ نیلم فضل ماسٹر خلافت کالج کی پرنسپل مسرت جہاں اور انقلاب کی صحافی ریحانہ شیخ بمبئی سے چپلون گئی تھیں۔

محترمہ میمونہ دلوی کی صدارت میں سیمینار شروع ہوا۔ سیمینار کے آغاز میں ریحانہ شیخ نے آزادیٔ ہند کے بعد سے آج تک خواتین کی تعلیمی صورت حال کا جائزہ کے عنوان سے اپنا مقالہ پڑھا جبکہ مسرت جہاں نے مسلم خواتین کی تعلیمی پسماندگی اور اس کا حل کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار کیا نیلم فضل ماسٹر نے نظامت کے فرائض انجام دئے محترمہ دلوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں تعلیم نسواں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

سیمینار کے آخر پر مشاعرہ منعقد ہوا۔ مشہور شاعر قیصر الجعفری کی صدارت میں اس مشاعرہ میں بمبئی کے شعراء میں شاہد ندیم اور وقار قادری نے اپنا کلام سنایا جبکہ مقامی شعراء میں نیشنل اردو ہائی اسکول کے پرنسپل مغل اقبال اختر کے علاوہ کئی شعراء نے سامعین سے داد تحسین حاصل کی۔

## ڈاکٹر امام الدین اندرے

نوجوان جنرل سرجن ڈاکٹر امام الدین اندرے کا نور ہسپتال کے لئے بحیثیت اعزازی سرجن تقرر کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر امام الدین کا تعلق سائیگاؤں تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ سے ہے

## محمد منیر شیخ مثالی مدرس

ضلع پریشد تھانہ نے اردو پرائمری سائیوانی تعلقہ پالگھر کے صدر مدرس جناب محمد منیر شیخ محمد خلیفہ کو ان کی تعلیمی اور سماجی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ۹۴ء کا آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا ہے۔

## دیارِ حرم ٹور اینڈ ٹراویلس کا رسم افتتاح

۱۱ ستمبر ۹۴ بروز اتوار ادارہ دیارِ حرم ٹور اینڈ ٹراویلس نہرو نگر کرلا بمبئی ۲۴...۴۰۰ کا وجود الحاج جناب محمد حسین لستانی اور الحاج ڈاکٹر عبدالحلیم اعظمی کی چھ سالہ خدمات حجاج کے پیش نظر عمل میں آیا۔

اس رسم افتتاح میں نامور سماجی، سیاسی شخصیتوں نے شرکت کر کے اپنی نیک تمناؤں اور دعاؤں سے ادارہ دیارِ حرم ٹور اینڈ ٹراویلس کو نوازا۔ حج ۱۹۹۵ء اور عمرہ کی بکنگ کا بھی اعلان کیا گیا

ذاتی طور پر حج و عمرہ زیارت پر جانے والے زائرین ویزا ٹکٹ اور رہائش مکہ کے لئے اسی ادارہ سے رجوع ہو سکتے ہیں۔

## دیوا۔ وسئی۔ ریلوے کی شروعات

سینٹرل ریلوے کے دیوا اور ویسٹرن ریلوے کے وسئی ریلوے اسٹیشن کو ملانے والی ریلوے سروس کا آغاز ۵ ستمبر ۹۴ء کی شام دھوم دھام سے ہوا اس موقعہ پر مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندے اور سوشل ورکر بڑی تعداد دیوا ریلوے پر موجود تھے وی ٹی کے پارسل آفس میں کام کرنے والے ۶۰ سالہ حمال تکا رام لکشمن سونلونے نے ہری جھنڈی بتائی اور پہلی ریل روانہ ہوئی۔ دیوا۔ وسئی کے درمیان ۴۲ کلومیٹر کا فاصلہ یہ ٹرین ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ میں طے کرے گی۔

## آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری مقیم بمبئی کا انتخاب نو

۲۳ اگست ۹۴ء کو بمبئی میں منعقدہ سوسائٹی ھذا کی سالانہ میٹنگ ۲۴ اراکین شریک تھے. بالفاظ دیگر ۷۰ فیصد لوگوں نے شرکت کی تھی۔

اس ادارہ کے تحت رتناگری

میں درج ذیل سرگرمیاں جاری ہیں
(۱) بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگیری
(۲) آئیڈیل پرائمری اسکول
(۳) آئیڈیل نرسری کلاس
(۴) آئیڈیل ٹیلرنگ اینڈ ایمبرائیڈری کلاس۔

سکریٹری کی جامع رپورٹ کی پیشی و منظوری کے بعد آئندہ پانچ سالوں کے لیے جو انتخاب عمل میں آیا وہ حسب ذیل ہے۔

چیرمین۔ ایڈوکیٹ محمد رحیم وتو
صدر۔ جناب ایم ڈی نائیک
نائب صدر
(۱) جناب سید عبدالرحمن قادری
(۲) جناب عبدالکریم اسمٰعیل ناخوا
(۳) جناب ڈاکٹر جی ایچ آوٹے
اعزازی سکریٹری
لائین عبدالکریم اسمٰعیل قاضی
جوائنٹ سکریٹری
جناب محمد صدیق شیخ حسن نائیک
خازن۔ جناب عبداللطیف گیرکر
نائب خازن جناب صادق اسمٰعیل حکیم
مینجنگ کمیٹی کے اراکین
(۱) جناب یونس علی قاضی
(۲) جناب علی اسمٰعیل قاضی
(۳) جناب عبداللطیف نائیک
(۴) ایڈوکیٹ نورالدین بھاٹکر
(۵) جناب منیر احمد محمود شیخ
(۶) جناب احمد ابراہیم مقادم

نقش کوکن

## مہناز موڑک میرٹ لسٹ میں

کرڈوئی (ضلع رتناگیری) کے جناب یوسف محی الدین موڑک کی پوتی اور جناب محمود بالکو موڑک کی نواسی مہناز لیاقت موڑک نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں کولہاپور بورڈ میں میرٹ لسٹ میں پوزیشن حاصل کی ہے۔

مہناز کو ۹۲ء۷۱ فیصد نمبر حاصل ہوئے اس طرح بورڈ کے میرٹ لسٹ میں جگہ پانے والی یہ سنگمیشور تعلقہ کی پہلی مسلم طالبہ ہے مہناز نے کراڈ کے ایک انگریزی ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکول سے یہ کامیابی حاصل کی حیرت اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اس مسلم طالبہ کو سنسکرت میں ۹۷ نمبر حاصل ہوئے

مہناز فی الحال کراڈ میں گیارہویں سائنس میں پڑھ رہی ہے اور وہ ڈاکٹر بننے کی خواہش رکھتی ہے۔ اللہ اسے اس کے ارادوں میں کامیاب کرے (آمین)

## اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا پروگرام

۱۶۔ ستمبر ۹۴ء کی شام سابق صدر شعبۂ اردو حیدرآباد یونیورسٹی محترمہ ڈاکٹر ثمینہ شوکت صاحبہ نے اکبر پیر بھائی ہال بمبئی میں اردو کی ترسیلی لسانیات اور اس کے مضمرات پر اظہار خیال فرمایا۔ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صدر نشین تھے

## رائے گڈھ کا ضلعی سطح پر تقریری مقابلہ

رلائبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ ضلع رائے گڈھ (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام ۲۴ ستمبر ۹۴ء کو اردو پرائمری اسکول (دیشمکھ محلہ) مہاڈ میں ضلعی سطح پر تقریری اور نعت خوانی کا مقابلہ منعقد ہوا جس میں رائے گڈھ ضلع کے ۲۸ حضرات مہمانان خصوصی کے طور پر مدعو تھے۔ مہاڈ کے کونسلر جناب محمد شفیع پورکر اس ٹرسٹ کے صدر ہیں اور جناب آصف پلوکر سکریٹری کے فرائض انجام دیتے ہیں جلسہ کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں

## مشتاق اوکڑے نے الفہیم کوآپریٹیو سوسائٹی کا افتتاح کیا۔

۱۴ ستمبر ۹۴ء کو موربہ ضلع رائگڈھ میں الفہیم کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی

جس کے چیرمین جناب اسلم راؤت
دسابق سرپنچ ہیں نوجوان سماجی کارکن
اور سیاسی رہنما جناب مشتاق اوکے
نے افتتاح فرمایا۔ ضلع پریشد رائیگڑھ
سابق صدر شری پربھاکر پاٹل
نے تقریب کی صدارت فرمائی
اس موقعہ پر ضلع رائے گڈھ سینٹرل
کوآپریٹیو بنک کے چیرمین شری آر ایس
پاٹل بھی موجود تھے۔ قرب وجوار
سے کثیر تعداد میں شریک ہوکر اس
سوسائٹی کے لئے اپنے تعاون کا
اظہار فرمایا۔

## ڈاکٹر عبدالستار دلوی قاہرہ روانہ

مصر کی مشہور عین الشمس
یونیورسٹی قاہرہ میں شعبۂ اردو کے قیام
کے لئے حکومت مصر کی دعوت پر حکومت
ہند نے بمبئی یونیورسٹی شعبۂ اردو کے
صدر ڈاکٹر عبدالستار دلوی کی خدمات
حاصل کی ہیں۔
مصری یونیورسٹی میں شعبۂ اردو
کے نگراں ہوں گے۔
یونیورسٹی ذرائع کے مطابق مصر
میں اردو زبان ادب میں مصریوں کی
بڑھتی ہوئی دلچسپی کے پیش نظر حکومت
نے عین الشمس یونیورسٹی قاہرہ میں سال
رواں میں اردو کی تعلیم اور اس کی
ترویج وترقی کا اہتمام کرنے کا فیصلہ کیا
ہے اور حکومت مصر کی دعوت پر
ہندوستانی حکومت نے اس کام
کے لئے ڈاکٹر دلوی کی خدمت حاصل کی
ہے ڈاکٹر دلوی نصاب کی تیاری پر بھی
توجہ دیں گے۔
ڈاکٹر دلوی کی روانگی کے پیش نظر
بمبئی یونیورسٹی کے کالینہ کیمپس میں ان کے
اعزاز میں ۲۱ ستمبر کی شام ایک تہنیتی
جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نیز ادارہ نقش کوکن
نے اپنے سابق مدیر اور ماہر لسانیات
ڈاکٹر عبدالستار دلوی کے اعزاز میں
ایک الوداعی تقریب منعقد کی۔

## جامع مسجد پوے

پوے جامع مسجد اینڈ دینی
تعلیم فنڈ بمبئی رجسٹرڈ نمبر بی ۸۲۸ کی
جنرل باڈی میٹنگ مورخہ ۱۱ ستمبر ۹۴ء
بمقام جماعت المسلمین نور باغ۔ اکبر
بلڈنگ نور باغ بمبئی نمبر ۹ میں منعقد کی
کی گئی جس میں متفقہ رائے سے منتظمہ
کمیٹی وتعمیر کمیٹی مسجد انتخابات برائے
سال ۹۵-۱۹۹۴-۱۹۹۶.۱۹۹۵ء
عمل میں آئے۔ جناب عبداللطیف
خان ابن محمد شریف خان سرگروہ صدر میں
اور جناب مصطفی خان ابن محمد علی خان
سرگروہ نائب صدر مقرر ہوئے۔
تعمیر کمیٹی۔ جناب روشن خان قطب الدین
خان سرگروہ چیرمین، جناب دلاور علی
خان سرگروہ، جناب ابراہیم خان عثمان
خان سرگروہ، جناب عبداللہ علی مقری
جناب نور محمد خان حسین خان سرگروہ
ڈی اے سرگروہ جنرل سکریٹری

## ڈاکٹر مشتاق سرکھوت کے دواخانے کا افتتاح

۱۸ ستمبر ۹۴ء کی صبح نور باغ
کی مسجد سے قریب سمراٹ سدن میں
نوجوان ڈاکٹر مشتاق سرکھوت (متوطن
ونی پرار) کے ہومیوپیتھک کلنک کا
افتتاح نباض قوم اور مدیر نقش کوکن
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے فرمایا
وزیر تعلیم جناب سلیم زکریا اور
انجمن اسلام بمبئی کے صدر ڈاکٹر اسحاق
جمخانہ والا بھی معزز مہمان میں تھے مگر گنپتی
وسرجن کی بھیڑ میں وقت پر نہ پہنچ سکے۔

## صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ کا بلڈ ڈونیشن پروگرام

مہاتما گاندھی کی ۱۲۵ ویں جنم
تیھی کے موقعہ پر ستمبر ۹۴ء کو حاجی محمد
صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ نے عطیۂ
خون کا پروگرام منعقد کیا ڈاکٹر جمخانہ والا
صاحب کی صدارت میں منعقدہ پروگرام
میں ڈاکٹر اوشا مہتا معزز
مہمان تھے۔

## ضلع پریشد ضلع رتناگری کے اُردو پرائمری اسکولوں کی فہرست

امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے خطۂ کوکن کے پرائمری اُردو اسکولوں کو بھی مقابلوں میں شریک کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کیلئے ہم نے ضلع پریشد کے دفاتر سے اسکولوں کی فہرست حاصل کی ہے۔ کوکن کے چاروں اضلاع کے اردو پرائمری اسکولوں کی فہرست باری باری شائع کی جائے گی تاکہ اگر کسی اسکول کا نام فہرست میں شامل ہونے سے رہ گیا ہو تو آپ اس کی نشاندہی کریں۔ اس وقت ضلع رتناگری کی فہرست پیش ہے:

### تعلقہ رتناگری:

ضلع پریشد اُردو پرائمری اسکول بھاٹیہ
〃 〃 〃 〃 〃 گاؤنکھڑی
〃 〃 〃 〃 〃 ہرچیری۔
〃 〃 〃 〃 〃 ابراہیم پٹن
〃 〃 〃 〃 〃 جیگڈھ
〃 〃 〃 〃 〃 نیا فنسوپ
〃 〃 〃 〃 〃 پرانا فنسوپ
〃 〃 〃 〃 〃 پانوس (قاضی واڑہ)
〃 〃 〃 〃 〃 مہامورواڑی
〃 〃 〃 〃 〃 کرلا (بوائز)
〃 〃 〃 〃 〃 کرلا (گرلز)
〃 〃 〃 〃 〃 کیلیا مجگاؤں
〃 〃 〃 〃 〃 کوتوڑے
〃 〃 〃 〃 〃 پورن گڈھ
〃 〃 〃 〃 〃 پانوس (بھوساروارا)
〃 〃 〃 〃 〃 ساکھر تر (ساکھر)
〃 〃 〃 〃 〃 مجگاؤں۔
〃 〃 〃 〃 〃 جیگڈھ ساکھر
〃 〃 〃 〃 〃 شیرگاؤں۔
〃 〃 〃 〃 〃 سومیشور

### تعلقہ سنگمیشور:

زیڈ پی اردو پرائمری اسکول آنگولی
〃 〃 〃 〃 〃 آنبولی
〃 〃 〃 〃 〃 ڈنگنی
〃 〃 〃 〃 〃 گھاٹیولہ
〃 〃 〃 〃 〃 کڑوی عمر
〃 〃 〃 〃 〃 کردھنڈا
〃 〃 〃 〃 〃 کونڈیورہ
〃 〃 〃 〃 〃 سونگیری
〃 〃 〃 〃 〃 ماکھزن
〃 〃 〃 〃 〃 موچری
〃 〃 〃 〃 〃 کلبتہ (فسونا)
〃 〃 〃 〃 〃 فونگوس
〃 〃 〃 〃 〃 ناٹری۔
〃 〃 〃 〃 〃 آنبیڈ (بزرگ)

### تعلقہ چپلون:

〃 〃 〃 〃 〃 بہادر شیخ
〃 〃 〃 〃 〃 چپلون۔
〃 〃 〃 〃 〃 گوولکوٹ
〃 〃 〃 〃 〃 ماپاری محلہ چپلون
〃 〃 〃 〃 〃 آلورے
〃 〃 〃 〃 〃 چیویلی
〃 〃 〃 〃 〃 بیٹھ ماپ
〃 〃 〃 〃 〃 ددنولی
زیڈ پی اُردو پرائمری اسکول کالستہ (گرلز)
〃 〃 〃 〃 〃 کالستہ (بوائز)
〃 〃 〃 〃 کاتھے
〃 〃 〃 〃 〃 کونجھارلی
〃 〃 〃 〃 〃 کھیرڈی
〃 〃 〃 〃 〃 مازرے کاشی
〃 〃 〃 〃 〃 مالددلی
〃 〃 〃 〃 〃 نائشی
〃 〃 〃 〃 〃 پمپلی (بزرگ)
〃 〃 〃 〃 〃 پرپھلی
〃 〃 〃 〃 〃 سادرڈا
〃 〃 〃 〃 〃 سادرڈا (اڈریکر)
〃 〃 〃 〃 〃 شیرل
〃 〃 وانگھیورے

### گوہاگر تعلقہ:

〃 〃 〃 〃 〃 انجنول
〃 〃 〃 〃 〃 گوہاگر
〃 〃 〃 〃 〃 کونڈکٹھاری

〃 〃 〃 〃 〃 پڑدے
〃 〃 〃 〃 〃 پیوہ
〃 〃 〃 〃 〃 پنگاری حویلی
〃 〃 〃 〃 〃 پنگاری
〃 〃 〃 〃 〃 ساکھری زنزول
〃 〃 〃 〃 〃 سورل
〃 〃 〃 〃 〃 توسال
〃 〃 〃 〃 〃 دیلدور

## تعلقہ کھیڈ:

〃 〃 〃 〃 〃 السورے
〃 〃 〃 〃 〃 آشی
〃 〃 〃 〃 〃 بہرولی ۱
〃 〃 〃 〃 〃 بہرولی ۲
〃 〃 〃 〃 〃 دھامندیوی
〃 〃 〃 〃 〃 کرجی
〃 〃 〃 〃 〃 کرجی (رحمت محلہ)
〃 〃 〃 〃 〃 کرجی (آشیت)
〃 〃 〃 〃 〃 کونڈیولی
〃 〃 〃 〃 〃 کھیڈ
〃 〃 〃 〃 〃 ممبکہ
〃 〃 〃 〃 〃 آسورڈے
〃 〃 〃 〃 〃 نادگاؤں
〃 〃 〃 〃 〃 نلیک (السورے)
〃 〃 〃 〃 〃 پنہالجہ
〃 〃 〃 〃 〃 فوروس ۱
〃 〃 〃 〃 〃 فوروس ۲

〃 〃 〃 〃 〃 سونس
〃 〃 〃 〃 〃 سنگلٹ
زیڈ اردو پرائمری اسکول سویلی
〃 〃 〃 〃 〃 ساکھردلی
〃 〃 〃 〃 〃 شیرشی
〃 〃 〃 〃 〃 شیبوں (بزرگ)

## منڈنگڑھ تعلقہ:

〃 〃 〃 〃 〃 بانکوٹ
〃 〃 〃 〃 〃 بانکوٹ قلعہ
〃 〃 〃 〃 〃 لاٹون
〃 〃 〃 〃 〃 مہاپرل
〃 〃 〃 〃 〃 نیگرٹی
〃 〃 〃 〃 〃 پنڈیری
〃 〃 〃 〃 〃 بیوسے
〃 〃 〃 〃 〃 پمپلولی
〃 〃 〃 〃 〃 شیپولہ
〃 〃 〃 〃 〃 شیگون
〃 〃 〃 〃 〃 دلوتہ
〃 〃 〃 〃 〃 ولیبوی
〃 〃 〃 〃 〃 شاندار ولیبوی ٹیکڑی
〃 〃 〃 〃 〃 تیرڑہ
〃 〃 〃 〃 〃 گنبلا

## راجہ پور تعلقہ:

〃 〃 〃 〃 〃 راجہ پور
〃 〃 〃 〃 〃 راجہ پور باغ قاضی

〃 〃 〃 〃 〃 دسور
〃 〃 〃 〃 〃 ڈونگڑ
〃 〃 〃 〃 〃 کاتلی
〃 〃 〃 〃 〃 کونڈے تر
〃 〃 〃 〃 〃 پرٹولی
〃 〃 〃 〃 〃 پتھالے باغ
〃 〃 〃 〃 〃 تانار
〃 〃 〃 〃 〃 ساگوے
〃 〃 〃 〃 〃 زامبھاری
〃 〃 〃 〃 〃 تل گاؤں
〃 〃 〃 〃 〃 سوندال
〃 〃 〃 〃 〃 سوگم واڑی
〃 〃 〃 〃 〃 ساکھرناٹہ گرنز
〃 〃 〃 〃 〃 پاچل
〃 〃 〃 〃 〃 ران تلے

## لانجہ تعلقہ:

〃 〃 〃 〃 〃 انجناری
〃 〃 〃 〃 〃 کنگولی
〃 〃 〃 〃 〃 لانجہ
〃 〃 〃 〃 〃 نیوسر
〃 〃 〃 〃 〃 نیوسر (باغ)
〃 〃 〃 〃 〃 ساٹولی
〃 〃 〃 〃 〃 تلوڈے
〃 〃 〃 〃 〃 ویرل
〃 〃 〃 〃 〃 ساٹولی والپ واڑی

## تعلقہ داپولی:

اڑکھل 〃 〃 〃 〃 〃
آڑہ 〃 〃 〃 〃 〃
برونڈی 〃 〃 〃 〃 〃
بھوپن 〃 〃 〃 〃 〃
دابھیل 〃 〃 〃 〃 〃
دابھول ۱ 〃 〃 〃 〃 〃
دابھول ۲ 〃 〃 〃 〃 〃
داپولی 〃 〃 〃 〃 〃
فرارے 〃 〃 〃 〃 〃
ہرنئی 〃 〃 〃 〃 〃
زامگے 〃 〃 〃 〃 〃
کیلشی 〃 〃 〃 〃 〃
کولتھرے 〃 〃 〃 〃 〃
کامت 〃 〃 〃 〃 〃
ماندیولی 〃 〃 〃 〃 〃
مونگیتر 〃 〃 〃 〃 〃
مروڈ 〃 〃 〃 〃 〃
اونوشے 〃 〃 〃 〃 〃
پندیری 〃 〃 〃 〃 〃
پال گڑھ 〃 〃 〃 〃 〃
پوچھلے 〃 〃 〃 〃 〃
رودکھی 〃 〃 〃 〃 〃
سونڈےگھر 〃 〃 〃 〃 〃
ٹانگر 〃 〃 〃 〃 〃
ٹیٹولی 〃 〃 〃 〃 〃
ہوبرگھر 〃 〃 〃 〃 〃
انورسے 〃 〃 〃 〃 〃 〃
ویساپور 〃 〃 〃 〃 〃 〃

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریداران کرجن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے
ذیل میں ان کے اسمائے گرامی درج ہیں

## درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب عبدالرزاق شیخ | بائیکلہ بمبئی |
| محترمہ محمودہ بشیر احمد | بوریولی |
| محترمہ شاہدہ علی مقادم | مجگاؤں بمبئی |
| ماسٹر فہاد شوکت قاضی | پاؤس |
| اقبال لائبریری | ساگوے |
| مس سمیرہ قاضی فراز احمد | ساگوے |
| جناب عبدالکریم عثمان چوگلے | آنجور |
| مس ناہیدہ اے رکھانگی | مجگاؤں بمبئی |
| ماسٹر شجاع محمد قاضی | مجگاؤں بمبئی |
| جناب مدثر لے قادر دادن | 〃 〃 |
| جناب قاسم اسمٰعیل دادن | ٹھاکورواڑی سندھودرگ |
| مس رضیہ جلیل قادری | مروڈ۔ جنجیرہ |
| ماسٹر سیف محمد سعید قادری | 〃 〃 |
| انجمن اسلام ایگری ہائی اسکول لائبریری | 〃 〃 |
| جناب صبا شیخانی | 〃 〃 |
| محترمہ مسرور فاتح اعظم فوجدار | 〃 〃 |
| محترمہ مسرت سہیل داماد | 〃 〃 |
| جناب اے خطیب شیخ | مرول بمبئی |
| جناب حسن احمد وسگرے | کرلا۔ بمبئی |
| جناب اے ٹی ساونت | کوسہ۔ ممبرا |
| جناب نثار احمد خان | اندھیری |
| جناب عباس عمر ڈاورے | مہاڈ |
| جناب عارف صادق لاجورکر | کرکی |
| جناب برہان دادا پیر مجاور | مرول۔ بمبئی |

# شادی خانہ آبادی

## رضوانہ ہیپائل ۔ عارف خان

جناب عارف خان ابن وال[illegible]ن کی شادی رضوانہ بسم بنت احمد بخشی کے ساتھ ۶ اگست ۹۴ء کو نیروبی کینیا مشرقی افریقہ میں انجام پائی۔

## ممتاز پرکار ۔ محمد حنیف پرکار

جناب محمد حنیف بن عباس پرکار کی شادی ممتاز بنت لندت والے حسن میاں پرکار کے ساتھ ۱۴ اگست ۹۴ء کو ناکورو کینیا مشرقی افریقہ میں انجام پائی۔

## حور آراء کھابیٹے ۔ مصطفیٰ کھابیٹے

جناب مصطفیٰ بن عثمان کھابیٹے کی شادی حور آراء بنت مرحوم سلیمان کھابیٹے کے ساتھ ۲۰ اگست ۹۴ء کو ممباسہ کینیا مشرقی افریقہ میں انجام پائی۔

## کوثر جہاں دلوی ۔ ولید پرکار

جناب ولید ابن احمد پرکار متوطن فردوس ضلع رتناگری کی شادی کوثر جہاں بنت حسن دلوی کے ساتھ ۳۱ جولائی ۹۴ء لندن میں انجام پائی
(نامہ نگار شیخ اسمٰعیل نیروبی)

# ہندوستان میں پہلی مسلم خاتون آئی پی ایس

محترمہ نزہت خان کو آزاد ہندوستان کی پہلی مسلم خاتون آئی پی ایس ہونے کا منفرد اعزاز حاصل ہے، اردو، انگریزی ہندی کے علاوہ مراٹھی اور پنجابی زبانوں پر بھی انہیں عبور حاصل ہے وہ صحافت میں جرنلزم کی ڈگری حاصل کر چکی ہیں۔ مسلم خواتین کے بارے میں عام رائے یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم تو حاصل کرتی ہیں مگر کچھ اور نہیں کر سکتیں لہذا اس خیال کو غلط ثابت کرنے کے لئے انہوں نے بلند ارادے کے ساتھ پولیس کیڈر میں داخلہ لیا۔ ۱۹۹۱ء مارچ میں یو پی ین آپ کا داخلہ ہوا اور تربیت کے بعد کارکتاں پوسٹ اسٹیشن میں بطور تھانیدار آپ کی تقرری عمل میں آئی۔

مس نزہت خان امروہہ کی رہنے والی ہیں۔ پیدائش بمبئی میں ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم انگریزی میں دہلی سے مکمل کی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ سے انہوں نے ایم اے بھی کیا ہے۔

# تلوجہ ہائی اسکول کی اولین برساتی ٹرپ نیشنل اردو ہائی

اسکول کی طالبات کی اولین برساتی ٹرپ ۸ ستمبر ۹۴ء کو واشی نئی بمبئی گئی جو تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ضلع رائے گڈھ کے اردو اسکولوں میں برسات کے موسم کی یہ پہلی ٹرپ تھی جس میں قریب ۹۰ طالبات شامل تھیں۔ کثیر تعداد میں سرپرست اس نوعیت کی پہلی ٹرپ کے لئے بچوں کو وداع کرنے کے لئے جمع ہوئے طالبات نئی بمبئی کے ریلوے اسٹیشن کو دیکھ کر جو اپنی جدیدیت اور دلکشی کے اعتبار سے تفریح کا منظر بھی بن رہے ہیں محظوظ ہوئے۔ اسی کے ساتھ "ساگر وہار" میں جہاں جدید طرز کی کشتیاں ہیں مہنگی ہونے کے باوجود بھی لطف اندوز ہوئے۔ سارا دن یہ قافلہ سیر و تفریح کرتا رہا اور شام سات بجے اپنے مقام لوٹ آیا۔ ذیل کی اساتذہ کی نگرانی میں یہ ٹرپ بہت کامیاب رہی۔

(۱) جناب اختر شاہ۔
۲۔ جناب عقیل احمد
۳۔ محترمہ عزیزہ قاضی
۴۔ محترمہ میناز الیرو۔
۵۔ محترمہ صبیحہ دلوی ۔
۶ محترمہ شمش النساء دلوی

مرسلہ تنویر شیخ

# انتقالِ پُر ملال

## اسماعیل نورے کا انتقال

کوکنی مسلم جماعت دارالسلام کینیا مشرقی افریقہ کے صدر جناب اسماعیل ابراہیم نورے ۲۳ اگست ۹۴ء کو آغا خان ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ مرحوم مصلحِ قوم اور ہمدرد انسان تھے۔ آپ کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ کوکنی مسلم جماعت نے ترقی کی منزلیں طے کیں۔ مرحوم نے حکمتِ عملی کی جو یادگار چھوڑی ہے وہ نسل در نسل مرکز پر نورے صاحب کے گہرے نقوش دنیا کے سامنے پیش کرتی رہے گی۔۔ (نامہ نگار: مختار احمد روڈکر)

## انجمن اسلام کے کرکٹر کا انتقال

انجمن اسلام ہائی اسکول، بوری بندر، بمبئی کے سابق کھلاڑی اور ہندوستانی ٹیم کے سابق ٹیسٹ پلیئر ابراہیم ماکا ۷ ستمبر ۹۴ء کو بمقام ومن (گجرات) میں انتقال کر گئے۔ وہ ۷۰ سال کے تھے۔

مرحوم انجمن ٹیم کے کپتان اور ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے اچھے بلے باز اور وکٹ کیپر تھے۔۔

## اسحاق دلیلے کا انتقال

دھاروَلی ضلع رائے گڈھ کی معروف شخصیت جناب اسحاق دلیلے کا ۳۱ جولائی ۹۴ء کو بعمر ۵۴ سال انتقال ہوگیا۔ مرحوم راجے واڑی، مہاڈ کے جوان فکر شاعر وفا راجیواڑی کے قریبی عزیز تھے۔۔

## محمد حسین پٹیل کا انتقال

جامع مسجد دوا تعلقہ پنویل ضلع رائے گڈھ کے متولی جناب محمد حسین عبداللہ پٹیل ۱۳ اگست ۹۴ء کو انتقال کر گئے۔۔

## احمد کرُئے مرحوم:

تاڈیل تعلقہ داپولی کے جناب حاجی عبدالغفور پٹھان کے بہنوئی جناب احمد کرُئے کا ۳۱ اگست ۹۴ء کو تاڈیل میں انتقال ہوگیا۔۔

## سلیمان سیٹھ ماپاری کا انتقال:

راجہ پور ضلع رتناگری کے معروف تاجر نیز جماعت المسلمین حجرہ مسجد راجہ پور کے صدر (ماپاری ٹرانسپورٹ کے مالک) جناب سلیمان محمد ماپاری ۲ ستمبر ۹۴ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ مرحوم غریبوں کے ہمدرد انسان تھے۔

(شریکِ غم: علی میاں کرنیکر ومبین حاجی)

## پروفیسر فضل الحق کا انتقال:

۲۷ اگست ۹۴ء کو دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر فضل الحق کا انتقال ہوگیا۔ ابھی وہ اپنے عہدے سے سبکدوش نہیں ہوئے تھے لیکن شدید علالت کی وجہ سے انہوں نے سرگرمیاں محدود کر دی تھیں۔۔

## شیخ حسین قاضی کو صدمہ

"الامین" کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی، مہاڈ کے چیئرمن اور مہاڈ پولادپور تعلقہ "مسلم امن کمیٹی" کے نائب صدر جناب شیخ حسین قاضی کی والدہ محترمہ خدیجہ بی عثمان قاضی نے ۱۸ اگست ۹۴ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مرحومہ ۷۶ سال کی تھیں اور عرصہ سے بیمار تھیں۔ جلوس جنازہ میں سینکڑوں کی تعداد میں عمائدینِ شہر، عزیزوں اور قرابت داروں نے شرکت کی۔

(مرسلہ: غلام محمد پٹیل)
(منیجنگ ڈائرکٹر "الامین" ک.و.آ.)

## نوگل بھارتی کو صدمہ :

۸ اگست ۹۴ء کو موربہ ضلع رائے گڈھ میں "اپنا ہوٹل" کے مالک ... احمد منیر حرکت قلب بند ہوجانے سے راہئ عدم ہوگئے۔ مرحوم نقش کوکن کے نامہ نگار نوگل بھارتی وڈولی کے بچپن کے ساتھی تھے۔۔۔

## اقبال گوڈمے حادثہ میں ہلاک :

مہاڈ سے قریب نائے گاؤں ضلع رائے گڈھ کے باشندہ اقبال اسماعیل گوڈمے ۲۸ جولائی ۹۴ء کو حادثہ جانکاہ میں واصل حق ہوئے۔ یہ حادثہ مہاڈ میں ساحل نگر ہائی وے کے قریب ایس ٹی بس سے ٹکرانے کی وجہ سے ہوا۔ انہیں فوراً بمبئی کے سائن ہسپتال لیجایا گیا مگر لمبی بیہوشی اور خون زیادہ بہہ جانے سے وہ جانبر نہ ہوسکے مرحوم ایل آئی سی کے ایجنٹ اور الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ میں ہردلعزیز کلرک تھے۔

(نامہ نگار: غلام محمد پٹیل دہور)

## حاجی عبدالستار میمن کا انتقال :

شہر رتناگری میں میمن برادری کی ہردلعزیز شخصیت جناب حاجی عبدالستار

سیٹھ میمن ۱۸ اگست ۹۴ء کو شدید دورۂ قلب کی وجہ سے رحلت فرماگئے۔ مرحوم ۷۵ سال کے تھے۔

(نامہ نگار: عبدالمجید نائیک رتناگری)

## عبدالرحمٰن ایلوکر کو صدمہ :

۱۵ اگست ۹۴ء کے روز وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ میں عبدالرحمٰن ایلوکر کے والد جناب آدم محمد جعفر ایلوکر عالم ضعیفی میں راہئ عدم ہوگئے۔

(نامہ نگار: نوگل بھارتی)

## آدم دلوی کو صدمہ :

سن بیم گیر یبج پر بھادیوی بمبئی کے مالک جناب آدم بابامیاں دلوی کی والدہ آمینہ عرف ماں بی متوطنہ پانگاری حویلی ضلع رتناگری طویل علالت کے بعد ۲۸ اگست ۹۴ء کو بعمر ۹۲ سال راہئ عدم ہوگئیں۔

(مرسلہ: حسین عمر دلوی)

## اقبال پیش امام کو صدمہ :

جناب اقبال عبدالحمید پیش امام ساکن دیوا آگر تعلقہ شریوردھن ضلع رائیگڈھ کی اہلیہ شمیم بانو ایک قلیل علالت کے بعد ۴ ستمبر ۹۴ء کو رحلت کرگئیں۔۔۔

## پدما انڈرسے کا انتقال

۲۱ اگست ۹۴ء کو شریمتی پدما انڈرسے کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحومہ جے جے ہسپتال میں زیر علاج رہیں مگر صحتیاب نہیں ہوسکیں اور وہیں رحلت فرمائیں۔

## احمد علی قاضی کا انتقال

مستری ہائی اسکول رتناگری کے سابق ٹیچر جناب احمد علی قاضی متوطن موضع مجگاؤں رتناگری مختصر سی علالت کے بعد ۹ ستمبر ۹۴ء کو بمبئی میں انتقال کرگئے تدفین ان کے گاؤں مجگاؤں رتناگری میں انجام پائی۔ نامہ نگار عبداللطیف پٹوی

## آدم ہرگے مرحوم

۱۱ ستمبر کو وڑوکی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے جناب آدم عبداللہ ہرگے کا عالم جوانی میں ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔

## ساحر ہوشیارپوری نہیں رہے

اردو کے ممتاز شاعر و ادیب ساحر ہوشیارپوری کا ۱۲ اگست ۹۴ء کو فریدآباد میں انتقال ہوگیا مرحوم فارسی میں ایم اے تھے۔ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صحافی بھی تھے آپ کی ادبی و شعری خدمات کے لئے

اکتوبر ۹۴ء



نقش کوکن

انہیں متعدد بار ایوارڈ اور اعزازات سے بھی نوازا گیا تھا جن میں غالب ایوارڈ، میر ایوارڈ، ہریانہ اردو اکیڈمی کا ایوارڈ قابل ذکر ہیں۔

## باولہ مسجد کے امام صاحب کا انتقال

۲ ستمبر ۹۴ء کو قاضی مولانا محمد حنیف صدیقی بعمر ۷۰ سال انتقال، مرحوم ۳۸ سال سے باولہ مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

## عبدالرحمن قاضی کو صدمہ

جماعت المسلمین مجگاؤں رتناگری تعلیم کمیٹی کے سابق صدر اور محفل خادمان ظہور شاہ کے نگراں جناب عبدالرحمن قاضی کی اہلیہ عائشہ کا ۱۵ ستمبر ۹۴ء کو کلوا ممبرا کے ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔ تدفین موضع مجگاؤں رتناگری میں ہوئی۔

(۱) مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ کے چارج ہینڈ جناب عبدالرزاق میاں قاضی کے بھائی عبدالعزیز متوطن پنڈلہ۔ راجہ پور طویل علالت کے بعد ۳۰ اگست ۹۴ء۔ کاپڑیا نگر۔ کرلا۔ میں انتقال ہوئے۔ تدفین ناریل باڑی قبرستان میں ہوئی۔

شریک غم مبین عبداللطیف حاجی

(۲) یونس قاضی۔ متوطن رتناگری مختصر سی علالت کے ۳۰ اگست ۹۴ء کو انتقال ہوئے۔ تدفین ناریل باڑی قبرستان میں ہوئی

شریک غم علی میاں عباس کرنیکر

(۳) محمد عبدالعزیز واگھو عمر ۷۰ سال متوطن راجہ پور ۱۷ ستمبر ۹۴ء بوقت نماز عصر۔ سجدہ کی حالت میں ناریل باڑی قبرستان میں اچانک انتقال ہوئے۔

شریک غم نذیر عثمان کونڈکر

(۴) مجگاؤں ڈاک لیمیٹڈ کے ریٹائرڈ فورمین الحاج عبدالقادر عباس نوسے کر متوطن پرنولی راجہ پور عمر ۸۰ سال طویل علالت کے کسانت بلڈنگ مجگاؤں میں ۱۹ ستمبر ۹۴ء کو انتقال ہوگیا۔

شریک غم عبدالغنی حسین ماپاری

(۵) رابعہ بی حسن کونڈکر متوطن کونڈسے تر راجہ پور طویل علالت کے بعد ۱۴ ستمبر ۹۴ء کو راجہ پور میں انتقال ہوگیا۔

(۶) عبدالرزاق قاسم دادن کے والد قاسم یوسف دادن ۱۱ اگست ۹۴ء کو بعمر ۸۰ سال کرلا ممبئی میں انتقال کر گئے۔

شریک غم نذیر عثمان کونڈکر

نامہ نگار ابراہیم حسین سروے

## عبدالقادر شیکاسن مرحوم

کونڈیورہ تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری کے سرپنچ جناب کیپٹن عبدالقادر ابراہیم شیکاسن کا طویل علالت کے بعد ۱۹ ستمبر ۹۴ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا

## اسمٰعیل حسین قاضی مرحوم

کرڈوئی (ضلع رتناگری) کی معزز ہستی اور انڈونیشیا کے بزنس مین جناب اسمٰعیل حسین قاضی کا جولائی میں ممبئی میں انتقال ہوا

آپ کرڈوئی کے سرگرمیوں میں پیش پیش تھے آپ کی ابتدائی تعلیم نیشنل ہائی اسکول دابولی میں ہوئی تھی۔ آپ کی کاروباری سرگرمیاں ممبئی میں بھی جاری تھیں۔ اللہ نے آپ کو ایک درد مند دل دیا تھا آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ چار لڑکیاں ایک لڑکا شامل ہے

(مرسلہ شفیق موڈک، انڈونیشیا)

## قاضی علی محمد قاضی کو صدمہ

جناب قاضی علی محمد قاضی (متوطن کرڈوئی) کی خالہ محترمہ عائشہ عبدالقادر

ہوئے (مقیم کراچی) کا ۲ر جولائی ۹۴ء کو بعمر ۵۰ سال ماری پور کراچی میں انتقال ہوا۔

## شہاب الدین نوشیکر کو صدمہ

بازار محلہ ہرنی کے جناب شہاب الدین حسام الدین نوشیکر فی الحال مقیم جدہ کی شریک حیات شکیلہ ۲۰ ستمبر ۹۴ء کو بمبئی ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔

## جناب قطب الدین جواہر کو صدمہ

جناب اکبر شہاب الدین قاضی کے خسر اور قطب الدین کے والد عبدالغفار عبدالقادر جواہری عمر ۷۵ سال (متوطن راجہ پور) ۱۲ ستمبر ۹۴ء کو لوبین بمبئی میں انتقال ہوئے۔

## ڈاکٹر مشتاق قاضی کو صدمہ

ڈاکٹر مشتاق قاضی کے چچا حسین عبداللطیف قاضی متوطن ساکھوے راجہ پور کا ۲۰ ستمبر ۹۴ء کو ناگپاڑہ میں انتقال ہوا

(مرسلہ مبین عبداللطیف حاجی)

## حادثہ جانکاہی

۹ ستمبر ۹۴ء کی رات تقریباً ۱۰ بجے ورسوا۔ اندھیری کے علاقہ میں مچھگاؤں ڈاک لمیٹڈ میں کام کرنے والے جناب شمش الدین سولکر (متوطن ساتلی تعلقہ راجہ پور) کے مکان میں اچانک آگ لگنے سے ان کا لڑکا نعیم سولکر (عمر ۹ سال) جا ئے حادثہ پر ہی ہلاک ہوا۔ خود شمش الدین سولکر بھی اس آگ میں بری طرح جھلس گئے ہیں ساتھ ان کی بیوی اور چھوٹا لڑکا بھی زخمی ہوا ہے جناب سولکر رباح نرسنگ، یاری روڈ۔ ورسوا میں ڈاکٹر محمد یونس کے زیر علاج ہے۔ مخیر حضرات سے گذارش کی جاتی ہے کہ دامے درمے امداد کریں

فون نمبر ۶۲۳۵۶۸۶

اپیل کنندگان

مبین عبداللطیف حاجی

(سات بنگلہ)

## احمد صاحب تلنبے کا انتقال

۲۲ اگست ۹۴ء کو کھیڈ ضلع رتناگری جناب احمد صاحب داؤدتا نبے مختصر سی علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے

مرسلہ عبدالقادر ابراہیم تانبے

## الحاج عمر ٹپوی کا انتقال

شرگاؤں رتناگری کے جناب الحاج عمر حسین شیخ عرف ٹپوی ۲۲ ستمبر ۹۴ء کو طویل علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال بمبئی میں انتقال کر گئے۔

## جناب سعید داورکر، ایم ٹی این ایل کی ایڈوائزری کمیٹی کے لئے نامزد

مغل لائن اور شپنگ کارپوریشن آف انڈیا کے ریٹائرڈ جنرل منیجر مسٹر سعید داورکر کو ایم ٹی این ایل بمبئی کی ایڈوازری کمیٹی کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ مسٹر سعید داورکر ایک طویل عرصہ تک پبلک انڈر ٹیکنگ کے سینیئر ایگزیکٹو کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں نیز آپ شہر کے کئی سماجی، ثقافتی اور تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں اس لحاظ سے مسٹر سعید داورکر کی ایم ٹی این ایل میں شمولیت انتہائی مفید ثابت ہوگی۔

The Bombay and Delhi unions of journalists will hold seminars and disccuss how religious fundamentalism is a major danger to the freedom of expiession

The agitation against my book continues Death threats are issued against me My book make the covers of India Today, Sunday and Frontline, besides being the lead stories in the Sunday sections of all newspapers Mid-Day organises a public opinion poll which finds that 67 pecent of the people support my right to publish such a book, 22 against it and the iest have no views I go into hiding The opposition Lambasts the government for not protecting me Time maganize write on any book and their Anita Pratap interviews me I am featured in the BBC and CNN news bulletins

A Hindu fundamentalist organisation' announces a reward of Rs 1 Lakh for my head Salman Rushde and Tasleema Nasieen write letters supporting me and the lecters make front page news in all the dailies Rumours are life that I had taken refuge in the Brazillian an embassy

Some of the book stores which keep copies of my book are burnt Norway, Sweden and some other naition offer me political asylum (at last things are moving) US President Bill Clinton refers to me in an address on human rights The European Parliament consideis me a fit case for political asylum

My book is nominated for the Booker Prize and the Nobel Prize The International Writers' Association appeals foi my support I wait foi more nations to offer me asylum Finally, I get an offer which I cannot iefuse from Australia A flat close to the Melbourne Cricket Ground and I can watch as much cricket I want I accept and am smuggled out of the country with my family to settle down in Australia My dream is realised I am out of India

"VERILY, O MANKIND, WE CREATED YOU FROM A SINGLE (PAIR) OF A MALE AND A FEMALE AND MADE YOU INTO NATIONS AND TRIBES, THAT YE MAY KNOW EACH OTHER (NOT THAT YE DESPISE EACH OTHER) VERILY THE MOST HONOURED OF YOU IN THE SIGHT OF GOD IS HE WHO IS THE MOST RIGHTEOUS (AND GOD FEARING, DUTIFUL)

(HOLY QURAN 49-13)

## DR. MUSTAQUE S. SIRKHOT

HOMOEOPATHIC CLINIC Of Dr M Sirkhot was inaugurated on 18th Sep 1994 At 'SAMRAT SADAN", Mavji Rathod Road, Opp Noor Baug, Bombay 400 009

## MAYOR'S AWARD:

Mrs RAZIA M SUHAIL LOKHAND WALA joined Dawood Fazal Primary English Medium School in 1969 as an asstt Teacher and continued for 25 years with valuable service to her credit She underwent many training courses in different fields She takes keen intereset in co-curricular activities and trains the children for different Inter schools competitions in debate, eloctuion, drama, fancy dress, mono acting etc She got a good number of prizes and awards in different Inter schools competitions and exhibitions Due to her hardworking, active interest and excellence in teaching and other co-curricular activities, she has been seleccted for Mayor's Awards as "Best Teacher" for the year 1994

### Felicitation of Dr. A.M.I. Dalvi

Dr A M I Dalvi, Professor and Head, Department of Urdu, University of Bombay, is leaving for Egypt, on an assignment from Government of India, to establish a Department of Urdu in the Ain Shams University of Cairo

Many felicitation function in honour of Dr A M I Dalvi are being held in Bombay by various Socio-cultural bodies including Indo-Arab Society, Naqshe Kokan Tailent Forum and Bombay University

### Dr. Padaria's heart care centre

Dr Shoaib F Padaria is pleased to announce the commencement of "COMPUTERISED STRESS ECG" (Trademill Test) at Dr Padaria's Polyclinic, Nagpada, Bombay Tel 308 5568/309 5458

## U.K NEWS

Shamim Ismail Charfare was born in Nairobi, Kenya She had her secondary school education in Kenya and subsequently married Dr I Charfare in 1977 She has two children Faiz aged 16 and farah iaged 10 She has successfully completed her B A Honours Degree in Politics and Economic and Social History at the University of Leicester (1994)

Her parents Mr & Mrs I Gitay are proud of her achievements and proud of her achievements and pray to Allah to give her strength and health to continue with her future career Amin

Reporter
Ibrahim Baghadadi
40, Boland St B/Burn ENGLAND BB/6LL

## WANT TO SETTLE IN THE WEST? (SATIRE)

I am sick and tired of this courty Of its (SATIRF) poverty, hypocrisy, communal intolerance I want to go abroad and settle down in the west But I cannot I do not have any sponsors I lack the technical skills which are needed abroad Nor do I have the money to start an industry or business abroad

I fell desperate Then a brilicant idea strikes me Yes there is solution to my problem I will write a book Yes, book It could be fiction or non-fiction If no one is ready to publish it, I'll do it myself After all, it is an investment to my future

I will attack the Hindu religion in my book Question the existence of the Hindu gods and smear them Denounce the Vedas and Bhagvad Gita Ridicule the epics and the characters therin Tell newspaper reporters that the Gita should be rewritten

I shall wait for the reaction If there is no reaction, I will send copies of my book anonymously to leaders of Hindu fundamentalist parties and extreme religious groups

These groups will start a hate campaign against me Members of the groups will take to the streets condemning my book and calling for its ban Other will call for my head Copies of my book will be burnt all over the country

The secularists will rise to my defence Justice V M Tarkunde, Khushwant Singh, Madhu Kishwar Nani Palkhiwala, Asghar Ali Engineer, Kuldip Nayar Madhu Mehta and several others will codemn the attacks one me and write letters to the newspapers supporting my books and my right to write such a book

## Bazme-Adab Hosts Minister Of Justice

By Gadiroonisa Paleker
Muslim Views-Cape Town

BAZME-Adab (Cape), the Urdu literary society played host to the Minister of Justice, Mr Dullah Omar, Who also serves in the capacity of patron of the society

The function, held at the Habibia Hall in Johnston Road Rylands, was opened with a Hamd, followed by a Naath sung by Feroza Fakie

In his new paper introductory address, Mr Hassan Sayed, Chairman of Bazme-Adab, referred to the Minister as "a pioneer, one who had sacrificed his life to the cause of the oppressed "

In his keynote address, Minister Omar Lauded the achievements of the oppressed people of South Africa, but cautioned that though the election was a victory, the struggle was not over

This struggle he said had to do with the restoration of dignity, humanity and fulfilment which apartheid had denied people

He expressed his gratitude to Bazme-Adab for the role they played in allowing people to maintain a cultural identity in the face of apartheid denigration

"Urdu is the language of religion, culture, poetry, civilization and it contains universal values of justice, honour and integrity," he said

The cultural domination of apartheid had for many year prevented people form speaking their native languages "We accepted the perception of the ruling class and believed that our langauges were inferior," he said

"But the constitution liberates us because it frees us of the slave mentality It guarantees the rights of all peoples and entitles all to practice their religion and language freely and openly," he continued

But he cautioned South Africans not to forgest that South Africa is a multicultural, multifaith and multilingual country and they had to be tolerant of each other's cultures, languages and other traditions

Cultural organisations such as the Bazme-Adab have to be supported and built up because they have to act as watchdogs of the government

Bazme-Adab and other organisation supporting ther African National Congress (ANC) must not rubber stamp ANC policy and actions They have to act in the greater interest of the people

"The interest of the people comes before that of the ANC," he added

Speaking about his portofolio as Minister of Justice, Mr Omar said that he experienced sleepess nights worrying about being co-opted

His task, he added was made difficult by the bad name justice had acquired under apartheid The process of transformation there-fore had to begin in the justice department

Also present in the gathering was Professor Albie Sachs who had been involved in the development of South Africa's new language policy

In his brief address, Professor Sachs said that though, Urdu might not be one of the 11 official languages it was still important be causes it was important to so many South Africans

"Languages," he said " are like flowers in a garden Every flower adds to the colour and fragrance of the garden and therefore to the beauty of that garden "

### THE NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT

I have always been a strong proponent of the Naqshe Kokan English Supplement and would certainly be disappointed to see it discontinued Ever since its introduction, the Supplement has adequately served despite temporary discontinuation for a short period the Naqshe Kokan overseas readers an overwhelming majority of whom are unable to read Urdu My earnest appeal to such readers is that they shoud contribute articles of interest news and views items, etc so as to make the Supplement more presentable informative and absorbing Of course, they should also regularly subscribe to this family magazine of ours so that the burden of publication is shared by all

Alternatively, let an organisation like the Kokani Muslim World Foundation of London, with two beautiful issues of Kokan Land to its Credit, undertake to "link" the Kokani Muslims the world over by converting its annual journal into a monthly one

including his/her scientific accomplishments and its significance in national and internatioal comtext
ii) Complete cirriculum vitae
iii) Three recent photographs 45 * 35 cm size
iv) A write up by the nominee on the topic 'Ethical consideration in scientific practice'
Interested should contact -
Convenor
MAAS AWARDS SCHEME-1993
Darul Fikr, 44 Ahmed Nagar, Dodhpur, Aligarh-202001(INDIA)
Phone (0571)401209 Faxd (0571)400466

## NEWS FROM SOUTH AFRICA

### FUNDAMENTAL RIGHTS IN SOUTH AFRICA.

Some of the fundamental rights entrenched in the new constitution Right to Citizenship, franchise Equality before law fortune of any kind No person shall be subject to No person shall be unfairly discriminated against on the grounds of race, gender, sex, ethnic or social origin, colour, sexual orientation, age, disability, religion, conscience, belief, culture or language Right to life and human dignity Right not to be detained without trial No person shall be subject to servitude or forced labour Right to privacy which includes the right not to be subject to searches of his person home or property, seizure of private possessions and the violation of provate communications Right to religion, belief or opinion Right to freedom of expression Freedom of assembly, demonstration and petition, association, movement and choice Right to basic education and equal access to institutions and launguage of your choice

### REMINDER TO OUR SUNSCRIBERS IN SOUTH AFRICA

*We kindly request you to renew your subscription of* Naqshe-Kokan for a further 5 year period Please forward your remittance of Rs 200 or direct any enquiries to our Honourary presentative at the following address Mr H Sayed (Naqshe-Kokan) P O Box 66, Athlone 7760 Cape, Tel 021-6334125 We acknowledge all honourary services rendered to Naqshe-Kokan by Mr H Sayed and we have continued Naqshe-Kokan on his request, Receipt will be forwarded for all payments by the Cape Town office Thank you Editor

### Marriages in South Africa

Mr Ayub, second eldest son of Mr A C Pangarker got married to Shamina, eldest daughter of Mr Abdul Rauf Shreef on 11th September 1994, in Cape Town SADIYA, daughter of Mahmud Osman got married on Sunday 18th September, 1994 at Cape Town

## NEWS AND VIEWS FROM EAST AFRICA

By Sheikh Ismail

### KOKNI MUSLIM CLUB NAIROBI'S 44TH ANNUAL GENERAL MEETING

At the 44 annual general meeting of the Kokni Muslim Club, Nariobi, held on 9th July, 1994, under the chairmanship of Mr Omar Khambiye, the following office bearers and members of the managing committee were elected for the year 1994-95 -
Chairman Mr Altaf kazi, vice Chairman Mr Omar Khambiye, General secretary Mr Asif Khan, Asst Secretary Mr Asgar K Pathan, Treasure Mr Arif Khan and Sports Secretary Mr Shakeel Khambiye Committee Members Messrs Mushtaq Ahmed Charfare, Inayat Jamadar, Syed Suhail, Sammer Mhatay and Sammer Bahoor

30th Tajudin Parkar Oratorical Contest

Saheem Ali of Jamhuri High School won the 30th Tajudin Parkar Oratorical Contest held under the Chairmanship of Porf Abdul, Ghafur El Busaidy on 8th July, 1994 at Jamhuri High School, Nairobi Rosemary Odinga representing Loreto Convent Msongari was placed second and the previous year's winner Hannah Mohamed of Arya Girls Secondary School had to be content with the third position
The panel of judges comprised Ms Dee Raymer, Dr Z Virani and Mr J Ayub

## OBITUARY

Died in Nairobi Mrs Rafiqa Bhaudin Parkar on 22nd June, 1994 at the age of 42

### MRS. NIGAR SULTANA HAWA

Nigar has been awarded the Degree of Doctor of Philosophy (PhD) in the field of Biochemistry This was done by research part-time, in the Department of Medicine, Univercity College, London Medical School in London where she has been working since obtaining BSc (Hons) Her thesis involved research in the regulation of parathyroid hormone gene expression by calcium & Vitamin D She is currently involved in research studying hereditary vitamin D resistant rickets in children at UCLMS

Reported by Abdulla Mukadam (London)

## UNITED ECONOMIC FORUM

107,M I Estate,
Off Dr E Moses Road, Worli Bombay-400018
Tel 4927435/4923412 Fax 4923413
E-Mail (X 400) C=IN A=VSNB P=VSNBOM S PPI G=AARIF

For formation to the Members of the Forum Only"

Employment Opportunity for Muslims in the Police force

It has been learnt from very reliable and important source that the Police Commissioner Greater Bombay will recruit "Police Constables" in the police force of Bombay in the month of October 1994

The employing authority is the Police Commissioner himself

The requirements of employment are that the candidate should have passed 10th Standard and should have a working Knowledge of Marathi

The Police Commissioner does not advertise for these posts but sends requisition to the employment exchange in Bombay to sends names of applicants registered with the exchange

It is reliably understood that there is a distinct possibility that Employment exchange will be asked to specifcally send names of muslim Candidates form amongst their registered applicants

All young able bodied Muslims boys who have passed their 10th standard examination and have a working knowledge of Marathi should immediately get themselves registered with the employment exchanges in their area Apply to

Regional Employment Exchange Old Secretariat Barrack Near Bombay University Tel No 244667

For applications outside Bombay, you should register in the Employment Exchanges in your area

For United Economic Forum

K M AARIF & A Karim Naik
President Vice-President

### YOUNG MUSLIM SCIENTIST AWARD - 1993

With a view a to according recignition to high calibre research in the field of Pyhsical and Life Science and to encourage Young Muslim Scientists to contribute to the best of their potential The Muslim Association for the Advancement of Science instituted two Young Muslim Scientist Awards one each in the field of Physical and Life Sciences in the year 1998 The awards carry a sum of Rs 10000/- each, a certificate and citation

This announcement invites nomination / application for the YMSA-1993 one each in the fields of Physical and Life Sciences Conditions of the award are as follows 1 Eligibility

a) Age Not exceeding 40 year on 31.12 1993
b) Nationality Must be an Indian National
c) Work place Assessment will be made only on that work carried out in India
Note Member of Governing Council of MAAS are not eligible for the awards

Procedure for filing the nomination

1 Any person who is familiar with the Candidate's work and feels that he/she fulfills the conditions stated above can nominate him/her for YMSA-1993
2 A nomination will normally be considered for a period of five years after which a fresh nomination will be required
3 Nominations will have to be made on a special form which can be supplied on request
4 Nominations should be accompanied by
i) A 1-2 page biographical sketch of the nominee

Dr Naik said, Islam gave economical rights to adult wowen 1300 years before the western countries even thought about it Islamic law gives more financial security to the women than men A muslim woman has the option of not earning her living as the responsibility of maintaining her is solely of her father, brother, husband or son Even if she is earning she need not spend her earnings in the house or part it with her husband She can spend it according to her free will In case of divorce or widowhood a woman gets financial gaurantees She also inherits property

According to Dr Naik socially Islam gives women different status as a daughter, as a wife, as a mother and as a sister Islam not only prohibits infanticide but also the thought of rejoicing on the news of birth of a male and not of a female The girl is entitled for support, good upbringing and good treatment Seeking knowledge is mandatory in Islam on every muslim, male and female

Elaborating his point, the speaker said that several places in Qur'an it is mentioned that you to be kind to parents The obedience, respect and love to parents is next to the worship of Allah Again quoting a Hadees, Dr Naik said the mother deserves 75 per cent of love and respect while the father the remaining 25 per cent To the delight of the audience he said a mother in Islam gets the Gold the Silver and the Bronze medals, while a father has to the happy with his consolation prize

Islam, he said, allows men and woman, both, to participate in public affairs in the interest of the society There are instances, when woman participated even in law making Not only that woman also took part in battles There is no sex discrimination in Islam Men and woman are treated equally in Islamic law The Shariah protects the life and safety of both

Concluding his speech Dr Naik obsesved that equality does not mean identicality the woman in Islam are over all equal but not identical in each and every aspect Thus in some aspects men have a degree of advantage, in other aspects woman have a degree of advantage while in others both are equal But over all they are equal

Dr Aabdul-Karim M Naik

## A PEOPLE'S LANGUAGE

The problem posed by the Prime Minister is of great relevance to the existing linguistic scenario in the country which is creation of sociopolitical compulsions, rather than linguistic or even national cosiderations It is unfortunate that despite the constitutional acceptance of Hindustani as the national language, we have encouraged and imposed Sanskritised Hindi, laden with obsolete and archaic expressions, and which is not a people's language at all It is not rooted in our lives but is patronised in the linguistic laboratory of the government of India The language of Doordarshan's news bulletin is a glaring example of this linguistic blunder It does not reach nor touch the people

The true poeple's language was Hindustani as propagated by Gandhiji It was a pragmatic admixture of Hindi and Urdu both serving as national languages According to him, Hindi and Urdu could truly be termed as the people's languages on account of their flexibility, simplicity and expressiveness Gandhiji did not negate Hindi or Urdu, nor elevated one over He considered Iqbal's Sare jahan se accha as a supreme example of Hindustani the national language of his conception

For over half a century the government deliberately neglected Urdu known for its aesthetic beauty and expressiveness, and which has always been a language of composite Indian culture It has been used as a language of literature, mass communication and education Osmania University has been producing doctors, engineers and other professionals both Hindus and Muslims through the medium of Urdu, Mr P V Narasimha Rao, Mr S B Chavan, Mr Shankaranand Dr Lele (an authority on nuclear medicine and former director of the Joslok hospital) are among those who have had their education in Urdu To quote Sir Girja Shankar Bajpai, "Urdu is a language of polite intercouse It is a heritage to whose present day vitality and richness both Hindus and Muslims have contributed" and all have benefitted from its literary and cultural richness (T O I)

Prof A M I DALVI

NVITE (ALL) TO THE WAY OF THY LORD WITH /ISDOM AND BEATIFUL PREACHING , AND RGUE WITH THEM IN WAYS THAT ARE BEST ND MOST GRACIOUS"

(AL-QUR'AN 16 125)


**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*




## OPEN LETTER TO SUBSCRIBERS.

Dear Subscribes,

As-salamu Alaykum

It is firstly due to Allah's grace and thereafter to the kind patronage and moral and material support of people like you that "Naqshe Kokan" has lasted for the past 33 years This is historic for any non-commercial Urdu jornal to last for so long, we cannot thank Almighty Allah enough for his beneficence

As you know, "Naqshe Kokan" is a Registered Public Trust and its proceeds go back into the Trust No individual can benefit therefrom However, lately, with excessive air mail postage charges and increased paper and printing cost it has become economically unbeareable for the Trust to continue with the ENGLISH SUPPLEMENT which had to be suspended for 2 issues We trust you will understand our difficulty

Of course the Urdu original will continue as before, Insha-Allah, if subscribers continue with their support

We may continue with 4-8 pages off and on and whenever possible as we did this time It is upto the readers to feed us with important news and worth reading English matter to help us to continue English Supplement

May The Almighty grant you good health, long life and prosperity, Aameen

Your Brother in Community service,
Dr) Abdul Karim Naik
Managing Trustee & Chief Editor

## WOMEN'S RIGHTS IN ISLAM

The status of women in Islam should be judged according to authentic sources and not by observing what individual muslims do or what the muslim society does, observed Dr Zakir Naik while delivering a talk on WOMEN'S RIGHTS IN ISLAM Modernising or Outdated ? organised by the Islamic Research Foundation [IRF] at Y B Chavan Centre auditorium on 28-8-94, followed by a very [illegible] Question and answer session in which members of the audience shot intriguing and mind-boggling questions and the speaker aptly handled it displaying his insight and study over the subject

Dr Zakir, a comparative religions scholar and secretary-general of the IRF in his over two-hour lecture eloquently explained at length the status of women in Islam He stressed that only authentic soureces, the Qur'an and the traditions of prophet Mohammed [sunnah] should be relied upon while understanding various issues related to Islam

He said Islam s radical revolutionary support gave women their due status and rights in the society over 1400 years age Islam's objective continues to modernise the thinkings, living, seeing, hearing, feeling and striving for upliftment and emancipation in the society,

He broadly categorised Women's Rights in Islam under 6 main headings - spiritual, economical social political, educational and legal

Quoting verses from the Qur'an and the "hadees" (sayings of the Prophet), Dr Naik informed the audience that there is no distinction between men and women in the sight of Allah Allah judges a person only on the Taqwa [Piety, God consciousness and righteousness], "he said Giving an example he said the Qur'an does not blame Eve for tempting Adam to eat the forbidden fruit or for the downfall of man Adam and Eve both disobeyed God, Later on repented and both were forgiven

The spiritual and moral duties of men and women are essentially the same In fact, there are certain concessions given to women The reward or punishment fo Allah is in no way connected with the gender Speaking about the economical aspect

اشاعت کا ۴۰ واں سال

ماہنامہ اردو/انگلش

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ | شمارہ ۱۱ | نومبر ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری/مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی وصدیقہ کمیر ٹکر (دبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سینقولے (بحرین)
شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانکڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگکر (ابوظہبی)
مختار مروڈکر (دارالسلام)

زیبا گری: آئی وائی سوکر عبد المجید وائی مجگاؤنکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے - دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیوڈ اکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپولو پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک





تاریخ اشاعت: یکم

کتابت: [illegible] جاوید نعیم / زبیر احمد


اس ماہ کے

## نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب براءت، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے۔ اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی
# مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
# سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سلیمان مٹھائی والے

تاجوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/حی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۳۲۲۳۲/۵۵۵۵۸۵۸

حرا کی گود کا کوہ نور ہیرا

قسط ساتویں

# حضورؐ کی آمد کے وقت دنیا کے حالات

محمد سعید علی نولکو (دوبئی)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارض و سمٰوات (کائنات) کی تخلیق کے لئے سب سے پہلے دھواں قطر کیا (دھواں عدم سے وجود میں لایا) (سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت ۱۱) پھر اربوں اور کھربوں سالوں کے اسی دھوئیں سے ستاروں، سیاروں، کروڑں کہکشاؤں، چاند اور سورج جن کی تعداد کھربوں سے کہیں زیادہ تخلیق فرمائی، یہ تمام اجرام سماوی اللہ تعالیٰ کی حکمت سے فضائے بسیط میں محوِ خرام ہیں (سورہ یٰسین آیت ۴۰) اسی کائنات میں ہماری زمین بھی فضائے بسیط کی پہنائیوں میں ایک جھولتا کرّہ ہے (سورۃ الزخرف آیت ۱۰) اربوں سالوں کے بعد جب ہماری زمین گہوارۂ طفولیت سے حریم شباب میں آپہنچی تو اس پر براجمان ہونے کے لئے ایک اشرف مخلوق کی ضرورت تھی تاکہ وہ اس پر ایک مدت تک رہے بسے اور کائنات کو مسخر کرے (سورۃ البقرہ آیت ۳۶) انسان جیسی اشرف مخلوق کو اس جھولتے کرّہ پر بڑی حکمت و دانائی سے پیدا کیا گیا (سورہ نوح آیت ۱۴) اس کی رہبری کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہدایتیں نازل کیں اور ہادی بھی مبعوث کئے۔ مگر آخر ہوا وہی جو روزِ ازل میں فرشتوں نے بارگاہ صمدیت میں خدشہ ظاہر کیا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ زمین پر کوئی ایسی مخلوق پیدا کر رہے ہیں جو وہاں فساد

نقش کرگن

ہی فساد اور خون خرابہ کرے گی؟ ملائیکہ کے اس خدشہ کے پیش نظر بارگاہ صمدیت سے ایک حکمت سے بھرپور مختصر سا جواب دیا گیا کہ **انی اعلم مالا تعلمون** (سورۃ البقرہ آیت ۳۰) اس حقیقت کو میں جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے"۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکمت سے بھرپور جواب پر اگلے کسی قسط میں بلیغ انداز میں لکھا جائے گا بھی انشاءاللہ اس وقت ملائیکہ نے جو خدشہ ظاہر کیا تھا ذرّہ خاک اسے بھی سامنے رکھ رہا ہے یعنی "فساد فی الارض" اور خون خرابہ کا ماحول۔

زمین پر حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں سے فساد کی ابتدا ہوئی۔ یہ فساد آج تک پھیلتا ہی گیا، کسی پل، کسی گھڑی کسی کروٹ اس فساد میں قطعی کوئی کمی نہیں ہوئی۔ انسان تب سے اب تک ایک دوسرے کا گلا گھونٹ رہا ہے ایک دوسرے کو تباہ کر رہا ہے۔ مگر اس فساد اور اس خون خرابہ کا نقطۂ عروج آج سے چودہ سو سال پہلے پوری زمین پر انتہا پر تھا۔ اسے تمام مورخ اور دانشور بھی خوب جانتے ہیں اور تسلیم بھی کرتے ہیں۔ یعنی اس وقت جب اللہ کا آخری نبی بس اب مبعوث ہونے ہی والا تھا۔ اگر ہم آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا کی تاریخ اور اس وقت کے حالات پر نگاہ ڈالیں تو اس وقت فساد اور خون خرابہ کی وجوہات یوں سامنے آتی ہے جسے ہمارے رسولؐ کو آنا تھا

چودہ سو سال پہلے یہودی مذہب صرف مجموعۂ رسومات بن کر رہ گیا تھا۔ ٹونے، ٹوٹکے، فال گیری، جھاڑ پھونک، ستارہ شناسی اور نقش سلیمانی کے عجیب و غریب بے فائدہ علاج معالجے۔ یہ تمام خباثتیں یہودی شعبدہ بازوں کے گھر گھر [illegible] سرگرم عمل تھیں۔ یہودی عورتیں ان شعبدہ بازوں کو ہی اپنا مشکل کشا، حاجت روا، [illegible] پار لگانے والے اور بگڑی کے بنانے والے سمجھتی تھیں۔ ایسی عورتوں کا ہجوم اپنے گریز پا اور رنج گراں نفس کے جگر سوز افسانوں کا ان سے مستقبل معلوم کرتیں اور ان کی قدم بوسی میں مصروف رہتیں۔ یہودی معاشرے میں ادہام پرستی ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی تھی۔ ان میں آبرومندانہ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ ہی باقی نہیں رہا تھا۔ شعبدہ بازوں کی روش سے معاشرہ میں عداوت پھیلتی گئی۔ حجاز کے زیرک یہودی عربوں کو آپس میں ٹکراتے اور اس پر بغلیں بجاتے ہر طرف فساد ہی فساد اور خون خرابہ ہی تھا۔ کچھ شریف یہودی علماء ایسے فساد انگیز ماحول میں آخری نبیؐ کے انتظار میں تھے اور اس کی آمد کی دعائیں کرتے تاکہ وہ آکر یہ سارا فساد مٹا دے۔ حضرت موسیٰؑ کی پیشین گوئی کے مطابق یہودی علماء رات دن اس کے منتظر تھے۔

عیسائیوں کا حال یہودیوں سے بھی بدتر تھا۔ تثلیث کا عقیدہ عام ہوا۔ ایمانی قوت و ضعف کے پرکھنے کے معیار نقطۂ معدوم بنے تھے۔ سیدنا عیسیٰؑ نے دئیے ہوئے دین کے محکم شعائر مٹ چکے تھے۔ پوری عیسائی قوم طاغوتی سرکشی کا آتشیں پیکر بن چکی تھی۔ حیا سوز فحاشی عام ہو چکی تھی۔ نظر فریب مناظر کے دام تزویر، تہذیب و تمدن کی بے باکیاں، مرصع کاری کے جگمگاتے فساد انگیز حسن اور عشوہ طرازیوں کے فتنے قدم قدم پر جلوہ نما تھے۔ پادریوں نے انسانیت کی راہ میں پیچ و خم پیدا کر کے معاشرے کو تہس نہس کر دیا تھا۔ جو ہستی تعالیٰ الٰہ واحد القہار

بندگی کی فی الواقعہ سزاوار تھی۔ اسے فراموش کر کے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کی مورتیوں کی بندگی کا چلن عام تھا۔ پوپ کو ہی حاجت روا، مشکل کشا اور سفینۂ عیسائیت کا ناخدا تصور کیا جانے لگا۔ عیسائی ارباب اقتدار کی ہوس خون آشامی اتنی بڑھ گئی تھی کہ غریبوں اور ضعیفوں کا خون چوس کر بھی ان کی تشنگی بجھتی نہیں تھی۔ خانقاہیت کے ڈیرے ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر قریہ میں ڈیرہ ڈالے تھے جن میں فحاشی کے چور دروازے فی الفور وا تھے۔ غرضیکہ پورا یورپ فساد اور خون خرابہ کی نظر تھا۔

ادھر بھارت میں برہمنیت کی مفاد پرستوں نے انسانوں کی گردنوں میں اپنی چیرہ دستیوں کے اطواق و سلاسل پہن کر خود پیشوائیت اور نسل پرستی کے کچے دھاگہ (زنار) کو تقدس بخشا اور اسے اپنے گلے میں سجا رکھا۔ شدروں کو (اچھوتوں کو) ہمہ وقت تن المناک ذہنی کوفت اور درد انگیز قلبی اذیت میں مبتلا رکھا جاتا اور ان کے خون کی رنگینی پیشوائیت کے قصر تعیش کی زیبائش و آرائش کے کام میں لائی جاتی۔ اچھوتوں کا کام سب کفش دوزی، کفش فروشی اور کفش برداری اور پیشوائیت کی قدمبوسی تھا۔ قصر تعیش میں ایسے نظر فریب مناظر رقصاں رہتے کہ انہیں دیکھنے والی آنکھ ذرہ بھی نہ جھپکنے پائے کہ رنگینیٔ تماشا میں شکن نہ پڑے۔ پنڈتوں اور سادھوؤں نے اپنے محبوب اور مرعوب تصورات کے افسانے گڑھ لئے تھے اور اللہ کی زمین پر "جتنے کنکر اتنے شنکر" بنا ڈالے تھے۔ غیب دانی کے مدعی قدم قدم پر براجمان تھے۔ اندھی تقلید کی جذام کے جراثیم مہلک روپ دھار کر پورے معاشرے میں ایسے پھیلے کہ انسانیت جیسے پاکیزہ اور جسد صالح کی ہلاکت کے سبب بنے۔ پوری سوسائٹی میں تعصب اور تنگ نظری کی خصلتوں نے بھرپور انگڑائیاں لی تھیں۔ مہاویر جی کی موت کے بعد اس کے متبعین کو

سادھوؤں نے پٹی پڑھاکر اپنے آلۂ تناسل کی بندگی شروع کرائی اور اس کے لئے وہ مادر زاد ننگے گھومنے لگے کمزور عقیدہ عورتیں اِن کے آلۂ تناسل کو ہی بھگوان ماننے لگیں اور اس کی پوجا ہونے لگی۔ غرض کہ پورا بھارت ایک فساد کا گھر بنا تھا۔ بیوہ عورتوں کو آگ میں زندہ جلانے کی رسم (ستی)، عروج پر تھی۔

ایران ایک نارستان بنا تھا۔ قدم قدم پر آتشکدے بنے تھے جن کی پرستش کی جاتی تھی۔ یہ آتشکدے فحش کاری اور بداخلاقی کے مراکز بنے تھے حضرت زرتشت کی تعلیم ناپید تھی۔ عورت سوسائٹی کی عام ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ بادشاہ کو عوام کے سجدے نصیب تھے باپ اپنی بیٹی کو اور بھائی اپنی حقیقی بہن کو بیوی بنا لینا معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ خود بادشاہ یزدگرد نے تو اپنی بیٹی سے شادی کرلی تھی۔ ہر طرف حیوانیت کا عالم تھا اور فساد اور خون خرابہ کی حد نہیں تھی۔

جاوا اور سماترا میں انسان حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا۔ چین میں اللہ کا تصور تھا ہی نہیں۔

یہودیوں کے احباروں نے، عیسائیوں کے پادریوں نے، ہندوؤں کے پنڈتوں نے اور بدھوں کے لاماؤں نے مزعومہ آسمانی شمعوں پر اپنے تصورات کے ایسے رنگین فانوس چڑھائے تھے کہ جنہوں نے شمع کی اصلی روشنی کو ڈھانپ دیا تھا۔ انہوں نے اللہ اور بندوں کے درمیان فلک بوس دیواریں کھڑی کردی تھیں۔ مذہبی مقدس کتابوں کا تقدس پائمال کر کے اس کی جگہ افسانے رقم طراز کئے تھے کہ جنہیں پڑھ کر گردن حیا سے جھک جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کتابوں میں انبیاء کے کوائف حیات اپنی منزہ شکل میں باقی نہیں رکھے اور یہ تمام کتابیں انبیاء سابقہ کے حسن سیرت و کردار کی گل فشانیوں سے تہی داماں نظر آتی ہیں۔ مختصر یہ کہ پوری دھرتی پر حسن عمل کے سارے چشمے خشک ہو چکے تھے۔ انسانیت شرافتِ انسانیہ کے خصائص کبریٰ سے محروم ہو چکی تھی اور شرف و مزیت کی فیروزمندیاں ناپید تھیں۔ ذرہ خاک نے چودہ سو سال پہلے کے یہ مختصر حالات بیان کئے ہیں قارئین کو یہ اعتراض نہ رہے کہ یہ سب خود وضع کردہ ہے اس لئے اب انہیں قوموں کے فلاسفروں، دانشوروں اور پنڈتوں کے دلائل پیش ہیں۔

بھارت واسیوں کا حال — ڈاکٹر رادھا کرشنن جو بھارت کے راشٹر پتی (صدر) اور ایک پایہ کے فلاسفر بھی تھے لکھتے ہیں (اقتباسات کا اردو ترجمہ درج ہے) "اپنیشد" نے ایک الٰہی واحد کا تصور دیا تھا مگر گوتم بدھ کے زمانے سے یہ معاملہ پھر بگڑ گیا، پھر یہ عقیدہ توحید کا عقیدہ نہ رہا۔ اتنے پربھو (خدا) کے جمگھٹ نے جگہ لی کہ جنہیں کوئی حد مقرر نہیں تھی۔ آسمان کے ستارے، زمین پر کے درخت، جنگل کے حیوانات، پہاڑوں کے چٹان، ندیوں کے بہاؤ گویا کائنات کی کوئی بھی شئے ایسی نہیں تھی جسے ایشور (خدا) کے تخت پر نہ بٹھا دیا گیا ہو۔ اتنا ہی نہیں عجیب و غریب قیاسی مورتیاں بنی اور وہ تمام ایشور کے تخت پر لگی رہیں۔"

Book - Indian
Philosophy By
Radhakrishnan

"محمدؐ کی آمد کے وقت حالت یہ تھی کہ بدھ جی نے لایا ہوا مذہب ختم ہو چکا تھا۔ ہندو دھرم نے پھر سے عروج اختیار کیا۔ متعدد خداؤں کا دھرم بنا۔ ہزاروں دیوتاؤں کے افسانے لکھے جانے لگے۔ اپنیشد کا دھرم صرف کچھ لوگوں نے ہی اپنایا تھا۔ باقی سارا مذہب یعنی کرم کانڈ، اندھی تقلید، چھوت اچھوت، نسلی امتیاز ایسی روایتوں کو کوئی حد نہیں رہی تھی۔ الٰہی حقیقی کی پہچان نہ رہی۔ بداعمالی عروج پر تھی۔ ستره سو سالہ خداؤں کا ہجوم تھا اور اونچ نیچ کی دیواریں تعمیر ہونے لگی۔"

سانے گردجی

## اسلامی سنسکرتی

"ویدکے زمانے میں مورتی پوجا نہیں تھی یہ چلن آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے شروع ہوا ہندروں کے پجاری طرح طرح کے نقائص کا سبب بنے جو بھولے بھالے لوگوں کو فریب کاری سے لوٹتے تھے۔ نسلی امتیاز کا بول بالا ہوا۔ عورتوں کو رکھیل کا درجہ دیا گیا۔ اونچ نیچ اور تعصب عام ہوا۔ داستوں پر زناکاری کے جمگھٹ لگے رہتے تھے۔ ایشور کی کھوج جنگلوں اور پہاڑوں میں ہونے لگی۔ ہندو دھرم بھوت پلیت کا دھرم بن گیا" "فساد اور خون خرابہ کی کوئی حد نہیں تھی"

Book - History of [illegible]
[illegible] R. C. Datta

"شروع میں ویدوں میں [illegible] ہوتا تھے لیکن بعد میں یہی ۳۳ کروڑ تک پہنچ گئے"

Book - Hinduism page 98
by Govind Das

(اگلی قسط میں مغرب میں فساد اور خون خرابہ کا حال خود عیسائی دانشوروں کی دلائل سے پڑھیے)

———×———

## طاعون کا بقیہ

اشارۃً تنبیہ کرتی ہے کچھ حالات ایسے پیدا کرتی ہے کہ لوگ اپنے اعمال کا محاسبہ کریں۔ عبادت گاہوں کی پامالی، مظلوم اور معصوم عربیوں پر ظلم ناانصافی، فساد، بم کے دھماکوں سے معصوم جانوں کا تلف ہوجانا۔ غرض ان سے گناہوں کے احساس اور ان سے بچنے کے لئے گویا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہمیں راغب کر رہی ہے۔ اشارہ کر رہی ہے

نقش کوکن

# طاعون (پلیگ) ایک محاسبہ

محمود حسن قاضی (داشی)

گذشتہ دنوں ملک ہندوستان میں طاعون جیسی موذی بیماری نے ایک کہرام مچا دیا تھا۔ ہر کس وناکس کے دل پر خوف وہراس کی بدلی چھا گئی تھی حکومت، عوام اور خواص سبھی اس کے تدارک اور علاج میں جٹ گئے تھے۔ بیرونی ممالک نے بھی احتیاطی اقدام کے طور پر ہوائی جہاز کی پروازیں ہمارے ملک سے آمدورفت، درآمدات برآمدات روک دی تھیں جس کا ملک کے معاشی نظام پر بہت بُرا اثر پڑا تھا۔

مسجدوں میں اس مرض سے ڈر کر نہ بھاگنے کی اور نہ ہی ان کے قریب جانے کی ہدایت دی جارہی تھی دعاؤں کا دور دورہ تھا۔

ایسے حالات میں اخبارات، ریڈیو، ٹی۔ وی وغیرہ کیسے خاموش بیٹھتے۔ ہر روز نئی نئی جگہوں پر بیماری کے پھیلنے کے اعداد وشمار دئیے جانے لگے۔ طرح طرح کی افواہوں کا چرچا ہونے لگا۔ حکومت کی طرف سے حالات قابو ہونے اور اخبارات پر غلط اعداد وشمار شائع کرنے کے الزامات لگائے جانے لگے۔

صاف صفائی، دوائی کا چھڑکاؤ کرنے والے ادارے خواب خرگوش سے بیدار ہوئے۔

اس صورتحال کسے ہوسکتا ہے بہت سے لوگوں نے درگذر کر دیا ہو مگر لاتور اور عثمان آباد کے زلزلوں کی تباہی کو جس طرح کچھ لوگوں نے مہاراشٹر میں فساد اور ظلم وستم کے دردناک واقعات سے جوڑا تھا اسی طرح طاعون کو خصوصاً سورت میں فسادیوں نے جو ظلم ڈھائے تھے ماؤں، بہنوں، بیٹیوں پر آبروریزی کی تھی اسی کا بدلہ قدرت کی طرف سے کہا جانے لگا۔

ذی ہوش لوگ جانتے ہیں کہ قدرت بھی کبھی کبھی

بقیہ دوسرے کالم پر

# معروف صنعتکار، مخلص سماجی خدمتگار اور مقبول انساں

# ایم۔ ڈی۔ نائیک

مبارک کاپڑی

دھنبی ناکہ سے انہوں نے اپنی زندگی شروع کی تھی۔

رتناگری شہر کا ایک چھوٹا سا ناکہ "دھنبی ناکہ" وہاں
ایک بوسیدہ مکان ان کا تھا اور وہی تھی ان کی دکان بھی۔ گاؤں کے طرز کی ایک دکان اور کاروبار ہوتا تھا چونّی اور اٹھنّیوں میں۔

چونّی اور اٹھنّیوں سے شروع کئے ہوئے کاروبار کے سفر کے آخر میں وہ ملک کے نامور ترین صنعتکاروں میں سے ایک بن چکے تھے۔

ان کا نام تھا محمود داؤد نائیک عرف ایم۔ ڈی۔ نائیک۔

جن کا ۱۵ اکتوبر ۹۴ء کو عارضۂ قلب سے رتناگری میں انتقال ہوا۔

اتفاق کی بات یہ ہے کہ جس دھنبی ناکہ پر انہوں نے آنکھیں کھولیں، پلے، بڑھے۔ اُجالے کی جستجو میں زندگی کی کالی اور گھٹاٹوپ راتیں گذاریں۔ اسی دھنبی ناکہ پر انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہیں سے زندگی کی آخری منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

ایم۔ ڈی۔ نائیک کا جنم رتناگری میں ایک غریب خاندان میں ہوا تھا۔ غربت نے پہلا جھٹکا یہ دیا کہ انہیں اپنا سلسلۂ تعلیم منقطع کرنا پڑا۔ وہ اور ان کے بڑے بھائی شیخ حسن نائیک (مرحوم) نے اپنے والد کی ایک چھوٹی سی دکان سنبھالنی شروع کی۔ روزانہ صبح دس بجے سے شام ۶ بجے تک دکان سنبھالتے اور پھر دونوں بھائی نکل پڑتے سمندر کنارے مچھلیاں پکڑنے والوں سے ملتے اور مچھلیوں کا کاروبار کرتے اور وہ سلسلہ چلتا تھا۔ صبح ہونے تک اور پھر صبح دکان میں حاضر ہوتے تھے۔ زندگی کے اس حد تک تپتے ہوئے ریگستان پر جو شخص ننگے پاؤں چلا ہو اس سفر کے آخر میں اُجالوں کا پالینا یقینی تھا۔ مگر زندگی کے یہ اُجالے انہیں آناً فاناً نہیں ملے تھے۔ طویل محنت بلکہ انتہائی مشقت بھری زندگی اور صبر آزما حالات سے گذر کر انہوں نے حالات کا مُنہ موڑا اور اپنے لئے راستے ہموار کئے تھے۔ انہوں نے رتناگری کی پہلی کیننگ فیکٹری کھولی اور پھر اس کے بعد پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھا۔ نائیک فشریز، نائیک آئس کولڈ اسٹوریج، نائیک ایکسپورٹس، نائیک ٹراویلس، نائیک آٹوموبائیلس غرض درجن بھر کمپنیاں قائم کرتے گئے اور کامیابی کے جھنڈے گاڑتے گئے اور جس شخص کی ابتدائی تعلیم لگ بھگ

معمولی سی اس نے صرف بھارت میں ہی نہیں بلکہ عالمی مارکیٹ میں نہ صرف قدم رکھا بلکہ اپنی حیثیت منوالی۔ انہیں ہر سال حکومت مہاراشٹر سے ایکسپورٹ کے لئے متعدد ایوارڈ ملا کرتے تھے۔ ان کی دور اندیشی، محنت، قوت فیصلہ اور عزم کے سامنے اعلیٰ تعلیم کی کمی آڑے نہیں آئی۔ وہ انگریزی بڑی روانی سے بولتے تھے اور کئی غیر ملکی خصوصاً یورپی زبانوں کی معلومات رکھتے تھے اور سمجھتے تھے۔ لہٰذا دیکھتے ہی دیکھتے ان کی کمپنیوں کے کئی پروڈکٹس جیسے ڈبہ بند مچھلیاں، آم کا رس وغیرہ وغیرہ یورپی منڈیوں میں کافی مقبول ہوئے۔

امیروں کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے دو موٹی موٹی قسمیں یہ ہیں۔ ایک وہ امیر جو صرف پیسے گننے کی مشین ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو اپنی دولت سے دوسروں کی زندگی میں اُجالا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ ایم۔ ڈی۔ نائیک دوسرے قبیل کے امیر تھے۔ جنہوں نے پیسے گننے کی مشین بننا اور جیتے رہنا گوارہ نہیں کیا۔ زندگی کی جس جلجلاتی دھوپ میں انہوں نے صبر آزما دن گذارے تھے، وہ انہیں یاد تھے۔ اور اسی لئے انہوں نے دوسروں کے دکھوں کو بانٹنا اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا تھا۔ انفرادی طور پر انہوں نے سینکڑوں کے آنسو پونچھے اور اجتماعی خدمات میں بھی پیش پیش تھے۔ کئی تعلیمی اور سماجی اداروں کے وہ محرک اور سرپرست تھے۔ کوکن کا شاید ہی کوئی ہائی اسکول یا کوئی تعلیمی ادارہ شیخ حسن نائیک اردو ہائی اسکول اور ایک کانونٹ ہائی اسکول آپ کی سرپرستی میں قائم ہوا۔

ایم۔ ڈی۔ نائیک عملی سیاست میں بھی شامل تھے۔ اس میں شامل ہونے کا ان کا مقصد تھا اکثریتی فرقے کے ساتھ مل کر قومی یکجہتی کا ماحول تیار کرنا۔ رتناگری کی حد تک وہ اس میں کامیاب بھی تھے۔ البتہ میرے خیال سے ان کا سیاست میں آنا ایک غلطی تھی اور غالباً انہیں علم نہیں تھا کہ سیاست میں ٹکے رہنے کے لئے کتنے گھٹیا داؤ پیچ کھیلنے پڑتے ہیں ـــــــ وہ بھی ایک انسان تھے اس لئے ان سے کچھ لغزشیں بھی ہوئیں۔ انہوں کی مہربانی کے نتیجہ میں انہیں ایک سیاہ دور سے بھی گذرنا پڑا تھا۔ مگر وہ چٹان کی طرح ڈٹے رہے اور ہار مان کر اپنی جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹے۔

شخصیات اور ذاتیات پر عموماً میں نہیں لکھتا ـــــــ البتہ ایم۔ ڈی۔ نائیک پر لکھنے کیلئے میں نے جو قلم اٹھایا اس کی وجہ انکی جدوجہد بھری زندگی سے میرا متاثر ہونا تھا ہی البتہ دوسری بڑی وجہ تھی ان کا اپنے لڑکے اور اپنے بھائی کے لڑکوں کو (جنہیں وہ ہمیشہ اپنے ہی لڑکے گردانتے تھے) ان سبھوں کو کسی بُری لت سے پاک رکھنا۔ بڑے گھر کے اکثر بیٹے آجکل کیا کرتے ہیں؟ ڈرگس، نشہ بازی، شراب و شباب یا کلب و آوارہ گردی آپ نے اپنے چھ لڑکوں کو ہر کسی لت سے بچائے رکھنا بلکہ ان سبھوں کا مذہبی رجحان بنائے رکھنا، ایم۔ ڈی۔ نائیک کا سب سے بڑا کرشمہ تھا۔ ان کی یہ تربیت اور محنت ہی انکی بخشش کے لئے کافی ہے۔

لوگ عموماً گاؤں سے شہروں کی طرف بھاگتے ہیں اس کی وجہ ہے تعلیمی و تجارتی اور طبّی سہولتوں کا حاصل کرنا۔ ایم۔ ڈی۔ نے اپنے گاؤں کو اپنا شہر بنانے کا سپنا دیکھا تھا، رتناگری جہاں وہ بسے، وہاں اپنے نقش کوکن۔

تجارتی سرگرمیوں سے شہر کو تجارتی مرکز بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ تعلیمی سہولیات کے لیے کے جی سے لیکر ہائی اسکول قائم کئے مگر طبی سہولیات ؟؟؟ ——————

ایم۔ ڈی۔ نائیک کا انتقال ہارٹ اٹیک سے ہوا۔

اگر رتناگری میں جدید قسم کی طبی سہولیات مہیا ہوئیں۔ جدید مشینوں سے آراستہ I.C.C یونٹ ہوتا تو اس اٹیک کو ٹالا جاسکتا تھا۔ مگر مناسب طبی سہولیات کے فقدان کی بنا پر ایم۔ ڈی۔ جانبر نہ ہوسکے۔

آج اگر نائیک فیملی کی جانب سے ایم ڈی نائیک کو خراجِ عقیدت پیش کرنی ہو تو انہیں چاہیئے کہ انکی یاد میں رتناگری میں ایک جدید قسم کا I.C.C یونٹ قائم کریں۔ جہاں جدید ترین مشینریاں حتی کہ حال ہی میں ایجاد کردہ مصنوعی دل بھی دستیاب ہو۔ ایم۔ ڈی۔ کی یاد میں اسکالرشپ، ایجوکیشنل فاونڈیشن، وغیرہ بھی ضروری ہیں البتہ انکی یاد میں ایک جدید طرز کا I.C.C یونٹ کا قیام ان کے لئے سب سے بڑا خراجِ عقیدت ہوگا اور ان کی روح کو تسکین کا باعث بھی ——————— ***

ہزاروں منزلیں ہوں گی، ہزاروں کارواں ہوں گے
بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی، نہ جانے ہم کہاں ہوں گے

# کچھ یادیں

نیلم فضل ماسٹر

ایسا لگ رہا ہے جیسے کل کی ہی تو بات ہو جب جناب ایم۔ ڈی۔ نائیک کو ایم۔ پی سی۔ سی کا وائس پریذیڈنٹ بنایا گیا تھا اور سعیدہ نائیک نے انہیں اسکول کے سالانہ جشن میں ان کے اعزاز میں ہی ایک پروگرام رکھا تھا۔ پروگرام کے ایکدن پہلے کی رات کو ساڑھے گیارہ بجے سعیدہ نے مجھے فون کیا تھا اور کہا تھا چھوٹے ماموں (ایم، ڈی، نائیک) ابھی بمبئی سے آئے ہیں اور کل کے پروگرام میں وہ چاہتے ہیں کہ تم (نیلم) ان کے بارے میں انگلش میں اپنے خیالات کا اظہار کرو۔ تم ایک اچھی مقرر ہو اور انکی شخصیت کا خاکہ خوبصورت انداز میں کھینچ سکتی ہو (ان کے یہ جملے واقعی میرے لئے قابل فخر ہے) ایم۔ ڈی۔ نائیک ہمیشہ میرے لئے Symbol of Inspiration رہے ہیں۔ میں ہمیشہ سے ان کی مداح رہی ہوں اور انکی کامیابیوں کی ہمیشہ میں نے ستائش کی ہے آخر انکی بات میں کیسے ٹال سکتی تھی۔ میں نے فوراً حامی بھر دی اور رات کو ہی تقریر تیار کر دی۔ مجھے یاد ہے میری تقریر میں میں نے ان کی تعریف میں میر کا شعر کہا تھا۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

اس پروگرام میں وہ کافی خوش دکھائی دے رہے تھے۔ خوب جوش و خروش تھا۔ مبارکباد دینے کیلئے لوگوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں واقعی ایک فخر کی بات ہی تو تھی کہ انہیں اتنی بڑی پوسٹ کے لیے چنا گیا تھا۔ زندگی میں انہیں آگے بڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اور بہت کوشش و محنت سے اپنی منزل کو پانے کی جدوجہد کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر اچھی چیز سے نوازا تھا۔ دولت کی ریل پیل گاڑیوں کی لائینیں، خوب بڑے بڑے بزنس، وہ چاہتے تو اسی میں وہ اپنے آپ کو مشغول رکھتے مگر قوم کی ہمدردی اور قوم کی خدمت کا جذبہ ان کے دائرۂ کار کو وسیع کرتا گیا۔

آج وہ بمبئی میں ہیں تو کل رتناگری میں تو پرسوں دہلی میں اور پھر باہری ممالک کے تو دورے رہا ہی کرتے تھے اور اس طرح سے انکی زندگی کا کارواں چلتا رہا۔

کوکن بنک کے الیکشن کے دوران مجھے ان کا کافی ساتھ ملا تھا۔ کبھی کبھی اپنے مشوروں سے نوازتے تھے۔ مجھے اکثر بتایا کرتے تھے سیاسی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ اس کے اتار چڑھاؤ کیسے ہوتے ہیں؟
اپنی سیاسی زندگی کا آغاز انہوں نے ڈسٹرکٹ

کانگریس کمیٹی کی حیثیت سے کیا تھا۔ پھر بڑھتے بڑھتے ڈسٹرکٹ اسٹیٹ لیول کی کمیٹی تک پہونچے اور زندگی کے سنہرے ورقوں میں ایک اور خوبصورت ورق کا اضافہ کیا۔ ان کی شخصیت ایک قدآور شخصیت تھی جہاں جاتے ان کا رعب خود بخود دوسروں پر اثر انداز ہوتا۔ اختر راہی نے ان کے بارے میں کہا تھا۔"

ملا جو میں محمود سے تو لگا
الٰہی یہ میں آج کس سے ملا

ایک صنعت کار کی حیثیت سے
Naik Industries کے نام سے کئی مختلف بزنس میں اپنا لوہا منوالیا تھا۔ رتناگری کے افق پر ایک روشن نام انے نہ جانے کتنوں کے گھروں کو روٹی اور روزی سے آشنا کیا۔ ماہی گیر طبقہ کے لئے وہ کسی God Father سے کم نہ تھے۔ اب میں جب یہ سطریں لکھ رہی ہوں ان کا چہرہ نظروں کے سامنے گھوم رہا ہے انکی آواز کانوں میں گونج رہی ہے۔

انکی ایک بہت بڑی خوبی تھی کہ آج کے اس دور میں جبکہ نفسا نفسی کا عالم ہے۔ رشتہ داروں میں ہی آپس میں حسد/جلن/رقابت ہے انہوں نے اپنے خاندان والوں کو جوڑ رکھا تھا۔ اتحاد میں برکت ہے ثابت کر دکھایا تھا۔

سماجی خدمات/تعلیمی خدمات بھی ان کی زندگی کے اہم پہلو ہیں۔ عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول، بھائی سیٹھ حسن نائیک اسکول اپنے شاندار وجود کے لئے ایک حد تک ان کی ہی ذات کی مرہونِ منّت ہیں۔ ان کی خدمات کے صلہ میں ہی شاید اللہ تعالیٰ نے انہیں 'رفیق نائیک' کی شکل میں ہر لحاظ سے تعریف کے لائق فرزند عطا کیا۔

ان کی ہستی قابلِ رشک تھی۔ ان کا جینا مثالی تھا اور ان کا مرنا بھی لوگوں کے دلوں کو چھوگیا کہ کس طرح کسی کو تکلیف نہ دیتے ہوئے کسی کی محتاجی میں نہ رہتے ہوئے فوراً اپنی آخری منزل کو چل پڑے۔

تین مٹھی خاک لیکر دوست آئے وقتِ دفن
عمر بھر کی دوستی کا یوں صلہ دینے لگے

آج وہ نہیں ہیں لیکن ہم سب کے دلوں میں ان کی یاد ہے۔ جس کی مہک چاروں طرف پھیلتی رہے گی اور بہاریں اپنے دامن میں ان کے مسکراتے ہوئے چہرے کو ساتھ لئے گھومیں گی۔ آج نہ صرف نائیک خاندان کیلئے بلکہ ہماری قوم کیلئے جو ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اسے پُر کرنا مشکل ہے۔ اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے (آمین)

" خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں "

وزیرِ تعلیم سلیم زکریا ان کے بارے میں کہتے ہیں " نہایت خاموشی سے سماجی خدمات انجام دیتا رہا" جاوید خان نے کہا " ان کی خدمات کو بھلانا مشکل ہے" شمسی صاحب نے کہا " ایک اچھا دوست میں نے کھو دیا" شرد پوار نے تو خود اپنی حاضری سے (ان کے گھر میں) اپنی عقیدت کا ثبوت دے دیا۔ پروفیسر اے۔ اے قاضی نے کہا " اس ڈائرکٹر نے کبھی اپنے مفاد کے لئے بنک کو استعمال نہیں کیا۔ اور ایک عام آدمی نے کہا " اچھے ایم، ڈی شیٹھ نیگون گیلے "۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

●● ——

# پرائمری تعلیم کی تشویشناک صورتحال

ڈاکٹر اکبر رحمانی

بشکریہ آموزگار

ملک کی تعلیمی صورتحال کا از سر نو جائزہ لینے کے بعد ۱۹۸۶ء میں جو نئی تعلیمی پالیسی مرتب کی گئی اس کا ایک مقصد قومی یکجہتی کو مستحکم کرنے کے لئے یکساں تعلیمی ڈھانچہ اور یکساں نصاب تعلیم کی تشکیل تھی۔ وہیں گرتے ہوئے معیار تعلیم کی روک تھام بھی اس کا مقصد تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے نئی تعلیمی پالیسی کے عملی پروگرام میں کئی تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ ان تجاویز میں ترک مدرسہ ڈراپ آوٹ، کی شرح کو کم کرنے کے علاوہ طریقۂ تدریس کو طفل مرکوز بنانے پر زور دیا گیا تھا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ معیار تعلیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر حکومت نے سنجیدگی سے توجہ نہ دی، اساتذہ اور سرپرستوں نے بھی دلچسپی نہیں دکھائی۔ اساتذہ کی تربیت کے لئے جن پروگراموں کا اعلان کیا گیا تھا اس پر ابتداء میں جوش و خروش کے ساتھ عمل ہوا مگر اب وہ سرد خانے کی زینت بن چکے ہیں۔ بیشتر ریاستوں میں اقلیتی تعلیمی اداروں کے اساتذہ اس تربیتی پروگرام سے محروم رہے۔ انہوں نے شکایت بھی کی لیکن توجہ نہ دی گئی۔ مہاراشٹر جو کہ ایک ترقی پسند ریاست مانی جاتی ہے وہاں بھی معیار تعلیم کی حالت تشویشناک ہے۔ حال ہی میں این سی ای آر ٹی نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مہاراشٹر کے بعض اضلاع میں ایسے مدارس کا مشاہدہ کیا گیا ہے جہاں پرائمری اسکول کے طلبا میں ایک جملہ لکھنے پڑھنے کی صلاحیت نہیں پائی گئی۔ اس ریاست میں ڈراپ آوٹ کی شرح میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق پرائمری اسکول میں داخلہ لینے والے .. اطلباء جماعت میں سے ۳۰ طلباء جماعت چہارم چھوڑ کر چلے جاتے ہیں جبکہ ساتویں جماعت تک ترک مدرسہ کرنے والوں کی تعداد ۳۵ ہے۔ لڑکیوں میں ترکِ مدرسہ کی شرح بالترتیب ۳۵ اور ۵۸ ہے۔ ادیباسی طلباء میں یہ شرح ۵۹٫۷۹ فیصد اور ۵۴٫۷۰ فیصد ہے۔ اس بگڑی ہوئی صورت حال کو بدلنے کے لئے اساتذہ کو ایمان داری اور مستعدی سے اپنے فرائض انجام دینے کی ضرورت ہے۔ والدین، سرپرستوں اور انتظامیہ کا بھی بھرپور تعاون ضروری ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی نے پرائمری تعلیم کی اصلاح اور معیارِ تعلیم میں اضافہ کے لئے جس آپریشن بلیک بورڈ کا اعلان کیا تھا اس پر صدقِ دل سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ افسوس اس کا ہے ہماری حکومت نے ہمیشہ دوسرے امور کے مقابلے میں تعلیم کو کم اہمیت دی ہے۔ اس کا اندازہ تعلیم پر خرچ ہونے والی رقم سے کیا جا سکتا ہے۔ آج ہمارے ملک میں تعلیم پر مجموعی خرچ دو یا تین فیصد سے آگے نہیں بڑھ سکا ہے۔ جبکہ قومی تعلیمی پالیسی نے 3۔6 فیصد کی تجویز کی تھی۔ امید ہے کہ ہماری حکومت اس سمت میں مثبت اقدامات کرے گی۔

ڈاکٹر اکبر رحمانی

# غزلیں

## "ہماری صدا نہیں"

جلیل ساز، ناگپور

●

وہ بوبکر کی شان، عمر کی ادا نہیں
اس بے ضمیر قوم میں سوزِ بقا نہیں

اے پیروِ حسین! کہاں کربلا نہیں
باطل کشی کا تجھ میں مگر حوصلہ نہیں

ہر سمت سومنات کا منظر عیاں عیاں
اپنے گھروں میں آج بھی حق کی فضا نہیں

اپنی غلط روی سے محلّوں میں آگئے
ایسے ہزار روگ کہ جن کی دوا نہیں

سورج ہتھیلیوں پہ اُتر آیا ہے مگر
اپنے دلوں سے اب بھی اندھیرا گیا نہیں

پھرتے ہیں وہ مجاہدِ ملّت بنے ہوئے
جنکا خود اپنے گھر میں کوئی دبدبہ نہیں

قوالیاں کرائیے، صندل اٹھائیے
اسلام اگر یہی ہے تو سچ مچ بُرا نہیں

وہ شیخ پھر رہا ہے تُرشی بنے ہوئے
مسجد کے روز و شب سے جسے واسطہ نہیں

دانشوروں سے! راہ نماؤں سے اک سوال!
سب کی صدا ہے اور ہماری صدا نہیں؟

---

ایک شعر

گاہے گاہے کی ملاقات ہی اچھی ہے امیر
قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا

امیر مینائی

---

اسرار الحق اسرارؔ کٹھور، میرٹھ

●

آسماں کو جھکانے کی ضد چھوڑ دو
انکو اپنا بنانے کی ضد چھوڑ دو

تیز دھارے میں ساحل بھی بہہ جائینگے
دل کو دریا بنانے کی ضد چھوڑ دو

توڑ دیں سنگ کو ایسی نظریں بھی ہیں
ہر نظر آزمانے کی ضد چھوڑ دو

خود اندھیروں میں تحلیل ہو جاؤگے
رات کو دن بنانے کی ضد چھوڑ دو

اس میں اسرارِ حس ہی نہیں ہے کوئی
سنگ کو آزمانے کی ضد چھوڑ دو

---

## میں خود کو یاد کرتا ہوں

سیّد بشارت علی نلگنڈہ

●

میں خود کو یاد کرتا ہوں
کہ دیواروں پہ مرا عکس یہ دھندلا چکا
آواز کی آہٹ ہواؤں نے بھلا ڈالی
کسی چہرے پہ اب پہچان کا رشتہ نہیں ملتا
میں اتنا پاس ہوں
پر دوریاں زنجیر بنکر کھینچے جاتی ہیں
وہ بوسیدہ نگاہیں بھی پُرانی آشنا سمتوں میں
اپنے اپنے سایوں کو اٹھا کر جا چکی ہیں
میں ٹوٹی پھوٹی چٹانوں میں دھنستا جا رہا ہوں
میں بھلایا جا رہا ہوں

●●

---

(رفیق وستا کی غزل سے متاثر ہو کر)

محمد اعظم شہابؔ گورکھپوری

●

کیسا اپنا عہدِ وفا ہے
تو بھی چُپ اور میں بھی چُپ
آنکھوں نے اقرار کیا ہے
تو بھی چُپ اور میں بھی چُپ
کیسے میں بے لاگ کروں
اسرارِ تمنّا تجھ پہ عیاں
دیکھ کے تجھ کو دل ڈرتا ہے
تو بھی چپ اور میں بھی چُپ
مندر و مسجد کعبہ و کاشی
خون کی ندیاں، آہ و فغاں
دنیا بھر میں حشر بپا ہے
تو بھی چُپ اور میں بھی چُپ
یورپ کی تہذیب نے سر سے
حسن کے چادر چھین لیا
گھر گھر اب اس کا چرچا ہے
تو بھی چُپ اور میں بھی چُپ
چھوڑو اب یہ خام خیالی
چلو فلک کی سیر کریں
دیکھیں گے پھر کیا ہوتا ہے
تو بھی چُپ اور میں بھی چُپ
مقصد بھی ہے ایک ہمارا
منزل بھی ہے ایک شہابؔ
پھر کیوں اپنی راہ جدا ہے
تو بھی چُپ اور میں بھی چُپ

# غزلیں

مبین پلوکر جوئی۔ تعلقہ مہاڈ

اچھا تمہارے شہر کا دستور ہوگیا
جس کو گلے لگالیا وہ دور ہوگیا

کاغذ میں دب کے مرگئے کیڑے کتاب کے
دیوانہ بے پڑھے لکھے مشہور ہوگیا

تنہائیوں نے توڑ دی ہم دونوں کی انا
آئینہ بات کرنے پر مجبور ہوگیا

صبح وصال پوچھ رہی ہے عجب سوال
وہ پاس آگیا ہے کہ اب دور ہوگیا

وادی سے پوچھو گے تو کہانی سنائیں گے
جو شہریار عشق میں مزدور ہوگیا

---

نورجہاں سعید دلوی نازؔ (پرار۔ ونی)
رائے گڈھ

دوستی کس کو کہوں اور دشمنی کس کو کہوں
اے خدا دنیا میں آخر آدمی کس کو کہوں

ہر طرف طوفان ہے، منزل ہے بے نام و نشاں
کیسا ہنگامہ ہے یارو، زندگی کس کو کہوں

چھیڑتا ہے زندگی کا تار رہ رہ کر کوئی
چاندا و جھل ہوچکا ہے چاندنی کس کو کہوں

رنج و غم کا ہر طرف میلہ لگا ہے آج کل
بے بسی کے دور میں اب خوش دلی کس کو کہوں

نازؔ اس دورِ ترقی میں سبھی ہیں ایک سے
کون ہمدم ہے کس کا دوستی کس کو کہوں

---

## ماحول

تضمین بر نظم 'ماحول'، حضرت سکندر علی وجد
~~ازفادریہ عابد بانکوٹی~~

کیا بتائیں کہ کس عالم میں گزر ہوتی ہے
شام ہی ہوتی ہے اچھی نہ سحر ہوتی ہے
بے خودی ایسی ہمیں آٹھ پہر ہوتی ہے
دن ہے یا رات یہاں کس کو خبر ہوتی ہے
زندگی موت کے سناٹے میں بسر ہوتی ہے

سانس اکھڑی ہے کلیجہ ہے تپا بند ہے دم
ہاتھ مفلوج ہے لب خشک ہے زخمی ہے قدم
راہ پُر خار، فضا تنگ، مقدر برہم
کس دا جلی سے گذرتے ہیں اسیرانِ ستم
رات زنداں میں تو مقتل میں سحر ہوتی ہے

روز ہوتی ہے وفاداروں پہ اک تازہ جفا
روز حق گویوں کی جان جاتی ہے بے جرم و خطا
روز مرغانِ چمن پر ہے روا ظلم نیا
روز ملتی ہے مہکتے ہوئے پھولوں کو سزا
روز گلشن کی زمیں خون سے تر ہوتی ہے

بار کاندھوں پہ حکومت کا اٹھانے والو
اور قانون مساوات بنانے والو
ہر بڑے چھوٹے کو اک سطح پہ لانے والو
امن و انصاف کا احسان جتانے والو
آج ہر گام پہ توہین بشر ہوتی ہے

حق پرستوں کو مزا آتا ہے آزاروں میں
کود پڑتے ہیں دہکتے ہوئے انگاروں میں
یہ صدا دیتا ہے عارف کوئی ویرانوں میں
وقت کہتا ہے کہ تاریک ستم زاروں میں
روشنی دیر سے ہوتی ہے مگر ہوتی ہے

طنز و مزاح

# روبرو

جاوید دردی

موجودہ زمانہ انتہائی وحشت انگیز ثابت ہوتا جارہا ہے، آمدِ قیامت کے تعلق سے جو آثار بتائے گئے ہیں وہ سچ ثابت ہوتے جارہے ہیں، عالم، مفکر، دانشور اپنا منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ جاہل وقت کے سورما اور بقراط بننے پھر رہے ہیں اور نتیجے میں یہ دنیا بتدریج اندھیر نگری ہوتی جارہی ہے۔

ایک صاحب جنہوں نے نہ جانے کسطرح تھوڑا بہت پڑھ لینے کی غلطی کی تھی۔ مگر اپنی باتوں سے ہمیشہ یہی ثابت کرنے پر تلے رہتے کہ وہ اپنے طور پر بقراط ہیں۔ ایک بار موصوف سڑک سے گذر رہے تھے تو کیا دیکھا کہ ایک دیوار پر گوبر کے اُپلے چپتے ہوئے ہیں حضرت وہاں جاکر کھڑے ہوگئے اور سوچنے لگے اتنے میں ان کا ایک دوست وہاں آگیا۔ پوچھا! یہاں کیا سوچ رہے ہو؟ فرمانے لگے، "دیوار پر یہ گوبر دیکھ کر سوچ رہا ہوں آخر یہ بھینیں اس پر کس طرح چڑھ گئی ہونگی۔"

## "زیادہ سیانا"

ایک پولس والے نے گشت کے دوران دیکھا کہ ایک شخص شیر کے گلے میں رسی ڈالے سڑک پر ٹہل رہا ہے۔ پولس والے نے اسے دور ہی سے روکا اور کہا، تم شیر کو اس طرح ساتھ لئے سڑک پر ٹہل نہیں سکتے۔ تم اسے چڑیا گھر لے جاؤ۔ اس شخص نے کہا بہت اچھا صاحب، دوسرے روز پولس والے نے دیکھا کہ پھر وہی شخص شیر کو لئے سڑک پر ٹہل رہا ہے۔ پولس والے نے اسے روکا اور کہا۔ کل تم کو میں نے تاکید کی تھی کہ اس شیر کو تم چڑیا گھر لے جاؤ۔ اس شخص نے کہا۔ ہاں صاحب، میں کل اسے چڑیا گھر لے گیا تھا۔ میرے شیر نے چڑیا گھر دیکھا تو بہت خوش ہوا۔" میں آج اسے "جے سنتوشی ماتا" فلم دکھانے لے کر جارہا ہوں۔ میری طرح یہ بھی دھارمک فلمیں پسند کرتا ہے" آپ بھی چلئے نا صاحب، بہت بھلے اور بے ضرر پولس بن جاؤ گے

## "مَعاوضہ"

"بہت تیز رفتار سے ٹیکسی چلانے والا ایک ٹیکسی ڈرائیور اور ایک مولوی ایک حادثے میں جاں بحق ہوگئے مرنے کے بعد مولوی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ٹیکسی ڈرائیور کو تو جنت میں بھیج دیا گیا اور اسے دوزخ کی طرف لے جایا جارہا ہے۔ مولوی نے بہت مایوس ہوکر فرشتوں سے کہا "میں نے اس ٹیکسی ڈرائیور کے مقابلے میں بہت زیادہ عبادت کی ہے۔ پھر یہ عتاب مجھ پر کیوں؟" فرشتوں نے کہا تم جنت کی لالچ ہی میں عبادت کرتے رہے۔ تمہارے برسوں پرانے وہی رٹے رٹائے اور روایتی قسم کے وعظوں کے دوران، بیچارے لوگ سوجایا کرتے تھے مگر جب لوگ اس ٹیکسی ڈرائیور کی ٹیکسی میں بیٹھتے تھے تو اپنی منزل پر پہنچنے تک مسلسل اللہ کو یاد کرتے رہتے تھے، اور ٹیکسی ڈرائیور اس معاوضے سے ہمیشہ بے نیاز ہی رہا۔"

## "نفسیات"

ایک ماہر نفسیات نے ایک ذہنی مریض سے پوچھا۔ اگر میں تمہارا ایک کان کاٹ دوں؟ مریض نے کہا، میں دیکھ نہیں سکوں گا۔ ماہر نفسیات سوچ میں پڑ گیا پھر پوچھا، اگر میں تمہارا دوسرا بھی کان کاٹ دوں تو؟ مریض نے کہا، پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم ڈاکٹر ہو یا قصاب؟ بھئی میں نے کہہ دیا نا کہ اگر تم میرے کان ہی کاٹ دو گے تو میں چشمہ کیسے استعمال کر سکوں گا۔"

## "صیاد خود اپنے جال میں"

"دو دوست طویل عرصے بعد ملے تو ایک نے پوچھا، یار تم اتنا عرصہ کہاں رہے اور کیا کرتے رہے۔ دوسرے نے کہا۔ شادیاں کرتا رہا دوست۔ پہلی شادی میں نے ایک کروڑ پتی حسینہ سے کی۔ دوسری ملک کی ایک مشہور اور حسین فلم اداکارہ سے، تیسری ایک ہوٹل مالک کی بیٹی سے اور چوتھی ایسی عورت سے جو بڑی بڑی جائدادیں گروی رکھنے کا کاروبار کرتی ہے۔

پہلا دوست بولا۔ "پر تم نے اتنی ساری شادیاں کیوں کیں؟ اس نے کہا، "پہلی شادی دولت کے لئے کی تھی۔ دوسری شہرت کے لئے، تیسری بہترین لباس پہننے کے لئے اور چوتھی! وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کے بولا مگر میرا سب کچھ اب اس کے پاس گروی ہے۔"

## "اچھا گھرانا"

شادی بیٹے کی ہو یا بیٹی کی، لوگ عموماً اچھے گھرانے ہی کی امید اور کوشش کرتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا کہ عورتیں اپنے میکے یا اپنے رشتہ داروں ہی کے بیٹے اور بیٹیوں کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں

"بیٹی سیانی ہو گئی ہے اب ہمیں کوئی اچھا سا گھرانہ دیکھ کر اس کی شادی کر دینا چاہئے" شوہر نے بیوی سے کہا۔ بیوی نے جھٹ اپنے بہن بھائیوں کے بیٹوں کے قصیدے گانا شروع کر دیئے۔ شوہر نے جھنجھلا کر کہا! تم تو بس اپنے ہی خاندان والوں کے نام لیتی جا رہی ہو۔ پر میں چاہتا ہوں، اپنی بیٹی کا رشتہ کسی اچھے گھرانے میں ہو۔"

نقش کوکنی

# رنگ لاتی ہے حنا

از: مسرت بانو ابراہیم شیخ

جیسے ہی اس کے گیت کے آخری بول پورے ہوئے سامعین کے دل و دماغ پر چھایا ہوا مسرور کن ماحول کا سحر ٹوٹا۔ سُر اور تال کی جھنکار اور اس کی آواز کے جادو کے حصار سے لوگ آزاد ہوئے۔ چند لمحوں پہلے جہاں کا ماحول سحر انگیز فضاؤں کی آغوش میں ڈوبا ہوا تھا....

یکایک..... تالیوں کی کڑکڑاہٹ، واہ، واہ کی للکار اور مبارکبادی کے نعروں سے گونج اٹھا۔ منتظمین نے بڑھ کر غزل گوئی کی کامیابی پر مبارکبادی پیش کرتے ہوئے اس کے گلے میں پھول مالائیں پہنادیں۔ جیت کی ٹرافی لے کر سجے سجائے اسٹیج سے نیچے اُترتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا اس کا وجود ہلکا پھلکا ہو کر ہوا میں معلّق ہوتا جا رہا ہو...... کامیابی کے نشے میں سرشار... خوشی و شادمانی کے ہنڈولے میں جھومتی ہوئی۔ پرستاروں کے ہجوم سے گزرتی ہوئی وہ کسی نہ کسی طرح گیٹ تک پہنچی..

..: ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور مسکراتے ہوئے ٹرافی و پھول مالائیں لیکر گاڑی کی اگلی سیٹ پر رکھدیں۔ وہ خود پچھلی سیٹ پر بیٹھیں۔ کھڑکی کے شیشے گرا کر آخری بار اس نے اپنے پرستاروں کو ہاتھ کے اشارے سے الوداعی سلام کیا اور پھر کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

کار پورٹیکو میں رُکی۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ ڈرائیور نے پھول مالائیں اٹھالیں تھیں۔ "لاؤ یہ مجھے دے دو" کہتے ہوئے حنا نے ڈرائیور سے پھول مالائیں لیں۔ ایک ہاتھ میں جیت کی ٹرافی لئے وہ بنگلے کی سیڑھیاں طے کرتی ہوئی ڈرائنگ روم میں پہنچی۔ اسے وہاں عادل دکھائی دیا۔ جو بظاہر دروازے کی طرف پُشت کئے ہوئے بیٹھا شاید کسی ناول کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔

حنا دبے پاؤں اس کی پشت پر پہنچی اور فرطِ محبت سے اس نے پشت سے اس طرح اس کے گلے میں باہیں حمائل کردیں کہ اس کے ہاتھوں کی پھول مالاؤں سے قریب قریب عادل کی گردن اور باہیں ڈھک گئیں۔ وہ فرطِ مسرّت سے لبریز ہو کر بولی..

.... عادل! تم بڑے جھوٹے ہو...... تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ پھر پروگرام میں کیوں نہیں آئے۔ پل پل میں تمہارے انتظار میں کھوئی رہی۔ آج تم ہوتے تو میری آواز کا جادو دیکھتے۔ میری کامیابی پر میرے پرستاروں کی چاہت اور بے لوث محبت کا نظارہ کرتے..... مارے خوشی کے آج میرا رواں رواں جھوم رہا ہے۔

"بس..... بس!... اب بند کرو یہ بکواس مجھے ایسی فضول باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں.... ہٹاؤ یہ واہیات!"... عادل نے مارے غصّے کے ان پھول مالاؤں کو قریب قریب نوچ ڈالا۔ جنھیں حنا نے فرطِ مسرّت سے اس کے گرد حمائل کیا تھا.....

مسکراتے ہوئے پھول، پنکھڑیوں میں بکھر کر فرش پر پھیل گئے..... حنا پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا۔ ہاتھ پیر مفلوج ہو گئے اور اس کے ہاتھوں میں تھمی ٹرافی چھوٹ کر عادل کے قدموں پر گر پڑی۔ اس کا دل کراہ اٹھا۔ دل کا درد آنکھوں کی راہ بہہ نکلا۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن ہونٹ تھرتھرائے اور اس کی آواز گلے میں ہی پھنس کر رہ گئی۔

عادل کے غصے اور حقارت کا طوفان ابھی تھما بھی نہیں تھا۔ اس نے زمین پر پڑی ٹرافی کو زوردار ٹھوکر رسید کی اور بولا۔ تم کیا سمجھتی ہو۔ یہ ٹرافی انہیں تمہارے فن کی پرکھ کے بل بوتے پر ملی ہے؟..... نہیں۔ ..... نہیں۔ یہ تمہاری بھول ہے..... میری دولت، میری شہرت، میری عظمت نے تمہیں یہ عزت بخشی ہے۔ جسے تم اپنی کامیابی کی معراج سمجھ رہی ہو۔ دراصل میرے ہی احسانوں کی مرہونِ منت ہے۔ اگر میں ان اداروں کو ہزاروں روپئے کا نذرانہ نہ دیتا تو وہ تمہیں اس کامیابی کا تاج کبھی نہ پہناتے۔ اسی لئے کہتا ہوں کہ ان ڈھونگ دھتوروں سے دور رہو۔ تمہارے جینے کے لئے صرف میرا نام کافی ہے۔ سیٹھ عادل جیولر کی بیوی بن کر اس گھر کی چار دیواری میں ویسے بھی کافی شہرت و عظمت حاصل ہے۔ پھر اس طرح شمع محفل بننے کی کیا ضرورت ہے؟

حنا ٹرافی کے دو ٹکڑوں کو حسرت سے تکتی رہ گئی۔ جو عادل کی ٹھوکر کھا کر زینے سے ٹکرائی اور دو حصوں میں بٹ چکی تھی۔ آج ان ٹکڑوں کی طرح اس کا دل بھی پاش پاش ہو چکا تھا۔

حالانکہ ایسا اکثر ہوتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے شادی کے بعد عادل نے اکثر اس کے ساتھ اسی قسم کا سلوک روا رکھا تھا۔ اپنی اَنا کی

نفس کو کچ

تسکین کی خاطر اکثر وہ اس کے ساتھ ایسے گھناؤنے کھلواڑ کرتا۔ اسے تڑپا کر راحت محسوس کرتا تھا..... اکثر مرد اپنی فطرت سے مجبور بذاتِ خود احساسِ کمتری کا شکار ہوتے ہوئے بھی۔ دوسروں پر اپنی برتری کا رعب جھاڑتے ہیں انہیں ذلیل و خوار کرتے ہیں لیکن جن میں خداداد صلاحیت کے جوہر چھپے ہوتے ہیں وہ ایسے واقعات سے کمزور پڑنے کے بجائے پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگتے ہیں اور ایسا ہی کچھ حنا کے ساتھ ہو رہا تھا۔ حنا ماضی کے دریچوں میں کھو گئی۔

حنا ایک متوسط طبقے کی لڑکی تھی۔ تعلیم و تربیت کے علاوہ قدرت نے اسے قلم کی طاقت اور آواز کے جادو سے نوازا تھا۔ وہ ایک ادیبہ بھی شاعرہ بھی ان خداداد صلاحیت کے علاوہ قدرت نے اسے حُسن کی دولت سے بھی مالا مال کیا تھا۔ گورا، گورا نازک چھریرا بدن..... گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ. جھیل سی گہری آنکھیں..... بھرے بھرے سرخ و سپید رخسار..... دراز گیسو اور شرمیلی ادائیں، اس کے حسن کے نکھار کو چار چاند لگانے کے لئے کافی تھیں۔

ناظم اس کا کلاس فیلو تھا..... اسی کی طرح متوسط گھرانے کا چشم و چراغ دونوں کے خیالات کی ہم آہنگی کی بدولت دونوں کا ایک دوسرے کی طرف جھکاؤ تھا۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ گو کہ دونوں اپنے تک محبت کی لذت سے نا آشنا تھے۔ ہو سکتا ہے کہ وقت کے ڈھلنے کے ساتھ دونوں کی جیون دھارا بھی بدل جاتی۔ لیکن اس سے پہلے عادل نے ہاتھ بڑھا کر جام اٹھا لیا تھا۔ ..چونکہ عادل کروڑپتی باپ کا بیٹا تھا۔ کالج کی رنگ برنگی

تتلیوں کے جھرمٹ میں گھرے رہنا اسکی عادت تھی۔
ہر کلاس میں دو سال نکالنا اس کا معمول تھا۔ پھر بھی وہ
ایک ماہر جوہری کا بیٹا تھا۔ ہیرے کی پرکھ اسے کیوں کر
نہ ہوتی؟ اس کی بھی نظرِ انتخاب حنا پر پڑی۔۔۔ ایک
دن کالج کے سالانہ جلسے میں غزل خوانی کے مقابلے میں
اتفاقاً حنا اور ناظم دونوں کو پہلے انعام سے نوازا گیا۔
دونوں اپنی کامیابی کے نشے میں سرشار قدم سے قدم ملائے
چلے جا رہے تھے۔ ایک موڑ پر ناظم نے اس سے وداع لی
اور اپنی راہ چل دیا۔ حنا دوسرے موڑ سے اپنے گھر کی
طرف روانہ ہوئی۔

چند قدم کے فاصلے پر ایک کار اس کے قریب
آکر رکی۔ عادل کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس نے اگلی سیٹ
کا دروازہ کھول کر حنا کو لفٹ دینے کی آفر کی۔۔۔ "آؤ
حنا۔۔۔ آج میں تمہیں تمہاری شاندار کامیابی پر شاندار
تحفہ دینا چاہتا ہوں اگر تمہیں۔۔۔۔۔!

اگر مجھے اعتراض نہ ہو تو" حنا نے بیچ میں
اسی کی بات کاٹ دی اور بولی۔ لیکن مجھے اعتراض ہے۔
کامیابی کے لئے مبارکباد ہی کافی ہے۔ کسی تحفے کی کیا
ضرورت ہے؟

مبارکباد ہی دے لیں گے۔ پہلے تم گاڑی میں
تو بیٹھو۔ عادل نے جرح کی۔ معاف کرنا۔۔۔ مبارکباد
کے لئے گاڑی میں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو آپ
مجھے کالج میں بھی دے سکتے تھے۔ اس طرح راہ چلتے
تنہا دیکھ کر روک لینا کہاں کی شرافت ہے؟

"شرافت تو آپ کو صرف ناظم میں ہی دکھائی
دیتی ہے کیوں؟ اس دو کوڑی کے لڑکے میں۔۔۔۔۔!
جس کے ساتھ گھومتے ہوئے تمہیں کوئی ڈر نہیں لگتا۔۔۔
ایسی کون سی چیز ہے جس کی مجھ میں کمی ہے؟ آج وقت
کی سب سے بڑی طاقت دولت میری مٹھی میں ہے۔
جس سے میں جو چاہوں حاصل کر سکتا ہوں"

"بے شک! آپ دولت سے جھوٹی شان۔۔
۔۔۔ جھوٹی عظمت اور جھوٹی شہرت بخوبی حاصل کر سکتے
ہیں۔ اخلاقی شرافت۔ بھرپور صلاحیت اور حقیقی آسائش
دولت سے خریدی نہیں جا سکتیں اور شاید یہ خوبیاں
امیرزادوں کو نصیب نہیں ہوتی"

خود کو کیا سمجھتی ہو؟ میرے ایک اشارے
پر تم جیسی ہزاروں لڑکیاں میرے قدموں میں کھڑی
ہو سکتی ہیں۔

عادل کی پُر تکبر بات سن کر حنا تلملا اٹھی
اور کڑک کر بولی۔ "عادل صاحب!۔۔۔ اپنی زبان
کو لگام دیجئے۔ آپ نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔۔۔
دولت سے آپ جو چاہے کیجئے لیکن فی الحال مجھے
پانے کا خواب بھول جائیے۔۔۔۔ کہاں سیٹھ اجمل
جیولر کا بیٹا عادل اور کہاں ایک معمولی کلرک کی بیٹی حنا
۔۔۔۔! اور یوں بھی مخمل میں ٹاٹ کا پیوند اچھا نہیں
لگتا۔۔۔۔ جائیے۔۔۔۔! آپ اپنا راستہ ناپیئے۔"

" جانے سے پہلے بتا دوں کہ ایک دن تمہیں
اپنی داسی بنا کر چھوڑوں گا۔ یہ میرا وعدہ رہا" اتنا کہکر
عادل غصّے سے چلا گیا۔۔۔۔ لیکن اس کے بعد عادل
پر حنا کو پانے کا جنون سوار ہو گیا۔ وہ اسے کسی بھی
قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا۔ الغرض اس نے کسی نہ
کسی طرح حنا کے والد سے مراسم قائم کئے۔ اور اپنے والد
کی مدد سے خود کی خاطر حنا کا ہاتھ مانگا۔ حنا کے والد کو
بھلا کیوں اعتراض ہوتا۔ جبکہ گھر بیٹھے ان کی بیٹی کی قسمت

رنگ لائی تھی۔ بنا کسی میل و محبت کے رشتہ طے ہوا حنا نے بھی اپنے والدین کی خوشی کی خاطر اپنی تقدیر کو لبیک کہا۔ اور وہ دونوں ازدواجی زندگی میں بندھ گئے۔ حنا نے ماضی کے اس واقعے کو ایک بچکانہ حرکت سمجھ کر بھلا دیا۔ لیکن عادل کیلئے وہ واقعہ ناقابلِ فراموش بن چکا تھا اس بے عزتی کی چبھن کو وہ آج بھی کسی تازہ گھاؤ کی طرح محسوس کر رہا تھا اور حنا کی روح کو لہولہان کر کے اپنے ناسور پر مرہم رکھنے کی کوشش کرتا۔

لیکن حنا بھی اسم بامسمّٰی تھی۔ جتنی پستی اتنی نکھرتی۔ ادب و موسیقی سے اسے گہرا لگاؤ تھا۔ اور وہ اپنے فن کو پرستش کی حد تک چاہتی تھی لیکن اس نے اسے بھی اپنے مجازی خدا کی خاطر یکسر فراموش کر دیا تھا۔ ایثار، قربانی۔ خدمت و اطاعت گزاری اس کا شیوہ بن چکے تھے۔ لیکن بدلے میں اسے ذلت اور حقارت کے سوا کچھ نہ ملتا۔ غریبی کے طعنے اور امیری کے راگ سن سن کر وہ عاجز آ چکی تھی۔ لیکن پھر بھی برداشت کئے جا رہی تھی کہ ایک نہ ایک دن عادل کو اس کی غلطیوں کا احساس ہوگا۔ ایک نہ ایک دن وہ اس کی قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے اسے اپنے نہاں خانۂ دل میں جگہ دے گا۔ اس کے جذبات اور احساسات کی قدر کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس دن عادل نے اپنے دوستوں کے اکسانے پر حنا سے غزل خوانی کے مقابلے میں شرکت کرنے کی فرمائش کی تھی۔ حنا نے قبول کر لیا۔ شومئ قسمت کہ کامیابی نے ایکبار پھر اس کے قدم چومے۔ اور وہ ٹرافی کی حقدار ثابت ہوئی۔ عادل شاید سمجھ رہا تھا کہ حنا کے جس فن کو اس نے اپنی جبلت اور احساس کمتری کے بل پر دبا دیا تھا وہ اب تک تو دم توڑ چکا ہوگا۔ اور جس وقت حنا جلسے سے ناکامی کا طوق پہن کر اس کے سامنے سرنگوں ہوگی تب وہ خوب جی کھول کر اس کی خداداد صلاحیت کا مذاق اڑائے گا۔

لیکن اس کے برعکس قدرتی فن سے معمور فن کار نے دولت کے گھمنڈی بجاری کو ایک بار پھر مات دے دی تھی۔ جسے وہ برداشت نہ کر سکا اور اس کی جیت کو ہار میں بدلنے کی ناکام کوشش کرنے لگا تھا۔

شادی کے بعد پانچ سال تک حنا نے عادل کا کون سا ظلم برداشت نہیں کیا تھا۔ ایک ناپائیدار غلطی کی خاطر اسے پل پل مر کر جینا پڑا۔ وفاداری اور خدمت گزاری کے بدلے رسوائی اور ذلت اس کا مقدر بن چکی تھی۔ ایک انجانی غلطی جو ایک عورت سے سرزد ہوئی تھی اس ہتک کے بدلے پانچ سال تک اسے اپنا اصلی مقام حاصل نہ ہو سکا تھا۔ جس پر اس کا حق تھا۔ چونکہ وہ ایک دولت پرست گھمنڈی شوہر کی بیوی تھی۔ جو اس کی اہمیت کو قبول کرنے سے قاصر تھا۔ دولت کے بل پر وہ ان تمام شوق کی تکمیل کر چکا تھا۔ جو امیر زادوں کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ اپنی پرائیوٹ سکریٹری سے اس کے ناجائز تعلقات تھے۔ کلبوں اور ہوٹلوں کا وہ ممبر تھا۔ شراب و شباب کا رسیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حنا اس کے تمام ہتھکنڈوں سے واقف تھی لیکن وہ اس کی بیوی تھی۔ شریکِ حیات۔ ۔ ۔ اسی لئے نہ چاہتے ہوئے بھی برداشت کئے جا رہی تھی۔ اسی امید پر کہ ہو سکتا ہے آنے والی صبح اس کے لئے پیامِ امید ثابت ہو اور اس کی روٹھی ہوئی خوشیوں سے اس کا دامن بھر جائے۔ ۔ ۔ لیکن آج اس کے صبر کا بندھن ٹوٹ چکے تھے۔ پیمانۂ ضبط لبریز ہو کر چھلک اٹھا تھا۔ آج ایک نئے عزم نے اس کے ذہن میں کروٹ لی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خود کی خاطر۔ ۔ ۔ جینے کا عزم

سوئے ہوئے جذبات اور احساسات کو جلانے کا عزم، ..... اس نے سوٹ کیس میں کچھ کپڑے بھرے۔ ایک رقعہ عادل کے نام لکھا ..... رقعہ پر ٹرافی کے ٹکڑے رکھے اور سوٹ کیس اٹھا کر آخری بار اپنے مسکن پر طائرانہ نظر ڈال کر وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئی۔

آدھی رات کو حسبِ معمول عادل نشے میں دھت گاڑی سے اترا تو حنا کی جگہ خلافِ معمول ملازم نے اس کے لڑکھڑاتے قدموں کو سہارا دیا ...

اس نے حنا کو نہ پا کر سوال کیا۔

"میم صاحب کہاں ہیں؟ ..... دکھائی نہیں دیتیں؟" نوکر نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا "میم صاحب تو چلی گئیں۔ ٹیبل پر آپ کے نام ایک رقعہ چھوڑ گئیں ہیں۔

میم ..... صاحب ..... چلی ... گئیں ..... کہا ..... ں ..... چلی گئیں۔ عادل نے ٹیبل پر ٹرافی کے ٹکڑوں کے نیچے دبا ہوا رقعہ اٹھا لیا۔ اور پڑھنے لگا۔

عادل صاحب!

آج میں خود کو سونے، چاندی کی اس جگمگاتی دنیا سے آزاد کیے جا رہی ہوں۔ نہیں جانتی کہ میری آئندہ منزل کیا ہوگی۔ لیکن یہاں گھٹ گھٹ کر مرنا نہیں چاہتی۔ دولت کی آن بان تمہیں مبارک ہو۔ اس جذبات کی قدروں سے عاری، تصنع اور بناوٹ کی فریبی دنیا کو میرا آخری سلام ..... اور ہاں ...! تمہارے چندے اور تحائف کے عوض ملی ہوئی ٹرافی کو بھی تمہارے پاس چھوڑے جا رہی ہوں ..... کوشش کروں گی کہ مستقبل میں جینے کے لئے مجھے تمہارے نام کی ضرورت محسوس نہ ہو ..... کیونکہ حنا کا اپنا رنگ ہوتا ہے وہ اسی رنگ میں رنگ کر جینے کی کوشش کرے گی۔

فقط : حنا

حنا کو گئے چار مہینے بیت چکے تھے۔ عادل نے اس کی خیریت دریافت کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ حنا اپنے والدین کے ساتھ رہنے لگی اس بیچ اس کی ملاقات ناظم سے ہوئی۔ ناظم ہوٹل ہورائزن میں آرکیسٹرا پارٹی کا آرگنائزر تھا۔

وقت نے کروٹ بدلی۔ لوگ غزل کے شیدائی بن چکے تھے۔ اس لئے ہوٹلوں میں کیبرے کے علاوہ غزل سرائی کی محفلیں بھی جما کرتی تھی۔ ناظم نے غزل گوئی کے لئے حنا کو آمادہ کیا۔ حنا خود اپنی غزلیں مرتب کرتی اسمیں اپنی آواز کا جادو جگاتی ..... لوگ حنا کی آواز کے پرستار بنتے جا رہے تھے۔

ایک شام ہوٹل ہورائزن میں "شامِ غزل" کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ پروگرام پورے شباب پر تھا۔ حنا اور ناظم دونوں غزل سنا کر دادِ تحسین حاصل کر رہے تھے۔ اتنے میں عادل جولی کی باہوں کا سہارا لئے ہال میں داخل ہوا۔ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ گاتے دیکھ کر وہ تلملا اٹھا۔ اسکی غیرت جاگ اٹھی۔ جولی کو پرے دھکیل کر وہ لڑکھڑاتا ہوا حنا کے قریب پہنچا۔ لپک کر اس نے حنا کے ہاتھ سے مائیک چھین لیا اور گرج کر بولا "بند کرو یہ ناٹک۔ میری بیوی ہو کر میری عزت سے کھیلتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی" ...؟

"جانتی ہو اس کا انجام کتنا بھیانک ہو سکتا ہے میں ابھی اسی وقت تمہیں طلاق دے سکتا ہوں"

"اچھا ...! حنا نے بھرپور طنز کیا ...

# اشکِ ندامت

از: شیخ اسماعیل، نیروبی، مشرقی افریقہ

"رمضان بھائی، یقین مانئے آپ پاگل نہیں ہیں۔
کون کہتا ہے کہ آپ پاگل ہیں؟" میں نے کمرہ نمبر ۴ والے
بوڑھے میاں کو تسلّی دیتے ہوئے کہا۔ حالانکہ آج انکی حالت
کل سے بھی زیادہ بگڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ درحقیقت
اب انہیں بوڑھوں کی پناہ گاہ (ہوم فار دی ایجیڈ HOME
FOR THE AGED) کے بجائے کسی ہسپتال میں داخل لینا
چاہیئے تھا۔ چار روز قبل انہیں ایک برقع پوش خاتون نے
ہمارے اس "ہوم" میں داخل کروایا تھا جس کا میں ناظم تھا۔
اس وقت انکی طبیعت اچھی بھلی لگتی تھی۔

"وہ چلا گیا، وہ بھی چلی گئی۔ سب چلے جائیں
گے، مگر ایک بات کان کھول کر سنئے۔ میں پاگل نہیں ہوں۔
کیا میں پاگل ہوں جو آپ نے مجھے اس پاگل خانے میں لاکر رکھ
دیا ہے؟ میں پاگل نہیں ہوں۔ وہ چلا گیا۔۔۔۔" بوڑھے
میاں بڑبڑاتے ہی رہے۔

"رمضان بھائی، آپ کی داڑھی بہت بڑھ
گئی ہے اس لئے میں نے آج نائی کو بلوایا ہے۔" ان کا ایک
ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے میں نے کہا۔

"وہ چلا گیا، وہ بھی چلی گئی۔ کیا میں پاگل۔۔۔
۔۔۔؟" گویا انہوں نے میری بات سنی ہی نہیں۔ بیشتر اس کے
کہ وہ اپنی رٹ جاری رکھتے، دروازے پر دستک ہوئی اور
اسی لمحے وہی برقع پوش خاتون کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کی
گود میں ایک شیر خوار بچّہ بھی تھا۔ میں نے اپنی کرسی اس خاتون
کے آگے کی اور بیٹھنے کے لئے کہا۔

"باباجی! السلام علیکم۔ دیکھئے میں آپ کے لئے
گاجر کا حلوا لائی ہوں۔ اور یہ چاکلیٹ بھی۔ آپ کو میٹھی چیزیں
بھاتی ہیں نا اس لئے۔"

ہم دونوں باباجی کے ردّعمل کا انتظار کرنے لگے۔
دو اڑھائی منٹ تک تو وہ نووارد کی طرف ٹکٹکی باندھے
دیکھتے رہے۔ پھر کہنے لگے "ڈاکٹر صاحب، اچھا ہوا آپ
آگئے۔ کیا نام بتایا تھا آپ نے؟ ڈاکٹر ست پال۔ وہ
تو چلے گئے۔ آپ کب جائیں گے؟ کیا آپ کو بھی میں پاگل
لگتا ہوں؟"

"باباجی، آپ بالکل پاگل نہیں ہیں۔ نہ ہی میں
کوئی ڈاکٹر ہوں۔ میں ندا ہوں ندا۔ آپ کی بیٹی ندا،
نہیں پہچانا آپ نے مجھے؟ بیٹھئے میں آپ کو حلوا کھلاتی
ہوں۔"

عمر کے لحاظ سے وہ رمضان بھائی کی بہو/بیٹی ہی
لگتی تھی۔ چونکہ ندا نے ہی بوڑھے میاں کو "ہوم" میں
داخل کروایا تھا اس لئے میں انہیں یہ مشورہ دینا چاہتا تھا
کہ فی الحال وہ اپنے بابا کو پاگل خانے میں نہیں تو کم از کم کسی

ہسپتال میں داخل کروائیں۔ مگر عین اسی وقت باقر نائی آن
پہنچا۔ نائی نے چند لمحوں کے لئے بوڑھے میاں کو غور سے دیکھا
اور ان سے یوں مخاطب ہوا جیسے کوئی پرانی جان پہچان ہو۔
البتہ وہ جس طرح باقر نائی کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے،
اس سے ظاہر تھا کہ انہیں اب کسی کی بھی پہچان نہیں رہی
تھی۔ اپنوں کی نہ پرایوں کی۔ وہ یقیناً ایک ذہنی مریض
تھے اور ان کا صحیح علاج اسپتال میں ہی ہو سکتا تھا۔

" سیٹھ رمضان بھائی، میں باقر ہوں۔ آپکا
پرانا خادم۔" نائی نے خاموشی کو توڑا۔

" اچھا تو آپ ہیں ڈاکٹر ست پال۔ وہ چلی
گئی، وہ بھی چلا گیا۔ آپ ابھی تک نہیں گئے؟ آپ ہی
بتائیں کیا میں آپ کو پہا گ۔۔۔ گ۔۔۔ ل۔۔۔" مریض
کی آواز اب مدھم پڑتی جا رہی تھی۔

" ایک قلیل عرصہ سے سیٹھ رمضان کو اس حالت
میں دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے
کہ وہ اس "ہوم" میں کیا کر رہے ہیں؟" نائی نے سوالیہ
نظروں سے ہماری طرف دیکھا، مگر ہم دونوں خاموش رہے۔
میں نہیں چاہتا تھا کہ نائی کوئی ایسی ویسی بات کرتا جو ندا
کی دل آزاری کا باعث بنتی۔ چنانچہ خاتون کو اشارہ کرتے
ہوئے میں نے کہا "آئیں ہم آپ کے باباجی کو کرسی پر
بٹھا دیں تاکہ باقر اپنا کام کر سکے۔" مگر نائی، نائی ہوتے
ہیں۔ انکی زبان کو لگام کہاں!

" سیٹھ رمضان کے ساتھ میرے برسوں سے
مراسم رہ چکے ہیں۔" نائی پھر بول پڑا۔ "جب سے وہ اپنی
نئی حویلی میں منتقل ہوئے ہیں ان کے ہاں میرا آنا جانا کم ہو گیا ہے۔
یہ کوئی بہت پرانی بات نہیں ہے۔ یہی کوئی چار یا پانچ سال
پہلے کی بات ہے۔"

اب مجھے باقر نائی کی باتیں دلچسپ لگنے لگی
تھیں اور باباجی کے بارے میں مزید جانکاری کی خواہش بھی دل
میں مچلنے لگی تھی۔ لہٰذا میں چپ سادھے رہا اور ندا نے بھی
کچھ مداخلت نہیں کی:

" سیٹھ رمضان جیسے انسان آج کل کی دنیا میں
شاذ و نادر ہی ملتے ہیں" نائی نے سلسلۂ کلام جاری رکھا
" مخلص اور ملنسار۔ یاروں کا یار اور محتاجوں کے مددگار۔
کبھی نہ کسی کا برا چاہا نہ کیا۔ ان کے مزاج میں تحمل، غور و فکر،
سنجیدگی اور معاملہ فہمی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ان
کے گھر میں مال و زر کی ریل پیل تو نہیں رہتی، مگر یہ اپنی
دیانت اور محنت کی بدولت اپنا چھوٹا سا کاروبار خوب
چلا رہے ہیں۔ انہیں ہر وہ آسائش مہیا ہے جس کی آرزو
ہر وہ شخص کرتا ہے جو متوسط طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔ اللہ
انہیں زود صحت کرے اور ان کی سب مشکلیں آسان کر دے۔"
نائی کی زبان اس کے استرے سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

" مجھے اچھی طرح یاد ہے کچھ اڑھائی تین سال
پہلے جب بیگم رمضان فوت ہوئی تھیں، میں اظہار افسوس
کے لئے ان کے ہاں گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کافی دیر تک
بٹھائے رکھا اور کچھ ایسی باتوں کا انکشاف کیا، جو یقیناً
کسی آنیوالے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی تھیں۔"
اس نائی کو تو کسی یونیورسٹی میں لیکچرار ہونا چاہیئے تھا، میں نے
سوچا۔

" ہاں تو انکی باتوں کا خلاصہ یوں تھا کہ کوئی دوشیزہ
تھی جو ان کی اور ان کے جوان بیٹے کی زندگی میں بیک وقت
داخل ہوئی تھی ـــــ بوڑھے میاں کی بیٹی اور ان کے
بیٹے کی محبوبہ بن کر ـــــ بابا نے باپ کا سا پیار دیا اور
بیٹے نے بھی باپ کو دل و جان سے چاہا۔ ساتھ ہی ساتھ۔

دو نوجوان دل بھی شیر و شکر ہوئے۔ وفا کے وعدے کئے گئے اور زندگی بھر ایک ساتھ رہنے کی قسمیں کھائی گئیں۔ مگر جب بڑوں نے لڑکی کو بہو بنانے کی غرض سے اس کا ہاتھ مانگا تو وہ اپنے قول سے مُکر گئی۔ سیٹھ رمضان کے سب ارمان ریزہ ریزہ ہوگئے۔ پھر بھی اپنا رشتہ نبھانے کے لیئے انہوں نے بیٹی کے ساتھ تعلق برابر قائم رکھا، مگر بیٹی ترکِ تعلق کے بہانے تراشتی رہی۔ نجانے کیوں اب وہ اپنے بابا کے سائے سے بھی بھاگتی تھی اور ایک دن تو اس نے حد ہی کر دی۔ حسبِ معمول بابا جی اپنی بیٹی سے ملنے اس کے گھر گئے تو بیٹی نے بلا وجہ اپنے منہ بولے باپ کے منہ پر گھر کا دروازہ دے مارا۔ اپنی ہی بیٹی کے ہاتھوں ایسی ذلت و رسوائی اٹھانا پڑے گی، سیٹھ رمضان کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ وہ ایک ایسی منحوس گھڑی تھی جب ایک بیٹی نے اپنے باپ کے کفن میں آخری میخ گاڑ دی تھی۔" باقر نائی نے ہائی کورٹ کے ججوں کی سی سنجیدگی سے اس دلخراش واقعہ کو بیان کیا جو، جس طرح کہ بعد میں منکشف ہوا، ایک بھرے پُرے گھر کو اُجاڑ دینے کا باعث بنا۔

"وہ چلی گئی، وہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔"

بابا جی کی بہت ہی دھیمی آواز کی پرواہ کئے بغیر نائی اپنا بیان جاری رکھا۔ "اُدھر سیٹھ رمضان کا بیٹا تھا کہ ہر وقت کھویا کھویا سا رہنے لگا۔ بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر لڑکی کا دل نہیں پسیجا۔ اب اس شہر میں اسے گھٹن سی محسوس ہونے لگی تھی۔ یہاں کے در و دیوار اسے سانپ کی طرح ڈسنے لگے تھے چنانچہ اس نے وہی قدم اٹھایا جو عام طور پر ایسے حالات میں ایک ٹھکرایا ہوا عاشق JILTED LOVER اٹھاتا ہے۔ وہ افریقہ چھوڑ کر مستقل طور پر امریکہ رہنے کیلئے چلا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جب اسے اپنی محبوبہ کی شادی خانہ آبادی کی خبر ملی تو وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ سیٹھ رمضان دو تین مرتبہ امریکہ سے بھی ہو آئے۔ اپنی اکلوتی اولاد کے علاج پر بے دریغ پیسہ خرچ کیا مگر بقول کسے " درد کی دوا پائی، درد لا دوا پایا۔" سنا تھا کہ بیچارہ بیٹا واشنگٹن کے کسی مینٹل ہاسپٹل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کی راہ دیکھ رہا تھا۔ اس دوران باپ بدستور دوا کرتا رہا اور ماں دُعا کرتی ہوئی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ پورے وثوق سے تو نہیں کہہ سکتا، مگر یہی کوئی دو چار روز کی افواہ ہے کہ بیٹا بھی اس دُنیا سے چل بسا ہے۔۔۔ یا خدا۔۔۔۔۔"

ندا، جو ابھی تک ہمہ تن گوش تھی، یکایک حرکت میں آگئی۔ پہلے اپنے چہرے سے نقاب اٹھایا اور پھر نائی کی بات کاٹ کر بولی "بس کیجئے باقر چاچا۔ بس۔ مزید کچھ سننے کی مجھ میں ہمّت نہیں رہی۔ ذرا میری طرف تو دیکھئے۔ آپ نے مجھے بابا جی کے پُرانے گھر پر کئی بار دیکھا ہوگا۔ ان دنوں میں برقع نہیں اوڑھا کرتی تھی اور شاید اسی لئے آپ مجھے پہچان نہیں پائے۔ میں ہی وہ کٹھور دل، خودسر، بے حس اور بے وفا لڑکی ہوں"۔ اتنا کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ گود میں پڑا بچہ سہم سا گیا۔

اگر ندا کے وہ آنسو، ندامت کے آنسو تھے تو انہیں کچھ دیر پہلے بہانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ شفیق باپ کے وہ ہاتھ جو اٹھ کر آنسو پونچھ سکتے تھے اب ٹھنڈے پڑے تھے۔ جو آگے گئے تھے ان ہی کی طرح بابا جی بھی اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔۔۔۔ ••

لَا يَنْظُرُ صُوَرَكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ عَمَلَكُمْ
"اللہ تعالٰی تمہاری صورتوں کو نہیں لیکن تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔"

# اختر راہی اور مثنوی عکسِ کوکن

انجم عباسی

اختر راہی اردو کے ایک ممتاز شاعر ہیں۔ ان کا پہلا مجموعۂ کلام سنہ ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا تھا چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر وہ صرف چند ہاتھوں تک پہنچا مگر اس سے قبل ان کے زندگی بر دار اشعار لوگوں کے دلوں میں اتر کر شرف قبولیت پا چکے تھے۔

مے کشی ہو جرم جس جا، خون پینا ہو روا
ہم اسے مقتل کہیں گے، آپ میخانہ کہیں

دوستو اکتا جائے گر ہنس بول کر
چار دن کی زندگی بھی کم نہیں

کون اس رنگ تعلق کو سمجھ سکتا ہے
چپ سی لگ جاتی ہے جب ذکر ترا ہوتا ہے

نام و نمود اور ہوس خورد و نوش میں
لگتا ہے میرے دور کا انسان مر گیا

آوارہ کر دیا مجھے اپنی تلاش نے
ورنہ خدا کا گھر مرے گھر کے قریب تھا

فیضِ گل، پھول پروئی ہے تلواروں میں
لاشیں بکھری ہیں میرے شہر کے بازاروں میں

اگر میں حق ہوں تو سقراط کے ساغر سے نکلوں گا
ادھر کاٹی زباں تم نے ادھر محشر سے نکلوں گا

عظمتِ آدمی کی تحریریں
منہ چھپانے لگیں کتابوں میں

اختر راہی بنیادی طور پر ایک انقلابی شاعر ہیں اور غزل کے مقابلے میں وہ نظم کے شاعر ہیں مگر ان کی غزلیں بھی بڑی پرکشش ہیں اور نظمیں بھی ان کی شاعری کے متعلق کرشن چندر نے لکھا تھا۔

"اختر راہی کی شاعری صرف وجدان، صرف تفکر یا صرف احساسِ جمال کی شاعری نہیں ہے۔ یہ صرف درک و دانش، والہانہ، غنائیت یا ذاتی محسوسات کی شاعری بھی نہیں ہے بلکہ اختر راہی کی شاعری میں ان کے علاوہ اچھی شاعری کے دوسرے بہت سے اجزائے ترکیبی، ایک رچی بسی سنبھلی متوازن کیفیت میں ملتے ہیں مگر ایک گہری دل گرفتگی کے ساتھ، اختر راہی کی شاعری میں قاری کے دل و دماغ کو پکڑنے اور اسے متاثر کرنے کی گہری قوت موجود ہے اور پڑھنے والا بہت دور تک اس قوت کے ساتھ کھنچا چلا جاتا ہے، اختر راہی کی شاعری میں اس قوت کا دوسرا نام درد ہے، اختر راہی نے اس درد کو اک عجب دل شکستگی اور دل گرفتگی کے انداز میں ہوتا ہے جو ان کی شاعری اور اس کے پس منظر میں ذاتی، سماجی اور سیاسی محرکات تفکر، فلسفے، منطق جذبے اور ان کے علائم کے مخصوص سلسلے کو سمجھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔"

"عکسِ کوکن" اختر راہی کی ایک طویل مثنوی ہے اور اس مثنوی کے اکثر اشعار پر بھی کرشن چندر کی رائے صادق آتی ہے حالانکہ کرشن چندر نے اپنی رائے اختر راہی کی غزلوں اور نظموں کے جائزے کے بعد دی تھی اور اس وقت دور دور تک اس مثنوی کی تخلیق کا شائبہ تک نہیں تھا اور بقول سردار جعفری مثنوی کی فصل ختم ہو چکی ہے شاعرانہ اور تہذیبی موسم بدل گیا ہے اس عالم میں ایک کامیاب مثنوی کی تخلیق کرنا یقیناً ایک بڑا کارنامہ ہے اور اختر راہی نے یہ مثنوی لکھ کر قومی شاعر کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔

آج اردو کے تعلق سے جو صورت حال دکھائی دیتی ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے ـــــ اب اردو میں اچھی شاعری نایاب ہوتی جا رہی ہے۔ سماجی استحصال پسندوں اور سیاسی مفاد پرستوں کے ہاتھوں میں اردو زبان کے ادارے ہیں اردو زبان کی انجمنیں ہیں ـــــ اور اردو والے اردو کا [illegible] خود کھاتے ہیں اور اردو کے مرنے کا رونا روتے ہیں۔ ملک کی اردو اکادمیاں بھی اردو کو نقصان پہنچاتی رہی ہیں ان کے پاس تعمیری منصوبہ کوئی نہیں ہوتا وہ اردو کے لئے منظور شدہ گرانٹ سے بھی رقم بچا لیتی ہیں گویا اب اردو کی ترقی کا کوئی کام باقی نہیں رہا اور ڈھنڈورہ پیٹتی ہیں کہ اردو کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا ـــــ ایسی صورت میں کسی اچھی کتاب کی اشاعت روشنی کی اس لکیر کی مانند ہے جو اندھیروں کے سینے میں اتر کر اپنی حقیقت کو منوا لیتی ہے۔ اختر راہی مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے ناقدری کے اس دور میں بھی ایک شہ پارہ کی تخلیق کی ہے اور باوجود اپنی زندگی کی بے شمار محرومیوں کے اپنے لہو کی آنچ سے ایک ہالہ بنا دیا ہے

ـــہ ہارا ہوں زندگی میں قسمت کی بات ہے
بے تیغ، معرکوں میں لڑا ہوں ملا کے ہاتھ

جہاں تک عکس کوکن کے موضوعات کا تعلق ہے یہ کوکن کا جغرافیہ بھی ہے اور تاریخ بھی۔ کوکن کی ترقیوں کا جائزہ بھی ہے اور پسماندگی کا مرثیہ بھی ـــــ کچھ موضوعات مثلاً تہذیب، و تمدن، سماجی، سیاسی اور ادبی ماحول وغیرہ ایسے ہیں جن کی عکاسی میں راہی صاحب نے اپنے عمیق مطالعے اور مشاہدے سے وہ کمال دکھایا ہے کہ وہ لامحدود ہو گئے ہیں۔ تاریخی واقعات اور شخصیات کے بیان میں بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے کوئی بھی واقعہ یا شخصیت ایسی نہیں ہے کہ جس کے لئے زمین اور آسمان کے قلابے ملا دئے گئے ہیں ـــــ شاعری میں بلاغت کے پیش نظر "مبالغہ آرائی" کو بڑا دخل حاصل ہے۔ مگر راہی صاحب نے شخصی تعارف میں حتی الامکان مبالغے کو دخیل ہونے کا موقع نہیں دیا ـــــ یہ ان کی قادر الکلامی اور ندرت بیان کی ایک بیّن مثال ہے عکس کوکن میں تقریباً ساٹھ کے قریب کوکن کے مشاہیر کا تعارف شامل ہے ان کے اوصاف کو بڑی خوبصورتی سے شعری پیکر میں پیش کیا گیا ہے۔ عکس کوکن کے متعلق عزیز قیسی کی رائے "قابل قدر ہے۔ عکس کوکن کے اکثر موضوعات نثر کے ہیں جو خشک اور بے رس ہیں مگر ان کی مثنوی میں ڈھالنا اور تقریباً دو ہزار اشعار کی مثنوی لکھ دینا ـــــ "ہفت خوان" طے کرنے کی برابر ہے

غرض اختر راہی نے یادوں کے جزیرے سے شخصیات، واقعات اور کوکن کے حسن کو "عکس کوکن" میں اس طرح محفوظ کیا ہے کہ یہ نقش، نقشِ دوام بن کر رہ گیا ہے

محترم مبارک کاپڑی صاحب کے مضامین جو نقشِ کوکن میں پہلا اور آخری صفحہ کی زینت تھے آپ نے بند کیوں کئے؟ مجھے بے حد پسند تھے۔ خاص کر ان کے مضامین صبر کی حقیقت اور "تین یزید" بے حد اچھے تھے کاپڑی صاحب میں، میں انقلابی ذہن پا رہا ہوں، اس زمانے میں ایسے لوگوں کی انقلابی آفریں سوچیں معاشرے میں آنا ضروری ہیں لہٰذا پہلا اور آخری صفحہ کی زینت دوبارہ مذین ہو یہ گذارش ہے۔

(محمد سعید علی ٹوپکر۔ ابوظہبی)

●

N.K.T.F. امسال پرائمری اردو اسکولوں کے تعلیمی معیار کو بڑھانے کے ارادہ سے پرائمری طلباء کے لئے جنرل نالج اور تقریری مقابلے شروع کر رہا ہے تازہ شمارہ ستمبر ۹۴ء میں یہ خبر پڑھ کر بے حد مسرت و شادمانی ہوئی N.K.T.F کی ان تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں پر اہلِ کوکن جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔ یہ ادارہ اردو نواز کوکن کی ایک تاریخ بنا رہا ہے مستقبل میں N.K.T.F. کوکن کا تاریخ ساز ادارہ بن کر رہے گا اس کا مجھے یقین ہے اور نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

غلام محمد پٹیل وہور

●

جنوری کے شمارہ میں ڈاکٹر مسنر زہرہ موڈک کا مضمون "ہندوستانی عورت جدوجہد کے آئینہ میں" بہت ہی پسند آیا۔ میری جانب سے انہیں مبارکباد فروری کے شمارہ میں پھر ایکبار مسز حنیف پرکار "ایک رشتہ محترم" پیش کر کے عورت کو ظالم و مظلوم کردار میں پیش کیا ہے میں اس سے سہمت نہیں ہوں۔

(عزیزہ حسن دلوی) لندن)

●

"نقشِ کوکن" محنت و تربیت میں نیا انداز پیدا کرتا ہے خصوصاً اہلِ کوکن کا یہ واحد اردو رسالہ ہے جسے چھوٹے بڑے، مرد و عورت سبھی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ آپ اپنے رسالے میں خطے کوکن کے نئے قلم کاروں کے مضامین اور تخلیقات شائع کر کے ان کی حوصلہ افزائی کریں گے ایسی امید رکھتے ہیں پچھلے تیس سالوں سے یہ خدمت جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گی۔ میرا قارئین کرام کے لئے یہی پیغام ہے کہ اردو کی ترقی و بہبودی کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نقشِ کوکن کی ترقی میں تعاون کریں۔

محمد اقبال احمد خان دیشمکھ
کھیل۔ تعلقہ۔ مہاڈ۔ ضلع رائے گڈھ

●

نقشِ کوکن ہر ماہ پابندی سے موصول ہو رہا ہے ٹائٹل کی تبدیلی سے دل خوش ہوا۔ ایک عرض یہ ہے کہ ہر ٹائٹل کے فوٹو کی تفصیل یا ٹائٹل پر یا اندرون پہلے صفحہ پر ضرور تحریر فرمائیں۔

مفتی محمد اشفاق سورتی
(مہرون جلگاؤں)

●

جناب محمد سعید علی ٹوپکر کے مضمون
"کعبہ کا کعبہ ڈھانے کا عیسائی منصوبہ"
(اکتوبر ۹۴ء) کے حوالہ سے چند گذارشات پیش خدمت ہیں۔

اوّلاً یہ کہ سورۃ یوسف کی آیت "اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ" غلطی سے "اِنَّ کَیْدَ ھُنَّ عَظِیْمٌ" لکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ شمارہ میں اس کی تصحیح شائع ہوگی۔

فاضل مضمون نگار نے مضمون کے آخر میں دنیا کی امامت اور یورپ کی بادشاہت کا ذکر ساتھ ساتھ کیا ہے حقیقت میں جب اسلام میں بادشاہت در آئی، تبھی اسلام کی صورت مسخ ہونے لگی۔ خلافت راشدہ کے بعد شخصیت پرستی اور اسلاف کے تقدس کا ماحول پیدا ہونے لگا اور رفتہ رفتہ ہم فرقوں میں بٹ گئے۔ قرآن ہمیں واعتصموا بحبل اللہ کی تعلیم دیتا ہے ہمارا امام صرف قرآن ہے اور ہمیں خلیفۃ الارض کی حیثیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دینا ہے۔

جہاں تک کعبہ کے ڈھلنے کا تعلق ہے تو سورۃ فیل کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں کہ جب ابرہہ لشکر لے کر آیا تو رسول اکرم صلوٰۃ وسلامؑ علیہ کے دادا عبدالمطلب نے جو اپنا اونٹ تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے سائل کو جواب دیا۔ کعبہ جس کا ہے وہی اس کی حفاظت کرے گا۔ اس جواب میں تمام مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ صلیبی جنگوں کے بعد عیسائیوں نے ساری توجہ جدید علوم وفنون کے حصول اور ان کی ترقی پر لگادی اور اس کے نتیجہ میں آج وہ "امام" بنے بیٹھے ہیں دراصل یہ کام حاملین قرآن کو کرنا چاہئے تھا لیکن افسوس کہ ہم مکاتب فکر اور مسلکی اختلافات میں الجھے ہوئے ہیں۔ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے صورتحال کی صحیح عکاسی کی ہے

حقیقت خرافات میں کھو گئی ‏ ‏ یہ امت روایات میں کھو گئی
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ‏ ‏ مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

نقش نواز۔ عبدالغنی حسن خاں سرگروہ کرلا بمبئی

●

آپ کی علمی، ادبی، کاروباری، تنظیمی کارکردگی میرے علم میں ہے جولائی سنہ ۹۴ء اور اکتوبر سنہ ۹۴ء کے شماروں میں تعلیمات پر مشتمول علی الترتیب "جب خشت بنے تو کام چلے" اور "سکے کے دو رخ" دو مضامین نظر سے گذرے چونکہ میں اس محکمہ سے منسلک رہا ہوں اور اس ہی کا وظیفہ خور ہوں، لامحالہ اس موضوع پر متفرق مضامین تحریر میں آتے رہتے ہیں جو معلمین حضرات شاگرد طبقہ و مربیان طالبانِ علم کے حق میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ نقش ہی سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ ان کی موقع وتحمل سے نقش میں گنجائش پیدا کر کے وہ اشاعت عمل میں لاتا رہے۔

مخلص
(محمد عبدالغفور ساقی توڑیلوی، ضلع رائے گڈھ)

●

رسالہ نقش کوکن دن دونی، رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ قابل تعریف اعلیٰ ادبی معلومات پر مشتمل مضامین بڑے سلیقہ سے پیش کئے جاتے ہیں، ادب کے شوقین کا اسکالر ہونا ہی ضروری نہیں یہ بات آپ کے رسالے نے ثابت کردی۔ اور اسی تعلق سے ابراہیم سندیلکر صاحب کا مضمون جو اگست ۹۴ء کے شمارے میں "کوکن کے علمی، ادبی خدمات کے چند نقوش پارینہ" کے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے، مقامی تحقیقاتی اور معلوماتی اہم مضمون ہے اس کے لئے "تخلیق کار" جناب ابراہیم سندیلکر صاحب "مبارکباد کے مستحق ہیں اور آپ کا رسالہ اس کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ شکریہ!

قابلِ ستائش مضمون سندیلکر صاحب نے جس خوبی اور جس انداز میں قلم بند کیا وہ ضرورت وقت ہونے کے ساتھ ساتھ، ریسرچ کے کسی پہلو کو بھی ابھارتا ہے جسے زمانہ حال کے اردو داں نظر انداز کئے ہوئے ہیں، یا بھول چکے ہیں۔

ادبی ذوق سے متاثر انجمنِ اسلام کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر

سندلیکر صاحب کو تو اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ۵۔۸ ہونا چاہئے تھا۔ اس طرز پر ان کے مضامین نقش کوکن میں پہلے بھی آچکے ہیں۔ اس طرح کے معلوماتی مضمون اردو ادب کے لئے ایک سرمایہ ہوتے ہیں انہیں یکجا کر کے ان سے مقامی ریڈی ریفرنس سورس بنائے جاسکتے ہیں۔ یہ آنے والی نسلوں کی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ امید ہے کہ نقش کوکن ان کے اس طرح کے مضامین کو مجموعہ کی شکل میں اردو رائٹر گلڈز، کی طرف سے کتابی شکل میں شائع کرائے۔

سندلیکر صاحب "جنجیرہ "جن کا وطن ہے جنجیرہ" کی حیثیت کوکن کی تاریخ میں کوئی نظر انداز نہیں کرسکتا یہ ایک ایسا تاریخی، تہذیبی، ادبی، علمی مرکز رہا ہے جسے اردو ادب کی تاریخ کبھی بھول نہیں سکتی۔ سندلیکر صاحب کی جنجیرہ کی یادوں میں بہت کچھ ہے ہماری تمنا ہے کہ یہ کچھ اور لکھیں۔ حوالوں کے ساتھ ماضی کی شخصیتوں کو ابھارنے کا فن انہیں دن بدن عروج کی طرف لے جارہا ہے جو قابل ستائش ہے اور اس کا بدل تحسین آمیز الفاظ میں ادا کرنا کافی نہیں۔

مخلص مسز نجمہ شیخ

(لائبریرین انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)

## بقیہ رنگ لاتی ہے حنا

آپ مجھے طلاق بھی دے سکتے ہیں لیکن اس نیک کام کی انجام دہی میں آپ نے تاخیر کیوں کی؟ میں نے تمہارے اتنے بھیانک روپ دیکھے ہیں کہ اب مجھے کسی بھیانک انجام کا خوف نہیں ستاتا ــــــ نہ مجھے تمہاری سزا کی پرواہ ہے نہ جزا کی تمنا... ! آپ مجھے کیا طلاق دیں گے..... میں خود تم سے خلع کی فرمائش کرتی ہوں اور یہ رہی میری عرضی..... اتنا کہہ کر حنا نے اپنے پرس سے ایک رقعہ نکال کر عادل کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ ..

# مؤدّبانہ اپیل

رتناگری شہر اور اطراف واکناف کے پسماندہ طبقے کے غریب اور مستحق بچے جو تعلیمی اور مالی سہولیات سے محروم تھے انہیں متاعِ علم سے مالا مال کرنے کے لیے چند پُرجوش نوجوان اور ہمدردانِ قوم نے سنہ ۱۹۵۰ء میں "تعلیمی امدادیہ کمیٹی، رتناگری بمبئی کی بنیاد ڈالی۔

ابتداء میں یہ کمیٹی سیکنڈری مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے ہونہار اور مستحق طلبہ وطالبات کو اسکالرشپ دے کر ان کی تعلیم جاری رکھنے میں مدد کرتی تھی لیکن رتناگری شہر میں اسکول کی اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کمیٹی نے طلبہ وطالبات کے لئے سنہ ۱۹۶۰ء میں پہلا اردو ذریعہ تعلیم کا ہائی اسکول قائم کیا۔

رتناگری ضلع کے مشہور ومعروف صنعت کار اور مخیر حضرات مرحوم خانصاحب عبداللہ اسمٰعیل مستری اور ان کے بھائی مرحوم الحاج داؤد اسمٰعیل مستری کی جانب سے گراں قدر عطیہ دستیاب ہونے کے بعد اس درسگاہ کا نام مستری ہائی اسکول رکھا گیا جو کہ محکمہ تعلیم، حکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ اور ایڈیڈ ہے۔ یہ مستری ہائی اسکول ایک کشادہ اور پُر فضا چھ ایکڑ قطعۂ زمین لالہ باغ میں ایک خوبصورت عمارت میں چلایا جا رہا ہے اور فی الوقت اس میں چھ سو سے زائد بچے اور بچیاں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں مدرسہ کا معیارِ تعلیم اطمینان بخش ہے اور ایس ایس سی امتحان مارچ سنہ ۹۴ء کا نتیجہ سو فیصد رہا جو قابلِ ستائش ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ رتناگری ضلع کے اردو سیکنڈری مدارس میں اپنی تعلیم منقطع کرنے والے طلبہ وطالبات کی تعداد ہر سال بڑھتی جارہی ہے اور چونکہ اس ضلع میں اردو مدارس کے بچوں کے لئے ٹیکنیکل اور ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے اسلئے تعلیمی امدادیہ کمیٹی نے لالہ باغ رتناگری میں سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسکولس کے طلبہ اور اسکول چھوڑنے والے بچوں کے لئے موجودہ دور میں تکنیکی تعلیم کی افادیت واہمیت کے پیشِ نظر "ووکیشنل کورسس" کی غرض سے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے اور آئندہ سال مستری ہائی اسکول میں نرسری کلاس اور پرائمری اسکول کے اجراء کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

کمیٹی ہذا نے فی الحال لالہ باغ، رتناگری میں ایک منزلہ عمارت کی تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے (ملاحظہ فرمائے سرورق کی تصویر) اس اہم تعمیری کام کی خاطر مالی امداد حاصل کرنے کے لئے قوم وملت کے مخیر حضرات، چیریٹیبل ٹرسٹ نیز بمبئی اور بیرون بمبئی کے فلاحی اداروں سے بھی ہم تعاون وامداد کے متمنی ہیں۔ اور صنعت کاروں سے **مخلصانہ اپیل** کرتے ہیں کہ وہ مستری ہائی اسکول کے **'سلور جیوبلی فنکشن'** کے موقع پر شائع ہونے والے "**سووینئر**" کے لئے اشتہارات دے کر ہمیں ممنون گردانیں۔

**ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ** کے ورکشاپ، فزکس، کیمسٹری اور بائلوجی لیباٹریز، لائبریری اور کلاس روم کو ان عطیہ دہندگان حضرات اور چیریٹیبل ٹرسٹ/سوسائٹی کا نام دیا جائے گا جو دو لاکھ روپئے (ورکشاپ کے لئے) پچاس ہزار روپئے (ہر ایک لیباٹری کے لئے) ایک لاکھ روپئے (لائبریری کے لئے) اور پچاس ہزار روپئے

(د) ہر ایک کلاس روم کے لئے مالی امداد دیں گے۔
التماس ہے کہ "مستری فاؤنڈیشن" کے نام سے چیک دے جائیں۔ عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

آپ کی رہنمائی، دل چسپی اور حوصلہ افزائی کے طفیل، ہمارے یہ خواب انشاء اللہ شرمندۂ تعبیر ہوں گے۔

شکریہ

## اپیل کنندگان

الف۔ ایچ لالہ، صدر تعلیمی امدادیہ کمیٹی۔ ایم۔ ڈی مستری چیرمین مستری ٹیکنیکل ہائی اسکول بلڈنگ فنڈ کمیٹی
اراکین: ایم۔ ڈی نائیک، عبدالکریم نائیک (ڈاکٹر)، اے۔ ای۔ ملا، اے۔ آر۔ ایچ لالہ، ایس کے۔ قادری
حمید۔ ڈی۔ مستری، ایم۔ آر۔ نو (ایڈوکیٹ)، اے۔ وائی قاضی (ایڈوکیٹ) شیخ۔ اے۔ آر۔ اے لطیف (ایڈوکیٹ)
فضل ماسٹر، نذیر ناگلیکر، شفیع داؤد قاضی، عبدالکریم قاضی (لائن) نثار ایچ مستری، آئی۔ وائی سوکر (ریٹائرڈ پرنسپل)
اے۔ ایل۔ ایچ مقادم (پرنسپل) ابراہیم خان طالب (ریٹائرڈ پرنسپل)

# N.K.T.F. کے کفیل

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پچھلے بارہ سالوں سے کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کی جو خدمت انجام دے رہا ہے اس نے معیارِ تعلیم پر مثبت اثرات مرتب کئے ہیں اور اس کا سارا کریڈٹ ہمارے کفیل حضرات کو جاتا ہے نہ وہ کفالت کرتے نہ یہ پروگرام مرتب ہوتے مگر بقول کسے "کوکن دلداروں کی بستی ہے"۔

ہم دوحہ قطر میں مقیم ہمارے خیر خواہوں کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے یہ اجازت دے رکھی ہے کہ اگر کسی سینٹر پہ کفالت کا انتظام نہیں ہو سکا تو ہم حاضر خدمت ہیں اسی طرح سعودی عربیہ میں مقیم ہمارے ایک کرمفرما نے بھی اجازت دے رکھی ہے مگر یہ تعلیمی سرگرمی اس قدر مقبول ہے کہ ایک ذرا اشارہ کرنے کی دیر کہ کفالت کا انتظام ہو جاتا ہے بالخصوص ضلع رتناگری اور ضلع رائے گڈھ میں۔ تھانہ ضلع کے تعلیمی ادارے ہم سے پورا پورا تعاون نہیں کر رہے ہیں اور کفالت کے لئے بھی ہمیں مکرر درخواستیں دینی پڑتی ہیں

ہم شکرگذار ہیں جناب رفیق نائیک صاحب کے کہ آپ نے رتناگری ضلع کی کفالت منظور فرمائی ہے ضلع کا مرکزی مقام چپلون (مہاراشٹر ہائی اسکول) میں امسال ۴ر دسمبر ۹۴ء کو ضلعی سطح (رتناگری) کا پروگرام منعقد ہوگا۔

رائے گڈھ ضلع کا کوئی ایسا مرکزی مقام نہیں ہے جو ضلع کے ۲۸ ہائی اسکولوں کے بچوں کی آمد و رفت کے اعتبار سے آسان سمجھا جائے۔ روہا والوں کا اصرار تھا کہ امسال ضلع رائے گڈھ کا سینٹر روہا میں مگر پچھلے سال ناگوٹھنہ کے جناب اسمٰعیل دفعدار صاحب نے پین میں منعقدہ پروگرام کی کفالت فرمائی تھی اور یہ درخواست بھی کی تھی کہ اگلا پروگرام ناگوٹھنہ میں ہو لہٰذا ان کے مکرر ارشاد کے مطابق ۳ر دسمبر ۹۴ء بروز سنیچر کو رائے گڈھ کا ضلعی سطح کا پروگرام ناگوٹھنہ میں ہوگا۔ فورم سے دفعدار صاحب کی محبت کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

تھانہ ضلع کا پروگرام بروز اتوار ۱۱ر دسمبر ۹۴ء کو سیکنڈ رابوڑی تھانہ میں (آئیڈیل ہائی اسکول) ہوگا جس کی کفالت جناب عبدالرحمٰن سونا والے کے ذمہ ہے عبدالرحمٰن صاحب مقیم شیرپوردھن پچھلے سال سے اس بات کے خواہشمند ہیں کہ انہیں کفالت کا موقعہ دیا جائے انشاء اللہ تھانہ میں وہ پروگرام کے کفیل ہوں گے۔

امسال بمبئی شہر اور مضافات کے ۴۶ ہائی اسکولوں کے لئے انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا مرکز مقرر کیا گیا ہے جہاں ۱۵ر دسمبر ۹۴ء کو مقابلے منعقد ہوں گے کرلا میں ہونے والے پروگرام کی کفالت کے لئے مقامی سابق میونسپل کارپوریٹر جناب فیروز منتری کا تعاون حاصل ہے۔

N.K.T.F کی محنت، علم دوست حضرات کی کفالت اور مقامی ہائی اسکولوں کے اساتذہ اور انتظامیہ کے اراکین کے تعاون کے نتیجہ میں ایک ایسی فضا تیار ہو رہی ہے جو اردو کے طلبہ میں خود اعتمادی اور عزم و ارادہ کی بلندی عطا کرنے میں معاون ثابت ہو رہی ہے اللہ کرے یہ جذبہ دن دونی ترقی کرتا رہے۔

## ڈاکٹر دلوی کے اعزاز میں شاندار نشست

۲۵ ستمبر ۹۴ء کی صبح ڈاکٹر عبدالستار دلوی کی قاہرہ کے لئے روانگی کے موقعہ پر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ایک پُرلطف نشست کا اہتمام کیا تھا جس میں کوکن کے ممتاز دانشور مدعو تھے۔

نشست کا آغاز ندیم صالح کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کیپٹن فقیر محمد مستری نے حاضرین کا خیر مقدم کیا اور فورم کے چیئرمین اور نقش کوکن کے مدیر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی ڈاکٹر نائیک نے دلوی صاحب کے انتخاب کو کوکن کے روشن مستقبل سے معنون کیا اس لئے کہ اب تک اس ذمہ دار پوسٹ کے لئے خلیجی ممالک میں یا تو پاکستان سے خدمات حاصل کی جاتی تھیں یا شمالی ہندوستان سے مگر اب جنوبی ہند بالخصوص خطۂ کوکن کے ایک فرد کا منتخب کیا جانا ہمارے لئے خصوصی اعزاز ہے ڈاکٹر یونس اگاسکر، ڈاکٹر عبدالشکور قادری، جناب انجم عباسی، محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ نے دلوی صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجمالی طور پر حاضرین کے سامنے پیش کیا۔

فورم کے بزرگ ساتھی جناب ایچ بی مقدم صدر نشین تھے آپ نے خطبۂ صدارت سے پہلے گاندھیائی روایت کا لشان چندن ہار صاحب اعزاز کے زیب گلو کیا۔ محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی نے بھی ڈاکٹر عبدالستار دلوی کو خراج تحسین پیش کیا جناب علی ایم شمسی اور کوکن بینک کے جنرل منیجر جناب امیرالدین کر دیگر بھی حاضرین مجلس تھے مگر عدیم الفرصتی کی وجہ سے جلد چلے گئے۔

آخر میں ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے اپنے تعلیمی اور ادبی زندگی کے مختلف نقوش پیش کئے اور جناب داؤد چوگلے کے اظہار تشکر کے بعد نشست برخاست ہوئی۔

## پنویل کرجت ریلوے لائن ڈھائی سال میں مکمل ہوجائیگی

بمبئی تا پونے کے درمیان فاصلہ کم کرنے کی غرض سے پنویل اور کرجت کے درمیان ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ روبہ عمل ہے اور یہ کام ڈھائی سال میں مکمل ہوجائے گا اس منصوبے پر تقریباً ۲۵ کروڑ روپے خرچ ہوں گے اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد نہ صرف بمبئی تا پونہ فاصلہ کم ہوجائے گا بلکہ جنوبی ہند کی سمت جانے والے ہزاروں مسافروں کو بھی طویل مسافت سے نجات مل جائے گی۔

ریلوے بورڈ کے مشیر برائے مالیات وی شیورام کرشنن نے مزید بتایا کہ کرجت پنویل ریلوے لائن کی لمبائی ۲۳ کلومیٹر ہوگی۔ اس کے لئے زمین حاصل کرنے کا کام تیزی کے ساتھ شروع کردیا گیا ہے۔ جتنی جلد زمین حاصل ہوگی اتنی تیزی کے ساتھ یہ منصوبہ مکمل ہوجائے گا۔ ابتداء میں یہاں سنگل لائن ہوگی جو بجلی سے چلے گی اس کے بعد دوہری لائن نصب کی جائے گی۔

## نئی بمبئی کیلئے کمشنریت کا قیام

نئی بمبئی کے لئے مخصوصی پولس

کمشنریت کی تقرری کا فیصلہ کیا گیا ہے نئی ممبئی کی آبادی اس وقت پانچ لاکھ کے آس پاس ہے اور مستقبل میں اس میں بے پناہ اضافہ کے امکانات ہیں وہاں نظم و نسق کی حالت سدھارنے کے لئے حکومت نے علیحدہ سے پولس کمشنریت قائم کرنے کی منظوری دی ہے اس وقت نئی ممبئی میں آٹھ پولس اسٹیشن ہیں۔ جو اس وقت تھانہ پولس کمشنر کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں یہاں ایک ڈپٹی پولس اور دو اسسٹنٹ پولس کمشنر ہیں ان کے حلقہ میں ضلع رائے گڈھ کے اورن، پنویل اور تلوجہ علاقہ بھی شامل ہیں۔

نئی ممبئی میں آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ افراد بھی اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ نقب زنی، قتل و خون اور جعلسازی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے ان تمام امور کے پیش نظر یہاں الگ سے پولس کمشنریت قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے نئی ممبئی میں ترببھے، واشی، بیلاپور، ایرولی نیرول جیسے بڑے شہر شامل ہیں۔ ان پر نظر رکھنے کے لئے اس علاقہ کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے اور پولس کمشنر کی تقرری کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

## روزگار اطلاعات

ویلمبو ایک فلاحی ادارہ ہے جس کی دیگر سرگرمیوں میں سے ایک ایکمیوز ایمپلائمنٹ انفارمیشن سینٹر ہے جس کے ذریعے قوم مسلم کے بے روزگاروں کو روزگار اطلاعات فراہم کی جاتی ہے اور ان کی قابلیت اور صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں انٹرویو کے لئے روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر آپ بے روزگار ہیں اور حصول روزگار کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں تو ایکمیوز کے دفتر میں اپنا نام و پتہ درج کرائیں۔

ایکمیوز۔ ۱۷۹ وزیر بلڈنگ پہلا منزلہ شالیمار کے اوپر۔ بھنڈی بازار بمبئی ۳

## زاہد پربھولکر کو مبارکباد

گوولکوٹ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کے معزز ہستی جناب عبدالرزاق عباس پربھولکر جو فی الوقت لیڈی شریفہ جونیئر کالج کالسیتہ کے چیئرمین کوکن بنک چپلون برانچ کے وائس چیئرمین اور چپلون نگرپریشد کے سابق صدر ہیں ان کے فرزند جناب زاہد عبدالرزاق پربھولکر نے پین ضلع رائے گڈھ کے .K .T .C کالج میں انجینئرنگ (پی ای کیمیکل پلانٹ) میں آنرز کے ساتھ کامیابی حاصل کی زاہد صاحب نے ایس ایس سی امتحان میں میڈل اسکول چپلون کی پہلی بیچ میں لڑکوں کے گروپ میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی تھی۔ ولسن کالج میں ۸۴ فیصد نمبرات حاصل کر کے بارہویں کا امتحان پاس کیا تھا اور اب پین میں بھی انجینئرنگ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے اپنی دیرینہ روایت کو برقرار رکھا۔ اللہ تعالیٰ زاہد کو زندگی کے ہر موڑ پر کامیاب و کامران فرمائے۔

(نامہ نگار عبدالرزاق گوسٹے)

## نائیک گرلز ہائی اسکول کی غزل سرائی میں کامیابی

۲۴ ستمبر ۹۴ء کو بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام چپلون میں غزل سرائی کا پروگرام ہوا جس میں بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری نے کامیابی حاصل کی جماعت اول تا دہم تین گروپ رکھے گئے تھے دوسرے گروپ میں بانو اسحاق ہوزیکر (ہفتم) اول انعام کی مستحق قرار پائی تو ہشتم تا دہم کے گروپ میں شاکرہ اسحاق پاڈسکر نے دوسرا انعام جیتا۔ کامیاب ہونے والے ہر ایک کو دو سو روپئے نقد تمغے انعام میں دئے گئے۔ دونوں گروپ میں کامیابی حاصل کرنے پر اسکول کو ٹرافی بھی دی گئی۔

# چپلون میں الامین کا ہسپتال

الامین اسلامی مالیاتی وسرمایہ کاری کارپوریشن لمیٹڈ نے تین سال قبل شہر چپلون میں اپنی داغ بیل ڈالی تھی اور اس عرصہ میں شہر چپلون میں اچھے ہسپتال کی ضرورت کو محسوس کیا لہٰذا فلاحی جذبہ کے ساتھ مخلصانہ طور پہ کام کرنے والے اس ادارہ سے جدید آلات وساز وسامان سے لیس کمپیوٹرائز ڈلیباریٹی اور شب وروز ہمہ وقت مریضوں کو طبی سہولت بہم پہنچانے کے ارادہ سے ڈاکٹر شمس الدین پرکار کی خدمات حاصل کر کے ایک طرز نو کی شروعات کی جس میں سرجن ڈاکٹر اسحاق خطیب (گوونکوٹ) کینسر اسپشلسٹ ڈاکٹر جہانگیر سید (کراڈ) اور انیک ٹر مبکے (کراڈ) ایسے نامور ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کیں۔ ۳۱ جولائی ۹۴ء کو اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ الامین کے ریجنل منیجر (مہاراشٹر) جناب ایم اے سید نے تقریب کی صدارت فرمائی علاقہ کی معروف شخصیت جناب عبدالرزاق پرکھولکر نے شاعرانہ انداز میں نظامت کے فرائض انجام دئے۔

جناب ایم اے سید نے بمبئی کے نامور ہسپتال جسلوک سے تجربہ یافتہ سرجن ڈاکٹر اسحاق خطیب سے گذارش کی کہ اگر ان کی خدمات اس ہسپتال کو حاصل ہوں تو مقامی مریضوں کی کثیر تعداد اس سے فیضیاب ہوگی ڈاکٹر خطیب نے اس درخواست کو قبول فرمایا اس کے بعد ڈاکٹر منیر مہسکر جو بطور معزز مہمان رتناگری سے بلائے گئے تھے ان کے ہاتھوں O.P.D. کا افتتاح عمل میں آیا اسیطرح پرکار ایجنسی کے مالک جناب محمد بھائی پرکار کے ہاتھوں ایکسرے مشین کا افتتاح ہوا۔

زیر نظر تصویر میں جناب زاہد چوگلے ڈاکٹر اسحاق خطیب کو گلدستہ پیش کر رہے ہیں درمیان میں جناب عبدالرزاق پرکھولکر نظر آرہے ہیں تو بالکل دائیں طرف عماد الیکٹریکلز اینڈ ٹریڈنگ دوحہ قطر کے جناب محی الدین خطیب تشریف فرما ہیں پیچھے جناب مقدم صاحب بھی نظر آتے ہیں۔

الامین چپلون برانچ کے منیجر سلیم دلوی کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ برخاست ہوا

## مومن محمد شعیب جان عالم کو مبارکباد

مومن محمد شعیب، بھیونڈی کے جانے پہچانے ادیب وشاعر مومن جان عالم

رہبر صاحب کے فرزند ہیں جو شروع
ہی سے ہر جماعت میں اول آتے رہے
بمبئی بورڈ کے ایس ایس سی امتحان
مارچ ۸۹ء میں ۳۳ء۷۷ فیصد اور
ایچ ایس سی امتحان مارچ ۱۹۹۱ء
میں ۵۰ء۸۵ فیصد نمبرات حاصل کرکے وہ
بمبئی کی مشہور ٹیکنیکی درسگاہ صابو صدیق
پالی ٹکنک سے اس سال سیول انجینئرنگ
ڈپلوما کورس کا امتحان نہایت ہی شاندار
نمبرات سے کامیاب کیا اور خدا کے فضل
سے میرٹ لسٹ
کی بنیاد پر انہیں B.E. ڈگری
کورس میں داخلہ مل گیا۔

مومن شعیب غیر نصابی سرگرمیوں
سے بھی جڑے ہوئے اور کھیل کود کے علاوہ
تحریری و تقریری مقابلوں میں اپنے لئے
اور اپنے اسکول کے لئے بہت سے
انعامات حاصل کئے حتی کہ دسمبر ۱۹۸۸ء
میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام
منعقدہ ڈال کوکن اردو تقریری مقابلہ میں
اول رہے اور کوکن کے بہترین مقرر کی
توصیفی سند حاصل کی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں
ہر امتحان اور ہر مرحلہ میں شاندار کامیابیوں
سے نوازے اور یہ ملک و قوم کے لئے بہتر
خدمات پیش کر سکیں۔

## "ادبی نشست"

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کی جانب
سے ۱۷ ستمبر ۱۹۹۴ء کو سنیچر شب کیسے
قصبہ مگاؤں تعلقہ مروڈ میں کفیل عبداللطیف
پٹھان صاحب کے دولت کدے پر عمر خان
پٹھان صاحب کی زیر صدارت شعری
نشست منعقد ہوئی جس کا آغاز صدر
موصوف نے شمع روشن کرکے کیا اور
اور اقبال مرزا صاحب نے حمد پاک پیش
کی بعد ازاں قمر بارہ بنکوی، صبا مشتاقی،
عبدالقادر راز، حفظ الرحمن حفیظ،
سیف اللہ سیف، شمس الدین شمس
خلیل ہاشمی، ریاض انجم، مشتاق احمد مشتاق
اسمعیل جگر، نعیم الدین، زین العابدین
عیدروس، شوکت تلوسکر، انور خان
صدیقی باقر نے سامعین کو محظوظ کیا۔
نظامت نعیم الدین نعیم صاحب نے
فرمائی اور سیف اللہ سیف نے اظہار
تشکر فرمایا۔

مسلمانوں میں پرائمری تعلیم کا
حصول اور خواندگی کا فروغ بذریعہ
اردو انجام پانا چاہئے یہی عین
فطرت ہے۔

پرنسپل رشیدہ قاضی

## آندھرا اردو اکیڈمی کا ایوارڈ مجتبیٰ حسین کو

آندھرا پردیش اردو اکیڈمی
نے مخدوم ایوارڈ برائے سال ۱۹۹۳ء
کے لئے نامور طنز و مزاح نگار مجتبیٰ حسین
کو منتخب کیا ہے۔ دلی میں مقیم طنز و مزاح
نگار مجتبیٰ حسین ۱۴ کتابوں کے مصنف
ہیں اور اردو، ہندی اخبارات و رسائل
میں ان کے مضامین شائع ہوتے
رہتے ہیں۔

## انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول مہاڈ کا جلسہ تقسیم انعامات

انجمن حمایت الاسلام کے ماتحت
چلنے والی اردو ہائی اسکول مہاڈ کا تیسرا
سالانہ جشن اور ضلعی سطح پر تقسیم انعامات
کا پروگرام ۲۷ اگست ۹۴ء کو
منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز مولانا رفیق
پورکر صاحب نے کلام پاک کی تلاوت
سے کیا۔ انجمن کے متعدد رکن جناب
آصف پلوکر صاحب نے نظامت کے
فرائض انجام دیئے۔ انجمن کے صدر ڈاکٹر
ڈیشمکھ صاحب نے گل پوشی کرکے
مہمانوں کا استقبال فرمایا۔ اسکول کی
لڑکیوں نے خیر مقدمی گیت گایا جناب
اسرار ڈیشمکھ صاحب نے جلسہ کے
اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اسکول

کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے انجمن کے
سابقہ احوال کی خواندگی کی۔ اسکول کے
طلبہ و طالبات میں شگفتہ پانساری اور
الیاس مصطفٰی نے تعلیم کی اہمیت پر
اپنے تاثرات پیش کئے۔ معزز مہمانوں
کے ذریعہ طلبہ و طالبات کو انعامات تقسیم
کئے گئے۔ مہمان خصوصی اے ایم شیخ
صاحب (منیجر سلہوا لائنکل. مہاڈ) نے
تقریر کی۔ جبکہ صدر جلسہ جناب ڈاکٹر ڈھرو
پرشاد مشرا (رجسٹرار) ڈاکٹر بابا صاحب
امبیڈکر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی۔ لونیرے
نے تعلیمی شعبہ میں اپنے تجربات کو
سامعین کے سامنے پیش کیا۔ پروگرام میں
سرپرست حضرات کی کمی کو محسوس کیا گیا
جناب عبدالغنی کارباری (افریقہ)
ناساز طبیعت کی وجہ سے پروگرام میں
شریک نہ ہو سکے لیکن انجمن کو ۵۰ ہزار
روپئے کے عطیہ کا اظہار کرکے اپنی حاضری
اور قومی خدمت کا ثبوت دیا۔ اسی طرح
دیگر حضرات نے بھی مالی تعاون سے
انجمن کے اراکین کی ہمت افزائی کی۔ انجمن
کے بزرگ رکن جناب ایچ بی مقادم نے
اردو ہائی اسکول کی اہمیت پر روشنی
ڈالی۔ انجمن کے سکریٹری جناب پورکر صاحب
نے شکریہ ادا کرنے کے بعد راشٹر گیت
سے پروگرام کا اختتام ہوا۔

## یو کے میں اسپورٹس ڈے

(۱) حسب معمول امسال بھی کوکنی مسلم
ایسوسی ایشن (لندن) کی جانب سے ۲ اگست ۹۴ء
اسپورٹ ڈے لندن میں منایا گیا جس
میں تمام یو کے کے کوکنی مسلم کلبوں نے
اور اسپورٹ شائقین نے شرکت کرکے
کامیاب بنایا۔ اسپورٹ ڈے میں مختلف
کھیلوں کا مظاہرہ ہوکر "بلیک برن"
کی فٹ بال ٹیم نے ہینڈن
کوکنی مسلم فٹ بال ٹیم کو ایک زیرو
(۰×۱) سے شکست دی۔

(۲) لیڈس راونڈرس مقابلہ میں
کوکنی لڑکیوں کی پانچ لندن لیسٹر برمنگھم
مانچسٹر اور بلیک برن کی ٹیموں نے حصہ
لیا تھا۔ اس میں چاروں اول الذکر ٹیموں
کو شکست دے کر بلیک برن گرلز نے
شاندار فتح حاصل کی۔ ہم ان ابھرتے
ہوئے دونوں فاتح ٹیموں کو دلی مبارکباد
پیش کرتے ہیں اور ناکام ٹیموں کے لئے
آئندہ کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(مرسلہ ابراہیم بغدادی)

## شیخ قربان حسین سعید یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ممبر

برہانی کالج بمبئی کے پرنسپل
شیخ قربان حسین سعید صاحب کو "یونیورسٹی
گرانٹ کمیشن" (یو. جی. سی) کا ممبر نامزد
کیا گیا ہے۔

## عبدالمجید محگاؤنکر کو مبارکباد

جناب عبدالمجید محگاؤنکر جو اردو
بوائز پرائمری اسکول کرلا رتناگری
میں صدر مدرس اور کئی تعلیمی سماجی
انجمنوں سے منسلک ہیں آپ کی دختر
سنجیدہ نے بی کام کی سند حاصل
کرنے کے بعد اسٹینو گرافر کے کورس میں
بھی درجہ اول سے کامیابی حاصل کی
ہے۔

جناب عبدالمجید محگاؤنکر ٹیلنٹ
فورم کے بہی خواہ اور رتناگری میں
نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی ہیں۔

## طب یونانی کا ایک معتمد تعلیمی مرکز

سنہ ۱۹۹۵ء میں "نیو مسلم ایجوکیشنل
سوسائٹی رجسٹرڈ" کا قیام عمل میں آیا ہے
پہلے مرحلہ میں اترپردیش کے شہر
سہارنپور میں جگہ جگہ گاؤں گاؤں جاکر
لوگوں کو تعلیم کی اہمیت سمجھائی گئی،
میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ تعلیم اور
صفائی پر ڈاکیومنٹری فلمیں دکھائی گئیں
دوسرے مرحلہ میں نیو مسلم ایجوکیشنل
سوسائٹی نے نیشنل یونانی میڈیکل کالج
کی داغ بیل ڈالی جس میں طب یونانی
کے ڈپلومہ ڈگری (BUMS)
کورس شروع کئے گئے۔ جہاں ہندوستان
کے کونے کونے سے طلباء پہنچ کر مستفید
ہو رہے ہیں۔ پہلے کالج کا نام قاضی محمود
میموریل یونانی میڈیکل کالج تھا جس
کا افتتاح ۲۳ فروری سنہ ۱۹۹۱ء کو
ہوا تھا۔ سوسائٹی کے یونانی میڈیکل کالج

سہارنپور کو حالیہ وزیر اعلیٰ یوپی نے ۹-۳-۹۴ کو باقاعدہ منظم سوسائٹی کے طور پر منظوری دی اور طبی تعلیم کی اجازت دی ہے۔

آئندہ مرحلہ میں سوسائٹی ایک ۱۵۰ بیڈ والا چیریٹیبل ہسپتال کھولنے کے لئے کوشاں ہے جس میں علاج و معالجہ کے ساتھ ساتھ کالج کے طلباء کو ٹریننگ کی سہولت بھی مہیا ہو کالج کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر محمد اسلم خان صاحب نے ہندوستان کے چپہ چپہ میں چن چن کر لوگوں کو اس سوسائٹی کا نمائندہ ممبر بنایا ہے۔ بمبئی کے معاونین ممبرس میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، حکیم محمد طارق اصلاحی، حکیم محمد مختار اصلاحی، ڈاکٹر ایس آر چودھری ڈاکٹر رحمت اللہ اور جناب امین سیانی صاحبان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سوسائٹی ہذا کی عوام سے گذارش ہے کہ اس تنظیم کے ہاتھوں کو مضبوط کریں اور اسے ہر ممکنہ تعاون سے نوازیں تاکہ انسانی خدمت کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے۔

## سائنس اور ریاضی کے چارٹس کا مقابلہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج آف آرٹس، شری وردھن سائنس کلب کے زیر انتظام جناب شبیر خطیب نے سائنس اور ریاضی کے چارٹس کے مقابلے کا اہتمام کیا تھا بچوں نے بڑے ہی جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا۔ بہترین کارکردگی دکھائی اور ججوں کو فیصلہ کرنا دشوار ہو گیا اول، دوم، سوم تینوں کے لئے دو دو نام منتخب کئے گئے جو اس طرح ہیں۔

اول (أ) شادیہ دستے اور فرحت برڈ (نباتی خلیہ، حیوانی خلیہ)
(ii) ندیم الملکہ، مصدق کھمکر، اکبر ساکھرکر، الطاف مجاور (زاویہ)

دوم: (أ) سمیرہ کھمکر، زاہدہ برڈ، فرحین جلال (کھبی مقدار اور ان کی اکائیاں)
(ii) مہ جبیں سرکھوت، ماریہ آرائی (ورنیر کیلی پر اور اسکرو گیج)

سوم: (أ) ثمین سرکھوت، اعظمی کردے (الیکٹرونی تشکیل)
(ii) فوزیہ نارکر، ریشماں ٹھانگے، نردوس ٹھانگے (ہائیڈروجن گیس کی تیاری)
(مرسلہ: آمنہ عطاء اللہ مہاڈیک)

> **برائے کرم توجہ فرمائیں!**
>
> اپنی تخلیقات صاف اور خوشخط لکھ کر ارسال کریں۔ فوٹو اسٹیٹ / زیروکس یا کاربن کاپی قبول نہیں کی جائے گی۔
>
> (ادارہ)

## کویت کے بھارتی سفارتخانہ میں شاندار مشاعرہ

سفیر ہند جناب پریم سنگھ صدارتی خطبہ پیش کر رہے ہیں ان کے پیچھے "اپکار" کے آرگنائزر جناب محمد ضیاء الدین کھڑے ہیں۔

کویت میں نارتھ انڈین کمیونٹی کی فعال تنظیم "اپکار" کے زیر انتظام پندرہ ستمبر ۹۴ء کی شب سفارتخانہ ہند کے خوبصورت آڈیٹوریم میں ایک شاندار محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ سفیر ہند جناب پریم سنگھ اس محفل کے مہمان خصوصی تھے جبکہ مسند صدارت پر جناب ظہور اللہ شاہ تشریف فرما تھے۔ ممتاز بھارتی شاعر و ادیب اور کراچی کے معتبر مترجم جناب نور پرکار نے مشاعرے کی

نظامت کی۔ اس شاندار محفل کے آرگنائزر محمد ضیاءالدین نے اپنے افتتاحی مکالمہ میں شعراء کرام اور سامعین کو خوش آمدید کہا جبکہ سفیر ہند جناب پریم سنگھ نے انتہائی اختصار کے ساتھ مشاعرہ کی روایت اور افادیت پر بڑی موثر گفتگو کی۔

مشاعرے کا باقاعدہ آغاز جناب نور پرکار نے اپنی نظم سے کیا۔ کویت کے ادبی حلقوں میں اس نوعیت کا کامیاب مشاعرہ کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے جن میں سامعین کی تعداد اور مشاعرہ کا روایتی انداز اس خوبصورتی سے نمایاں ہوا۔

جن شعراء نے نظم و غزل سے سامعین کو محظوظ کیا ان میں نور پرکار، عبداللہ ساجد، نیاز بنارسی، خبیر سنگھ دھیمان، مسز نسیم قاضی، احمد علی عرفان، مسرور عابدی، محمد علی وفا، اروند کمار رنیا، ایوب قاسم کرجیکر، یو۔ سی۔ شرما، خلش حیرت آبادی، این۔ سی۔ سیٹھی، سعید روشن، منیظر عالم، حشمت اللہ شاہین، فاروق علی باسم، اور محمد ایوب راز کے نام شامل ہیں۔

(رپورٹ : منیر فراز)



# "جامع مسجد پیوے"

پیوے جامع مسجد اینڈ دینی تعلیم فنڈ بمبئی رجسٹرڈ نمبر بی ۸۲۸ کی جنرل باڈی میٹنگ مورخہ ۱۱ ستمبر سنہ ۹۴ء بروز اتوار صبح دس بجے بمقام جماعت المسلمین نور باغ، اکبر بلڈنگ، پہلا منزلہ، نور باغ بمبئی ۴۰۰۰۰۹ میں منعقد کی گئی۔ جس میں متفقہ رائے سے منتظمہ کمیٹی وایڈہاک کمیٹی مسجد انتخابات برائے سال سنہ ۹۵-۱۹۹۴ء و سنہ ۹۶-۱۹۹۵ء عمل میں آئے۔

جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

## "منتظمہ کمیٹی"

| نام | عہدہ |
|---|---|
| جناب عبداللطیف خان محمد شریف خان سرگروہ | صدر |
| جناب مصطفٰے خان محمد علی خان سرگروہ | نائب صدر |
| جناب سرگروہ دلاور خان علی خان | جنرل سکریٹری |
| " عبداللہ علی مقری | جوائنٹ سکریٹری |
| " نور محمد خان حسین خان سرگروہ | " " |
| " آصف خان حاجی مشیر خان سرگروہ | خازن |
| " یوسف خان بہاءالدین خان سرگروہ | نائب خازن |
| " عبدالرحمن خان، خورشید خان سرگروہ | کابینہ رکن |
| " اسمٰعیل خان داؤد خان سرگروہ | کابینہ رکن |
| " گلزار خان جمال خان سرگروہ | کابینہ رکن |
| " حاجی عبدالغفور خان فرید خان سرگروہ | " " |

انٹرنل آڈیٹر: جناب امتیاز خان عبدالرحمن خان سرگروہ

## "ایڈہاک کمیٹی"

۱۔ جناب روشن خان قطب الدین خان چیرمین ۲۔ جناب دلاور خان علی خان سرگروہ جنرل سکریٹری
۳۔ جناب ابراہیم خان عثمان خان سرگروہ۔ رکن ۴۔ جناب عبداللہ علی مقری رکن
۵۔ جناب نور محمد خان حسین خان سرگروہ رکن

(ڈی۔ اے۔ سرگروہ، جنرل سکریٹری)

نوٹ: یہ خبر پچھلے شمارہ میں چھپ چکی ہے جس میں کچھ سہو ہو گیا تھا لہٰذا دوبارہ شائع کی گئی ہے (ادارہ)

منجانب
مہاراشٹرا الیکٹرو پلیٹنگ ورکس
۲/۲۴ رانے پرانی انجیر باڑی ماونت روڈ، مجگاؤں، ممبئی ۱۰

# ریلائبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے مقابلے

ریلائبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے ضلعی سطح پر مورخہ ۲۴ ستمبر ۹۴ء کو سیرت النبیؐ پر نعتیہ و تقریری مقابلے کا انعقاد مہاتما جوتی با پھولے مارکیٹ ہال مہاڈ میں کیا گیا۔ جس میں سے رائے گڈھ ضلع کے ۱۴ اسکولوں کے طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا عبدالستار راہٹولی نے تلاوت قرآن سے کیا۔ ٹرسٹ کے صدر اور مہاڈ کے کونسلر جناب محمد شفیع پورکر صاحب نے گل پوشی سے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب ڈاکٹر اے اے دیشمکھ صاحب مہاڈ، جناب الفلاح (علی خان) دیشمکھ صاحب توڑیل، جناب وجاد خان الحبیب خان صاحب توڑیل، ایڈوکیٹ جناب اکبر صاحب احسانے وہور، جناب محمد حنیف میمن صاحب بورلی پنچتن، جناب داؤد علی راوت، کوندولی شریوردھن، جناب ہارون میمن مہسلہ، جناب بشیر ابراہیم چیچکر مہاڈ، جناب احمد عرفان شاہ شریوردھن، ڈاکٹر دھولا لکر صاحب بورلی پنچتن اور جناب لیاقت بھائی کنٹریکٹر بورلی پنچتن وغیرہ موجود تھے۔ تقریری مقابلے کے لئے جونیئر گروپ اور سینیئر گروپ بنائے گئے جس کا نتیجہ مندرجہ ذیل رہا۔

### جونیئر گروپ تقریری مقابلہ

اول: انصاری فرزانہ تسنیم
ایس پی ایم اردو ہائی اسکول، راجیواڑی

دوم: منیار صفیان سعید
انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول گورے گاؤں

سوم: ایاز عبداللطیف موزر
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گوندگھر

### سینیئر گروپ تقریری مقابلہ

اول: شبانہ مختار احمد انصاری
ایس ایس ہائی اسکول موربہ

دوم: شمس عالم مومن
انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول گوندگھر

سوم: یاسمین محمد آرائی
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن

### نعتیہ مقابلہ

اوّل: ارشد ایوب سرکھوت
انجمن اسلام اردو ہائی اسکول، دبی پرار

دوم: عطیہ محمد صادق راہٹولکر
انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول گوندگھر

سوم انعام دو طلبہ میں تقسیم ہوا۔

۱) نوشین عقیل جلال
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن

۲) پروین اقبال کوارے
این آئی ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ

مقابلے میں اول نمبر حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو جناب الفلاح (علی خان) دیشمکھ صاحب کی جانب سے خوبصورت شیلڈ (ٹرافی) دی گئی۔ اسی طرح جناب الحبیب خان صاحب کی طرف سے ۱۵۵۱ روپئے کے نقد انعامات دئے گئے۔ پروگرام کی نظامت ٹرسٹ کے سکریٹری جناب آصف پلوکر صاحب نے سنبھالی۔ جبکہ ٹرسٹ کے صدر جناب محمد شفیع پورکر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور پھر جناب حافظ یعقوب دھنشے موربہ نے دعا کرنے کے بعد رات ۳۰-۱ بجے پروگرام کا اختتام ہوا۔

# مرول آئیڈیل سوشل فورم کی خدمات

ادارہ ہذا اپنے دفتر میں رحمانی فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی جانب سے عطیہ میں دی گئی چار سلائی مشینوں پر اظہار تشکر کرتا ہے۔ گذشتہ چھ مہینے سے جاری سلائی کلاس کا کورس مکمل ہونے پر تقسیم اسناد کا پروگرام اکتوبر اخیر میں ہوا۔

مذکورہ ادارہ کی جانب سے اس سال ساڑھے تین سو مستحق طلباء کو کاپیاں نیز پچھتر طلباء و طالبات کو یونیفارم تقسیم کیا گیا۔

ساتھ ہی بچوں کے لئے صبح دینی مدرسہ اور بڑوں کے لئے رات ۹ بجے سے ۱۰ بجے عربی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔

عنقریب ودکیشنل گائڈنس سنٹر اور
امپلائمنٹ بیوروکا افتتاح ہوگا انشاءاللہ
مذکورہ سرگرمیوں کی بنا پر ادارہ اپنے
حلقہ میں فعال اور مقبول ہے
سکریٹری۔ عبدالمطلب شیخ بھیکن
معرفت شیخ منزل نزد کوسموس پارک
مرول ملٹری روڈ بمبئی ۵۹
فون ۸۳۴۸۴۸۶

## "دعوتِ عام"

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کا
سالانہ جلسہ بروز اتوار
مورخہ ۱۳ر نومبر ۹۴ء
صبح دس بجے
بمقام ایس ایس ہائی
اسکول موربہ تعلقہ
مانگاؤں ضلع رائے گڈھ
منعقد ہوگا (اس کی
اطلاع نقش کوکن کے
پچھلے شمارہ میں بھی دی
گئی تھی) اس جلسہ کا
مقصد (۱) تمام باشندگان
کوکن (جو کسی بھی پیشہ
سے تعلق رکھتے ہوئے)
ایک پلیٹ فارم پر آئیں
اور خطۂ کوکن کے تعلیمی
مسائل پر غور و خوض
کریں اور اہم نتائج پر
پہنچیں۔

(۲) مارچ ۹۴ء میں ایس ایس
سی، ایچ ایس سی گریجویشن
اور پوسٹ گریجویشن کے امتحانات
میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے
والے خطۂ کوکن کے مسلم اداروں
کے طلبہ و طالبات کے اعزاز میں
جلسہ

(۳) یونٹ کی سالانہ جنرل میٹنگ
لہٰذا خطۂ کوکن کے تمام باشندوں
سے ڈاکٹرس، وکلاء، انجینئرس
پروفیسرس، پرائمری و ہائی
اسکول کے اساتذہ، بینک ملازمین
اور دوسرے پیشوں سے متعلق افراد
گاؤں کے متولی صاحبان، خطۂ کوکن کے
کسی بھی گاؤں سے تعلق رکھنے والے
مختلف کالجوں میں زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات
سے اپیل ہے کہ اس تاریخ کو یاد رکھیں
اور جلسہ میں شرکت کریں اپنا پتہ فوراً درج
ذیل پتہ پر روانہ کریں تاکہ آپ کے نام
جلسہ کا دعوت نامہ بھیجا جائے ورنہ اسی
اعلان کو دعوت نامہ تصور کیا جائے۔

الداعی: عبدالوہاب دھنسے جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ مدینہ منزل
مغل محلہ، شریوردھن ۴۰۲۱۱۰

نقش کوکن

## اعجاز مقری چیرمین منتخب

بھیونڈی ناگرک سہکاری بینک کی گذشتہ دنوں ہوئی میٹنگ میں سال برائے ۹۴ء ۹۵ء کے لئے اعجاز احمد مقری کو مسلسل دوسری مرتبہ بینک کے ڈائرکٹر مرتضیٰ فقیہہ کی تجویز پر بینک کا چیرمین منتخب کیا گیا۔

## جماعت المسلمین بازار محلہ ہرنئی کا انتخاب نو

صدر جناب ابراہیم داؤد سارنگ۔
سکریٹری، جناب یونس میاں یعقوب پاؤسکر
ممبران، جناب شیخ علی چوگلے، جناب محمود جمعدار، جناب امان اللہ مہالدار، جناب حسن عبداللہ ٹیکے، جناب یوسف میاں پنساوے، جناب نثار ڈھینگرا جناب خالد مہالدار، جناب شمشیر داؤد خاں۔
مشیر جماعت: جناب قادر میاں ڈھینگرا جناب عبدالغنی پاؤسکر

## چیف جسٹس کے عہدہ پر احمدی نامزد

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس وینکٹ چلیا کی سبکدوشی کے بعد سپریم کورٹ کے سب سے سینیر جج عزیز مشیر احمدی کو صدر جمہوریہ شنکر دیال شرما نے چیف جسٹس نامزد کردیا ہے۔ اس طرح سے مسٹر احمدی کے اقلیتی فرقے کے دوسرے فرد ہوں گے جنہیں ملک کی عدلیہ کی سب سے اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جسٹس احمدی اقلیتی فرقے (مسلمان) میں بھی جو اقلیتی مسلکی فرقہ (بوہرہ) ہے اس کے فرد ہیں اس سے قبل مسٹر ہدایت اللہ کو چیف جسٹس نامزد کیا گیا تھا جو خوجہ فرقے سے تھے۔

## نوجیون ہائی اسکول راجہ پور

ادارہ ہذا نے اپنی زندگی کے ۲۸ سال مکمل کر لئے ہیں۔ ربع صدی پوری کرنے کے بعد ہی سلور جوبلی کی تقریب منعقد کرنے کا ارادہ تھا مگر نئی عمارت کی تعمیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی تکمیل کے بعد ہی سلور جوبلی منائی جائے ایسا طے ہوا اور اللہ کے فضل و کرم سے اب تعمیر مکمل ہو چکی ہے بلکہ ادارہ نے ترقی کی ایک اور منزل طے کی اور اب جونیئر کالج کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ نئی عمارت میں کلاس چل رہے ہیں۔ مزید خوشی اور ہمارے بھی خوابوں کے لئے یہ مژدہ بھی مسرت انگیز ہے کہ عمارت کے دوسرے منزلہ پر رعیت ایجوکیشن سنتھا ستارا کی جانب سے ڈگری کالج شروع کیا گیا ہے اس کالج میں بلاتفریق مذہب سبھی طلباء و طالبات زیور علم سے آراستہ ہو رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔

انشاء اللہ اسی سال ادارہ کے نہایت عمدہ ہال میں سلور جوبلی پروگرام منایا جانے والا ہے۔

اس ادارہ میں کارپنٹری اور سلائی دو مضامین کی بھی تعلیم دی جاتی ہے بچیاں سلائی کا کورس مکمل کر کے کفالت کا بوجھ کسی حد تک کر لیتی ہیں۔ بچے کارپنٹری سیکھ کر خلیجی ممالک میں جاکر روزی روٹی کما لیتے ہیں۔ سنہ ۱۹۷۲ء میں طالب العلم قاضی نے اردو کا دوم انعام حاصل کیا تھا تو ۱۹۹۳ء میں فاطمہ منتھا نے اول انعام حاصل کیا۔ اس ادارہ کا معیار بلند کرنے میں پرنسپل صاحب کے ساتھ سبھی اساتذہ بھی کوشاں ہیں۔

ہم کوکن کے علم دوست حضرات بالخصوص خلیجی ممالک میں جو ہمارے بھائی برسر روزگار ہیں ان سے گذارش کرتے ہیں کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر ادارہ کی حتی القدر مدد فرمائیں۔

(الملتمس: یوسف یونس قاضی)

## شکیل رئیس حادثہ میں زخمی

منور ضلع تھانہ کے سرپنچ شکیل رئیس اور ان کے گھر کے افراد ایس ٹی بس اور جیپ کی ٹکر میں زخمی ہو گئے انہیں ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد کھمبالا اسپتال (بمبئی) میں داخل کیا گیا۔

پولس کے بموجب وسئی سے ارنالہ کی سمت جانے والی بس اور نالاسوپارہ سے آنے والی جیپ میں گویز ڈونگری کے موڑ پر ٹکر ہونے کی بنا پر یہ حادثہ پیش آیا وسئی پولس نے ایس ٹی بس کے ڈرائیور محمد حنیف شیخ کو گرفتار کیا۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

## "جوڑے نصیب کے"

قدرت یہ چاہتی ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت آپس میں رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو کر ایک ساتھ زندگی گذاریں۔ اسلامی شریعت میں اس کے لئے نکاح کا طریقہ طے کیا گیا ہے۔ نکاح ایک سماجی عہد ہے جو عورت و مرد کی آپسی رضامندی سے بنتا ہے یہ عمل ایک اعتبار سے خاندانی زندگی کی تعمیر ہے اور دوسرے اعتبار سے پورے انسانی سماج کی تربیت ہے لیکن آج کے دور میں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے مناسب ساتھی تلاش کرنا دشوار کن مسئلہ بن گیا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ والدین کی پریشانی میں اضافہ کرتا ہے۔ سماج کی اس اشد ضرورت کا احساس لئے اور اس مسئلے کو حل کرنے کی غرض سے ہم آپ کی مدد کے لئے تیار ہیں۔ ایک اچھی بہو یا اچھا داماد حاصل کرنے کے لئے ہم "جوڑے نصیب کے" اس ادارے کے ذریعہ آپ کی رہنمائی کریں گے

محترمہ حمیدہ بانو اوٹے
محترمہ ڈاکٹر ممتاز پرکار

پتہ:۔ "جوڑے نصیب کے"
معرفت پرکار ہاسپٹل شیواجی نگر
رتناگری (مہاراشٹر)

ملنے کا وقت: بدھ وار اور سنیچر
دوپہر ۳ تا ۴۔۳۰

## الامین سوسائٹی مہاڈ کا تیسرا سالانہ اجلاس

۱۶ اکتوبر ۹۴ء ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ہال مہاڈ میں الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کا تیسرا سالانہ اجلاس ایڈوکیٹ جناب اے ایچ خطیب صاحب کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ خصوصی مہمانوں میں ایڈوکیٹ اکبر احسانے جناب ایچ۔ بی۔ مقدم، ڈاکٹر ڈاکٹر اے لے دیشمکھ اور جناب عبدالرشید احسانے موجود تھے۔ ممبران بھی کثیر تعداد میں شامل اجلاس تھے

منیجنگ ڈائریکٹر جناب غلام محمد پٹیل نے حاضرین اجلاس کا خیر مقدم کیا اور سوسائٹی کی قدم قدم ترقی کا جائزہ پیش کیا نیز آٹھ فیصد ڈیویڈنڈ کا اعلان کیا۔ بنک کی اعلیٰ پیش رفت کے لئے چیرمین جناب شیخ حسین قاضی کی قیادت قابل تعریف ہے۔ الحاج عبدالغنی مجندار صاحب نے پیشکش فرمائی کہ سالوارڈہ ناکہ پر ان کی نو تعمیر عمارت کا پہلی منزل بنک کے لئے حاضر ہے نیز یہ رعایت بھی دی گئی ہے آنر شپ پر طے شدہ رقم کی ادائے گی عرصہ پانچ برس کے بعد کی جاسکتی ہے۔ محسن کیلئے ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔ اس کے بعد جناب آدم انتولے (منیجر بینک ہذا) نے پچھلی سالانہ رپورٹ بورڈ آف ڈائریکٹرس کے ذریعہ پیش کردہ ترمیمات اور ۱۹۹۴۔۹۵ء سال کا بجٹ اور سالانہ نفع کی تقسیم کی رپورٹ منظوری کے لئے پیش کیں۔ اجلاس نے آراء اتفاق سے نفع کی نئی رقم نئی عمارت کے اخراجات کی مد میں شامل کرنے کی منظوری دے دی۔

بعدہ جناب عبدالرشید احسانے جناب ایچ۔ بی۔ مقدم، ایڈوکیٹ اکبر احسانے نے بھی اپنی اپنی تقریر میں بنک کی کارکردگی کو سراہا سہکار مہرشی ایڈوکیٹ وجے سنگھ جادھو

نے سیر حاصل تقریر میں اپنی ارتقائی و فلاحی اسکیموں کو عمل میں لانے کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔

ایڈوکیٹ خطیب صاحب نے اپنے مختصر لیکن جامع خطبہ صدارت میں ضروری قانونی نکات پر مبنی مشوروں سے نوازا۔

آخر میں منیجنگ ڈائرکٹر پٹیل صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اس اجلاس کے اختتام پر سوسائٹی کی جانب سے حاضرین کے لیے ظہرانہ کی ضیافت کا اہتمام تھا۔۔

## بقیہ انتقال پر ملال

### شریف قاضی کو صدمہ

الشاہیہ انٹرپرائزز کے کوارڈینیٹر جناب شریف قاضی (جو خلیجی ممالک میں ملازمت حاصل کرنے والے امیدواروں کی بلا اجرت رہنمائی کرتے ہیں) کی والدہ عابدہ بی کا ان کے وطن مجگاؤں رتناگری میں ۲۰ اکتوبر ۹۴ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہو گیا۔۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

# نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔

## درون ہند خریدار:

جناب عبدالوحید ڈی الغامدار (فوٹوگرافر) گوونڈی
جناب عثمان کڑو — سائی
الامین اسلامک فائنانشل کارپوریشن، چپلون
آئیڈیل پرائمری اسکول — رتناگری
جناب ریحان ایم خانزادہ — بجیرہ مروڈ
جناب نثار سلوتری — اورن
جناب تاج الدین دانگالے — شیگرا
جناب صلاح الدین حاجی محمد قاضی — بمبئی ۲
جناب محمد اسماعیل موڈک — کراڈ
محترمہ شریفہ عنایت جوے — سانتاکروز
جناب شاہ جہاں بستری — واشی
جناب محمود داؤد ہرزک — واشی
جناب جمشید بی تانبے — میرا روڈ
محترمہ مدیحہ فاروق پلوکر — جوئی
جناب احمد صاحب عبداللہ جمعدار ۔ پابراہ
جناب امان اللہ بروڈ — شریوردھن
جناب آصف جلیل شیخانی — اندھیری
نیگ انجمن نونہال لائبریری ۔ چپولی
مس روزمیرے اے آر قاضی ۔ باندرا
جناب محمد صدیق چپولکر ۔ شریوردھن

## بیرون ہند خریدار

جناب اے ایس داؤد ۔ ساؤتھ افریقہ
محترمہ سارہ قاسم پانگر ۔ بحرین
جناب شوکت سوکر — انگلینڈ

## بقیہ انتقال پر ملال

• شیخ عبدالستار کاسو (عمر ۵۵ سال) متوطن کنگھولی تعلقہ لانجہ۔ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۹۴ء کے دن مجگاؤں ڈاک میں کام کرتے ہوئے جائے حادثہ پر ہلاک ہو گئے۔ تدفین دوسرے دن بمقام کنگھولی میں ہوئی (شریک غم: مبین عبداللطیف ملجی)

• جناب شرف الدین جواہری کی والدہ اور مرحوم قاسم عبدالقادر جواہری کی اہلیہ (متوطن راجہ پور) ۱۴ اکتوبر بروز جمعہ مختصر سی علالت کے بعد راجہ پور میں انتقال کر گئی۔

(شریک غم: علی میاں عباس کرنیکر)

# شادی خانہ آبادی

## جبیں اوکتے ۔ اشفاق چوگلے

جواں عزم و جواں سال سماجی کارکن اور سیاسی رہنما جناب مشتاق اوکتے (متوطن کونمانڈلہ ضلع رائے گڈھ) کی بہن جبیں بنت عبدالرحمٰن اوکتے کا عقد مسعود جناب اشفاق حسین عبدالغنی چوگلے (متوطن حویلی تعلقہ چپلون ضلع رتناگری) کے ساتھ اتوار ۲۳ر اکتوبر ۹۴ء کی سہ پہر میں جامع مسجد نیرول نئی بمبئی میں انعقاد پذیر ہوا۔

## شبانہ کھرٹکر ۔ چاند صاحب داؤد ونگرے

کوکن بنک کے سابق چیرمین جناب علی ایم شمسی کی بھتیجی شبانہ بنت عبدالرحمٰن کھرٹکر متوطن ساتی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کا عقد مسعود جناب چاند صاحب داؤد ونگرے متوطن مہابلیشور کے ساتھ ۳۰ر اکتوبر ۹۴ء کو سہ پہر میں ان کے وطن مہابلیشور میں بحسن و خوبی انعقاد پایا۔ چاند صاحب اے کے آئی جونیر کالج گوریگاؤں ضلع رائے گڈھ میں لیکچرار ہیں۔

مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے معروف ڈاکٹر جناب شوکت علی قاضی دگھار کانڈ محلہ مہاڈ کی شادی خانہ آبادی ۳۰ر اکتوبر ۹۴ء کو ڈاکٹر ساجدہ عبدالغفار میمن کے ساتھ سلطان جامع مسجد مہاڈ میں بحسن و خوبی انجام پائی اس موقعہ پر کثیر تعداد میں لوگ حاضر مجلس تھے۔

## ثمینہ موڑک کی کامیابی:

کرڈوی (ضلع رتناگری) کی ثمینہ یوسف موڑک نے امسال کراڈ کے یشونت راؤ کالج آف آرٹس سے مائیکرو بایولوجی سے بی ایس سی 74 فی صد نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔

امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کرنے والی اس طالبہ نے ہولی فیملی کانونٹ سے ایس ایس سی 71 فی صد نمبروں سے پاس کی تھی۔ ثمینہ اب کرشنا میڈیکل کالج سے D.M.L.T. کا کورس کررہی ہے۔

ڈاکٹر شوکت قاضی ۔ ڈاکٹر ساجدہ میمن

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما

## مزدور خواتین کا دو روزہ جلسہ

پچھلے مہینے ناگپور میں چشتیہ تاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام کام گار شکشن کیندر ناگپور کے توسل سے دو روزہ جلسۂ مزدور خواتین منعقد ہوا جس کی صدارت محترمہ سلبھا ناگپورکر نے فرمائی اس کیمپ میں چالیس مزدور خواتین نے حصہ لیا جو متواتر دو دنوں تک چلتا رہا۔

اس کیمپ میں عورتوں کی انجمن بنانا، پری وار یوجن، بچوں کی شادی، جہیز قانون، اندھی تقلید سماج کی برائیاں، ماں اور بچوں کی صحت، مزدور عورتوں کی مشکلات اور ان کا حل، گھریلو صنعت کاری وغیرہ عنوانات پر تفصیل سے کام گار شکشن کیندر کے ایجوکیشن آفیسر جناب ایس آر گوڑ پیلے، جناب راجا بھاؤ چنٹس، جناب اے۔ آر۔ خان چشتی، محترمہ سلبھا ناگپورکر تائی، محترمہ ڈاکٹر رضیہ سلطانہ خان، محترمہ فاطمہ کوثر چشتی نے خطاب فرمایا۔

نقش کوکن خرید کر پڑھیے اور اپنے احباب و متعلقین کو اس کا خریدار بنا کر نقش نوازی کا ثبوت دیجئے

# نامہ نگار

## توجہ فرمائیں

ہم اپنے نامہ نگاروں کے شکر گذار ہیں کہ ان کی مرسلہ خبروں کی بنا پر ہی ماہنامہ نقش کوکن کا نیوز سیکشن مضبوط ہے البتہ ایک دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف نامہ نگار توجہ فرمائیں تو کرم ہوگا۔

جب سانحۂ ارتحال یا کسی کے کامیابی پر مبارکباد کی خبر آتی ہے تو کچھ نامہ نگار صاحب موصوف کے رشتہ برادری کے تمام حضرات و خواتین کے ساتھ ناطہ جوڑ کر وہ خبر شائع کرواتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کا انتقال ہوا تو لکھیں گے کہ مرحوم فلاں صاحب کے والد تو ڈاکٹر فلاں کے خسر نیز نوجوان انجینئر مسٹر فلاں کے چچا تھے۔

اسی طرح مبارکبادی میں کامیاب طالب العلم فلاں ابن فلاں کے فرزند تو گاؤں کے سرپنچ جناب فلاں صاحب کا ہونے والا داماد اور گاؤں کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جناب فلاں کا شاگرد رشید ہے۔

مطلب یہ کہ دو جملوں کی خبر کو پورے حسب و نسب پر پھیلا کر طول دیا جاتا ہے اب اگر ہم کامیاب طالب العلم کے والد کا نام رہنے دیتے ہیں اور بقیہ رشتہ داروں کے نام حذف کرتے ہیں تو فوراً شکایت بھرا خط موصول ہوتا ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب آپ نے مرسلہ نام حذف کر کے بڑی گڑبڑی کی اگر والد کا نام حذف کر کے اس کے خسر کا نام دیتے تو بہتر ہوتا! اسلئے کہ موصوف کی تعلیم کا سارا خرچ ہونے والے خسر نے ہی تو برداشت کیا ہے لہٰذا اس کامیابی کا اسے کریڈٹ ملنی چاہئے تھی۔

اب آپ بتائے کہ ہم کیا کریں۔ بہتر یہی ہے کہ نامہ نگار ہی اپنی خبر کو مختصر کر کے ارسال فرمائیں۔

اختصار میں حسن ہے اور دلکشی بھی۔

# انتقال پرملال

## حسین میاں قاضی مرحوم

ساگویں تعلقہ راجاپور کی ایک معروف شخصیت جناب حسین میاں حاجی عبداللطیف قاضی کی رحلت سے باشندگان تعلقہ راجاپور اور تعلقہ دیوگڈھ کو سخت قلق ہوا۔ آپ نے گاؤں کی اصلاحی اور علمی تنظیم کے ساتھ فعال ممبر کی طرح کام کیا اور ہمیشہ اپنے آپ کو پہلی صف میں رکھا۔

اقبال ایجوکیشن سوسائٹی کمبئی / ساگویں راجاپور زنیر یونیٹی سے ایجوکیشن۔ ترلوٹ ہائی اسکول کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کو بھلایا نہیں جاسکے گا۔ گاؤں کے اطراف و اکناف کے ترقیاتی منصوبوں میں بھی آپ شریک رہتے تھے۔

(مرسلہ قاف احمد)

## عبدالستار ماہمی کا انتقال

نوپاڑہ باندرہ کی ایک ہر دل عزیز شخصیت اور مسجد کے چیف ٹرسٹی عبدالستار ماہمی کا طویل علالت کے بعد پیر ۱۹ ستمبر ۹۴ء کو انتقال ہوگیا وہ ۵۵ سال کے تھے۔ وہ بمبئی سینٹرل کارشیڈ میں شاپ سپرنٹنڈنٹ تھے

## جاوید دروے کو صدمہ

نقش کوکن کے معروف مزاح نگار جناب جاوید دروے کے بہنوئی کیپٹن علی کمال سنگے متوطن بانکوٹ کا ۲۰ ستمبر ۹۴ء کو بعمر ۷۰ سال انتقال ہوگیا۔

## مصطفیٰ غلام نبی نجے کا انتقال

نیرل ضلع رائے گڈھ کی سول باڈی کے چیئرمین جنید احمد نجے کے والد جناب مصطفیٰ غلام نبی نجے عرف مشتاق سیٹھ کا سنیچر ۱۰ ستمبر ۹۴ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا وہ ۸۳ سال کے تھے۔ ان کے سوگ میں نیرل بند رکھا گیا تھا۔ مرحوم تحریک جنگ آزادی کے فعال مجاہد تھے۔ نیرل گرام پنچائت کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔

(مرسلہ محمد ظفراللہ خاں سروش)

## ڈاکٹر ظہیرالدین کی وفات

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سابق ڈائرکٹر، معروف ادیب و نقاد ڈاکٹر سید ظہیرالدین مدنی مختصر سی علالت کے بعد ۳۰ ستمبر ۹۴ء کو اپنے آبائی وطن سورت میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

## غلام احمد کھکر کو صدمہ

انجمن اسلام مجیرہ کی مجلس منتظمہ کے دیرینہ رکن جناب غلام احمد کھکر متوطن شرپوروصن، حال مقیم بمبئی کی اہلیہ محترمہ حفصہ بی طویل علالت کے بعد ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو بمبئی میں رحلت فرماگئیں۔

## داؤد الڈے کو صدمہ

جناب داؤد ابراہیم الڈے متوطن مروڈ مجیرہ کی والدہ محترمہ آمنہ ضعیف العمری میں ۱۲ اکتوبر ۹۴ء کے روز مروڈ میں انتقال کرگئیں۔

## قاضی فراز احمد کو صدمہ

دیرینہ نقش نواز اور قلمکار جناب قاضی فراز احمد مقیم دوحہ قطر کے حقیقی ماموں حاجی زین الدین قاضی احمد متوطن ساگویں تعلقہ راجاپور ضلع رتناگری جو قیصر رتناگری مرحوم کے شاگرد رشید شاعر تھے اور "سرور رتناگیروی" تخلص کرتے تھے ۲۵ ستمبر ۹۴ء کو رحلت فرماگئے۔

مرحوم اپنے قریبی گاؤں کی مسجد میں بغیر اجرت کے جمعہ کی امامت کیا کرتے تھے۔

اللہ مغفرت فرمائے ایک اردو نواز اور اردو نواز شخصیت کے کم ہونے کا ہمیشہ قلق رہے گا

(طالب الدعا قاف احمد)

## ابراہیم فطرت رحلت فرما گئے

معمر صحافی اور [illegible] میونسپل کونسلر جناب [illegible] ابراہیم فطرت طویل علالت کے بعد [illegible] اکتوبر ۹۴ء کو [illegible] الصبح انتقال فرما گئے۔ مرحوم ماضی میں جامع مسجد بمبئی کے ٹرسٹی رہ چکے ہیں۔ بمبئی سے شام کے وقت نکلنے والے روزنامہ قیادت کی ادارت بھی آپ فرماتے تھے جس کی اشاعت کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے آپ نے اپنا ذاتی ہفت روزہ آوازِ وطن بھی جاری کیا تھا۔ سفیر کوکن کے ادارۂ تحریر میں بھی آپ شامل تھے۔
بمبئی کی کوکنی برادری میں تنگیکر خاندان کے آپ فرد تھے۔

## مادھوراؤ پگڑی نہیں رہے

پدم بھوشن سیتو مادھوراؤ پگڑی کا ۷ اراکتوبر ۹۴ء کو انتقال ہو گیا وہ ۸۵ سال کے تھے۔ مرحوم مراٹھی، انگریزی، اردو اور فارسی کے عالم، ادیب، محقق اور مورخ تھے۔

## لیاقت پالیکر کو صدمہ

تنظیم زکوٰۃ وڑولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ سرگرم رکن جناب لیاقت حسین پالیکر کے برادر خورد نذیر احمد جو جنوبی افریقہ سے بمبئی آئے تھے انتقال کر گئے۔
(مرسلہ محمود مظہر قاضی۔ ہرڈی)

## ایم ڈی نائیک

ایک شمع تھی دلیلِ سحر سو خموش ہے

کوکن کی معروف شخصیت رتناگری کا عالی دماغ [illegible] نائیک گروپ آف انڈسٹری کے بانی چیرمین، کوکن بینک کے ڈائریکٹر اور سابق وائس چیرمین، مہاراشٹر پردیش کانگریس کے وائس پریسیڈنٹ الحاج محمود داؤد عرف ایم. ڈی نائیک کا سنیچر ۱۵ راکتوبر ۹۴ء دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا وہ ۶۵ سال کے تھے مرحوم نقشِ کوکن کے دیرینہ سرپرست تھے کوکن کی کئی تعلیمی، سماجی اور فلاحی تنظیموں کی آپ نے ہر ممکن مدد کی ہے۔ آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی جس کے زیرِ اہتمام رتناگری میں ایک گرلز ہائی اسکول جاری ہے اسی ادارہ کے آپ صدر تھے۔ یہ تعلیمی ادارہ بھی آپ کی مرحوم والدۂ محترمہ بیگم عزیزہ داؤد نائیک کے نام سے موسوم ہے۔

مرحوم کوکن بنک کی منتک میں شریک تھے۔ اور وہیں انہیں دل کا شدید دورہ پڑا ہسپتال میں داخل کیا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کی رحلت کی خبر پاکر دور دور سے لوگ رتناگری پہنچے وزراء حکومت مہاراشٹر الکشمن راؤ پاٹھنکر، شریمتی ودیا بیلوسے، عامدار جلوسِ جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔
اتوار ۱۶ راکتوبر ۹۴ء کی سہ پہر میں انہیں سپردِ خاک کیا گیا۔ وزیرِ اعلیٰ مہاراشٹر شری شرد پوار نے رتناگری جاکر نائیک فیملی سے اظہارِ تعزیت فرمایا۔ ۱۵ تا ۱۷ اکتوبر ۹۴ء ان تین دنوں میں شہر رتناگری کا حال اس شعر کی تصویر بنا ہوا تھا۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
ورنہ دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۶
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

اشاعت کا رواں سال

ماہنامہ
اردو / انگلش

# نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۲ .. شمارہ ۱۲ .. دسمبر ۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک
معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

| | |
|---|---|
| ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) | شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ) |
| سید حسن (ساؤتھ افریقہ) | ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ) |
| اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دوبئی) | حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر) |
| قمر الدین قاضی (پاکستان) | فرمان علی پانکر (ابوظبی) |
| عبدالرزاق سردار (بحرین) | مختار مرووڈکر (دارالسلام) |

رتناگری: آئی اوائی سو ڈاکٹر عبدالمجید والی بھنگاوکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے
خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ ماے نواکر نیرڈا کیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک



تاریخ اشاعت: یکم دسمبر ۱۹۹۴ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

## نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرونِ ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

# جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

## سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا ﷺ — آٹھویں قسط

# حضورؐ کی آمد کے وقت اہلِ کتاب کی حالت

از: محمد سعید علی ڈونکر

"یَاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ" (سورہ مائدہ آیت ۱۵)

(اے اہلِ کتاب (بنی اسرائیل اور عیسائی) تمہاری طرف ہمارا (آخری) رسولؐ آگیا ہے جو تمہیں تم جو کچھ مقدس کتابوں (تورات اور انجیل) میں سے چھپاتے تھے اسے عیاں کر رہا ہے (اس لئے اب اس پر اور اس کی کتاب پر ایمان لے آؤ)"

(سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

اس میں قطعی کوئی شک نہیں کہ اہلِ کتاب (اسرائیل اور عیسائی) حضرت یعقوبؑ سے لے کر حضرت محمدؐ کے تاجِ نبوت سے آراستہ ہونے تک پورے ساڑھے تین ہزار سال کے عرصہ میں جادۂ ہدایت سے منحرف ہو کر دنیا میں فساد کا باعث رہے ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اب اپنے آخری نبیؐ کے حسنِ توسط سے انہیں صراطِ مستقیم پر آنے کی آخری وارننگ دے دی۔ اس ساڑھے تین ہزار سال کی مدت میں بنی اسرائیل حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے پہنچائے ہوئے خالص دین کو مذہب میں تبدیل کر کے اس میں تلبیس حق و باطل کی اور اللہ کی مقدس آیتوں کو اپنے مفاد کیلئے بیچ بھی دیا اور انہیں مقدس کتابوں سے نکال کر ان میں اپنی طرف سے گمراہ کن افسانے بھر دیئے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۴۲ - ۴۱)۔ انہوں نے اللہ کے دین کو مذہب میں ایسا مدغم کیا کہ اس کی شناخت بھی مشکل ہو گئی۔ مذہب کا کاروبار کرنیوالے ان یہودی علماء نے مذہب کی خودساختہ متاعِ کاسد کو دین کا زرِ خالص بتا کر بیچ ڈالا اور اس کی بڑی بڑی قیمتیں وصول کر کے اپنی تجوریاں سدا گرم تر کرتے رہے اور گدیلے نرم تر۔ دین کو مذہب میں بدل کر بیچ ڈالنے والا ان کا عمل بالکل ایسا ہی ہوتا رہا جیسے ایک گوالا پانی ملے ہوئے دودھ کو خالص دودھ کہہ کر اسے بیچنے اور لوگوں کو فریب دینے کی مجرمانہ جرأت کرتا ہے۔ پورے ساڑھے تین ہزار سال تک پٹری پر سے اترے ہوئے یہودی علماء نے عوام الناس کو فکر و نظر کی پریشانی، خلفشار اور خیالات و معتقدات کے تشتت و افتراق میں مبتلا رکھا۔

عیسائی پادریوں نے اپنے خونے فریبی اور روباہ بازی سے عوام کے دلِ مضطرب کو وجہ طمانیت اور موجبِ تسکین بنانے کیلئے ایسے آئین بنائے جن سے عوام الناس کیلئے جرائم کرنے کے چوپٹ دروازے کھل گئے۔ گمراہ پادریوں کے عجائبات اور فوق الفطرت طلسمات کے ذہن، انسانوں کے کردار پر شرک و بدعات کی آلودگیوں کے انگارے بکھیر کر ان کے وجود کو شعلوں میں ڈھکیل دینے کے سبب بنے تو مقدس کتابوں میں اپنے وضع کردہ افسانوں سے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے عطا کردہ جوہرِ بے بہا سے سب کو محروم کر دیا۔ یہی خاص وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے

آخری نبی ﷺ کے توسط سے انہیں آخری وارننگ دینا پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے جو بات چودہ سو سال پہلے ان کے بارے میں نازل فرمائی تھی اسی بات کو خود عیسائی دانشوروں نے پورے تیرہ سو سال بعد بیسویں اس صدی میں قرآن کی اسی صداقت کو اجاگر کرکے اسے یہودیوں اور عیسائیوں کے منہ پر دے مارا ہے۔ مثلاً مشہور عیسائی دانشور رقم طراز ہے کہ۔

"یقیناً رومن سلطنت کی بدترین حالت اتنی کبھی نہیں تھی جتنی ساتویں عیسوی میں ہوئی تھی پادریوں کی عصبیت اور گمراہی کا یہ نتیجہ تھا کہ عیسائی مذہب بہت ہی گر گیا۔ ان برائیوں کا اگر آج انکشاف کیا جائے تو شاید کوئی یقین بھی نہ کرسکے۔ آپسی خون خرابے اور عداوت کی وجہ سے سماج ہدایت کو بھول گیا تھا۔ شہروں اور قصبوں میں خون کی ندیاں بہتی تھیں۔ عیسیٰ مسیحؑ نے سچ کہا تھا کہ میں امن نہیں لایا ہوں بلکہ تلوار لایا ہوں"

(BOOK-APOLOGY FOR MOHMMED BY GODFRY-HIGINS)

اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں یہ انکشاف کیا تھا کہ انہوں نے اللہ کی مقدس کتابوں میں تلبیس کی اور انہیں بیچا۔ لیکن ان لوگوں نے تورات میں خود اللہ کے بارے میں اپنے خبیث ذہن کے افسانے لکھ کر اس سبحان وجود کی جو بے عزتی کی ہے اسے پڑھ کر دل خون کے آنسو رونے لگتا ہے، روح تڑپ جاتی ہے اور وجود پر لرزہ طاری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اور عیسائیوں کے بابت اللہ کا عذاب سورۂ توبہ کی اس آیت میں صاف عیاں ہے۔ فرمایا

"قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ o

(سورۂ توبہ آیت ۳۰)

"اللہ انہیں (بنی اسرائیل اور عیسائیوں) کو غارت کرے (قتل کرے، ذبح کرے) یہ کہاں بہکے چلے جارہے ہیں"

قرآن پاک میں بہت سی غضبناک آیتیں ہیں مگر ذرۂ خاک کے نزدیک اتنی بھیانک اور اتنی غضبناک آیت کے جس میں غضب اور غصہ کے ہزار ہا جذبات مضمر ہیں ایسی دوسری کوئی آیت نہیں ملتی۔ ایسے لوگوں کو خود اللہ اپنے ہاتھوں قتل کرنا چاہے یا ذبح کرنا چاہے اس سے بھیانک سزا اور کیا ہوگی؟ اس آیت پر اگر ایک گناہگار سنجیدگی سے غور کرے تو اس کا دل صرف دہل ہی نہیں جائیگا بلکہ پھٹ جائیگا۔ (HEART ATTACK) ہارٹ ہوگا اسے۔ آخر ان دونوں کا کیا قصور ہے کہ اللہ کو اتنا غضبناک ہونا پڑا؟ یہ بات ہم نہیں بتائیں گے خود عیسائی دنیا کے دانشور سے سنئے کہ تورات پڑھنے کے بعد اس نے کیا تاثر لیا۔ لکھتا ہے

"تورات میں بیان کیا ہوا خدا بے شمار قاتلوں کے بہائے ہوئے خون سے ہولی کھیلتا ہے۔ وہ خود بھی قاتل اور مفسد ہے۔ چور، غدار، انتقام کے جذبے میں ایک خونخوار عفریت، گناہگار اور بے گناہ دونوں کو بے رحمی سے سزا دینے والا، نہایت مہیب، خوفناک، ظلم و تعصب کا مجسمہ، متکبر، شیخی باز، وعدہ خلاف، غلط بیانی اور ڈھٹائی سے جھوٹ بولنے والا"

(BOOK - IS IT GOD'S WORDS? BY- JOSEPH WEEB)

نیز عیسائیوں کا مشہور پروفیسر بائیبل کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"بائبل میں مجھے ہزاروں تضاد ملے۔ یقین جانیئے کہ مجھے بائبل کے انہیں تضاد نے بیحد پریشان کیا ہے"

(BOOK-GOD AND EVIL BY PROFFESSER-JOAD)

عیسائیت میں کفارہ کے عقیدہ کا بانی اور
مبلغ خاص سینٹ پال نے بائبل کے اپنے خطوط میں عوام الناس
کو یہ پیغام دیا ہے کہ

"ہم (پوپ، پال، پادری) یہ نتیجہ نکالتے ہیں
کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر صرف ایمان کے سبب راست
باز ٹھہرتا ہے" (بائبل۔ عہد نامہ جدید، رومیوں کے نام خط،
باب ۳، جملہ ۲۸) باب ۳ جملہ ۲۸

"تم کو (اے انسانو!) ایمان کے وسیلہ سے ہی
نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے،
اور نہ اعمال کے سبب" (بائبل۔ عہد نامہ جدید، افسیون۔
باب ۲ جملہ ۹-۸)

قارئین آپ نے دیکھا کہ پوپ، پال اور
پادری نے صرف ایمان رکھنے ہی کی وجہ سے یعنی اعمال کی کوئی
ضرورت نہیں یہ اعلان کر کے خباثت اور فحاشی کے کیسے چوپٹ
دروازے کھول دیئے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ "بس یہ
ایمان رکھو کہ عیسیٰؑ (نعوذ باللہ) اللہ کا بیٹا ہے اور وہ
انسانوں کے گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لئے صلیب پر
چڑھا" پھر جنت تمہارے نام ہو گئی۔ اسی لئے پورے مغرب
میں اچھے اعمال نہیں ہیں اور اسی صرف ایک ایمان کی وجہ
سے مغرب میں فحاشی اور ننگا پن عام ہے۔ آجکل بغیر
شادی کئے ہوئے جوڑے ہیں جو بچے پیدا کرتے ہیں اور اسے
عام فیشن بنا دیا ہے۔ قومِ لوط کا عمل مغرب کی اکثر حکومتوں نے
اسی ایک ایمان کی بدولت جائز قرار دیا ہے اور ایسے ہزاروں
فتنے اور خباثتیں جنم لے رہی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ ایمان کے
اسی عقیدے سے پادریوں کو مندرجہ ذیل معافی نامے لکھنے کی
جرأت ہوئی۔ ان کے عقیدے کے مطابق ان معافی ناموں کے
خریدنے سے اعمالِ نیک کی کوئی ضرورت نہیں ایمان اور معافی
نقش کو کن

نامے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے سولہویں
صدی میں اس تجارت کو فروغ دینے کیلئے ہر گاؤں، ہر شہر
میں ایجنسیاں کھول دی۔ ہر گناہ کے معافی نامے کیلئے الگ الگ
قیمتیں رکھیں جو مندرجہ ذیل درج ہیں۔

کنواری لڑکی کا حمل گرانے کیلئے معافی نامہ۔ قیمت۔ ۶ پینس ۲ شلنگ
عدالت میں جھوٹی قسم کھانے کیلئے معافی نامہ۔ " ــــ ۹ "
چوری کرنے پر معافی نامہ۔ " ــــ ۱۲ "
کسی کی عزت لوٹنے کے گناہ میں معافی نامہ۔ " ــــ ۹ "
زنا کی بھیانک صورتوں میں معافی نامہ۔ " ــــ ۷ "
قتل کے گناہ کیلئے معافی نامہ۔ " ــــ ۷ "
لونڈی رکھنے کے لئے معافی نامہ۔ " ــــ ۱۰ "

(BOOK—BUCK'S THEOLOGICAL DICTONARY)

ان معافی ناموں کے ایجنٹ سرعام اس قسم کی
آوازیں لگاتے تھے کہ

"آؤ بڑھو! جنت کے دروازے کھل رہے ہیں.
اگر تم اب بھی داخل ہو جاؤ گے؟ تم بارہ پینس میں اپنے
باپ کی روح کو جہنم سے نکلوا سکتے ہو۔ کیا تم ایسے ناخلف
ہو کہ اپنے باپ کیلئے اس قدر سستی نجات بھی نہیں خرید سکتے؟
اگر تمہارے پاس اور کچھ نہیں تو فقط ایک کوٹ ہی دے دو
تاکہ اس قدر گراں بہا متاع خرید سکو"

(BOOK—BUCK'S DICTIONARY)

ان تمام خباثتوں کے علاوہ عیسائیوں نے
رہبانیت نام کا ایک جدید چلن اور رواج شروع کیا جو چھٹی
صدی عیسوی میں (حضورؐ کی آمد کے وقت) نہایت ہی عروج
پر تھا۔ اس مقصد کیلئے انہوں نے ترکِ دنیا، ترکِ آرزو،
ترکِ خیالات، ترکِ خواہشات کو ضروری قرار دیا اور اللہ کی
تلاش میں غاروں اور پہاڑوں میں جانا شروع کیا۔ یہ لوگ

غاروں میں بسیرا کرتے۔ ان کے ساتھ کنواری لڑکیاں بھی رہتیں جنہیں راہبہ کہا جاتا تھا اور جو عمر بھر مجرد (کنواری) رہنے کی قسم کھاتی تھیں۔ اس بارے میں عیسائیوں کا مشہور دانشور اور مؤرخ لکھتا ہے کہ

"رہبانیت کے چلن سے پادریوں کی اکثر حالت یہ تھی کہ وہ آرام طلبی اور شہوت پرستی کی زندگی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ان کی کیفیت یہ تھی کہ وہ ان راہبہ لڑکیوں سے جنہوں نے عمر بھر مجرد رہنے کی قسم کھائی تھیں، ناجائز تعلقات قائم کرتے، ان خوبصورت راہبات کو اپنا شریک بستر بنا لینا ان کے معمولات میں داخل ہو چکا تھا"

(BOOK-HISTORY OF FIRST CENTURY)
BY MR. MOSHEIM

یہ تھی وہ خباثتیں جن کے دور کرنے اور ایک عالمگیر انقلاب لانے کیلئے دنیا میں "حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا" کا ورودِ اطہر ہونے والا تھا۔۔

(اگلی قسط میں خود عیسائیوں کے دل دہلا دینے والے اور رونگٹے کھڑے کرنے والے حالات پڑھئے) جاری ہے۔

# زلزلے کیوں آتے ہیں؟

از:- شمس پیرزادہ
(چیئرمین ادارہ دعوۃ القرآن، بمبئی ۸)

پچھلے سال مہاراشٹر میں زلزلے نے تباہی کے وہ مناظر پیش کر دیئے جو غفلت میں پڑی ہوئی انسانیت کو چونکا دینے والے، سوتوں کو جگانے والے اور چین کی بانسری بجانے والوں کو لرزہ براندام کرنے والے ہیں۔ چند سکنڈ کے اندر ہزاروں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتر جانا اور بے شمار گھروں کا قبرستان بن جانا کوئی معمولی حادثہ نہیں ہے جس پر سے آدمی سرسری طور سے گزر جائے بلکہ یہ بہت بڑا المناک حادثہ ہے جس کے تباہ کن مناظر دعوت فکر دیتے ہیں کہ ؎

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔

مگر لوگ دنیوی زندگی کے مزے لوٹنے میں ایسے مست ہیں کہ دل ہلا دینے والے حادثات کو دیکھ کر بھی ہوش میں نہیں آتے اور ان واقعات کو ایسی توجیہ کرتے ہیں کہ گویا اسباب ہی سب کچھ ہیں اور انکی پشت پر ایک قادرِ مطلق، غالب اور مدبر ہستی کا ہاتھ کار فرما نہیں ہے۔ حالانکہ یہ حادثات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ محض اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ زمین کے نیچے بھی سلسلۂ اسباب ہے اور یہ سلسلۂ اسباب بالکل منصوبہ بند ہے اور یہ منصوبہ بندی ایک ایسی ہستی کی ہے جو دانا بھی ہے اور بینا بھی۔

سائنسداں صرف ظاہری اسباب کا کھوج لگاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین کے پرت میں تغیر واقع ہونے سے زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ زمین کے اندر کی گیس اور لاوے کو بھی اس کے اسباب میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے ڈیم کی تعمیر کے نتیجہ میں پانی کے ذخیرہ کا زبردست بوجھ اور زمین کی تہوں میں جانے والے پانی کو بھی زلزلہ کا سبب قرار دیا جاتا ہے اور لوگ اسی بحث میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ ان کو نہ خدا سے لگاؤ ہوتا ہے اور نہ جزا و سزا پر یقین۔ اس لئے خدا سے سرکشی، اس کے بندوں پر ظلم، فساد اور اخلاقی بگاڑ کی جو سزا وہ لوگوں کو دنیا میں دیتا ہے اس کو وہ خاطر میں نہیں لاتے اور نہ اس پہلو سے ان واقعات پر غور کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔

قرآن میں زلزلے کی تباہی کے المناک واقعات درسِ عبرت کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر قوم لوط کا واقعہ جو فلسطین کے علاقہ بحر میت (Dead sea) کے پاس چار ہزار سال قبل آباد تھی۔ زلزلہ اور پتھروں کی بارش کے ذریعہ تہس نہس کر دی گئی تھی۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوا ہے:

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ۔ (سورۂ ھود: ۸۲)

"پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر لگاتار برسائے۔"

یہ عذاب زلزلہ کی صورت میں آیا تھا جس نے عمارتوں کو زمین دوز اور بستیوں کو تل پٹ کر دیا، ساتھ ہی آتش فشاں کے پھٹ جانے سے پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔ قرآن کہتا ہے اللہ کا یہ عذاب قوم لوط پر اس لئے آیا تھا کہ وہ بے حیائی کے نہایت

گھناؤنے کام کر رہی تھی اور رسول کی نصیحت پر کان نہیں دھرتی اور اللہ کے نافرمان بن کر رہی۔

جس علاقہ میں سدوم اور عمورہ کے نام سے ان کی بستیاں تھیں وہ علاقہ آج پانی کے تلے دبا ہوا ہے اور یہ علاقہ اب بحرِ میت کہلاتا ہے۔

دوسری مثال قارون کی ہے جو بہت بڑا دولتمند اور سرمایہ دار تھا۔ اپنی دولت کے نشہ میں ایسا مست تھا کہ خدا اور آخرت کو بالکل بھول گیا تھا۔ دولت کے جو خزانے اللہ تعالیٰ نے اسے دیئے تھے اس کا حق ادا کرنے کے بجائے وہ اس پر فخر کرتا اور غرور نفس میں مبتلا تھا۔ نصیحت کرنے والوں کی بات اس نے نہیں سنی۔ بالآخر اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ قرآن کہتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۔ "آخرکار ہم نے اسے فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ اور اس کے گھر کو زمین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ میں دھنسا دیا۔ پھر (سورۃ قصص: ۸۱) کوئی گروہ ایسا نہ تھا جو اس کی مدد کرتا اور نہ وہ خود اپنی مدافعت کر سکا۔"

زمین کے دھنس جانے سے وہ ہلاک ہوا اور اس کا گھر اس کا مدفن بن گیا۔ یہ تھی اللہ کی سزا جو وقت کے ایک امیر ترین شخص کو دی گئی اور اس واقعہ کو رہتی دنیا تک کے لئے باعثِ عبرت بنایا گیا۔

آج انسانی سوسائٹی میں بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ کوئی بُرائی ایسی نہیں جو عام نہ ہوئی ہو۔ کروڑہا افراد اللہ سے باغی اور غیر اللہ کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہیں۔ آخرت کی جوابدہی کا ان کے ذہن میں کوئی تصور نہیں اور وہ دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ کر اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ فساد، ظلم اور بربریت کے دلخراش واقعات روزانہ اخبارات نقش کرکے

میں پڑھتے رہیئے۔ حرام کا مال کھانے میں بڑی رغبت محسوس کرتے ہیں۔ بے حیائی اور عریانیت کے مظاہرے ہر جگہ ہو رہے ہیں اور اخلاقی گراوٹ ایسی کہ معلوم ہوتا ہے انسانیت بالکل مر چکی ہے۔ ڈھٹائی ایسی کہ مسجدوں کو بھی تباہ کر دیا جاتا ہے۔

مسلمانوں میں بہت کم لوگ ہیں جو واقعی اللہ سے ڈرتے ہیں اور پاکیزہ زندگی گزارنے والے ہیں۔ ایسے مسلمانوں کی کمی نہیں جن کے دن محض دنیا کمانے میں گزرتے ہیں اور جن کی راتیں پکچر اور ویڈیو دیکھنے میں بسر ہوتی ہیں۔ نماز تک سے بے پروا اور ہر قسم کی اخلاقی بُرائیوں میں ملوث۔ غرضکہ انسانی آبادیوں کا یہ بگاڑ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہا ہے اس لئے اس کے عذاب کا کوڑا ایک نہ ایک شکل میں برستا رہتا ہے۔ کبھی سیلاب کی شکل میں تو کبھی طوفان کی شکل میں۔ کبھی قحط سالی کی شکل میں تو کبھی زلزلہ کی شکل میں۔ کبھی حادثات کی شکل میں۔ تو کبھی معاشی بحران کی شکل میں۔ تو کبھی فساد کی شکل میں۔ تو کبھی جنگ کی شکل میں۔ قرآن اس بات سے متنبہ کرتا ہے کہ اللہ کا عذاب کسی وقت بھی اور کسی رُخ سے بھی آسکتا ہے۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ "کیا بستیوں کے لوگ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۔ اس بات سے بےخوف اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۔ رات کے وقت آجائے (سورۂ اعراف: ۹۷/۹۸) جبکہ وہ سوئے پڑے ہوں؟ یا بستیوں کے لوگ اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب دن دہاڑے آنازل ہو جب کہ وہ کھیل رہے ہوں؟"

اور سورۂ ملک میں فرمایا:

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ "کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے

أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۔ "بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے اور زمین ڈگمگانے لگے؟" (سورۂ ملک : ۱۶)

یہ ساری تنبیہات اگر انسان کو بیدار نہیں کر سکتیں تو قیامت کے زلزلے کا جھٹکا ہی اسے بیدار کر سکتا ہے مگر وہ وقت اپنے کرتوتوں کی سزا پانے کا ہوگا۔ نہ کہ اپنی اصلاح کا۔ سورۂ حج میں قیامت کے ہولناک زلزلے سے پیشگی باخبر کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ غفلت سے بیدار ہوں۔ اور اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ "لوگو اپنے رب سے ڈرو قیامت کا زلزلہ بڑی ہولناک چیز ہے"

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ "جس دن تم اسے دیکھو گے اس دن ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور لوگوں کو تم دیکھو گے کہ وہ مدہوش ہیں حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی بڑا سخت ہوگا" (سورہ حج : ۱،۲)

اور سورۂ زلزال میں قیامت کے زلزلے کی اس طرح تصویر کھینچی گئی ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا "جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ اور انسان کہے گا اسے کیا

نقش کرکن

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۔ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔ ہو گیا ہے۔ اس روز وہ اپنی خبریں سنائے گی۔ کیونکہ تمہارے رب نے اس کو حکم دیا ہوگا۔ اس روز لوگ مختلف گروہوں کی شکل میں نکلیں گے تاکہ ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ تو جس نے ذرہ برابر بھلائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

قرآن کی ان چونکا دینے والی آیتیں اور دنیا میں رونما ہونے والے ہولناک واقعات ہر شخص کو دعوتِ فکر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے رب سے ڈرے اور اس راہ پر چلے جس کی ہدایت اس نے اپنی کتاب اور اپنے آخری نبی کے ذریعہ کی ہے۔ ......

## قومی یکجہتی

نذیر فتحپوری (پونہ)

یہی مٹّی ہمارا دل، یہی مٹّی تمہارا دل
اسی مٹّی میں پوشیدہ ہے اپنے پیار کی منزل
اسی مٹّی سے مندر کے درو دیوار بنتے ہیں
اسی مٹّی سے مسجد کے حسیں مینار بنتے ہیں
یہ مٹّی جس میں تفریق و تعصّب کا نہیں عنصر
ہویدا ہے اسی مٹّی سے یکجہتی کا ہر منظر
یہ مٹّی میرے بھارت کی عقیدت اس میں پوشیدہ
محبّت اس میں پوشیدہ، شرافت اس میں پوشیدہ
اگر ہم دل سے بھارت کو وطن اپنا سمجھتے ہیں
ہم اس کے ذرّے ذرّے کو چمن اپنا سمجھتے ہیں
تو پھر اے دوستو! ہندو مسلمانو! قسم کھاؤ
اسی مٹّی سے یکجہتی کی اک دنیا بنائیں گے
اسی مٹّی کی خوشبو اپنی روحوں میں بسائیں گے

## غزل

جلیل ساز

ہلکی ہلکی آہٹوں پر کان رکھ ؛ کس طرف ہے رُخ ہوا کا دھیان رکھ
نامور ہو کر ملیں رُسوائیاں ؛ اپنی اولادوں کو بے پہچان رکھ
رکھ رکھاؤ بھی تو کوئی چیز ہے ؛ مال گھر میں ہو نہ ہو دربان رکھ
کل تو کل ہے، بے خبر محتاط رہ ؛ چھوٹی چھوٹی بات پر بھی دھیان رکھ
ذہنیت تیری غلامانہ ہے کیوں ؛ نام مولود کا سلطان رکھ
دل میں کیا ہے دیکھتا کوئی نہیں ؛ سر پہ رکھ یا ہاتھ پر قرآن رکھ

ساز اپنی رہ نمائی کے لیے
دانش و مجروح کا دیوان رکھ

احسان دانش - مجروح سلطانپوری

## وطن کے پاسباں

قاضی فراز احمد (دربھنگہ)

وطن کی خاکِ پاک سے وطن کے پاسباں اٹھے
فدائے حریت اٹھے جوان و نوجواں اٹھے
شہادتوں کے شوق میں وطن کے مہرباں اٹھے

قیود و طوق و دار سے فراز تھے وہ حوصلے
دلوں کے فاصلے اٹھے تو جاگے دل کے ولولے
لہو سے ہر شہید کے نئے چراغ بھی جلے

جہاں جہاں قدم بڑھے زمیں پر نشاں اٹھے
وطن کی خاکِ پاک سے وطن کے پاسباں اٹھے

وہ روزِ آتشیں گیا غروب ظلم ہو گیا
کہ تیرگی کے شہر کا سفید دیو سو گیا
کئی چراغ گُل ہوئے کہ رہنما بھی کھو گیا

وہ فخرِ ملّت و وطن جو مثلِ سائباں اٹھے
وطن کی خاکِ پاک سے وطن کے پاسباں اٹھے

مٹا ہے سامراجیت عمل کی سیفِ برق سے
ہوئی ہیں دور ظلمتیں جو مطلع ہائے شرق سے
سفینے دل کے ہو رہے تھے بحرِ غم میں غرق سے

فراز عزم نے جواں جو شوقِ آسماں اٹھے
وطن کی خاکِ پاک سے وطن کے پاسباں اٹھے

***

کہتا ہوں سچ .....

# شاہوں سے فقیر اچھے

ا : شفیع کمالی

اورنگ زیب عالمگیر نے شاہجہاں کو قلعۂ آگرہ میں قید کر رکھا تھا۔ دارا شکوہ اس عالم کسمپرسی میں بھی اپنے ابّا حضور کے ساتھ تھے۔ دارا شکوہ کو قتل کی ذمّہ داری اورنگ زیب نے اپنے بیس وفادار سپاہیوں پر مشتمل دستے پر سونپی تھی۔ حکم شاہی تھا کہ دارا شکوہ کا سر قلم کیا جائے اور اسے دھو کر شہنشاہ کے حضور پیش کیا جائے ! چنانچہ تعمیلِ فرمانِ شاہی کی خاطر بہمہ کرّوفرِ لشکر سلطنتِ مغلیہ جب مذکورہ سپاہی واردِ قلعہ ہوئے تو عجیب عالم بیکسی کا منظر دیکھ کر محوِ حیرت تھے انہیں اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں آرہا تھا۔ اورنگ زیب کے ابّا جانی معذور و مجبور ظلِّ سبحانی شاہ جہاں چولھا پھونک رہے تھے اور ادھر ان کے قریب ہی شہزادۂ بلند اقبال جواں بخت و جواں سال دارشکوہ پیاز کاٹ رہے تھے۔ فرمانِ شاہی پڑھا گیا۔ دونوں ہکّا بکّا ہو گئے۔ دونوں پر سکتے کا عالم طاری تھا کہاں ابھی چند روز پہلے یہ عالم تھا کہ ظلِّ سبحانی مخسر تاج و سریرِ سلطانی، مظہرِ جلالِ ربّانی شاہجہاں کی دربار میں آمد پر شاہی چوب دار بآوازِ بلند اعلان کرتے کہ باادب بالملاحظہ ہوشیار تو یہ اعلان سن کر یہی افسران دم کشیدہ و دست بستہ مؤدبانہ کھڑے رہ کر تعظیم کے ساتھ کورنش بجالاتے انہیں یہ خوف رہتا کہ کہیں کچھ غلطی آدابِ شاہی بجالاتے میں ہو تو غیظ سے بادشاہ سلامت کی ابروئے جلالت پر شکن نہ آجائے وہی افسران آج ایک مجبور و بے بس بادشاہ کو بڑی بے دردی کے ساتھ اس کے چہیتے فرزندِ دلبند کی موت کا فرمانِ شاہی سنا رہے تھے۔ شاہ جہاں خاموش ہیں یارائی گفتار نہیں ہے وہ اپنے بیٹے کی جاں بخشی کرنے سے قاصر ہیں۔ کہتے ہیں کہ دارا شکوہ کے قتل پر مامور افسر چند ہی روز پہلے کسی جرم کی پاداش میں موجب گردن زدنی تھا۔ فرمانِ شاہی صادر ہو چکا تھا۔ لیکن دارا شکوہ کو اس کی جواں سالی پر ترس آیا اور انکی پُر زور سفارش پر فرمانِ شاہی منسوخ کر کے اسے جاں بخشی حاصل ہوئی تھی۔ شاید محسن کشی کا فرض نبھانے کے لئے ہی وہ زندہ رہا۔ غرض اسی محسن کش نے آگے بڑھ کر تلوار کی ایک ہی وار میں دارا شکوہ کے سر کو دھڑ سے الگ کر دیا قصّہ تمام کہاں ہوا حکمِ شاہی کے مطابق اِس سر کو دھو کر خون کے دھبّے صاف کر کے شہنشاہ اورنگ زیب کے سامنے پیش کیا گیا۔ چرخِ کج رفتار کی کجروی کا یہ دلدوز واقعہ تاریخ ہند کبھی فراموش نہ کر سکے گی۔ ایسے صدہا واقعات سینۂ تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اقتدار بھی نشہ آور ہوتا ہے " چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی " سیاست دورِ آمریت کی ہو یا دورِ جمہوریت کی بیٹے کا

باپ کو مار دینا۔ بھائی کو مار دینا۔ ماں کا فرزند دلبند کو اپنے سیاسی راہ سے ہٹا دینا روز مرّہ کے واقعات ہیں۔ ایسے ایسے دردناک قصّے ہیں کہ ان کی صداقت جانئے تو ہوش و حواس گنوا بیٹھئے۔ کان بہرے ہو جائیں اور سینے انتہائی کرب سے پھٹ جائیں۔ سیاست گندہ کھیل ہے یہاں محبت شقاوت میں تبدیل ہوتے دیر نہیں لگتی! اسی قید و بند کے دوران ایک دن اورنگ زیب نے شاہجہاں سے دریافت فرمایا " ابا حضور! آپ کی کوئی خواہش؟"

شاہجہاں جواباً گویا ہوئے " میں بچوں کو درسِ قرآن دینا چاہتا ہوں۔ چند طلبا مہیّا کئے جائیں کہ میں انہیں پڑھاؤں"

اورنگ زیب مسکرائے اور فرمایا " تو ابّا حضور! ہنوز خمارِ سلطنت آپ کے سر میں باقی ہے!!" عہدِ شاہجہانی سلطنتِ مغلیہ کا سنہرا عہد GOLDEN PERIOD کہلاتا ہے لیکن شاہجہاں کا انجام کس قدر گھمبیر! نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ارض و سما کی حکومت صرف اللہ کے لئے ہے وہی اوّل وہی آخر، وہی ظاہر وہی باطن، باقی سب کٹھ پُتلی کے کھیل ہیں۔ آج بادشاہوں کے وارث اسی سرزمین پر محتاجِ نانِ شبینہ ہیں سچ ہے رہے نام اللہ کا!

آئیے فقیری دنیا کا جائزہ لیں اَلفَقرُ فَخرِی کَالفَقرُ مِنِّی۔ فقیری میں جو سلطانی ہے وہ بادشاہوں کو کہاں نصیب! آپ کو پتہ ہے دہلی کی گدّی پر آج کون براجمان ہے؟ آپ کا جواب ہوگا نرسمہاراؤ! مگر حقائق پر نظر دوڑائیے تو پتہ چلے گا کہ دہلی کے سچے سلطان تو محبوب الاولیا حضرت خواجہ نظام الدینؒ ہیں اور ہندوستان پر حکومت ہے ہندالولی عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی یہ ہم نہیں کہتے بلکہ بھارت کے مردِ آہن پرلوک واسی سردار ولبھ بھائی پٹیل نے کہا ہے کہ اس سرزمین پر کئی راجہ آئے اور گئے لیکن ہندوستان کا حاکم تو وہ فقیر ہے جسے ہم خواجہ اجمیریؒ کے نام سے جانتے ہیں۔ اِن درباروں کی حفاظت ضروری ہے۔ یہ قومی یکجہتی کے اصل مراکز ہیں۔ فقیروں کے دروازے پر ہمیشہ ہر ذات کے لئے کھلے ہیں۔ ہندو مسلم سکھ عیسائی سب ان کی نگاہ میں ایک جیسے اور سبھی بلالحاظ مذہب و ملّت ان پر شیدا ان کی مزاروں پر آئیے ہزاروں کا میلہ ہے، لنگر لگا ہے دھوم دھام ہے اور شہنشاہوں کے مزارات اور مقبرے وہ ویران گاہیں ہیں جہاں روزانہ بوم خانماں ویراں ز فلک کو دیکھ کر شکوؤں کا دفتر باز کرتا ہے! بادشاہوں سے فقیر اچھے چشمِ بینا چاہئیے یہ اللہ کے دوست ہیں اور ان کے لئے خوف ہے نہ حزن و ملال ہے محبوب الاولیاؒ کے دربار میں پہنچئے، حاضری دیجئے۔ فاتحہ پڑھئے اگر آپ زندہ ضمیر ہیں تو اک آواز گونجتی ہوئی سنائی دے گی کہ :

گوری سووے سیج پر مُکھ پر ڈارے کیس
چل خسرو گھر آپنے سانجھ بھئی چہو دیس

دراصل ہندوستان کی سرزمین سنتوں اور ولیوں کی سرزمین ہے مہاپُرشوں کی جنم بھومی ہے۔ جنم بھومی نہایت پاکیزہ اصطلاح ہے لیکن بُرا ہو ان سیاسی گُرگوں کا جنہوں نے اس کی پاکیزگی کو ختم کر ڈالا ہے۔

حضرت امیر خسروؒ نے اپنے پیرِ طریقت کے سامنے عالمِ جذب و کیف میں کہا " من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی" پیرِ طریقت محبوب الاولیا نے فوراً گرہ لگائی " تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری" اور فرمایا: خسرو یہ پورا شعر تمہارے نام! اپنے پیرِ طریقت سے فیضِ نگاہِ کرم پا کر ہی انہوں نے ایسے اشعار لکھے ہیں کہ

سمجھنے والے قاری پر وجد طاری ہو مثلاً

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زاں بالاتری
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام اما تو چیزی دیگری
خدا خود میرِ محفل بود اندر لامکاں خسروؔ
محمدؐ شمعِ محفل بود شب جائیکہ من بودم

اللہ اللہ کس پایہ کے پیر ہیں اور کس درجۂ معرفت پر پہنچے ہوئے مرید !! کلام بلاغت نظام کے مطالعہ ہی سے ان کے واصلِ حق ہونے کا یقین ہو جاتا ہے ویسے کچھ دانشور ایسے بھی آج ملتے ہیں جو پیروں کا نام سنتے ہی خواہ مخواہ آگ بگولا ہو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں جیسے ہم ویسے وہ !! کیا خوب ! لیکن میاں ! راجہ بھوج اور گنگو تیلی دونوں انساں ہی تو ہیں مگر آپ نے سنا ضرور ہوگا کہ کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگو تیلی ! میرے والد مرحوم پیر اولیاء کے بڑے معتقد تھے ایک دن ہمارے یہاں ایک مہمان آئے ہوئے تھے مسئلہ تصوّف پر ہمارے والد صاحب سے تبادلۂ خیال ہو رہا تھا معاً ایک سوال کر بیٹھے انہوں نے پوچھا "ملّا صاحب ! اگر اولیاء کو ایک شخص نہ مانے تو کیا ہوتا ہے ؟" میرے والد خدا غریقِ رحمت فرمائے بڑے بذلہ سنج اور حاضر جواب تھے فوراً چہکے " خبیث ہوتا ہے !" پھر بولے ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

اور کہا وہ ایک سجدہ اللہ کے لئے نہیں تھا اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا اور جب شیطان نے انکار کیا اسے اللہ نے ملعون قرار دیا !! بات دراصل یہ ہے کہ خدا ہی سب کچھ ہے لیکن کائنات کی دوسری اشیاء کے مقابل انسان کا درجہ بڑا ہے وہ زمین پر اللہ کا نائب ہے !! بزرگانِ دین کو مرتبۂ عالی اللہ ہی عطا فرماتے ہیں ۔ خواجہ اجمیریؒ کے کئی کرامات اظہر من الشمس ہیں " اونٹ بیٹھ جائیں گے " کہا پر تھوی راج چوہان کے اونٹ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے یا اناساگر سے ایک لوٹا پانی نکالا تو پورا اناساگر خشک ہوگیا ۔ ان کرامات کے پس پردہ بڑی ریاضتیں ہیں انکی جیسی زندگی گزری تھی آپ بھی گزار دیجئے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ سچے سلطان فقیری کے عالم میں بھی وہی تھے آج بھی وہی ہیں ؎

دست بر دامنِ مردان زن و اندیشہ مکن
ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش

شہیدوں کا بھی بڑا درجہ ہے ۔ ہمارا قرآن کہتا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے وہ قتل ہوگئے ایسا مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں تم ہی کو سمجھنے کا شعور نہیں ہے ۔ ۲۱ ستمبر ۱۸۵۷ء کو سلطنتِ مغلیہ کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے قید کیا ۔ جنگ آزادی کے اس نامور اور جلیل القدر فدائے وطن سپاہی کے تین بیٹے مرزا مغل ، مرزا خضر سلطان ، اور مرزا ابوبکر نیز اس کا پوتا عبداللہ ایک رجپوت مقبرے میں چھپ گئے تھے ۔ ہندوستان میں میر جعفر اور میر صادق جیسے غدّاروں کی کبھی کمی نہیں رہی اس وقت بھی انگریزوں کی جی حضوری کرنے والے ان کے کفش بردار منشی رجب علی اور مرزا الٰہی بخش نے میجر ہڈسن کو اطلاع فراہم کی کہ مذکورہ چاروں شہزادے مقبرے میں روپوش ہیں اور مشورہ دیا کہ ان لوگوں نے انگریزوں کو

موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ معصوم بچوں اور عورتوں کو تک مار ڈالا ہے انہیں فوراً حراست میں لینا ضروری ہے ورنہ یہ کہیں باپ کے قید ہونے پر ہنگامہ نہ برپا کردیں۔ ہم آپ کی مدد کے لئے ہمہ وقت پا بہ رکاب ہیں اس شرانگیز بیان سے میجر ہڈسن کو بڑا غصہ آیا۔ غصہ آتا ہے تو عقل گھاس چرنے چلی جاتی ہے۔ فوراً جنرل ولسن سے شہزادوں کی گرفتاری کی اجازت حاصل کی اور غدار رجب علی اور مرزا الٰہی بخش کی معیت میں وہ رجبوت مقبرے کے پاس آیا۔ مسٹر میکڈول نامی اور ایک انگریز بھی ساتھ تھا باہر پہنچتے ہی چلایا۔ میں تمہیں گرفتار کرنے آیا ہوں، بہتر ہے فوراً باہر چلے آؤ۔ شہزادوں کے ہمراہ ان کے کئی جاں نثار اندر موجود تھے۔ فنِ جنگ سے بخوبی آشنا، انہوں نے مشورہ دیا تیموری خون جن کی رگوں میں دوڑ رہا ہے ایسے بہادر شاہین بچوں کو گیدڑ بھبکیاں دینے والے بزدل انگریزوں سے بالکل ڈرنا نہیں چاہیئے۔ آیئے ہم ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں ہوسکتا ہے جیت ہماری ہو ورنہ موت وہ تو آج نہیں تو کل کسی روز آنے والی ہی ہے کیوں کہ وہ تو اٹل ہے یوں بھی وہ ہمارے سروں پہ منڈلا رہی ہے۔ شہزادے مقابلے کے لئے تیار ہوگئے۔ اسی وقت چاپلوس و دغاباز غدار الٰہی بخش اندر آیا اور کہا کہ اپنے آپ کو میجر ہڈسن کے حوالے کردو اسے زیادہ اختیارات حاصل نہیں ہیں وہ آپ کو جنرل ولسن کے سامنے پیش کرے گا آپ کی پوری حفاظت ہم کریں گے۔ ہم بھی مسلمان ہیں ہم پر بھروسہ کرو۔ بہر حال اس نے شہزادوں کو رضامند کر ہی لیا۔ ناتجربہ کار اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آہی گئے۔ وہ سب میجر ہڈسن کے سامنے تھے اس نے ایک قہر آلود نظر ان پر ڈالی اور رتھ پہ بٹھا کر روانہ ہوا شہر ابھی ایک میل رہا ہوگا کہ رتھ رکوا کر میجر ہڈسن نے انہیں نیچے اتروایا اور حکم دیا کہ کپڑے اتار دو۔ غریب شہزادوں نے لباس فاخرہ اتار دیا حکمِ حاکم مرگِ مفاجات!! مرتا کیا نہ کرتا۔ وہ میجر ہڈسن کو مایوس نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جو مجسم شیطان بنا دیوانہ وار ناچ رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بندوق لے کر اس نے شہزادوں پر بے تحاشہ گولیاں برسائیں۔ چاروں شہزادوں کی لاشیں کچھ دیر خاک و خون میں تڑپتی رہیں۔ میجر ہڈسن نے ان کا بہتا ہوا خون غٹا غٹ ایک وحشی درندے کی طرح پی لیا۔ اس نے کہا اگر میں خون نہ پیتا تو پاگل ہو جاتا۔ میرے انتقام کی پیاس اب ان کے خون سے بجھی ہے!! ظلم کا قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ صبر کرنا انگریز کیا جانیں! صبر تو اللہ کے نیک بندوں کا وطیرہ ہے۔ اس نے چاروں شہزادوں کے سر تن سے جدا کئے یہ سر ایک بڑی طشتری میں رکھ کر بہادر شاہ ظفر کے سامنے لائے گئے۔ ڈھکی ہوئی طشتری رکھتے ہوئے کہا گیا حضور! ناشتہ حاضر ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے طشتری سے رومال ہٹایا تو خوں آلود سروں کو دیکھ کر آہ بھری اور کہا۔ میں خوش ہوں میرے سامنے میرے بچے سرخرو ہو کر آئے ہیں اور پھر دیکھنے کی تاب نہ رہی۔ دوسری طرف منہ موڑ لیا آنکھوں سے بہتا ہوا سیلابِ اشک پہلی جنگِ آزادی کے ہیرو کے داغہائے غمِ دل دھو رہا تھا ؎

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

آج ہماری نئی نسل بفضلِ شیطان ٹی.وی. کے چکر میں الجھی ہوئی ہے آ دیکھ اماں دیکھ..... تیرا منڈا بگڑا جائے اس کے لئے ترانۂ حیات ہے کاش کوئی ان کو یہی گانا ذرا سی ترمیم کے ساتھ یوں سکھائے

دیکھ!..... آ دیکھ..... اللہ دیکھ.... تیرا بندہ بگڑا جائے!! یہ نسل اپنے بزرگوں کے کارناموں کو نہیں جانتی! اسے فلموں کے ڈائیلاگ بڑے اچھے لگتے ہیں۔ یہاں ہندو، مسلمانوں میں بڑا اتفاق ہے دونوں قوموں کے بچے کھیل رچاتے ہیں ایک گبرؔ سنگھ بنتا ہے اور کڑک دار گرجدار آواز میں کہتا ہے کالیا! اب تیرا کیا ہوگا رے!! آزادی حاصل ہو کر اب نصف صدی مکمل ہونے کو ہے آج بھی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو ۱۸۵۷ء کا غدر ہم خود کہتے ہیں۔ "کتے" کو انگریزوں نے ٹیپو! کہنا شروع کیا۔ ہم بھی اس ناعاقبت اندیشی کی نقل کرتے ہوئے اپنے پالتو کتے کو ٹیپو کہتے ہیں۔ میجر ہڈسن کبھی نہیں کہتے!!

عزیزن بائی رقاصہ جس کے دلیری کی تعریف ساورکر نے کی ہے۔ جسے تاتیا ٹوپے نے اپنی بہن مان لیا تھا۔ وہ بہادر عورت جس نے جنرل ہیولاک کے چھکے چھڑائے تھے۔ جس کی مردہ لاش کو انگریزوں نے تختۂ دار پر لٹکا کر خوشی سے رقص کیا تھا۔ یہ عزیزن بائی کون تھی، ساورکر کون تھے؟ تاتیا ٹوپے کی داستان کیا ہے۔ یہ سب جاننے کی ضرورت ہماری نئی نسل کو ہرگز نہیں ہے۔ ان ہمارے بچوں سے فلمی ہیروؤں اور ہیروئنوں کے نام پوچھیے ان کا پورا شجرۂ نسب بیک جنبشِ زباں سنا دیں گے۔ اشفاق اللہ خاں، حضرت بیگم محل، بی اماں، محمد علی جوہر، امرشہید سلیمان، عبدالغفور محمد پہلوان، سید گیتو بابو، ممبئی کے چار مینار یعنی سیٹھ دادا عبداللہ، سیٹھ عمر سوبانی، عبدالحبیب معرفانی اور محمد چھوٹانی! ایسے ہی کئی نامور لوگ ہو گزرے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کی آہوتی دے کر تن من دھن لٹا کر ہمارے ملک سے جابر و ظالم انگریزوں کو بھاگنے پر مجبور کیا ان کے بارے میں ہم سب بھول گئے۔ رات گئی بات گئی!! مفت کی ملی ہوئی آزادی میں ہم دھن جمع کرنے کی فکر میں مستغرق ہیں ہمیں یہ بھی پتہ نہیں کہ کون ہماری نئی نسل کی رگوں میں زہر بھر رہا ہے!! ہمیں اپنے بچوں کے سامنے مذکورہ جنگ آزادی میں اپنے جانوں کی بھینٹ چڑھانے والے بہادروں کی تاریخ رکھنا ہے اس نسل کو بتانا ہے کہ آزادی کے حصول کے لئے بہے ہوئے خون میں ہندو مسلم، سکھ عیسائی سب کا خون شامل ہے۔ یہ جنگِ آزادی کے نقیر ہی سچے بادشاہ ہیں۔ خون تو آج بھی بہہ رہا ہے لیکن یہ نہایت شرم کی بات ہے کہ بھائی کا خون بھائی بہا رہا ہے ہمیں موجودہ سوریا جی سپاؤں، الہٰی بخشوں، رجب علیوں، جعفروں اور صادقوں کو اس سے پہلے ہمارے ملک سے ہنکال کر باہر کرنا ہوگا کہ وہ ملک کو مکمل طور پر تباہ نہ کر پائیں۔ آئیے ہم عہد کرلیں کہ ہم ہندی ہیں ہم سب ایک ہیں۔ سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا ___ ★★★

# تکرۂ الیس

## ● ازعبدالغفور ساقی تو ڈیوی

وہ نظر کیا جو سوئے منزل مقصود نہیں
ایسی منزل کہ جہاں شاہد مشہود نہیں
نفی لازم ہے جو اثبات سمجھنا چاہو
عقل محدود ہے وجدان تو محدود نہیں
نارسائی کا سبب دل کی کثافت کو سمجھ
دل اگر صاف ہے تو راہ بھی مسدود نہیں
جو ہوسناک ہیں وہ عشق کو سمجھیں کیونکر؟
اس تجارت میں زیاں بھی ہو تو بے سود نہیں
بادہ وجام کے کیا رمز ہیں ساقی سے سمجھ
کس طرف قبلہ نہیں اور وہ معبود نہیں

## پرویز باجی رتناگری

جس قبیلے کا سردار ہوں میں
اس قبیلے سے بے زار ہوں میں
میرے احباب بھی سوچتے ہیں
ان کے رستے کی دیوار ہوں میں
مجھ کو احساس یہ ہوچلا ہے
اِن دنوں تلخ گفتار ہوں میں
اس کی مرضی ہے اب بھی مقدم
کون کہتا ہے، مختار ہوں میں
غم بظاہر نہیں کوئی، پھر بھی
دِل شکستہ ہوں بے زار ہوں میں
مصلحت ہے مری خامشی میں
وہ سمجھتے ہیں لاچار ہوں میں
ان سے پرویزؔ تم کیا بچوگے؟
جن مسائل سے دوچار ہوں میں

## ابراھیم خان طالبؔ

جو بات عمل کی بات نہیں، کیوں بات وہ رہبر کہتے ہو
حق بات کا تم کو پاس نہیں، انصاف کا دم کیوں بھرتے ہو
جو کام سیاستداں کا ہے، اس کام سے تم کو مطلب کیا
جو کام تمہارے بس کا نہیں، کیوں کام وہ ناصح کرتے ہو
یہ خون خرابہ، خوں ریزی، یہ خونخواری، خانہ جنگی
کیوں راہِ خدا کو چھوڑ کے تم شیطان کی رہ پر چلتے ہو
آپس کے جھگڑے ختم کرو، مِل جُل کے ہر اک کام کرو
اک مرکز پر تم آجاؤ، کیوں مارے مارے پھرتے ہو
ہوتی ہے خفا دُنیا ان سے جو راہِ حق پر چلتے ہیں
ساتھی ہیں خفا تم سے طالبؔ، حق بات جو منہ پر کہتے ہو

## عظیم انورؔ تو سالوی

فاقہ کش ہوں سدا غربت سے ہی چاہت ہوگی
خشک روٹی بھی جو مل جائیں تو، دولت ہوگی
مجھ کو جس حال میں رکھتا ہے خدا رہتا ہوں
وہ کوئی اور ہیں زر سے جنہیں چاہت ہوگی
مالک کُل کے سوا دھیان کسی اور پہ ہو
وہ عبادت تو نہیں ہے وہ تجارت ہوگی
آنچ عزت پہ نہ آجائے کہیں ڈرتا ہوں
ہاتھ پھیلانے سے تاعمر ندامت ہوگی
موت سے کہدو پلٹ جائے ابھی وقت نہیں
وقت بدلے گا تو پھر مرنے کی فرصت ہوگی
تیرے ہر شعر سے بکھریں گے اے انورؔ موتی
شاعری تجھ کو اگر حق سے ودیعت ہوگی

# خطیب شہابی اپنے کلام کے آئینے میں

از :- انجم عباسی

● خطیب شہابی کا آبائی وطن کوکن کا ایک تاریخی شہر شریوردھن ہے مگر بسلسلۂ ملازمت پچیس سال سے مالونی میں مع اہل وعیال مقیم ہیں۔ وہ کارپوریشن کے تعلیمی محکمے میں ڈپٹی صدر رہے اور اسی عہدے سے حال ہی میں ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ وہ پہلے شہید شریوردھنی کے نام سے جانے جاتے تھے مگر بعد میں اپنے آبائی لقب خطیب کی مناسبت سے اپنا تخلص خطیب شہابی رکھ دیا۔ اور آج اسی نام سے وہ مشہور ہیں۔ وہ علامہ پرتو لکھنوی کے فرزند ارجمند نوا لکھنوی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

ان سے انہوں نے علمِ عروض سیکھا اور شاعری کے کچھ نکات بھی معلوم کئے۔ ان کے کلام میں کہیں انسانیت کا درد تو کہیں زندگی کا کرب ہے۔ کہیں حسنِ خیال کی دلکشی، کہیں نیرنگی تو کہیں سماجی حقائق کی تلخی ہے ـــ انہوں نے احساس وشعور کی عینک سے زندگی کو دیکھا اور پرکھا ہے۔ وہ حسنِ مجازی میں حسنِ حقیقی کی جھلک دیکھنے کی تمنا میں فرماتے ہیں ؎

حسن کے پیکر میں ہے پرتو تری تنویر کا
نقش کتنا خوبصورت ہے تری تحریر کا
کسی ہستی میں جو بھی دلکشی مجھ کو نظر آئی
وہ پرچھائیں تمہارے حسن کی مجھ کو نظر آئی

وہ خالقِ کائنات کے جلووں کو عیاں دیکھنا چاہتے ہیں ؎

تخلیقِ کائنات کو صدیاں گزر گئیں
تنویرِ کائنات پہ پردہ ہے آج بھی
تجھی کو حرفِ تجسس کی لاج رکھنا ہے
تری تلاش کا سودا ہے میرے سر کے لئے

ان کا عزم اور ہمت ملاحظہ ہو:

اکیلا جا رہا ہوں سوئے منزل
مرا رہبر مرا عزمِ سفر ہے

عزمِ محکم ہو تو ہوتی ہیں چٹانیں پسپا
منزلیں بڑھ کے قدم لیتی ہیں ہر گام کے بعد

اُمید رحمتِ باری نے مجھے غم کے اندھیروں میں
طلوعِ سحر کی سی روشنی معلوم ہوتی ہے

اس عارضی خزاں سے ہوں مایوس کس لئے
پھر لائیں گے اجاڑ چمن میں بہار ہم

رونما ہوگی خوشی یوں غم و آلام کے بعد
جس طرح صبح ہوا کرتی ہے ہر شام کے بعد

خطیب شہابی نے ہمیشہ اصلاحی پہلو کو مدِ نظر رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں ؎

وہ نہیں دیکھتے اوروں کی برائی کی طرف
اپنے عیبوں کی طرف جن کی نظر جاتی ہے

اک یہی راز ہے انسان کی بھلائی کا خطیب
زندگی حسنِ عمل ہی سے سنور جاتی ہے

انہوں نے ہمیشہ انسانیت اور اتحاد کا درس دیا اور انہیں کو اپنا مسلک بنایا۔

انسانیت ہے دین تو خو اتحاد ہے
آپس میں چاہتے ہی نہیں انتشار ہم

ان کے بعض اشعار ضرب الامثال کے طور پر بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں مثلاً ؎

نہ کر موذی سے تو امیدِ راحت
شجر جیسا ہے ویسا ہی ثمر ہے

نظر آتا نہیں ہے پاسباں ہو کر
توجہ سے اگر خالی نظر ہے

اک ذرا غفلت سے بیڑہ غرق ہوتا ہے یہاں
آدمی بھٹکے کا خمیازہ سدا تا عمر کا

جیسے موجوں سے کھیلنا آگیا ہے
اسی کا سفینہ کنارے لگا ہے

حق تو باطل کے دبانے سے نہیں دب سکتا
جس قدر دبتی ہے موج اتنی ہی ابھر آتی ہے

ان کے کلام میں ذات پات کے جھگڑوں اور سماجی قباحتوں پر طنز بھی جھلکتا ہے ؎

بشر بشر کی حقیقت اگر سمجھ جائے
کسی جگہ یہ نہ پھر ذکر ذات پات کا ہو
لگا کے آگ نفرت کی گھٹن سے بھاگتے کیوں ہو
جہاں پر آگ جلتی ہو وہاں کچھ تو دھواں ہوگا۔

ہر اک اپنے ماحول کا آئینہ ہے
نہ اچھا ہے کوئی نہ کوئی برا ہے

وہ حاسدوں کے دلوں کو جلاتی رہتی ہے
حسد کی آگ میں لیکن دھواں نہیں ملتا

پابند ہے رواج کا ہر فرد آج بھی
کیونکر ملے نجات اب اس سے یہاں مجھے

پرسانِ حال کوئی کسی کا نہیں یہاں
کیا آدمی کے سینے میں اب دل نہیں رہا؟

ہر پرستارِ محبت کو صلیب
کیا محبت کا یہی دستور ہے ؟

نت نئے سامانِ عشرت گو میسر ہیں مگر
پھر بھی جینا آدمی کا بے مزہ کیوں ہوگیا

---

زمانے کا بھی گیا دستور بدلا
جو کل تھا عیب اب وہ بھی ہنر ہے

موجودہ سیاست کے گھناؤنے کھاؤ پر نشتر زنی کرتے ہیں۔

فریب اہلِ سیاست، ارے معاذ اللہ
محبتوں ہی میں نفرت بڑھائی جاتی ہے

غربت مٹانا چاہتے ہو یا غریب کو
اے حاکمو! گرانی کا اتنا نہ بار دو

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی دلی کیفیات اور غم کا اظہار پوری طرح کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اس عجزِ اظہار کا اظہار ملاحظہ ہو ؎

بیانِ درد کو الفاظ جب نہیں ملتے
تو آنسوؤں سے کہانی سنائی جاتی ہے

یہ بھی کسی کی یاد کی آمد کا جشن ہے
پلکوں پہ یہ چراغ جو ہم نے سجائے ہیں

کسی کی آنکھ سے ٹپکے ہیں شاید رات بھر آنسو
چمن کے پتے پتے پر نمی معلوم ہوتی ہے

اک تو گلچیں گلوں کو گلستاں سے لے گئے
آ گئی شبنم بھی گلشن کو رلانے کے لئے

ان کے کلام میں حسنِ تغزل کا رنگ بھی پھیکا نہیں ہے۔

یاد کرتا ہوں تجھے جب کبھی تنہائی میں
تری تصویر نگاہوں میں اتر جاتی ہے

تمہاری بزم سے یادیں لئے میں کیا نکلا
سرور دیتی ہے تنہائی انجمن ہو کر

مرا افسانہ تم جس طرح چاہو اس طرح لکھو
تمہارا بھی فسانہ اس فسانے میں بیاں ہوگا

کرتا ہوں پیش خونِ جگر اس لیے شہید
رغبت انہیں جو سُرخیٔ رنگِ حنا سے ہے

ان کے اشعار میں زندگی کی بے ثباتی اور غموں
کی سنگینی کا شکوہ بھی ہے۔

وفا تیری نہ میری معتبر ہے
یہ ساری زندگی گویا سفر ہے

دین بھی یاد رہے یاد ہے دنیا اگر
کیا خبر موت کا کس وقت بُلاوا آئے

مسکراتے ہی آنسو نکل آتے ہیں
غم بداماں مری ہر خوشی اب بھی ہے

کھِل سکی جو نہ بادِ خوشی سے کبھی
زیست مُرجھائی سی وہ کلی اب بھی ہے

اسے کیا زندگی سمجھوں جو میرے غم سے بھی کم ہے
مجھے تو یہ کسی کی دِل لگی معلوم ہوتی ہے

بہر جاں کہ حیات کا سرمایہ ہیں یہی
ہم نے تمہارے غم بھی گلے سے لگائے ہیں

حضرت علیؓ کا قول ہے "جس نے خود کو پہچانا
اس نے خدا کو پہچانا"۔ اسی خیال کو خطیب شہابی نے اس طرح
پیش کیا ہے:

وہاں خدا کو کوئی کس طرح سے پہچانے
جہاں شناخت خود اپنی بھلائی جاتی ہے

مگر آج کل دنیا خدا کو پہچاننے کے
بجائے اسے بالکل بھلا دینے پر آمادہ ہے ___ اس لئے
کہتے ہیں ___

بھول گئی ہے دنیا اس کو جس کی یاد نجات کا باعث
لوگ ہیں اب دولت کے پجاری ہر گھر اک بُت خانہ ٹھہرا

آخر میں خطیب شہابی کے کلام کے کچھ اشعار
ملاحظہ فرمائیے۔

میرا پیام سات سمندر کے پار دو
پسماندہ کو غریب کو، بےکس کو پیار دو

شاید کسی کو اس سے نئی زندگی ملے
یہ بھی بہت ہے پیار اگر مستعار دو

کوئی نہیں بغیر سہارے کے رہ سکا
خوشبو کا کاروبار بھی بادِ صبا سے ہے

ظلم و ستم ماشاءاللہ اس جہاں سے
برسیگی آگ ورنہ اک روز آسماں سے

تحریک کا ہر جذبہ تعمیر کا مظہر ہو
اک ہاتھ میں شیشہ ہو اک ہاتھ میں پتھر ہو

چلا ہو جانبِ منزل جو دِل میں عزم لئے
وہ آشنائے سفر کارواں نہیں ملتا

بہت سے کرتے ہیں اس کے جنوں کا دعویٰ
گریباں چاک کسی کا یہاں نہیں ملتا

شمع کی لَو ہی پتنگوں کو نظر آتا ہے کیا
کیوں بصند رہتے ہیں وہ خود کو جلانے کیلئے

وادیٔ ایمن میں کوہ طور کا واقعہ
اک بہانہ تھا انہیں بے پردہ آنے کے لئے

جو رگِ جاں سے قریب ہو کر نہ اب تک مِل سکے
اب بتاؤ کیا کریں ہم ان کو پانے کے لئے

اس کو ہر ذرّے میں دیکھیں وہ نظر پیدا کریں
ہر قدم پہ آستاں ہو سر جھکانے کے لئے

بس اتنی تمنا ہے جب وقتِ اجل آئے
لب پہ ترا کلمہ ہو سجدے میں مرا سر ہو

## اَسُونْ دَیا

از: شرف کمالی

ہی اَپلیا نِوین کالاچی شروعات اَسُونْ دَیا
انسان لا انسان چیا شودھات اَسُونْ دَیا

ہی کاماچی اک بات ہے دھیانات اَسُونْ دَیا
بھانڈن زری زھیلا تری آپسات اَسُونْ دَیا

محنت کھری جنت ہے ، چلا کام کروں یا
کَیَں توکاں لا سپناچیا سُوزَگات اَسُونْ دَیا

کوکن چو ہراک گاؤں ہے کشمیر چیا ورتی
اک جھاڑ گلا یا چیا ہر آنگنات اَسُونْ دَیا

انسان چیا دِل واقعی اللہ چیا گھر ہے !
پن تیاںت ذرا نیک خیالات اَسُونْ دَیا

اِسرات کواں اُچلوں نکو اپلیا شرا ور
جی وَھان ہے پایان چی تی پایاںت اَسُونْ دَیا

گانوانت ہے مسجد چیا اذانی سنئیں بھی برکت
اک رام چیا مندر بھی شیزارات اَسُونْ دَیا

لاگوں دیا کھلونیا چی مٹھائی چی دُکاناں
گاواں لا اک میلو بھی ڈونگیات اَسُونْ دَیا

در روز تمی ماروں نکو بوم برادر !
جی بوم ہے شمگیا چی تی شمگیات اَسُونْ دَیا

محلات چکدار تمی لاوا نا جھومر !!
کُٹیات غریبا چیا بتی وات اَسُونْ دَیا

دیوار ہے کم زور تے پُستی ہے ضروری
جی دھرنا چیا پانی ہے تی دھرنات اَسُونْ دَیا

دُنیا ہے شرف کائے ؟ خدا کون ؟ امی کون ؟
ہے مجھیا دماغات سوالات اَسُونْ دَیا
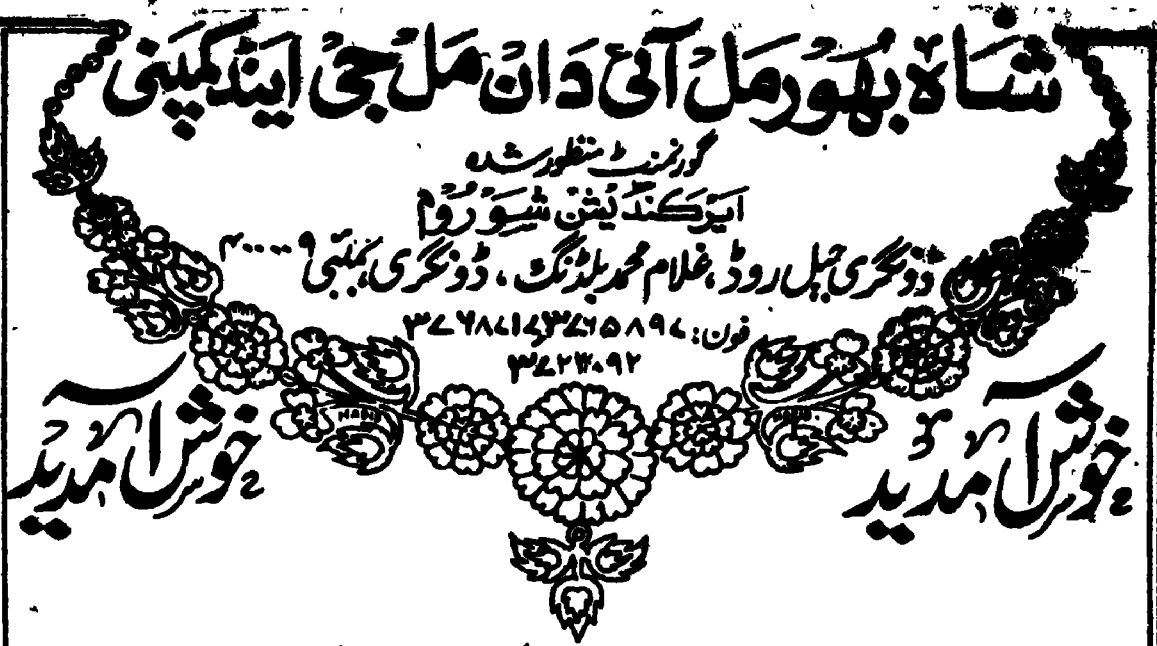
از:۔ واداپرونڈکر بھنڈی کرکر

## جناب شرف کمالی کے نام

کوکنی تلا غزل امی وانچلی
خوشی زھیلی منات کائے کروں
سگلے اردوت آج کل لکھتات
کوکنی چی ورات کائے کروں
زھیلو استوں بنک چو چیئرمن
اردو ابیت نائے کتات کائے کروں
سُکے بونبل گھشات نائے اترت
مہاوراں ہئے نائے گھرات کائے کروں
گلف چیئے پن ڈراف بند زھیلے
پیسو اک نائے کھشات کائے کروں

شرف کمالی لا سلام کر داداؔ
جے کمال وا لکھوتات کائے کروں

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۹ ۔۔۔۴۰۰۰
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱، ۳۷۳۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ــــــ عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ـــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :-

## گوشِ بر آواز

### قارئین کے خطوط

## دیکھ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

★ نقش کوکن ہمیشہ زیرِ مطالعہ رہتا ہے۔ جولائی ۹۴ء کے شمارہ میں جناب عبدالغنی عثمان پاؤسکر کا مضمون "جب خشت بنے تب کام چلے" حقیقت افروز ہے۔ ماہِ ستمبر ۹۴ء میں جناب مرزا حفاظت بیگ نے بھی اساتذہ کی کارکردگی پر روشنی ڈالی ہے۔ وزیرِ تعلیم جناب سلیم زکریا صاحب کہتے ہیں کہ اساتذہ نے طلبہ کی فطری جبلتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محترمہ رشیدہ قاضی لکھتی ہیں کہ بچّے جمع تفریق کا ایک سوال بھی صحیح طور پر حل نہیں کر سکے لیکن جناب غلام احمد محمد اسماعیل جھٹام (غالباً پیشہ سے معلّم ہیں) ان حقیقت افروز بیانات کے جواب میں "سکّے کے دو رخ" میں گاؤں والوں اور حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں انہوں نے غالباً اس مقدس پیشہ کو جو کیاگری سے تعبیر کیا جاتا ہے صرف ملازمت کا درجہ دے رکھا ہے۔ اس ملازمت میں تنخواہ زیادہ ہے۔ چھٹیاں زیادہ ہیں / زیادہ سہولتیں مہیا ہیں۔ البتہ جھٹام صاحب کی تحریر بھی حقیقت پر مبنی ہے۔ گاؤں والوں کو اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔ ہر گاؤں میں کئی کوشل ورکر اور تعلیمی سرگرمیوں کیلئے سوسائٹیاں قائم ہیں وہ اپنے دائرہ کار کو وسعت دیں تو جھٹام صاحب جیسے اساتذہ کیلئے شکایت کا موقع نہیں رہے گا۔

جب ہم پرائمری میں زیرِ تعلیم تھے تو ہمارا ساتھی بچہ اسکول سے غیر حاضر رہے تو استاد اس کے گھر جاکر تحقیقات کرتے انہیں نہ گاؤں کی سیاست سے دلچسپی تھی نہ انہوں نے اس پیشہ کو تجارت بنایا تھا۔ ان کا کام بچوں کو پڑھانا تھا یہ جان کر کہ بچّے قوم کا سرمایہ ہیں اور یہ سرمایہ ان کے پاس بطور امانت ہے۔ اس کی حفاظت ان کا فرض ہے۔ یہی حال آج کے اساتذۂ کرام کے استاد اِن محترم کا بھی ہوگا ذرا ہمارے موجودہ ٹیچر ماضی کی طرف پلٹ کر دیکھیں تو امید ہے کہ قوم کا مستقبل روشن ہوگا۔

حسین میاں علاؤالدین داندیکر، داھول، (رتناگری) ●●

## یہ سلامت رہے ہزار برس!!

★ ماہنامہ نقش کوکن کے تعلق سے اس بات کا ہمیں فخر ہے کہ یہ پرچہ ۲۲ سالوں سے جاری ہے اور اردو زبان کی خدمت کر رہا ہے۔

یہاں ڈربن (ساؤتھ افریقہ) کی ہندی دسا مت میں مدراسی ہندؤں کی اکثریت ہے اور دوسرے نمبر پر سورت سے آئے ہوئے لوگوں کا لگتا ہے جو گجراتی بولتے ہیں پھر بھی انہوں نے اردو زبان کو زندہ رکھا ہے گرچہ وہاں بھی نئی نسل انگریزی کا زیادہ استعمال کرتی ہے۔ جوہانسبرگ کا بھی یہی حال ہے اور کیپ ٹاؤن میں کوکنی کثرت سے آباد ہیں جو کوکنی بولتے ہیں مگر اردو میں خط و کتابت کرتے ہیں۔ میرے والد بزرگوار کو اردو سے بہت شغف تھا۔ مدینہ، پیشوا، مولوی جیسے رسائل ہمارے ہاں آتے تھے جس سے اردو کے ساتھ

…کا شوق بڑھا رہا۔ پھر میرے سُسر اور میری ہمشیرہ خدیجہ بمبئی میں ابوبکر دیسائی کی والدہ تھیں ان کے لئے اردو چھوڑ رکھا گیا تھا اس طرح اردو ہمارے حصّہ میں آئی ۔
علاوہ بہت سارے کوکنی بھائیوں نے ملائی لڑکیوں سے شادیاں کیں۔ جو عورتیں ہمارے ملک ہندوستان سے آئیں وہ دکانوں میں شوہروں کے ساتھ کام کرتیں انہوں نے اپنے بچوں کو اپنی مادری زبان میں تعلیم دینا ترک کر دیا۔
نتیجہ یہ ہوا کہ گھروں میں افریکانس زبان کا استعمال بڑھ گیا مگر جب سے ہندی فلمیں دکھائی جانے لگیں تو ہندی / اردو گانوں نے نئی نسل کا دل جیت لیا اور انہیں اردو کا پھر شوق ابھر آیا ہے ایسے میں ہمارا یہ پرچہ قوم کا آرگن ہے لوگوں کا محبوب پرچہ بن گیا ہے۔ خدا اسے آباد رکھے ..

محمد ابراہیم دیسائی (کیپ ٹاؤن)

---

★ جناب عبدالغنی پادسکر کا مضمون (جولائی ۹۴ء) سے میں سو فیصد متفق ہوں یہ ایک کڑا سچ ہے۔ تین سال پہلے N.K.T.F کے زیر اہتمام دہور میں اُردو ذریعۂ تعلیم کا معیار بلند کرنے کے تعلق سے جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں ہم نے بھی انہیں خیالات کا اظہار کیا تھا کہ "جب خشت بنے تب کام چلے"
جاوید دردسے کے کوکنی قطعات بہت پسند آئے۔ ان کے نثری مضامین بھی خوب ہیں۔ شرف کمال صاحب کا کوکنی کلام بھی ضرور جاری رکھیں۔

محبوب عالم جوگلے
کمبلے۔ مہاڈ

---

★ ماہنامہ نقش کوکن نے زندگی کے ۲۲ سال پورے کرلئے ہیں اسے جاری رکھنے میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے جس عرق ریزی کا ثبوت دیا ہے اور ۲۲ سالہ شعوری زندگی میں جو قومی خدمات و واقعات میرے سامنے آئے اسی کا تقاضا ہے کہ انہیں "رہنمائے کوکن" کا خطاب دیا جائے۔ حالانکہ ان کی خدمات کوکن تک ہی محدود نہیں بلکہ بیرونِ کوکن میں بھی آپ کافی مقبول ہیں۔ نیز آپ کی خدمات ملک و ملت کے علاوہ دین کی سمت بھی نمایاں ہیں۔ دوسری سمت طبّی میدان میں بھی آپ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس سے آپکی عبقری صلاحیت کا بھی احساس ہوتا ہے۔ انہیں بمبئی سائٹیکا ٹرسٹ سوسائٹی کا صدر بننا مبارک ہو بلکہ یہ خود اس سوسائٹی کی عزت افزائی ہے۔

طالب الخیر قاضی فرازاحمد۔ دوحہ۔ قطر

---

★ نقش کوکن (اکتوبر ۹۴ء) فردوسِ نظر ہوا۔ بدلا ہوا رنگ روپ بالخصوص گیٹ اپ اور چکنے کاغذ پر دلکش چھپائی نے دل موہ لیا۔
ایک درخواست یہ ہے کہ ہر شمارہ میں دو ایک مقبول و نامور اہلِ قلم کے رشحاتِ فکر بھی شائع ہوتے رہیں تو پرچہ کا قد اور بلند ہو جائے گا۔ آپ کے ساتھیوں کے مساعیٔ جمیلہ کو بہت بہت مبارکباد ـــ ..

جلیل ساز ـــ ناگپور

# کلیان میں علیحدہ گرلس ہائی اسکول

از: ظفراللہ خان سروشی

نیشنل اردو گرلس ہائی اسکول کلیان (گرل سیکشن) کے رنگارنگ سالانہ پروگرام اور جلسہ تقسیم انعامات کی تفصیلات پڑھ کر مسرت ہوئی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لڑکیاں نسبتاً "لڑکوں کے مقابلے میں" زیادہ محنتی اور سنجیدہ ثابت ہو رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے نتائج اور دیگر سرگرمیاں کافی بہتر ہیں، یہاں یہی بات ہم معلمات کے تعلق سے بھی عرض کر سکتے ہیں۔

جہاں تک کلیان کی ہائی اسکول کا تعلق ہے خصوصاً طالبات کے سیکشن نے روز اوّل سے ہی نمایاں کارکردگی سرانجام دی ہے اور اچھے نتائج پیش کئے رہیں۔ ایک سرپرست کی حیثیت سے راقم الحروف نے اس امر کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔ ان تمام کامیابیوں اور بہتر نتیجوں کا تمام کریڈٹ گرلس سیکشن کی ہیڈ مسٹریس رضیہ قاضی اور ان کے اسٹاف کو جاتا ہے، بڑی بی، اپنی بیباکی اور سخت ڈسپلن کیلئے مشہور و معروف تو ہیں مگر اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے اسٹاف کو اعتماد میں لیکر تدریسی سرگرمیوں کو ترقی یافتہ بنایا ہے، اسکول طالبات اور والدین یا سرپرست کو بڑے ہی موثر ڈھنگ سے مربوط کرنے کی کوشش کی ہے ــــ یہ پڑھکر بھی انتہائی مسرت ہوئی کہ منتظمین جلد ہی گرلس سیکشن کو علیحدہ گرلس ہائی اسکول میں منتقل کرنے کا نیک ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ کام میرا خیال ہے کہ بہت پہلے سے ہی ہونا چاہئے تھا، بہرکیف دیر آید درست آید کے مصداق، انشاءاللہ اسمیں کوئی دشواری نہیں ہوگی کیونکہ تعداد کے لحاظ سے مذکورہ اسکول بہت بڑا اور پرانا ہے اور جگہ کی قلت کے ساتھ ساتھ شفٹ سسٹم کی تکلیف بھی ہے۔ ہمارے قرب و جوار میں بھیونڈی، ممبرا وغیرہ میں اس نوعیت کی تعلیم کے لئے علیحدہ اداروں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ بس معاملہ جگہ کا ہوتا ہے۔

بے حد خوشی کی بات ہے کہ حضرت خاموش شاہؒ کے

... خانی علاقہ میں متذکرہ ٹرسٹیوں نے اس غرض کیلئے کیا ... جگہ عطا کرنے کا حتمی ارادہ کر لیا ہے اور اس غرض سے ... کیا جا رہا ہے لہٰذا تعلیم نسواں سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنا برجستہ تعاون پیش کریں ــــــــ ••

## شادی خانہ آبادی

### فیروز رومانی با افروزہ مقادم

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھیورے (بمبئی) کے نائب صدر جناب بدر اسحاق رومانے کے فرزند فیروز (متوطن واگھیورے) تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کی شادی ۱۳ نومبر ۹۴ء کو افروزہ بنت محمد امین مقادم متوطن ماپ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کے ساتھ کوسہ ممبرا میں بحسن خوبی انجام پائی۔ تقریب سعید میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے نوبیاہتا جوڑے کو مبارکباد دی۔

## پرنسپل برہانی کالج کے اعزاز میں جلسہ

**میں جلسہ :** یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ہندوستان کی جملہ یونیورسٹیوں اور ڈگری کالجوں کے اساتذہ کی تنخواہ سے متعلق جائزہ لینے کے لئے قومی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں تین سابق وائس چانسلرس، ایک موجودہ وائس چانسلر فلاح وبہبود اور وزارت مالیات کے جوائنٹ سکریٹریز ۲ پرنسپلس کے علاوہ پرنسپل برہانی کالج قربان حسین سعید کو بھی نامزد کیا ہے، حکومتِ ہند کے ماتحت اس کمیٹی میں پرنسپل صاحب کی شمولیت پر برہانی کالج کے اسٹاف اور اسٹوڈنٹس کونسل نے ایک تہنیتی جلسہ برہانی کالج ہال میں منعقد کیا۔ استقبالیہ تقریر پروفیسر آئی یو خان نے کی۔ ڈاکٹر آدم شیخ اور پروفیسر پوناوالا نے پرنسپل کی شخصیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروفیسر قاسم امام نے پرنسپل پر

ایک دلچسپ خاکہ بعنوان "پرنسپل اگر تم نہ ہوتے" سنایا جو بے حد پسند کیا گیا۔ برہانی ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے ابراہیم بھائی دلال نے پرنسپل کو شال پہنائی اور مومنٹو پیش کیا۔

جملہ اسٹاف اور اسٹوڈنٹس کی جانب سے موصوف کی گل پوشی کی گئی نیز مسز قربان سعید کی خدمت میں بھی ہدیۂ تہنیت پیش کیا گیا۔

## ٹینک اسٹریٹ کا نام واصل خان سے منسوب

**سے منسوب :** مرحوم واصل خان کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ۱۷ اکتوبر ۹۴ء کو بمبئی میونسپل کارپوریشن نے ٹینک اسٹریٹ کا نام واصل خان سے منسوب کرنے کے لئے جشنِ تسمیہ کا پروگرام بدست عزت مآب مرزبان پترا والا منسٹر آف اسٹیٹ برائے جنرل انفارمیشن

بحسن وخوبی انجام دیا گیا مہمان خصوصی کے طور پر بمبئی شہر کی میئر محترمہ نرملا سامنت اور علی ایم شمسی شریک تھے جبکہ دیگر مہمانوں میں وی ایل پاٹنکر ڈپٹی میونسپل کمشنر، مقامی ایم ایل اے سید احمد، سابق ہوم منسٹر وِلاس ساونت، وارڈ آفیسر میرکر، پرنسپل برہانی کالج قربان سعید، پرنسپل کوکنی والا، پرنسپل آر آر خان اے سی پی گائیکوار، اور دیگر معزز کونسلر حضرات رونق افروز تھے، پروگرام کی صدارت شاہدہ خان نظامی نے فرمائی۔

## خواتین کی تنظیم سفینہ کا قیام

۱۵ اکتوبر ۹۴ء کو بروز سنیچر کوسہ ضلع تھانہ کے نشیمن کالونی کے ہال میں سماجی اور تعلیمی میدان میں کام کرنے والی خواتین کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں "سفینہ" نامی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ جس کی صدارت ماہر تعلیم ڈاکٹر صفیہ انکولوی صاحبہ کے ذمہ ہے۔ انجمن اسلام بمبئی کے صدر جناب ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا نے جلسہ کی صدارت فرمائی تو جناب حسین خان دلوائی چیرمین مائناریٹی کمیشن، جناب اے وائی شیخ سکریٹری

[illegible] پرنسپل [illegible] لندن
جناب عبدالسلام راعلی چیئرمین دار
الرحمت ٹرسٹ کوسہ اور عبداللہ شبلی
گرلز ہائی اسکول بطور مہمانانِ خصوصی
شریک جلسہ تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر
میمونہ دلوی نے نظامت کے فرائض
انجام دیئے۔

مہمانوں نے اپنی تقاریر
میں خواتین کو مبارکباد دی کہ انہوں نے
سماجی اصلاح کے لئے متحد ہوکر قدم
اٹھایا ہے۔ خورشید بانو سید نے
شکریہ ادا کیا۔۔

## "انگلینڈ سے اسپورٹ خبر"

حسب سابق امسال کوکنی مسلم
یو کے کا والی بال ٹورنامنٹ ۴ ستمبر
کو لیسٹر میں منعقد ہوا اس میں انگلینڈ
کی ۱۲ ٹیموں نے شرکت کی تھی۔ فائنل
راؤنڈ میں برمنگھم اور والتھم اسٹو میں
جم کر مقابلہ ہوا۔ اور اس میں والتھم
اسٹو لندن کو فتح حاصل ہوئی۔ رسم
انعامات کی تقریب معروف کوکنی شاعر
جناب ساحر شیوی کے ہاتھوں انجام
پائی۔ اس طرح یہ رنگا رنگ گید رنگ
نہایت دوستانہ ماحول میں بحسن و خوبی
انجام پائی۔

شاعر موصوف کینیا کو خیرباد
[illegible]
کرکے مستقل طور سے اب انگلینڈ میں
آباد ہو چکے ہیں۔۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی (انگلینڈ))

## کیا آپ بے روزگار ہیں

بے کار لوگوں کے لئے ایکسیوز
ایمپلائمنٹ سینٹر روزگار مہیا کرنے
کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ آپ بھی
آئیے اور اپنا رجسٹریشن کروا کر روزگار
حاصل کیجئے۔۔

غوث خان سرگروہ۔ مصطفی سرگروہ
(سکریٹری) ایکسیوز ایمپلائمنٹ انفارمیشن
سینٹر ۱۷۹، وزیر بلڈنگ، پہلا منزلہ،
روم نمبر ۷ اور ۸، آئی آر روڈ،
بمبئی ۳ (شالیمار ہوٹل کے اوپر، بھنڈی بازار)

## ہنگری کے مسلمان

نئی دہلی (فانا) مشرقی یورپ کے
ملک ہنگری میں تقریباً پانچ ہزار مسلمان
آباد ہیں لیکن اگر مسلم ممالک اور اسلامی
تنظیمیں ان کے امداد و تعاون کے لئے
فوراً حرکت میں نہیں آئی تو یہ قلیل آبادی
اپنی مذہبی اور تہذیبی شناخت کھو بیٹھے
گی۔ ہنگری، سابق کمیونسٹ بلاک کے
کارکن ملک رہ چکا ہے جہاں رومن
کیتھولک عیسائیوں کی اکثریت ہے
یہاں اسلام ۱۱ ویں صدی میں روسی قبائل
بلغاریان کے توسط سے داخل ہوا۔
اور ۱۷ ویں صدی تک ہنگری عثمانیہ
سلطنت کا حصہ رہا۔ جب عثمانی ترک
یہاں سے چلے گئے اس وقت مسلمانوں
کی آبادی ڈھائی لاکھ سے اوپر تھی۔
جو اب گھٹ کر بمشکل پانچ ہزار رہ
گئی ہے۔۔

## مسلمانانِ کینیڈا کی شوریٰ کونسل

نئی دہلی (فانا) عرب نیوز کی
اطلاع کے مطابق کینیڈا میں آباد
مسلمانوں نے اپنے مسائل کو بہتر طور پر
حل کرنے کے لئے ایک اسلامی کونسل
قائم کرلی ہے۔ کینیڈا کے دوسرے
بڑے شہر مانٹریال میں کونسل کا صدر
دفتر ہوگا۔ ہر چند کہ کونسل کو کوئی قانونی
اختیارات حاصل نہیں ہیں لیکن وہ
مسلمانوں کے عائلی، معاشی اور خاندانی
تنازعوں کو شریعت کی روشنی میں حل
کرنے کے لئے ثالثی کا رول ادا کرے گی۔۔

## کینیا میں اسلامک کونسل کا قیام

نئی دہلی (فانا) افریقی ملک کینیا کے
مسلمانوں نے اسلامک کونسل کے نام سے ایک
مشاورتی تنظیم قائم کرلی ہے۔ کینیا کے ۲۶ لاکھ
مسلمانوں کے مفادات، امور و مسائل کے حل اور
دیکھ بھال کے معاملے میں مجوزہ کونسل کو سرکاری
حیثیت حاصل ہوگی۔۔

# مشہور مصلح قوم بیرسٹر بدرالدین طیب جی کی ۱۵۰ ویں سالگرہ

بمبئی۔ انڈین نیشنل کانگریس کے تیسرے صدر بدرالدین طیب جی ۱۵۰ ویں سالگرہ کی تقریب پچھلے مہینہ منائی گئی۔

برطانوی دور اقتدار میں بمبئی ہائی کورٹ کا پہلا ہندوستانی بیرسٹر اور پہلا ہندوستانی جج ہونے کا شرف بدرالدین طیب جی کو حاصل تھا۔

طیب جی بمبئی ہائی کورٹ کے لئے چیف جسٹس بھی رہے اور اسی وقت انہوں نے تلک کی ضمانت کو منظور کرنے کا فیصلہ سنایا تھا جو تاریخی فیصلہ کی اہمیت رکھتا تھا کیونکہ اس وقت ہائیکورٹ کی ڈویژن بنچ نے ۲ مرتبہ اس ضمانت کو نامنظور کیا تھا

بدرالدین طیب جی کی سماجی خدمات بھی بے مثال ہیں انہوں نے ہندوستانیوں خاص طور پر مسلمانوں کی تعلیم کے لئے بہت کام کیا تھا وہ تعلیم نسواں کے بھی بڑے حامی تھے مسلمانوں کے لئے متعدد اسکول کی شروعات ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ وہ انجمن اسلام کے بانیوں میں بھی شامل تھے جو اس وقت ہندوستان کا سب سے بڑا پرائیویٹ تعلیمی ادارہ ہے۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے الیکشن بھی بدرالدین طیب جی کو کوششوں کا نتیجہ ہیں انڈین نیشنل کانگریس کے وقار کے لئے بھی انہوں نے بہت محنت کی وہ ۱۸۸۷ء میں مدراس میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کے صدر بنائے گئے تھے برٹش حکومت سے البرٹ بل پاس کرانے کی ذمہ داری بھی طیب جی کے سر جاتی ہے اس بل کی منظوری کے بعد ہی ہندوستانی ججوں کو انگریزوں پر مقدمہ چلانے اور فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہو گیا تھا۔

# بمبئی اور گوا کے درمیان تیز رفتار اسٹیمر

ہندوستان کی پہلی تیز رفتار الکٹرک کشتی بمبئی اور گوا کے درمیان چلے گی جس میں ۳۹۱ مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔

وزیر اعلیٰ شرد پوار نے جس کا افتتاح کیا۔

کشتی کی مسلسل سروسیز نومبر کے وسط سے شروع ہو جائے گی

دامانیا ایرویز لیمیٹڈ کی ذیلی کمپنی دامانیا سی ویز اس روٹ میں سیاحوں بڑھتی ہوئی آمدورفت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کی پہلی بحری نجی سرویسز شروع کر رہا ہے دامانیا ایرویز کے چیرمین پرویز دامانیا کے مطابق کشتی کے ذریعہ سات گھنٹے کا سفر ان سیاحوں کو بحری سفر کی لذت سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرے گا۔

اس وقت بمبئی اور گوا کے درمیان سفر کرنے کا ذریعہ یا تو ہوائی سروس ہے یا روڈ ٹریفک ہے ان میں ہوائی سفر کافی مہنگا ہے اور سڑک کا راستہ کافی طویل ہے۔

کشتی میں دو درجات ہوں گے ۲۶۶ سیٹیں اکیونومی کلاس کی ہوں گی جن کا کرایہ ۷۰۰ روپیہ فی سیٹ ہوگا جبکہ ۱۲۵ سیٹیں کلب کلاس کہلائیں گی جن کا کرایہ ۱۲۰۰ روپیہ فی سیٹ ہوگا کشتی (فیری وارف مجگاؤں) سے صبح کے وقت روانہ ہوگی اور اسی دن شام تک گوا پہنچ جائے گی

اس پورے پروجیکٹ پر ۲۵ کروڑ روپئے صرف ہو رہے ہیں جن میں کشتی کی لاگت ۲۰ کروڑ روپئے بھی شامل ہے

# جرمن مسلمانوں کی نئی تنظیم

نئی دہلی (فانا) جرمنی میں جرمن بولنے والے مسلمانوں کی ایک نئی اسلامی تنظیم کا دارالحکومت برلن میں قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ تنظیم جرمنی میں اسلامی تہذیب و ثقافت کو رواج دینے کی کوشش کرے گی۔

تنظیم ہر ہفتہ اسلامی لیکچر کا اہتمام بھی کرتی ہے اور جرمن زبان میں ایک میگزین نکالتی ہے۔ یاد رہے برطانیہ اور فرانس کے بعد تارکین وطن مسلمانوں کی تیسری بڑی تعداد جرمنی میں آباد ہے۔

# سہیادری کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی:

حلقہ مجگاؤں ممبئی کے معروف سوشل ورکر جناب محمد حسین عمر (جو کوکن بنک کی B.O.D کے رکن بھی رہے ہیں) کی چیرمن شپ میں سہیادری کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹیڈ رجسٹرڈ ادارہ تشکیل پایا ہے جس نے ۵ مارچ ۹۴ء سے ۱۲۰ موری لیما اسٹریٹ مجگاؤں ممبئی ۱۰ میں اپنے دفتر کا آغاز فرمایا اور ۳۰ ستمبر ۹۴ء تک یعنی سات ماہ کے قلیل عرصہ میں اس کا شیئر کیپٹل ایک لاکھ ۶ ہزار ایکٹو ہو گیا ہے۔ سیونگ اکاؤنٹ میں آٹھ لاکھ تین ہزار فکسڈ ڈپازٹ میں سات لاکھ ستاسی ہزار روپے جمع ہیں۔ ڈیلی ڈپازٹ اور چلڈرن گفٹ اکاؤنٹ جیسی کوششوں سے حلقہ کے لوگوں میں بچت کی عادت ڈالنے کا قابل قدر اقدام سوسائٹی نے شروع کیا ہے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز میں گیارہ افراد شامل ہیں جن میں بیشتر نے نام نظر آئے۔ عزم و عمل کی حامل اس ٹیم نے جس جوش و خروش کا مظاہرہ کیا ہے اس سے ان کی بلند حوصلگی کا پتہ چلتا ہے اللہ ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔

# 'عالمی اسلامی نمائش' میں ایک نایاب قرآن حکیم کا اضافہ:

اسلامی نمائش جس کی اب تک ملک کے ۲۴ بڑے بڑے شہروں میں نمائشیں ہو چکی ہیں۔ چودہ صدیوں میں لکھے گئے مختلف رسم الخط میں نادر و نایاب قرآن کریم کے نمونے موجود ہیں۔ اب اس میں فن خطاطی کے لحاظ سے ۲۴ × ۳۴ سینٹی میٹر ناپ کا ایک حیرت انگیز قرآن مجید کا اضافہ ہوا ہے جس کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

★ اس کی طرز تحریر عثمانی (مستقلی ہے)۔ ہر صفحہ پر پندرہ سطریں اس طرح لکھی گئی ہیں کہ ہر سطر کے پہلے حرف تہجی کے ساتھ ایسے تمام کو بھی سرخ رنگ میں لکھا گیا ہے جو قرآن کی مروجہ ساتوں قراتوں میں مختلف اعراب کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس قرات سبعہ کی تشریح اسی صفحہ کے حاشیہ میں دی گئی ہے کہ کن کن معتبر ہستیوں کی مستند روایات کے مطابق کن اعراب کے ساتھ یہ لفظ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسمیں فن خطاطی کے چند قابل قدر کمالات یوں بھی ہیں:

★ ہر صفحہ کی پہلی سطر ایک نئی آیت سے شروع ہو کر آخری سطر کا اختتام بھی آیت کی تکمیل سے ہوتا ہے۔ ★ ہر صفحہ کی پہلی سطر جس حرف تہجی سے شروع ہوتی ہے اسی صفحہ کے نیچے سے پہلی سطر بھی اسی حرف تہجی سے شروع ہوتی ہے۔

★ اسی طرح ہر صفحہ کی پندرہ سطروں میں سے اوپر سے نیچے پہلی، سطریں جن جن حرف تہجی میں لکھی گئی ہیں اسی صفحہ کی نیچے سے اوپر کی طرف، ساتوں متناظر سطریں Corresponding Lines بھی انہیں حرف تہجی میں لکھی گئی ہیں۔

★ ہر صفحہ کی درمیانی سطر (نمبر ۸) جس حرف تہجی میں کتابت کی گئی ہے اس کے مقابل صفحہ کی آٹھویں سطر بھی اسی حرف تہجی سے شروع کی گئی ہے ★ اس

قرآن حکیم کی حیرت انگیز کتابت عبداللہ بن بشیر بن مسعود نے ڈھائی سو سال پہلے ۱۱۵۱ھ میں کی تھی اس کا اصل مخطوطہ سلطان قابوس والیٔ مسقط کی تحویل میں محفوظ ہے۔ ہماری درخواست پر العزیز ویلفیر ٹرسٹ نے اس کی فوٹو کاپی خاص طور پر "عالمی اسلامی نمائش" کے لئے مرحمت کی ہے۔

... مخلص: منظور الحسن۔
بانی و ناظم عالمی اسلامی نمائش۔ ہمدرد لائبریری۔ کھڑکی۔ پونہ ۴۱۱۰۰۳۔

## ڈاکٹر فرید شیخ کو بھوپال اردو اکیڈمی کا اعزاز!

ڈاکٹر شیخ فرید مشہور علمی شخصیت اور انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی کے سابق ریسرچ آفیسر اس وقت اپنے وطن برہانپور میں ضعیف العمری میں بیمار ہیں۔ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اردو اکیڈمی بھوپال نے آپ کی علمی خدمات کی قدر کرتے ہوئے آپ کو "تحقیق و تنقید" پر "نواب صدیق حسن خان اعزاز" سے نوازا۔ اس اعزازی ایوارڈ میں ۷ ہزار روپیے نقد، شال، نشانِ اعزاز اور سند توصیفی شامل ہیں۔ یہ اعزاز موصوف کی رہائش گاہ پر اکابرینِ شہر کی موجودگی میں پیش کیا گیا۔

ہم ڈاکٹر فرید صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور رفقاء دعا کرتے ہیں کہ موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (ادارہ) ..

★ شمیم اختر پرکار عرف شمیم خان صاحبہ گذشتہ نو ۹ سال سے تانزانیہ (مشرقی) افریقہ میں ممبر آف پارلیمنٹ کے عہدے پر فائز ہیں۔ ۲۵۵ دو سو پچپن پارلیمانی ممبرز ہیں آپ واحد ایشین خاتون ہیں اور آتے سال ماہ اکتوبر ۹۵ء میں تیسری بار ملٹی پارٹی پارلیمانی الیکشن میں حصّہ لینے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ یہ اوّلین اور واحد کوکنی خاتون ہیں جنہیں ممبر آف پارلیمنٹ بننے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ آپ کا آبائی وطن کھوٹیل نزد توڑیل تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ ہے۔ ۱۹۷۶ء میں جناب اختر محی الدین پرکار کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے پر آپ کا وطن مالوف بانکوٹ، ضلع رتنا گری بنتا ہے۔ موصوفہ کے بڑے ۲۲ سالہ فرزند ناصر نے ایک سالہ تانزانیہ آرمی کی لازمی ٹریننگ سے کرفی الوقت کیلیفورنیا یونیورسٹی امریکہ میں کمپیوٹر انجینئرنگ میں زیرِ تعلیم ہیں اور اٹھارہ سالہ جڑواں بچے سمیر اور جولی اے لیول کر رہے ہیں۔

حال ہی میں موصوفہ، فن لینڈ کے سرکاری دورے پر آئی ہوئی تھیں۔ اور اس ڈیلی گیشن کا مقصد "پارلیمانی اسٹڈی اور وہاں کے نظم و نسق کی جانکاری سے حکومت تانزانیہ کو آگاہ کرنا مقصود ہے۔ پارلیمانی جانکاری کے علاوہ فن لینڈ کے صدرِ اعلیٰ کے طرف سے ڈیلی گیشن کے اعزاز میں صدر ہاؤس میں ضیافت کا شرف بھی حاصل ہوا اور دونوں ممالک کے مابین دوستی اور خیر سگالی پر بھی گفت و شنید ہوئی۔ بعد ازاں محترمہ ۱۰ر ستمبر ۹۴ء کو انگلینڈ آکر ان کے ماموں زاد بھائی مشتاق احمد خان کی شادی میں ۱۱ر ستمبر ۹۴ء کو شریک تھیں پھر آپ کے حقیقی بھائی مجید خان کے یہاں بلیک برن میں قیام اور ۵ر اکتوبر ۹۴ء تک قیام پذیر رہیں۔

راقم الحروف کے غریب خانہ پر عصرانہ کے موقع پر موصوفہ نے اپنے غیر ملکی متعدد سرکاری دوروں کے تعلق سے بتایا کہ انہیں ۱۹۹۰ء میں کامن ویلتھ امور پر بات چیت کرنے کے لئے ڈیلی گیشن کے ساتھ لندن بھیجا گیا تھا۔ اور ۱۹۹۱ء

میں خصوصی نمائندگی کی حیثیت سے صنعاء (شمالی یمن) کا بھی دورہ کر چکی ہیں۔ اور اسی سال نمبیا (ساؤتھ افریقہ) کی آزادی کے موقع پر اپنے ملک کی نمائندگی میں شامل تھیں۔ نیز ۱۹۹۲ء میں ایتھوپیا میں منعقدہ آفریکن آف یونیٹی (O.A.U) کانفرنس میں ڈیلی گیشن کے ساتھ شرفِ شمولیت حاصل ہوا ہے اور خاص طور سے (O.A.U) کے جنرل سکریٹری سالم احمد سالم کی مہمان رہ چکی ہیں۔

موصوفہ اسپورٹ کی بھی شائق ہیں اور ان کے شہر "موروگرو" فٹبال ٹیم کی آرگنائیزر بھی ہیں۔ گذشتہ سال سیٹو اور مجیین سوازی لینڈ کی چاروں فٹبال ٹیموں کو شکست دے کر موروگرو فٹبال ٹیم نے شاندار فتح حاصل کی تھی۔

آخری سوال کے جواب میں موصوفہ نے برطانیہ میں آباد کوکنی نوجوانوں میں تعلیم سے بے زاری پر گہرا افسوس کرتے ہوئے کہا کہ یہاں پر ملنے والی تمام مفت تعلیمی سہولتوں سے فائدہ نہیں اٹھانا گویا تالاب میں رہ کر پیاسا رہنے کے برابر ہوگا۔ مزید جملہ کوکنی قوم کے بچوں اور خصوصاً لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلام ہرگز لڑکیوں کو تعلیم دینے کی مخالفت نہیں کرتا۔ بلکہ نقش کوکن

ہر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اپنی تہذیب کے دائرے میں رہ کر علم و ہنر حاصل کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اور خاص طور سے لڑکیوں کو تعلیم دلانا گویا پوری قوم کو تعلیم یافتہ بنانا ہے۔ اگر اس دور میں بچوں کو معقول تعلیم نہیں دی گئی تو انکی زندگی وبالِ جان بن کر رہ جائے گی۔ کیونکہ آنے والا دور خالص جدید سائنسی اور ٹکنالوجی کا دور ہوگا۔ محض بچوں کو ایس ایس سی تک پڑھا کر تعلیم یافتہ سمجھنا، اور لسانی طور پر اردو، انگلش یا مراٹھی زبان روانی سے بولنے میں بچوں کو تعلیم یافتہ سمجھنا سراسر بھول ہوگی بلکہ اس خوش فہمی میں رہ کر ہر دم نسلی امتیاز اور مذہبی تعصب کی دہائی دیتے رہنا احساسِ کمتری ثابت ہوگی ---

(رپورٹ: ابراہیم بغدادی)
(بلیک برن، انگلینڈ)

## نئی بمبئی میں مدر ٹریسا کی آمد

★ نئی بمبئی کا ایک حصّہ "ایرولی" میں پریم دان نام کا (ایک یتیم خانہ) اناتھالیہ ہے جو مدر ٹریسا کے اپنے ٹرسٹ کے زیر اہتمام جاری ہے اس کی افتتاحی تقریب کے لئے مدر ٹریسا جب نئی بمبئی تشریف لائیں تو ایرولی چرچ کے فادر جو اناتھالیہ کے منتظمین میں شامل ہیں ان کے ساتھ تھے۔ ان کے علاوہ آر سی سنہا، ڈاکٹر اقبال کوارے اور ایک راہبہ بھی تصویر میں نظر آرہے ہیں ---- ★★★

The easy way
To keep your worries away
Save a little everyday
with
DEVELOPMENT CO-OPERATIVE
BANK LTD.
(A Scheduled Bank)
Central Administrative Office
204, Raheja Centre,
Nariman Point,
Bombay 400 021
A NETWORK OF 3 BRANCHES
SPREAD OVER IN MAHARASHTRA.
ANDHRA PRADESH AND GUJARAT
COMPUTERISED PERSONAL SERVICE
URBAN SCHEDULED BANK IN THE SERVICE
OF THE COMMON MAN

# ضلع پرلشید سندھودرگ کے اُردو پرائمری اسکولوں کی فہرست

امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے خطۂ کوکن کے پرائمری اُردو اسکولوں کے طلباء (جماعت پنجم تا ہفتم) کو بھی تعلیمی مقابلوں میں شریک کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے ہم نے ضلع پرلشید کے دفاتر سے اسکولوں کی فہرست حاصل کی۔ اس سے قبل ضلع رائے گڈھ اور ضلع رتناگری کے اردو اسکولوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ شائع کرنے کا مقصد یہ کہ اگر کسی گاؤں کا نام ہماری فہرست میں نہیں آیا ہو تو قارئین ہمیں مطلع فرمائیں۔ (ایسا ہوا ہے اور شکر گزار ہیں ان قارئین کے جنہوں نے اس طرف ہماری توجہ مبذول فرمائی) ہم شکر گزار ہیں جناب ممتاز احمد خان صاحب (ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول ترویٹ) کے کہ آپ نے ضلع سندھودرگ کی یہ فہرست ہمیں مہیا کرائی۔

## تعلقہ کنکولی:

ضلع پرلشید اردو پرائمری اسکول، کھالے پاٹن
" " " " قاضی واڑہ
" " " " ناندگاؤں

" " " " " ہمبرٹ
" " " " " ہرکل
" " " " " کلمٹ

## تعلقہ دیبھوواڑی:

ضلع پرلشید پرائمری اردو اسکول، ہتبرڈا
" " " " " کوپے

## تعلقہ دیوگڈھ:

ضلع پرلشید اردو پرائمری اسکول، وجے درگ
" " " " " اپنور
" " " " گریئے
" " " ٹھاکورواڑی، ترویٹ
" " " " " نوانگر
" " " " " ماپیے
" " " دھالولی
" " " منیچے

## تعلقہ کڈال:

ضلع پرلشید اردو پرائمری اسکول، امبرٹ
" " " " " چاند بابا
" " " " " ہرمٹ

## تعلقہ ساونت واڑی:

ضلع پرلشید اردو پرائمری اسکول، ساونت واڑی
" " " " " " باندہ
" " " " " مسلم محلہ ساونت واڑی
اچرا

## تعلقہ مالون:

ضلع پرلشید اردو پرائمری اسکول، مالون
" " " " " مالون شہر۔

## کوکن مسلم یوتھ فیڈرس

**انتخابی میدان میں:** آنے والے اسمبلی انتخابات میں کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن اضلاع رائے گڈھ، رتناگری اور سندھودرگ میں اپنے امیدوار کھڑے کریگی اس کی اطلاع فیڈریشن کے ایک ذمہ دار عہدیدار نے دی ہے۔ پچھلے مہینہ بمبئی میں ہوئے ایک جلسۂ عام میں فیڈریشن نے اس کا فیصلہ کیا ـــ تینوں اضلاع میں مسلمانوں کے کافی اوٹ ہیں اور فیڈریشن کو امید ہے کہ کوکن کے مسلمان ان کے نمائندہ امیدواروں کے حق میں رائے دیں گے۔ لہٰذا وہ اسی حلقہ میں اپنے امیدوار میدان میں اتارے گے۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

## عقیل فقیہ کمپیوٹر سنٹر کا افتتاح

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع تھانہ بھیونڈی کے زیر اہتمام جاری کردہ عقیل فقیہ کمپیوٹر سنٹر کا افتتاح بروز پیر بتاریخ ۲۴ر اکتوبر ۹۴ء رئیس ہائی کیمپس کی انگلش اسکول کی بلڈنگ میں انجام پذیر ہوا۔ مہمان خصوصی جناب اختر حسین رضوی (رضوی بلڈرس) تھے صدر جلسہ جناب نجم الدین فقیہ تھے کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب اسلم فقیہ نے دوران تقریر کمپیوٹر سائنس کی تعلیمی ضرورت پر زور دیا۔ سنٹر کے چیرمین جناب تنویر فرید نے گیارہ لاکھ روپے لاگت سے شروع کئے گئے اس سنٹر سے متعلق تفصیلات بیان فرمائیں اسکول کمیٹی کے چیرمین ایڈوکیٹ یٰسین مومن نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ پرنسپل پروفیسر عرفان فقیہ نے نظامت کے فرائض انجام دئے اور ڈاکٹر اسرار مومن نے اظہار تشکر فرمایا۔

## تھانہ شہر اقلیتی سیل کمیٹی کی تشکیل

پچھلے مہینہ تھانہ شہر اقلیتی سیل کمیٹی کی تشکیل تھانہ کے ریسٹ ہاؤس میں منعقدہ ایک تقریب میں ہوئی۔ مدیر فروزاں جناب سلمان ماہمی سیل کے چیرمین مقرر کئے گئے ہیں۔ سابق چیرمین محمود ڈھاکیا بی، کارپوریٹر محمود قاسم قریشی، جمیل احمد قاضی ڈاکٹر مجیب خان، داؤد چوگلے راوٹری فرینڈس سرکل راوٹری کے صدر ہارون ٹھان، سیوادل کی لیڈر فاطمہ محمود قاضی، ڈاکٹر امین انصاری اور اختر آزاد کے علاوہ اور بھی متعدد افراد شریک تھے۔

## سیتو مادھوراؤ پگڑی کی یاد میں خصوصی ایوارڈ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے اعلان کیا ہے کہ وہ اردو اور مراٹھی کے مشہور ادیب اور محقق جناب سیتو مادھوراؤ پگڑی کی یاد میں ایک سالانہ ایوارڈ کا اہتمام کرے گی۔ آنجہانی پگڑی صاحب اردو اکیڈمی کے بانی ممبر تھے۔

ان کی یاد میں منعقد ہونے والی تعزیتی نشست میں ہارون رشید، ارون آٹھلے اور ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے اپنے خیالات



## چوگلے نرسنگ ہوم

داپولی ضلع رتناگری کے معروف سرجن ڈاکٹر ابراہیم چوگلے (متوطن بہرولی) نے سلور کورٹ شیوتھر روڈ کھیڈ ضلع رتناگری میں اپنے نرسنگ ہوم کا افتتاح ۶ر نومبر ۹۴ء کو فرمایا۔

## کمپیوٹر سیکھنے والوں کے لئے

نقش نواز جناب محمود عقیل قاضی کی اطلاع کے مطابق کمپیوٹر کورس سیکھنے والے نوآموز طلبہ کے لئے کرشنا ادھیوگ بھون ناگو یکر مارگ پربھا دیوی بمبئی میں پروفائیں اکیڈمی نامی ایک ادارہ قائم ہوا ہے جہاں ۱۲۰ روپے رجسٹریشن فیس ادا کرکے کمپیوٹر کی مکمل تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے اور کورس پورا ہونے پر اس کا سرٹیفکٹ بھی دیا جاتا ہے۔ فیس میں رعایت اس لئے ہے کہ کسی علم دوست ہستی اس کورس کی کفالت کر رہی ہے۔

### شہید

اللہ کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے مگر قرض کو نہیں۔
(مسلم شریف)

میں آیا ہے اور سابقہ D.C.P. تھری ڈونگرے D.C.P. Zone II کی جگہ کام کریں گے، تربھے واشی، نیرول، تلوجہ، کلمبولی، پنویل شہر، نہوا شیوا، اورن اسی طرح تھانہ پولیس کمشنر کا زون V یہ سب علاقے نئی کمشنری میں شامل ہیں۔

ایک پولیس کمشنر، دو D.C.P. تین A.C.P.، ۱۳ انسپکٹرز، ۶۲ سب انسپکٹرز، ۲۵ اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، ۲۴۶ حوالدار کے ساتھ ۱۴۱۸ کانسٹبل، کلارک ڈرائیوران سبھوں کا نئی بمبئی کمشنری میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ ۱۹ رنومبر ۹۴ء کو شری اے وی کرشنن کے ہاتھوں سڈکو بھون بیلاپور میں ان کے صدر دفتر کا افتتاح عمل میں آیا۔

**نقشِ کوکن نے یلنٹ فودم نے بیداری کی ایک لہر دوڑائی ہے اس لہر کو دور تک لے جائیے**

پولیس کمشنریٹ

نئی بمبئی کا علاقہ پہلے پولیس کمشنر تھانہ کے قبضۂ اختیار میں تھا مگر بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر نئی بمبئی کے لئے خصوصی پولیس کمشنریٹ کی تقرری کا فیصلہ کیا گیا۔ ۷ رنومبر ۹۴ء سے نئی بمبئی کے اولین پولیس کمشنر کی حیثیت سے شری کھانڈے راؤ شندے صاحب نے عہدہ کا چارج لیا (تصویر میں شری کھنڈے راؤ کے ساتھ نئی بمبئی مائنا ریٹی سیل کے چیرمین جناب اقبال کوارے محو گفتگو ہیں) نئی بمبئی پولیس کمشنریٹ کے صدر دفتر میں D.C.P. کے طور پر شری مدھوکر گاوت کا تقرر عمل

نقش کوکن

## مرود جنجیرہ کے قریب کشتی میں دھماکہ

۱۸ نومبر ۹۴ء کو شب میں مرود جنجیرہ کے قریب مچھیروں کی ایک کشتی میں دھماکہ ہونے کی وجہ سے کشتی کے ٹکڑے اڑ گئے اور کشتی میں سوار سات میں سے ۵ بری طرح زخمی ہو گئے جبکہ دو مچھیرے لاپتہ ہیں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ زندہ ہیں یا مر گئے۔

مچھیروں نے جال پھینکا تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ کوئی بھاری چیز جال میں پھنس گئی ہے مگر جب جال اٹھایا گیا تو وہ چیز ایک زوردار دھماکہ کے ساتھ پھٹ گئی۔

سمندر میں اس دھماکہ کے تعلق سے انڈین نیوی رائیگڑھ اور بمبئی پولس و ویسٹرن نیول کمانڈ تحقیقات کر رہے ہیں انہیں شبہ ہے کہ یہ آر ڈی ایکس کا دھماکہ بھی ہو سکتا ہے۔

—— نقش نواز کا بقیہ ——

### درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| محترمہ فہمیدہ قاضی | کالینہ بمبئی |
| جناب آصف فقیہ | کلیان |
| جناب خلیل ڈولارے | کلیان |
| عظیمہ نذیر انصاری | جمہور بمبئی |

نقش کوکن

## نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

### درون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب انڈرے ابراہیم اظہر | چپلون |
| محترمہ مریم اقبال اوکلے | باندرہ |
| پرنسپل زیڈ۔ پی اردو اسکول | آنشی |
| ڈاکٹر یوسف اے ماچیوالا | مجگاؤں |
| جناب سعود ایس قریشی | بمبئی ۳ |
| عبدالستار ہرزوک | سرکول |
| حاجی عبدالقادر ماپکر | دھیولی |
| جناب عبدالعزیز عمر راؤت | موربہ |
| " محمود بی ایم قاضی | ہرکول |
| قاری محمد عارف قاسمی | چیمباوے |
| حاجی یعقوب سیٹھ بندرکر | دھیولی |
| جناب نثار احمد علی غیبی | ناندگاؤں |
| " عبدالستار گھیتے | دیگھی |
| " محمود دھنشے | پانگلولی |
| " محمود احمد ڈاورے | وڑولی |
| " آدم یوسف ملا | موربہ |
| " ایوب محمد قاسم ڈاورے | وڑولی |
| " عبدالحمید سلیمان لوکھنڈے | ٹیمپالے |
| " ادریس حسین راؤت (مقادم) | موربہ |
| " باباجان معین الدین سرکھوت | شری وردھن |
| محترمہ سائمہ سالوکھے | ممبرا |
| آر پی گوگٹے کالج | رتناگری |
| جناب معین الدین عمر میٹکر | چپلون |

### بیرون ہند خریدار

| | |
|---|---|
| جناب عبدالواحد عبدالرزاق کردیکر | یو اے ای |

# شادی خانہ آبادی

## انیس ـــــ روزینہ

نقش نواز حاجی محمد حاجی اسمٰعیل دبیر متوطن ہومبر گھر تعلقہ داپولی کے فرزند انیس کی شادی ۲ر نومبر ۹۴ء بروز بدھ ان کے وطن میں انجام پائی۔

## ظفر پٹیل ـــــ ناظمہ خان

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب عباس حسین پٹیل کے فرزند ظفر کا عقد مسعود فاطمہ بنت محمد خان (الحبیب) کے ساتھ ۲۷ر نومبر ۹۴ء کو جامع مسجد بمبئی میں انجام پایا۔

## شبانہ ـــــ مشتاق

کوکن کے معروف شاعر جناب دوست محمد شاداب رتناگری کی دختر شبانہ کی شادی مشتاق ابن آدم کھباسں نائیک کے ساتھ ۴ر نومبر ۹۴ء بروز جمعہ صبح دس بجے ورلی مسجد چال بمبئی میں انجام پائی۔

## خالدہ ـــــ عبدالعلیم

پنہالجے کے جناب عبدالکریم چوگلے کی دختر خالدہ کی شادی عبدالعلیم ابن عبدالستار چوگلے کے ساتھ ۱۹ر نومبر ۹۴ء کو جمبو ر بمبئی میں انجام پائی۔

## عمیمہ ماسٹر ـــــ نذیر انصاری

نقش کوکن کی نمائندہ خصوصی محترمہ نیلم اور فضل ماسٹر کی دختر عمیمہ کا عقد مسعود جناب نذیر ابن عبدالرشید انصاری کے ساتھ ۱۹ر نومبر ۹۴ء کو واشی نئی بمبئی میں انجام پایا۔

مندرجہ ذیل خوش نصیب جوڑے جو حال ہی میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے ہیں ہم انہیں اور ان کے رشتہ داروں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(۱) (متوطن مگاؤں مروڈ جنجیرہ) کے جناب ابراہیم پالک کے فرزند ہدایت اللہ کا عقد مسعود مگاؤں کے جناب شفیق صدیقی کی دختر ثمینہ کے ساتھ ۳۰ر اکتوبر ۹۴ء کی سہ پہر میں انعقاد پذیر ہوا۔

(۲) (متوطن خیرا خورد روہا) کے ڈاکٹر محمد صاحب کھوت کے فرزند ڈاکٹر فیض کی شادی خانہ آبادی ۲ر نومبر ۹۴ء کو جناب جمال پینکر (ڈکرکی، شریوردھن) کی دختر آسیہ کے ساتھ بمقام خیرا خورد میں بحسن خوبی انجام پائی۔

امجد حسین کھوت
منامہ۔ بحرین

## انیس لوکھنڈے ـ نزہت ثقاب

ابھرتے ہوئے نوجوان شاعر وادیب جناب انیس محمد شفیع لوکھنڈے (مقیم آکاش اپارٹمنٹ اگری پاڑہ) کا عقد مسعود جناب سید حسین ثقاب کی دختر نزہت کے ساتھ ۲۶ر نومبر ۹۴ء کو جامع مسجد بمبئی میں انعقاد پذیر ہوا۔ نکاح کے بعد کوکنی کمیونٹی ہال میں ظہرانہ کا انتظام تھا۔

## ممتاز چوگلے ـ محمد فاروق خان

## شبنم خان ـ محمد آصف خان

اسرول والوٹی تعلقہ مروڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب اقبال راجکر کے بھانجے محمد آصف بن محمد حبیب خان کی شادی شبنم بنت غلام محی الدین خان کے ساتھ اور محمد فاروق کی شادی ممتاز بنت شیخ عمر چوگلے (متوطن بہرولی ضلع رتناگری) کے ساتھ ۲۰ر نومبر ۹۴ء اتوار کی شام اندھیری بمبئی کے آراستہ فدائی باغ میں انجام پائی۔

دلہن ممتاز مہاراشٹر کی ابھرتی ہوئی ادیبہ مسرت بانو شیخ کی چھوٹی بہن ہیں۔

## پونا میں ووکیشنل گائڈنس کے موضوع پر

# مبارک کاپڑی کے لکچر

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ نے گذشتہ مئی میں رائے گڈھ میں ووکیشنل گائڈنس کے موضوع پر جناب مبارک کاپڑی کے لکچرس ، شری وردھن ، مہسلہ گوریگاؤں ، دھورا اور روہا میں منعقد کئے تھے اور اب اس موضوع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے کئی تعلیمی و سماجی ادارے ان کے مختلف مقامات پر لکچر منعقد کر رہے ہیں ۔

اسی موضوع پر آپ کے حال ہی میں پونا میں دو لکچر منعقد ہوئے تھے ۔ راشٹریہ ایکتا ستا ودیارتھی سنگھٹنا کے زیر اہتمام آپ کا لکچر انجمن اسلام پیر محمد اردو گرلس ہائی اسکول اور اینگلو اردو گرلس ہائی اسکول میں منعقد ہوئے تھے ۔ انجمن اسلام ہائی اسکول کے پروگرام کو روٹری کلب نے اسپانسر کیا تھا ۔

نقش کوکن

دونوں جگہوں پر مبارک کاپڑی صاحب نے ایس ایس سی ایچ ایس سی ر گریجویشن کے بعد کیا اور کریئر کے تعلق سے سارے کورسیس کی معلومات فراہم کی اور کئی بچوں اور والدین کی رہنمائی کی ۔ ان دونوں پروگراموں کے انعقاد میں پونا کی مخلص سماجی شخصیت جناب امام الدین شیخ کی انتھک کوششیں شامل تھیں ۔ انجمن اسلام پیر محمد ہائی اسکول کی پرنسپل اور ان کی اسٹاف ممبران نے کافی تعاون فرمایا ۔

مبارک صاحب کا اگلا ووکیشنل گائڈنس کا لکچر مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرولی میں یکم جنوری ۹۵ء کو اور اس کے بعد کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کے زیر اہتمام رائے گڈھ ضلع میں ، نیز پونا کے چند کالجوں میں منعقد ہوں گے ۔

جو سماجی ادارے ، کالج یا ہائی اسکول مبارک صاحب کے لکچر منعقد کرنا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ تاریخوں کا تعین مبارک صاحب سے پیشگی اجازت سے کریں ۔

مبارک صاحب کے فون نمبر یہ ہیں

3764482 — 3710999

فیکس ، 3734997

## ڈاکٹر نائیک صاحب کو ایک اور صدمہ

مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی ممانی اور رتناگری کے معروف تاجر حاجی حسین باوا صاحب قاضی مرحوم کی بیوہ فاطمہ بی کا ۲۳ نومبر ۹۴ء کو رتناگری میں ضعیف العمری سے انتقال ہو گیا ۔

## دادامیاں جمعدار کا انتقال

موضع ہرنئی محلہ پیر تیمبی تعلقہ داپولی کے بزرگ حاجی دادامیاں جمعدار انتقال کر گئے ۔ بمبئی کی گودی میں بڑے عرصے تک وہ برسر روزگار تھے اور سبکدوشی کے بعد ہرنئی ہی میں سکونت پذیر رہے ۔

(مرسلہ پادسکر)

## ریحانہ اندرے شری وردھن سے الیکشن لڑیں گی

مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر اندرے کی اہلیہ مسز ریحانہ اندرے کو کسان مزدور پارٹی نے شری وردھن حلقہ سے آئندہ اسمبلی الیکشن کے لئے اپنا امیدوار چن لیا ہے۔

فیکٹری کامگار پارٹی اپنے اس قابل وقار جگہ کے لئے مناسب اور یقینی جیتنے والے امیدوار کی تلاش میں تھی البتہ شری وردھن حلقہ کے تمام گاؤں سے اور رائے عامہ کی رپورٹ کے مطابق اس نے ریحانہ اندرے کو اپنا امیدوار طے کر لیا اور ماںگاؤں میں پارٹی کے ایک جلسۂ عام میں جس میں ۴۰ ہزار سے زائد لوگ جمع تھے اس میں اس بات کا اعلان کیا۔ ریحانہ اندرے کوکن بنک کی ڈائرکٹر بھی ہیں۔

## کوکن بنک کی میٹنگ ہے یا قبرستان

### سالانہ جلسہ میں شیئر ہولڈروں کے تاثرات

نقش کوکن

کوکن مرکنٹائیل بنک کے کارکردگی کا یہ ۲۵ واں سال ہے مگر آج کی سالانہ میٹنگ میں شیئر ہولڈروں کی مختصر سی حاضری قبرستان کا ماحول پیش کر رہی ہے۔ وہ اس لئے کہ ڈائرکٹر ان شیئر ہولڈروں کے مطالبات اور ان کے مسائل کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

ان خیالات کا اظہار ۱۲ر نومبر ۹۴ء کو بمبئی میں منعقدہ سالانہ میٹنگ میں کلیان کے محمد صدیق کھوت نے کیا ان سے قبل ناصر دیسائی نے ڈوونڈ کی کمی کا شکوہ کیا انھوں نے کہا کہ امسال صرف آٹھ فیصد سود دیا جا رہا ہے جبکہ ۹۲ء میں ۱۲ فیصد دیا گیا تھا۔ عبدالقادر بھاٹکر، ایڈوکیٹ ناخواہ، عبدالحمید چورنگے اور عبدالجبار سرکھوت وغیرہ نے بورڈ آف ڈائرکٹرس پر لاپرواہی کے الزامات عائد کئے۔

بنک کی سالانہ میٹنگ امسال کافی تاخیر سے منعقد ہوئی۔ بنک کے جنرل منیجر اے یو کر دیکر نے ۲۵ ویں سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ امسال ۲۶ر۵۹ لاکھ روپئے کا منافع ہوا ہے جبکہ گذشتہ سال ۲۳/۲۳/۲۴ لاکھ کا ہوا تھا شیئر ہولڈروں کی تعداد ۲۵۶۳۶ ہوئی ہے اور ڈپازٹ کی رقم ۷۰۹۶،۴۲۲ لاکھ تک پہنچی ہے جبکہ ۳،۱۲،۸۱ لاکھ روپئے قرض دئے گئے ہیں۔

چیرمین کے خطبہ اور جنرل منیجر کی رپورٹ کے بعد شیئر ہولڈروں کو تاثرات پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا تو انھوں نے ہر ممبر کو سالانہ رپورٹ کی کاپی نہ ملنے پر سخت الفاظ میں اعتراض کیا۔ اسی طرح کلنڈر کی تقسیم پر بھی تنقید کی گئی۔

نقش کوکن کے مدیر اور کوکن بنک کے بانی سابق چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پچھلے ماہ جنوبی افریقہ کے دورے پر تھے جہاں انہیں لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے نقش کوکن میں پچھلے دو ماہ سے کوکن بنک کا اشتہار شامل اشاعت نہیں ہے کہیں کوکن بنک بند تو نہیں ہو گیا۔ ڈاکٹر نائیک صاحب نے لوگوں کی غلط فہمی دور کی اور بتایا کہ کوکن بینک نے زندگی کے پچیس سال پورے کئے اور اب سلور جوبلی منانے کی پوزیشن میں ہے اور آپ حضرات کی دعاؤں اور تعاون سے اچھی ترقی کر رہا ہے

نیشنل ہائی اسکول، سونس، کی

# اپیل

ہمارے بہی خواہ حضرات کو مطلع کرتے ہوئے ہمیں بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ انجمن ترقی سونس (بمبئی) کے زیرِ اہتمام اجاری کردہ نیشنل ہائی اسکول سونس نے امسال پانچویں سال میں قدم رکھا ہے اور اس اسکول سے ایس ایس سی کی دو بیچ نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

ہمارے ہائی اسکول کو البتہ حکومت کی کوئی مالی امداد نہیں ملتی۔ اسکول کے جملہ اخراجات کے علاوہ اب جو سب سے بڑا مسئلہ ہمیں درپیش ہے وہ ہے اسکول کی عمارت۔

حکومت کے حالیہ سرکیولر کے مطابق ہائی اسکول کی اپنی عمارت کا ہونا لازمی ہے۔ بلڈنگ کی مکمل لاگت لگ بھگ پندرہ لاکھ روپئے ہے۔ اللہ کا نام لے کر اور آپ جیسے بہی خواہ حضرات کی فیاضی کے آسرے پر ہم نے عمارت کا کام شروع بھی کر دیا ہے۔ لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ روپئے کا کام ہو چکا ہے۔ البتہ ابھی منزل کافی دور ہے لہٰذا آپ جیسے ہمدردانِ قوم سے درخواست ہے کہ آپ اپنے گرانقدر عطیے سے ہمیں نوازیں تاکہ عمارت کا کام تیزی سے مکمل ہو سکے۔

دیگر عطیات کے علاوہ سوسائٹی نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ایک لاکھ روپئے نقد دینے والے فرد کا نام اسکول کی لیباریٹری کو، ۲۵ ہزار روپئے نقد دینے والے فرد کے نام ایک کلاس روم کو اور ۵ ہزار روپئے نقد دینے والے فرد کی تصویر اسکول میں آویزاں کی جائے گی یا اس کا نام شکریہ کے ساتھ بورڈ پر تحریر کیا جائے گا براہِ کرم اپنے گرانقدر عطیے سے ہمیں نواز کر قومی و ملی منصوبے میں ہماری مدد فرمائیں۔

آپ کا مخلص

عبدالناصر سُرو ے ۲۱۱۲ ہاؤسنگ کالونی ٹائپ آئی بی ۱/۷، چمبور، بمبئی ۴۰۰۰۷۱
فون:۔ 5216 ۵۵۱

## نئی ممبئی میں ۵۷ وارڈز

نئی ممبئی۔ نامہ نگار) نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے وارڈز کی تقسیم اور محفوظ نشستوں کو ظاہر کرنے کے لئے ۱۹ر اکتوبر ۹۴ء کو میٹنگ ہوئی جس میں کمشنر سدھاکر جامودے نے بتایا کہ ۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق نئی ممبئی کی آبادی ۳ لاکھ ۸۱ ہزار ۷۴۷ ہے اس لئے اس شہر کو ۵۸ وارڈز میں تقسیم کیا گیا ہے اس میں سے ۲۰ فیصد نشستیں محفوظ (ریزرو) رکھی گئی ہیں۔

## ضلع رائے گڈھ کا آدرش شکشک

ضلع پریشد رائے گڈھ نے امسال جن اساتذہ کو آدرش شکشک کا اعزاز عطا فرمایا ہے ان میں صدر معلمہ اردو ویمنز اسکول مہسلہ محترمہ فاطمہ بیگم عباس ڈاورے بھی شامل ہیں۔ غالباً اردو سائڈ میں آپ واحد ٹیچر ہیں جسے یہ اعزاز عطا ہوا ہے۔

ضلع تھانہ میں بھی صرف ایک ہی اردو ٹیچر کو ضلع پریشد نے یہ اعزاز بخشا ہے تو ضلع رتناگری میں کوئی بھی اردو سائیڈ کا ٹیچر اس کا

مستحق نہیں سمجھا گیا۔

## کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کا سالانہ جلسہ عام

ادارۂ ہذا کا پہلا سالانہ جلسۂ عام ۱۳ر نومبر ۹۴ء بروز اتوار سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول موربہ کے گراؤنڈ پر آراستہ شامیانہ میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ یونٹ کے صدر عالی جناب علی ایم شمسی کی علالت کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک حمد و نعت کے بعد جو اسکول کے طلبہ و طالبات نے پیش کیں یونٹ کے وائس چیرمین جناب سعید جلگاؤنکر نے متفرق اشعار پڑھ کر حاضرین کا استقبال فرمایا۔ جناب مبشر احمد جمعدار نے دلکش انداز میں مہمانوں کا تعارف فرمایا اور یونٹ کے روح رواں جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب دلتشے نے پچھلے جلسہ عام کی روداد پڑھی رپورٹ پیش کی اور آمد و خرچ کا محاسبہ پیش کیا۔ آڈیٹیڈ اسٹیمنٹ کی مطبوعہ کاپیاں اراکین کو دی گئیں۔

ڈاکٹر عبدالشکور قادری کی افتتاحی تقریر سے پروگرام کا آغاز ہوا جلسہ میں جناب غلام احمد پیش امام بطور مہمان خصوصی شریک تھے دیگر مہمانوں میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین اور افریقہ سے آئے ہوئے ڈاکٹر ملھوکن متوطن والوٹ رونق افروزئ محفل تھے

یونٹ نے امسال ایس ایس سی۔ ایچ۔ ایس سی گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو صدر جلسہ ڈاکٹر نائیک مہمان خصوصی جناب غلام احمد پیش امام اور معزز مہمان ڈاکٹر عبدالشکور قادری کے ہاتھوں انعامات بالخصوص توصیفی اسناد اور تمغے عطا کر کے ہمت افزائی کی ہے اور اپنی سرگرمی کا ثبوت دیا۔ ڈاکٹر عبداللہ ہرنیکر نے مہمانوں کی گلپوشی فرمائی۔ جناب عبدالحمید ملا صاحب نے تشکریہ ادا کیا جلسہ کے بعد حاضرین کے لئے ظہرانہ کا انتظام تھا۔

یونٹ نے ضلع رائے گڈھ کے تمام اردو تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کے سربراہوں کو مدعو فرمایا تھا لہٰذا ظہرانہ کے بعد منعقدہ نشست میں جس کی صدارت حلقہ کے معروف و محترم بزرگ جناب ایچ بی مقدم صاحب نے فرمائی۔ اس نشست میں بورڈ آف مینجمنٹ کی ایک کمیٹی تشکیل پائی۔ جناب غلام احمد پیش امام دجوا انجمن اسلام جنجیرہ جس کے زیر اہتمام ضلع میں کئی

ہائی اسکول اور جونیئر کالج جاری ہیں) کے صدر کو کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا اور ڈاکٹر احمد خان دیشمکھ (جو مہاڈ میں جاری اردو انگریزی ہائی اسکولوں کے سربراہ ہیں) کو نائب چیرمین منتخب کیا گیا۔ جناب عبدالوہاب دھنسے اس کے سکریٹری منتخب ہوئے۔ اراکین میں جناب اسمٰعیل ڈاورے اور ریٹائرڈ ڈی ای او جناب محمود بندر کر کے علاوہ چار اور اراکین کو منتخب کرنا طے پایا۔

الغرض یونٹ کا اولین جلسہ بڑی شان کے ساتھ اپنے تمام مقاصد میں کامیاب انجام پذیر ہوا۔

## مسلم گریجویٹس خود کو بحیثیت گریجویٹس رجسٹر کروالیں

مسلم گریجویٹس خود کو جلد از جلد گریجویٹ کی حیثیت سے رجسٹرڈ کرالیں۔ حکومت مہاراشٹر نے حال ہی میں یونیورسٹیز ایکٹ ۱۹۹۴ء پاس کیا ہے جس کے تحت بمبئی یونیورسٹی سینیٹ کے الیکشن ہونے والے ہیں جس میں بمبئی یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجویٹس کے لئے دس سیٹیں مختص ہوں گی۔ مسلم گریجویٹس جلد از جلد رجسٹر کرواکر ووٹر لسٹ میں شامل

نقش کوکن۔

ہو جائیں تاکہ یونیورسٹی سینیٹ میں سیکولر ذہن کے گریجویٹ زیادہ تعداد میں منتخب ہو کر آسکیں۔ تعلیمی کمیٹیوں پر نمائندگی کے بغیر ہم اپنے تعلیمی مطالبات باآسانی نہیں منوا سکتے۔ اس سلسلے میں سہولیات کے پیش نظر مہاراشٹر کالج میں فارم مہیا کرنے اور ڈگری کی تصدیق کا انتظام کیا گیا ہے۔ فوری رابطہ قائم کرلیں۔

## سومیشور پل کی تعمیر

رتناگری سے قریب سومیشور کھاڑی پر پل کی سابق ایم پی مرحوم شامراؤ پینجے کا خواب تھا جس کی تعبیر اب شکل آئی ہے جب وزیر مملکت برائے تعمیرات شری لکشمن راؤ پاٹنکر نے اس کی بنیاد کا بھومی پوجن کیا۔ نومبر ۹۴ء کو منعقدہ اس تقریب کی صدارت خاصدار گوندراؤ نکم نے فرمائی۔ اس موقعہ پر حلقہ کے عامدار سبھاپتی، نگرادھکش وغیرہ عمائدین موجود تھے ایک اندازہ کے مطابق اس کی تعمیر پر تقریباً ایک کروڑ روپئے خرچ ہوں گے مگر قرب وجوار کے کئی گاؤں ایک دوسرے سے قریب ہو جائیں گے۔

## مٹھائی والا کو مبارکباد

بمبئی شہر میں مٹھائیوں کے مثالی مرکز سلیمان مٹھائی والا کے روح رواں جناب عبداللطیف مٹھائی والا کی دختر صوفیہ جمعہ ۱۸ رنومبر ۹۴ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں افضل ولد محمد حسین طائبانی کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ بعد نماز مغرب اسلام جمخانہ مرین ڈرائیو میں پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا مہمانوں کی کثیر تعداد نے ان پر مسرت مجلسوں میں شرکت کی۔

ہم نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب عبداللطیف مٹھائی والا اور ان کے جملہ اہل خانہ واعزا کو ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہوئے دولہا اور دلہن کی خوشگوار صالح اور دین شناس زندگی کے دعاگو ہیں۔ (ادارۂ نقش کوکن)

## ای۔ ایچ۔ شیخ کو مبارکباد

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما اور مہاراشٹر کالج بائیکلہ ایجوکیشن سوسائٹی کے فعال رکن جناب ادریس حسین شیخ کی دختر اور کوکن میڈیکو کے چیرمین ڈاکٹر ٹھاکور کی ہمشیرہ نسبتی محترمہ سائرہ کی شادی جناب سید پاشا کے ساتھ بتاریخ ۲۳ نومبر ۹۴ء کی شام اسلام جمخانہ بمبئی میں بڑے تزک و احتشام انجام پائی۔ دولہا سید پاشا آسٹریلیا میں رہتے ہیں۔

# انتقالِ پُر ملال

## عبدالعزیز کوتوال مرحوم

باندرہ بمبئی کی معروف شخصیت جناب عبدالعزیز کوتوال کا ۱۹ر اکتوبر ۹۴ء کو انتقال ہوگیا

## جامعہ ہمدرد یونیورسٹی کے وائس چانسلر حادثہ میں جاں بحق

۴ر نومبر ۹۴ء کو جامعہ ہمدرد یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر رشید الظفر سعودی عرب میں ایک موٹر حادثہ میں جاں بحق ہوگئے

پروفیسر رشید الظفر کا ریاض میں انتقال ہوگیا وہ ۵۶ سال کے تھے حادثہ میں ان کی اہلیہ بھی شدید طور پر زخمی ہوگئی تھیں مگر وہ خطرے سے باہر ہیں

## پرنسپل سراج حسین نقوی کا انتقال

۵ر نومبر ۹۴ء مشہور ماہر تعلیم اور اسمٰعیل یوسف کالج کے سابق پروفیسر جناب سراج حسین نقوی کا ان کے [illegible] باندرہ میں انتقال ہوگیا مرحوم [illegible] سے علیل اور [illegible] تھے

نقش کوکن

انتقال کے وقت نقوی صاحب کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ پرنسپل سراج حسین نقوی کا شمار غیر منقسم صوبہ بمبئی اور مہاراشٹر کے اہم ترین اساتذہ میں ہوتا تھا۔

مرحوم پرنسپل نقوی پہلے گورنمنٹ کالج احمد آباد میں فزکس (طبیعات) کے پروفیسر تھے۔ جب بمبئی میں اسمٰعیل یوسف کالج کا قیام عمل میں آیا تو پروفیسر نجیب اشرف ندوی اور بذل الرحمٰن کے ساتھ ساتھ پروفیسر سراج حسین نقوی کو بھی بمبئی بلایا گیا۔ ۱۹۶۳ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد نقوی صاحب اورنگ آباد چلے گئے۔ جہاں انہوں نے مولانا آزاد کالج کے پہلے پرنسپل کی حیثیت سے ادارے کو برسوں استحکام عطا کیا۔ ڈاکٹر رفیق زکریا، جناب عبدالرحمٰن انتولے اور مراٹھی کے مشہور مزاح نگار پی ایل دیش پانڈے وغیرہ پرنسپل نقوی کے پرانے شاگردوں میں ہیں

## ایف اے قاضی کا انتقال

محکمہ سینٹرل ایکسائز سے سبکدوش جناب فخر الدین عبداللطیف قاضی کا ۲۴ر اکتوبر ۹۴ء کو مختصر سی علالت کے بعد ۷۰ سال باندرہ بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ قاری اور بے لوث خیر خواہ تھے۔

## احمد صاحب جمعدار کا انتقال

۲۴ر اکتوبر ۹۴ء کو پابرہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کی مشہور شخصیت جناب احمد عبداللہ جمعدار طویل علالت کے بعد حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ مرحوم تیس سال تک پابرہ مسلم جماعت کے صدر رہے۔ مرحوم کانگریس آئی کے سرگرم رکن بھی تھے۔ حکومت مہاراشٹر نے ان کی بے لوث خدمات پر جے پی اور ایس ای ایم جیسے اعزاز سے نوازا تھا۔

مرسلہ شوکت ظہیر قاضی پابرہ

## عبداللطیف سرگروہ کا انتقال

ہوڑ گھاٹ (نزد پنہالے) کے جناب عبدالمجید سرگروہ کے نانا جناب عبداللطیف محمد خان سرگروہ کا بروز بدھ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ۹۷ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

## عمر ساونت (پریم کمار) کو صدمہ

عمر احمد ساونت پریم کمار کی چاچی اور یوسف احمد ساونت کی متوطن داپھٹ تعلقہ منڈن گڈھ کی خورشید امین ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۴ء کو کراچی میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ اپنی برادری میں خدمت خلق میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں۔ (نامہ نگار یوسف احمد ساونت)

## کامل دبھوری کو صدمہ

۱۸ ستمبر ۹۴ء کے روز ارض کوکن کے شاعر جناب کامل دبھوری کی شریک حیات اور جناب عاصی دبھوری کی بھابی محترمہ آمنہ زوجہ عبدالحمید کو کاملے کا بعمر ۵۸ سال علاج کے دوران اسماعیلیہ ہسپتال بمبئی میں انتقال ہوگیا۔
(شریک غم نوگل بھارتی ورولے رائے گڈھ)

## سعید دادر کر کو صدمہ

مغل لائین اور شپنگ کارپوریشن آف انڈیا کے ریٹائرڈ جنرل منیجر جناب سعید دادر کر کے فرزند شوکت ۱۲ / نومبر ۹۴ء کی شب میں اپولو بندر پر سمندر میں گر جانے سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ مرحوم کا جسد خاکی ان کے وطن بانکوٹ لے جاکر سپرد خاک کیا گیا۔

## اسمٰعیل بھاردے کو صدمہ

موضع سارنگ تعلقہ داپولی کے نوجوان اسمٰعیل شیخ محمد بھاردے جو بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں ملازم ہیں ان کے خسر جناب عباس مقدم متوطن ماندیولی کا ۱۲ / نومبر ۹۴ء کو عارضہ قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا۔

نقش کوکن

## نوگل بھارتی کو صدمہ

کوکن کے جوان فکر شاعر نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ اور ضلع پرلیشد رائے گڈھ کے معروف اردو ٹیچر (صدر مدرس) جناب نوگل بھارتی کی والدہ محترمہ سکینہ بی ابراہیم ناگوٹھکر ۹ / نومبر ۹۴ء کو بعمر ۱۰۹ سال رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ کم و بیش عرصہ سے علیل تھیں۔

## ایک بزرگ ہستی کا دنیا سے کوچ

آلاس ضلع کولھاپور سے ۲ / نومبر ۹۴ء کو حضرت پیر سید شاہ زین العابدین قادری صاحب مختصر سی علالت کے بعد اپنے حقیقی مالک سے جاملے یہ مہاراشٹر سے لے کر کوکن تک ہزاروں کی تعداد میں آپ کے مریدین و معتقدین موجود ہیں آپ سلسلۂ قادریہ کے روشن چراغ تھے۔

۳ / نومبر ۹۴ء کو بعد از عصر آپ کے وطن آلاس میں ہزاروں مریدین و معتقدین نے غم واندوہ کے عالم میں اپنے پیر و مرشد کی آخری تجہیز و تکفین ادا کی۔

رب کریم محترم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام مرحمت فرمائے۔ آمین
سوگوار: غلام محمد پٹیل دبھور

## داؤد شریف کو صدمہ

بمبئی بالخصوص جمہور حلقہ کے معروف بزنس مین جناب داؤد شریف متوطن گوریگاؤں کے بڑے فرزند جناب عبدالرزاق شریف کا ۱۴ / نومبر ۹۴ء کو برمنگھم (انگلینڈ) میں بعمر ۴۹ سال انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے عارضۂ قلب میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

## اسمٰعیل دفعدار کو صدمہ

ناگوٹھنہ انجینئرنگ ورکس کے جناب اسمٰعیل دفعدار جنہوں نے امسال .M.T.K.M کے پروگرام کی ناگوٹھنہ میں کفالت فرمائی ہے ایک صدمۂ عظیم سے دوچار ہوئے جب ان کا بھتیجہ سلمان حافظ متوطن کولاڈ عمر تقریباً ۴ سال بمبئی میں زیر علاج تھے مگر شفایاب نہیں ہوسکے اور ۲۱ / نومبر کو راہیٔ عدم ہوگئے۔

## لیسین انصاری کی رحلت

جونی مسجد ٹرسٹ مدن پورہ بمبئی کے مینیجنگ ٹرسٹی جناب لیسین انصاری ۲۰ / نومبر ۹۴ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم انتظامی صلاحیتوں میں اپنی مثال آپ تھے۔

## RATNAGIRI SAMACHAR DAILY.

Marathi daily has been started recently in Ratnagiri , "Ratnagri Samachar" This is a third marathi daily Ratnagiri It is owned and published by Javed ujavar and the editor is Mr Dttatraya nachankar main office of Ratnagiri Samachar is 'Samachar avan' Udyamnagar. Ratnagiri 39

## WEDDING

r Jaffer s/o Akbar Hussain Patel got married with tima beloved d/o Mohd Khan Al Habib on 12th vember. in Jama Masjid. Bombay

naima d/o Fazal Master got married with Nazir s/o ashid Ansarion 19th November 1994 at Vashi

nera d/o E H Shaikh and sister-in-law of Dr ussain Thakur got married with Sayyed Pasha on 3rd November 1994 at Islam Jimkhana. Bombay

ofiya d/o Abdul Latif Mithaiwala | Sulem mithaiwala | ot married with Afzal s/o Mohd Hussain Taibani on 8th November 94 Wedding ceremony was followed dinner at Islam Jimkhana

## OBITUARY

aveed Dadarkar. retired General Manager of Mogul ne and Shipping Corporation of India lost his son haukat on 12th of November. accidently

Ir Ab Razzak Sharif son of Dawood Sharif. hailing om Goregaon. Dist Raigad passed away on 14th November at Bermington England of heart attack at e age of 49

td Principal Siraj Hussain Naqwi of I Y college. ombay passed away on 5th November 1994 at andra

tima 78 years old lady wife of late haji husein kazi nd mother of kader irfan & Habib of ratnagiri died on 3 november 1994

rof rashiduz zaffer vice - chancellor of jamia hamdard. ew delhi died in a road accident in dharan saudi rabia on november 5 - 94

## HAVE A LAUGH

When does a horse have six legs ?
When its got a rider on its back.

Why does a horse has six legs ?
A horse has six legs as
it has four legs in front and two behind
How do keep an idiot waiting ?
I'll tell you later

Why should never gossip in fields ?
We should never gossip in fields as corn has ears, potatoes has eyes and beens talk

What do we do to trees after we chep them up ?
Chep them up

What tools do we use in arithmetic ?
Multipliers

What water won't freez ?
Boiling water

What occurs in every minute twice in enery moment, but once in a thousand year ?
The letter 'N'

From -
Afaque Imtiyaz Kalsekar. Mazgoan. Bombay-400010

## THINK AND ACT

Knowledge of God is my Capital
Reason is the root of my Faith
Love is my Foundation
Enthusiasm is my Horse
Remembrance of God is my Friend
Firmness is my Traesure
Sorrow is my Companion
Science is my Weapon
Patience is my Mantel
Contentment is my Booty
Poverty is my Pride
Devotion is my Art
Conviction is my Power
Trust is my Reedmer
Obedience is my Manner and
My Pleasure is in my Prayer

Prophet Mohammed (P B U H )

"INVITE (ALL) TO THE WAY OF THY LORD WITH WISDOM AND BEAUTIFUL PREACHING . AND ARGUE WITH THEM IN WAYS THAT ARE BEST AND MOST GRACIOUS" (AL-QURAN 16:125)

unit and encouraged them for their educational activities Top Rankers boys & girls of all Urdu medium institutions of Kokan at the S S C & H S C. graduation & post graduation examinations held in March 1994 ChiefGuest Mr Gulam Mohd Peshimam stressed important of the primary education and emphasized the contribution of time money and energy by all the persons concerned to complete the projects After the presidential address of Dr Naik. vote of thanks was given by Vice Chairman Mr Jalgoankar Sayeed Mr kadu Shakeel was the announcer and compere of the whole function

After the Lunch the Annual General Meeting was held and almost all the members shared their thoughts and the whole function was a grand succes

## NABARD OFFICES IN KONKAN

'National Bank for Agriculture and rural Development (Nabard) has opened District level offices in Raigad and Ratnagiri Districts of Konkan Those who are interested in agriculture plantation, dairy plants poultry and fishing ect contact manager for guidance at the Naabard addresses

Phone Alibaug (Raigad) (02143) 4323 Shivaji nagar ratnagiri (02352) 3653

## ABBASI MEMORIAL TRUST

Mr Yasin Ansari. the Managing Trustee and Prof Ishaq Ali Hawaldar. Hon Secretary of Abbasi Memorial Trust had arranged Scholarship Distribution Function on 8th October 1994 at Ansar Hall. Madanpura. Bombay Every year the trust helps the deserving students as well as Merit students of all the levels Scholarships are especially given to the Engineering Medical & Vocational courses Mr Haroon Rashid presided over the function Prof I U Khan. Mr Jamaluddin Waheedi. Vice Council Afghanistan Maulana Mustaqeem Azmi Nizamuddin Raveen. Shaukat Sarkar & Iqbal Dudhwala were the Guests of Honours

## CONSULTING ROOM

Dr Imamuddin Undre {General Surgen} hails from Saigaon Shrivardhan Dist Raigad The opening Ceremony of his consulting room was held recently at Prince Ali Khan Hospital Mazgaon Bombay. on the occassion Ulemas. Doctors. Social workers & Relatives came to grace the occasion and prayed for Dr Imamuddin Undre's success Dr Imamuddin Undre has studied in Urdu language and has succeded in passing M S {General Surgery} with distinction Later he practicised at Gandhi Hospital Bombay Now every day from 7 to 9 p m at Prince Ali Khan Hospital Mazgaon and from 3 to 5 p m at Arpan Nursing Home Kurla he is sitting and with much dedication and devotion renders his services for the patients Dr Imamuddin Undre believes in Allah Almighty and always chooooses ways and means to get Halal earning He devotes his time to give relief to his patients His motto is "medical service before self"

## MUSLIM AMBULANCE SOCIETY

Two departments of Sonography and E C G were inaugrated at Diagnostic Centre of Muslim Ambulance Society on 9th October 1994 at Kambekar Street Bombay-3 Mr Basheer Patel (MLA) and Mr Mohd Farouk Darvesh were the Guests of Honours and Mr Abdul Razak Darvesh. the President and the members of the Managing Committee of the Society welcomed and entertained the guests

## HONOUR TO BURHANI COLLEGE

Mr Shaikh Sayeed N K (Suttarwala) Principal of Burhani College has been nominated on the committee constituted by the UGC to review the scales of pay of teachers in Universities and Colleges It is a great honour to him and the teaching fraternity University of Bombay and also to the State of Maharashtra The family of Naqshe Kokan congratulates him on his nomination

## UNANI MEDICAL COLLEGE PUNE

College Foundation Decennial was held on wednesday.the 26th october 1994 at Pune National seminar on contemporary systems of medicine and modern trends in Unani medicine was inaugurated by Mr Ali Somji.Mayor of Pune The programme was presided over by Dr M Khalid Siddiqui.directo C C R U M .New Delhi prize distribution & cultura Programme was presided over by Dr Nasik Kazi

amic Medical Conference at Pretoria on 10th tober and he also attended The conference of orld Federation of Mental Health at Pretoria Mental alth Conference was held by the South African anch after 30 years, as it was banned by the parent dies due to aparthcid policy of the Government w South African Government has opened the ors to all the international, educational and social dies which were banned, since 30 years Now the tary Club is also open for all, formerly it was open ly for Whites He attended the meeting of Rotary ub to make up his absenty His tour to south Africa as very successful and fruitful In south africa there e many Islamic organisation working for propagation Islam Most of the Islamic education is given rough English Papers, pamplets and booklets Council Islamic Trust in Johannesburg, Islamic Propagation entre of Ahmed Deedat in Durban and Muslim ssembly Centre in Cape Town and Bajme Adab in ost of the cities are doing great services to the uslims in particular and Islamiyat in general African uslim Party is looking after the African Muslims As r as the business is concerned there is a good scope r Indians in South Africa. some Indian businessmen e doing well in Durban, Johannesburg and Cape own, especially from Gujrat Many Muslims are tive in Tabligi Jamaat and lot of work is being done nd there seems to be great awakening of the Muslims or their welfare and also for the propagation of essage of Islam Al-Ballagh, Lenesia Times and uslim Views are the popular English weeklies which eak of Islam There are many other English dailies ome out from every city Few pamphlets and booklets f Islam in Urdu are also circulated on the occasions Most of the Muslim Organisations are united on the ersonal law of Muslims and they are going to present eir case strongly to the Government, in this case All dia Milli Council is also in touch with them for uidance

His son Dr Zakir Naik was also with him to attend the onference and he gave 10 lectures in different mosques, Halls at Johannesburg, Lenesia, Pretoria, Durban and Cape Town His lectures on different topics of Islam were appreciated by the public

## LATE BADRUDDIN TYABJI

150th Birth Anniversary of Late Badruddin Tayabji was inaugurated on 10th October 1994 at K C College Bombay-20 Prof S P Sathe, Director, Institue of Advanced Legal Studies-Pune gave a lecture on Tayabji H E Dr P C Alexander, Governor of Maharashtra, presided over the function Badruddin Tyabji was the first Indian barrister of the Bombay High Court He was also the first Indian to act as Chief Justice of the Bombay High Court He was the third President of the Indian National Congress

Major Contribution of Late Badruddin Tyabji Establishing the Indian Presidency Association (with Phirozeshan Mehta and Kashinath Telang, jointly constituting "The Triumvirate") Establishing the Indian National Congress (with A O Hume & the Triumvirate Establishing elections to the Bombay Municipal Corporation Steering the Ilbert Bill and the age of consent Bill to codification as law Leading role in establishing the Anjuman-i-Islam in the cause of Muslim Education

This Anniversary celebration will last upto 9th October 1995, and different programmes functions & lectures will be held by the celebration committee headed by Dr P C Alexander Prominent educationalist, advocates and judges are the members of the celebration committee

## KOKAN HIGHER EDUCATION UNIT

Get together, felicitation and annual function of the Kokan Higher Educational Unit was held at S S High School, Morba, Tal Mangaon, Dist Raigad on 13th November 1994 at 10 a m Dr Abdul Karim Naik presided over the function Mr Gulam M Peshimam, President Anjuman - E - Islam, Jangia Murud, Dr A A Deshmukh, Dr Shaukat Thokan were the Guest of honours Mr Mohammadali of Jeddah, the son of H B Mukadam were the sponsor of the function The whole team of Nakshe Kokan talent Forum was present Function started with the Qirat of Quran The Hon Gen Secretary of the Unit Mr Dhanse A Wahab gave the annual report and the activity of the Unit Captain F M Mistry, Mr Mubarak Kapadia and Mr H B Mukadam congratulated the

depend on the Maulvis, trained in Kerala.

You must have heard of a coastal town in North Kanara of Karnataka state The majority of the population in this town are Muslims They are called Navayath-Muslims and belong to Shafi sect Most of the Navayath Muslims are prosperous business They are peace loving and are very much religious However it is most unfortunate that in this town of peace & prosperity, there was wide-spread communal riots last year Their mother tongue is a language which is a mixture of Konkani, Urdu & Kannada There are 45 Mosques in this town There is an Engineering College, an Art and science college, An Arabic college and several other institutions run by the Navayath Muslims of Bhatkal

The Mapillos or Moplahs of Kerala are also Shafis & their Mother tongue is Malayalam Here, among the Muslims, we find two extremes - the richest and the poorest They are politically powerful in the state of Kerala A number of educational institutions including arabic college are run by them

In Tamil Nadu, there is Sect of Muslims called Labbais Their Mother tongue is Tamil They are Shafis They are not only progressive, but also religious

The Navayat and Labbais are the two communities which are distinctive in identity There is a sense of belonging among its members It has been, therefore, possible for them to make vast progress socially, economically & educationally

Adv B A KHADER Vosco-Da-Gama Goa 02

## IB RAID ON DARUL ULOOM NADWA, LUCKNOW

Intelligence Bureau raided on the Muslim College which is known as Darul Uloom Nadwa in Islamic world, on NOvember 22nd The IB doubted that Kashmiri Terroristsss hiding in the complex The UP Government has taken strong exception to this IB raid on a Muslim Theological College, but this is not going to appease the Muslims and the secular minded Indians who know that no educational institutions should be raided without the consent of the rector or the principal. The raid was without the permissio The question arises whether the Kashmiri who a Indians should be admitted in the institutions or n Due to raid there was a commotion and the command opened fire in the air to disperse a mob Governme offered Rs. 1 lakh to Darul Uloom to meet t damages but Maulana Alimiya Nadvi rector of t University refused the offer of the Governmen Appeasement of this type is not going to heal t wounds

## CONFERENCE OF TABLIGI JAMAT

World Conference of Tabligi Jamaat will be held Belgaum on 2nd, 3rd and 4th of December Ma outside Jamaats are coming and there will be oth conferences in parts of the Karnataka It is going break the previous records Hajratji will grace th occasion and many Jamats will be proceeding fro Belgaum to different parts of India and abroad

## DR. MUHAMMED DALVI's VISIT TO PHILLIPINES

Dr Mohamad Dalvi had been to the Phillipines i connection with turning the Sultan Kudrat Islami Academy in an University of ISLAMIC learning T first step was arranging its library which he did in best manner as he could do His stay at the Cotaba city where the academy stands located was of thr months Although there are good lands,enough wat and other resources and nearly 80% of the regio where he was working had a Muslim populati almost all of it was below the poverty line Too ma groups within the muslim population Supremacy roman christians could be seen like sunshin Dependence on outside help is almost total Th climate and geography is just like our konkan Peop are almost like our own people Worthwhile leadersh is non-existent In short the lot of the muslims in t Phillipines is poor and sad

## VISIT OF DR. A. KARIM NAIK TO SOUTH AFRICA

Dr Abdul Karim Naik, the President of Bomba Psychiatric society had been on tour to South Afric for five weeks from 30th September He attended Th

ly we created man in the best of moulds Then reduced him to the lowest of the low, - Except ...e who believe and do righteous deeds For they ...l have a reward unfailing " (Al - QUR'AN 95.4-6)

...better to sit alone than to be in a company of the ... and it is better to sit with the good thqn to be ...ne, and it is better to speak to a seeker of ...owledge than to remain sailent, and silence is ...ter than bad words

Prophet Mohammed (P B U H)


**NAQSHE KOKAN**
*English Supplement*

| | |
|---|---|
| ...ditor | Dr Abdul Karim Naik |
| Associate Editors | F M Mistry & Ajaz Malik |
| Sub-Editors | I Patni & Mubeen Manivar |
| Consultant Editor | A kays |


# EDITORIAL

## SUPREME COURT JUDGEMENT ON AYODHYA DTD.24.12.94?

...e Honourable Supreme Court Judges observation ...at "A Mosque is not an essential part of the practice ...the religion of Islam" (Indian Express dtd 25 10 94) ...not correct and the following Hadiths is worth noting

Abu Darda (RA) wrote to Salman "Spend most of ...ur time in Masjid I have heard that prophet (S A S) ...ying Masjid is the abode of the Pious"

Abdulla Bin Masud (RA) narrates that he heard the ...rophet (S A S) saying " Masjids are the houses of ...llah and people coming therein are His visitors

Abu Saeed Khudri (RA) narrates that he heard the ...rophet (S A S) saying " Allah loves the person who ...attached to the Masjid"

Anas Saeed Khudri (RA) narrates that he heard the ...rophet (S A S) saying "Allah says " I Hold Back ...tribution deserved by a locality, when I see therein ...me people who frequently visit the Masjid,love one ...nother for my sake, and pray for foregiveness in the ...urs of darkness"

...eference Fazail E A'mal by Moulana Muhammed ...akariya (RAH) - Pages 435 and 436)

Another tradition of the Holy Prophet is "The Prayers of a man in his own house are equal to the reward of one prayer, but prayers in the Masjid near his home are equal to twenty five prayers and in a Jami ( or central Mosque ) they are equal to five hundred prayers, and in Jerusaleme to fifty thousand and in my Masjid ( at Al-Madinah )fifty thousand and at the Ka'bah one hundred thousand"

Reference Dictionary of Islam -thomas patrick Hughes -Page 330

There are many many more quotations but the above items picked at random will prove that Masjid (Mosque) is the axel around which the wheel of Islam rotates There are Rules and Regulation -how to enter a Masjid, how to come out of Masjid, how to sit in the Masjid what to talk in the Masjid what to avoid in Masjid, what to listen to in Masjid what should be the state of one's cleanliness for coming to the Masjid etc If there is no place for Masjid in Islam there would not been any need for the rules and regulations about one s conduct in a Masjid The first thing the prophet (S A S) did after reaching Madinah was to built a Mosque

If argument is accepted that Masjid has no place in Islam, it can be extended that Temple has no place in Hinduism Church has no place in Christianity and Synagogue has no place in Judasim-which means there is no need for places of worship at all anywhere in the world"

M Z chida p o box 2625
Madras - 600 032

# NEWS

## BERI MUSLIMS OF GOA.

Beri-Muslims of Goa were originally from South Kanara (now called Dakshina Kannada) district of Karnatak state They migrated to Goa and have almost settled on the sourthen part of Goa they are all Shafis

80% of the Muslims in South Kanara Distict are Beri Muslims and 20% are Hanafis whose mother-tongue is Urdu There is no conflict whether social or religious-on account of Madhabs, amoung the Muslims in this district Beri-Muslims speak a language which is a mixture of kannada & tulu spoken in this district and other south Indian Languages They generally

# HAFA CONICAL ROTOR HOISTS

## Means A TRULY 100% FAILSAFE BRAKING SYSTEM
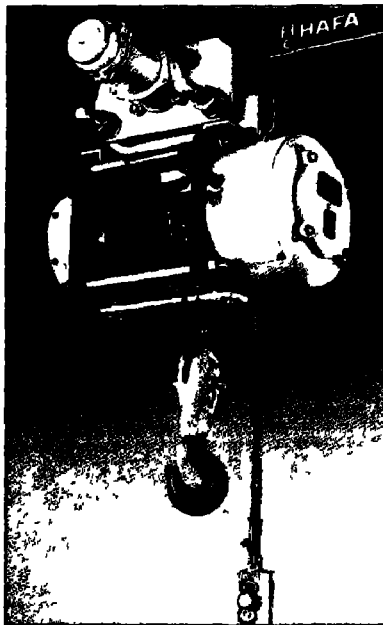
**STANDARD MODEL**

- **Capacity 250 kg to 50 tonnes**

موديل معياري

قدرة ٢٥٠ ك.غ حتى ٥٠ طنا

**CONICAL ROTOR CHAIN HOIST**

- **Capacity 250 kg & 500 kg**

رافعة سلسلة
دوار مخروطية

قدرة ٢٥٠ ك.غ حتى ٥٠٠ ك.غ

**HAFA HANDY**

- **Capacity 500 kg & 1000 kg**

هافا هاندي

قدرة ٥٠٠ ك.غ حتى ١٠٠٠ ك.غ

## ★ CRANES

 Double Girder E.O.T. Crane

 Single Girder E.O.T. Crane

 Double Girder Gantry Crane

 Jib Crane

**HAFA HOISTS & CRANES**

C-5 Singh Industrial Estate No 1
Ram Mandir Road, Goregaon (W), Bombay-400 104
Tel 872 20 45, 873 55 95, 873 85 12
Telex 011-70104 HAFA IN, Gram HAFA HOIST
Fax 022-8736282

**LEADERSHIP THROUGH EXCELLENCE**

IMIGRAFFS ADVT /H/H/793

NAVSHE KOKAN (BOMBAY) — DEC 1994 — REGD MH BYBUT
LICENSED TO POST WITHOUT PAYMENT MANDVI, BOMBAY, LICENCE NO 8
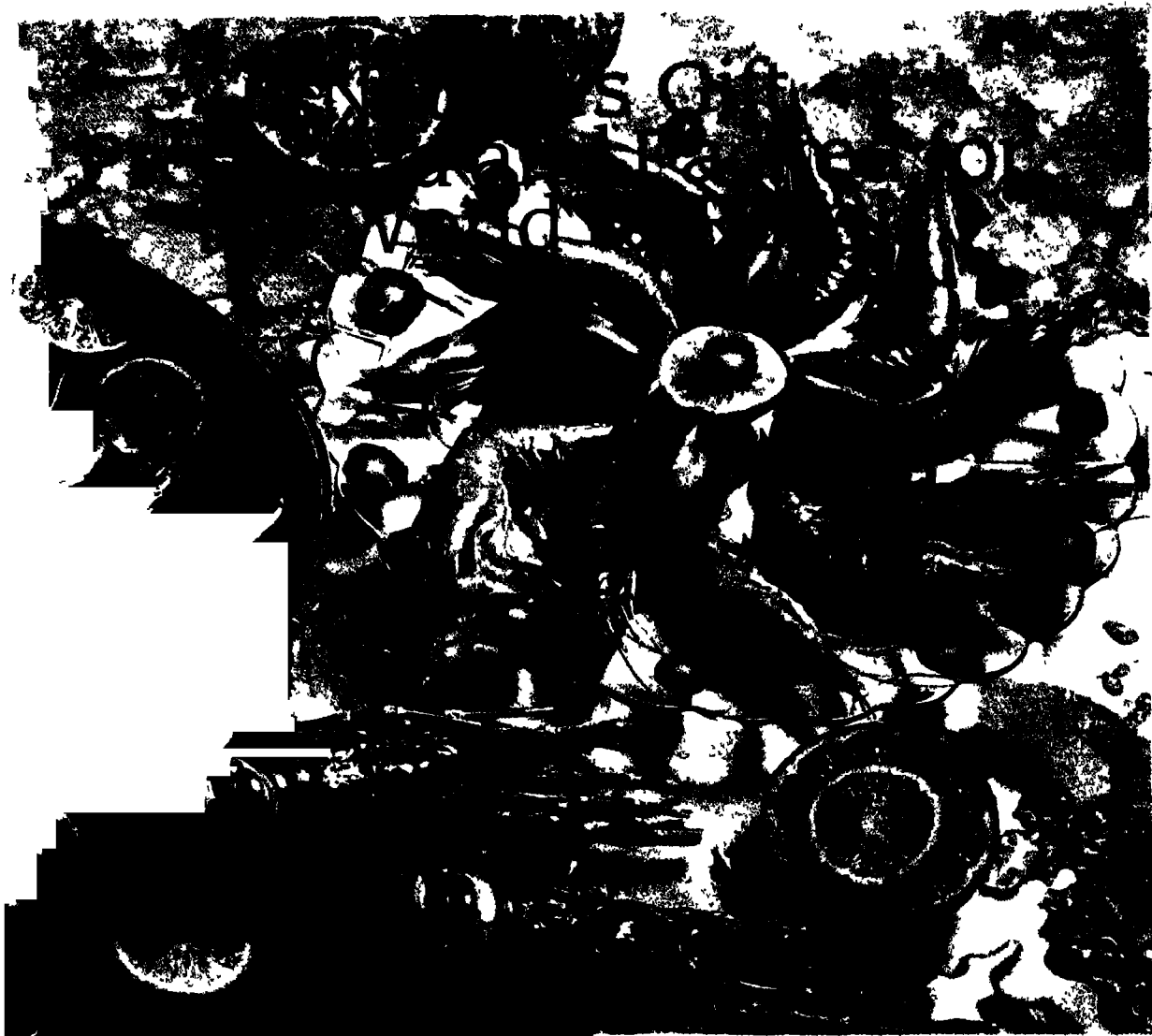
The world enjoys Naik 100% Natural fish for its wholesome goodness that's scientifically preserved and packed without using any preservatives at any stage of processing.

Naik 100% Natural fish is found on some of the best tables in the world

Naik's Marine Products includes Shrimps, Prawns, Squids, Cuttle Fish, Lobster, Pomfrets, Snappers, Ribbon Fish, Hialsa etc.

Naik 100% Natural fish guarantees you quality, freshness and best taste in every bite, making Naik fish the first choice of discerning fish lovers the world over.

**Naik Ice & Cold Storage**
**Naik Seafoods Pvt. Ltd.**

408, Emca House, 4th Floor, 289, Shahid Bhagat Singh Road, Bombay-400 038, India.
Tel: 91-022-261 2774/261 0829
Telex: (011) 86853 NAIK IN Fax:

Naik Complex, Shivaji Nagar,
Maharashtra-India. Tel: 91-
Telex: (0144) 207 NAIK IN

PRINTER PUBLISHER & EDITOR DR A M NAIK PRINTED AT APURVA PRINTERS, BYCULLA, BOMBAY
DTP BY SOFT IMAGE TEL 3723198 AND PUBLISHED FROM 43-A, NAVA NAGAR, NEAR DOCKYARD, RLY